آدابِ عالمگیری

جلد اول

مسودات

منشی الممالک شیخ ابوالفتح قابل خان

تالیف

صادق مطلبی انبالوی

بہ تصحیح و تہذیب

عبدالغفور چودھری

ادارۂ تحقیقاتِ پاکستان، دانشگاہِ پنجاب، لاہور

انتشارات ادارۂ تحقیقات پاکستان

شمارہ ۲۳

تشکر

ادارۂ تحقیقات پاکستان متروکہ اوقاف بورڈ ،
حکومت پاکستان کی مالی امداد کا ممنون ہے ،
جس کی وجہ سے ادارے کے لیے تصنیف و
تالیف کا کام آسان ہو گیا ۔

طابع : سید ظفر الحسن رضوی

مطبوعہ : ظفر سنز پرنٹرز ، ۹۔کوپر روڈ ، لاہور

طبع اول : جولائی ۱۹۷۱ء

قیمت : [redacted]

فہرست

دیباچہ

کتاب "آداب عالمگیری" منشی الممالک شیخ ابوالفتح المخاطب بہ قابل خاں کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو اس نے اورنگ زیب کی طرف سے شاہ جہان اور اراکین سلطنت کو لکھے تھے - شیخ ابوالفتح کا آبائی وطن ٹھٹہ تھا - وہ مغلیہ سلطنت کی ملازمت میں چودہ سال کی عمر میں داخل ہوا اور چالیس سال کی عمر میں مستعفی ہوگیا - ابوالفتح اورنگ زیب کا میر منشی (میر منشی ، والا شاہی) رہا ہے - بقول ریو وہ اورنگ زیب کے بادشاہ بننے کے بعد دوسرے سال ہی شاہی ملازمت سے مستعفی ہوگیا - اس کی وفات ۱۰۷۲ھ یا ۱۰۷۳ھ میر جلوس عالمگیری کے پانچویں سال میں ہوئی[1] -

اورنگ زیب کی ملازمت اور استعفیٰ

ریو کے کہنے کے مطابق ابوالفتح نے اورنگ زیب کے بادشاہ بننے کے بعد دوسرے سال ہی ملازمت سے استعفیٰ دے دیا تھا - اس وقت اس کی عمر مکتوب (ا ط - ۱۰) کے مطابق چالیس سال کی تھی - وہ حکومت کی ملازمت میں چودہ سال کی عمرمیں داخل ہوا تھا- ۱۰۶۸ھ میں اس کی ملازمت اورنگ زیب کے دربار میں دس سال کی ہو چکی تھی - ملاحظہ ہو مکتوب (ا س - ۷) - اگر ابوالفتح نے ملازمت سے استعفیٰ ۱۰۷۰ھ میں دیا ہے تو دربار میں اس کی ملازمت کی کل مدت بارہ سال بنتی ہے - مکتوب (ا ط - ۱۰) کے مطابق وہ چودہ سال کی عمر سےچالیس سال تک یعنی چھبیس سال مغلیہ حکومت سے منسلک رہا - اس حساب سے اس نے اپنی ملازمت کے چودہ سال دوسرے امرا کی خدمت میں گزارے ہوں گے -

اپنی ملازمت کے آخری چار سالوں میں وہ ملازمت سے خط آزادی حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہے - گویا اس کے لیے اس نے ۱۰۶۶ھ یا ۱۰۶۷ھ میں سلسلہ جنبانی شروع کر دی ہوگی - مکتوب (ا ط - ۷) غالباً میر جملہ کے نام ہے - اس میں لکھتا ہے کہ اس کی عمر چھتیس سال ہو گئی ہے - اب تک وہ عمدہ غذا اور رنگین لباس استعمال کرتا رہا ہے لیکن اب اس کے وسائل ایسے نہیں رہے ، اس لیے اس کا ارادہ قناعت سے زندگی گزارنے کا ہے - اس کا خیال ہے کہ بقیہ ایام حیات وضع سوروثی پر گزارے - "وضع موروثی" سے اس کی مراد درویشی اور قناعت ہے جسے اس نے اپنے آباو اجداد سے ورثے میں پایا تھا -

---

۱- ریو ، صفحہ ۳۹۹ ، بحوالہ تذکرۃ الامرا و مآثرعالمگیری -

مکتوب (ا ط - ۷) غالباً پہلا خط ہے جس میں اس نے ملازمت ترک کرنے کے ارادے کا اظہار کیا ہے - آہستہ آہستہ یہ خیال اور پختہ ہوتا گیا - اس کی ملازمت سے سبکدوشی کی ایک وجہ بیماری بھی تھی -

مکتوب (ا س - ۳) کے مطالب سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر وجع المفاصل کی بیماری نے اتنا شدید حملہ کیا تھا کہ وہ حرکت کرنے سے بھی معذور ہو گیا اور اس کو پہلی دفعہ یہ احساس ہوا کہ اسے اپنی بیماری کا مستقل علاج کرانا چاہیے - اس کے لیے وہ اورنگ زیب سے درخواست کرتا ہے کہ اسے رخصت دی جائے تا کہ وہ اورنگ آباد میں ٹھہر کر علاج کرا سکے لیکن ابھی تک اسے ملازمت چھوڑنے کا خیال پیدا نہیں ہوا - اس کا ارادہ بقیہ زندگی اورنگ زیب کی خدمت میں ہی گزارنے کا ہے - معلوم ہوتا ہے کہ بیماری کو افاقہ نہیں ہوا - مکتوب (ا س - ٦) میں اس نے اورنگ زیب سے چالیس روز کی رخصت کی درخواست کی ہے - اس کا ارادہ ہے کہ اپنا علاج اکبر آباد (آگرہ) میں کرائے - اس وقت تک اس کو احساس ہو چلا تھا کہ وہ ملازمت کے فرائض کو کماحقہ' ادا نہیں کر سکتا اس لیے وہ اس مکتوب میں بادشاہ کے غلاموں یا چیلوں کے زمرے میں شامل ہونا چاہتا ہے تا کہ اسے ملازمت کی شرائط کے بغیر خزانہ' عامرہ سے نقد تنخواہ ملتی رہے - مکتوب (ا س - ۵) میں بھی وہ اپنی بیماری کا تذکرہ کرتا ہے اور مہینے کے اخیر تک کے لیے رخصت چاہتا ہے - یہ آخری دو مکتوب اس زمانے کے ہیں جب اورنگ زیب دکن میں ہی تھا لیکن مکتوبات میں اس کے ذاتی ملازمین اسے شاہی القابات سے خطاب کرتے تھے - ۱۰٦۸ھ تک یہ صورت حال پیدا ہو چکی تھی - اس کی بیماری کا آغاز غالباً ۱۰٦۷ھ میں ہوا ہو گا کیونکہ اس نے میر جملہ کے نام ایک مکتوب (ا ص - ۱۵) میں اپنی بیماری کا تذکرہ کیا ہے - اسی مکتوب میں اس نے میر جملہ سے اس عہد نامے کی تین نقلیں مانگی ہیں جو بیجا پور کے ساتھ طے ہوا تھا - اس سے اس کی علالت کے آغاز کی تاریخ ایک حد تک متعین کی جا سکتی ہے -

اگرچہ اس کی بیماری کا آغاز تو وجع المفاصل سے ہوا تھا جس کا وہ بار بار علاج کراتا رہا لیکن اس نے اپنے استعفیٰ میں کمئی بصارت کی بھی شکایت کی ہے - وہ لکھتا ہے کہ اس نے چودہ سال کی عمر سے چالیس سال کی عمر تک ملازمت کی اور اس عرصے میں لکھائی کے کام کے علاوہ اس کا کوئی مشغلہ نہیں رہا جس کی وجہ سے اس کی بصارت پر اثر پڑ گیا ہے - ملاحظہ ہو مکتوب (ا ط - ۱۰)

بہر حال اورنگ زیب نے یہ کام ابوالفتح سے لے کر دوسرے کے سپرد کر دیا - اس کے بعد اس نے مسلسل اسی منصب پر بحال ہونے کی کوشش کی لیکن یہ ذمہ داری اسے دوبارہ سپرد نہیں کی گئی - اس کی بڑی وجہ اس کی مسلسل

علالت ہوگی جس کی وجہ سے مکتوبات (أ س – ۵) (أ س – ۶) کے مطابق ابوالفتح اُس زمانے تک رخصت لینے پر مجبور ہوتا رہا جب اورنگ زیب کے خطوط میں اس کے شاہانہ القابات استعمال ہونے شروع ہو گئے تھے ۔ گویا اقتدار کی اس باہمی کشمکش کے زمانے میں ابوالفتح بیماری کی وجہ سے اس فریضہ کی ادائیگی سے معذور ہی رہا ۔ اس کے اس دور کے خطوط بھی مراسلات سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے ۔

استعفیٰ کے اسباب

اس کے ملازمت سے استعفیٰ دینے کی ایک وجہ اس کی قناعت پسندی اور درویشی کی عادت بھی ہوگی جس کا ذکر اس نے ایک آدھ مکتوب میں کیا ہے ۔ وہ مکتوب (أ س – ۹) میں اورنگ زیب کو عرضداشت کرتا ہے کہ درویشی اور قلاشی کی صفات اسے اپنے آبا و اجداد سے ورثے میں ملی ہیں جن میں وہ عبدالجلیل پیر غلام کا نام خاص احترام سے لیتا ہے اور درخواست کرتا ہے کہ جب بندہ ہائے قدیم الخدمت کو ان کی کارگزاریوں کے صلے میں ترقیاں مل رہی ہیں تو مجھے بھی دہ سالہ خدمت کے عوض دو تین بردے اور خالہ زادوں کے سدِ رمق کے لیے کچھ زمین مل جائے ۔ مکتوب (أ ط – ۴) میں بھی وہ بقیہ ایام کو وضع موروثی پر گزارنے کا ارادہ ظاہر کرتا ہے ۔

ابوالفتح کے استعفیٰ دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اورنگ زیب نے اس کی ملازمت کے آخری دور میں اسے منشی گری کے عہدے سے تبدیل کر دیا تھا ۔ میر جملہ کے نام ایک عرضداشت مکتوب (أ س – ۱۲) میں لکھتا ہے کہ دو سال سے اسے منشی الممالیک کے منصب سے تبدیل کرکے دوسری ملازمت پر لگا دیا گیا ہے جہاں اس کا کام ”تیمار اسپ و شتر و مکالمہ با ہواج“ ہے ۔ ظاہر ہے ایسے قدیم الخدمت ملازم کی تبدیلی کی کوئی خاص وجہ ہوئی ہوگی ۔ جب شاہ جہان کی علالت کے زمانے میں بھائیوں کے درمیان اقتدار کی جنگ شروع ہوئی تو داراشکوہ نے شاہ جہان پر اثر ڈال کر بہت سے منصب داروں کو دکن سے واپس بلا لیا تھا ۔ اس کے علاوہ اس کی برابر یہ کوشش رہتی تھی کہ اورنگ زیب کے قدیم الخدمت ملازمین کو اس سے علیحدہ کر دے ۔ ایک آدھ مکتوب میں ابوالفتح اورنگ زیب کو اس کی بات پر اعتبار کرنے کے لیے قسموں اور آیات قرآنی کے ایسے واسطے دیتا ہے جن سے شبہ ہوتا ہے کہ شاید اس ابتلا و آزمائش کے زمانے میں اورنگ زیب کو اس پر پورا بھروسہ نہ رہا ہو ۔ اسی لیے منشی گری کا کام جس کی اہمیت اس پُر آشوب اور بے اعتباری کے زمانے میں اور بڑھ گئی تھی کسی دوسرے کو سپرد کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہو ۔

خود آداب عالمگیری سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مراسلات اور مکاتیب

نویسی اس پُر آشوب زمانے میں کتنی اہمیت اختیار کر گئی تھی ۔ مکتوب اکثر مرموز یا خفیہ کوڈ میں لکھے جاتے تھے ۔ بلکہ شاہ جہاں نے تو شاہ شجاع کو ایک خط اخفائے راز میں رکھنے کے لیے ہندی زبان میں بھی لکھا تھا ۔ تحریر کے پکڑے جانے کے ڈر سے اکثر پیغامات زبانی بھیجے جاتے تھے۔ ان کے لےجانے کا بھی خاص انتظام کیا جاتا تھا ۔ اورنگ زیب نے مراد اور شاہ شجاع کو خط پہنچانے کے لیے ڈاک چوکی کا خاص انتظام کیا تھا ۔ پہلے مراد کے خطوط گجرات سے آگرے کے راستے جاتے تھے لیکن پکڑے جانے کے ڈر سے اورنگ زیب نے انھیں اڑیسہ کے راستے بھیجنے کا انتظام کیا تھا ۔ آداب عالمگیری میں میر جملہ کے بہت سے خطوط اس ڈاک چوکی کی حفاظت کے ضمن میں ہیں جو اس نے جاگیر کرناٹک کے لیے قائم کی تھی ۔ اس کے باوجود اہل بیجا پور اکثر خطوط پر ڈاکے مارتے تھے اور اس طرح مغلیہ فوجوں کی حرکت اور ان کی جنگی چالوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے ۔

اس زمانے میں اورنگ زیب کو بھی اپنے مراسلات کو پوشیدہ رکھنے کے لیے پوری کوشش کرنی پڑتی ہوگی ۔ نیز مخلص ملازمین کی بڑھتی ہوئی کمی کی وجہ سے اس کو ان کی تبدیلیاں بھی کرنی پڑتی ہوں گی ۔ ابوالفتح کو گھوڑوں اور اونٹوں کی نگرانی کا کام دیا گیا ۔ یہ خدمت بادی النظر میں تو کم درجہ معلوم ہوتی ہے لیکن اورنگ زیب کی ان جنگوں میں جو داراشکوہ کے خلاف لڑی گئیں ، اس کے لشکر کی سبک رفتاری اور فوری حملوں نے ہی کامیابی کا راستہ دکھایا ۔ دھرمات پور ، اجین اور سموگڑھ کی لڑائیوں میں اس کی فتح کا راز ہی اس کی برق رفتاری اور مستعدی تھا ۔ اس لیے اگرچہ ابوالفتح کی نظر میں اس کام کی حیثیت کم ہوئی لیکن اورنگ زیب کی رائے میں اسے بڑی اہمیت حاصل تھی ۔

بہر حال وہ اپنی ملازمت کے بارے میں پہلی بار مکتوب (الف س - ۲) میں شکایت کرتا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ اورنگ زیب کا دیوان وزارت پوری کوشش کر رہا ہے کہ منشی کے فرائض خود سنبھال لے ۔ ممکن ہے ایسے نازک وقت میں اورنگ زیب نے کتاب خانہ کا کام پوشیدہ طور پر خود ہی دیوان کے سپرد کر دیا ہو ۔ ابوالفتح کی تجویز ہے کہ کتاب خانہ کا کام ان دونوں کے مابین تقسیم کر دیا جائے یعنی خدمت تسوید مطالب ضروری اور نشان ہائے خاص اسے لکھنے کے لیے دیے جائیں اور تمام امثلۂ گرامی جو خوش نویس لکھتے ہیں اس کا کام دیوان وزارت کے سپرد کر دیا جائے ۔ پہلی قسم کا کام خاص اہمیت رکھتا تھا ۔ اس میں اورنگ زیب زبانی طور پر منشی کو ہدایات دے دیتا تھا اور وہ ان اشارات کے مطابق اس کی طرف سے نشان تیار کر دیتا تھا ۔ اس کے بعد

خوش نویسوں کا کام یہ تھا کہ مسودے کی نقل تیار کر دیں۔ شہزادگان کی طرف سے نشان کی حیثیت شاہی فرمان کی ہوتی تھی ۔ امثلہ سے غالباً روز مرہ کے احکامات مراد ہیں جو اتنی اہمیت نہیں رکھتے تھے ۔

شاہجہان نے اورنگ زیب کو ۲۹ صفر ۱۰۵۸ھ کو پہلی مرتبہ ملتان کا صوبیدار مقرر کیا تھا اور جب وہ پہلی ذی الحجہ ۱۰۵۹ھ کو اسی صوبیداری کے دوران قندھار کی پہلی مہم سے واپس آیا ہے تو اسے ملتان کے ساتھ سندھ کا صوبہ بھی دے دیا گیا اور بھکر اور سیوستان کا علاقہ جاگیر میں عنایت کیا گیا ۔ ابوالفتح غالباً ۱۰۵۹ھ میں ہی اورنگ زیب کے دربار میں منشی گری کی خدمت پر مامور ہوا ہوگا کیونکہ وہ مکتوب (ا س - ے) میں لکھتا ہے کہ اسے اورنگ زیب کی خدمت کرتے ہوئے دس سال ہو گئے ہیں ۔ اس خط میں تاریخ تحریر نہیں لیکن اس کے مطالب سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب کو مکمل اقتدار حاصل ہو چکا تھا اور میر جملہ جس کے نام اغلباً یہ مکتوب لکھا گیا ہے ، شاہ جہان آباد پہنچ گیا ہے ۔ اورنگ زیب کی تخت نشینی یکم ذی قعدہ ۱۰۶۸ھ کو شاہ جہان آباد میں ہوئی تھی ۔

اس لحاظ سے ابوالفتح اورنگ زیب کی ملازمت میں ملتان کی صوبیداری اور اس کے بعد اس کے قیام برہانپور اور قیام دولت آباد کے دوران رہا ۔ اورنگ زیب کے قیام دکن کے زمانے میں وہ برابر منشی کی خدمت انجام دیتا رہا ۔ محض آخر میں جب شاہ جہان کی علالت اور داراشکوہ کی ریشہ دوانیوں نے ملکی انتشار کی حالت پیدا کر دی تھی اس وقت کتاب خانہ یا منشی کے دفتر کا کام دیوان کے سپرد کر دیا گیا تھا ، تا ہم ابوالفتح اورنگ زیب کے دربار سے برابر متعلق رہا ۔

سبکدوشی کے بعد قیام

ابوالفتح کو مستقل طور پر اورنگ زیب کی خدمت میں رہنا پڑتا تھا ۔ اس کے وہ عرائض جو اورنگ زیب کے نام ہیں اس دور کے ہیں جب اورنگ زیب مہم بیجا پور اور دکن کے قلعوں کو تسخیر کرنے پر مامور تھا ۔ اورنگ زیب کی زندگی زیادہ تر سفر یا فوجی کیمپوں میں گزرتی تھی اس لیے منصب دار اپنے کنبے کو اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتے تھے ۔ ان کے لیے رہائش کا انتظام اکثر اوقات حکومت کی طرف سے کیا جاتا تھا ۔ یہ مکان بالعموم سرکاری ہوتے تھے ۔ ابوالفتح ایک خط میں عرضداشت کرتا ہے کہ اسے قلعہ بیدر میں ایک مکان ملا ہے ۔ قلعدار بیدر کو ہدایت کی جائے کہ اس کی مفید کاری اور مرمت کا انتظام کرا دے ۔ سرکاری یا نزول کے مکان کبھی ایسے ملازمین کو بھی دے جاتے تھے جو حکومت کی ملازمت سے سبکدوش ہو جاتے تھے ۔ مثلاً وہ مکتوب (ا س - ۹) میں

اورنگ زیب سے عرضداشت کرتا ہے کہ اسے استعفیٰ منظور ہونے کے بعد لاہور میں نزول کا ایک مکان قیام کے لیے عطا کیا جائے۔

اسلامی دور میں سلطان اور بالخصوص صوفیائے کرام اور حکومت کے ملازمین صحیح معنوں میں مملکت مغلیہ کے شہری ہوتے تھے۔ سندھ جیسے دور افتادہ علاقے کا خاندیش کے صوبے سے اچھا خاصہ تعلق تھا۔ سندھ ادبی بورڈ نے ان سندھی علما اور صوفیا پر ایک کتاب شائع کی ہے جو برھانپور میں اقامت پذیر ہوگئے تھے۱۔ ابوالفتح ٹھٹھ کا رہنے والا تھا مگر وہ اتنی مدت تک دکن میں رہا تھا کہ اس نے وہاں مستقل طور پر اقامت کا ارادہ کر لیا تھا۔ مکتوب (ا س - ۳) میں وہ اورنگ زیب سے بیماری کی رخصت کے لیے عرضداشت کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ اس کا ارادہ ان دنوں اورنگ آباد خجستہ بنیاد میں قیام کرنے کا ہے جسے وہ اپنے وطن سے زیادہ عزیز سمجھتا ہے۔ مکتوب (ا س - ۷) کے زمانۂ تحریر کے وقت اورنگ زیب تخت شاہی پر متمکن ہو چکا تھا۔ ابوالفتح ابھی تک دکن میں ہے اس کا ارادہ ہے کہ وہ زندگی کے باقی ایام برہان پور یا اورنگ آباد میں بسر کرے۔ وہ بادشاہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ بخشیان دکن کے نام حکم صادر کر دے کہ ابوالفتح کو برہان پور جانے کی اجازت دے دی جائے۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے اورنگ زیب کی خدمت میں دس سال ہو چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں اس نے دکن میں مستقل طور پر قیام کرنے کا ارادہ تبدیل کر دیا۔ مکتوب (ا س - ۱۰) بھی اسی زمانے کا ہے کیونکہ اس میں بھی دہ سالہ خدمت کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ اس خط میں اس نے لاہور میں اقامت گزیں ہونے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ وہ کوشش کر رہا ہے کہ اسے صوبۂ لاہور میں ہی ایک سو بیگھہ زمین بنجر بھی عطا کر دی جائے۔ اس کا ارادہ وطن کو واپس ہونے کا نہیں تھا۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ اس کے کہنے کے بموجب ٹھٹھ کا شہر تباہ ہو چکا ہے۔ لیکن مکتوب (ا ط - ۳) سے جو غالباً میر جملہ کے نام ہے، معلوم ہوتا ہے کہ وہ وطن پہنچ گیا ہے۔ یہ خط اس زمانے کا ہے جب جنگ برادران کے خاتمہ پر بادشاہ نے میر جملہ کو شاہ جہاں آباد میں حاضر ہونے کا حکم دیا تھا اور وہ دہلی میں قیام پذیر تھا۔

اورنگ زیب کا اعتماد

شیخ ابوالفتح قابل خاں نے اپنی ملازمت کی زندگی کا معتدبہ حصہ اورنگ

۱۔ ملاحظہ ہو "برہان پور کے سندھی اولیا" المعروف بہ "تذکرہ اولیائے سندھ" مؤلفہ سید محمد مطیع اللہ راشد برہانپوری۔

زیب کے کتاب خانے یا دارالانشا میں گزارا اور یہ عرصہ ان سالوں پر مشتمل تھا جن میں اس کی فنی مہارت اور علمی قابلیت پورے نکھار پر تھی ۔ آداب عالمگیری کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب کو منشی الممالک پر بڑا اعتماد تھا ۔ وہ شہزادہ سلطان کو سخت ہی نہیں بلکہ ایک حد تک درشت قسم کی جو ہدایات دیتا ہے ان کو ابوالفتح ہی اپنی طرف سے ایک عرضداشت کی صورت میں بھیجتا تھا ۔

اورنگ زیب بعض اوقات اسے ایسی خدمات بھی سپرد کرتا تھا جو کسی خاص معتمد کو ہی سونپی جا سکتی ہیں ۔ مثلاً مکتوب (الف س ۔ ۴) کا زمانہ وہ پُر آشوب دور ہے جب بادشاہ کی علالت کی وجہ سے داراشکوہ کا عروج اقبال اوج پر تھا اور اس نے بادشاہ سے کہہ کر شاہی لشکر اور مغلیہ سالاروں کے نام مہم بیجاپور سے آگرہ کو واپسی کا فرمان جاری کرا دیا تھا ۔ ایسے نازک وقت میں اورنگ زیب ابوالفتح کو میر جملہ معظم خاں کے پاس بھیجتا ہے ۔ ابھی تک میر جملہ کی وفاداری غیر یقینی تھی ۔ ابوالفتح کا مشن یہ تھا کہ وہ زیادہ سے زیادہ منصب داروں کو اورنگ زیب کا طرفدار بنائے ۔ ابوالفتح اورنگ زیب کی طرف سے میر جملہ اور مرزا سلطان کے لیے خلعت لے جاتا ہے ۔ میر جملہ کے ہاں وہ ان تمام مراسلات اور خطوط کا مطالعہ کرتا ہے جو اسے دربار سے پہنچے ہیں اور جس میں اس کی دربار میں فوری طلبی پر پورا زور دیا گیا ہے ۔ نیز اورنگ زیب کو جو مراسلات اس کے اپنے وکیل دربار سے یا داراشکوہ سے ملے ہیں ، ان کی نقلیں بھی میر جملہ کے لیے مہیا کرتا ہے ۔ میر جملہ کا عندیہ لے کر ابوالفتح اورنگ زیب کو اشارتاً یہ بھی لکھتا ہے کہ میر جملہ کے ساتھ اس کی آئندہ خط و کتابت کس نہج پر ہونی چاہیے ۔ جو منصب دار اورنگ زیب کا ساتھ چھوڑ کر عازم آگرہ ہو رہے ہیں ان کے بارے میں اطلاع دیتا ہے اور جو اس کے ہوا خواہوں کو ورغلانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کی تفصیلات بھی قلم بند کرتا ہے ۔ اس ابتلا و آزمائش کے زمانے میں اورنگ زیب جیسا محتاط سیاست دان ایسا نازک اور اہم کام کسی ایسے شخص کو ہی سپرد کر سکتا تھا جس پر اس کو پورا اعتماد ہو ۔ ابوالفتح اپنی طرف سے بھی نمک حلالی کا حق ادا کرتا ہے اور اسے نجی طور پر بھی جو خبریں آگرے سے پہنچی ہیں ان کی اطلاع اورنگ زیب کو دیتا رہتا ہے ۔ مثلاً مکتوب (الف س ۔ ۱) میں لکھا ہے کہ اسے اس کے ایک عزیز پیر غلام کا آگرے سے ایک مکتوب ملا ہے جس میں وہاں کے سیاسی کوائف کا بھی تذکرہ ہے ۔ اس خط کو وہ بعینہ اورنگ زیب کو بھیج دیتا ہے ۔

اگرچہ اورنگ زیب نے ابوالفتح سے منشی کا کام لینا کم کر دیا تھا اور

وہ آگرے کے سفر میں اورنگ زیب کے ہمراہ بھی نہیں تھا تاہم وہ برابر اس کی قدر کرتا رہا ۔ جنگ برادران کے زمانے میں ابوالفتح کا قیام برہان پور میں تھا ۔ جب اورنگ زیب مخالفین کو ختم کر چکا تو اس نے مکتوب (ا س - ۱۳) کے مطابق ابوالفتح کو بلانے کے لیے کئی ایک فرامین بھیجے جس پر وہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا ۔

عالمگیر نامہ کے مطابق عالمگیر نے ۴ رمضان ۱۰۶۹ھ مطابق ۲۵ خورداد تخت سلطنت پر جلوس کیا ۔ اس ضمن میں صاحب عالمگیر نامہ نے ان منصب داروں کی فہرست دی ہے جن کو اس موقع پر انعام اور خطاب سے نوازا گیا ۔ ان میں شیخ ابوالفتح بھی تھا ۔ عالمگیر نامہ کے مطابق ابوالفتح منشی کو خطاب قابل خانی اور چار ہزار روپیہ انعام عطا ہوا[1] ۔

غالباً اس کے علاوہ اسے بادشاہ نے دو لاکھ دام بھی عطا کیے تھے ۔ وہ مکتوب (ا س - ۹) میں لکھتا ہے کہ چونکہ اس کے بچے چھوٹی عمر کے ہیں اس لیے یہ رقم ان کے لیے کفالت نہیں کر سکتی ۔

دوران ملازمت میں ابوالفتح کو اس کے منصب کی جاگیر اور نقد تنخواہ کے علاوہ موسم کے مطابق خلعت بھی دی جاتی تھی ۔ اس کے علاوہ اورنگ زیب کے بیٹوں کی طرف سے بھی اس کی اس قسم کی قدردانی ہوتی رہتی تھی ۔ شہزادہ محمد سلطان کے نام عرضداشتوں میں وہ اورنگ زیب کی ہدایات لکھنے کے بعد اس قسم کی فرمائشات بھی کرتا رہتا ہے ۔

خدمت سے سبک دوشی

ابوالفتح کی ملازمت سے سبکدوشی کی تفصیلات پر غور کیا جائے تو مغلیہ حکومت کے سول سروس کے قواعد پر اچھی روشنی پڑتی ہے ۔ مغلیہ زمانے میں منصب دار کے استعفیٰ یا وفات کے بعد اس کے منصب کی جاگیر واپس لے لی جاتی تھی لیکن اس کو فارغ الخطی کے بعد یا تو بعض حالات میں مستقل طور پر نقد پنشن دی جاتی تھی یا مدد معاش کی کوئی اور صورت مہیا کی جاتی تھی ۔

مکتوب (ا - س - ۶) سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیماری کی وجہ سے معذور ہو چکا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے شاہی چیلوں کے مطابق خزانہ عامرہ سے ایک ہزار روپیہ ماہانہ مل جایا کرے اور جب بادشاہ جنگ برادران میں دشمنوں کا استیصال کر چکے تو اسے پانچ لاکھ دام بطور سیور غال بھی عطا کیے جائیں ۔ اس کی درخواست ہے کہ اسے جو ایک ہزار روپیہ ماہانہ عنایت کیا جائے وہ تو

۱ ۔ عالمگیر نامہ ، صفحہ ۱۵۸ (کلکتہ ۱۸۶۸)

توجیہ ـ برأت ـ داغ اور تصحیحہ کی قیود سے آزاد ہو ـ یہ بخشی الممالک کے محکمے کی اصطلاحیں ہیں اور ہر جاگیر دار کو اپنے سواروں کے بارے میں ان شرائط کو پورا کرنا پڑتا تھا ـ شاہی چیلوں کی تنخواہ کے گریڈ 'آئین اکبری' میں موجود ہیں ـ یہ طریق اورنگ زیب کے زمانے تک رائج رہا ـ ابوالفتح کو پانچ لاکھ دام تو نہ مل سکے لیکن بادشاہ نے دو لاکھ دام عطا کرنے کا حکم صادر کیا ـ اس کا ذکر ابوالفتح نے مکتوب (ا س ـ ۹) میں کیا ہے ـ

جب اورنگ زیب کو مکمل اقتدار حاصل ہو گیا تو ابوالفتح نے مکتوب (ا س ـ ۷) کے ذریعہ ایک اور درخواست دی کہ اس کے بال بچوں کے لیے بھی وظیفہ مقرر کیا جائے ـ اس زمانے میں اس کا ارادہ برہان پور میں مستقل طور پر قیام کرنے کا تھا ـ وہ چاہتا ہے کہ بخشی دکن کو حکم دے دیا جائے کہ وہ اسے برہان پور کی دستک دے دے ـ دستک سے مراد حکم ادائیگی یا payment order ہے ـ

اس کے بعد وہ فیصلہ کرتا ہے کہ زندگی کے آخری ایام لاہور میں گزارے گا ـ اس کے لیے وہ مکتوب (ا س ـ ۹) میں عرض داشت کرتا ہے کہ چونکہ اسے مکان بنانے کا مقدور نہیں ہے اس لیے اسے نزول کے مکانوں میں سے ایک مکان عنایت کیا جائے ـ نیز اس کے علاوہ صوبہ لاہور میں سو بیگھہ زمین بنجر عطا کی جائے ـ نیز چونکہ دو لاکھ دام کا سیورغال جو بادشاہ نے مرحمت کیا ہے اس کے کنبے کے لیے ناکافی ہے ، اس لیے اس کے بچوں کے لیے بھی وظیفۂ نقد اور موازی افتادہ عطا کی جائے ـ

ابوالفتح لاہور میں بھی سکونت پذیر نہ ہوا اور مکتوب (ا ط ـ ٦) کے مطابق وطن پہنچ گیا ہے اور اپنے وظیفے کے لیے برابر کوشش کر رہا ہے ـ اس کا ایک دوست جو دربار میں کافی رسوخ رکھتا ہے سادات میں سے ہے ـ ملاحظہ ہو مکتوب (ا ط ـ ۳) ـ بہت ممکن ہے اس کی مراد میر جملہ سے یا میر عبدالکریم ٹھٹھوی سے ہو ـ میر عبدالکریم امیر خانی کو اورنگ زیب سے نہایت تقرب حاصل رہا اور اس کو خدمات بھی ایسی ہی تفویض ہوتی رہیں جن کا تعلق بادشاہ کی ذات سے ہوتا تھا ـ ابوالفتح دربار میں اپنے دوستوں کی وساطت سے وظیفہ کی برابر کوشش کر رہا ہے ـ اورنگ زیب نے جشن کے موقع پر اسے قابل خان کا خطاب اور چار ہزار روپے کے انعام سے نوازا تھا ـ وہ اسے دو لاکھ دام اس کے بال بچوں کے لیے برسم سیورغال بھی دے چکا ہے ـ خطوط کے عنوان سے معلوم ہوتا ہے کہ ابوالفتح کو وظیفے کے ملنے کی بہت امید ہے ـ اس کی کوششوں کے نتائج کے بارے میں 'آداب عالمگیری' خاموش ہے کیونکہ مکاتیب کا یہ سلسلہ پہلے ہی ختم ہو جاتا ہے لیکن اورنگ زیب نے اپنے قدیم الخدمت ملازمین کی جتنی

قدردانی کی ہے اس سے یہی امید کی جا سکتی ہے کہ ابوالفتح کی استدعا بھی منظور ہو گئی ہو گی۔

انداز تحریر

'آداب عالمگیری' ان مراسلات پر مشتمل ہے جو اورنگ زیب نے صوبیداری ملتان اور اس کے بعد صوبیداری دکن کے ایام میں شاہ جہان، اپنے بھائی بہنوں، وزرا اور عمائدین سلطنت کو لکھے۔ اگر مکتوب الیہم کی طویل فہرست پر نظر دوڑائی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں حکمران طبقے کے مختلف گروہوں کے سبھی نمایندے موجود ہیں۔ شاہ جہان کے علاوہ ان میں ایک گروہ تو شاہی خاندان کے افراد کا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لیے اس کا انداز تخاطب اور مکتوب کے مندرجات اپنا نیا رنگ رکھتے ہیں۔ پھر بیٹوں اور بیٹیوں کے لیے انداز مکاتبت علیحدہ انداز میں ہے۔ والیان ممالک مثلاً والیٔ بلخ و بخارا، عادل شاہ والیٔ بیجا پور اور شاہ گولکنڈہ کے خطوط ایک جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں ایک گروہ علما اور مشائخ کا بھی ہے۔ سعداللہ، میر جملہ معظم خان وغیرہ کے نام جو خطوط ہیں وہ اس یگانگت کا مظاہر ہیں جو مخلص کارکنان اور محتی اراکین سلطنت کو ایک دوسرے سے ہوتی ہے۔ فوجی سالاروں اور دیوانی کے حکام کے نام جو خطوط ہیں ان کا اندازہ ایک علیحدہ ہی شان رکھتا ہے۔ پھر عسکری محاذ، قبائل کی سرکوبی، مالیات کے مسائل، سفر و حضر کی منزلیں، موسم کی تبدیلیاں، باغات اور حالات کے منظر، میدان جنگ کے خونی نقشے، قلعوں کے محاصرے ہر ایک کے لکھنے میں اس کا رنگ جدا ہے۔ اسی طرح انسانی کردار و خصائل، خیانت و رذائل، انسانی فطرت کی بلندی و پستی، اس کی راستی اور کجی، اس کی قوسیں اور اس کے خطوط مستقیم سب کی جھلکیاں ان میں نظر آتی ہیں۔ پھر یہ فن انشا کی لن ترانیاں نہیں، ان میں ہر انسان اور ہر بیان، ہر سفر اور ہر منزل کو ایک مقصدی اور حقیقت آمیز رنگ میں مطالعہ کیا گیا ہے اور معاشرتی اہمیت اور انتظامی ضرورت کی کسوٹی پر جانچا اور پرکھا گیا ہے اور زندگی کی درشت حقیقتوں کے ساتھ ساتھ ادب اور انشا کے تقاضوں کو بھی یکسر نظر انداز نہیں کیا گیا۔

خطوط کا مصنف

'آداب عالمگیری' کے وہ خطوط جو شاہ جہان کی خدمت میں لکھے گئے ہیں، اورنگ زیب کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔ آداب مملکت کے تحت اراکین سلطنت کی جو عرض داشتیں بادشاہ کے نام بھیجی جاتی تھیں، وہ ان کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوتی تھیں۔ اگر کہیں بادشاہ کو یہ شبہ ہو جاتا تھا کہ یہ عرضداشت منصب دار کے اپنے ہاتھ کی تحریر نہیں تو اسے آداب شاہی کے منافی خیال کیا

جاتا تھا اور اس پر بادشاہ کی طرف سے ناخوشنودی کا اظہار کیا جاتا تھا۔ جس زمانے میں اورنگ زیب کا بڑا بیٹا شہزادہ محمد سلطان دربار میں تھا، اس وقت شاہ جہاں کو اورنگ زیب کے بارے ایسی شکایت پیدا ہو گئی تھی۔ اس کو شبہ ہو گیا کہ اورنگ زیب کی ایک عرض داشت کی تاریخ کسی اور کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس وقت اورنگ زیب نے اس بدگمانی کی صفائی پیش کر دی تھی۔ البتہ جنگ برادران کے زمانے میں بعض اوقات وہ خطوط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھتا۔ اس نے اپنی ایک عرض داشت میں اس کی عذر خواہی اس طرح کی ہے کہ جب دارا شکوہ بادشاہ کو اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھتا تو شدید مصروفیت کی وجہ سے مجھے بھی یہ طریق اختیار کرنا پڑا۔ ان کے علاوہ بعض اراکین کے نام ایسے خطوط بھی 'آداب عالمگیری' میں شامل ہیں جو ابوالفتح کے لکھے ہوئے ہیں لیکن ان کے آخر میں اورنگ زیب نے چند سطور کا اضافہ اپنی قلم سے بھی کر دیا ہے۔ ان اضافی سطور کا عنوان "دستخط خاص" ہوتا ہے۔

اورنگ زیب کے بعض خطوط جو اس کے بیٹوں یا منصب داروں کے نام ہیں ایسے بھی ہیں جن کے بارے میں اورنگ زیب زبانی اشارات دے دیتا تھا اور انھیں ابوالفتح اپنی زبان میں ڈھال کر لکھ دیتا تھا۔ ان کی شکل ان عرض داشتوں کی ہوتی تھی جو ابوالفتح "حسب الحکم" اورنگ زیب، اس کے بیٹوں اور منصب داروں کے نام لکھتا تھا۔ ان کی حیثیت احکام کی ہوتی تھی۔

شاہ جہاں اورنگ زیب کے نام اکثر خطوط اپنے ہاتھ سے لکھتا تھا۔ اس بات کا پتہ اکثر اورنگ زیب کی اس عرض داشت سے ملتا ہے جو بادشاہ کے فرمان کے جواب میں بھیجی جاتی تھی۔ اس میں وہ اکثر لکھتا ہے کہ منشور بادشاہی "بخط قدسی خاص مبارک" وارد ہوا۔ یا وہ فرمان جو "بقلم خاص زینت نگارش یافتہ" ہوتا تھا۔ شاہ جہاں کے خط کے جو ایک آدھ نمونے ملتے ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ وہ جلی حروف میں نہایت صاف اور ایک حد تک خوبصورت انداز میں لکھتا تھا اور اس کے خط کی نقل کرنی بڑی زیادہ مشکل نہیں تھی۔ اورنگ زیب کو شاہ جہاں کے آخری سال میں یہ شکایت پیدا ہو گئی تھی کہ بعض فرمان بادشاہ کے اپنے ہاتھ کے لکھے نہیں ہوتے تھے۔ دارا شکوہ ان فرامین کو اپنے زیر ہدایت لکھوا کر بھیجتا تھا۔

اگرچہ اورنگ زیب کے یہ خطوط 'بکار سرکار' قسم کی مراسلت کے ضمن میں آتے ہیں اور اکثر ایسے احکامات اور ہدایات پر مشتمل ہوتے ہیں جن میں انشا پردازی کی بجائے وضاحت و صراحت کو زیادہ دخل ہوتا ہے تاہم کہیں کہیں اظہار جذبات، موسم، باغات، اور عمارات کی منظر کشی کے سادہ لیکن پرکار

نمونے بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ مناسب اشعار کے استعمال پر اورنگ زیب کو ید طولیٰ حاصل ہے بلکہ بعض اشعار تو اس قدر سادہ اور تیر بہدف ہیں کہ وہ اس کی اپنی طبیعت کی اپج معلوم ہوتے ہیں۔

لیکن اس کے طرز تحریر کی سادگی اور پرکاری، اس کی لشتریت اور تیر بہدف ہونے کی خاصیت ان شقہ جات میں نظر آتی ہے جن کی حیثیت سرکاری نہیں بلکہ ذاتی ہے اور جس کے نمونے ہمیں 'خطوط عالمگیری'، مطبوعہ نولکشور پریس، 'رقائم کرائم' عبدالکریم امیر خانی یا 'دستور العمل آگاہی' مرتبہ زیر فرمائش آیا مل دیوان میں ملتے ہیں۔ حمیدالدین نیمچہ کے 'احکام عالمگیری' میں اسی قسم کے تیکھے اور ترشے ترشائے جملے تحریری ہی نہیں، تقریری مواد میں بھی ملتے ہیں۔

خود ابوالفتح کے اپنے لکھے ہوئے عام خطوط تو سرکاری مراسلت کا انداز لیے ہوئے ہیں۔؟ جہاں کہیں وہ ایک آدھ جگہ کسی جگری دوست کو محبت نامۂ شوق لکھتا ہے تو قلم صفحۂ قرطاس پر چلتا نہیں بلکہ رقص کرتا اور گونا گوں بوقلمون رنگینیاں بکھیرتا جاتا ہے۔

ابوالفتح کا وطن

ابوالفتح ٹھٹھہ کا رہنے والا تھا۔ ٹھٹھہ صوبائی صدر مقام تھا۔ اورنگ زیب ابتدا میں ملتان کا صوبیدار تھا لیکن پہلی مہم قندھار کے بعد بادشاہ نے اسے بھکر، سیوستان اور ٹھٹھہ کا صوبہ بھی دے دیا تھا۔

ٹھٹھہ کا شہر صوبائی حکومت کا صدر مقام ہونے کے علاوہ علم و ادب کا مرکز رہا ہے۔ اورنگ زیب نے ملتان کی صوبیداری کے زمانے میں ٹھٹھہ اور اس کی بندرگاہ کی ترقی میں خاص دلچسپی لی تھی۔ اس نے نئی بندرگاہ کی حفاظت کے لیے قلعہ اور جہازوں کے ٹھہرنے کے لیے گودی بنوائی۔ بندرگاہ میں جہازوں کی آمد و رفت کو ترقی دینے کے لیے خود دو جہازوں کا انتظام کیا۔ ٹھٹھہ کو اس زمانے میں اہم تعلیمی حیثیت حاصل تھی اور مشہور انگریز سیاح ہملٹن لکھتا ہے کہ اس شہر میں چار سو مدرسے تھے۔ ظاہر ہے کہ صوبیداری ملتان کے زمانے میں ٹھٹھہ کے بعض علمی خاندانوں کو اورنگ زیب سے تعلق پیدا ہو گیا ہوگا۔ ان میں سے ایک عبدالکریم امیر خانی تھے جو ٹھٹھہ کے ایک معزز خاندان کے فرد تھے۔ یہ خاندان اکبر کے زمانے سے حکومت کے انتظامیہ امور سے منسلک رہا تھا۔ نولکشور کی چھپی ہوئی کتاب 'رقعات عالمگیری' میں بھی بادشاہ کے عبدالکریم کے نام چند ایک ایسے بے تکلفانہ انداز کے رقعے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ عبدالکریم کو بادشاہ کی خدمت میں خاص تقرب حاصل تھا۔ اسے وقتاً فوقتاً جو عہدے ملتے رہے وہ

بھی زیادہ تر بادشاہ کی ذاتی خدمت سے ہی متعلق تھے ۔ عبدالکریم کے بیٹے سید اشرف خان ، محمد حسین نے 'رقائم کرائم' کے نام سے اورنگ زیب کے خطوط کا ایک مجموعہ مرتب کیا جس میں بعض خطوط اس کے والد میر عبدالکریم کے نام بھی ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میر عبدالکریم نے بادشاہ کے رقعات کی نقلیں اپنے پاس محفوظ کر لی تھیں ۔ 'رقعات عالمگیری' کا وہ نسخہ جو نولکشور پریس لکھنؤ کا مطبوعہ ہے زیادہ تر 'رقائم کرائم' کے متن پر ہی مبنی ہے ۔ ابوالفتح کے وہ خطوط جو سلسلہ (ا ط) میں شامل ہیں ، ایک ایسے امیر کے نام ہیں جس کو بادشاہ کا تقرب حاصل ہے ۔ ان میں سے ایک مکتوب میں مکتوب الیہ کے القاب سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سادات میں سے ہے ۔ ممکن ہے وہ میر عبدالکریم حسینی ٹھٹھوی[1] ہو ۔

خاندان

ابوالفتح اپنی ملازمت کے ایام میں اپنے خاندان کے لوگوں کی امداد کرتا رہا ہے ۔ شہزادہ محمد سلطان کے نام ایک خط میں وہ اپنے ماموں محمد شفیع اور اس کے چھوٹے بھائی کی ملازمت کے لیے سفارش کرتا ہے ۔ ملاحظہ ہو مکتوب (ا س - ۲۳) ۔ اس کے بعد کے ایک مکتوب (ا س - ۲۵) میں سفارش کے منظور ہونے پر شہزادے کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ اس کا ایک بھائی قابل خاں منشی تھا جو بعد میں اورنگ زیب کا مقرب خاص ہو گیا تھا ۔ 'آداب عالمگیری' میں اس کا ذکر نہیں ہے ۔ بہت ممکن ہے کہ اس نے شاہی ملازمت کا آغاز بعد میں کیا ہو ۔ اورنگ زیب نے اسے تقرب خاص سے نوازا مگر وہ اس اعتماد کا اہل ثابت نہ ہوا ۔

محمد ساقی مستعد خان نے 'مآثر عالمگیری' میں حالات سنہ جلوس بست و سوم کے ضمن میں ابوالفتح قابل خان ٹھٹھوی کے بھائی قابل خان منشی کا تذکرہ کیا ہے جو خاندانی خدمات اور مزاج دانی کی وجہ سے تربیت و عنایت شاہی کا ممنون منت تھا ۔ اسے بادشاہ نے منصب ہزاری و ہفتاد سوار اور خدمت تقرب سے امتیاز بخشا اور داروغہ ڈاک چوکی مقرر کیا لیکن وہ اپنی بد نصیبی سے جادۂ اعتدال سے منحرف ہو گیا اور بے جا لغزشوں کی وجہ سے راہ راست پر قائم نہ رہ سکا ۔ بادشاہ کو جب اس کی بد عنوانیوں کا علم ہوا تو اس کی حویلی ضبط کر لی گئی اور حکم دیا گیا کہ وہ جریدہ مکان سے نکالا جائے اور گھوڑے پر سوار کرکے شہر بدر کر دیا جائے ۔ اس کے مال کی ضبطی سے اندازہ ہوا

---

۱ ۔ میر عبدالکریم حسینی کے مزید حالات کے لیے ملاحظہ ہو ، 'تذکرہ امیر خانی' از حسام الدین راشدی ، سندھ ادبی بورڈ ، حیدر آباد ۔

کہ قابل خان نے صرف دو سال کی خدمت تقرب میں علاوہ اسباب و حویلی نوساختہ کے بارہ لاکھ روپے جمع کیے تھے۔ بادشاہ کے حکم کے مطابق اسے دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا گیا مگر وہ اس صدمے کی تاب نہ لا سکا اور لاہور پہنچ کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ بادشاہ نے قابل خان کے داماد عبدالواسع کو بھی صوبہ ٹھٹھہ کی خدمت قانون گوئی سے معزول کر دیا۱۔

حالات مؤلف

'آداب عالمگیری' کی تالیف ابوالفتح قابل خان کی وفات کے بعد کی گئی۔ اس کی ترتیب کا کام محمد صادق المطابی الشتروفی نے ۱۱۲۹ھ میں سرانجام دیا۲۔ محمد صادق انبالے کا رہنے والا تھا جو مضافات سرہند میں سے ہے۔ سرہند کو اس زمانے میں سہرلد لکھتے تھے۔ محمد صادق کو اپنے علاقے سے لگاؤ ہی نہیں بلکہ والہانہ محبت معلوم ہوتی ہے۔ وہ دیباچے میں سرہند کے بارے میں کہتا ہے۔

سہرلد مگو کہ رشک چمن است   خلد است بریں کہ بر زمین است

بلکہ اس سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے اور لکھتا ہے کہ بہشت عدن تو اس سر زمین سے رشک کے مارے جلتے ہوئے انگاروں پر لوٹ رہی ہے:

زرشک ایں برو بوم خجستہ   بہشت عدن بر آتش نشستہ
ہوا چنداں نشاط انگیز و نیکو است   کہ از شادی نگنجد غنچہ در پوست
بہ کیفیت چناں کز آب سیراب   بجائے قطرہ می بارد مئی ناب
ز تاثیر ہوا پیر و جوان مست   در و بام و زمین و آسمان مست

خود اورنگ زیب جیسے اکثر زاہد خشک سمجھا جاتا ہے، جب صوبیداری ملتان کے زمانے میں قندھار کی مہم کے بارے میں بادشاہ سے مشورہ کرنے کے لیے دہلی کا سفر کرتا ہے تو دوران سفر سرہند کے شاہی باغ اور اس کے پھولدار اور پھل دار پودوں کی نزہت و تازگی کو بیان کرنے میں اس کا قلم متانت آمیز مگر بوقلموں رنگینی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

سنہ تالیف

کتاب کا سنہ تالیف "گل از باغ جان" کے الفاظ سے ۱۱۱۵ھ نکلتا ہے۔ اس کی تالیف کا مقصد اتنا تاریخی معلومات کا بہم پہنچانا نہیں جتنا فن انشاء کے مثالی نمونے پیش کرنا ہے۔ ابوالفتح قابل خاں کے ہنر کی داد وہ ان اشعار میں دیتا ہے:

۱۔ مآثر عالمگیری، حالات سنہ جلوس بست و سوئم

۲۔ ریو، جلد دوئم صفحہ ۹۹۳، بحوالہ تحریر کاتب جو ریو کے بیان کردہ نسخے پر درج ہے۔

زہے نفحہ‘ نثر قابل کزو — رواج ہنر شد بعالم بسے
ز طرزش ابوالفضل در حیرت است — سخنور بدالد چہ دالد خسے
کتابیست در فن انشا تمام — لسازد ورا رد مگر نا رسے
”گل از باغ جان“ شد چو تاریخ او — بباغ ارم دل نہ بندد بسے

اس زمانے میں رقعات اور مراسلات کے مجموعے نصابی کتب کے طور پر استعمال کیے جاتے تھے اور طلبا اور اہل سواد ان کی طرز تحریر سے استفادہ کرتے تھے۔ مراسلہ نویسی کی مشق دیوان انشا میں منشی گری اور اس کے بعد اس سے بھی اونچے مناصب کی راہیں ہموار کر دیتی تھی۔ اس لیے محمد صادق لکھتا ہے کہ اس نے اس کتاب کو ”عزیز از جان محمد زمان ‘ کی استدعا پر ترتیب دیا ہے ۔ ایسی تالیفات حکومت کے روز مرہ کے کاروبار کے لیے ایک دستورالعمل کا کام بھی دیتی تھیں ۔ اسی لیے محمد صادق اپنی تالیف کو ”دستورالعمل کاردانی و عمل دستور فرزانگی“ کے طور پر پیش کرتا ہے ۔ اورنگ زیب کے خطوط کے ایک اور مجموعے کا نام جو آیا مل دیوان جے پور کی فرمائش پر تالیف کیا گیا تھا ’دستورالعمل آگہی“ ہے ۔

ترتیب کتاب اور اضافے

چونکہ تالیف کا اصل مقصد محمد زمان کے نزدیک اچھے مراسلات کے نمونے اور ان کے ادبی پہلو سے روشناس کرانا تھا ، اس لیے محمد صادق نے ان کی تاریخ وار ترتیب پر کوئی توجہ نہیں دی ۔ وہ لکھتا ہے ”از ہر جا بہم رسانیدہ جمع ساخت و بے تکلف بہ ترتیب آن چندان مقید نہ شدہ بہ تلفیف آن پرداخت و عذر تقدیم و تاخیر آن بہ فہم و وجدان طالب این فن حوالت کرد ۔“ . . .

محمد صادق اورنگ زیب کے سب سے چھوٹے بیٹے شہزادہ اکبر کا میر منشی تھا اور اس نے کتاب میں ان مراسلات کا بھی اضافہ کر دیا ہے جو اس نے شہزادہ اکبر کی طرف سے اورنگ زیب عالمگیر اور اراکین سلطنت کو لکھے تھے۔ ان خطوط سے میواڑ اور مارواڑ کے خلاف سہم کے بارے میں بہت قیمتی معلومات حاصل ہوتی ہے اور ان خطوط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب میدان کارزار سے کوسوں دور بیٹھا ہوا بھی سہم کے بارے میں کتنا خبر دار تھا ۔ محمد صادق نے ان مراسلات کو محض فن انشا کے نمونے کے طور پر اس مجموعے میں شامل کیا ہے اور اس کی عذر خواہی میں کہتا ہے کہ ”بقصد یادگار احباب“ اس نے ”سفال را بادر شہوار ترازو ساختہ“ ۔ محمد صادق نے کتاب میں ”بادشاہ درویش نہاد عالمگیر“ کی حکومت کے دو سالوں کی تاریخ کا انتخاب بھی دیا ہے جو بیشتر ’عمل صالح‘ اور دوسری تاریخوں سے ماخوذ ہے ۔ اس میں جنگ براداران کو تفصیل سے دیا گیا ہے ۔

اس کتاب میں ایک تفصیلی باب القابات پر بھی ہے۔ فن مکاتبت کے لیے اس معلومات کو نہایت اہمیت حاصل تھی۔ اورنگ زیب نے خود شہزادہ سلطان کی توجہ القابات کے صحیح استعمال پر مبذول کی ہے۔ یہ ہدایات ایک عرضداشت میں شامل ہیں جسے ابوالفتح نے اورنگ زیب کی طرف سے شہزادہ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ شاید اسی لیے محمد صادق نے القابات کی ایک فہرست بھی تیار کی جسے مؤلف نے اس تالیف میں شامل کر لیا ہے۔

محمد صادق کی طرح اصل نسخے کے کاتب منگل سین نے بھی اس نسخے کو اپنے دو بیٹوں لالہ جے رام اور رام کشن کے لیے نقل کیا تھا۔ عالمگیر کے خطوط شروع سے ہی فارسی مکاتیب کے لیے نصابی کتاب کا کام دیتے رہے۔ 'آداب عالمگیری' اگرچہ ضخامت کے اعتبار سے نصاب کے طور پر استعمال نہیں کی جاتی تھی لیکن منشیان کے شائقین کے لیے اس کی اہمیت بھی مسلمہ ہوگی۔ اور بالخصوص دیوان انشا کے کارکنوں کو اس نمونے کو بھی سامنے رکھنا پڑتا ہوگا۔

اصل نسخہ

'آداب عالمگیری' کا اصل نسخہ جس کا متن شائع کیا جا رہا ہے پبلک لائبریری لاہور کا مملوکہ ہے۔ اس نسخے کا ذکر نجیب اشرف صاحب مصنف 'مقدمہ رقعات عالمگیری' نے بھی کیا ہے۔ پبلک لائبریری کے فارسی مخطوطات کی فہرست میں اس نسخے کے بارے میں مندرجہ ذیل تفصیلات ہیں :

نمبر : ۹۰۹، ۸۷۶ - فتح -
حجم : ۳۸۱ اوراق -
تقطیع : ۷" × ½ ۱۲" ; ۲ سطری بخط نستعلیق پختہ و دیدہ زیب ، مجدول سہ خطی کبود و سرخ -
مکتوبہ منگل سین تاریخ ۲۸ ربیع الثانی ، ۳۸ جلوس شاہ عالم بادشاہ غازی (۱۲۱۱ھ)۔

تالیف منشی الممالک شیخ ابوالفتح المخاطب بہ قابل خان المتوفی ۱۰۷۲ھ یا ۱۰۷۳ھ۔ یہ مخطوطہ ایک معتنابہ ، مکمل اور محفوظ نسخہ ہے۔ خط پاکیزہ اور نستعلیق کا اچھا نمونہ ہے۔ قابل قدر مخطوطہ ہے۔

—— :o: ——

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خداوندِ علیم حکیم ، خرد بخشِ سخن آفرین را ، بکدام مرتبه سخن وری ستائش کنم و فقراتِ مستعارِ منشیانِ بلاغت وثار و عباراتِ دور از کارِ دست فرسودِ روزگار ، برطرازم ، که ویرانهٔ عدم را چگونه به تعمیرِ هستی آباد ساخته ، مجرد را به آبادی چه قسم علاقه بخشیده و مشتِ خاک را ، باستعدادِ بارِ امانت و تعلیمِ اسماء حسنیٰ ، محسودِ حاملان افلاک و مسجودِ برگزیدگانِ عالمِ پاک گردانیده ـ قطعه :

اندرین موج خیزِ بے حاصل　　　به که اندیشه لنگر اندازد
گفتگو نا رسا ، سخن کوتاه　　　گو ، سخن طرحِ دیگر اندازد

دانش این جا حیرت زده و دیوانه ، خود عقل در این جا سراسیمه و بیهوده گو ، ادائے شمهٔ از حمد و ثنائے او ، جلت عطیته ، از دائرهٔ امکان بیرون ست و از حوصلهٔ بیان و بنان افزون ـ بیت :

نامه کجا گنجِ ثنائش کجا ؟　　　خامه کجا وصفِ عطایش کجا ؟

لا جرم درین مقام ، دراز نفسی ، کوته اندیشی است و احسنِ آداب و الطفِ اوضاع ، خاموشی ـ

پس همان بهتر که خامهٔ مقطوع اللسان ، ازین وادی ، عطفِ عنان نموده تیمناً و تبرکاً به نعتِ متمم مکارمِ اخلاق، برگزیدهٔ انفس و آفاق ، سرور انبیا قدوهٔ اصفیا ، پردازد و صلواةِ زاکیات و تحیات طیبات، نثار جناب صاحبِ مقامِ محمود ، فرازندهٔ تختِ افلاک ، برآرندهٔ تاجِ لولاک ، صلی الله علیه وسلم و آله و اصحابه(ص ـ ۲ الف) و من توسل بهم و توصل الیهم سازد ـ

اما بعد چون درین آوانِ سعادت تواماں بعضے مسوداتِ فضائل پناه کمالات دستگاه ، گلبند ریاحین معانی ، نظر یافتهٔ الطاف

سلطانی ، مقرب الحضرت الخاقان ، منشی الممالک شیخ ابوالفتح المخاطب من جناب السلطان به قابل خان که در ایام خلافت انجام پادشاهزادگی و صوبه داری بادشاه درویش نهاد ، معارف سپاه ، سکندر همت ، سلیمان جاه ، قبله و کعبه سلاطین عدالت آئین ، چمن پیرائے نظام دنیا و دین ، المؤید من عندالله القدیر ، ابو المظفر ، محی الدین ، حضرت بادشاه عالمگیر خلد الله ملکه و سلطانه و افاض علی العالمین بره و احسانه ، از زبان فیض بیان والا شاهی ، بجناب خلافت پادشاه جهان ، شهنشاه زمان ، ولی نعمت سلاطین روزگار ، تاج فرق خواقین نامدار ، صاحب تاج و تخت گورکانی ، پیر و مرشد کائنات ، ابوالمظفر شهاب الدین محمد صاحب قران ثانی ، شاهجهان بادشاه غازی ، انارالله برهانه و وزرائے عظیم الشان و امرائے بلند مکان و مشائخ ذوی العز والاحترام ، تسوید نموده و بعض حسب الامر جلیل القدر ، که بشاهزادهاے والا منزلت و دیگر بزرگان سلطنت نوشته و رقعاتے چند که خود بجمعے ، اعزهٔ دربار جهان مدار ، نگاشته ، بمطالعه درآمد و بامعان نظر ملاحظه رفت ـ سلاست و متانت عبارات دلپزیر آن نقطهٔ دائرهٔ فضل و افضال ، مقتضی آن شد که اگر این اوراق متفرقه ، شیرازهٔ جمعیت یابد ، دستورالعمل دولت مندان کار آگاه و منشور الادب بیدار دلان دانش پناه گردد ـ

و نیز استدعائے نور باصرهٔ سعادت و خردمندی ، چراغ کاشانهٔ دانش و ارجمندی ، عزیز تر از جان ، محمد زمان ، سلمه الله و ابقاه واو صله ، الے غایته ما تیمناه ، علاوهٔ آن شد ـ

بناءً علیه ، این خاکسار ، ضایع روزگار ، عبیدالاحرار ، مملوک خیرالانام ، صادق لا تمام ، مطلبی نسب ، حنفی مذهب ، ساکن خیرالبقاع البالله ، من مضافات سهرند ـ ابیات :

سهرند مگو که رشک چین است خلدست برین که بر زمین است

و لله من در قال ـ نظم :

ز رشک این برو بوم خجسته بهشت عدن بر آتش نشسته
هوا چندان نشاط انگیز و نیکوست که از شادی نگنجد غنچه در پوست

بکیفیت چنان کز آب سیراب بجائے قطرہ مے بارد مئے ناب
ز تاثیر ہوا پیر و جوان مست در و بام و زمین و آسمان مست

آن واردات عالم قدس را ، بالقاب سامیۂ خداوند زمان کہ در آخر کتاب جداگانہ تحریر یافتہ ، از ہر جا بہم رساندہ ، جمع ساخت و بے تکلف بہ ترتیب آن ، چندان مقید نہ شدہ ، بتلفیف آن پرداخت و عذر تقدیم و تاخیر آن بفہم و وجدان طالب این فن حوالت یافت ـ واللہ الموفق للاختتام ـ

و شمۂ از احوال نصفت اشتمال حضرت صاحب قران ثانی (ص : ۲ب)کہ چندے عارضۂ جسانی تصدیعہ افزائے مزاج اقدس و خلل انداز جمعیت آباد عالم گردید و در اکناف و اطراف جہان ، گرد شورش فتنہ ، و غبار آشوب گیتی بہ فلک الافلاک رسید و چہار بادشاہزادہاے والاتبار کہ ہر کدام دم استقلال از سلطنت و ممالک ستانی میزد و آویزش شگرف روئے داد ، آخر حق بمرکز قرار گرفت ، از بعض تواریخ عہد کرامت مہد خدیو نشأتین انتخاب نمودہ ، عبارت مطول آن را مختصر ساختہ ، نیز بطریق اجمال رقم زدۂ کلک بیان گردانید ـ

و دیگر چندے از عرائض کہ در زمان نوکریٔ نواب سپہر رکاب گوہر دریائے سلطنت و کامگاری، دوحۂ چمن آرائے فرمان دہی و تاجداری، شجرۂ طیبۂ گلشن شوکت و عظمت ، ثمرۂ شجرۂ خلافت و نصفت ، بادشاہزادۂ خجستہ سیر ، والاگہر ، محمد اکبر صانہ اللہ عن الآفات والضرر ، این ذرۂ ہیچمدان ، از طرف ایشان ، ببارگاہ خواقین پناہ ، سلاطین سجدہ گاہ ، بادشاہ جم جاہ ، خدا آگاہ ، زیب اورنگ ہدایت و ارشاد ، مداللہ ظلالہ ، الی یوم التناد و نشان عالی شان بکار پردازان حضور لامع النور بقلم آوردہ ، در آخر این کارنامۂ فتح و فیروزی نیز ملحق ساختہ ، تا بہ برکت انفاس آن برگزیدۂ انفس و آفاق ،

۱ـ تصفیہ افزائے

فتح الدنیا والدین ، بر صفحهٔ روزگار ، ازیں دلریش ہم یادگار بماند ـ لیکن بمقتضائے آنکہ گفتہ اند ـ مثنوی :

کہ در ہر لولو صدف نیز ہست | درختے بلند ہست در باغ و پست
الا اے خردمندِ پاکیزہ خوئے | ہنرمند نشیندہ ام عیب جوئے
قبا گر حریر ست و گر پرنیان | بنا چار حشوش بود درمیان
تو گر پرنیانی ، نیائی بجوش | کرم کار فرما و حشوم بپوش
شنیدم کہ در روزِ امید و بیم | بداں را بہ نیکاں ببخشد کریم
تو نیز ار بدی بینی الدر سخن | بخلقِ جہان آفرین ، کار کن !

التماس از جنابِ کرم و فضلِ عزیزانِ صاحبِ کمال آنست کہ از عیب و حرف گیری ، اغماضِ عین فرمودہ ، تا ممکن مقدور باشد ، در اصلاحِ آن بکوشند و دست از تعنت و تخطیہ بردارند و چون ہر مامخبر عنہ را ، از اسم ناگزیر ست ، ایں صحائف کمالات مسمے بہ **آداب عالمگیری** گردید ، والاجابتہ من اللہِ المجیب ـ تاریخِ تالیفِ نسخهٔ مذکورہ چنین یافتہ ـ تاریخ :

زہے نسخهٔ نثرِ قابل کزو | رواجِ ہنر شد بعالم بسے
ز طرزش ابوالفضل در حیرت است | سخن‌ور بداند چہ داند خسے
کتابیست در فنِ انشا تمام | نسازد ورا رد ، مگر نا رسے
بجز گوہری کیست گوہر شناس ؟ | کند قیمتِ لعل ہر نا کسے ؟
"گل از باغِ جان" شد چو تاریخ او | بباغِ ارم دل نہ بندد کسے

۱۱۱۵ھ

——:o:——

شاہجہاں کے نام

عرائض بحضرتِ شاہنشاہی ، مہینِ خلیفہ جنابِ الٰہی ، اعنی سریر آرائے کشورِ عدالت ، جوہر نمائے گوہر افسرِ جلالت ، طرازندۂ تختِ سلیمانی ، برآرندۂ اکلیل کیانی ، شارعِ قوانینِ گیتی‌ستانی، دستور العملِ دیوانِ جہاں‌بانی،دارائے(ص:۳۰ا) جہاں آرائے ، اسکندرِ افلاطون رائے ، گیتی خدیو گیہان خدائے ، سرمایہ عدالت و نصفت ، پیرایہ رحمت و رافت ،

حضرت ظلِ الٰہی ابوالمظفر شہاب الدین محمد صاحب قرانِ ثانی شاہجہان بادشاہ غازی ۔ نظم :

شہنشاہِ جوان بختِ مؤید ابوالغازی شہاب الدین محمد
جلالت خالہ زاد دودمالش طرازِ بسملہ طغرائے شانش
زمین در سایہ چترش نہان است ز ملکش یک‌زمیندار آسمان است
لژادِ قدسیش صاحبقرانیست گواہِ صبحِ اول صبح ثانیست

طالب اللہ ثراہ و جعل الجنتہ مثواہ ۔

(آداب عالمگیری کے خطوط کا آغاز ان عرضداشتوں سے ہوتا ہے جو اورنگ زیب نے صوبیدارئ ملتان کے زمانے میں شاہ جہان کی خدمت میں بھیجی تھیں ۔ اورنگ زیب ۲۹ صفر ۱۰۵۸ھ کو پہلی مرتبہ ملتان کا صوبیدار مقرر کیا گیا تھا ۔ وہ ۱۷ شعبان ۱۰۶۲ھ تک اس منصب پر برقرار رہا ۔ ان چار سالوں میں اسے دو مرتبہ قندھار کی مہموں پر جانا پڑا ۔ اورنگ زیب قندھار کی پہلی مہم سے واپس ہو کر ۱۵ ذی قعدہ ۱۰۵۹ھ کو لاہور پہنچا جہاں وہ بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہوا ۔ وہ قندھار کی مہم پر دوسری مرتبہ ۱۶ .

ربیع الاول ۱۰۶۲ھ کو روانہ ہوا ۔ قندھار کی دونوں مہموں کے درمیانی وقفے میں اس نے ایک مرتبہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے دہلی کا سفر بھی کیا ۔ وہ ۱۳ ذی الحجہ ۱۰۶۰ھ کو ملتان سے روانہ ہو کر ۱۹ محرم ۱۰۶۱ھ کو دہلی پہنچا اور پہلی ربیع الاول ۱۰۶۱ھ کوروانہ ہوکر ۱۲ ربیع الثانی کو دوبارہ ملتان آگیا ۔ اورنگ زیب کی مندرجہ ذیل عرضداشتیں اسی زمانے سے متعلق ہیں اور انھی تاریخی حقائق کی روشنی میں ان کی تاریخ تحریر بھی معین کی جا سکتی ہے ۔)

الف ۱

یہ خط اورنگ زیب کی صوبیداری ملتان کے زمانے کا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ جب ابتدا میں یہ مرید لاہور سے ملتان کےلیے رخصت ہوا تو اس نے اپنی توجہ صوبے کے بعض سرکش زمینداروں کی طرف مبذول کی ۔ اسمٰعیل ہوت ، باغی بلوچ سردار اس کے پاس رجب کے مہینے میں لایا گیا ۔ بظاہر یہ عرضداشت رجب ۱۰۶۰ھ کے بعد کسی تاریخ کی لکھی ہوئی ہے ۔ یہ عرضداشت انتظامی امور میں اورنگ زیب کی وسعت قلبی اور فراخدلی کا ثبوت بہم پہنچاتی ہے ۔ اگرچہ اسمعیل ہوت دارا شکوہ کا پروردہ ہے لیکن اس نے علاقے کی بہبودی اور دوسری مہمات کے پیش نظر اس کی بار بار کی سرکشی کو نظر انداز کر دیا ہے ۔ اس عرضداشت کا مضمون اس لحاظ سے اور بھی اہم ہے کہ اسمعیل ہوت اور عالم نوحانی کی مہموں کے بارے میں عمل صالح ، بادشاہ نامہ اور خافی خان وغیرہ میں کوئی مواد نہیں ملتا ۔)

بحضرت ظل الٰہی

عرضہ داشت : مرید فدوی ، روئے نیاز ، بآستانِ آن قبلۂ مراد که ظاہر و باطنش نظر گاہِ خداوللبیست آوردہ و آدابِ ارادت و عقیدت که متضمنِ سعاداتِ دو جہانیست ادا نمودہ ، معروض مے دارد ۔

در ابتدا که ایں مرید از دارالسلطنتِ لاہور رخصتِ ملتان مے شد ، در بابِ اسماعیل ہوت معروض داشتہ بود که او از قدیم ، تعلق بصوبۂ ملتان دارد و چند گاہ است که خود را بصاحبِ صوبۂ پنجاب

باز بسته و حکم اشرف اعز صدور یافته بود که الحال هم بدستور متعلق صوبهٔ ملتان باشد و دران هنگام که این مرید فدوی ، بنواحیٔ ملتان مردم را ، به طلب زمینداران تعین می کرد ، نزد او نیز ، کس فرستاده بود و او نوشتهٔ دادا بهائی را دست آویز ساخته ، رجوع ننمود و این مرید صورت ماجرا را بسعدالله خان نوشته بود که بعرض اقدس رسالیده جواب بفرستند ، چون جواب نه رسید ، وقت تنبیه او گذشت ـ

بنا بران دران ایام ، تادیب او موقوف مانده ـ این معنی موجب جسارت و دلیریٔ او گشت و دست تصرف بولایت مبارک بلوچ دراز کرده سه قلعهٔ متعلقهٔ او را متصرف شده و چون مبارک پیش این مرید اظهار تظلم نمود ، به اسد افغان که دران آوان برائے تحقیق راه بابری[1] میرفت گفته بود که رفع مناقشه کند و او همین که بدانجا رسید ، قلاع را ازو انتزاع نموده ، بمبارک سپرد و مقرر ساخت که دیگر پیرامون این حرکات نگردد ـ تا آنکه مبارک بلوچ باز بدیدن این مرید آمد و اسماعیل که دماغش از بخار پندار پریشان شده ، بسزائے کردار خود نرسیده بود ، مجدداً بتحریک بعض مردم ، عهد و پیمان را شکسته ، دود غرور ، چشم او را از دیدن راه صواب پوشیده بود و مبارک مذکور ، دوباره از دست تظلم او داد خواه شد ـ

این مرید ، شیخ میر ملازم خود را ، با جمعے به تنبیه و تادیب او فرستاد تا او را از خواب غفلت بیدار ساخته قلعها را بگیرد ـ چون مومئے الیه با همراهان خویش، بآن سر زمین درآمد، او تاب مقابله در خود ندیده ، (ص: ۳ـب)ـ قلاع مسطور را واگذاشت و برهنمونی توفیق بملاقات اقرار داده ، ارادهٔ آمدن ملتان نمود و شیخ میر او را بعفو جرائم و تقصیرات، امیدوار ساخت ـ غرهٔ شهر رجب المرجب ، با خود نزد این فدوی آورد ـ

از انجا که زمیندار عمده است و ولایتش بغایت معمور و بملک لوحانی پیوسته و جمعے خوب همراه دارد و از تقصیرات گذشته نادم و پشیمان

---

۱ ـ بابری ـ

گشتہ ، اگر فرمانِ عنایت عنوان درباب استمالتِ او ، شرف ورود یابد ، در مہم لوحانی مراسم جانفشانی بجا آوردہ دریساقِ ظفر مساق ، نیز در رسالیدنِ آذوقہ ، نہایتِ سعی ، بتقدیم خواہد رسانید ۔

——:o:——

الف ۲

اورنگ زیب نے صوبیداری ملتان کے زمانے میں ایک مرتبہ دربار میں حاضری کے لیے دہلی کا سفر کیا ۔ مغلیہ زمانے میں شہزادگان اور دوسرے اراکین سلطنت کے سفر کے بارے میں روانگی اور منزل مقصود پر پہنچنے کی تاریخ دربار کی طرف سے مقرر کی جاتی تھی اور اس میں تبدیلی کے لیے مرکزی حکومت سے اجازت لینا ضروری ہوتا تھا ۔

اورنگ زیب نے ۱۳ ذی الحج ۱۰۶۰ھ کو ملتان سے نکل کر نزدیک کی منزل پر قدرے طویل قیام کیا ۔ یہ خط اسی کیمپ سے لکھا گیا ہے ۔

اس نے بادشاہ سے استدعا کی ہے کہ اس کے ورود دہلی کی تاریخ کا تعین کر کے اسے بذریعہ فرمان اطلاع دی جائے ۔

اورنگ زیب ۲۹ صفر ۱۰۵۸ کو پہلی مرتبہ ملتان کا صوبہ‌دار مقرر ہوا تھا اور نکم ذی‌الحجہ ۱۰۵۹ھ کو اسے اس کے ساتھ بھکر اور ٹھٹھ کا صوبہ بھی دے دیا گیا تھا ۔ اس عرضداشت سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب سے پہلے سندھ کے علاقے میں طوائف الملوکی کی کیسی حالت پیدا ہو چکی تھی اور اورنگ زیب کے افسروں نے اس بد امنی کا کس طرح انسداد کیا ۔ اس خط کے مندرجات سے اس امر پر مزید روشنی پڑتی ہے کہ یہ خطوط ہم‌عصر مؤرخین کی معلومات کی کمی کو کہاں تک پورا کرتے ہیں ۔

بحضرت ظل سبحانی : بموقفِ عرض مے رسالد کہ چون آرزوئے ادراکِ سعادتِ آستان بوسِ والا و تمنائے دریافتِ استیلامِ عتبۂ معلئے ، کہ قبلۂ توجہِ پادشاہانِ ربعِ مسکون است ، عنانِ صبر و شیکبائی ، از پنجۂ اقتدار بدر بردہ ، ایں فدوی را ذرہ وار ، جویائے پرتوِ آفتاب عالمتاب ، ساختہ بود ، لا جرم با شوق بس لیامدہ ، از صدقِ ارادت و

خلوص عبودیت ، ظاہر و باطن را ، مستعد استفاضۂ فیوضات صوری و معنوی پیر و مرشد حقیقی گردانیده و خاطر از محافظت و بند و بست این حدود وا پرداخته ، شب چهاردہم ذیحجه ، بطواف آستان ملائک پاسبان ، احرام کعبۂ حضور بسته از شهر برون آمد ـ امیدوار است که حسب الحکم جهان مطاع ، منجان رکاب سعادت ، ساعت ملازمت سراسر عبادت ، اختیار نمایند تا این مرید عقیدت کیش که پیروی رضائی پیر و مرشد جهانیان را ، سرمایۂ دولت دارین میداند ، دران زمان مسعود ، جبین اخلاص بسجدات بندگی نورانی ساخته ، کامیاب مطالب دو جهانی گردد ـ

قبلۂ عالم و عالمیان سلامت ! قبل ازین این مرید بوسیلۂ عرضداشت ، بعرض اقدس رسانیده بود که چون متمردان نهمردی و جوکیه که در کوهستان ولایت ٹهٹه میباشند ، صوبه داران سابق را اطاعت واقعی ننموده ، پیوسته براهزنی و فساد روزگار مے گزرانند ـ ملک حسین ، با جمعی که همراه داشت ، به تنبیه و تادیب آنها رفته است ، درین ولا از عرضداشت او و واقع نویس آنجا ظاہر گشت که مومی الیه با همراہان ، از سرحد ٹهٹه بده منزل ، بکاہره و بیله که گریزگاہ قبائل نهمردی و جوکیه است رفته ، خطبۂ دولت و اقبال ، بنام نامی و اسم سامی آنحضرت بلند آوازه ساخت و دران مکان پارون و کهترتل برادر کانبهورا[1] بهار ، سرداران نهمردی و مرید سرگروه جوکیه ، بقدم مطاوعت آمده ، پیشکش قبول کردند و جعفر نهمردی ، خویش مان سنگه زمیندار بجور[2] و کچ و مکران ، از قبل او و پسران علی و کارانی که عمدۂ آن مرز بوم است و حاجی روبهه و جام جمعه ، اعیان آن سر زمین که از عهد حکام ترخانیه تا حال رجوع نداشتند سر انقیاد بخط فرمان نهادند ـ

و مده نام[3](ص : ۳ ا)نهمردی متعلقۂ کوهستان ولایت قندهار که سر

---

۱ ـ ن ـ ا : کا بنهودی ـ

۲ ـ ن ـ ا : بنچور ـ

۳ ـ ـ : مدت لام ـ

حلقهٔ مفسدانِ آنضلع است و از سرحدِ خود گرشته ، بقصدِ دست اندازی بجالبِ کابره و بیله آمده بود ، از وصولِ لشکرِ نصرت اثر ، بکوهِ ونکارا فرار نمود - بنابران ملک حسین جمعی از سپاه براهبریٔ زمینداران حدود ، بتادیبِ او فرستاده و آنها شب درمیان ، هفتاد کروه ایلغار کرده ، برسر بنگاهِ او رفتند و بجنگ پیش آمده با توابعِ خویش ، طعمهٔ تیغِ خون آشام گردید - چهل و چند کس با دختر او اسیر گشتند و سپاهِ نصرت قرین ، اسیران و مواشی را گرفته ، مظفر و منصور بلشکر گاه مراجعت نمودند - درین اثنا مان سنگه مذکور ، وکلا فرستاده نوشت که در بچور و کچ و مکران نیز خطبهٔ جهانبانی ، بنامِ اعلیٰ حضرتِ خاقانی ، سامعه افروز گشت و چون با قبالِ بیزوال پیر و مرشد جهالیان ، چنین فتح دست داد ، لشکر منصور از آن نواحی بصوب ٹھٹه مراجعت نمود -

قبلهٔ دین و دنیا سلامت ! مستا ولد جام باله ، زمیندار ککراله[۲] که برہنمونی توفیق ، ملک حسین را دیده بود ، درین وقت که بجهتِ اصلاحِ خود روانهٔ ملتان شد ، کابهه[۳] مقهور برادرِ او که در سرحد کچ بسرمی برد ، از رویٔ حسد و اغوائی زمیندارِ آنجا ، جمعیت کرده به پرگنهٔ مذکور در آمده میخواسته ، دست اندازی نماید - بندهائی درگاهِ والا ، خصوصاً پسرانِ امیر خان ضیاء الدین یوسف و ابوالمکارم و جمعی از سپاه که ملک حسین برائی احتیاط در شهر گزاشته بود ، با عرابها و توپ خانه بقصدِ رفع آن مخذول شتافتند و او تاب نیاورده ، راهِ ادبار پیش گرفت - بمومٰی الیه تاکید نموده شد که در قلعِ مادهٔ فسادِ آن مقهور ، اهتمام تمام بکار برد -

---

۱ - ن - ا : نکار -

۲ - ن - ا : مستاباله ولد زمیندار ککراله -

۳ - ن - ا : کابهه -

—:o:—

الف ۳

اورنگ زیب کا یہ مکتوب جس شاہی فرمان کے جواب میں لکھا گیا ہے وہ بادشاہ کے منشی کے قلم سے لکھا گیا ہے اور اس پر بادشاہ کے دستخط بھی ہیں - مغلیہ بادشاہوں کے فرامین یا منشور منشی الممالک لکھتا تھا - بادشاہ اس پر دست خاص سے کچھ جملوں کا اضافہ کر دیتا تھا - آداب عالمگیری میں بعض خطوط کے خاتمہ پر اس قسم کے اضافی جملے موجود ہیں - بعض خطوط پر بادشاہ محض دستخط کر دیتا تھا - بادشاہ کے مکتوب منشور ، فرمان یا یرلیغ کہلاتے تھے - شہزادوں کے خطوط کو نشان یا مثال کہا جاتا تھا -

حضرت ظل الہی : بعرضِ مقدس می رساند کہ فرمانِ عالی شان خط منشی ، مزین بہ دستخطِ اشرفِ اقدس کہ در جوابِ عرضہ داشتِ این مرید ، شرف صدور یافتہ بود ، در ساعتِ فیض اشاعت ، بر تو ورود الداخت - آدابِ تسلیمات بجا آوردہ بوصولِ آن عطیہ شکرف کامیاب گردید -

ورودِ فرمانِ عالی شان بنام اسماعیل ہوت کہ حسب الالتماسِ این مرید شد ، شکرِ این مواہب کہ بمقتضائے عنایت و بندہ نوازی ز مکمنِ عافیت و ذرہ پروری ظہور می یابد ، بکدام زبان ادائی تواند نمود - فرمانِ سعادت نشان را ، بجہت افتخار و مباہت مصحوبِ معتمدی بموئی الیہ فرستادہ حسب الحکمِ اقدس در بابِ استمالتِ عالم نوحانی لشانی باو نوشت کہ یکی از روشناسانِ خود را برفاقتِ فرستادۂ این مرید لزدِ عالمِ مذکور روانہ کند تا او را بمقدماتِ امید و بیم ، بسلوکِ طریقِ سعادت، دلالت نمودہ عازمِ ملتان سازد و از انجا کہ قبل ازین عالم نوحانی ، بوساطتِ اسماعیل باین مرید(ص:۲۰ب)، عرضہ داشت کردہ بود، نشانی مشتمل بر مراتبِ استمالت ، بنام او نیز فرستاد کہ امیدوار گشتہ بقدمِ اطاعت و انقیاد ، بصوبِ ملتان روان شود -

قبلۂ جہان و جہانیان سلامت ! حقیقتِ راہ نوحانی بہ تفصیل کہ در فرمانِ عالی شان مندرج گردیدہ ، تا این وقت معلومِ این مرید لبود و

الا در آن ایام کہ غلات ربیع را برنداشتہ بودند و برائے رفع مناقشہ ، مبارک بلوچ فوجی بسر زمین اسماعیل ہوت ، تعین می کرد ، جمع را برسر عالم ہم میفرستاد تا چنانکہ اسماعیل پیش این مرید آمد ، او را نیز کام ناکام می آوردند یا آوارۂ صحرائی ادبار می ساختند ۔ و لشکر ظفر اثر نیز بجمیت تمام ، ازان راہ متوجہ تسخیر قندہار میشد ۔ الحال چون ہنگام سواری نیست و معہذا عالم مذکور کہ درین مدت آب بے لجام خوردہ ، یکایک بآمدن راضی نہ خواہد شد ۔

اگر حکم اقدس زینت صدور یابد کہ بالجزم لشکر نصرت اثر از میان محال زمینداری او روانہ صوبہ قندہار خواہد گشت ، این مرید بعد از دو سہ ماہ کہ وقت سواری برسد ، فوجی برسر او تعین کند کہ خواہ نا خواہ او را بملتان بیاورند یا از سر زمین خودش بدر کنند ، و چون خاطر از جانب او بواقعی سطمئن گردد، افواج قاہرہ بآن راہ عزیمت نمایند ۔ والامر ارفع اعلیٰ ۔

—:o:—

الف ۴

یہ خط بھی سفر دہلی کے زمانے کا ہے ۔ پچھلے خط سے پتہ چلتا ہے کہ اورنگ زیب اس سفر کے لیے ملتان سے ۲۴ ذی الحجہ ۱۰۶۰ھ کو روانہ ہوا ۔ وہ ماہ محرم کی پہلی تاریخ کو اچھرے پہنچ گیا ۔

اچھرہ اس زمانے میں لاہور سے ملتان کی شاہراہ پر پہلی منزل تھا ۔ اچھرے سے کوچ کرکے اورنگ زیب کچھ وقت باغ فیض بخش کی سیر میں گزارتا ہے ۔ شالا مار کے دو حصوں کے اصلی نام باغ فیض بخش و فرح بخش تھے ۔

دوسرے مغل بادشاہوں کی طرح اورنگ زیب کے لیے بھی باغات اور ان کی روشیں ، فوارے اور آبشاریں خاص جاذبیت رکھتی ہیں ۔ وہ ''تازگی سہ برگ و نرگس'' اور فواروں اور آبشاروں کے نظارے کا تذکرہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ شاہی خواب گاہ کے قریب نارنج اور کوللہ کے پیڑ بڑے ہو گئے ہیں اور بہار کی رنگینی کا نقشہ پیش کر رہے ہیں ۔

بحضرت ظل الٰہی : بعرضِ مقدس می رساند کہ صبحِ روز یکشنبہ ، غرۂ ماہ محرم مکرم ، در منزل اچھرہ[1] ، بوصول عطیۂ خلعتِ خاصۂ زمستانی کہ از کمالِ لطف و مہربانی ، عنایت شدہ بود ، سر افراز گردیدہ ۔ آداب ارادت و تسلیمات عقیدت بتقدیم رسانیدہ ، باداے شکر الطاف و عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی رطب اللسان گشت ۔ از آنجا کہ ساعت ملازمت سراسر سعادت ، نزدیک بود و اشتیاقِ ادراکِ پائبوسِ اقدس استیلا داشت ، بے توقف ، فردائی آں کوچ نمودہ و زمانی بتماشائی باغِ فیض بخش کہ از تعریف و توصیف مستغنی است ، پرداختہ روانۂ منزل شد و عضدالخلافتہ علی مردان خان را کہ در سیرِ باغ ہمراہ بود ، از ہمانجا رخصت کرد ۔

قبلۂ جہان و جہانیان سلامت ! باوجود آنکہ ایام طراوتِ باغ و سرسبزی درختان نبود ، اما نضارت و تازگی سہ برگہ و نرگس و جلوۂ فوارہ و آبشار و صفائی عمارات عشرت نگار ، از فیضِ بہار کم نیست ۔ در دو تختۂ یمین و یسار ، نزدیک خوابگاہ مبارک ، نارنج و کونلہ[2] ، بسیار و بغایت بالیدہ و رنگین بود ۔ نقاشی عمارات را کہ از بعض جاہا زبون شدہ ، از رونق اوفتادہ ، حسب الحکمِ الارفعِ الا علی ، بدرستکاری و پرداختِ آن مشغول اند ۔

گلشنِ ہمیشہ بہارِ سلطنت و اقبال از جوئبارِ عنایتِ ایزدِ متعال سرسبز و شاداب بما ناد !

—o—

الف ۵

آداب عالمگیری کے مؤلف نے دیباچے میں اس بات کی تصریح کر دی تھی کہ اسے ان خطوط کے مرتب کرنے کی فرصت نہیں مل سکی ۔ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ خط اس سے پہلے مکتوب

---

۱ ۔ اچھرہ جو لاہور کے مضافات میں سے ہے ۔
۲ ۔ ا ۔ ن ۔ کنویلہ ۔

(و - م) سے قبل کا ہے اور پڑیہ ضلع ساہیوال کا لکھا ہوا ہے -

اورنگ زیب اس سفر پر ملتان سے ۱۴ ذی الحجہ ۱۰۶۰ھ کو رخصت ہوا اور ۲۲ ذی الحجہ کو پڑیہ پہنچا -

مغلیہ خاندان کے افراد ایک دوسرے کو تحفے تحائف بھیجنے کا سلسلہ برابر قائم رکھتے تھے - ان تحائف میں ان صوبوں کے خصوصی پھل بھی ہوتے تھے جہاں ان کی تعیناتی ہوتی تھی -

بادشاہ نے اس انار بیدانہ کی جو اورنگ زیب نے ٹھٹھہ سے بھجوائے تھے تعریف کی ہے - اور انہیں جلال آباد کے انار سے بہتر قرار دیا ہے - اورنگ زیب بھکر کے خربوزے بھجوانے کا بھی وعدہ کرتا ہے -

حضرت ظل الہی : بعرض مقدس می رساند که فرمان عالی شان سعادت عنوان که از کمال عنایت (ص : ۵ ل) و ذره پروری ، نامزد این فدوی شده بود ، با کاغذ ساعت فیض اشاعت که دریں ولا منجمان حضور پرنور برائی ملازمت سراسر اطاعت اختیار نموده اند ، شب مبارک دو شنبه بیست و دوم ذیحجه ، در منزل پرپه ، در حینی که سحاب رافت الہی رحمت بار بود ، شرف ورود ارزانی داشته ، رحمت بر رحمت افزود - سجدات شکر خدائے حقیقی عز اسمه ، و تسلیمات عنایت خداوند تحقیقی مد ظله ، از سر صدق اخلاص بتقدیم رسید - حکم اشرف ، عز لفاذ یافته که اگر آن مرید در آمدن سرعت نماید ، درین ساعت فرخنده ، بسعادت ملازمت فائز میتواند شد -

قبلۂ جهان و جهانیان سلامت ! از انجا که اشتیاق استیلام عتبه علیه ، برین مرید مهجور مستولی بود ، میخواست ، بطریق ایلغار بادراک این موهبت عظمیٰ شتابد و در ساعت اول ، خود را بملازمت اعلی حضرت رساند، آمین - چون حکم اقدس صادر شده بود که منزل بمنزل بیاید و معهذا امور که در انتظام مهام ملکی دخلی داشت و بی سامانیٔ لشکر و مردم علاوۂ آن گشته ، بنابران امهال و تاخیر واقع شد - بکرم ایزد تعالیٰ و عنایت پیر و مرشد دارین ، امیدوار است که در ساعت مسعود حال که مختار انجم شناسان درگاه والا ست ، توفیق پائبوس میمنت مالوس

دریافتہ ، کامیابِ سعاداتِ دو جہانی گردد ۔

حکمِ جہان مطاع بصدور پیوستہ کہ انارِ بیدانہ[1] ٹھٹھہ کمترینِ مریدان ، بدرگاہ سلاطین پناہ ، ارسال می دارد بہ از انارِ جلال آباد است ۔ ازین نویدِ مسرت افزا ، خوش وقت و مبتہج گشت ۔ خربزۂ بھکر[2] اگرچہ در عذوبت و حلاوت بخربزۂ کابل نمیرسد ، اما آنچہ بفدوی میرسد ، از روئے عقیدت ، بحضورِ سراسر سرور میفرستد ۔ زیادہ بی ادبی ، از ادب دور دیدہ ، بدعا ختم نمود ۔

——:o:——

الف ٦

یہ خط دہلی سے واپسی کے دوران میں لکھا گیا ہے ۔ اورنگ زیب ۹ محرم ۱۰۶۱ھ کو دہلی پہنچا تھا اور وہاں سے پہلی ربیع الاول ۱۰۶۱ھ کو روانہ ہوکر ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۱ھ کو ملتان میں دوبارہ داخل ہوتا ہے ۔

دہلی سے واپسی کے دوران وہ ۲۱ ربیع الاول ۲۸ سنہ جلوس شاہجہانی کو سرہند پہنچا ہے ۔ جو انبالہ اور لودھیانہ کے درمیان بادشاہی راستے پر واقع ہے ۔ وہ یہاں کے شاہی باغ اور عمارات کے بارے میں بادشاہ کو رپورٹ دیتا ہے ۔ غسل خانہ مبارک سے مراد وہ شاہی ایوان ہے جہاں بادشاہ رات کے وقت اپنے خاص مشیروں اور وزراء کے ساتھ دربار خاص منعقد کرتا تھا ۔

اورنگ زیب سرہند کے شاہی باغات کی سیر سے بہت محظوظ ہوا ہے اور اس باغ کے گل لالہ کے لیے ”بسیار رنگین و نظر فریب“ کے الفاظ استعمال کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الٰہی : مریدِ فدوی آداب و تسلیمات عقیدت ، از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آوردہ ، بدست آویزِ نیاز ، بموقفِ عرضِ

———

۱ - ٹھٹھہ ۔

۲ - بھکر ۔

سعادت اندوزان حضور اقدس و اعلیٰ کہ منتہائی آرزوئی مریدان است میرساند ، کہ درین ہنگام فرخندہ انجام ، بتوفیق الہی و توجہ پیر و مرشد حقیقی ، روز مبارک دو شنبہ ، دوازدہم ربیع الاول ۲۸ ، بسر ہند رسیدہ ، بتماشائی باغات عشرت افزا و تفرج عمارات خجستہ بنا ، پرداخت ۔ باغچہ کہ در ضمن غسلخانۂ مبارک آراستگی یافتہ ، فی الجملہ طراوتی دارد ۔ اگرچہ موسم شگوفۂ بادام گزشتہ است ، لیکن شگفتۂ شفتالو خوب شدہ و لالہ نیز بسیار رنگین و نظر فریب است ۔ امید کہ عنقریب منظور نظر کیمیا اثر گشتہ ، از یمن قدوم فیض لزوم ، نضارت و تازگی از سر گیرد ۔

گلشن ہمیشہ بہار سلطنت ، باقبال لایزال ، سرسبز و سیراب باد !

—— :o: ——

الف ۷

یہ خط دہلی سے واپسی کے سفر کا ہے اور اس فرمان کے جواب میں ہے جو اورنگ زیب کو سدھار شریف کی منزل میں ۲۸ ربیع الاول کو ملا ۔ اورنگ زیب لاہور سے ۲۳ ربیع الاول ۱۰۶۱ھ کو روانہ ہوا اور اچھرہ اور پنج گرامی سے ہوتا ہوا عازم ملتان ہو رہا ہے ۔

تیسرے پڑاؤ پر کشتی سے دریا کو عبور کرتا ہے ۔ دو منزلوں کے بعد اپنی جاگیر کی حدود میں جو صوبہ ملتان میں واقع ہے داخل ہو جائے گا اور وہاں سے ۱۱ ربیع الثانی کو ملتان پہنچ جائے گا ۔

بحضرت ظل الہی: مرید فدوی زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ (ص : ۵ ب) و آداب عقیدت و تسلیمات ارادت بجا آوردہ ، بعرض سعادت اندوزان حضور پر نور ، سراسر سرور میرساند ۔ فرمان عالیشان ، عنایت عنوان کہ از کمال ذرہ پروری و مرید نوازی ، مرقوم قلم خجستہ رقم شدہ بود ، روز سہ شنبہ بیست و ہشتم ربیع الاول ، در منزل سدہار دیو شریف ، ورود ارزانی داشتہ ، سعادت افزاگشت ۔ شکر این مواہب و عنایات کہ زیادہ از حوصلۂ استعداد مریدان بظہور می رسد ، بکدام زبان ادا تواند

نمود - بیت

زبان ادا نتواند جہات شکرش را   اگر بہر لفسے صد چومن کند تقریر

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! این مرید صاف طویت ، بیست و سیوم شہر مذکور ، از دارالسلطنت لاہور عبور نمودہ بحوالئی ایچھرہ[1] رسید و بجہت سرانجام بعض ضروریات یک روز در آنجا مقام کردہ روز دیگر کوچ نمود - از پنج گرامی[2] گزشتہ ، در منزل سیوم بکشتی نشست - انشاء اللہ تعالی بتوجہ باطن قدسی مواطن قبلۂ جہانیان ، بد و منزل دیگر ، بسرحد جاگیر خود رسیدہ ، یازدہم ربیع الثانی داخل دارلامان ملتان خواہد شد و بعد وصول ، حسب الحکم الاقدس بلا توقف ، ملک حسین ابدالی را ، مصحوب معتمدان روانۂ درگاہ سلاطین پناہ خواہد ساخت - آفتاب سلطنت و جہانبانی ، از مطلع اقبال و کشورستانی تابندہ باد !

——:o:——

الف۸

اس خط میں دوسری مہم قندہار کی تیاری اور اس کے لیے موزوں راستے کے انتخاب کا ذکر ہے -

بحضرت ظل الہی : بعرض مقدس مے رسالد کہ فرمان عنایت عنوان کہ در جواب عرضداشت این مرید ، با عطیۂ خلعت خاصۂ مصحوب امام قلی قراول ، شرف صدور یافتہ بود ، روز چہار شنبہ دوئم شعبان المعظم ، پرتو وصول انداختہ ، سعادت بے اندازہ بخشیدہ - آداب ارادت و تسلیات عقیدت بجا آوردہ ، باداتی شکر این الطاف و عنایات رطب اللسان گشت - تفصیل منازل راہ لوحانی کہ حسب الالتماس این مرید ، حوالۂ موسی الیہ شدہ بود رسانید -

———

۱ - اس سے اچھرہ مراد ہے -

۲ - پنج گراں ؟ در ن - ل پنج گرامی -

پیر دستگیر سلامت ! راهِ مذکور نوعی که از تقریرِ ملک حسین ابدالی و زمینداران آن مرز و بوم معلوم شد و امام قلی نیز در اکثر خبر ہا تصدیقِ آنہا نمود ، بہیچ وجہ قابلِ عبورِ لشکر منصور نیست ـ چنانچہ کیفیت آن بر ہمان طومار کہ از حضورِ معلیٰ رسیدہ بود مرقوم گشتہ از نظرِ اقدس خواہد گزشت و راہ چچہ را اگرچہ ملک حسین مزبور ، بہتر از راہ نوحانی نشان می دہد ، لیکن خاطرِ این مرید ، ازان راہ جمع نیست و لشکر ظفر اثر را ، بآن راہ مجہول بردن ، مناسب نمیداند ـ لہذا مقرر ساخت کہ ہمان راہ کہ بہادر خان از میان ولایتِ بوت گزشتہ و از گردیز و غزنین عبور کردہ ، بلشکرِ نصرت اثر ملحق شدہ بود ، عازمِ مقصد گردد و بالفعل دربیٔ سرانجام آن راہ است ـ دیگر ہرچہ رائی مقدس اقتضا فرماید عینِ حکمت (ص ـ ٦ ـ ا) و محضِ مصلحت خواہد بود ـ

آفتابِ خلافت و جہانبانی ، از مطلعِ اقبال و ممالک ستانی ، لامع و تابان باد !

——:o:——

الف ۹

یہ خط اس زمانے میں لکھا گیا ہے جب بادشاہ کشمیر سے لاہور پہنچ چکا ہے ـ بادشاہ لاہور میں ۲۳ جمادی الثانی ۱۰٦۱ھ کو پہنچا تھا (ملاحظہ ہو عمل صالح ، جلد سوئم ، صفحہ ۱۳۴)

بحضرت ظلِ الہی : بعرضِ مقدس میرساند ـ فرمانِ عالی شان کہ در جوابِ عرض داشت این مرید ، شرف صدور یافتہ بود در ساعت مسعود و زمانِ محمود پرتو ورود الداختہ ، سعادت افزاگشت ـ حکمِ جہان مطاع ، عالم مطیع بنفاذ پیوستہ کہ آن مرید بموجب کہ معروضداشتہ ، لشکر خوبی برسرِ عالم نوحانی بفرستد ـ

قبلۂ جہانیان سلامت ! این مریدِ حقیقتِ نوحانی و دیگر راہ ہا کہ از ملتان بقندہار میرود مصحوبِ امام قلی قرا ول ، عرض داشت نمودہ ، بعرضِ اقدس خواہد شد ـ اگر بالجزم عبورِ لشکرِ ظفر اثر بآن راہ واقع

میشود ، حکم محدد زینت صدور یابد تا بلا توقف ، فوجی مستعد لائق تنبیہ او ، نامزد کند کہ کام ناکام او را بملتان بیارند یا آوارۂ صحرائی ادبار سازند ۔

نہضت رایات جاہ و جلال ، از کشمیر بے نظیر ، بصوب دارالسلطنت لاہور مبارک و خجستہ باد ، اللہ تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ بندگان اعلیٰ حضرت را ، بر مفارق ساکنان ربع سکون گستردہ داراد ! فرستادن توپہا بکابل کہ بمحض الہام غیبی ، بخاطر ملکوت ناظر رسیدہ ، مبارک است ۔ یقین کہ سرانجام این مہم عمدہ ، از قرار واقعی صورت خواہد گرفت ۔ حکم واجب الاتباع شرف ورود یافتہ بود کہ ''حسب الالتماس ایں مرید ، مغل خان بصوبہ داری تہتہ سرفراز گشت و عوض جاگیر آنجا کہ امسال پنجاہہ پیش حاصل ندارد موافق دہ ماہہ ، بآن مرید عنایت شد'' ۔ شکر این مواہب و عطیات کہ مانند افضال الہی لا متناہی است بکدام زبان ادا تواند نمود ۔

قبلۂ عالمیان سلامت ! آنچہ از تعدیٔ ملک حسین بعرض اقدس رسیدہ ، محض افتراست ۔ دریں یک سال کہ صوبۂ ملتان ، تعلق باین مرید داشت ، موصیٰ الیہ ، غیر از متمردان و دزدان متعرض حال احدی از رعایا نگشتہ و درین مدت ہرگز چیزی ازیں مقولۂ بر ایں مرید ظاہر نشدہ و إلا مطابق آں چہ از پیر و مرشد حقیقی ارشاد یافتہ ، او را از تادیب نمی گذاشت کہ مرتکب جو رو تعدیٔ گردد ۔ غالباً اہل غرض ، حقیقتی را بتفاوت معروض داشتہ اند ۔

——:o:——

الف ۱۰

یہ عرضداشت اس فرمان کے جواب میں ہے جو خسرو چیلہ بادشاہ کی طرف سے ۴ ربیع الاول ۱۰۶۹ھ کو لایا ۔

اس خط سے اس بات کا مزید ثبوت ملتا ہے کہ اورنگ زیب مہم قندھار کے ہر پہلو سے خبر دار اور اس کے ہر محاذ پر ہوشیار ہے ۔

اس میں خبر رسانی کا انتظام، رسد اور چارہ کی فراہمی ، فوجی دستوں کی حرکت سبھی کچھ شامل ہے۔

چیلے بادشاہ کی ذاتی خدمت سے وابستہ ہوتے تھے اور ان کی تنخواہ بھی داغ اور تصحیحہ کی قیود سے آزاد ہوتی تھی ۔

حضرتِ ظل الہی : کمترینِ مریدانِ اخلاص سرشت ، آدابِ ارادت و عقیدت کہ سرمایۂ دولت و سعادت است از خلوصِ طویت بجا آوردہ ذرہ وار بموقفِ عرضِ مقدس می رساند کہ ہمائی اوجِ سعادت ، یعنی منشورِ لامع النور بادو سمرنی و پہنچی عین الہرہ[1] و مروارید کہ مصحوبِ خسرو چیلہ بود ، روزِ چہار شنبہ چہارم شہرِ ربیع الاول سایۂ ورود انداختہ باعث افتخار و امتیازِ ابں فدوی گردید ۔ تسلیماتِ مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانیدہ ، از عنایتِ بیغایت سمرنی ہا و پہنچیہائی خاص کہ مکرر تبرک شدہ(ص : ٦ ب) شرف بہ شرف اندوخت ۔ ظلِ ظلیلِ ذرہ پروری و مرید نوازیٔ قبلہ و کعبۂ دارین ، بر مفارقِ مریدان عموماً و بر تارکِ اعتبارِ این فدوی خصوصاً ، مستدام باد ۔

در فرمانِ عالی شان مندرج بود کہ طلب نقدیٔ آن مرید ، لغایتِ خورداد ، ہمراہ مبارک خان و کاکر خان ارسال گشتہ ۔

قبلۂ کونین سلامت ! از رخصتِ مبارک خان ، پیش از جمیع بندہا کہ با این مرید تعین شدہ ، برائی فتح و فیروزی تفاول گرفت ۔ امید کہ ابں سفر خیر اثر ، بر اولیائی دولتِ قاہرہ ، مبارک و فرخندہ شدہ ، فتوحاتِ تازہ نصیبِ روزگارِ بندہائی درگاہِ خلائق پناہ گردد ۔ بمنہ و کرمہ و کمال کرمہٗ ۔

حکمِ اقدسِ اعلیٰ پرتو ورود انداختہ کہ یک مرتبہ ہر دو فوج را ، برسرِ قندہار رفتن ضرور است ۔ اگر غنیمِ مردود ، پیش از قبل نمودنِ قندہار بیاید ، ہر دو مرید ما را یکجا شدہ ، برسرِ غنیم رفتن و آن

---

۱ ۔ ایک قیمتی پتھر جسے انگریزی میں catskin کہتے ہیں ن ل : عقیق الہر ۔

بد اعتقادان را ، بعنایت الهی نیست و نابود ساختن ، لازم است ـ بعد ازان بمحاصرهٔ قلعه پرداخته ، مفتوح سازند و اگر لشکر ظفر قرین ها ، پیشتر برسند و بدانند که قلعهٔ قندهار بزودی مسخر میشود ، تمامیٔ آن لشکر آن قلعه را قبل کرده بدست آورند ـ

پیر و مرشد این مرید سلامت ! آنچه بخاطر مقدس رسیده محض الهام و عین صواب است ـ اگر چنانچه غنیم بدکیش ، قبل از رسیدن لشکر ظفر اثر ، بقندهار بیاید ، هر چند این معنی بعید مینماید ، امید قوی ست که بتائید ایزدی ، تنبیه بواجبی یافته ، مستاصل گردد و مرکوز خاطر مبارک ، بوجه احسن ، بمنصهٔ ظهور جلوه گر شود ـ

قبلهٔ جهانیان سلامت ! حقیقت نزاعی که درین ولا میان دولت تیره اختر و آثار[1] ناهکار واقع گشته ، نوعی که از واقعهٔ سرکار بهکر معلوم شده بود ، از کاغذ جداگانه بعرض مقدس خواهد رسید ـ زمینداران دکی و چتیالی و توشنج[2] که داخل بندهائی درگاه اند مینمایند که اگر جمعی پیش از توجه افواج منصوره بر سر او تعین شوند ، چون از طرف غنیم لئیم مایوس شده ، شاید برهنمونی سعادت ، حلقهٔ غلامی درگاه سلاطین پناه را ، آرائش گوش خود سازد و بر تقدیری که این توفیق نیابد ، دستگیر ما و مستاصل خواهد شد ـ بنا بر آن معروض می دارد که اگر حکم شود ، در تاریخ که این مرید حسب الحکم الاقدس ، روانه خواهد شد ، جمعی را باتفاق زمینداران مذکور تعین کند که بعنایت الهی رفته ، توشنج[3] را متصرف شود و آذوقهٔ آن حوالی و آنچه از سرکار بهکر براه سیوهی[4] و کنجابه خواهد رسید ، پیش از وصول لشکر نصرت قرین در آنجا جمع نمایند ـ

آفتاب عالمتاب سلطنت و خلافت ، بر مفارق مریدان و بندهائی تابنده بادا !

---

۱ - اثار ـ

۲ - چقیابی و سوسخ ـ

۳ - قوشح ـ

۴ - سیوہی ـ

الف ۱۱

یہ خط مہم قندہار کی تیاریوں کے ضمن میں ہے اور ۱۶ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ سے پہلے کا ہے۔ بادشاہ کا فرمان ایک قراول کی معرفت بھیجا گیا ہے۔ قراول بادشاہ کی ذاتی خدمت سے متعلق ہوتے تھے۔ ان کا کام کسی لشکر کو مقررہ وقت پر روانہ ہونے پر مجبور کرنا اور اسے معینہ مدت میں منزل مقصود تک پہنچانا ہوتا تھا۔ وہ بالراست دربار سے احکامات لیتے تھے۔ ٹھٹھہ کا شہر مغلیہ دور میں چھینٹ کے کپڑے کے لیے مشہور رہا ہے۔ بادشاہ نے ان چھینٹ کے جیروں کو جو اورنگ زیب نے تحفے کے طور پر بھیجے پسند کیا ہے۔ ٹھٹھہ کی گودی بنانے میں اورنگ زیب نے جو کام کیا وہ اسی کا حصہ ہے۔ ہم عصر تاریخوں میں اس کی اس خدمت کا تذکرہ نہیں۔ اس کا ماخذ صرف آداب عالمگیری ہے۔

بحضرت ظل الہی : بعرض مقدس میرساند۔ فرمان عالیشان کہ در جواب عرض داشت این مرید کہ مصحوب قلی قراول ارسال داشتہ (ص: ۷ ۔ ۱) شرف صدور یافتہ بود در ساعت فیض اشاعت گرامی وصول بخشید۔ تسلیمات بندگی و آداب ارادت بجا آوردہ بآن عطیہ عظمی سر افراز گشت۔

حکم جہان مطاع بنفاذ پیوستہ کہ چون آن مرید برائے رفتن خود بقندہار، راہی کہ بہادر خان سرکردہ بود اختیار نمودہ، مبارک است۔

پیر دستگیر سلامت۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقتی کہ لشکر ہائی نصرت آئین، بصوب مقصود نہضت نماید، این مرید نیز براہی کہ قرار دادہ، با فوج قاہرہ ملحق خواہد شد۔

طلبیدن شاہزادۂ نامدار و بندہائی کہ رخصت جاگیر یافتہ بودند و جمع آمدن عساکر گردون مآثر، بغایت مبارک است۔ امید کہ بتائیدات ایزدی واقبال بے زوال حضرت ظل الہی، درین مرتبہ آنچہ مرکوز خاطر اقدس است، با حسن وجہی بر منصۂ ظہور جلوہ گر گردیدہ، عروس فتح و ظفر بصورتی شایستہ، در آئنۂ حصول روی نماید۔

حکمِ اقدس پیرایهٔ ورود یافته که چیرهای چهینٹ ٹھٹه که آن مرید فرستاده بود ، مستحسن افتاد ـ از ہماں جنس دیگر نیز مرسول دارد ـ

از ظهورِ این عنایت که محض ذره پروری و بنده نوازی است ، کلاهِ شادی بر آسمان انداخت ـ بیت م

'برین مژده گر جان فشانم روا ست'

چند تہان چیره دربن ولا از ٹھٹه رسیده است اما چون کار بسمه مانده بود ، سعادتِ خود دانسته ، متعاقب ارسال خواهد داشت ـ

حکمِ اشرف صادر شده که آن مرید حقیقت حاصل بندری که در ٹھٹه احداث کرده معروض دارد ـ

قبلهٔ جهانیانِ سلامت ! حاصلِ بنادر منحصر در دو چیز است ـ عشورِ مالِ تجار ونول و کرایهٔ جهازات ـ هرگاه عشور بتصدقِ فرقِ مبارک ، معاف شده باشد و یک منزل جهاز این مرید که در بندرِ سورت بود ، امسال' از آنجا آورده اند و هنوز سفری نشده و جهازِ باد آورد که از سرکارِ خاصهٔ شریفه گرفته مکمل نیست و جهازِ آمد و رفتِ بنا درِ دیگر و ترددِ سوداگرانِ اطراف باین بندر و انگشته ، حقیقتِ حاصل چگونه ظاهر شود ، آنچه لازمهٔ آبادانیٔ بنادرِ نو آباد است ، از ساختنِ قلعه و تعمیرِ فرضه وغیره آن ، از قرار واقع بعمل آمده ، انشاء الله تعالی ، عنقریب رونق خواهد گرفت و بمرورِ ایام بحاصل خواهد رسید ـ مطلبِ اصلیٔ این مرید از احداثِ بندر آنست که شاید بعض تحف و نوادرِ قابلِ پیشکش ، بدست افتد و إلاّ حاصلِ آن معلوم چه خواهد بود ؟

آفتابِ خلافت و جهانبانی از مطلع سلطنت و کشور ستانی ، لامع و تابنده بماناد !

——:o:——

و ـ امسال ـ

الف ۱۲

یہ خط قندھار کی دوسری مہم کی ابتدائی تیاریوں کے زمانے کا ہے۔ اورنگ زیب اس مہم پر ۱۶ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ کو روانہ ہوا تھا۔ جس فرمان کے جواب میں یہ مراسلہ بادشاہ کو بھیجا جا رہا ہے۔ وہ اورنگ زیب کو ۱۸ محرم ۱۰۶۲ھ کو ملا۔

اس خط سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے ہی لاہور اور ملتان کے درمیان ڈاک چوکی کا انتظام کیا تھا۔ اب اس کا ارادہ ہے کہ اس انتظام کو ملتان سے آگے قندھار تک بڑھا دیا جائے۔ اس اس کا ارادہ ہے کہ لشکر کے راستے میں کنوئیں اور تھانہ جات کے لیے قلعے بھی تعمیر کرا دے۔ ان جزئیات کی تفصیل سے اس کی تدبیر رائے، انتظامی سلیقہ اور ہمہ جہت خبر داری اور ہوشیاری کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

بحضرت ظلِ الہی : مریدِ عقیدت کیش ، زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسمِ ارادت و عقیدت بجا آوردہ بمسامعِ جاہ و جلال میرساند۔

فرمانِ عنایت عنوان ، مزین بدستخط مبارک کہ در نظرِ اخلاص و(ص : ۷ - ب) اعتقادِ این مرید، بہتر از ہزاران جواہر و لآلیست ، روز شنبہ ہژدہم محرم مکرم ، بعد از دو ماہ و یازدہ روز ، مصحوبِ طہمورث چیلہ ، شرف ورود ارزانی داشتہ ، باعثِ امتیاز و سر بلندی گشت و خاطرِ این مرید را کہ درین مدت ، از دیر رسیدنِ فرامینِ عنایت آئین ، نگران بود ، جمعیت و خورسندی بخشید و چون در آن منشورِ لامع النور ، بتقریبی این مرید را ، بعنوانِ رضا جوئی ، یاد فرمودہ بودند ، این معنی را وسیلۂ سعادات دین و دنیوی دانستہ ، وظائفِ حمد و سپاسِ حق جل شانہٗ و آدابِ تسلیماتِ پیر و مرشدِ حقیقی مدظلہٗ ، بتقدیم رسانید۔

زینتِ نگارش یافتہ بود کہ درین مرتبہ سرانجام لشکرِ ظفر اثر و توپخانہ و غیرِ آن ، از قرار واقعہ شدہ۔

للہ الحمد کہ درین دولتِ ابد مدت کہ از ہیچ چیز کمی نیست و

آنچه سلاطین آفاق را در سالهائی دراز بسعئی بسیار میسر بگردد ، باندک التفات اعلیٰ حضرت ، در یک روز دست بهم میدهد - چرا چنین نشود ؟ امید که باحسن وجهی ، مکنون خاطر مقدس بظهور رسیده ، موجب سرخروئی و مجرائی مریدان گردد و قندهار و مضافات آن چه خواهد بود اگر حکم اقدس صادر شود ، این مرید بگرفتن قلعهٔ قندهار و قلاع متعلقهٔ آن مقید نگشته ، باتفاق وزیر صاحب تدبیر ، فکر تسخیر هرات و آن نواحی میتواند نمود -

تاریخ عزیمت پادشاه زادهٔ بلند اقبال در فرمان عالیشان مندرج بود - انشاء الله تعالیٰ ، بخیر و عافیت ، برکاب سعادت رسیده ، از پابوس اشرف که سرمایهٔ دولت دو جهانی است کامیاب گردند -

حکم جهان مطاع بنفاذ پیوسته که "چون ملک حسین ابدالی مکرر بموقف عرض رسانیده که تشریف بردن اعلیٰ حضرت بملتان و رفتن آن مرید با فوجے که همراه او مقرر شده از راه راست ضرور است ، درین صورت بهتر این است که آن مرید از همین راه برود و ما بدولت و اقبال بملتان تشریف ارزانی فرمائیم و مهین پور خلافت را با علی مردان خان ، امیر الامرا بکابل بفرستیم -"

قبلهٔ جهانیان سلامت ! در باب فرستادن دادا بهائی و امیر الامرا بکابل آنچه رائی ممالک آرائی که مطرح انوار غیبی است ، اقتضا فرموده عین صواب است و محض حکمت - از انجا که ملک حسین و زمینداران دکی و چتیالی[1] که داخل درگاه و تعینات ملتان اند پیش این مرید نوز بجد میگفتند که راه راست بمقصد نزدیک و برفاهیت اقرب است ، بخاطر میگذشت که بهان راه متوجه مطلب شود ، چنانکه قبل ازیں مکرر کسان خود فرستاده حقیقت آن را تحقیق نموده بود ، الحال که از روئی کرامات این معنی بر آئنهٔ ضمیر انور پرتو انگنده ، انشاء الله تعالیٰ از راه راست

---

۱ - چوتیالی -

بمقصد خواہد شتافت و سر انجام آن نوعی کہ باید نمودہ بدستوری کہ (ص : ۸ ل) بآئین لاہور و ملتان داک چوکی نشاندہ ، از ملتان تا قندہار ، قرار خواہد داد و پست و بلند راہ را ہموار کردہ و در منازل کم آب ، چاہ ہا فرو بردہ چند جا قلعچہ خواہد ساخت ۔

توجہ موکب اقبال ، بصوب ملتان ، مبارک ست و بچندین جہت لائق و مناسب ۔ خوشا حال سکنۂ این دیار کہ از اشعۂ اعلام نصرت فرجام ، نور و ضیا خواہند یافت ۔ عمارات اینجا ، باوجود قلت مصالح و باران بے وقوف ، موافق طرحی کہ از نظر انور گزشتہ ، اکثر باتمام رسید و ہرچہ ماندہ است عنقریب مرتب خواہد شد لیکن حقیقت آب و ہوائی اینجا و بادہای مخالف کہ در فصل زمستان کمال برودت و در بہار نہایت حرارت دارد ، بر ایستادہائی پایۂ سریر خلافت مصیر ، ہویدا خواہد بود ۔ ہرگاہ حکم ارفع اعلیٰ شرف صدور یابد ، خانہ زادان را ، بسمت قلعۂ بہکر فرستادہ ، عازم خدمت ماموره گردد ۔ کیفیت اخبار ایران و اوضاع والئی آنجا ، نوعی کہ از تقریر جاعہ کہ از راہ نوحانی و تہتہ آمدہ بود ، ظاہر شدہ ، داخل طومار جدا گانہ گردیدہ ، بمسامع جاہ و جلال خواہد رسید ۔

——:o:——

الف ۱۳

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۸ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ کو وارد ہوا ۔ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ خط (ا - ۱۲) سے بھی پہلے کا ہے ۔ اس میں ابھی تک بادشاہ نے اورنگ زیب کے انتخاب کردہ راستہ کی منظوری نہیں دی ہے ۔

بحضرت ظل الٰہی : کمترین مریدان فدوی بعد ادائے آداب عقیدت و بندگی کہ سرمایۂ حیات و زندگی ست ، ذرہ مثال ، بمسامع جاہ و جلال ، میرساند ۔ فرمان عالیشان ، سعادت عنوان ، با سر پیچ زمرد و مروارید کہ مصحوب یساول سرکار اعلیٰ اشرف ، صدور یافتہ

بود ، روز یک شنبه ہشتم ربیع الاول پرتو ورود بخشیده ، تارکِ مباہات افتخارِ این مرید را ، باوجِ فلک الافلاک رسانید ـ تسلیمات و آداب و ارادت بجا آورده از عنایتِ بیغایتِ پادشاہانه سر افراز و سر بلند گشت ـ سایهٔ بلند پایهٔ قبله و کعبهٔ کونین ، بر مفارقِ مریدانِ فدویِ اخلاص سرشت ، گسترده و پائنده بماناد !

در منشورِ لامع النور مندرج بود که ''بساعتِ مسعود ، توجهِ راياتِ عاليات و وزيرِ شائسته بهمه صفات آراسته ، خود را با سائر بندہا رخصت خواہیم فرمود ـ اگر خود نخواہیم آمد ، وزیر را ، باتمام بندہا خواہیم فرستاد ـ بخاطرِ مقدسِ ما میرسد که اگر آن مرید از ملتان ، بولایت ہوت شده از دریاۓ سند بگذرد و بکهاٹ رسیده از راهِ بنگش بالا بقندہار برود و در نواحئی غزنی تمامِ لشکرِ ظفر اثر یکجا گشته روانه شود بهتر است ـ حقیقتِ راهِ راست ، از ملتان بقندہار ، معلوم نیست ـ مبادا آن مرید ، در آن راه تعب بکشد و غله و کاه بهم نرسد . کیفیتِ این راه فهمیده بزودی عرض داشت نماید و بنویسد که در چند روز از ملتان بکهات میتوان رسید ؟"

قبلهٔ این مرید سلامت ! رخصتِ بندہای (ص : ۸ ب) بساعت مذکوره مبارک ست ـ امید که بتائیدِ ایزد جل شانه ، فتح و فیروزی ، روزیٔ اولیائی دولتِ جاوید طراز گردد واعدائی دین و دولت مستاصل و مقهور شوند ـ

پیرِ دستگیر سلامت ! حقیقتِ این راه تا ولایت ہوت معلوم است و از انجا تا به بنگش بواقعی ظاہر نشده و کیفیتِ راه راست را ملک حسین ابدالی و زمینداران دیگر که در سلک بندہائی درگاه سلاطین پناه ، انتظام دارند ، مکرر ظاہر نموده اند و بعرضِ اقدس رسیده و بالفعل سر انجام این طریق ، از آب و آذوقه تا سنگ لخشان که سرحد است ، بقدر مقدور شده و میشود و از چوتیالی تا قندہار ، زمینداران مذبور ، معهدِ آب و

علف و آذوقہ مینمایند ، چنانچہ ملک حسین ، شاید این معنی را بعرضِ اشرف رسانده باشد و بعنایتِ الٰہی اگر بہار خوب شود انشاء اللہ تعالیٰ لشکرِ نصرت اثر از رہگذرِ آب و علف عسرت نخواہد کشید ۔ بر تقدیری کہ بخاطرِ ملکوت ناظر قرار یافتہ باشد کہ این مرید را از راستۂ غزنین ، بلشکرِ ظفر قرین ملحق باید شد ، حکم ارفعِ اعلیٰ صادر شود تا براہی کہ سابقاً از بہرہ شدہ بکہات رفتہ بود ، روانہ گردد ۔ از انجا حسب الحکمِ الاقدس براہ بنگشِ بالا بغزنین رسیدہ ، بلشکرِ فیروزی اثر پیوندد و لیکن مسافتِ این راہ از ملتان تا کہات ، شانزدہ کروہ است تا وقتی کہ این مرید فدوی ازین راہ بکہات برسد ، از راہ راست بقوشنج کہ از ملتان تا آنجا ، یک صد و بیست و چہار کروہ است میتواند رسید ۔ دیگر این مریدِ اخلاص آئین ، فرمان بردارِ محکوم است بہرچہ مامور گردد ، سعادتِ خود دانستہ ، انشاء اللہ تعالیٰ ، بعمل خواہد آورد ۔

آفتابِ عالمتابِ سلطنت و خلافت از افقِ حشمت و اقبال ، طالع و لامع باد !

——:o:——

الف ۱۴

شاہ جہاں نے شہزادہ شجاع کو بھی اس مہم میں شریک ہونے کا حکم دیا تھا اور شجاع بنگال سے اس مقصد کے لیے روانہ بھی ہو چکا تھا ۔ اپنے خط میں بادشاہ نے ہدایت کی تھی کہ اورنگ زیب مہم کے دوران میں شجاع سے خوش اسلوبی سے پیش آئے ۔ اورنگ زیب اس کا وعدہ کرتا ہے ۔ نیز بادشاہ کا خیال ہے کہ زمین داور کا قلعہ قندھار سے پہلے فتح ہونا چاہیے لکھتا ہے کہ وہ خود زمین داور کو فتح کرکے ہرات تک دشمن کا تعاقب کرے گا ۔

بحضرتِ ظلِ الٰہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ عقیدت و مراسمِ ارادت بجا آوردہ ، ذرہ مثال بمسامعِ عاکفانِ محفلِ جاہ و

جلال میرساند ـ فرمانِ عالیشان که از مکمنِ لطف و عنایت بے پایان ، شرفِ ورود یافته بود ، در ساعتِ فیض اشاعت ، سایهٔ وصول انداخته ، موجبِ امتیاز و سر بلندی گردید ـ از ظهورِ عنایات عطریاتِ وجوه ، که دماغِ جان ، از شمیم آن ، عنبر آگین و زبانِ قلم در وصف آن ، مشک افشان است ، کامیابِ مراد گردید و ادائی تسلیمات نموده سر افراز گشت ـ نمیداند کدام عبارت سرکند و چه مضمون بدست آرد ، تا شمهٔ از خوبیهائے آن نادرهٔ وقت بیان نماید ـ لشکر مراحم و عطا که مانند آلائے الهی نامتناهی است ، از وسعت آباد اندیشه برون و از حیطهٔ چند و چون ، افزون است ـ الله تعالیٰ ظلِ عاطف و ذره پروریٔ پیر و مرشدِ حقیقی را بر مفارقِ مریدان مبسوط داشته بندہائے فدوی را ، توفیقِ استرضائے خاطرِ ملکوت ناظر که جامِ جهان نما و مرآتِ حقائقِ اشیا ست کرامت کناد ـ

حکمِ اشرف زینتِ صدور یافته که "آن مرید با محمد شجاع بهادر ، سلوک پسندیده نموده از خود راضی دارد و دقیقهٔ از دقائقِ التفات نامرعی نگذارد ـ"

قبلهٔ و جهانیان سلامت ! بر عالمیان ظاهر است که کارِ بندگان اعلیٰ حضرت ، خدا ساز است و بمحضِ تائیدِ الهی ، بی سعئی مخلوق از پیش میرود و برکس برچه میکند ، اما بحمد الله تعالیٰ که این مرید ، بهمین ارشاد پیر و مرشدِ حقیقی ، نفع خویش را از ضرر باز دانسته ، پیش رفتِ کارِ صاحب و قبله و مربی و ولیٔ نعمت خود را ، اہمِ مطالب میداند و جز این مقصودی ندارد ـ امیدوار است که ایشان را نوعی از طرزِ سلوک راضی و خورسند سازد که بعدِ مراجعت از فتحِ قندہار صورتِ حسنِ اتفاق ، در پیشگاه باطنِ فیض مواطنِ اقدس ، ظاهر و هویدا گشته موجب مزید مجرائی این مرید شود ـ حکمِ ارفعِ اعلیٰ

---

۱ ـ قوشخ ـ

بنفاذ پیوسته که ''نهضت موکب معلیٰ ، بصوب یا صواب کابل ضرور است .''

پیر دستگیر سلامت ! اگرچه مریدان جان نثار ہرگز راضی نیستند که آنحضرت بنفس نفیس متوجه شوند لیکن از انجا که ضمیر خورشید نظیر ، مطرح اشراقات قدسی و مهبط انوار غیبی است و اعلیٰ حضرت ظل الهی ، بمدد عقل خدا داد و خرد دوربین ، ہمه چیز را بهتر از ہمه کس دیده و دانسته اند ، درین باب ہرچه رائے ممالک آرائی اقتضا نماید ، محض مصلحت و عین حکمت است - بر زبان قلم کرامت رقم گزشته که ''یک شق اینست که برادر کلان آن مرید ، با وزیر دانائی صائب تدبیر ، قلعه قندہار را قبل نموده بدست آورند و آن مرید با رستم خان و دیگر بندہائے جان سپار که ہمگی ہشت ہزار سوار خواہد بود ، برسر زمین داور که راه درآمد غنیم مقهور است رفته آن قلعه را ، مفتوح سازد و راجه جے سنگھ را با راؤ ستر سال وغیره که مجموع پانزده ہزار سوار بوده باشد ، بقلعه بست بفرستیم که آن را مسخر کنند و شق دیگر آنکه این ہر دو برادر ہر دو قلعه را قبل نموده ، مفتوح سازند - وزیر با تدبیر ، بالاتفاق جمعی از مردان کار ، بمحاصرهٔ قلعهٔ قندہار بپردازد - ازین دو شق ہر کدام که آن مرید بهتر داند عرضداشت نماید .''

در پیشگاه ضمیر آفتاب تاثیر پیر و مرشد حقیقی ، پوشیده نیست که این مرید جز فرمان برداری و اطاعت و امتثال حکم اقدس ، چیزی نمیداند و چنانکه بخاطر اقدس رسیده محض صواب است و قبلهٔ جهانیان ، اعقل زمان وا علم دوران ، بجمیع امور دانا اند و آنچه بخاطر مبارک میرسد الیق و انسب - اما بحکم المامور معذور ، موافق دریافت ناقص خود ، معروض میدارد که اگر پیش نهاد همت والا نهمت آنست که قلعهٔ زمین داور و بست پیش از قندہار گرفته شود ، در این صورت ہر آئنه شق اول اولیٰ خواہد بود - این مرید انشاءالله تعالیٰ ، حسب الحکم الاقدس در زمین داور بوده بواقعی از غنیم مردود و مقهور خبردار خواہد شد بلکه باقبال جهان

کشائی ، تا ہرات ہیچ جا عنان باز نکشیدہ ، دمار از روزگار معاندانِ نابکار خواہد بر آورد ۔

—— :o: ——

الف ۱۵

اورنگ زیب ۱۳ ربیع الاول ۱۰۶۲ھ کو ملتان سے قندہار کے لیے روانہ ہو چکا ہے ۔ راستے میں اسے ۲۹ ربیع الاول کو بادشاہ کا فرمان ملتا ہے کہ شاہ نواز خان اور قلیج خان جو سلطنت کے امرائے عظام میں سے ہیں ۔ ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ بہ سرعت تمام بھیرہ سے روانہ ہو کر اورنگ زیب کے لشکر سے ملحق ہو جائیں ۔ بادشاہ خود ۲۱ ربیع الاول بروز شنبہ دریائے چناب کے کنارے پہنچ چکا ہے ۔

حضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص کیش ، عقیدت سرشت ، آستانِ ارادت و بندگی ، بلبِ ادب بوسیدہ ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ فرمانِ رفیع الشان عنایت عنوان ، باکلکے الماس کہ مصحوبِ محمد میرک گرزدار بود ، شبِ پنجشنبہ بیست و نہم ربیع الاول کرامتِ ورود بخشیدہ ، تارکِ افتخار و امتیازِ این فدوی را ، از اوجِ کیوان گزرانید ۔ تسلیاتِ عقیدت از خلوصِ طویت بجا آوردہ ، بعنایتِ بیغایتِ پادشاہی سر افراز گشت و آن پیرایۂ سر بلندیٔ صوری و معنوی را ، آرائشِ فرقِ عزت و شرفِ خود ساخت ۔

در منشورِ لامع النور مندرج بود کہ "بشاہ نواز خان و قلیج خان کہ در بھیرہ است ، فرمانہا صادر شد کہ بسرعتِ ہرچہ تمامتر ، خود را بآن مرید برسانند ۔ ما بمبارکیٔ روز شنبہ بیست و یکم ربیع الاول ، بچہار کروہیٔ دریائے چناب رسیدیم ۔"

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! اگرچہ ہمتِ جہانکشائی ممالک پیرائی اعلیٰ حضرت ، ہمہ وقت ، مصروفِ اعاظم بودہ و خواہد بود لیکن عزیمتِ این سفرِ خجستہ اثر کہ بدلالتِ الہام غیبی ، بخاطرِ مبارک رسیدہ است و

بمحض تائیدِ الہی معصوم گردیدہ ، ازان قبیل ست کہ طرازِ مآثر ہممِ سلاطینِ عالیمقدار میتواند شد ۔

حق تعالیٰ عالم و عالمیان را ، سالہائی بسیار ، از آثار عزمِ کشور کشائی و ہمتِ جہان آرا ، بہرہ مند و کامیاب داراد ! ایں مرید اگر بدیں توقف مامور نمی بود ، تاحال بچھہ میرسید ۔ اکنون نیز بتوفیقِ الہی ، بعدِ وصولِ امراء از دربائی سندھ گزشتہ انشاءاللہ تعالیٰ آنچنان طی مسافت خواہد نمود کہ پانزدہم ماہ اردی بہشت بقندہار برسد ۔

قبلہ و کعبہ دو جہانی سلامت ! روز پنجشنبہ مسطور محمد صفی با خلعتِ خاصہ و دو حقۂ عطر و یک ما دہ فیل و اسپ کہ باین مرید عنایت شدہ بود رسید ۔ این فدویٔ اخلاص اندیش، تسلیمات مریدی بتقدیم رسالیدہ، بآن عطایائی بے پایان شرف بر شرف اندوخت ۔ اسبِ عربی خیلی آرمیدہ و خوش جلو است ۔ درین مدت چنین اسپے باین مرید کمتر عنایت شدہ بود ۔ فیل را خود چہ تعریف توان کرد فیلِ خوش فعل و خوش ترکیب است و بصفاتی کہ باید آراستگی دارد ۔ قادرِ علی الاطلاق عز اسمہ ، ظلِ ظلیلِ الطاف و اعطاف بیکرانِ پیر و مرشدِ دارین را ، بر سائرِ مریدانِ عموماً ، ازین مرید خصوصاً ، مستدام داشتہ ۔

ابوابِ نصرت و فیروزی ، بر روئے روزگارِ اولیائی دولتِ نصرت شعار مفتوح گرداناد !

——c——

الف ۱۶

چونکہ آداب عالمگیری میں خطوط کی ترتیب تاریخ وار نہیں ہے ۔ اس لیے اکثر خطوط تقدیم و تاخیر کے شکار ہو جاتے ہیں ۔ یہ مکتوب (ا - ۲۵) سے پہلے کا ہے ۔ اورنگ زیب کو بادشاہ کے دو فرمان بروز پنج شنبہ اور جمعہ ماہ اسفندارمذ کو ملے ۔ ان میں سے ایک 'بقلم گوہر بار خجستہ رقم' یعنی بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ چونکہ راستے میں غلہ کی کمی ہے اس لیے رسد کی فراہمی پر خاص توجہ دے رہا ہے ۔

بحضرت ظل الهی : مریدِ فدوی ، بعد ادائی آداب ارادت و عقیدت که متضمنِ هزاران شرف و سعادت است ، ذره آسا ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند ـ دو فرمانِ والا شان که روز پنجشنبه چهارم و جمعهٔ پنجم اسفندارمذ ، مصحوب جلوداران و محمد شریف یساول عز صدور یافته بود ـ شبِ دو شنبه و صباحِ آن روز هشتمِ ماهِ مذکور ، درحینی که این مرید تکیه برتائیدات ایزدی نموده ، بساعتِ تقرر ، از ملتان برآمده بود ، متواتر سایهٔ وصول انداخته ، تارکِ افتخارِ اینَ اخلاص سرشت را ، باوجِ کیوان رسانید ـ

حکمِ جهان مطاع پیرایهٔ ورود یافته که چون همراه آن مرید در این ولا با جمعیت او ، ده هزار سوار نخواهد بود ، ازین جهت میفرمائیم که اگر از ملتان ، براهی که بده شیخ میرسد برود بهتر است ، چه براه بهیره چهل کروه ازین لشکر دوری افتد ـ دیگر رضائی آن مرید ـ غرهٔ اردی بهشت ، لشکر ظفر قرین براهِ کابل از غزنین گزشته بپانزده روز ، انشاء الله تعالیٰ بقندهارمی رسد ـ اگر آن مرید ، رفتنِ خود را براه راست قرار میدهد پس آنچنان روان شود که پانزدهمِ اردی بهشت ، بقوشنج و از آنجا بده روز بقندهار برسد ـ

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! کیفیتِ راهی که از ملتان بده شیخ می پیوندد و چنانچه قبل ازین معروض داشته خوب معلوم نیست ، معهذا آنچه از تقریرِ جمعی که بقدر اطلاع دارند ، ظاهر شده این است که یک منزل ، قریب بیست کروه ، آب مطلقاً ندارد و در چند منزل محتمل که غله بلشکرِ ظفر اثر کمتر برسد ـ چون در منشورِ لامع النور که سابقاً مصحوبِ محمد بیگ یساول ، پرتو ورود انداخته ، بقلمِ گوهر بارِ خجسته رقم ، زینتِ نگارش یافته بود که آن مرید ازین سه راه یکی را اختیار نماید ـ بنابران ، اطاعتِ حکمِ واجب الاتباع را لازم دانسته ، میخواست براهِ بهیره که از خصوصیاتِ آن آگهی داشت روانه شود ـ درین وقت که این فرمانِ عالی شان رسیده ، نظر بکمیت و کیفیت و جمعیت و همراهان لنموده انشاء الله تعالیٰ بهمان راه

راست ، عازم خواہد گشت و حسب الحکم الاقدس پانزدہم اردی بہشت ، بقوشنج رسیدہ گروہی را با زمینداران پیشتر از خود خواہد فرستد کہ آذوقہ را فراہم آورند -

آفتاب خلافت از مطلع کشور ستانی تابان بماناد !

——:o:——

الف ۱۷

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو اورنگ زیب کو ۱۹ صفر ۱۰۶۲ھ کو ملا - تاریخ وار ترتیب کے لحاظ سے یہ خط بھی پہلے آنا چاہیے - مغل منصب داروں کو تنخواہ کا کچھ حصہ جاگیر کی صورت میں دیا جاتا تھا اور کچھ نقد ادا ہوتا تھا -

بحضرت ظل الہی : (ص : ۱۰۰ ب) زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ و آداب ارادت و عقیدت بجا آوردہ ، ذرہ مثال ، بمسامع جاہ و جلال میرساند - فرمان عالیشان سعادت عنوان کہ مصحوب فریدون چیلہ صادر شدہ بود ، روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ، شرف ورود بخشید و سرمایہ مباہات شد و فرق افتخار این مرید را عرش سا گردانید - از عنایت چہار انگشتری کہ ہر کدام بہ نگین سعادت آراستگی داشت ، امتیاز و سر بلندی حاصل نمودہ ، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید -

در منشور لامع النور مندرج بود کہ "تمام لشکر ظفر قرین را میخواہیم سہ حصہ کنیم - جمعی را بر قلعہ بست بفرستیم و طائفہ را بر سر قلعہ زمینداور و حشری انبوہ بہ تسخیر قلعہ قندہار تعین فرمائیم کہ بعنوان عنایت الہی این ہر سہ قلعہ را محاصرہ نمودہ مفتوح سازند - ازین ہر کدام کہ آن مرید خواہد و اختیار نماید بنویسد - ظن غالب اینست کہ قلعہ بست و زمین داور پیش از قلعہ قندہار کہ استحکام تمام دارد مفتوح گردد و اگر غنیم مردود بجنگ صف بیاید دریں صورت ہر دو فوج کہ قلعہ بست و زمین داور را کہ قبل دارند ، یکی شدہ آن مخاذیل را لیست و نابود خواہند ساخت -"

پیر و مرشدِ حقیقت سلامت ! از ظهورِ این عنایتِ بے نہایت که مریدِ فدوی خود را مختار فرموده اند ، تارکِ امتیاز ، باوجِ عزت بر افراخت ۔ بر ضمیرِ خورشید نظیر ہویدا ست که این مرید را ، ہمه وقت فرمان برداری و رضاجوئی اعلیٰ حضرت که متضمنِ سعاداتِ دین و دنیا ست ، وجہِ مقصد بوده و ہست ۔ اما از آنجا که از روی مرید نوازی ، باختیارِ یکی ازیں سه خدمت مامور شده ، جرأت نموده معروض میدارد که چون از عبارتِ فرمانِ معلیٰ ظاہر است که تسخیرِ قلعهٔ قندہار ، نسبت بقلاعِ دیگر ، خالی از اشکالی نیست و در واقع چنیست و ہرگاه بتائیداتِ غیبی فتحِ قندہار دست دہد ، آن دو قلعه بسہولت مفتوح میتواند شد ۔ بنابران امیدوار است که اگر بخاطرِ مبارک برسد ، بتسخیرِ قلعهٔ قندہار مامور شود که شرائطِ جانفشانی بجا آورده ، پیرایهٔ سرخروی حاصل کند تا بر قلعهٔ زمین داور که سر راهِ درآمدِ غنیمِ لئیم است رفته ، در صورتِ که کوته اندیشانِ بدکیش ، ارادهٔ امداد متحصنان کنند ، بتوفیقِ نصرت بخشِ حقیقی ، بتنبیه و تادیب بواقعی نگذارد که قدم جرأت پیش توانند گزاشت و فوجی که قلعهٔ قندہار را محاصره خواہد نمود ، بفراغِ بال بدان شغلِ شگرف تواند پرداخت ۔

از مضمونِ فرمانِ لازم الاذعان لائح گشت که نوروز در حسن ابدال خواہد شد ۔

قبلهٔ کونین سلامت ! اگرچه عزیمتِ سفرِ فرخنده اثر ، در جنبِ ہمتِ جہانکشائی والا نہمت که ہمواره معروفِ اعاظمِ امور (ص : ۱۱ ل) بوده و خواہد بود ، چندان دشوار نیست لیکن بر مریدان بسیار شاق مینماید که اعلیٰ حضرت خود بنفسِ نفیس نہضت فرمایند ۔ سعادتِ مریدان دران است که راحت و آسائشِ ذاتِ مقدس را که انتظام بخش جہان و جہانیان است مغتنم دانسته ، کمرِ خدمتگاری برمیانِ جان بندلد و بدین وسیله دین و دنیائی خود را ، آباد و معمور سازند ۔ یقین که آنچه بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته ، عینِ صواب خواہد بود ۔

حکمِ اشرف عزِ نفاذ یافته که "ده لک و پنجاه ہزا رروپیه بآن مرید

عنایت شده - پنج لک و پنجاه ہزار ، وجہ طلب نقدی تا آخر آردی بہشت و پنج لک بصیغہ مساعدہ - اگر زود میخواہد بدست مردم دیگر بفرستیم والا مصحوب لہراسپ خان فرستادہ خواہد شد -'

تسلیمات عنایت مساعدت کہ محض تفضیل است ، بتقدیم رسانید - در باب نقدی فصل ربیع ، قبل ازین بخان سعادت نشان نوشتہ بعرض اقدس رسیدہ باشد -''

——:o:——

الف ۱۸

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۱ھ کو روانہ ہوا - یہ فرمان بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - اس خط میں بادشاہ نے اورنگ زیب پر اعتراض کیا ہے کہ اس نے ملتان سے روانہ ہو کر پہلی منزل پر آٹھ روز کیوں مقام کیا - اورنگ زیب اس تعویق کے بارے میں بادشاہ کو اپنی صفائی پیش کرتا ہے - مغل بادشاہ لشکروں کی حرکت کے سلسلے میں قواعد و ضوابط کی سختی سے پابندی کرتے تھے - اورنگ زیب کے سفر کی رپورٹ شاہ جہاں کو ایک تو ملتان کے وقائع نگار سے پہنچ رہی ہے اور دوسرے ان جلو داروں سے جن کو بادشاہ نے لشکر کو حرکت میں رکھنے کے لیے مقرر کیا ہے -

بحضرت ظل الہی : بعد ادائے آداب ارادت و عقیدت کہ سرمایہ ہزاران سعادت است ، ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال می رساند - فرمان رفیع‌الشان کہ مصحوب جلوداران صادر شدہ بود ، آخر روز شنبہ دوازدہم ربیع الثانی ، شرف ورود ارزانی داشتہ ، باعث امتیاز و سر بلندی گردید - این مرید اخلاص سرشت ، باستقبال آن موہبت کبری شتافتہ ، تسلیمات مریدی بجا آورد -

و پیرایہ نگارش یافتہ کہ ''در عرضہ داشت کہ آن مرید ، روز جمعہ کہ وزن مبارک قمری ما بود رسید و از تقریر جلو داران معلوم شد کہ

آن مرید تا ہشت روز ، در منزلِ اول بوده ، این مقدار توقف در منزلِ اول پیشِ اہلِ نجوم ، مناسب نیست ، بایست یک کروه پیشتر کوچ نموده در آنجا چند روز مقام میکرد ـ"

پیر دستگیر سلامت ! این مریدِ مزاج دان که ارشاد یافتهٔ مرشد کاملِ خود است و مرضیٔ طبعِ مقدس را نیکو میداند ، حسب الحکمِ الاقدس شبِ شانزدہم ربیع الاول ، بساعتِ مختار ، از ملتان برآمده ، یک کروہیٔ شہر نزول نمود و پس از دو مقام روز پنجشنبہ لوزدہم ، یک کروه از انجا پیشتر آمد و درین مکان ده روز توقف گزیده ، سلخِ ماه مذکور نزدیک بکنار دریا منزل کرد و بتوفیقِ ایزدی ، ہفدہم ربیع الثانی ، ازین جا کوچ نموده و از آب گزشته چنان روان خواہد شد که بیست سیوم اردی بہشت ، مقارنِ وصولِ عساکر گردون مآثر ، بقندہار برسد ـ کیفیت حال از واقعهٔ ملتان ، بمسامعِ اقبال بجامع ، رسیده باشد ـ غالباً جلو داران نادانسته عرض کرده اند ـ

مرقومِ قلمِ گوہر بار جواہر نثار (ص : ۱۱ ب) شده که "برادرِ کلانِ آن مرید را ہر چند فرمان نوشته بودیم که چون بسببِ بیماری که در راه کشیده ، خود را ہر وقت نتواند رسانید ، برگشته به بنگاله برود ـ غیرتِ فرزندیٔ ما آن فرزند را نگذاشت که بر گردد ، با یلغار روانهٔ ملازمتِ شده ، شاید که در ساعتِ نزولِ موکب معلی بکابل خود را ، بملازمت برساند، و فردائی آن رخصت شده در غزنین بلشکرِ ظفر قرین ملحق گردد ـ"

قبله و کعبهٔ دارینِ این مرید سلامت ! آنچه از غیرت و فتوتِ نفسِ پادشاہزاده بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو انداخته ، بیانِ واقع است ـ آری مریدانِ جان نثار را ،در راهِ عقیدت و بندگی چنین ثا‌ت قدم باید بود ـ الحمدلله که بتوجہِ باطنِ قدسیِ مواطنِ اعلیٰ حضرت ، صحتِ کامل ، نصیبِ ایشان شده ، با یلغار عازمِ دریافتِ پابوس که معراجِ ہمت سعادتمندان است ، گردیده اند ، امید که عنقریب فیضِ ملازمتِ با سعادت حاصل نموده ،

۱ـ لوت ـ

بلشکرِ نصرت اثر ملحق شوند تا باتفاق ، در پیش رفتِ خدمتِ مرشدو ولیٔ نعمتِ خود ، لوازمِ سعی و کوشش بظهور آید ۔

قادرِ علی الاطلاق ، اولیائی دولتِ ابد قرین را ، مؤید و مظفر داشتہ ۔ بلادِ ربع سکون ، از انوارِ آفتابِ عالمتاب جہانبانی ، روشن گرداناد !

—:o:—

الف ۱۹

اس خط میں اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ اس نے دریائے حذاب کو لشکر کے ساتھ ۱۹ ربیع الثانی کو عبور کر لیا ہے ۔

مغلیہ دور میں ہر لشکر کے ساتھ ایک وقائع نگار رہتا تھا جو بالراست دربار کے ماتحت ہوتا تھا اور بلا ناغہ ہر روز بادشاہ کو لشکر اور سفر کے پورے کوائف سے آگاہ کرتا رہتا تھا ۔ اورنگ زیب نے اس خط میں روز نامچۂ وقائع لشکر کا ذکر کیا ہے تاکہ بادشاہ اس کی رپورٹ کو دیکھ کر جملہ کوائف کی تصدیق خود کر سکے ۔

آنحضرت ظل الٰہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ ارادت و عقیدت بجا آوردہ ذرہ صفت بعرض میرساند ۔ منشورِ لامع النور کہ مصحوبِ جلو دارانِ سرکار معلیٰ شرف صدور یافتہ بود ، آخر روز پنجشنبہ ہفدہم ربیع الثانی ، پرتو ورود انداختہ ، سرمایۂ فخر و مباہات گردید ۔ مراسمِ تسلیات بتقدیم رسانیدہ ، بوصولِ آن گرامی عطیہ سر بلندی یافت ۔ قبلۂ کونین سلامت ! بتوفیقِ الٰہی ، این عقیدت کیش ، روز شنبہ نوزدہم ماہِ مزبور ، باہر دوخانہ زادِ اعلیٰ حضرت ، از کنارِ دریائی ملتان کوچ کردہ ، بسلامت از آب گذشت و دیگر خانہ زادان و پرستاران را رخصت شہر نمود و از ملازمانِ خود میر محمد مازلدرانی را با شش صد سوار برائے محافظت صوبہ گزاشتہ و یک ہزار سوار با فوجدار بہکر و سیوستان بحال داشتہ ، باقی جمعیت کہ تفصیل آن از روزنامچۂ وقائعِ لشکرِ ظفر اثر ، بعرضِ اقدسِ اطہر خواہد رسید ، با خود ہمراہ گرفت ۔ انشاء اللہ تعالیٰ

بچهار منزلِ دیگر ، از دریائے سندھ عبور نموده بعد از دو مقام بکوچ متواتر روانه پیش خواهد شد ۔

پیر دستگیر سلامت ! چون بعض منازلِ این راه کتلهاو تنگها دارد و آب و علف آن قدر نیست که تماشی لشکرِ نصرت رہبر را ، یک دفعه کفایت توالد کرد ۔ بنابران ، بخاطر فاتر این مرید رسید که افواجِ منصور تا سرحدِ قندہار پیش و پس قطعِ مسافت نموده ، از آنجا بموجب که ارشاد یافته (ص : ۱۲ ا) بتوزکِ تمام عازم مقصد شود ۔

نصرت بخشِ حقیقی عز اسمه ، اولیائے دولتِ جاوید طراز را آفرین فتوحات تازه داشته ابوابِ نصرت و ظفر ، بر روئی روزگارِ فیروزی آثار مفتوح گرداناد ۔

—:o:—

الف ۲۰

بادشاہ کے دست خاص سے لکھا ہوا فرمان شاہی یساول کی معرفت پہنچا ہے ۔ یساول اور قراول بادشاہ کی خدمت سے وابستہ ہوتے تھے ۔ یہ خط بھی تاریخ وار ترتیب کے لحاظ سے کچھ پہلے کا ہے ۔ خطوط نمبر (ا - ۱۸) اور (ا - ۱۹) اس کے بعد کے ہیں ۔ اس میں وہ ایک فرمان کا ذکر کرتا ہے جو اسے ٦ ربیع الثانی ۱۰٦۲ھ کو ملا جس میں بادشاہ کی طرف سے تاکید کی گئی ہے کہ اسے غزنی کے راستے ۲۳ اردی بهشت کو قندہار ضرور پہنچ جانا چاہیے ۔ چونکہ اس سے پہلے قندہار پہنچنے کی تاریخ ۱۵ اردی بهشت مقرر کی گئی تھی ، اس لیے اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ اب وہ دریائے چناب عبور کرکے کچھ روز قیام کرے گا ۔

بحضرت ظل الهی : مریدِ اخلاص کیش ، زمین خدمت بلبِ ادب بوسیده ذره صفت بعرضِ اقدس میرساند ۔ منشور کرامت ظهور که بیست و دوم اسفندار مرقومِ قلمِ عنایت رقم شده بود ، روزِ یکشنبه ششمِ ربیع الثانی ، مصحوبِ دو یساولِ سرکارِ معلی ، شرفِ ورود بخشیده ، موجبِ افتخار و مباہات گشت ۔ این مرید با جهان جهان بهجت و شادمانی

استقبالِ آن مایهٔ سعادت و کامرانی نموده تسلیاتِ بندگی ، بتقدیم رسانید ـ مندرج بود که ''چون بیست سیوم اُردی بهشت ساعتی بغایت مسعود است و عساکرِ گردون مآثر که براهِ غزنین تعین شده اند ، دران ساعت بقندہار خواہند رسید ، باید که آن مرید نیز بتاریخِ مسطور ، خود را بد انجا رساند ـ''

قبلهٔ کونین ! از انجا که قبل ازین حسب الحکم الاقدس ، ساعتِ وصولِ افواجِ نصرت آثار بقندہار پانزدہم اردی بہشت قرار یافته بود ، فدوی رضا جوئی نظر بآن کرده میخواست ، روز پنجشنبه دوم فروردی ، از کنارِ دریائی ملتان کوچ نموده از آب بگذرد ـ الحال که رائے عالم آرائی خورشید ضیای ، بالہامِ غیبی چنین اقتضا فرموده ، روزی چند در ہمیں منزل توقف کرده ، انشاء الله تعالیٰ ، با بندہائی درگاہِ سلاطین پناه که بهمراہی ایں مرید ، نامزد شده اند ، آنچنان قطعِ مسافت خواہد نمود که بساعتِ مقرر حال بقندہار برسد ـ

امید که فتاحِ علی الاطلاق ، بفضل و کرمِ خویش و قوتِ طالعِ اقبال مطالعِ اعلیٰ حضرت ، با حسنِ وجہی ، ایں فتح شگرف ، نصیبِ اولیائی دولتِ ابداتصال گرداند ـ

——:o:——

الف ۲۱

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب دریائے سندھ کو ۲۵ ربیع الثانی ۱۰۶۲ھ کو عبور کر رہا ہے ـ

اورلگ زیب بادشاہ کو اس علاقے کی زراعت اور سیرابی کے بارے میں بھی اطلاع دیتا ہے ـ

بحضرت ظل الہی : آدابِ ارادت و عقیدت از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده ، ذره مثال ، بمسامعِ جاه و جلال ، میرساند که ایں مرید باعالت و عنایتِ ربانی ، از منزلِ لنگر ، بچہار کوچ متواتر بکنارِ دریائی

سنده رسید و برائی گذشت سپاهِ ظفر دستگاه ، یک روز در آنجا مقام کرده ، بیست و پنجم ربیع الثانی ، از آب عبور نمود ـ انشاء الله ازین منزل کوچ بکوچ عازمِ مطلب گشته ، حاجی و مبارک بلوچ و ناہران را با جمعیتی که تعهدِ سرانجام آن نموده اند ، ہمراه خواہد گرفت ـ پیر دستگیر سلامت ! ولایتِ متعلقهٔ بلوچان ، خیلے معمور و آبادان بنظر درآمد ـ زراعتِ سیلابی و چاہی بسیار و خوب میشود ـ اکثر جا مرغزاری دلکشائی با صفا دارد ـ اسد ملازمِ این مرید که او را پیش از عساکر منصوره بحسب تسلیه و دلاسائی زمینداران و فراہم آوردنِ آذوقهٔ آن نواحی ، از کنار (ص : ۱۲ ب) دریائے ملتان رخصت نموده بود ، درین تاریخ قریب چچه رسیده ازانجا منزل بمنزل روانه قوشنج خواہد شد ـ قبله و کعبهٔ کونینِ این مرید سلامت ! حقیقتِ نرخِ اجناس ، نوعی که درین منزل خرید و فروخت شده ، از روزنامچهٔ وقائعِ لشکرِ نصرت اثر ، بعرضِ مقدس رسیده باشد ـ ناصرِ حقیقی جل شانه اولیائی دولتِ بے زوال را مظفر و منصور ساخته ، مکنونِ خاطرِ اقدس بمنصهٔ ظهور ، جلوه گر گرداناد !

—:o:—

الف ۲۲

اب جمادی الاول کا مہینہ شروع ہو گیا ہے اور وہ چچہ کے مقام پر پہنچ چکا ہے ـ اورنگ زیب کی اطلاع کے ساتھ ساتھ لشکر کے لیے مقرر کردہ شاہی وقائع نگار بھی غلہ اور رسد کی فراوانی کے بارے میں بادشاہ کو روز نامچہ کی رپورٹ بھیج رہا ہے ـ

اورنگ زیب نے اپنے ایک ملازم کو کاریز کے خربوزے لانے کے لیے بھیجا تھا ـ وہ کچھ عرصہ مشہد میں بھی رہا ـ وہ ایران کی جو خبریں لایا ہے ان کو علیحدہ طور پر حوالهٔ تحریر کرکے بادشاہ کی خدمت میں بھیج رہا ہے ـ کاریز کے خربوزے بھی بھیرہ کے راستے ارسال کر رہا ہے ـ

بحضرت ظل الہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و مراسمِ عقیدت و ارادت که متضمنِ ہزاران شرف و سعادت است بجا آورده ، ذره

آسا ، بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند که این فدوی ظلِ الٰہی ہفتم جمادی الاولی بعجبہ رسید ۔ چنانکہ تا اینجا کوچ بکوچ آمدہ ، پس ازین نیز ، منزل بمنزل طی مسافت نمودہ ، انشاء اللہ تعالیٰ ، بساعتِ مقرر بمقصد خواہد پیوست ۔ کیفیتِ این منازل ، از وفورِ آب و فراوانی علف و آذوقہ ، از روزنامچہ وقائع بتفصیل بعرض مقدس میرسیدہ باشد ۔ اسد فرستادۂ این مرید ، بتاریخِ مذبور ، از چتیالی گزشتہ ، روانہ پیش گشت و زمینداران آن حوالی ، دولت خواہی درگاہِ سلاطین پناہ را ، وسیلۂ نجات خویش دانستہ و بقدمِ اطاعت پیش آمدہ او را می بینند ۔

قبلۂ دو جہانی سلامت ! این عقیدت سرشت دران ایام کہ دولت بقلعہ داری قندہار سرافرازی داشت ، یکی از ملازمانِ خود را ، از ملتان فرستادہ بود کہ خرپزہ کاریز بیاورد و از رہگذرِ قرات چند گاہ در مشہد بسر بردہ درین ولا ، سیوم شہرِ حال ، بہ بیست روز از قندہار در منزل سنگ درہ رسید ۔ اخبارے کہ تقریر نمودہ ، از کاغذِ جداگانہ ، ہویدا خواہد گردید ۔ از جملۂ خرپزہ آنچہ قابل ارسال بود ، از راہِ بہیرہ بدرگاہِ جہان پناہ فرستاد ۔ امید کہ خوب برسند ۔ زیادہ جرأت ، از حدِ ادب دور دیدہ ، بدعائے دوامِ دولت و اقبال ختم نمود ۔

آفتابِ خلافت و جہانبانی بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ سکون پائندہ باد !

——:o:——

الف ۲۳

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو بادشاہ نے ۱۸ ربیع الثانی ۱۰۶۲ھ کو باغ فرح افزا سے لکھا تھا ۔

بحضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت آدابِ ارادت و عقیدت ، از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ ، ذرہ صفت ، بعرضِ مقدس میرساند ۔ فرمانِ سعادت عنوان کہ شبِ ہزدہم شہرِ ربیع الثانی ، از باغِ فرح افزا کہ اسمی ست با مسمیٰ ، شرفِ صدور یافتہ بود ۔ صبحِ روز مبارکِ دو شنبہ سیوم آردی بہشت ، در حینی کہ این مرید عزیمتِ

منزل چتیالی داشت، بوصول آن عطیهٔ عظمیٰ سرفراز و سر بلند گردیده، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید ـ قبل ازین، بعد عبور از دریائے ملتان، مصحوب جلو داران سرکار معلیٰ، در جواب فرمان والا شان و پس از گذشتن از آب سند، از منزل لاکھ، بدست پیادہائی افغان، و ہمچنین از چچہ با اخبار ایران عرایض ارسال داشته ـ یقین که تا حال، بمسامع جاه و جلال رسیده باشد ـ

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! چون از منزل لاکھ تا چتیالی، بکوچ متواتر، طی مسافت شده بود، از رہگذر سنگلاخ و نشیب و فراز راه، بار بردار لشکر ظفر اثر، زبون گشته ـ بنابران بجهت نفس راست کردن دواب و برداشتن آذوقه، روز سه شنبه، چهاردهم شهر جمادی الاول، مطابق چهارم اردی بهشت، در چتیالی مقام نمود ـ روز
۱ تحریر عرضداشت که پانزدهم شهر مسطور است بدو کروہیٔ دوکی منزل کرد ـ انشاء الله تعالیٰ، ازین منزل درنه روز بقوشنج رسیده و در آنجا نیز برائے آذوقه، یک مقام کرده، در عرض هشت روز دیگر، بیست سیوم جمادی الثانی، بقندہار خواہد رسید و چنانچه حکم جهان مطاع بنفاذ پیوسته باتفاق خان سعادت نشان، قلعه را محاصره خواہد نمود ـ اگر دولت خواہان صلاح دانند که این مرید از قندہار پیشتر رفته، بطرف زمین داور و بست فرود آید، حسب الحکم الارفع، رستم خان بهادر فیروز جنگ را با فوجی که همراه اوست، ہراول خود قرار داده جورانغار را بموجب حکم سابق از مردمی که با این مرید اند مقرر خواہد کرد ـ پیر و مرشد مرید نواز سلامت! در فرمان عنایت عنوان از روے بنده نوازی، خبر غنیم لئیم سمت اندراج، یافته بود ـ نوعی که بخاطر مقدس پرتو انداخته، ظن غالب آنست که آنها درین مرتبه، ارادهٔ صف جنگ بکنند ـ این فدویٔ جان نثار را امید بفضل و کرم قادر مطلق، عزاسمه، واثق است که آن فرقهٔ باغیه، بهر طریقے که پیش آیند، با ہمین مقدار مردم که ہمراہیٔ این مرید تعین خواہند شد، دمار از روزگار آن بدکیشان برآورده، باقبال جهان کشائی بادشاہی منتبه بر اصل نموده مستاصل سازد ـ

پیر دستگیر سلامت ! آخر روز مذکور عرضداشتِ اسد ملازمِ این مرید رسید ۔ نوشتہ بود کہ برادرِ شیر خان ، برہنموئی دولت توفیقِ خدمت گاری و دولت خواہئی درگاہِ جہان پناہ یافتہ ، میخواہد کہ او را بہ بیند و بعدِ وصولِ عساکر گردوں مآثر بآن حوالی ، ہمراہِ او ، ملازمتِ این مرید نماید ۔ قبلہ! این مرید سلامت ! چتیالی قصبہ ایست معمور ، تخمیناً مشتمل بر سی صد خانہ از افغانِ ترین ، زراعت از گندم و جو خوب و بسیار دارد ۔ آبِ چشمہ قریب بدو آسیاءِ آب ، از پائے قصبہٗ مذکورہ میگذرد ۔ درین روز کہ مقام واقع شد ، نرخِ جو نہ سیر بود و غلہٗ دیگر وافر و علف نیز بلشکرِ ظفر اثر رسید ۔ در چجہ پنجاہ سوار ملازمِ خود و دویست سوارِ حاجی بلوچ بطریق تہانہ گذاشتہ ، در دوکی و قوشنج نیز ، انشاء اللہ تعالیٰ ، تہانہ خواہد گذاشت ۔

آفتاب عالمتابِ خلافت و جہانبانی از افقِ اقلیم کشائی و کشورستانی طالع و لامع باد !

—— :o: ——

الف ۲۴

اورنگ زیب ۱۶ جادی الاول ۱۰۶۲ھ کو دکی سے دو کوس پر قیام کرتا ہے ۔ دکی ترین قبیلے کا قصبہ ہے ۔ وہ پنجمندرگ کے پہاڑ پر بنے ہوئے ایک پرانے قلعے کی پیمائش کراتا ہے اور اس کے بچے ہوئے آثار کی کیفیت خط میں بیان کرتا ہے ۔ وہاں کے تالابوں اور چشمے کا بھی ذکر کرتا ہے ۔ وہ اپنے مختصر لیکن تیکھے ترشے انداز میں قصبہ قوشنج کی جغرافیائی تصویر کھینچتا ہے ۔ "ایک ڈیڑھ گز چوڑی ندی قصبہ کے درمیان سے بہتی ہے ۔ ایک مسجد جامع اور چھوٹا سا حمام ہے ۔ مسجد کے متصل ایک باغ ہے جس میں گل سرخ کی بہتات ہے اور کچھ شفتالو اور زرد آلو کے میوہ دار درخت ہیں ۔"

بحضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت ، مراسمِ ارادت و آداب عقیدت بجا آوردہ ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ این مرید ،

روز پنجشنبه شانزدہم جمادی الاول ، از دو کروہی دوکی کہ قصبہ ایست معمور تر از چتیالی ، تخمیناً مشتمل بر پانصد خانہ دار ترین و در برون آن قلعچہ ، گلبن وباغچہ مختصرے واقع است ، کوچ نمودہ و عالم برکی[1] منصبدار بادشاہی را ، باسی نفر برقنداز و تیر انداز ، از ملازمان خود و دو صد سوار ، از جملہ جمعیت تاہران زمیندارسیت پور بہ تہانہ داری آنجا مقرر نمودہ ، روانہ پیش شد و بیستم آں ماہ ، بمنزل طبق لیر رسید[2] -

و آن کوہیست ، رفعت اساس ، در زمین مسطح - اطرافش از جانب جنوب و شمال ، بمفاصلہ یک کروہ دو کوہست کہ بہ پنجمندرگ منتہی میشود و از اطراف شرق و غربی میدان دورہ اش از پایان ، چہار کروہ و بر بالائے قلعہ امکنہ سنگ سخت است - در سوالف ایام ، قلعہ بود ، طول آن یک کروہ و عرضش ، جائے ، چہل جریب و بعض جا ، سی جریب و کمتر ازان و برائے برآمد و فرود آمد ، بجز یک راہ تنگ دشوار کہ بتلاش بسیار دران تردد تواند کرد ، ندارد و از آثار قلعہ و عمارات سابقہ بالفعل دیوار سنگین بسمت جنوب و چند خانہ کہنہ و یک مسجد شکستہ و چند آبگیر برہم خوردہ کہ در موسم برسات ، آب باران دران جمع میشود ، موجود است و در کمر کوہ چشمہ ایست کم آب کہ بمرور ایام ، اپناشتہ شدہ ، بالجملہ مکانے مرتفع و منیع زمین است -

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! چون از سگ لخشان تا سرحد ملتان داخل زمینداری حاجی بلوچ است و بے وجود او ، در انجا ضبط راہ ، از قرار واقع صورت نداشت و راہ بابری نیز کہ در سر زمین مبارک بلوچ میگذرد جاری نبود و معہذا ، توفیق سر انجام جمعیتی کہ دراین یساق خیر مساق ، تعہد کردہ بودند و در برابر آن مبلغی پیشکش مقرری آنہا موقوف شدہ ، نیافتند - بنابران آنہا را ، از ہمین منزل ، بجہت جاری داشتن راہ ہا ورسانیدن رسد بلشکر ظفر اثر ، رخصت نمودہ ، از جملہ

---

۱ - ا : برکی -

۲ - اصل نسخہ میں 'طبق لیر' ن - ا میں 'سیت پور' -

آن مبلغ که بشرطِ جمعیت موقوف گشته بود ، تمسکِ دو لک و پنجاه هزار عباسی از حاجی و نوشتهٔ هفتاد و پنج هزار عباسی از مبارک گرفت که بمیعاد مقرر رو براه کرده ، واصل سازند و از منزلِ مذکور ، بیست و یکم کوچ ، بیست سیوم هفت کروهیٔ قوشنج رسید ، نزول نمود .

مرشدِ مرید نواز سلامت ! دولت ، برادر شیر خان ترین اگرچه قبل ازیں ، بعد وصولِ اسد ، ملازمِ این مرید بآن نواحی ، مکتوبے در جوابِ نوشتهٔ او فرستاده ، اظهار ارادت و اطاعت نموده بود لیکن چون درین اثنا از جانبِ والیٔ ایران ، دو رقم مشتمل بر استمالت و دلاسا ، باو رسید ، مغلوب واهمه گشته ، میخواست که ازان اراده بگردد و آخرالامر باقبال بے زوالِ بادشاهی و حسنِ سعئی اسد ، فرستادهٔ این فدوی که اکثر زمینداران والوساتِ این ضلع را که درین مدت رجوعی نداشته ، در سلکِ دولت خواهان در آورده ، در سر انجام رسانیدنِ رسد ، به لشکرِ فیروزی اثر ، اهتمامِ شایسته کرده ، مطمئن خاطر شده ـ آن نوشت ها را ، که فی الحقیقت ، سر نوشتِ ادبارِ او بود ، اعتبار ننموده ظاهر ساخت ـ چنانچه آن هر دو رقمهائے والیٔ ایران ، با این عرضداشت ، از نظر اقدس خواهند گذشت و از روئے کمالِ اخلاص و اعتقاد ، بقدمِ اطاعت و انقیاد آمده ، در تاریخِ مسطور ، ملازمتِ این مرید کرد برائے اظهارِ رسوخِ عقیدت و دولت خواهئی خویش ، بهرام نام غلامِ والیٔ ایران که آثارِ نکوهیده اطوار ، در همین ایام نزدِ او فرستاده و چیزے نوشته طلبیده بود که در قلعه رفیق او باشد ، گرفته ، پیش این مرید آورد و این مرید او را ، روانهٔ ملتان نمود .

بعرضِ مقدس رسیده باشد که دولت مذکور از جملهٔ خوانین و مردمِ معتبرِ والیٔ ایران بوده و نقاره یافته نوبت میزده و از سرحد پنجندرگ تاسنگ لخشان که ولایتی است معمور و آبادان ، طولش هفتاد کروه پادشاهی و عرضش تخمینا بیست کروه باشد، تنخواهِ او کرده , باوجودی که آثارِ نابکار ، نزاعِ تمام با او بهمرسانیده بود ، رعایتش مینمود ـ الحال که برهنموئی بخت و دلالتِ سعادت ، توفیق بندگیٔ درگاهِ سلاطینِ پناه ، یافته

دولتمند دو جهان گشت ـ این مرید این معنی را ، شگون افتتاح ایران و رجوع دولت والی آن ، باولیائے درگاہ والا جاه گرفته و او را بالطاف و نوازشات پادشاہانہ کہ شامل حال بندہا ست مستمال و مستظہر گردانیدہ ـ بحالی کہ بد و متعلق بود بہمان دستور بحال داشتہ ہمراہ گرفت کہ در خور عقیدت و اخلاص خود نوعی سر افراز و سر بلند شود کہ باعث رجوع دیگران گردد ـ

سید باقر بخاری را کہ تعینات صوبہ ملتان بود ، باتابینان او و پنجاہ سوار تیر انداز و برق انداز از نوکران خود ، بطریق تہانہ در قوشنج گذاشتہ و روز مبارک دو شنبہ بیست ششم از کوتل پنجمندرگ عبور نمودہ امروز کہ سہ شنبہ بیست و ہفتم است ، برائے گذشتن نیز مقام کرد ـ انشاء اللہ تعالیٰ ، چنانچہ پیش ازین مکرر معروض داشتہ ، در ساعت مقرر بقندہار خواہد رسید ـ برآمد این کوتل سی و ہفت جریب و فرود آمد کہ خیلے پیدا ست ، چہل جریب ور اہش در نہایت تنگیست ـ از دوکی تا بہ دو منزل (ص : ۳۱ ب) پائے کوتل ، ہوا سرد بود ـ چنانچہ دو سہ شب از قوشنج آن طرف یخ می بست و درین طرف کوتل ، ہوا حرارتے پیدا کردہ ـ

قبلہ این فدوی سلامت ! قصبہ قوشنج در معموری از دوکی زیادہ است و قلعہ اش از گل تعمیر یافتہ ـ بنا نہادۂ شیر خان است ، از قلعہ دوکی وسیع تر و محکم تر است ـ نہر آبی بعرض یک و نیم گز درمیان قصبہ جاری ست ـ حمامی مختصر و جامعی دارد کہ بیرون قلعہ بر کنار تالاب کوچکی کہ از آب نہر پر میشود عمارت کردہ اند و جائے حاکم نشین قلعہ شیر خان و دولت مذبور است کہ بالفعل متعلقان دولت در آنجا می باشند و در بیرون قلعہ متصل بہ مسجد ، باغیست ، گل سرخ فراوان و درخت میوہ دار از شفتالو و زرد آلو ، بقدر دارد ـ

فتاح علی الاطلاق عز شانہ ، ابواب فتح و فیروزی بر روئے اولیائی دولت ابد پیوند ، مفتوح ساختہ آفتاب عالمتاب خلافت و جہانبانی ، از مطلع اقبال و کشورستانی طالع داراد !

—o—

الف ۲۵

اورنگ زیب کا یہ خط اس فرمان شاہی کے جواب میں ہے جو اسے یک شنبہ کے روز بتاریخ ۳ جمادی الثانی مطابق ۲۳ اردی بہشت کو ملا۔ اس وقت وہ قندہار کے نواح میں پہنچ چکا ہے۔

حضرت ظل الٰہی: کمترین مریدان جان سپار، زمین خدمت بلب ادب بوسیده، ذره مثال، بمسامع جاه و جلال میرساند که دو منشور لامع النور، سعادت ظهور، یکی مشتمل بر اضافهٔ منصب این مرید و خبر بهجت اثر ملازمت نمودن پادشاهزادهٔ جهانیان که مصحوب خان سعادت نشان بود و دیگر بے متضمن عنایت بیغایت پنج لک روبیه مساعده که درین ولا بصیغهٔ انعام مرحمت شده و حامل آن یساولان بودند، روز یک شنبه بیست سیوم اردی بهشت مطابق سیوم شهر جمادی الثانی، در هنگامے که این فدوی بحوالئ قلعهٔ قندهار رسیده بود و وزیر واقف خبرت، خجسته تدبیر، با افواج منصوره، از آن طرف رسیدند، پرتو ورود انداخته، تارک افتخار و مباهات مرید فدوی را، از اوج کیوان و فرق فرقدان گزرانید۔ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانیده بآن عطیات نمایان و مراحم بے پایان، سر افرازی حاصل نموده، سعادت بر سعادت اندوخت ۔ بیت

گر هرتن من زبان شود هر موئے یک شکر تو از هزار نتوانم کرد

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت! اگرچه مواهب و عنایات اعلی حضرت نسبت بسائر مریدان زیاده بر آن ست که از عهدهٔ ادائے شکر آن توانند بیرون آمد ۔ لیکن این عقیدت کیش که نامش در صحیفهٔ خاطر مقدس بعنوان رضا جوئی مثبت است و این معنی را اجل نعمت الهی میداند، ظهور این تفقدات و تلطفات بیکران بے سابقهٔ خدمت و جانفشانی بمحض تفضل و ذره پروری، دربارهٔ او مبذول میشود، خود را در محفل انصاف، منفعل و شرمنده می یابد (ص: ۱۵ ا) ۔ حق تعالی سایهٔ بلند الطاف و اعطاف مرشد حقیقی را، بر مفارق بندهائے جان سپار، مبسوط داشته، این مرید را توفیق شایسته رفیق کند که بوسیلهٔ آن از خجالت

برآمده ، در نظرِ کیمیا اثرِ پیرِ دستگیرِ خود ، سرخرو و سر بلند گردد ـ

شرفِ اندراج یافته بود که ''بادشاہزادۂ جہالیان قریب ہزار کروہ راہ بنگالہ آمده بسعادتِ ملازمت مشرف شدند ـ غرۂ شهرِ مبارکِ جمادی الثانی آن فرزند را رخصتِ قندہار خواہیم فرمود ـ'' از مریدان خالص نیت ، صافی طویت که انقیادِ حکم و پیروی رضائی کعبه و قبلهٔ خویش ، سرمایهٔ سعادت میدانند ، چنین سزد ـ الحق این راهِ دور دراز را بسیار خوب قطع نموده ، خود را بوقتِ کار رسانیدند ـ یقین که بتاریخِ مذکور ، مرخص شده متوجه مقصد گشته باشند ـ

این مرید بساعتِ مقرر در برابرِ قلعهٔ قندہار فرود آمده ، باتفاقِ خانِ سعادت نشان ، بندہائی درگاهِ سلاطین پناه را ، سرگرمِ محاصره ساختِ فتاحِ علی الاطلاق گلبنِ مقصود بنسائم فتح و فیروزی شگفته داشته ، اولیائی دولتِ ابد اتصال را ، عنقریب ، ہم آغوشِ شاہدِ نصرت و ظفر گرداناد ـ

مرقومِ قلم گوہر بار شده که ''در ہر باب از آنچه بایست بخانِ دستور الوزرا فرموده ایم ، خاطر نشانِ آن مرید خواہد نمود ، بموجبِ آن عامل گردد'' ـ

قبله و کعبهٔ دو جہانی سلامت ! از انجا که این فدوی ہمواره از درگاهِ ایزدِ بے نیاز ، توفیقِ استرضائی خاطرِ مقدس میخواہد و آن را سببِ معموریٔ دین و دنیائی خود میداند ـ امیدوار است که موافقِ آنچه ارشاد یافته انشاء الله تعالیٰ از قوه بفعل آورد ـ

بر خاطرِ ملکوت ناظر که مطرحِ اشراقاتِ قدسی و مهبطِ ارادتِ غیبی است ، ہویدا خواہد بود که پیش رفتِ جمعی بر سر قلعهٔ بست و زمین داور ، صلاحِ دولت و مصلحتِ وقت است و این مقدمه ، ہر چند زود تر بعرصهٔ ظہور آید ، انسب و بہتر مینماید ـ چه غلاتِ آن نواحی که نسبت به قندہار گرم سیرست عنقریب برداشته میشود ، محتمل که غنیمِ لئیم دست تصرفِ بآن دراز کند و معہذا لشکری بآن عظمت و

کثرت که باقبالِ جهان کشائی در این مرتبه فراهم آمده ، حیف است که پیش نرود و بعنایت و اعانتِ ربانی دست بردی که ازان توان گفت لنماید - مناسب چنین می بیند که این فدوی جمعی را که حکم شود برائی محاصرۂ قلعه ، باز گزارد ، چه هیچ یکی از بندہا ، از راه کار طلب ، بماندن راضی نمیشود و خود با دیگر بندہا ، روانهٔ آن طرف گردد و بکرمِ الهی بزودی آن سر زمین را بضبط در آورده ، از انجا عزیمتِ فرات نماید و تا سرحد خراسان عنان باز نکشیده ، آن مرز و بوم را ، چنان پامالِ عساکر گردون مآثر سازد که آن خور دسال کو ته اندیش ، از خواب غفلت (ص : ۵ ب) و غرور متنبه و بیدار گشته نتیجهٔ جرأت و دلیریٔ خود را برأیٔ العین مشاهده کند . اغلب آنست که درین صورت ، قلعه نشینان نیز ، بے استقلال شده ، چنانچه باید بلوازمِ قلعه داری نتوانند پرداخت - دیگر اعلیٰ حضرت تجربه کار و اعقلِ روزگار و مرشدِ کامل مکمل اند - ہرچه بخاطر پرتو اندازد عینِ صواب است -

درباب دولت ، برادرِ شیر خان ترین حکم گیتی مطاع ، بنفاذ پیوسته که "اگر توفیق دولتخواہی یافته ، پیش آن مرید بیاید ، او را رعایتی باید کرد که یاد بکند -"

قبلهٔ جہانیان سلامت ! حقیقت آمدنِ او قبل ازین ، ہشتم جمادی الاولیٰ بعدِ عبور از کوتل پنجندرگ ، بدرگاہِ معلیٰ معروض داشته بود ، بعرض اقدس خواہد رسید - این مرید بحال متعلقهٔ او را بحال گذاشته و بعنایاتِ بادشاہانه مستمال ساخته ، ہمراہ گرفت وجیغه و کمرِ خنجرِ مرصع و شمشیر باسازِ طلا باو دادهٔ ، درین ولا مبلغ ده ہزار روپیه باستصواب خانِ سعادت نشان ، از خزانهٔ عامره باو انعام کرد - از روی اخلاص اراده نموده که متعلقانِ خود را از قوشنج بملتان بفرستد -

یقین که در خورِ بندگی و خدمتگاریٔ خویش مشمول مراحمِ بیکران بادشاہی خواہد شد -

——:o:——

الف ٢٦

یہ عرضداشت ۱۹ جمادی الثانی ۶۲ ۱۰ھ کی لکھی ہوئی ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ دو بڑی توپوں کے علاوہ سعادت خان منصب دار نے فتح لشکر نام کی توپ بھی پہنچا دی ہے ۔ مغلیہ زمانے میں ہاتھیوں کے علاوہ توپوں کے بھی نام رکھے جاتے تھے ۔ اطالوی سیاح منوچی نے اپنے سیاحت نامہ میں ان کے ناموں کی اچھی خاصی طویل فہرست دی ہے ۔

بحضرت ظل الہی : کمترین مریدان اخلاص سرشت ، آداب ارادت و عقیدت ، از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آورده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند ۔ فرمان عالیشان که در جواب عرضداشت این مرید که از حوالئی چتیالی ارسال داشته بود ، شرف نفاذ یافته ، و دم خورداد مصحوب قاصدان این فدوی ، پرتو ورود انداخته ، سرمایهٔ مباہات شد و مضمون عنایت مشحون آن عطیهٔ والا ، پیرایهٔ گوش سعادت نیوش این عقیدت کیش گشت قبل ازین بعد رسیدن بقندہار و شروع در محاصرهٔ قلعه ، ششم جمادی الثانی ، عرضداشتی مشتملبر التماس صدور حکم مقدس ، برفتن این مرید جانب زمین داور و بست و فرات و ہرات ، در جواب دو منشور لامع النور ، بدست یساولان بدرگاه معلیٰ فرستاد ، تا امروز که لوزدہم ماه مذکور مطابق ہشتم خورداد است ، انتظار فرمان گیتی مطاع میکشد و ہرچند عزیمت آن بچندین وجه بہتر مینمود ۔ اما از آنجا که دستور واقی خبرت صائب تدبیر حکم اقدس رسانید که تا خاطر از محاصرهٔ قلعه جمع نشود این مرید عازم آن نواحی نگردد و اگر خواہد ، چند کروه از قندہار پیشتر رفته فرود آید و این رفتن چندان فائده نداشت ۔ بنابران ناگزیر ، با ستصواب وزیر بے نظیر ، بمحاصره پرداخت ۔

قبله و کعبهٔ دو جہانی سلامت ! اگرچه حقیقت تقسیم مور چلہا و سعی و تردد امرا با دیگر خصوصیات از روز نامچهٔ وقائع لشکر ظفر اثر (ص : ۱۶]) بعرض ارفع اعلی میرسیده باشد ، لیکن این مرید معروض می دارد که در آغاز کار ، خان سعادت نشان ، مور چال جانب دروازه

خضری را که سابقاً در آنجا قیام داشت ، اختیار نموده بود و راجه جیسنگھ و قاسم خان ، میر آتش نیز قریب با ایشان فرود آمده ، میخواستند که نغم سیبه[1] پیش برند و رستم خان بهادر فیروز جنگ طرفِ دروازهٔ ماشوری ، مور چال قرار داده سهابت خان با بندهائی تعینات کابل وراج روپ جانب دروازهٔ شیخ ولی و کوهِ چهل زینه را بعهدهٔ خویش گرفته بودند ۔

ثانی الحال که این مریدِ فدوی ، اطرافِ قلعه را ، بنظرِ احتیاط ملاحظه نموده و دانست که تا آبِ خندق بر نیاید ، پیش رفتِ سیبها ازین جانب نفعی نمی بخشد و نقب زدن ممکن نیست ، با دولتخواهانِ درگاهِ سلاطین پناه راز درمیان آورد و بعد از رد و بدلِ بسیار ، باتفاقِ خانِ سعادت نشان قرار یافت که قاسم خان که بندهٔ کار طلب است و مصالحِ خدمت با او خوب و فراوان ، ببر آوردنِ آبِ خندق پردازد و چون ظاهر بود که دربن صورت ہجوم برسرِ مور چال ، آب درو بیشتر خواهد شد و تا زمانیکه آب بر آید معطل بودنِ مور چالِ خان سعادت نشان وجهی ندارد ۔

آن دستورِ وا فی خبرت ، در دامنِ کوهِ قیتول جائی که سپه سالارِ والیٔ ایران سیبه برده بود و خندق کم است و آبی ندارد و دیوارِ قلعه دران طرف ، یکی بیش نیست ، مور چال نماید و رستم خان بهادر فیروز جنگ که خواهش بودنِ این ضلع بسیار داشت ، میان سیبهٔ ایشان و قاسم سرگرمِ کار باشد و سهابت خان وراج روپ بطریقِ نخست بجانبِ چهل زینه تردد نمایند و چون خالی گذاشتنِ طرفِ دروازهٔ جعفری نیز مناسب نبود ، راجه جے سنگھ را بجائے سابق مقرر داشته مور چالِ خان سعادت نشان بعهدهٔ نجابت خان با فوجِ التمش و مور چالِ قاسم خان ، بعهدهٔ نصیرخان با جمعی از سوار و پیاده وا گذاشت ۔ خانِ سعادت نشان ، در پیش بودن سیبه و ساختن دمدمه برای توپ اندازی ، اهتمام تمام دارند و سهابت خان و راج

---

۱ - شیبه ۔ لغم غالبا نغول ہے یعنی لردبان یا سیڑھی ۔

روپ در گرفتن برجهائی کوه چهل زینه ، که برون قلعه است ، تعجب و مشقت بسیار کشیده دو توپ کلان از توپهائی سورتی بمور چال خود برده ، تا حال توپ بسیار انداخته ، بیشتر برج پائین را منهدم ساخته ـ میگویند که در چهار پنج روز آن را متصرف خواهند شد ـ

سوئی برج مذکور ، بر بمین کوه ، دو برج دیگر وست که استخلاص آنها نیز سعی فراوان میخواهد و این مرید از مکانی که بصلاح خان سعادت نشان ، در انجا دائره کرده بود ، باستصواب ایشان کوچ نموده ، عقب کوه لکه که خالی بود آمده ، برابر نظر گاه ، منزل کرد شاه نواز خان و قلیج خان (ص : ۱۶ ب) و راؤ ستر سال و راجه بهار سنگهه را ، اطراف کوه فرو آورد تا محاصره از قرار واقعه شود و راه آمد و شد قلعه نشینان که بیشتر ازین کوه است ، مسدود گردد و جمعی از ملازمان خود را ، از تیر انداز و برق انداز با ملک حسین برابر پشتی که در لکه واقع است و راهش نسبت به راه هائی دیگر که بقلعه میرود بقدر وسیع ، نیز مردم را گمان بوده که ازین جانب یورش میتوان کرد ، تعین ساخت که تا جائی که توانند سیبه را پیش برده کمال جد و جهد بعمل آورند و آنها تا امروز سیبه را نزدیک بپائی کوه رسانیده کوشش بلیغ مینمایند ـ

انشاء الله در پیش رفت کار تا جائی که ازین طرف سیبه پیش توان برد بکوچه سلامت و از انجا بهر طریق که مقدور باشد ، حتی الامکان بتقصیر از خود راضی نخواهد گشت ـ امید که حق تعالیٰ جمیع بندهائی خدمت گذار را ، توفیق جان سپاری و جانفشانی رفیق ساخته ، در پیشگاه اقدس سرخرو و سر بلند گرداند و مکنون خاطر مقدس بوجه احسن بمنصه ظهور جلوه کند ـ

پیر دستگیر سلامت ! تا این وقت خبر مشخصی که اعتماد را شاید از غنیم لئیم نرسیده ـ درین ولا از تقریر جاعه که قراولان لشکر منصور دستگیر کرده آورده بودند وغیره ، چنین ظاهر شد ، شاید که تا یک ماه دیگر ، کمکی به محصنان قلعه برسد ـ متعاقب هرگاه چیزی منقح معلوم شود ، عرضداشت خواهد نمود ـ

بتاریخِ مسطور ، سعادت خان با توپ فتحِ لشکر بحوالیٔ قندہار رسیده - در این یک دو روز ، داخلِ لشکر ظفر اثر خواہد شد - این مرید مبارک خان و کاکر خان را باستقبالِ توپ فرستاده که با خود گرفته بیایند -

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جہانبانی ، از افقِ کشور کشائی و گیتی ستانی ، لامع و تابان بماناد -

---:o:---

الف ۲۷

یہ خط ان دو شاہی فرمانوں کے جواب میں ہے جو اورنگ زیب کو ۶ رجب ۱۰۶۲ھ اور ۹ رجب کو ملے - ان میں بادشاہ کی طرف سے ہدایت کی گئی ہے کہ محاصرہ کی رپورٹ ہر ہفتہ بھیجی جائے -

بحضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت آدابِ ارادت و عقیدت ، از خلوصِ نیت و صفائی طویت بجا آورده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند - منشور لامع النور ، سعادت ظہور ، که مصحوبِ ساق بیک یساول بود ، آخر روزِ پنجشنبه ششم شہر رجب المرجب ، شرفِ ورود بخشیده ، تارک افتخارِ این فدویٔ جان سپار را ، از اوجِ فلکِ دوار گذرانیده و روزِ یکشنبه نہمِ ماهِ مذکور ، در حینی که این مرید ، بدیدنِ مور چال ہای ، طرفِ دروازهٔ ماشوری و جا ہای که بجہت یورش و ساختن دمدمہائی جدید ، بخاطر آورده ، سوار شده بود ، فرمانِ عالی شان عنایت که بدستِ خوش بیک[1] گرز بردار صادر گشته و مشتمل گوناگون تلطفات و تفقدات پادشاہانه که زبانِ بیان در ادائی شکرِ یکی از ہزار آن ، قاصر است ، پرتو وصول انداخته سعادت بر سعادت افزود -

رقم پذیرِ خامهٔ (ص : ۱۷ الف) الہام تصدیر[2] شده ، که درین یک ماه که آن مرید ، قلعهٔ قندہار را قبل نموده یک عرضداشت فرستاده ، بعد

---

۱ - لیک -

۲ - تصریر -

ازین باید که عرایضِ او ، هفته بهفته ، میرسیده باشد و حقیقت را مفصل بنویسد .

قبلهٔ دو جهانی ، سلامت ! از تاریخی که این مرید ، بقندهار رسیده بمحاصره پرداخته ، بهنگامِ صدورِ فرامینِ مطاعه سه عرض داشت ارسال داشته ، حقائق بتفصیل نگاشته . انشاء الله تعالیٰ ، پس ازین بموجبی که حکم شد ، سوانحِ آن هر هفته را مشروحاً بیفاصله ، معروض خواهد داشت .

حکمِ اقدس بنفاذ پیوسته که عرضداشتِ وفادار خان بعرضِ مقدس رسید که آنمرید ، افغانی را پیش آثار فرستاده بود ، هیچ معلوم نشد که آن مرید چه گفته فرستاده بود و او چه گزارش نموده .

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! این مرید تا امروز از جانبِ خود سرِ گفتگو با قلعه دار وا نکرده و کس نفرستاده . خانِ سعادت نشان ، روزی که بقندهار رسیده ، باین مرید ، ملاقات ننمود . حسب الحکم الارفع چیزی باو نوشته مصحوبِ یکی ارسال داشته بود و تا حال از جوابِ آن اثری ظاهر نشد . کیفیتِ آنچه وفادار خان عرضداشت کرده ، برین نهج است ، میان ابدالی که در سلکِ بندهائی درگاه خلائق پناه ، نظم است ، در ملتان ظاهر ساخته بود که او را با خداداد[1] ابدالی که در مهماتِ ملکی قندهار مدار علیهِ آثار است و جائی وفادار خان را باو داده اند ربطی هست و گمانِ دولتخواهیٔ این درگاه باو دارد ، اگر امر شود کسی نزدِ او فرستاده ، استکشافِ احوالِ قلعه دار نماید و او بگفتهٔ این مرید ، کسِ خود را ، از ملتان بقندهار فرستاده بود و در همان ایام ، مراجعت نموده ، پیغامِ زبانی آورده که هرگاه عساکرِ منصوره باین صدود برسد ، آنچه باید بمیان خواهد آمد و بعد رسیدن بقندهار باز مومیٰ الیه باشارهٔ این فدوی ، شیرا نام افغان را ، بدرونِ قلعه پیشِ خدا داد مذکور ، فرستادده استفسارِ ارادهٔ قلعه نشینان نموده و او جواب داده که هرگاه امری که

---

۱ - ن - ل : خداالداد .

سبب عجز و زبونیٔ متحصنان باشد بظهور آمد ، بمقتضائی دولتخواهی ، سعی بتقدیم خواهد رسید و درین ولا ، افغانی را از قلعه پیش حسن ابدالی پسر کامران که برادر مادریٔ او و پسر عم وفادار خان است و این مرید را آمده دیده فرستاده ، مثل ہمان سخنان پیغام کرده و مرید فدوی چون این گفتگو ہا را قابل آن نمیداست که بمسامع جاه و جلال برسد ، عرضداشت ننموده ـ

حقیقت سوختن باروت خانهٔ قلعه را که از تقریر ہمین فرستادهٔ خدا داد مفصلاً معلوم شده بود ، پیش ازین معروض داشته ـ انشاء الله تعالیٰ وقتیکه کار ، بر اہل قلعه دشوار شود ، آثار را بمقدمات بیم و امید براه سعادت دلالت (ص : ۴۱ ب) نموده ، بعد ازان که بامداد توفیق این مرید را به پیند بدستوری که در باب او و ہمراہانش ارشاد شده ، بعمل خواہد آورد ـ شرف اندارج یافته که ''مور چال آن مرید بسیار خوب پیش رفته ، امید که از ہمان جانب فتح کوه ، نصیب دولتخواہان گردد ـ الحال آن مرید و تمامئی بندہا سعئی تمام نموده مور چالہا پیش برند'' ـ

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت ! از انجا که مرضئی خاطر اقدس آنست که قلعهٔ قندہار زود بتصرف اولیائی دولت در آید و فی الواقع مناسب چنین است ـ بنابران صریح معروض میدارد که اگرچه بیشتر مور چالہا نزدیک خندق رسیده و در مور چال عقب کوه نیز که اگر جمعی از بندہا که مصالح این طرف بودند ، می آمدند ، کار زود تر پیش میرفت ـ بقدر وسع جد و جہد مصروف میگردد ، اما بدریافت قاصر این مرید ، بر آوردن آب خندق و نقب زدن و سایر تدبیرہائی قلعه گیری باین قلعه لشہنان ، خیلے فرصت میخواہد ـ طریق گرفتن قلعه نوعی که بخاطر ناقص رسیده و مکرر آن را با دولتخواہان مذکور نموده اینست که دست از بر آوردن آب خندق و نقب زدن وغیره باز نداشته ، از چہار جا که دیوار پست بنظر در آمده یورش باید کرد ـ اول بر آستانهٔ مجنون قتال بالائی برج لو که در دامن کوه است و راہش تا پائی دیوار قلعه که خندق ندارد ، اسپ تاز و دیوار آن کم عرض و پست و یکے بنظر

در می آید ، دوم دامن کوه چل زینه جانب راست مور چال مهابت خان محاذیٔ مکان مسطور که دیوار آنجا هم پست و کم عرض است و یکی پیش اِن و متصل بشهر قدیم - سیوم برابر دروازهٔ علی قابی که راهش تا دروازه وسیع است و بقلعهٔ ارک قبول که برهمه جا مشرف است بر می آید و دیوار آن طرف نیز بسیار کم عرض ، چهارم لشهبی که در کوه لکه[1] واقع شده و مور چال ملازمان این مرید و شاه نواز خان و راجه پهاڑ سنگه در آن ضلع است و راهی چند دارد که پیاده ازان بکوه بالا میتواند رفت و دیوار قلعه بغایت کم عرض است و سرکوب قلعهٔ شهر و ارک افتاده و چون ظاهر است که تا در دیوارها رخنه نشود و راهی بهم نرسد ، یورش از حساب دور است و سودی ندارد و توپ کلان آنقدر نیست که بیکبار در دیوارهائی بر چهار طرف رخنه توان کرد - بصوابدید خان سعادت نشان و جمیع عمدها ، چنان قرار یافته که اول طرف آستانهٔ مجنون قتال که مور چال عضد الخلافت سعدالله خان و رستم خان بهادر فیروز جنگ و قاسم خان است و سیبها خوب پیش رفته و کیفتش در صدر گزارده آمده و بشهر متصل است و درمیان حایلی دیگر ندارد و دمدمها ساخته ، تمامی هشت توپ کلان را بالا برده و دیوار مقابل آن را انداخته ، راهی وا سازند و این مرید با دستورالوزرا و دیگر بندها ، باعتقاد تائید آلهی و یمن اقبال بیزوال پادشاهی ، ازان راه مردم بقلعهٔ شهر درآورده و از دیگر سو شورش انداخته ، بصد ای کوس و کرنا ، ارکان ثبات و جمعیت متحصنان را متزلزل ساخته ، نگذارند که بیک سو هجوم توانند آورد - اگر چنانچه بخان سعادت نشان در باب ساختن دمدمها تاکید بلیغ رفته سرانجام یابد و درین جانب رخنهٔ دیوار بهم رسد - درین صورت شاید ، تا آخر ماه شق اول از قوه بفعل آمده ، کاری از پیش رود والا مجموع توپهائی کلان را بطرف مور چال عقب کوه آورده ، دیوار آنضلع را که بسیار کم عرض نشان میدهند و انشاء الله تعالی بیشک رخنه خواهد شد انداخته ، از همه راهها که بالائی کوه میرود ، هجوم کرده یورش نمایند -

---

۱ - ن - ل : لکه

دیگر هرچه بخاطرِ ملکوت ناظر ، که آئینهٔ چهره نمائی الهاماتِ غیبی است پرتو اندازد ، بزودی عزِ نفاذ یابد و به بندها قدغن رود که تا فرصت باقیست جد تمام ، مصروف داشته ، مطابقِ فرموده بعمل آورند -

شرفِ قبولِ التماسِ پانصدی ذات ، اضافه به منصب دولتخان ترین که مرقومِ قلمِ گوهر افشان شده بود ، موجبِ سرفرازیٔ این مرید و سببِ امتیاز و افتخارِ او گشت -

آنچه از آثارِ اقبالِ بیهمالِ اعلیٰ حضرت بتازگی رو داده ، کشته شدن میر عالم ، مخاطب بمیر کلان ثانی است که پلنگ[1] باشی و صاحبِ اهتمامِ برجِ نو و برجِ خاکستر بود و در سلکِ مردمِ خوبِ والیٔ ایران انتظام داشت و یک یوزباشی که نامش معلوم نشد - و صورتِ قصه آنکه روزی یکی از توپهائی کلان که بر برجهای مسطوره انداخته میشود واشد ، قضا را بآن بدکیشِ فتنه سرشت و یوزباشیٔ مذکور که در برجِ نو نشسته ، فرد می باختند رسیده و هر دو را بخاکِ هلاک انداخته ، آنچنان بیادِ فنا برداد که مقهورانِ قلعه اعضائی آنهان را که بهوا رفته پراگنده شده بود ، بتفحصِ بسیار بدست آورده در گورِ مذلت و ادبار فرو بردند ، از نابود گشتنِ آن مفسدان ، غریوی از نهادِ مخذولانِ قلعه برخاست - میگویند که او پسرِ میر کلانِ خفاچه است که در عهدِ عباس اعتبار و حالتی داشت و در قلعهٔ بغداد مصدرِ ترددات شده بود و عموئی او جاندار از مردمِ معتبرِ شاه طهماسپ بوده -

پیرِ دستگیر سلامت ! درینولا مخبری که پیش آثار ، والیٔ ایران فرستاده بود تا رقمِ او و مکاتیبِ خلیفه سلطان و دیگر ارکانِ دولتِ ناپایدارش (ص : ۱۸ ب) متضمنِ خبرِ تعین نمودنِ کومک رسیده ، شبِ سه شنبه یازدهم روزِ تحریرِ عرضداشت ، میخواست که از طرفِ مور چالِ طاهر خان بقلعه در آید - چون مردمِ مور چال او را بیگانه دانسته قصدِ گرفتن کردند ، فرصتِ در آمدن بقلعه نیافته و سراسیمه شده ، خریطهٔ

---

[1] - ن - ا : بیگ

نوشته جات را الداخته بدر رفت و بدست نیامد ۔ روز آن خریطه پیدا کرده نزد این مرید آوردند ۔ رقمی که بنامِ آثار بود با عرضداشتِ این فدوی باقی مکاتیب با عرضداشتِ وزیرِ بی نظیر ، از نظرِ انور خواهد گذشت ۔

و در همین تاریخ ، شجاعت خان که چند کروه پیش رفته و از انجا مردم را بقراولی میفرستد ، قزلباشی را که کرم بیگ برادر قلعدار زمین داور که با دویست کس بقصدِ اتلافِ مزروعات مابینِ زمین داور و قندهار آمده سه چهار کس بجهتِ خبر فرستاده بود و او از رفیقان جدا مانده بدست قراولانِ شجاعت خان افتاده بود و قریب بآنچه از نوشتهائی مسطوره ، مفهوم شده تقریر می نمود ، پیش این مرید فرستاد ۔ او را همراهِ یساولان که حاملِ این عرضداشت اند ، روانهٔ درگاهِ معلیٰ ساخت ۔

و نیز بتاریخِ مذکور دو نفر که قبل ازین این مرید برایٔ تجسس اخبار ، بفرات فرستاده بود ، آنها تا موضع سبز وار رفته مراجعت نموده ، رسیده ظاهر ساختند که دو سه هزار کس از غنیم مردود جریده به بست رسیده اند ، بشجاعت خان تاکید نمود که مردم کمی[1] لشکرِ ظفر اثر را نگذارد که از قراولان پیش میرفته باشند ۔

حق عز شانه ، اعدائی دولتِ موید را منکوب و مقهور و مریدانِ را مظفر و منصور گرداناد !

——:o:——

الف ۲۸

قلعه قندہار کے باروت خانہ میں ۲۷ جمادی الثانی کو زبردست دھماکہ ہوا ۔ اس کی روئداد اس خط میں درج ہے ۔ تاریخ وار لحاظ سے یہ خط پہلے مکتوب سے پہلے کا ہے ۔ پچھلے مکتوب میں اورنگ زیب دشمن کے ان بڑے بڑے افسروں کے بارے میں جو ایک دوسرے حادثے کے شکار ہوئے ہیں بادشاہ کو لکھ چکا ہے ۔

---

۱ ۔ ن ۔ ا : کہی ۔

حضرت ظل الهی : کمترین مریدان فدوی زمین خدمت ، بلب ادب بوسیده ، مراسم عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره صفت بعرض مقدس میرساند که یک پاس از روز چهار شنبه بیست و هفتم شهر مبارک جمادی الثانی برآمده ، از تائیدات اقبال بیزوال پادشاهی ، دوران قلعه غریب سانحه روئداد ـ

تفصیلش آنکه ظاهرا آثار نابکار محمد هاشم وزیر و شیخ علی مستوفی خود را با آقا علی ضابطه[1] حاصل چهل یک ، محمود بیگ ارباب قندهار و میر بازار و پسر علی بیک جنبه دار باشی و جمعی دیگر فرستاده بود که انبار خانه باروت که در قلعه دامن کوه است ، وا کرده ، بر آورد باروت نموده ، پارهٔ ازان بتوپ اندازان و تفنگچیان قسمت کنند و آنجماعه هنوز دست بکار نبرده بودند که قضا را آتش تنباکو از دست شخصی که نزدیک جوالهای گو گرد که در گوشه باروتخانه بود ، تنباکو می کشید ، در گو گرد افتاد تا آگاه شدن مردم ، آتش بلند شد ـ در این اثنا گروهی از متحصنان ، بقصد فرونشاندن آتش ، هجوم آورده ، هرچند سعی نمودند ، فائده نکرد و باروت در گرفته صدائی (ص : ۹، ا) هولناک برخاست و اکثر خانه های شهر بلرزه درآمده ، باروت خانه با عماراتی که متصل آن بود ، بخاک تیره برابر گشت و از انجا تا دروازهٔ ما شوری[2] که خیلی مسافت است ، خانها را سیه ، بازار بعضی افتاده و بعضی ترکیده ، پارچهائی سرب و سنگهائی بنیاد انبار خانه که بر هوا رفته بود ، باسپ و آدم رسیده ، بسیاری را مجروح ساخت و قریب یکصد و پنجاه کس از سپاهی و ستا وغیره در آتش سوخته بباد فنا بر رفت و از روشناسان قلعه که باینجا آمده بودند جز محمد هاشم وزیر ، کسی نجات نیافت ـ پسر علی بیگ مشرف بر هلاک است و دیگران نیم سوخته ، بهزار خواری بر بستر بیماری افتاده ، جان میکنند ـ آری از قوت طالع اقبال مطالع اعلیٰ حضرت ، وقوع امثال این غرائب بعید نیست ـ

---

۱ ـ طابطه

۲ ـ ماشور

پیر و مرشد دو جہانی سلامت ! ہر روز از توپہائی کلان دو گولہ کہ مقرر شدہ ، می اندازند و بیشتر بر برجہائی قلعہ رسیدہ کار میکنند و توپہائی قلعہ را از کار می اندازند و مقہوران قلعہ آنچہ روز منہدم میشود ، شب دست بدست میسازند و توپ انداز میکنند ۔ اگر ازین طرف توپ بسیار انداختہ می شد ، تا حال دو سہ برج قلعہ نوعی انہدام می یافت کہ مردودان را فرصت ساختن و توپ انداختن نمی شد ۔ این اخلاص سرشت بقدر مقدور در پیش رفت کار ہمہ جہت جد و جہد ، مصروف میدارد و صلاح دولت را موافق دریافت قاصر خود ، با دولتخواہان درمیان می آورد ۔ حقیقت مور چال[1] کوہ چل زینہ و دیگر مور چالہا[2] از عرائض خان سعادت نشان کہ در جواب فرامین مطاعہ بدرگاہ معلیٰ ارسال می دارد ، مفصل بعرض خواہد رسید ۔

قبلہ و کعبہ[3] این مرید سلامت ! قبل ازین آنچہ از تقریر کسان دولتخان ترین معلوم شدہ بود با عرضداشت سابق ، معروض داشتہ ۔ درین ولا ظاہر ساختند کہ اوزبک موضع بالغر[3] را کہ از مضافات مارو چاق است تاختہ ، مواشئی بسیاری کہ درین سہ چہار سال دران مکان جمع شدہ بود بردہ ، غریوی در سرحد خراسان انداختہ ۔ چون این خبر شہرتی تمام دارد ، یقین کہ از تقریر مردم دیگر بعرض اقدس رسیدہ باشد ۔

——:o:——

الف ۲۹

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو اورنگ زیب کو ۱۶ رجب ۱۰۶۲ھ کی شام کو ملا ۔ اس ضمن میں اورنگ زیب ۱۸ رجب تک کے محاصرہ کی رپورٹ بھی عرضداشت میں درج کرتا ہے ۔

---

۱ ۔ ملچار

۲ ۔ ملچارہا

۳ ۔ ن ۔ ق : مالسر

بحضرت ظل الهی : مرید فدوی ، وظائفِ ارادت و عقیدت بجا آورده ، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند که همائی اوجِ سعادت و شرف ، یعنی منشورِ ساطع النور ، عنایت گنجور که مصحوبِ محمد شریف و رستم یساولان بود ، آخرِ روز یکشنبه ، شانزدهمِ رجب المرجب ، سایهٔ اقبال بر تارکِ افتخارِ این جانسپار انداخته ، جهان سر بلندی و سرافرازی بخشید و باداتیٔ چنین (ص : ۹۱ ب) عاطفت ، آدابِ مریدی و تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسید -

حکمِ ارفع بنفاذ پیوسته که مقدماتِ بسیار ، در فرمانِ عالیشان که بنامِ خانِ سعادت نشان ، صادر گشته ، نوشته شده ، آن را خوانده ، جوابِ بخانِ مذکور بگوید که بدرگاهِ معلیٰ عرضداشت نماید ، در هرچه آن مرید ، بهبودِ خود داند و راضی باشد ، آنچنان خواهیم -

شکرِ این عنایات و تلطفاتِ بے پایان که از مکمنِ لطف و احسان نسبت باین مرید ، ظهور می یابد ، بکدام زبان ، بیان تواند نمود -

قبلهٔ این مرید سلامت ! بهبود و صلاحِ حالِ مریدان ، بابلغِ وجهی ، بر مرشدِ صافی ضمیر کاملِ مکمل ، هویدا است - حسب الحکمِ الاقدس ، در جوابِ آن مقدمات ، بمقتضائی وقت آنچه بخاطرِ فاتر رسیده ، بوزیرِ بے نظیر مذکور نموده ، از عرضداشتِ ایشان بعرضِ مقدس خواهد رسید - دیگر هرچه بخاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرت ، پرتو اندازد ، بهبودِ این مرید ، همان خواهد بود -

قبل ازین بتاریخِ یازدهم شهر مسطور ، عریضه در جوابِ فرامینِ مطاعه بدستِ ساقی بیگ وغیره یساولان بدرگاه سلاطین پناه ارسال داشته ، از نظرِ انور خواهد گذشت - بعد ازان تا روزِ تحریرِ این عرضداشت ، که سه شنبه بزدهم است ، چیزی که رونهداده ، دستگیر شدنِ کسان والیٔ ایران است با رقمِ او و نوشتجاتِ ارکانِ دولتِ بے ثباتش که باتارِ سراسر ادبار فرستاده بودند ، از انجا که درین نوشتهای مطلبی زاید بر مکاتیبِ سابقه نبود ، این فدوی بعضد الخلافه سعدالله خان گفته که کیفیتِ

گرفتار شدن فرستادہائی مذکور و تقریر آنها نوشته با آن رقم و خطوط بدرگاه آسمان جاه روانه سازد ـ

پیر دستگیر سلامت ! چون بصواب دستور انور قرار یافته که اول جانب دروازهٔ ما شوری[1] که مور چال آن رکن رکین دولت است ، دمدمها ساخته توپهائی کلان بالا برند ـ چنانچه حقیقت آن پیش ازین مفصلاً معروض گشته ـ بنابرین این مرید یک کس سربراه خود را تعین نموده بود که دمدمهائی دست چپ آن سیبه باہتمام او تیار شود و او جد فراوان بکار برده ، انشاء الله تعالیٰ تا ہشتم شهر حال دمدمها را باتمام میرساند و دمدمهائی جانب راست ، مابین مور چال خان سعادت نشان و قاسم خان که بعهدهٔ محمد صالح ، مشرف توپخانه است نیز ، تا بیست و پنجم ، تمام خواہد شد ـ قدغن بلیغ رفته که بعد اتمام دمدمهائی ، توپهائی را بالا برآورده ، در انداختن دیوار سعئی موفوره بظهور آورند ـ

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات ـ سلامت ! در مور چال دستور وافی خبرت ، صائب تدبیر کار بسیار شده ، سیبه را بخاک ریز خندق رسانیده اند و از انجا بجائی[2] (ص : ۲۰ الف) خندق ندارد میل کرده ، ارادهٔ نقب زدن و کوششی که باید بعمل می آورند ـ مردم بسیاری از نوکران خان کاردان بکار آمده اند و زخمی شده و قاسم خان ہم در پیش بردن سیبه و حفر نہر بدر رو آب خندق ، فراخور مصالح ، تقصیر نکرده ملازمان این مرید کنگری که قبل ازین برپا کرده بودند و حقیقت آن بعرض اشرف رسیده ، استوار ساخته ، سوائی[3] آن درین چند روز ، باوجود ہجوم مردودان قلعه که از اول شب تا آخر ، بلا فاصله از دریچهای که در دیوار قلعه وا کرده اند بسه طرف آمده ، بباد بندوق آتش جنگ می افروزند و عمله و فعله را از کار باز داشته ، فرصت نمیدہند و جمعی از طرفین کشته و خسته میکردند ـ سه کنگر دیگر که ہمگی جای سه ہزار

---

۱ ـ م: شور

۲ ـ بجا به

۳ ـ سوی

کس باشند ساخته در استحکام آن و ہنگامہ زد و خورد گرم است و چون از کنگرہائی دیوار قلعہ جز سنگہای کلان نیست و سبیہ پیش نمیتوان برد اگر سرعت نمودہ بی تدبیرہا کنند ، ملاحظہ آن دارد کہ مبادا جماعتی ، تا رسیدن بپائی دیوار ، تلف شوند و مورد عتاب و خطاب گردد ۔

ازین جہت بصوابدید خان دستور الوزرا قرار یافتہ کہ راجہ راجروپ و راجہ بدن سنگھ[1] کہ پیادہای تفنگچی کوہ رو دارند و بودن آنہا دران ضلع مناسب تر است ، بمین و بسار مور چال نمایند تا جنگ قلعہ نشینان کہ از سہ طرف است ، منقسم شود و عملہ و فعلہ را بقدر فرجہ دست دہد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ، پس از آمدن آنہا بدین طرف حتی الامکان ، مور چال را قریب بہ دیوار قلعہ بردہ ، استحکام خواہد داد و بر تقدیریکہ جانب سبیہ خان سعادت نشان کہ بالفعل تمامی توپہائی کلان بانجا آوردہ میشود ، کار دلخواہ صورت بگیرد ۔ جمیع توپہا را باینجانب آوردہ ، دیوار این طرف مسمار کردہ یورش نمودہ خواہد شد ۔

فتاح علی الاطلاق سائر مریدان را ، توفیق جانفشانی و خدمت گذاری ، پیش از پیش عطا فرمودہ ، اکنون ضمیر خورشید نظیر اعلیٰ حضرت را ، بوجہ احسن بمنصہ ظہور جلوہ دہد ۔ آمین !

—:o:—

الف ۳۰

اس خط میں اورنگ زیب دو شاہی فرامین کا تذکرہ کرتا ہے جو اسے یکم رجب بروز جمعہ اوایل وقت میں اور ۲۳ رجب کی رات کو ملے ۔ اسی خط میں وہ محاصرہ کے ان اصولوں کی توضیح کرتا ہے جن پر عمل پیرا ہو کر قلعے کو فتح کیا جا سکتا ہے ۔ اس کی رائے میں محاصرین کی پوری کوشش ایک ہی محاذ پر مرکوز ہونی چاہیے ۔

---

۱ - ن ۔ ا : مدن سنگھ

بحضرت ظل الهی : مرید اخلاص سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، وظائف عقیدت ، از خلوص طویت بجا آورده ، ذره صفت بعرض مقدس میرساند ، دو یرلیغ عالم مطیع که مصحوب یساولان بود ، اولین روز جمعه بیست و یکم رجب المرجب و دو یمین شب مبارک دو شنبه بیست و چهارم شهر مسطور ، سایه ورود انداخته ، سعادت بر سعادت و شرف برشرف افزود و فرق مباهات این مرید را بفلک الافلاک سود ـ

رقم پذیر خامه الهام تصویر شده که" از دو جانب یورش باید نمود ـ"

پیر دستگیر سلامت ! چون توپهائی کلان این مقدار نیست که دیوار اطراف قلعه را ، بیکدفعه منهدم توان ساخت و تا راهی بهم نرسد ، یورش مناسب نیست ـ بنابران بصواب دید دستور واف خبرت قرار یافته که نخست جانب مور چال ایشان درجائی مقرر ، این اراده ، از قوه بفعل آید و بر تقدیری که دران طرف رخنه[۱] نشود یا بعد ازان برای گرفتن قلعه کوه ، ضرور باشد تمامی توپها را ، بمور چال ملازمان این مرید آورده و دیوار قلعه را ، منهدم ساخته یورش نمایند ـ چنانچه بموجب همین قرار داد ، دران جانب دمدمها برپا میشود ـ هرگاه ازان کار فراغ دست دهد ، توپها را بالا برآورده و در ساعتی که دستور الوزرا اختیار کند ، سر داده دیوار را بیندازند و این مرید باتفاق آن رکن السلطنه وجمعی از بندها در انجا حاضر بوده مردم را بدوانند و از سه طرف دیگر ، بصدائی نقاره و کرنا ، هنگامه جمعیت و ثبات مردودان را برهم زده ، سراسیمه و پراگنده سازند ـ اگر بخاطر مقدس میرسد که باوجود عدم رخنه و انهدام دیوار ، جانب کوه نیز همان روز یورش شود ، درین صورت حکم صریح ، شرف نفاذ یابد تا هرگاه خان سعادت نشان ، دیوار طرف مورچال خود را منهدم نساخته ، قصد یورش نماید ، این جانسپار نیز ، که زندگی را بانجام این کار میخواهد ، باتفاق شاه نواز خان[۲] و راجه پهاڑ سنگه و جمعی که درین طرف اند ،

---

۱ ـ رخه

۲ ـ شاه خان

تکیہ بر اقبال بیزوال بادشاہی نمودہ ، بمحل درآمدن مقید نشدہ ، تا جائی کہ مقدور باشد ، مردم بدواند -

حکم گیتی مطاع ، بنفاذ پیوستہ کہ "راجہ جیسنگھ را ، باجمعیت خوب ، جائیکہ شجاعت خان و قباد خان قیام دہد مناسب نماید -"

قبلہ و کعبہ این فدوی - سلامت ! سابقاً قرار یافتہ کہ شجاعت خان و قباد خان با پنجہزار سوار ، تا کوشک نخود و میمنہ رفتہ ، خبر دار باشند - چون در ہمان ایام خبر رسیدن جمعی ، از غنیم لئیم ، نزدیک یاب بہم متدا آمد ، از انجا کہ با ہمراہان آنہا اعتماد ثبات قدم نبود ، پیش رفتن آنجاعہ ، مصلحت ندیدہ ، باستصواب عضد الخلافت سعد اللہ خان مقرر گشت کہ بر پنج گروہی لشکر ظفر قرین بودہ ، قراولان را تا کوشک نخود و میمنہ بفرستند و برائی مزید احتیاط ، خواجہ عنایت اللہ و شاہ محمد قطعن با جمعی ، تعین شدند کہ بطرف درہائی کہ نوبت اول مقہوارن از انجا درآمدہ و تاخت نواحئی قلعہ قندہار نمودہ بودند ، کمال محافظت و آگہی - بکار برند و چون گروہی از مردم لشکر نصرت اثر ، بگفتہ شجاعت خان باز نیامدہ (ص : ۲۱ ل) از قراولان گذشتہ ، پیشتر رفتہ دواب را بصحرا سر دادہ بودلد ، یار حسین و ابدال گرز بردار را فرستادہ کہ آنہا را کام نام برگردانیدہ ، عقب قراولان آورند - راجہ جیسنگھ بالفعل با مردم فوج ہراول ، طرف دروازۂ خضری کہ خالی بود ، فرود آمدہ سیبۂ خوب اگرچہ نفعی بران بجز محاصرہ مترتب نیست ، پیش برود - دیگر بندہا جا بجا در مور چالہا قسمت شدہ اند - اگر بخاطر اقدس برسد کہ سوائی فوج ہراول جمعیتی دیگر از مور چالہا کہ درین ایام خواہش کومکی زیادہ مینمایند ، بر آوردہ ہمراہ او نمودہ ، جائیکہ شجاعت خان است فرستادہ آید ، جانب دروازۂ خضری ، خالی باشد - حکم صریح شود تا موافق آن کار بند گردد -

---

۱ - ن - ل : بلمذ

قبلهٔ حاجات ، کعبهٔ مرادات سلامت ! اگرچه تفصیل بعض سوانح که روی میدهد ، از عرائض خان سعادت نشان و روز نامچهٔ وقائع ، البته بمسامع جاه و جلال میرسیده باشد ، لکن چون مکرر قدغن رفته که این فدوی ، حقائق را ، فصل برنگارد ، ناگزیر شطری معروض میدارد که اول صبح شنبه ، بیست دویم شهر حال ، جماعتی انبوه مسلح ، از قلعه برآمده بر مور چال وزیر با تدبیر ریختند و مردم ایشان آگاه شده بمدافعه پرداختند طرفین دست به تیر و کمان و شمشیر برده کوشش فراوان نمودند ـ چنانچه سه چهار گهری آتش قتل و جدال اشتعال داشت و از بالائی قلعه و کمر کوه ، باران بندوق می بارید و جمعی کثیر از مردم خوب خان سعادت نشان ، با مصطفی نام افغان جماعه دار که دوازده هزار روپیه سالیانهٔ او بود کشته و خسته شدند و از مخذولان نیز جمعی بزخم تیغ و تیر ، مقتول و مجروح گشتند ـ

دیگر آنکه ، چون راجه راج روپ را گرفتن برجهائی چل زینه که تعهد آن نموده بود ، دست بهم نداد و پیش این مرید و دستور تمام دانش آمده ظاهر ساخت که اگر طرف قیتول و علی قابی[1] مور چال نماید ، مساعئی جمیله بظهور رسانیده ، تدارک گزشته خواهد کرد ـ از انجا که مطمح نظر برآمد کار است و معهذا پیاده هائی کوه رو و بندوتچی همراه او بسیار بودند باتفاق وزیر بینظیر تجویز شد که راجه دیبی سنگهو شادمان کهکر بادویست پیاده بندیله پادشاهی ، بطرف چل زینه بجائی او بروللہ و مظفر حسین که اظهار کار طلبی مینمود ، با بعض بندهائی زیر منصب[2] تعینات کابل درین ضلع بیایند و راجهٔ مشار الیه روزی چند بجمع ساختن مصالح کنگر گزرانیده ، هفته پیش ازین ، نزد دستور الوزرا رفته نمود که راهی بنظر مردم من در آمده که از انجا ، بدزدی ارک قتول را مسخر میتوان ساخت و ایشان خاطر خود را جمع کرده ، این سخن را باین مذکور نمودند ـ

---

۱ ـ قتول و علی قالی
۲ ـ ن ـ ا : ریزه منصب

هر چند نظر (ص : ۲۱ ب) هوشیاری و خبرداری[*] قلعه نشینان ، بغایت بعید نموده ، معقول نمی شد ، اما چون راجه راج روپ جد تمام داشت و مبالغه میکرد ، از ملاحظه[*] آنکه مبادا چون فرصت فوت شود و او ارادهٔ خود را خود بعرض اشرف رساند ، تهاون درین باب ، سبب عتاب پادشاهی گردد ، برائی الزام حجت و دفع گفتگوئی او ، مقرر شد که در کمین بوده ، هرگاه قابو بیابد ، از روئی فهمیدگی و پختگی ، پیش نهاد خودش بعمل آورده و مهما امکن ، در اخفائی این راز ، کوشش میرفت و بجهت سرانجام این مطلب ، مصالح و کومک و آنچه او میخواست ، خان سعادت نشان رو براه نمود ، تا آنکه شب یکشنبه که ساعت مختار او بود ، دستور صایب تدبیر بحسب خواهش و التماس او ، و باقی خان و راجه مدن سنگه ، و چتر بهوج وغیره را که درین سمت مور چال داشتند و قریب هزار سوار از مردم انتخابی خود مقرر کرده که شریک خدمت بوده ، کمک نماینده و خود برائی همه کس جا و مکان ، مقرر ساخت و بهمین قرار داد ، اول شب یکشنبه[*] مذکور ، راجه‌راج روپ جاعتی را فرستاده ، خود در کمر کوه سنگهارا پناه ساخته[۱] و در چترها[۲] جا گرفته خان سعادت نشان را ، خبر کرد و باقی خان کار طلب و راجه مدن سنگه و چتر بهوج چوهان وغیره ، جمعیتها را همراه مردم وزیر بینظیر ، بموجب قرار داد بجانب علی تابی[۳] فرستاده نزد راجه راج روپ آمدند و این مرید نیز سی صد سوار چیده از ملازمان خود ، بهمراهئی او تعین کرده بود - درین اثنا میان راجه راج روپ و مظفر حسین گفتگو می شود - چون شب بود و مردم کومکی بسیار جمع شده بودند ، آواز بلند گشت و تا طلوع ماه که یک پهر شب مانده ، سر مو اثری از فرستادهای راجه[*] مذکور پیدا نشد -

---

۱ - سنگهها را پناه ساخته -

۲ - ن - ا : حجرها -

ممکن ہے چپرہا (چھپر) یا حجرہ ہاہو -

۳ - علی تالی -

وقتی که چهار گهڑی از شب ، باقیالده خبر رسید که مردم یک طرف متحصنان را بیدار یافته بر گشتند ـ راجه راج روپ بندہای پادشاہی را ، از کیفیتِ حال آگاہ ساخته گفت که مراجعت نمایند و خود تا آمدنِ مردمش که پیش رفته بودند ، بہا نجا توقف کرد و جمعی دیگر نیز از روی کار طلبی با او ماندند ، قضا را در این ضمن کسِ راجهٔ مذکور نا فہمیده ، باو خبر رسانید که جمعی از مردمِ او ، بالائی کوه رفته بقلعه در آمدند و او از خامکاری و سراسیمگی ، بران سخنِ بے بنیاد ، اعتماد کرده ، کرنا کشیده نقاره لواخت و بخانِ رفیع مکان مژدهٔ فتح فرستاده مردم که مراجعت نموده بودند ، از آواز کرنا و نقاره باز آمده حاضر شدند و معلوم گشت که آن خبر اصلی نداشته ، مقارنِ این حال ، آفتاب پرده دری آغاز کرد و طالع گردید و غنیم خبر دار شده صحبت ، رنگِ دیگر گرفت ـ متحصنان ہجوم آورده گروہی را که بالائی کوه برآمده بودند (ص : ۲۲ الف) بیادِ تفنگ گرفته برخی را کشته و خسته ساختند ـ

بالجمله از انجا که وقت مقتضیِ آن نبود که باز خواستِ این غفلت و خطائی عظیم ، از راجه راج روپ کرده آید ، تو بیخ و سرزنش زبانی نموده ـ چون ازین سمت ، او را یاس حاصل شد ، نوعیکه پیش ازین مقرر گشته بود ، این مرید او را جانبِ مور چال خود آورده که شاید در اینجا مصدرِ خدمتی شایسته گشته ، عرقِ انفعال از چهرهٔ حمیتِ خویش پاک سازد و بآن وسیله از عتابِ بادشاہی ایمن گردد ـ

آفتابِ خلافت و جہان بانی از مطلعِ اقلیم کشائی و کشور ستانی تابانِ بماناد !

—:o:—

الف ۳۱

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۲۹ رجب کو وارد ہوا ۔ اس خط میں بادشاہ نے حتمی طور پر حکم صادر کر دیا ہے کہ حملہ دو طرف سے ہونا چاہیے ۔ اورنگ زیب اس خط میں بڑی توپوں کی کمی کی بنا پر اختلاف رائے کی جرأت کرتا ہے ۔

حضرت ظل الهی : مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و مراسم ارادت که سرمایهٔ هزاران سعادت است ، بجا آورده ذره آسا بعرض اقدس اعلیٰ میرساند که بورود کرامت آمود والا منشور ، لامع النور که آخر روز مبارک دو شنبه ، یازدهم ماه تیر ، در جواب عرضداشت این فدوی ، زینت تحریر یافته بود ، اول روز شنبه شانزدهم ، شهر مسطور ، مطابق بیست نهم ، رجب المرجب احراز سعادت نموده ، آرائش تارک افتخار و امتیاز خود ساخت ـ حکم جهان مطاع عالم ، بنفاذ پیوسته که "از دو جانب که ممکن است باید یورش نمود ـ از یک جانب ، یورش نمودن اصلا مناسب نیست ـ دو توپ سورتی بهان طرف که پست بوده باشد و شش توپ کلان دیگر درمور چال خان سعادت نشان آورده ، همین که راه بهم رسد یورش نموده ، بعنایت الٰهی قلعهٔ پایان و بالا کوه را مفتوح سازند ـ"

قبلهٔ این مرید سلامت ! آنچه بخاطر ملکوت ناظر ، که مطرح اشراقات غیبی و الهامات لاریبی است رسیده ، عین صواب است و امتثال آن ملازم این مرید ـ موافق دریافت قاصر خویش ، نظر بآنکه توپ های درست ، که حقیقت آن از عرضداشت رکن السلطنت سعد الله خان بعرض مقدس خواهد رسید آن مقدار نیست که یک دفعه از دو طرف ، دیوار قلعه را توان انداخت و تا دیوار رخنه پذیر نشود و راه در آمدن مردم وا نگردد دویدن مناسب نیست ، معروضداشته بود که بالفعل از یک سمت یورش کرده شود ـ الحال که حکم صریح صادر گشته که البته از هر طرف باید دوید ـ هر چند معلوم است که از ضرب دو توپ سورتی ، بلکه یک توپ درست که در ینجالب است ، چه قدر رخنه خواهد شد ، اما برای پاس حکم گیتی متاع ، بهیچ چیز مقید نشده ، روزی که بصلاح وزیر بینظیر قرار یابد و جانب مور چال ایشان در دیوار قلعه رخنه بهمرسد ، انشاء الله تعالیٰ بموجبی که ارشاد یافته ، دو گهڑی از شب مانده ملازمان خود را با جمعی از بنده های بادشاهی که ازین طرف اند ، تعین خواهد ساخت که یورش نموده (ص : ۲۲ ب) بتائید الٰهی و اقبال بیهال بادشاهی خلافت پناهی ، در گرفتن قلعهٔ کوه ، دقیقه از دقائق سعی و تلاش ، نامرعی نگزارند ـ امید که فتاح علی الاطلاق ، بمحض کرم خویش ، مکنون

خاطرِ مقدس را ، از پردهٔ غیب بمنصهٔ شہود جلوه نما گردانیده مریدان و بندہا را در پیش گاہِ اقدس ، آبروی کرامت فرماید ۔

شرف اندراج یافتہ کہ "گرفتن دو قلعهٔ دیگر ، در پیش است ۔ ہر چند در زود گرفتنِ دو قلعهٔ قندہار سعی کرده شود بہتر است ۔"

پیر و مرشد و حقیقی ۔ سلامت ! این فدوی فراخورِ اختیار و اقتدارِ خویش ، در تاکید ، تقصیر نکرده و نمی کند ۔ مدتی است کہ کار ۔ بر آوردنِ آبِ خندق و معاملهٔ نقب ، از رہگذرِ قلتِ مصالح موقوف مالده ، پیش نمی رود و این مرید ، چون از نحوای کار دریافتہ بود کہ تسخیرِ قلعہ بدین تدبیر متعذر می نماید ۔ قبل ازین بچندگاہ معروضداشتہ کہ طریقِ گرفتن منحصر در یورش است ۔ الحال نیز فرصت باقی است ۔ اگر دیوار ہائی آنطرف ، زود منہدم گردد ، خوب است ۔ تفصیلِ حقیقتِ کاریکہ شده و میشود و در نظر دارند ، از عرضداشتِ دستور الوزرا و واقعهٔ کہ درین ولا مرسول گشتہ و بعد از انکہ بنظرِ دوربین دقیقہ سنجِ اعلیٰ حضرت درآید ، پرتوِ ظہور خواہد انداخت ۔

سراوقِ عظمت باو تادِ خلود مربوط باد !

——:o:——

الف ۳۲

پہلی شعبان ۱۰۶۲ھ کا لکھا ہوا شاہی منشور اورنگ زیب کو ۴ شعبان کو ملا ہے ۔ اب تک قلعے کے محاصرہ کو دو ماہ ہو چکے ہیں ۔ اس زمانے میں شاہ جہان کابل میں مقیم تھا ۔ اس خط سے ایک تو شاہجہاں کے بے جا اصرار اور دخل اندازی کا پتا چلتا ہے ۔ دوسرے اس بے پناہ ضبط اور ڈسپلن کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو اورنگ زیب نے ایک منصب دار کی حیثیت سے اپنے اوپر عائد کیا ہوا ہے ۔ وہ دستور الوزرا سعداللہ خان کے ایک ماتحت کماندار کی حیثیت سے کام کر رہا ہے ۔ یہ عرضداشت ایک ایسے منشور کے جواب میں ہے جو بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مریدِ عقیدت سرشت ، زمینِ خدمت بلبِ

ادب ، بوسیده و مراسمِ ارادت ، از صفائی طویت بجا آورده ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که والا منشور لامع النور که آخرِ روز مبارک دو شنبه غره شعبان المعظم ، مرقومِ قلمِ جواهر رقم شده بود ، پاس آخرِ روزِ شنبهٔ ششم شهرِ مذکور ، مصحوبِ یساولانِ سرکارِ معلیٰ ، شرف ورود بخشیده ، سحبِ افتخار و مباهاتِ این مرید گردید ـ تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده ، آن گرامی عطیه را آرائشِ تارکِ امتیازِ خود ساخت ـ

زینتِ اندراج یافته که "در بر باب ، آنچه بخاطرِ مقدس میرسد ، نوشته میشود ـ قصهٔ زمین بر سرِ زمین گفته اند ـ برچه بخاطرِ آن مرید و وزیرِ شالسته بهمه صفات آراسته برسد بعمل آورند ، دو ماه شد که لشکرِ ظفر قرین ، قلعه را قبل دارد و بجهتِ خراب نمودنِ دیوارِ قلعه بالائی کوه ، سه توپ که در مور چالِ آن مرید است ، بانجا نگاهدارد ـ"

عالمیان سلامت ! این فدوی که خدمتِ پیر و مرشدِ خود را ، سرمایهٔ سعاداتِ دین و دنیا میداند ، و زندگیٔ خویش را ، محض برائی آن میخواهد ، درین مدت که باتفاقِ دولتخواهان بمحاصره پرداخته حتی المقدور ، در هیچ باب از خود راضی نبود و نیست و آنچه بدریافتِ قاصرِ خود می آید ، بخان سعادت نشان میگوید ـ حق عز شانه ، جمیع بنده ها را ، توفیقِ خدمتگاری و جانسپاری کرامت فرموده مکنونِ خاطرِ مقدس را ، بوجهِ احسن جلوهٔ ظهور بخشد ـ (ص : ۲۳ ا)

از انجا که قبل ازین باستصوابِ دستور الوزرا مقرر شده بود که نخست جانبِ دروازهٔ ما شوای که مور چالِ ایشان است دمدمها ساخته و توپها بالا برده ، دیوارِ آنطرف انداخته یورش نموده شود ـ این فدوی بهان قرار داد در سرانجام و اتمام دمدمها قدغنِ بلیغ نموده ، حقیقت را معروض داشته بود ـ درینولا که دمدمها تیار شد ، وزیرِ صایب تدبیر ، توپِ لشکر را باسه توپِ کلانِ دیگر ، بانجا برده و روز ، متواتر ، توپ بسیار سر داده ، آخر ظاهر نموده که ازین توپها در آنطرف کاری نمی کشاید و رخنه پدید نمی آید ـ این مریدِ جانسپار را غیرتِ تربیتِ آنحضرت دامن‌گیر گشته بران داشت که توکل بر فضلِ کردگار تعالیٰ شانه نموده ، یکبار از

جانبِ کوه ، یورش کند ، چه باوجودِ کمالِ توجه خاطرِ اقدس ، به تسخیر قلعهٔ قندهار و اجتماع چنین لشکری عظیم دست از قلعه باز داشتن ، از آئین حمیت و مردی دور است -

بنابران بجهتِ امضائی این عزم ، بصلاحِ خانِ سعادت نشان ، سوائی یک توپِ درستِ سابق و دو توپ دیگر از جمله توپهائی سورتی که در مور چالِ طرفِ دروازهٔ ما شوری بود ، باین طرف آورده و توپِ کلان فتح لشکر و یک توپِ سورتی بطرف علی قابی برده مستعدِ یورش است -

لیکن چون معامله یورش را اعلیٰ حضرت که مرشدِ کامل مکمل و بوفورِ دانش و بمزیدِ تجربه آزموده کارِ عقلائی روزگار اند ، بهتر میدانند و حکمِ گیتی مطاع بدین موجب نافذ گشته که هر گاه رخنه در دیوار بهمرسد ، یورش نموده - توپهائی که حقیقتِ آن از عرضداشتِ عضدالخلافت ، سعدالله خان ، بعرضِ اقدس رسیده باشد معلوم که چه قدر رخنه توانند کرد و جمیع دولتخواهان ظاهر ساختند که تا حکمِ صریح درینباب صادر نشود ، یورش مناسب نیست - چنانچه صورت ماجرای مفصلاً ، از عرضداشتِ دستور الوزرا ، بمسامعِ جاه و جلال خواهد رسید - لهذا ناگزیر کیفیتِ حال را ، معروض داشته منتظرِ حکم مجدد است ، هر چه در آئینهٔ ضمیرِ خورشید نظیر که مطرحِ الهاماتِ غیبی است پرتو اندازد ، بے توقف حکم شود تا مطابقِ آن ، بعمل آید - مقدماتی که در فرمانِ خانِ سعادت نشان مندرج بود ، جوابِ آن از عرضداشتِ ایشان ، بعرضِ ارفعِ اعلیٰ خواهد رسید -

آفتابِ عالمتابِ خلافت و سلطنت ، بر مفارقِ جهالیان تابان و نور افشان بماناد !

——:o:——

الف ۳۳

بادشاہ نے کابل سے ۵ شعبان ۱۰۶۲ھ کو ایک منشور بھیجا ہے جو اورنگ زیب کو ۱۰ شعبان کو ملا ہے - یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے - اس فرمان میں بادشاہ نے اورنگ زیب کو محاصرہ اٹھانے کا حکم دیا ہے -

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، بعد ادائی آداب عقیدت که عنوان صحیفهٔ سعادت است ، ذره صفت ، بعرض مقدس می رساند - منشور لامع النور که روز جمعه پنجم شعبان المکرم ، شرف نگارش یافته ، مصحوب ابو طالب و احمد یساول ، صادر شده بود ، دہم شہر ، سطور ، سایهٔ ورود (ص : ۲۳ ب) انداخته باعث امتیاز و افتخار این فدویٔ جانسپار گشت -

حقیقت وصول فرمان والا شان سابق و تهیهٔ مراجعت و تعذر توقف پس ازان ، بتفصیل از عرضداشت دستور تمام دانش بمسامع جاه و جلال خواہد رسید - اگرچه این مرید را بمقتضائی غیرت و حمیت که لازمهٔ مریدی و تربیت پیر و مرشد حقیقی است ، اصلا بخاطر نبود که باینطریق از اینطرف برگردد و اراده داشت که تا رمقی از حیات مستعار باقی است ، صرف جهد نموده بوسیلهٔ جانفشانی در پیشگاه اقدس ، آبروی پیدا کند - لیکن چون حکم والا ، چنین بود ، ناگزیر از اندیشهٔ خویش باز آمده برائی امتثال یرلیغ عالم مطیع ، بصوابدید وزیر با تدبیر ، بتاریخ که مقرر گشته و سابق معروضداشته عزم مقصد نمود - امید که از اقبال بادشاہی بمجرد رسیدن عساکر نصرت مآثر بحدود اعدائی مردود ، خاک ادبار بر فرق روزگار خود بیخته راه فرار پیش گیرند -

پیر دستگیر سلامت ! قبل ازین عرضداشت نموده که بموجب حکم مقدس ، مبارک خان و کاکر خان و وفادار خان را ، با جمعی از ملازمان خود ، از راہی که آمده بود ، بملتان رخصت نمود - ثانی الحال نامبردہا ظاہر ساختند که در این وقت که از فساد اقوام افغان آن سمت ، راه مزبور

خلل‌پذیر شده باشد ، فرستادنِ این جاءه ، مصلحت نیست و معهذا بعنایتِ قادرِ علی الاطلاق ، خاطرِ این فدوی ، از صوبهٔ ملتان و ضبط و ربطِ مهمات آنجا جمع بود . بنابران فسخِ این عزیمت نموده ، به تهانه دار قوشنج و دوکی نوشت که خود را بملتان رسانند ـ انشاء الله تعالی ، عنقریب این مرید نیز بغزنین میرسد ـ بعد ازان بنوعیکه حکم شود ، بعمل خواهد آمد ـ ظلِ ظلیلِ خلافت ابدی التظلیل بمااد !

——:c:——

الف ۳۴

بادشاہ کے دو فرمان جو ۸ شعبان اور ۱۰ شعبان کے لکھے ہوئے تھے اورنگ زیب کو باالترتیب ۱۳ شعبان اور ۱۴ شعبان کو ملے -

بحضرت ظل الهی : مریدِ فدوی زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده و وظائف عقیدت بجا آورده ، ذره صفت بعرضِ مقدس معلی میرساند ـ دو فرمانِ والا شان سعادت ترجمان که یکی روزِ هشتمِ شعبان المکرم و دیگری ده‌م شهرِ مذکور ، زینتِ نگارش یافته ، مصحوبِ یساولان صادر شده بود ، اولین روزِ شنبه و دومین فردای آن ، یک شنبه چهاردهم همین ماه متواتر پرتوِ ورود بخشیده ، شرف بر شرف افزود و فرقِ افتخارِ این مرید را ، بفلکِ دوار سود ـ آدابِ مریدی و تسلیماتِ بندگی بتقدیم رسانیده ، امتیاز و سر بلندی حاصل نمود ـ حقیقتِ روان شدنِ عساکرِ گردون مآثر از قندهار ، قبل ازین معروضِ درگاهِ خلایق پناه گشته ـ تا حال بمسامعِ جاه و جلال رسیده باشد ـ

مرشدِ مرید نواز سلامت ! چون این اخلاص کیش ، در معاملهٔ بلخ ، تمامیٔ لشکرِ توران زمین را ، از خان و سلطان و طبقاتِ دیگر مردم که دران مرتبه فراهم آمده بود ، مکرر آزموده یقین میدانست که خود ده دوازده هزار الِامانا[۱] (ص : ۳۴ ل) بے جان چه خواهد بود و برای

---

۱ ـ ن ـ ل : از بکان ـ

استیصال آنها ، نصف لشکری که در رکابِ سعادت اعلیٰ حضرت است ، کافی است - بنابران نمیخواست ، که دست از قلعه باز داشته ، با افواجِ قاهره ، بحصولِ مطلب برگردد - اما از انجا که حکمِ صریح بقدغنِ تمام ، نفاذ یافت که عساکرِ منصوره ترکِ محاصرهٔ قلعه کرده ، بے توقف معاودت نمایند و بعدِ شهرتِ این خبر و برگشتنِ قراولان و فتور در محاصره ، امتثالِ فرمان ثانی که در بابِ بکبارہ توقف صادر گشته ، متعذر بود - ناگزیر بصوابدید دولتخواهان ، اتفاقِ مراجعت افتاد -

پیرِ دستگیر سلامت ! این فدوی بعدِ مطالعهٔ منشورِ لامعِ النور که پیش ازین در بابِ سرعتِ قطعِ منازل ، بنامِ وزیر بینظیر بنفاذ پیوسته بود ، میخواست که پانزده هزار سوارِ خوش اسپه ، همراه گرفته بے ثانی ، با خانِ سعادت نشان ، با یلغار عازمِ تنبیه اعدائی ادبار شعار گردد لیکن چون سلامت گذشتنِ توپخانه بان عظمت ، در زودی ، بدین کثرت ، ازین راهِ پر آشوب مطلوب بود و آن بیحضورِ این مرید بعذر تمام داشت - بنابران بصلاحِ وزیرِ صافی ضمیر وافی تدبیر قرار یافت که تا قلات[1] اعرق توپخانه از خود جدا نکرده از آنجا این اخلاص سرشت و آن عضد الخلافه ، با جمعیتِ مذکور با یلغار ، متوجه پیش گردید و یکی از عمدها با باقیٔ لشکرِ ظفر قرین ، برسرِ راه بوده باحتیاط ، طی مراحل نماید - این مرید لشانی ، به شمشیر خان فرستاده که محلِ اجتماعِ مردودانِ الهان را بواقعی یافته ، بلا اهمال بنویسد و جمعی از واقفانِ آن سر زمین را نیز بجا سوسی تعین نموده که خبرِ منقح بیاورند - انشاء الله تعالیٰ پس از وصول بحوالیٔ قرا باغ ، پیش ازان اگر خبری مشخص ، از غنیمِ لئیم برسد و اثری ازان مقهوران پدید آید ، قصدِ استیصالِ آنها کرده ، بتائیدِ آلهی و اعتضادِ بیزوالِ بادشاهی ، دمار از روزگارِ آن گروهِ نکبت شعار ، خواهد بر آورد و بر تقدیریکه از استماعِ طنطنهٔ عزیمتِ عساکرِ فیروز مند ، هراسان شده و هزیمت را غنیمت شمرده روی ادبار ، براهِ فرار آورده باشند ، باستعجال

---

۱ - قلاب -

روانۂ آستان بوس اقدس خواہد گشت ـ

نیر عالم افروز خلافت و جہانبانی ، از مطلع اقبال و کشورستانی ، تا انقراض دوران ، تابان و نور افشان بماناد !

——:o:——

الف ۳۵

شاہجہان کا ایک منشور ۱۸ شعبان کو وارد ہوا ۔ یہ خط اس کے جواب میں ہے ۔ محاصرہ قندہار بادشاہ کے حکم سے ملتوی کر دیا گیا ہے ۔

شاہجہان اورنگ زیب کو اس ناکامی کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے ۔ وہ اورنگ زیب کو ملتان سے تبدیل کرکے صوبہ دار دکن بنانے کا فیصلہ کر چکا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : کمترین مریدان زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ ، ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال میرساند ـ منشور کرامت ظہور ، مصحوب امیر بیگ یساول ، صادر گشتہ بود ، ہشتم شعبان المکرم ، شرف ورود بخشیدہ ، تارک افتخار این فدوی را از اوج فلک دوار گذرانید ـ

مرقوم قلم جواہر رقم شدہ (ص : ۴۲ ب) کہ ''بسیار عجیب بود کہ با چنین سرانجام ، قلعہ بدست نیامدہ ـ''

پیر دستگیر ـ سلامت ! حقیقت سرانجام قلعہ گیری ، از عرضداشت اخیر دستور الوزرا کہ از قندہار بدرگاہ جہان پناہ ارسال داشتہ ، بعرض اقدس رسیدہ باشد ـ خصوصیات دیگر نیز بعد ادراک سعادت قدمبوس اشرف ، از تقریر ایشان مشروحاً ، در پیشگاہ خلافت ، پرتو ظہور خواہد انداخت ـ برحق سبحانہ و تعالیٰ ظاہر است کہ این مرید ہمہ وقت ، بمقتضائی اخلاص درست خداداد ، پیش رفت کار پیر و مرشد خود را منظور داشتہ ، حتی المقدور در ہیچ باب کوتاہی ننمودہ ـ انشاء اللہ تعالیٰ ،

عنقریب کیفیتِ حال ، بر خاطرِ ملکوت ناظر که معیارِ حق و باطل است ، از قرارِ واقعه ، هویدا خواهد گشت ـ

حکمِ گیتی مطاع ، بنفاذ پیوسته که "ما از سرِ قندهار ، گذشتنی نیستم بهر طریق که دانیم ، سرانجامِ گرفتنِ آن خواهیم فرمود و آن مرید را همین که بملازمت برسد ، رخصتِ دکن میفرمائیم ـ اگر شاه نواز خان را آن مرید میخواهد که باخود بدکن برد و او نیز راضی باشد ازو پرسیده عرضداشت نماید" ـ

قبله و کعبهٔ دو جهانی سلامت ! از انجا که علوِ همتِ جهان کشائی و استقامتِ عزمِ والائی اعلیِ حضرت ، متوجهٔ اعاظمِ امور بوده و هست ، یقین که فکرِ تسخیرِ قلعهٔ ، بلکه تمامِ مملکتِ ایران ، با سهل وجهی خواهد شد ـ این مرید میخواست که تا قریبِ بساقِ قندهار درمیان است درین ضلع بوده هر گاه سرانجام بواقعی شود ، بتوفیقِ موفقِ حقیقی عزاسمه کام و ناکام ، قلعه را مسخر ساخته ، بوسیلهٔ آن ، استرضائی خاطرِ مقدس ، توفیق یافته ، پیش از پیش حاصل نماید ـ الحال هرچه ضمیرِ خورشید نظیرِ اقدس ، اقتضا فرموده عینِ صواب و محضِ حکمت است ـ این عقیدت منش را از اطاعتِ حکمِ والا چاره نیست و عنایاتی که نسبت باین مرید میشود ، همه را محضِ تفضل[1] میداند ـ

حکمِ جهان مطاع را بشاه نواز خان رسانیده ، در جواب نمود که چون بنده عنقریب بشرفِ آستانبوس فائز گردد ، در آنچه مرضی اعلیِ حضرت باشد ، سعادتِ خود خواهد دانست ـ

قبلهٔ جهانیان سلامت ! بودنِ این قسم بندهٔ عمده دران سرحد ، جهتِ بعضِ مصالحِ ملکی ضرور است و این تجویز ، بعنایت مناسب ـ

نیرِ جهانتابِ خلافت ، از افقِ کشورستانی تابان بماناد !

ـــــ:o:ـــــ

ـــــــ

۱ ـ ن ـ ا : تفضلِ محض

الف ۳۶

بادشاہ کا ۲۵ شعبان کا فرمان وارد ہوا۔ اورنگ زیب ابھی واپسی کے سفر میں ہے۔ اس فرمان کی رو سے بادشاہ نے ہدایت کی ہے کہ اورنگ زیب ملتان جانے کی بجائے اپنے کنبہ کو لاہور ہی میں بلا لے اور وہاں سے سیدھا دکن کا رخ کرے۔ بادشاہ کے دل میں یہ خلش برابر موجود ہے کہ مہم قندہار کی ناکامی کی ذمہ داری اورنگ زیب کے سر ہے۔

بحضرت ظل الہی : بعد ادائی آدابِ عقیدت کہ متضمنِ ہزاران سعادت است، ذرہ صفت، بعرضِ اقدس میرساند۔ یرلیغِ والا کہ پس از وصولِ عرائضِ این اخلاص سرشت، مصحوبِ چیلہا زینتِ صدور یافتہ بود، روزِ پنجشنبہ بیست و پنجم، شبِ جمعہ و بیست و ششم شعبان المکرم، شرفِ ورود ارزانی داشتہ موجبِ امتیاز و سربلندیٔ این مرید (ص : ۲۵ ا) گردید۔ تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ، تارکِ افتخار باوجِ گردون رسانید۔

حکمِ گیتی مطاع، بنفاذ پیوستہ کہ ڈول[۲] جاگیرِ آن مرید، پیشِ خانِ سعادت نشان فرستادہ شدہ، کیفیت را از آن معلوم نماید و بفرزندانِ خود کہ در ملتان اند چیزی بنویسد کہ بلاہور بیایند و از آنجا ہمراہِ آن مرید، بدکن بروند۔

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات سلامت! برضمیرِ خورشید تاثیرِ اعلیٰ حضرت کہ آئینۂ چہرہ نمائی حقائقِ اشیا است، ہویدا خواہد بود کہ این مرید کہ پیش نہادِ ہمتش، در ہمہ وقت، استرضائی خاطرِ مقدس است، در این مدت، بہر خدمتی کہ از پیشگاہِ خلافت، سرافراز شدہ، سعادت دران تصور نمودہ و اطاعتِ حکم را سرمایۂ دولتِ جاودانی دانستہ، بے مداہنہ و التماسی، بقدرِ مقدور در پیش رفتِ آن کوشیدہ۔

۲۔ شاید دول سے مراد ہے۔ معنی خریطہ۔

از ملاحظهٔ تفاوت حال و دول حاگیر دکن که حقیقت آن بر اعلیٰ حضرت ، نیکو روشن است و انشاء الله تعالیٰ ، عنقریب بعد ملازمت از تقریر دلپذیر وزیر بینظیر ، بمسامع جاه و جلال خواهد رسید ، بغایت متعجب گشت که آیا سبب این همه کمی که قریب هفده لکه روپیه است و باعث تغیر جاگیر سر حاصل ملتان و بهکر شده ، چه خواهد بود ـ اگر از روی ذره پروری و مرید نوازی بخاطر مبارک پرتو انداخته باشد که این فدوی بخدمت صوبهٔ عمده سربلند گردد ، درین صورت پرداخت احوال نوعی قرار یابد که از عهدهٔ این خدمت و ضبط صوبجات سرحد وسیع برهم خورده ، بواقعی بیرون آمده ، میان امیران و دنیاداران دکن انفعال نکشد و در حضور اقدس نیز مقصر نبوده ، از عتاب و خطاب ایمن باشد و الا تنها صوبهٔ بکلانه[1] که سابقاً بصیغهٔ آل تمغا مقرر بود کافیست ـ از انجا که عنان اختیار مریدان ، بدست حق پرست مرشد کامل مشفق است و عنایات و تفضیلات اعلیٰ حضرت در همه وقت ، زیاده از استعداد حالت بندگان بظهور میرسد ـ یقین که آنچه بخاطر ملکوت ناظر گذشته محض اصلاح و بهبود حال و مآل این مرید خواهد بود ـ

پیر دستگیر سلامت ! بخاطر مقدس خواهد بود که این عقیدت منش ، نوبت اول که مهم قندهار بمیان آمد ، بعد استفسار کنکایش تسخیر آن قلعه معروض داشته بود که اول و انسب است که دادا بهای ، باین خدمت ، تعین شوند و فدوی هراول ایشان بوده ، بمراسم جان نشانی قیام نماید ـ چون مقدر چنین بود که درین فرصت ، این معنی در پردهٔ تعویق باشد درا ینولا ، موقوف گشت ـ الحال نیز که ایشان تعهد انجام این مهم نموده اند و خلف الصدق ایشان بمنصب و خدمت صوبهٔ کابل امتیاز یافته ، بسیار مبارک است ـ انشاء الله تعالیٰ ، افتتاح این عقدهٔ دشوار ، بکلید سعی ایشان ، موافق خواهش دولتخواهان (ص : ۲۵ ب) خواهد شد ـ امید که این جانسپار که باوجود تحمل تعب چنین یساق ،

---

۱ ـ بنگانه

اصلا اندیشهٔ صوبهٔ دکن وغیره بخاطرش راه ندارد ، نیز بموجبی که در آنوقت التماس کرده ، چند گاه دربن ضلع بسر برد ، تا بهنگام کار رفاقت نموده ، بتدارک مافات پردازد ـ شاید بتوفیق الهی ، در این مرتبه ، مصدر ترددی گردیده ، استرضائی باطن اقدس ، بوجه احسن حاصل نماید ـ

و چون خواهش خاطر مقدس آنست که در برابر تعهد چنین خدمت عمدهٔ ، صوبهٔ گجرات جاگیر نقد جید دربن سمت بایشان مرحمت فرمایند ـ خالصات پادشاهی و محال جاگیر داران که قابل تنخواه ایشان توانند بود ، بسیار است ـ دیگر هرچه رائی ممالک پیرائی شرف اقتضا نماید ، عین حکمت است ـ

حقیقت طلب خانه زادان از ملتان بلاهور ، از مطاویٔ عریضهٔ که بخدمت نواب تقدس احتجاب قلمی نموده ، بعرض ارفع اعلیٰ خواهد رسید ـ

مرقوم قلم کرامت رقم شده "اگر میدانستیم که قلعهٔ قندهار را میتواند گرفت ، لشکر را طلب نمیفرمودیم ـ"

مرشد مرید نواز سلامت ! این فدوی صورت ارادهٔ خود را پیش ازین معروض داشته ، بمسامع جاه و جلال رسیده باشد ـ از انجا که اولاً حکم صریح ، بقدغن هرچه تمام تر ، عز نفاذ یافته بود که عساکر منصوره ، بے تانی معاودت نمایند و این خبر ، شهرت یافته قراولان برگشته بودند و مردم دست از محاصره باز داشته ، برخی از پائی قلعه برخاستند ـ لهذا امتثال حکم فرمان ثانی را که در باب یکماهه توقف صادر گشته بود ، متعذر یافته ضرورتاً بصوابدید دستور تمام دانش و سائر دولتخواهان اتفاق مراجعت افتاد ـ بر تقدیریکه در منشور اول حکم برلیغ ثانی میرسید بتوفیق آلهی آنچه بندهای جان سپار در همین ماه شعبان برسر کوه می آوردند بر عالمیان ظاهر می شد ـ

شرف اندراج یافته که "رستم خان بهادر ، فیروز جنگ را با جمعی که

حکم شده در غزنی گذاشته قلیج خان را بالحتّی از مردم ، رواله چاریکار نماید ۔"

قبلہ و کعبۂ این مرید ، سلامت ! انشاء اللہ تعالیٰ بیست و نہم شہرِ حال با تمامیٔ عساکر فیروزی مآل ، بغزنی رسیده ، حسب الحکم الاعلیٰ بعمل خواہد آورد ۔ پس از دو مقام کہ برائی سرانجامِ اہلِ لشکر ضرور است ، باتفاقِ عضدالخلافہ ، سعداللہ خان ، کوچ بکوچ ، بادراک شرفِ ملازمت و سعادتِ آستانبوس ، بساعتِ مسعود خواہد شتافت ۔

—:o:—

الف ۳۷

اورنگ زیب ابھی تک غزنی نہیں پہنچا ۔ بادشاہ کا فرمان اسے راستے میں ۲۸ شعبان کو ملا ہے ۔ شاہجہان کے کام و دہن سے ابھی تک ناکامی اور تلخی کا اثر نہیں گیا اور وہ برابر قلم کے کچوکے دیے جا رہا ہے ۔ دکن کے صوبے کے بارے میں اورنگ زیب وعدہ کرتا ہے کہ اس کی آبادانی کے لیے پوری کوشش کرے گا ۔

حضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص پرست آستانِ عقیدت بلبِ ارادت بوسیده ، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال میرساند ۔ فرمانِ خجستہ عنوان کہ روز جمعہ یازدہم امر داد ، در جوابِ عرضداشتِ این فدوی ، شرفِ تحریر یافتہ بود ، بیست و ہشتم شعبان المکرم سعادتِ ورود بخشیده ، افتخار افزائی این مرید گردید ۔ تسلیمات (ص : ۲۶ ا) بندگی بجا آورده ، آن عطیۂ سترگ را ، آرائشِ فرقِ امتیاز خود ساخت ۔

رقم پذیرِ خامۂ الہام تصدیر[1] شده کہ "از ہرکس کاری می آید و عقلا گفتہ اند کہ آزموده را نباید آزمود ۔"

پیرِ دستگیر مرشدِ روشن دلِ صافی پذیر سلامت ! از انجا کہ حکم

---

۱ ۔ تصویر ۔

علی الاطلاق ، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را ، صفاتِ کمال ارزانی فرموده بقوتِ عقل و وفورِ تجربه ، بر جهانیان برتری بخشیده و جوہر قابلیت و حالتِ ہرکس ، در والا دیدِ آنحضرت ، پیداست - یقین که انچه در بابِ مریدان و بندہا بر زبانِ حقائق ترجمان میگذرد ، بیانِ واقع خواہد بود و متضمنِ ہزاران نصیحت و ارشاد اعلیٰ حضرت - ظاہر است که ہرکرا فی الجمله از خرد بہره ایست ، بنفع و ضررِ خویش پے میبرد - این جانسپار که تربیت یافتهٔ آنحضرت است در تقدیمِ خدمتی که آن را باعثِ نیکنامی و منافعِ دو جہانیٔ خود میداند ، چون بتقصیر راضی خواہد شد ؟ بخاطرِ ملکوت ناظر خواہد بود که این مرید وقتیکه بقندہار رسید ، چون صحبتِ آن مرتبه بیاد داشت آنچه موافقِ دریافتِ قاصرِ خویش ، معلوم نمود ، بلا توقف معروض داشته ، التماسِ رفتنِ پیش بود - چون دولتخواہان مبالغهٔ تمام نمودند که پیش رفت صلاحِ دولت نیست - چه درین صورت جمعیت و مصالحِ قلعه گیری که وفور ندارد منقسم میشود و محاصرهٔ قلعه که اہم است ، بواقعی از قوه بفعل نخواہد آمد و ثانی الحال که این معنی ، بعرضِ مقدس رسید ، حکمِ صریح بر طبق کنکایشِ دولتخواہان ، نفاذ یافت که این فدوی ہا نجا بوده پیش نرود - بنابران از صوابدیدِ ایشان که رعایتِ آن ، حسب الحکم الاعلیٰ ، لازم میدانست ، بیرون نرفته ، ناگزیر آن اراده را موقوف داشت و باتفاقِ دستور الوزرا ، بمحاصره پرداخته و حتی الامکان در آن باب کوشیده ، امیدوار بود که کام ناکام در ماه شعبان قلعهٔ کوه را مسخر خواہد ساخت - اگر فرصت می یافت سعیٔ خود را با تمام رسانیده از طعن و ملامت ایمن میبود - ہرگاه بحسبِ تقدیر مقدمات محال طلب رو دہد و فرصتِ کار از دست رود ، غیر از اعتراف بقصور چه چاره ؟ بعد ازانکه دیگر مریدانْ[1] با ہمین سرانجام شروع در چنین مہم نموده ، کاری از پیش برند ، تقصیر این مرید بوضوح خواہد پیوست - امید که ہر آزمائشِ نا آزموده ہا ، اثری مرتب گشته ، عنقریب مکنونِ خاطرِ مقدس جلوهٔ ظہور دید -

---

۱ - تا ہمین -

زینتِ اندراج یافته که "اگر آن مرید ولایتِ دکن را آبادان تواند کرد بسیار است۔"

قبلہ و کعبۂ دو جہانی ، سلامت ! بر ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت مکشوف خواہد بود کہ این عقیدت منش ہر چند در آبادان کاری و پرداختِ صوبجاتِ عمدہ با سائرِ مریدان (ص : ۲۶ ب) برابری ندارد اما از ابتدائی کہ بعنایتِ جاگیر سرافراز شدہ ، ہیچگاہ ، در پرداختِ امورِ ملکی و نسقِ مہمات مقصر نبودہ ، چنانچہ ہمین صوبۂ دکن را کہ در نہایتِ ویرانی و برہم خوردگی بود نوعی معمور ساختہ کہ بر عالمیان ظاہر است و شاید بعد تغیر ، حقیقتِ آن بمسامعِ علیہ رسیدہ باشد ۔ دریتولا نیز بکرمِ ایزدِ جل شانہ امیدوار است کہ اگر چندی از روئی استقلال ، صوبۂ مذکور بحال بماند و سرانجامِ مصالح در خور بشود ۔ با آنکہ بسبب دست انداز و غفلتِ صوبہ داران ، رعایا متفرق گردیدہ ، تمامیٔ آن ولایت ، از انتظام و رونق افتادہ ، انشاء اللہ تعالیٰ در اندک فرصتی ، آثار سعی و کوشش این مرید ، بظہور خواہد رسید ۔

آفتابِ سلطنت و خلافت ، از افقِ حشمت و جلالت تابان بماناد !

——:o:——

الف ۳۸

یہ خط واپسی کے سفر کا ہے ۔ اورنگ زیب بادشاہ کے حکم کے مطابق کوچ بہ کوچ لاہور کی جانب رواں ہے ۔ شعبان کے آخری روز نوشہرہ میں قیام پذیر ہوتا ہے ۔ عید کی تقریب اسی جگہ مناتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت ، آدابِ ارادت بتقدیم رسانیدہ ، ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ مریدِ عقیدت آئین کہ شرفِ حضورِ سراسر سرورِ پیر و مرشدِ خود را ، سرمایۂ سعادت دو جہانی میداند و ہیچ دولت را بدان نمی سنجد ، بعد دستوری یافتن از پیشگاہِ

خلافت ، بموجبی کہ ارشاد یافتہ بود ، طے مسافت نمودہ ، بشش منزل از باغِ صفا ، بہ پشاور رسیدہ ، سلخ بنو شہرہ منزل کرد و روزِ مبارک عید در انجا اتفاق افتاد ۔ تسلیاتِ مبارکباد بجا آوردہ ، زبانِ عقیدت ، بمراسمِ تہنیت گویا ساخت ۔ حق عز شانہ این روزِ سعادت افروز را ، بر ذاتِ مقدس ، مبارک و خجستہ گردانیدہ ، سایۂ عطف و عنایتِ پیر و مرشدِ حقیقی را ، بر مفارقِ مریدان ، مستدام دارد ۔

پیرِ دستگیر سلامت ! این فدوی بموجب حکمِ ارفع میخواست کہ از پشاور بسہ منزل بکنارِ دریائی سندھ رسیدہ ، بے توقف عبور نماید ، لیکن چون معلوم شد کہ از شدتِ آب ، تا حال پل مرتب نگشتہ و پادشاہزادۂ جہان و جہالیان ہنوز ، این روی آب ، مقام دارند و اکثری از بندہائی درگاہ خلائق پناہ کہ رخصت یافتہ الد ، در انجا جمع آمدہ کشتیہا آن مقدار نیست کہ تمامئی آن مردم ، بالشکرِ این فدوی ، بے تاخیر توانند گذشت و کنارِ دریا بجہت کمئی علف ، مقام بسیار نمی توان کرد ۔ بناہران قرار دادہ کہ چند روز در نوشہرہ و انکور[1] توقف نماید ۔ اگر درین ضمن شدتِ آب فرو نشیند و پل بستہ شود ، فبہا و الا انشاء اللہ تعالیٰ بکشتی گذشتہ ، کوچ بکوچ ، عازمِ مقصد خواہد شد ۔

آفتابِ جہانتابِ خلافت تابان بماناد !

——:o:——

الف ۳۹

یہ خط بادشاہ کے اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۳ شوال ۱۰۶۲ھ کو وارد ہوا ۔ بادشاہ کا حکم ہے کہ دریا کو کشتی میں عبور نہیں کرنا چاہیے ۔ پل کے تیار ہونے کا انتظار کریں ۔ اورنگ زیب کا کیمپ نوشہرہ میں ہے ۔ وہ وہاں کی پرکیف آب و ہوا کی تعریف کرتا ہے ۔

———

۱ ۔ اخوڑہ خٹک سے مراد ہے ۔

بحضرت ظل الهی : مرید فدوی زمین خدمت باب ادب بوسیده ذره مثال ، بمسامع جاه و جلال میرساند که والا منشور لامع النور ، صبح روز شنبه سیوم شوال ، شرف ورود بخشیده ، سعادت بیغایت ارزانی داشت و فرق امتیاز این مرید را (ص : ۲۷ ا) باوج کیوان بر افراخت -

یرلیغ گیتی مطاع زینت نفاذ یافته که "بر کشتی گذشتن مناسب نیست - هرگاه خبر بستن پل برسد ، از نوشهره کوچ نموده روان شود و از پل بگذرد -"

هزار جان گرامی فدائی ذات مقدس اعلی حضرت باد که در جمیع امور ، صلاح حال و مآل مریدان را منظور داشته ، بمقتضای ذره پروری در انچه بهبود آنهاست ارشاد میفرمایند ، شکر این عواطف بے پایان ، بکدام زبان ادا توان نمود - انشاء الله تعالی بعد ازانکه پل مرتب شود ، حسب الحکم الاقدس ، از اینجا کوچ کرده و از آب گذشته ، عازم مقصد خواهد گشت -

قبله و کعبهٔ حقیقی ، سلامت ! از خوبیٔ هوا و طراوت سبزه و فراونیٔ علف این سر منزل دلکشا ، چه عرض نماید ؟ بسیار جائی بکیفیتی است - معلوم نیست که درین چند روز هوائی پشاور باین خوبی باشد - اگر حکم شود این مرید یک کروه از انکوره پیش رفته ، در موضع ترین ، که بقدر سبزه و علف دارد ، منزل گزیند و رایات عالیات ، باین سر زمین نزول اجلال فرمایند - دیگر هرچه بخاطر مقدس برسد ، محض حکمت است -

مرقوم قلم جواهر رقم شده که "فرمان عالیشان بنام شایسته خان بصدور پیوسته که راؤ کرن را در قلعهٔ دولت آباد گذاشته ، خود بگجرات برود - مردم آن مرید ، هر چند زود تر بانجا برسند ، بهتر است -"

پیر دستگیر سلامت ! این مرید پیش ازانکه از حضور پر نور مرخص شود ، محمد طاہر ملازم خود را ، با جمعی تعین نموده بود که بزودی ، خود را بدان حدود برساند - چون کشتیها برگذر اٹک کم است و معهذا مردم پادشاهزادهٔ جهانیان میگذشتند ، او تا حال دراینطرف آب

مانده ، نتوانست ، عبور نمود و الا تا این زمان ، بسیار پیش میرفت ۔ اکنون تدغن بلیغ باو رفته که باحال مقید نشده ، جریده از آب بگذرد و بجناح استعجال بشتابد ۔ شاید تا اواخر ذی قعده به برہانپور برسد ۔
نیر عالم افروز خلافت تابنده بماناد !

—:o:—

الف ۴۰

اورنگ زیب کو اطلاع ملی ہے کہ پل دو روز میں تیار ہو جائے گا اس لیے وہ بادشاہ کو اطلاع دیتا ہے کہ ذی قعدہ کی پہلی تاریخ کو کوچ کرکے پل کے نزدیک پہنچ جائے گا اور اگلے روز سندھ کو عبور کرے گا ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت کیش ، آداب ارادت و بندگی بجا آورده ، ذره آسا بعرض اقدس اعلی میرساند ۔ بہاے اوج سعادت و شرف ، یعنی فرمان والاشان که در جواب عرضداشت این فدوی ، از مکمن مرید نوازی ، زینت صدور یافته ، صبحدم جمعه ، سایه ورود انداخته ، افتخار افزائے این مرید گردید ۔

پیر دستگیر سلامت ! از انجا که بتازگی از نوشته پسر راجه ٹوڈرمل بوضوح پیوست که در دو روز پل مرتب خواہد شد و ناله که میان راه نشان میدادند ، نیز پا یاب گشته بود ، بنابران اینفدوی ، غرهٔ ذی قعده ، از جائی که مقام داشت ، کوچ نموده میخواست ، نزدیک پل فرود آید و فردای آن از آب بگذرد لیکن چون پس ازکوچ ، خبر رسید که حسب الحکم الارفع بگذر جائی کوکی پل خواہند بست و باآنکه مہیا شدن پل قریب بود ، کشتیہا و مصالح ، بانجا میبرند ، انشاءالله تعالی بلا توقف ازین منزل بجائی که پل بسته میشود ، رسیده عبور خواہد نمود ۔

قبلهٔ دو جہانی سلامت ! از کیفیت دشواری راه این منزل چه معروض دارد ؟ یکپاؤ کروه گل ولا بمثابه بود ، که فیل بمشقت تمام

میگذشت و اسپ و شتر بیشتر در وحل مانده ، بصد جرثقیل نجات میبافت، و از انجا تاسر ِ تالہ نیز ہمہ جا چاروا[1] تا زانو میرفت ۔ اگر دو سہ روز دیگر باران امان دہد ، شاید ازین راہ بآسانی عبور توان نمود ۔

سراوق ِ سلطنت باوتاد ِ خلود مربوط باد !

—:o:—

الف ۴۱

اورنگ زیب دریائے سندھ کو عبور کرکے چناب کے قریب پہنچ گیا ہے ۔ بادشاہ کا خط اسے دو شنبہ کو ملا ہے ۔ اس میں حکم دیا گیا ہے کہ پل تیار ہو گیا ہے اورنگ زیب دو شنبہ کے روز دریا کو عبور کر لے ۔

بادشاہ چاہتا ہے کہ برسبیل استعجال برہان پور پہنچ کر صوبہ دکن کا انتظام سنبھال لے ۔

بحضرت ظل الہی : بعد از آدای آداب ِ مریدی ، ذرہ صفت بعرض ِ مقدس میرساند کہ والا منشور ، لامع النور ، یک پاس از روز ِ مبارک ِ دو شنبہ گذشتہ ، در اثنائے راہ ، شرف ِ ورود بخشید ، سرمایۂ افتخار و سرافرازیٔ این مرید گردید و از عنایت ِ آہوی ِ سرکار ِ خالصہ و میوۂ کہ محض تفضل و ذرہ پروری بود امتیاز ِ تمام حاصل نمودہ ، تسلیات ِ بندگی بتقدیم رسانید ۔ حکم ِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ "پل ِ دریائے چناب تیار شدہ آن مرید روز دو شنبہ از دریا بگذرد ۔" پیر ِ دستگیر سلامت ! ارادۂ این فدوی نیز آن بود کہ اگر پل مرتب باشد ، روز ِ مسطور عبور کند و بہمین قصد امروز بکنار ِ آب رسید ۔ انشاءاللہ تعالیٰ بمجرد ِ آنکہ پل مہیا و آمادہ شدہ ، حالت ِ منتظر نماند ، از دریا گذشتہ روانہ پیش خواہد گشت ۔ نقل ِ خطے کہ میر خلیل بعمدۃالملک شایستہ خان نوشتہ ، بافرمان ِ عالیشان رسید و بر حقیقت ِ بیاریٔ عادل خان اطلاع یافت ۔

---

[1] ن - ا : چارپایہ ۔

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! این فدوی در سرعت طے منازل ، کوتاہی ندارد ۔ اگر این مقالہا کہ این روئی اٹک و این طرف چناب واقع شدہ مانع قطع مسافت نمیگشت ، تاحال بنواحی دارالخلافہ شاہجہان آباد میرسید ۔ اکنون نیز انشاءاللہ تعالی ، بعد عبور ازین دریا ، بقدر مقدور ، در سرعت سیر تقصیر ننمودہ و بوقت خودرا در آن حدود رسانیدہ، بتوفیق الہی قابو را از دست نخواہد داد ۔ ظلال خلافت بر مفارق عالمیان لایزال بماناد !

——:o:——

الف ۴۲

اس عرضداشت میں دریائے چناب کے عبور کرنے کی کیفیت بیان کی گئی ہے ۔ چونکہ اورنگ زیب کو دکن کی صوبیداری تفویض کر دی گئی ہے اس لیے بادشاہ اسے وہاں کے سیاسی حالات سے مطلع کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ ، ذرہ مثال ، بمسامع جاہ و جلال میرساند کہ منشور لامع النور سعادت گنجور ، آخر روز سہ شنبہ ، مصحوب بندرابن کرامت ورود بخشیدہ موجب امتیاز این مرید گردید ۔ آداب مریدی بجا آوردہ و آن والا عطیہ را آرایش فرق مباہات خود ساخت ۔

حکم گیتی مطاع ، لمعان ظہور یافتہ کہ "چند کشتی بکلاونتان بدہد و اگر بستن پل ممکن نباشد ، آن مرید بر کشتیہائی بسیار کہ آنجا ست بگذرد ۔ بعد ازان عمدہ راجہائی عالی تبار و دیگر مردم کہ ، آنطرف ماندہ اند خواہند گذشت ۔"

پیر دستگیر سلامت ! کلاونتان روز مبارک دو شنبہ از آب گذشتہ روانہ شدند و نصف شب ہمان روز پل شکست و مردم ہجوم عام نمودہ کشتیہای پراگندہ ساختہ بردند ۔ چون این مرید بعد یکپاس روز

مزبور رسید ، از انجا که کشتیهای متفرق گشته ، مصالح پل موجود نبود ، ناگزیر قرار داد که بر کشتی بگذرد ـ عمدهٔ راجهائی و مهابت خان و جمع دیگر از بندهای ، دربن دو روز عبورکردند ـ این فدوی فردا از دریا گذشته انشاءالله تعالیٰ پس از یک مقام کوچ بکوچ عازمِ مطالب خواهد شد ـ

نقلِ واقعهٔ بیجاپور که حسب‌الحکم الارفع الاعلیٰ سید علی فرستاده ، رسید ـ بر مضمونِ آن اطلاع حاصل گشت ـ عجب که آن ناحق شناس قدرِ غایات و ملطفات بے اندازهٔ اعلیحضرت را که زیاده بر حوصله او بظهور رسیده ، نداند و کفرانِ نعمت نماید ـ انشاءالله المنان عنقریب جزائی آن خواهد یافت ـ این مریدِ عقیدت سرشت ، بطریقے که ارشاد یابد با او و قطب‌الملک سلوک کند ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافت بر مفارقِ مریدان و فدویان تا انقراض زمان و زمانِ انقراض تابنده و پائنده بماناد !

——:o:——

الف ۴۳

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے ستلج کو عبور کر لیا ہے ـ بادشاہ کا فرمان اسے تلونڈی سے گزرنے کے بعد روز شنبہ ۹ ماہ ذی قعدہ کو ملا ہے ـ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کچھ روز لاہور میں قیام کیا ہے ۔

حضرت ظل الهیٰ : مرید اخلاص سرشت مراسمِ عقیدت و ارادت ، که متضمنِ بزاوان سعادت است ، بجا آورده ، ذره صفت ، بعرضِ مقدس میرساند که ایر سپهرِ عزت و شرف ، یعنی منشورِ ساطع النور روزِ سه شنبه نهم شهرِ حال هنگامی که از تلونڈی گذشته بود در اثنائی راه مصحوب فتح الله ، پرتوِ ورود انداخته ، افتخار افزائی این مرید گردید ـ در بابِ سلوک با دنیا دارانِ دکن ، نوعی که حکم شده ، انشاء الله تعالیٰ بعمل آورده از جانبِ خود ، در حسنِ معاش ، کوتاهی نخواهد نمود ـ

مرقومِ قلمِ جواہر رقم گشتہ کہ "آن مرید را ، در رفتن ، توقفِ بسیار روئی دادہ ۔ اکنون از راہی کہ زود تر رسد ، خود را برساند ۔"

پیرِ دستگیر سلامت ! از انجا کہ این مرید ہمہ جا برابرِ اشکرِ ظفر اثر ، طیِ مسافت می نماید ، سببِ توقف بر آئینۂ خاطرِ ملکوت ناظر ، روشن خواہد بود ۔ راہی کہ بگھاٹی چاندہ می رود ، اگر چند منزل نزدیک تر است ، این فدوی اصلا ، بتوقف راضی نبودہ میخواہد کہ بسرعتِ تمام خود را بدکن برساند ۔ اما چون متعلقان جمیع مردم از ملتان رسیدہ اند و بہل و عرابۂ بسیار ہمراہ است و با این ہمہ ، اثقال و احمال ، زیادہ از چہار پنج کروہ منزل نمی توان کرد و عقب گذاشتنِ مردم در این چنین راہِ نا مسلوک[1] ، مناسب نمیداند ، قرار دادہ کہ از سنام و بوڈہالہ[2] شدہ ، نزدیک دارالخلافہ شاہجہان آباد براہ راست ، ملحق شود و از انجا نوعی قطعِ منازل کند کہ در عرض یک ماہ بہ برہان پور تواند رسید ۔ چہ در راہِ (ص:۲۸ب) راستِ بادشاہی اگر بعضِ مردم و اسبابِ زیادتی ، عقب بماند ، اندیشۂ نیست ۔

آفتابِ جہانتاب خلافت ، تا انقراضِ زمان بر مفارقِ عالمیان ، تابان بماناد !

—:o:—

الف ۴۴

اورنگ زیب راہِ راست سے پانی پت پہنچ گیا ہے اور وہاں سے پڑاؤ کرکے دہلی پہنچ گیا ہے ۔ اس زمانے میں اعز آباد کے باغ کی عمارت کا کام جاری تھا ۔ اورنگ زیب بادشاہ کو تفصیل سے بتاتا ہے کہ کون کون سی عمارات مکمل ہو گئی ہیں اور دوسری

---

۱ ۔ سلوک ۔

۲ ۔ ن ۔ ؤ : لودہالہ ۔ یہ شہر دہلی جاتے ہوئے سنام سے پہلے پڑتا ہے ۔ بوڈہالہ بعد میں آتا ہے ۔ اس لیے صحیح نام بوڈہالہ ہی معلوم ہوتا ہے ۔

عمارتوں میں کتنا کام ابھی باقی ہے ۔

اورنگ زیب نے لال قلعے کی اندرونی عمارات کے بارے میں بھی بادشاہ کو اطلاع دی ہے ۔ جن خوبصورت الفاظ میں وہ ان عمارات کی تعریف کرتا ہے اس سے اس کے ذوق سلیم کا پتہ چلتا ہے ۔ کہتا ہے ان عمارات پر جتنی مرتبہ نگاہ پڑتی ہے شوق تماشا اور بڑھتا جاتا ہے اور دل کو ان کے تعرج سے علیحدہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے ۔ قلعے کے اندر بھی تعمیر کا کام برابر جاری ہے ۔

اس خط سے لال قلعے کی عمارات کے بارے میں چند ایک دلچسپ باتوں کا انکشاف ہوتا ہے ۔ ایک تو مثمن برج کو بطور خس خانہ استعمال کیا جاتا تھا ۔ دوسرے وہ باغ جو جانب دریا تھا اس کا نام حیات بخش رکھا گیا تھا ۔ اس میں گل زعفران خوب بہار دے رہا تھا ۔ شاہجہان نے دہلی میں قلعے کی تعمیر پر ہی توجہ مبذول نہیں کی تھی بلکہ فلاح عوام کے لیے بھی عمارات بنوائی تھیں ۔

اورنگ زیب دہلی سے کوچ کرکے آگرہ کو روانہ ہوتا ہے تو راستے میں اس مسجد اور سرائے کا بھی معائنہ کرتا ہے جو دستورالوزرا سعداللہ خان کے مقرر کردہ ملازمین کی نگرانی میں تعمیر ہو رہی ہے ۔ اورنگ زیب دہلی سے فرید آباد ، پلول اور ہوڈل ہوتا ہوا ۳ محرم ۱۰۶۳ھ کو اکبر آباد پہنچ جائے گا ۔

بحضرت ظل الہی : بعد ادای آداب مریدی ، ذره آسا ، بعرض اقدس اعلی میرساند که این مرید از پانی پت بسه کوچ ، بیست و سیوم ذی حجه بدارالخلافهٔ شاهجهان آباد ، رسیده در باغ فاضل خان ، که بیرون حصار شهر است ، نزول نمود و تا آخر آن روز ، در اعز آباد فیض بنیاد ، بسر برده شب بمنزل آمد ـ خوبیهائی این مکان نزهت نشان ، زیاده برآن ست که بعبارت در آید ـ عمارتی که درین ولا حکم شده بود ، صورت اتمام گرفته ، طلا کاریٔ سقف سه ایوان ، مرتبهٔ پایان اطراف حوضی که بتازگی ترتیب یافته و ماهیٔ بسیار ، در آن سر داده اند ، مانده و یک ایوان و دو حجره که بجائی بنگله ، حکم شده بود مرتب گشته ، بسیار

بموقع ۔ نقاشیٔ عمارتِ چہار آبشار ، باتمام نرسیده و در محجرِ سنگینِ حوضِ میانِ باغ کاری نیست ۔ حوضِ پرپائی لورا[1] سفید کاری میکنند ۔ قاضی نظاما میگفت که تا بیست روز ، جمیع عمارات بهمه جهت مرتب خواهد شد ۔

فردایٔ آن روزِ چہار شنبه حسب الحکم الارفع ، بدیدنِ ہمشیرہائی محترمه ، بدرونِ قلعه رفته ، نخست با خانه زادانِ اعلیٰ حضرت ، از تماشای عماراتِ دولتخانهٔ مبارک که در معمورۂ ربعِ مسکون به بے مثالی طاق است ، فرحت اندوز گشته تا دوپہر سیر مینمود و درین مدت ، ہرچند در آن مکانہائی عشرت بنا ، نظر بیشتر میکرد ، شوق تماشا افزون تر می شد و دل از تفرجِ آن بر نمی توانست گرفت ۔ بیت

زپائی تا بسرش ہر کجا که می نگرم
کرشمه دامنِ دل می کشد که جا اینجاست

پایهٔ ستونہائی جهروکهٔ خاص و عامِ مقدس را ، در چین[2] کاری نموده مرتب ساخته اند ۔ رنگ محل که اسم با مسمیٰ است ، تاپائی کار ، از سنگ مرمر تیار شده و سقفش را که بطرز گنبد بود ، مسطح ساخته و موافقِ حکم نقاشی ساخته کرده ، پردہائی آئنه کاری ترتیب داده اند و بغایت زیبا و خوش نما ست ۔ برجِ مثمنِ خسخانه نیز ، مطابقِ حکم باتمام رسید ۔ کارِ حکاکی دران مانده ، بسیار خوش طرح و بجاست ۔ راه ہائی غسلخانهٔ سلطنت کاشانه را پرچین کاری ، بس بتکلف کرده ، فرشِ حمامِ خاصه را حسب الحکم پرچین کاریٔ باشان نموده اند ۔ نہرِ مرغوله دارِ سنگ مرمر مشتمل بر دو حوض که مجدداً جانبِ دریا در باغِ حیات بخش احداث یافته ، خیلی تازگی دارد و حوضِ آبشارِ شاه برج ، که از سنگِ قندہار است و نہر و مرغولہای حوض میانِ برج را ، پرچین کاری کرده باتمام رسانیده اند ۔ در باغِ حیات بخش که الحق تفرجِ آن (ص : ۲۹ ل) نہال

---

۱ - ن ۔ ل : "خواص پور ہائی" ۔

۲ ۔ ن ۔ ل میں یه لفظ ہر جگه 'ہرچین کاری' ہے ۔ صحیح پرچین کاری ۔ نسخه میں 'ہر چنن' ہے ۔

زندگانی را تازه میسازد ، گلِ زعفران بسیار خوب شگفته بود ـ باغِ آرامگاهِ فیض بارگاه خیلی بصفا ست ـ

عمارات ِ محل نواب بیگم جیو ، بموجب حکمِ اقدس سمتِ اتمام یافته ـ در غسخانهٔ که بجائی دیوانخانه شده کاری هست ، عنقریب مرتب خواهد شد ـ زبانِ مقال ، در تعریف و توصیفِ این عماراتِ راحت افزا و باغاتِ دلکشا ، لال است ـ حق تعالیٰ بزودی این مکانهائی بینظیر را ، بفرِ قدومِ سعادت لزومِ اشرف ، رونقی تازه و طراوتی بے اندازه ، بخشیده ، ذاتِ مقدسِ اعلیٰ حضرت را فراوان سال در کمالِ جمعیت و گوناگونِ عیش و عشرت ، زینت افزائی عرصهٔ جهان داراد ـ

روزِ پنجشنبه همشیرهٔ کلان را بمنزلِ خود برده ، جمعه بیست پنجم از ایشان وداع شده و کوچ نموده و در اثنائی راه بمسجد و سرائی که باهتمام گماشتهائی خانِ سعادت نشان تیار می شود ، رسید ـ حجره هائی سرا را ، در غایتِ پاکیزگی ، تمام کرده اند ـ کارِ دروازه ها مانده و ایوانِ اطرافِ گنبدِ مسجد در نهایت خوبی ، اساس یافته ـ خیلے وسعت وارد ـ تا دو ماه دیگر مرتب خواهد شد ـ بعد ازان بباغِ نواب بیگم صاحب جیو آمده ، زمانے سیر آن نزهتگاه نمود ـ چشمه هائی ایوانِ هر دو محلِ مقابل را ، حسب الحکم افزوده اند و بسیار خوش نما ـ ته چوک و حمامِ پیشِ باغ را نیز خوب ساخته اند ـ از انجا روانهٔ منزل گشته در فرید آباد فرود آمده و روزِ دیگر به پلول و از انجا بهودل رسیده ـ امروز که بیست نهم ماه است باکبر پور نزول نمود ـ انشاء الله تعالیٰ روز پنجشنبه سوم محرم مکرم باکبر آباد خواهد رسید ـ

و چون برائی داخل شدنِ برهانپور ساعتی نزدیکتر و بهتر از غرهٔ ربیع الاول نشان نمیدهند ، قرار داده که بعد دو سه مقام ضروری از اکبر آباد کوچ کرده تا سرحدِ دکن ، در ره نوردی سرعت بکار برده ـ بعد ازان تا رسیدنِ ساعتِ مختار ، از نربده گذشته روزی چند در نواحی برهانپور توقف نماید ـ

ظلِ ظلیلِ خلافت و جہانبانی ابدی التظلیل بالاباد !

——:o:——

الف ۴۵

یہ خط ۸ محرم الحرام کو دہولپور کے نزدیک لکھا گیا۔ اورنگ زیب دو شنبہ کے روز رخصت ہو کر عازم برہان پور ہے ۔ وہ پنج شنبہ ۳ محرم کو اکبر آباد پہنچ گیا تھا ۔ اگلا دن جمعہ کا تھا اس دن روضۂ تاج محل کی زیارت کو گیا - اس زمانے میں روضہ تاج محل کی مرمت ہو رہی تھی ۔ اورنگ زیب اس کی رپورٹ فن تعمیر کے اچھے خاصے ماہر کے انداز میں پیش کرتا ہے ۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس سال برسات کا بہت زور رہا اور دریائے جمنا کا پانی پائیں باغ تک آ پہنچا ۔

عمارات کو بارش سے جو نقصان پہنچا ہے اس خط میں اس کی تفصیل دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ معماروں نے مختلف حصوں کی کیسے مرمت کی ہے ۔ دوسری منزل کی چھت کی مرمت کے بارے میں اُنھوں نے جو ترکیب بتائی ہے اس کو اورنگ زیب نے تفصیل سے بیان کیا ہے ۔ لیکن بڑے گنبد کا جو جام پوش ہے اس کی چھت کی مرمت کے بارے میں وہ اعتراف کرتے ہیں کہ ابھی تک اس کی مرمت کے لیے کوئی ترکیب سمجھ میں نہیں آئی ۔

اورنگ زیب بادشاہ سے درخواست کرتا ہے کہ اعلیٰ حضرت روضہ کی مرمت پر خاص توجہ مبذول کریں ۔ اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مغلیہ حکمران عمارات کی تعمیر میں ہی نہیں بلکہ ان کی نگہداشت میں بھی کتنی توجہ سے کام لیتے تھے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ روضۂ تاج محل کو مرمت کرنے کی ضرورت کہیں تین سو سال کے بعد ہوئی اور حکومت ہند نے پچھلے سالوں میں اس کی از سر نو مرمت کرائی ۔

حضرت ظل الہی : فدوی عقیدت سرشت ، بعد ادائی وظایف ارادت و بندگی ، کہ سرمایۂ سعاد تمندی است ، ذرہ صفت بعرضِ مقدس میرساند ،

که این مرید روز پنجشنبه سوم محرم مکرم ، داخل اکبر آباد شده از راه ، بقصد ملاقات بادشاهزادهٔ جهانیان بباغ جهان آرا رفت و درآن مکان نزہت نشان ، فیض صحبت ایشان دریافته ، آخر روز بمنزل که در باغ مهابت خان قرار یافته بود ، آمد و جمعه بطواف روضهٔ منوره رفته ، برکات زیارت سراسر اطاعت اندوخت ـ

عمارات این خطیرهٔ قدسی اساس ، بهمان دستور که در حضور پرنور باتمام رسیده ، استوار است مگر گنبد مرقد مطهر که از جانب شمال در برشکال از دو جا تراواش میکند و همچنین چهار پیش طاق و اکثر شاه نشینهائی ، مرتبهٔ دویم و چهار گنبد خورد و چهار صفهٔ شمالی و ته خانهای کرسیٔ هفت در ، نیم کشیده [1] پشت بام جام پوش گنبد کلان ، درین فصل ، از دو سه جا چکیده بود و مرمت شده ـ تا در برشکال آینده چه روئی دید ـ گنبدهائی مسجد و جماعت خانه نیز در موسم باران میچکد و مرمت کرده اند ـ بنایان می‌نمایند که اگر فرش پشت بام مرتبهٔ دویم را واکرده ریخته سازند و بالائی ریخته بارتفاع نیم گز ، ته کاری شود ، شاید پیش شاه نشین و گنبد هائی خورد [2] باصلاح بیاید و در تدبیر گنبد کلان بعجز معترف اند ـ

پیر دستگیر سلامت ! این قسم عمارت عالی بنا را طرفه چشم زخمی رسیده اگر پرتو التفات اقدس بهر علاج دفع آن افتد ، بجا خواهد بود ـ

باغ مهتاب خان تمام آب گرفته بود ـ بنابران از صفا افتاده ، عنقریب طراوت تازه خواهد یافت ـ حوض مثمن و بنگلهائی اطراف آن پاکیزه و مصفاست از طغیان آب دریائی جون آنچه شنیده شد ، جائی تعجب است ـ بالفعل دریا بطرف عتیق [3] میل کرده متصل آن میگذرد ـ روز شنبه بادشاهزادهٔ جهانیان را بمنزل خود آورده ، فردائی آن باز بدیدن ایشان رفته وداع شده و روز مبارک دوشنبه ازانجا کوچ کرده ، امروز که هشتم ماه است نزدیک

---

۱ ـ ن ـ ا : درہم کشیده
۲ ـ ن ـ ا : خرد
۳ ـ قبق

بہ دہول پور رسیدہ انشاء اللہ تعالیٰ نوعی کہ قبل ازین معروض داشتم تا سرحد دکن درہیچ مکان ، عنانِ مسارعت باز نکشیدہ ، کوچ بکوچ طی مراحل خواہد نمود ۔ نیرِ جہانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیان ، پایندہ بماناد :

——:o:——

الف ۴۶

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو دربار سے ۲۳ محرم کو جاری کیا گیا ۔ اس سے اورنگ زیب کی انتظامی قابلیت پر دل چسپ روشنی پڑتی ہے ۔ وہ حالت سفر میں ہوی جن جگہوں سے گزرتا ہے ان کے مقامی انتظام کے بارے میں بادشاہ کی خدمت میں مفید مشورے پیش کرتا ہے ۔

اورنگ زیب کو پھولوں اور پھلوں سے ہی نہیں جانوروں سے بھی بڑی دلچسپی ہے اورنگ زیب بادشاہ کو اطلاع دیتا ہے کہ دہول پور کے قریب ندا باری کی شکار گاہ میں ایک نیلا ہرن ابلق رنگ کا موجود ہے ۔

اورنگ زیب اپنے رضاعی بھائی ملک حسین کو قراولوں کے ساتھ اسے دیکھنے کے لیے بھیجتا ہے اورنگ زیب ہرن کی جلد کی خوش نمائی کو تفصیلی طور پر بیان کرتا ہے ۔ اس کے علاوہ وہ ایک اور جانور کولہ پاچہ سفید کے بارے میں لکھتا ہے ۔ جو گڑھ کا زمیندار دارا شکوہ کے لیے تحفے میں بھیج رہا ہے ۔

پلانچہ سے سرائے کتل تک کے سفر کے لیے اس نے بادشاہی راستے سے ہٹ کر لیا راستہ اختیار کیا ہے ۔ جس میں چٹانیں اور چڑھائی کم ہے ۔ اس راستے سے دریائے نرور کو عبور بھی نہیں کرنا پڑتا ۔ وہ بادشاہ سے سفارش کرتا ہے کہ فوجدار نرور کو ہدایت کی جائے کہ وہ اس راستہ پر سفر کی آسانیاں بہم پہنچائے اور راستے کی حفاظت کے لیے چند جگہ تھانے بٹھا دے۔ وہ لکھتا ہے کہ میں نے اس راستے میں چند جگہیں سراؤں کی تعمیر کے لیے بھی انتخاب کی ہیں ۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ خط میں مختلف منزلوں کی آب و ہوا کے بارے میں بھی جستہ جستہ اشارات دیتا چلا جاتا ہے ۔

بحضرت ظل الهی : فدوی اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره آسا بعرض اقدس اعلیٰ ، میرساند ۔ منشور لامع النور ، سعادت گنجور ، که بعد وصول بدارالخلافه شاهجهان آباد زینت صدور یافته بود ، صبح چهار شنبه ، بیست سوم ، محرم مکرم ، پرتو ورود بخشیده ، سرمایه افتخار و امتیاز اینمرید گردید ۔ تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیده ، آن دیباچهٔ عزت و شرف را ، آرائش تارک مباهات خود ساخت ۔

تشریف آوردن رایات جاه و جلال بدولت و اقبال بدارالخلافت مبارک و خجسته باد و ایزد کام بخش ، اعلیحضرت را فراوان سال ، بعیش و عشرت ، برفرق مریدان سایه گستر داراد ! نگاشته قلم جواهر رقم شده که ''چهار ماه است ، آن مرید ، از خدمت ما مرخص گشته و دو ماه است (ص ۳۰ : ا) که صوبه دار هر چهار صوبهٔ دکن ازانجا روانهٔ احمد آباد شده و بگجرات رسیده ، هر چند آن مرید زود تر خود را بدولت آباد رساند بهتر است ۔''

قبلهٔ حاجات ـ کعبهٔ مرادات من سلامت ! بر پیشگاه خاطر ملکوت ناظر هویدا خواهد بود که این عقیدت کیش ، دراین مدت بهر خدمتی که سرافرازی یافته ، حتی الامکان بتقدیم آن پرداخته در امتثال حکم لازم الاتباع اصلا [۱] تساهل و تاخیر ننموده ۔ درین مرتبه بمحض تفضل و عنایت بصوبجات دکن ، که مدتی دران مرزبوم بسر برده دستوری یافته و خدمت پادشاهی که آن را بمنزلهٔ طاعت الهی میداند ، در آن صوبجات بسیار روی میدهد ـ اگرچه چنانچه بعض موانع راه و بیسامانی سپاه که حقیقت آن برضمیر خورشید نظر مستور نیست ، واقع میشد ، این همه توقف چه امکان داشت ـ این مرید شاگرد پیر و مرشد حقیقی خود بآهسته رفتن کمتر آشناست ـ انشاءالله تعالیٰ ، اواسط شهر صفر ، ختم الله بالخیر والظفر بنواحی برهانپور رسیده اگر درآنجا کاری نباشد ، بی توقف عزیمت دولت آباد خواهد نمود ـ

۱- اصل

قبلهٔ دوجهانی سلامت ! روز یکه این مرید بدهولپور رسیده شنید ، که در شکار گاه ندا باری آبگیری ست که از دهولپور چهار پنج کروه ست ، نیله ابلق کلانیست ـ چون مسافت قریب بود ، میخواست خود بدیدن آن برود وایکن بے تحصیل حکم، بشکارگاه خاصه درآمدن از آداب دور دالسته ، ملک حسین را باقراولان خود فرستاد که دیده بیایند ـ آنها چنان بازنمودند که خطی درنهایت سفیدی بعرض پنج شش انگشت ، جانب راست ، از بالای پشت تا زیر شکم افتاده ، بغایت خوشنما است ـ

دیگر از گوالیار گزشته ، در اثنای راه ، کوته پاچهٔ سفید دیده شد که پردی نرائن زمیندار کده[۱] برای دادا بهای جیو مصحوب کسان خود فرستاده که از نظر الور بگذرد ـ بغایت سفید و نادر است ـ بابو طالب یساول را که میر عرب متصدی معزول بندر سورت و غلام رضا سوداگر را بدرگاه جهان پناه میبرد تاکید نمود که آن را باکسان زمیندار مذکور باحتیاط تمام بدارالخلافه برساند ـ سید حسین نام ملازم مهابت خان ، که سابقاً در دهولپور فوجدار بود ، دربن ولا فوجداریٔ گوالیار با اوست ، بندوبست آنجا را ، بسیار خوب کرده ـ مترددین در کمال امنیت آمدورفت می نمایند ـ

پیر دستگیر سلامت : ازانجا که راه راست بادشاهی از پلانچه تا سرائی کتل[۲] سنگ لاخ بسیار داشت و بهل وارابه بصعوبت میگذشت این مرید راهی دیگر که از پلانچه بطرف دست راست جدا میشود وکتل (ص : ۳ ب) سهلی[۳] و سنگلاخ کمی دارد بدین طریق از دریا لرور لبایستی گذشت ، اختیار نموده باسانی عبور کرده ـ اگر یرلیغ گیتی متاع شرف نفاذ یابد که فوجدار لرور در جاری ساختن این راه مساعی جمیله بظهور رسانیده چندگاه ، تهانه دراینجا مقرر کنند ، موجب آسائش خاق الله خواهد بود ـ چه در موسم برشگال که راه راست ، از طغیان دریا سدود میشود ، مترددین محنت

---

۱ ـ ن ـ ا : گدیه

۲ ـ ن ـ ا : پلانچه تا سپری کتل

۳ـ سهلی ـ

قراوان مکشند و ساخت ہر دو طریق برابر است ، این فدوی درین راه دو مکان ، قابل احداث بنظر آورده - بعد ازان کہ حسب الحکم الارفع راه جاری شود ، سراہا نیز بزودی عمارت خواہد یافت -

پیر و مرشد من سلامت ! از گوالیار این طرف ، در ہوا خیلی تفاوت ظاہر شد شبہائی بلحاف احتیاج ہست و اول روز اگرچہ نیم آستین پوشیده می شود ، اما بعد یکپاس تا سہ چہار گہری از روز مانده ، قبا ہم گرمی میکند فردا کہ روز مبارک دو شنبہ است از سرونج کوچ کرده ، روانہ پیش خواہد گشت -

ظل ظلیل خلافت و جہانبانی ابدی التظلیل بماناد :

——:o:——

الف ۴۷

اورنگ زیب اس خط میں صوبہ دکن میں چند منصب داروں کے تغیر تعیناتی اور ترقی کی سفارشیں کرتا ہے -

بحضرت ظل الہی : زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند کہ این مرید روز جمعہ شہر صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ، در منزل دوراہہ باہائی مراد بخش ملاقات نمود - فردائی آن در ہمان منزل بورود فرمان عالیشان ، بخط منشی ، افتخار الدوختہ ، برقدسی احکام مطلع گردید -

یرلیغ جہان مطاع کرامت صدور یافتہ کہ ”ہر گاه زمیندار چاندا کہ حسب الحکم الاعلیٰ ارادۂ درگاه خلائق پناه دارد ، پیش آن مرید بیاید ، اورا زیاده از یک روزه نگاه نداشتہ ببارگاه والا دستور می دہد“ -

پیر دستگیر سلامت ! بعد ازانکہ زمیندار مزبور بیاید مطابق حکم اقدس بعمل آورده بے توقف اورا روانۂ درگاه سلاطین پناه خواہد ساخت - و درباب پیشکش او نیز بموجب ارشاد عامل خواہد گشت -

قبله و کعبهٔ حقیقی ، سلامت ! چون درین ولا ، از عرضداشتِ مرشد قلیخان و روزنامچهٔ وقائع معلوم شد که امان بیگ قلعه دار قندهار ، صوبه تلنگانه تصدقِ فرقِ مبارک شده ـ بنابران این مرید محمد شاه قدیمی را که هشتصدی ذات و سوار منصب داشت و باستقبالِ این فدویٔ عقیدت سرشت آمده بود ، بران خدمت رخصت نمود که بسرعتِ هرچه تمامتر ، خود را برساند و دو صدی ذات و سوار ، ازان جمله یکصد سوار دو اسپه سه اسپه ، بشرطِ خدمت مذکوره اضافه تجویز کرد که از اصل و اضافه بمنصب یک هزاری ذات و یک هزار سوار دو اسپه سه اسپه ، سرفراز باشد و فتح الله ولد ذکریا را که سابقاً منصب شش صدی ذات و شش صد سوار سر بلند بود و ثانی الحال بشرط خدمت بدو صدی ذات و دو صد سوار ، اضافه باو مرحمت گشته از تغیرِ محمد شاه تهانه داری توندا پور مقرر ساخته چون بندهٔ جمعیت دار کارآمد نیست ، اضافهٔ او را بشرطِ این خدمت بحال داشت و کس تعین کرد که سزاولی نموده ، از برهانپور او را به تهانهٔ مسطور برساند ـ

پیر و مرشد این مرید ، سلامت ! یادگار جولاق که با نذر محمد خان بمشهد رفته و از انجا او را باصفهان برده بودند ، درین ایام ، به بصره رسید از راهِ بندرِ سورت ، مراجعت نموده عازمِ آستان بوسِ معلیٰ بود ، در اثنای راه ، این فدوی را دید ـ از انجا که فیوضاتِ عامهٔ اعلیٰ حضرت ، مانند نعمائی بے منتهای الهی ، همه کس را در خورِ استعداد و قابلیت ، شامل است ، یقین که مومیٰ الیه نیز ، بقدرِ حالتِ خویش سرافرازی خواهد یافت ـ روزِ تحریر عرضداشت که یکشنبه یازدهم شهرِ مزبور است بکنارِ دریائی نربده رسیده ، بتوفیقِ الهی و یمن تربیتِ مرشدِ کامل خود ، در انجام خدمتِ مرجوعه ، کوتاهی نخواهد ورزید ـ

آفتابِ خلافت و جهانبانی تا انقراضِ دوران بماناد ـ

——:o:——

الف ۴۸

اس خط میں اورنگ زیب دریائے نربدا پر پہنچ گیا ہے جہاں اسے بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک فرمان ملتا ہے ۔ بادشاہ کی طرف سے اسے دو دامی کپڑے کے تھان تحفے کے طور پر عنایت کیے گئے ہیں ان کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ بادشاہ کی فرمائش ہے کہ آم کی فصل کے موقع پر عمدہ قسم کے آم بادشاہ کی خدمت میں ارسال کیے جائیں نیز انگور کی بیلوں کی پود بھی بھیجی جائے ۔

اورنگ زیب جواباً عرضداشت کرتا ہے کہ اس کا ملازم ملتفت خان اس سے پہلے انگور کی پانچ سو بیلیں درگاہ معلیٰ میں بھیج چکا ہے ۔ آئندہ موسم میں اور بھی بھیجی جائیں گی ۔

آموں کی فرمائش کے بارے میں جو شاہی فرمان ہے وہ غالباً بادشاہ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ کیونکہ اورنگ زیب اس کے لیے "رقم پذیر خامہ الہام تصویر" کے الفاظ استعمال کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، وظائف عقیدت و بندگی بجا آورده ذره آسا ، بموقف عرض والا میرساند که عنوان صحیفۂ سعادت و شرف ، یعنی ، منشور لامع النور ، مزین بخط قدسی نمط ، در کنار دریائی نربده پرتو ورود انداخته ، افتخار افزائی این مرید گردید ۔ از عنایت دو دامیہائی[1] که بوکیل این عقیدت کیش حواله شده ، امتیاز حاصل نموده ، تسلیمات مریدی بتقدیم رسانید ۔ حق تعالیٰ سایۂ عطوفت اعلیٰ حضرت را ، برسر مریدان ، پاینده داراد ۔

مرقوم قلم جواہر رقم گشته که "آن مرید ، بعد وصول برہان پور ، چند گاه در انجا توقف کرده ، سرانجام پایان کہات بواقعی نموده ، بدولت آباد برود و ولایت ہر چہار صوبۂ دکن ، خصوصاً جاگیرہائی خود را آبادان سازد" ۔

---

۱ ـ ن ـ ل : و دوامی ہای ۔

پیرِ دستگیر سلامت ! چون پرداختِ مهماتِ پایان کهات ، که بغایتِ ازنسق افتاده ، ضرور است ، انشاء الله تعالیٰ بموجبِ حکمِ مقدس که از روئی کرامات زینتِ صدور یافته ، روزی چند ، دران بلده اقامت گزیده و خاطر از بند و بستِ آنجا مطمئن ساخته ، بدولت آباد خواهد رفت و بتوفیقِ الهی و یمنِ تربیت و ارشادِ مرشدِ کاملِ مکملِ خود ، در معموری و انتظام مهامِ صوبجاتِ دکن که حقیقتِ ویرانی و بیرونقئی آن پوشیده نیست ، بقدرِ مقدور اهتمام لازم دانسته ، بتقصیر از خویش راضی نخواهد گشت .

رقم پذیرِ (ص : ۳۱ ب) خامهٔ الهام تصویر شده که "هرگاه فصلِ انبه برسد انبهائی خوب می فرستاده باشد و نهالِ انگور بسیار بفرستد" .

قبلهٔ دو جهانی سلامت ! این مرید پیش از صدورِ حکمِ اشرف ، برائی محافظتِ انبهای ارسالی ، جمعی را تعین نموده ، همین که موسم برسد ، سعادتِ خود دانسته ، بدستورِ سابق ، انبهائی انتخابیٔ خوب متواتر بدرگاهِ جهان پناه ارسال خواهد داشت . پانصد نهالِ انگورِ برهانپور ، قبل ازین ملتفت خان ، بدرگاهِ معلیٰ فرستاده ، این فدوی نیز بوقتش نهالِ بسیار خواهد فرستاد .

قبلهٔ حاجاتِ جهانیان سلامت ! دیانت خان که از رهگذرِ کم حاصلی پرگنه پهولمری که دیوانیانِ عظام بجاگیرِ او تن نموده اند ، از برهانپور قصدِ آستان بوس مقدس داشت . نزدیک دریائی نربده این مرید را دید ، از انجا که مدتی در دکن بوده ، بر بعضِ خصوصیاتِ این ولایت ، آگهی دارد ، این اخلاص سرشت ، او را نگاه داشته عوضِ پرگنهٔ مذکور که خیلی زبون و کم حاصل است ، جاگیرِ دیگر باو خواهد داد و بیکار نخواهد گذاشت .

پیر و مرشدِ حقیقی من سلامت ! چون عماراتِ قلعهٔ برهانپور ، درین چند سال مرمت نشده ، شکست و ریختِ بسیار داشت و با آنکه ملتفت خان قبل ازین بدو سه ماه ، شروع در تعمیرِ آن نموده تا حال مرتب نیست ،

بنابران ساعتِ داخل شدنِ یازدہم ربیع الاول کہ بہتر از غرہ بود قرار داده ، تا آن زمان بیرونِ شہر توقف خواہد نمود -

——:o:——

الف ۴۹

اورنگ زیب برہان پور کے اندر ۱۵ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ کو داخل ہوا - بادشاہ کا ایک فرمان اسے ۲ ربیع الثانی کو ملا ہے - اورنگ زیب نے برہان پور پہنچ کر بعض افسروں کو جو ترقیاں دی ہیں ان کی تفصیل بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت کرتا ہے - اس خط میں وہ مرشد قلی خان کی جاگیر کے بارے میں بھی سفارش کرتا ہے - مرشد قلی خان اس وقت صوبہ بالاگھاٹ کا دیوان ہے - اس کے پاس بنگال میں بیش قرار جاگیر تھی - دکن تبدیل ہونے پر اسے جو جاگیر ملی اس کی آمدنی بہت کم تھی - اورنگ زیب اس کے نقصان کی تلافی کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے اس کی تفصیل اس خط میں درج ہے - مرشد قلی خان اس دور میں مالیات اور آبادانیٔ رعایا کے ضمن میں سب سے بڑا ماہر ہو گزرا ہے -

بحضرت ظل الٰہی : بعد ادائی آدابِ عقیدت و ارادت کہ عنوانِ صحیفۂ سعادت است ، ذره آسا بعرضِ والا میرساند کہ این مرید ، قبل ازین بموجبی کہ معروض داشتہ بود ، پانزدہمِ ربیع الاول داخلِ بلده برہانپور شده ، مشغولِ پرداختِ مہماتِ اینجاست - ہرگاه خاطر از بندوبست معاملاتِ پایانِ گہات ، جمع نماید ، انشاء اللہ تعالیٰ روانۂ دولت آباد خواہد شد - امید کہ بعنایتِ الٰہی و یمنِ توجہاتِ ظاہری و باطنیِ پیر و مرشدِ حقیقی ، رفتہ رفتہ آثارِ سعیٔ این مریدان بظہور رسد - روزِ مبارکِ دو شنبہ دویم ربیع الثانی بوصولِ فرمانِ عالیشان ، بخط منشی معزز گشتہ بر قدسی احکام آگہی یافت - انشاء اللہ المتعال در ہر باب مطابقِ مثالِ لازم الامتثال بعمل خواہد آمد -

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات ، سلامت ! پیش ازین شنیده شده کہ

بندوبست بکلانه ، خوب شده در این ولا که این مرید رسید ، خلاف آنچه مسموع بود ، بظهور پیوست - واقعه نویسِ معزولِ بندرِ سورت که روانهٔ درگاهِ جهان پناه است ، شاید بوسیلهٔ ایستادهائی سریرِ (ص : ۳۲ ل) خلافت مصیر ، حقیقت را بمسامعِ جاه و جلال برساند - چون بجهتِ ضبطِ بکلانه ، که بعدِ سید عبدالوهاب ، خوب بعمل نیامده جمعی از حضورِ خود ، جدا نموده باید فرستاد - سوائی حاصلِ آن ولایت ، که از زبونیٔ عمل ، نسبت بگذشته بسیار کم است ، مبلغِ کلی خرج بایستی نمود تا بندوبستِ خاطر خواه شود و پرداختِ صوبجاتِ دکن که از نسق افتاده ضرور است و برائے سرانجامِ خدماتی که درین صوبجات روئی میدهد ، جمعیتی لائق در حضورِ این فدوی درکار و کیفیت ویرانی و بیرونقیٔ آن با دستی که دارد ، بر اعلیِ حضرت روشن ، بناءبران نظر بمقتضائی وقت نموده ، اسد الله ولد میر فضل الله را ، که بنده و خانه زاد کارآمدنی است و ظاهر شد که پیش ازین در سلطان پور و ندربار و چوپڑه[1] ، عمل بواقعی کرده بود و بمنصبِ پانصدی ذات یکصد سوار سرافرازی داشت ، بخدمتِ فوجداریٔ بکلانه ، تعین ساخت و پانصدی ذات و ہشتصد سوار دو اسپه و سه اسپه بشرطِ این خدمت ، بر منصب افزوده ، از اصل و اضافهٔ یکهزاری ذات و نهصد سوار دو اسپه و سه اسپه ، تجویز کرد و دو محال از محالِ قدیم او محال داشته تتمه طلبِ اصل و اضافه را در بکلانه تنخواه نمود و از ملازمانِ خود و سوائی جمعی که حسب الحکم الارفع در بعضی قلاع اند ، کمال لودی و مردمِ دیگر را بحضور طلبید -

قبله و کعبهٔ این مریدِ عقیدت آئین سلامت ! عثمان افغان که بمنصبِ ہزاری ذات و ہشتصد سوار سربلند است ، قبل ازین فوجدار سرکار بیجا گڈه بود و چون الحال ، سرکارِ مذکور ، از تغیرِ شایسته خان ، بجاگیرِ این مرید مقرر گشته و در سلطان پور و ندربار که بخالصهٔ شریفه متعلق است ، فوجدار می بایست ، بناءبران بیگ محمد خویشگی ، ملازمِ خود را با جمعی از سوار و پیاده ، بفوجداریٔ بیجا گڈھ ، تعین نموده عثمان را فوجدارِ

---

۱ - چولره -

سلطانپور و لدرہار قرار داد ـ دویست سوار بشرطِ این خدمت بر منصب او افزود کہ از اصل و اضافہ ہزاری ذات و ہزار سوار باشد ـ

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات جہانیان ، سلامت ! چون مرشد قلی از پیشگاہِ خلافت بدیوانیٔ بالا گھاٹ سرافراز است و از تصدقِ اعلیٰ حضرت در ہندوستان ، جاگیرِ چند داشت و بعد از آمدنِ باینجا ، معلومِ این عقیدت کیش شد کہ در پرگنہ ساودہ ، کہ یک کرور و ہشت لک و پنجاہ ہزار دام جمع دارد و حاصلِ سالِ گذشتۂ آن ، ہفتاد و یک ہزار روپیہ و کسری ازان جملہ پنجاہ ہزار روپیہ آفت و بیست ہزار و چیزی وصول در دفاترِ اعلیٰ ثبت گشتہ و از حضورِ پرنور بمحضِ رعایت ، پنجاہ ہفت لک دام جمعِ آن تخفیف یافتہ ، پنجاہ لک دام بمومیٰ الیہ تنخواہ شدہ (ص : ۳۲ ب) بغایت زبون و کم حاصل است و باوجودِ چنین جاگیر ، سرانجامِ خدمتِ مرجوعہ ، دشوار ـ لہذا سی لک دام ، از پرگنۂ مذکور کہ سابقاً بدیانت خان ، مقرر بود ، موافقِ تنخواہ درگاہی ، بمرشد قلی خان ، بحال داشتہ تتمہ[۱] را بدستور ، بجاگیر دارانِ قدیمِ آن پرگنہ ، کہ از تغیرِ آنہا ، بمرشد قلی خان عنایت شدہ ، تن نمودہ و مشاراً الیہ را عوض در محالی کہ پنج شش ماہہ ، بدست او بیاید تنخواہ کرد ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافت تا انقراضِ دوران بر مفارقِ عالمیان تابان بماناد !

—— :o: ——

الف ۵۰

اس خط میں وہ بادشاہ کو عرضداشت کرتا ہے کہ ۲ جمادی الاول کو عادل شاہ اور قطب الملک کے سفیر عرائض اور تحائف لے کر حاضر ہوئے ہیں - اگرچہ یہ اشیاء بہت گھٹیا قسم کی ہیں مگر بادشاہ کے امتثال امر کے لیے میں نے انھیں قبول کر لیا ہے - مزید لکھتا ہے کہ وہ دو منصب داروں کو بیجاپور اور گولکنڈہ کے دربار میں بطور سفیر یا حاجب بھیج رہا ہے -

۱ - تمہ -

اس خط میں اورنگ زیب ایک بنیادی اصول کا اشارتاً تذکرہ کرتا ہے کہ اگر یہ دونوں حکمران اس بات کو سمجھ لیں کہ ان معاملات کے لیے آخری ذمہ دار دکن کا صوبے دار ہے تو یہ مصالحات ملکی اور شاہی احکام کی تنفیذ کے لیے بہتر ہوگا ۔ ایران سے اکثر شرفا بعض وجوہ سے ترک وطن کرکے ہندوستان آتے رہتے تھے ۔ ان میں سے ایک میر صالح بھی تھا جو شاہ عباس کا ماموں زاد بھائی تھا ۔ چونکہ سلطنت گولکنڈہ کے حکمرانوں کے شیعہ مذہب ہونے کی وجہ سے ایران سے تعلقات تھے اس لیے اس کا ارادہ گولکنڈہ جانے کا تھا ۔ لیکن اورنگ زیب نے اسے سمجھا بجھا کر شاہ جہان کی خدمت میں بھیج دیا ہے ۔

برہان پور اس شاہراہ پر واقع تھا جو سورت سے آگرہ کو جاتی تھی ۔ جو لوگ دوسرے ملکوں سے بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہونے کے لیے آتے تھے وہ برہان پور سے گزرتے تھے ۔ عرب کے علاقہ قطیف کے حاکم نے بادشاہ کی خدمت میں کچھ گھوڑے بھیجے تھے ۔ اس خط میں ان کی تفصیل بیان کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید ِ اخلاص سرشت ، آداب ِ عقیدت و ارادت که عنوان ِ صحیفهٔ سعادت است ، از خلوص ِ طویت بجا آورده ذره آسا ، بموقف ِ عرض ِ والا میرساند که روز ِ مبارک ِ دو شنبه ، بیست و دوم جمادی الاولیٰ ، حجاب[۱] ِ دنیا داران ِ دکن ، با عرائض ِ آنها آمده این مرید را دیدند ، و اشیائی مرسوله را گذرانید ۔ عادل خان طره ، و زنجیر ِ مرصع و فیلی با تلایر ، ارسال داشته قبل ازین هرگز چیزی باین زبونی ، نفرستاده بود ۔ بهمه حال ، بنابر ِ امتثال ِ حکم ِ مقدس آنچه فرستاده بود نگاه داشت و قطب الملک ، انگشترین ِ نگین ِ الماس ، که خالی از نفاستی نیست و پارهٔ مرصع ِ آلات ِ دیگر ، و شش زنجیر فیل ، چهار برائی این مرید و دو بجهت ِ خاله زادان ِ اعلیٰ حضرت ، ارسال داشته بود ۔ انشاء الله تعالیٰ ، بوقتش از نظر ِ انور ِ اظهر خواهد گذشت ۔

این عقیدت کیش نیز ، عنقریب جعفر را به بیجاپور ، و عبداللطیف

---

۱ ۔ حجات

را ، که سابقاً دیوان تندبار بود و الحال ملازمِ این مرید است ، حسب الحکم الارفع ، بگلکنده تعین نموده ، بعض مرصع آلات و پارچهٔ گجرات ، مصحوبِ آنها ، خواہد فرستاد و اگر اینها باز گشتِ خود را بصوبه دارِ دکن ، متعلق شناسند شاید ، برائی مصلحتِ ملکی و تنفیذ احکامِ مطاعهٔ پادشاہی ، بہتر باشد ـ دیگر آنچه بخاطرِ مبارک برسد ، عینِ حکمت و محضِ صوابست ـ

کعبهٔ مرادات جہانیان سلامت ! میر صالح ولد میر قوام الدین ماژندارنی پسرِ خالِ شاہ عباس که درین ایامِ از راہ سورت بندر آمده ، باورنگ آباد رفته بود و ازانجا قصدِ گلکنده داشت ، این مرید اورا ببرہانپور طلبیده و روانهٔ درگاہ خلائق پناہ نمود ، یقین که بعدِ ادراکِ شرفِ زمین بوسیِ معلی ، درخورِ شایستگی و قابلیت ، مشمولِ لوازشاتِ پادشاہانه خواہد شد ـ

مرشدِ حقیقی ، سلامت ! عبدالرحیم گرز بردار که از پیشگاہِ خلافت ، بجہتِ اتباعِ اسپانِ عربی ، بسورت تعین شده بود ، درین ہنگام با فرستادهٔ حاکمِ قطیف[۱] ببرہانپور رسیده ، روانهٔ حضور پرنور گشت ـ از جملهٔ پانزده اسپِ سواری و اسپانِ پیشکشِ حاکمِ مذکور که ہمراہِ او بود ، اسپ طرقِ ہشت سالهٔ عراق ، که بہائی آن مشخص نشده است اصیلِ کلان ، بسیار خوبیست ـ اگر عقبِ او سوافق پیش می افتاد ، خیلی پسندِ طبعِ اقدس می شد ـ البته خوبی[۲] شایستهٔ سواریٔ خاصه است و نیله سر خنگِ چار ساله ، که ناخدائی جہاز در بندر مخابسه[۳] ہزار روپیه خریده ! عربی بسیار جلد اصیل تیز بلند میانه[۴] ایست ، ترقیٔ بسیار خواہد کرد ، بالفعل ہم باآنکه لاغر است و بکمال لرسیده ، پنج شش ہزار روپیه می ارزد ـ

قبلهٔ این مرید سلامت ! چون پیش ازین معروض داشته که بموجب یرلیغِ عالم مطیع ، یکے از ملازمانِ خود را بصوبهٔ برار خواہد فرستاد

۱ ـ حجاز میں واقع ہے ـ
۲ ـ ن ـ ا : آئینه خوبی دارد
۳ ـ ن ـ ا : مخابد و ہزار
۴ ـ ن ـ ا : سر بلند میانه است

بنابران بیست پنجم شهرِ مسطور ضیاء الدین حسین را کہ میر بخشی این مرید بود ، کار آمدنی است ، باجمعیتِ چار صد سوارِ تیر انداز و برقنداز و دویست پیادہ تفنگچی ، رخصتِ ایلچ پور نمودہ ، بشاہ بیگ خان نوشت کہ بمجردِ رسیدنِ موسیٰ الیہِ روانۂ این جانب شود ۔

سرا اوقاتِ سلطنت و جلال ، باوتادِ خلودِ دوام مربوط بماناد [1] ۔

—:o:—

الف ۵۱

یہ عرضداشت غالباً قیام برہان پور کے زمانے کی ہے ۔ اورنگ زیب ۱۵ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ کو برہان پور پہنچا تھا ۔ یہ خط اس کے بعد کسی تاریخ کو لکھا گیا ۔ اس خط میں اورنگ زیب اپنی جاگیر دکن کے بارے میں معروضات پیش کر رہا ہے ۔ مغلیہ منصب داروں کی تنخواہ کا کچھ حصہ اس جاگیر کی آمدنی میں محسوب کیا جاتا تھا جو انھیں ان کے علاقے میں عطا کی جاتی تھی اور تنخواہ کا بقایا خزانے سے نقد کی صورت میں ملتا تھا ۔ اورنگ زیب اپنی تنخواہ کے بارے میں اس کی تفصیلات بادشاہ کے گوش گزار کر رہا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ، بموقفِ عرضِ والا میرساند کہ درحینی کہ این مرید از پیشگاہِ خلافت ، بدین صوب دستوری یافت و دولِ جاگیرِ این فدوی ، بعرضِ مقدس رسید ، یرلیغ جہان مطاع صادر شدہ بود کہ ”اگر بعدِ وصول بدکن ، بران مرید ، ظاہر گردد کہ سیر حاصل تر ازین محال ، در تصرفِ تیول دارانِ اینجاہست و خواہد کہ بعض آنرا بطریقِ معاوضہ ، بگیرد ، مختار است“ و این مرید ، باوجود چنین حکمی ناطق ، نظر بانتظامِ مہماتِ ملکی و رضا مندی و خوشنودیٔ بندہائی پیش منصبِ کارآمدنی معاوضہ با تیولِ آنہا لائق ندیدہ ، جاگیر وجہ را بحال داشت و خود بہمان خال ، کہ از بارگاہِ جلال تن شدہ ، اکتفا نمودہ ، چون یقین می دانست کہ اگر برخی محال ، از تغیر بعضی بندہا ، کہ شایستگی جاگیر نداشتہ ، بہ قبولِ این مرید انتقال یابد ، بہیچ وجہ متضمنِ نقصانِ سرکارِ گردون مدار نخواہد بود ۔ بنابران

یک کرور و بیست و ہفت لک دام و کسری [۱] ، محالِ دروبست که بغایتَ زبون و کم حاصل و عوضِ آن بتقریبات ، بہم رسید از ابتدائی مختلفہ معاوضہ نمودہ ، افراد حقیقت [۲] را ، بدرگاه آسمان جاه ، ارسال داشتہ بود ، تا دیوانیانِ عظام ، بمسامعِ اقبال مجامع ، رسانیدہ باشند ، تنخواہ بفرستند ـ درین ولا که سند رسید معلوم شد که معاوضۂ محال ، منظور نگردیدہ ، چندی از ہمان پرگناتِ کم حاصل بحال ماندہ و در برخی از محالِ سابق این مرید بقدر تخفیفی قرار یافتہ ـ

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! (ص : ۳۳ ب) اگر سبب منظور نشدن مظنۂ افزونیٔ حاصل بودہ باشد ، محصول کل جاگیر این فدوی درینصوبہ بامحال عوضیٔ سراسری، ہشت ماہہ بیش نیست و این یک کرور و بیست و ہفت لک دام که معاوضہ شدہ تا نہ ماہہ وکسری [۳] حاصل دارد ـ چنانچہ کیفیتِ آن ، از اوراقِ جداگانہ ، که پیشِ وکیلِ دربار معلیٰ فرستادہ ، مذکورِ محفلِ معلیٰ خواہد گشت ـ اگر در حاصل شبہہ باشد ، حکم شود که از ابتدائی خریف یونت ئیل [۴] محالی که این فدوی معاوضہ کردہ و حاصلش نہ ماہہ وکسریٔ [۵] است ، بخالصۂ شریفہ ضبط شود و عوضِ آن نقد از قرار ہشت ماہہ باین مرید مرحمت گردد تا برایٔ این قسم جزویات مکرر در عرض و التماس جرأت نتواند نمود ـ

قبلہ و کعبۂ دو جہانیٔ این مرید سلامت ! چون قبل ازین حقیقتِ ضعفِ بصر و پیری و ناتوانیٔ اوزبک خان بعرض رسیدہ ، حکم شدہ بود که این مرید او را پیشِ خود طلب داشتہ ، ملاحظۂ احوالِ او نماید ـ لہذا مومیٰ الیہ را طلبیدہ آنچہ از احوالِ او مشاہدہ نمودہ بود ، بواقعہ

---

۱ ـ کثری
۲ ـ حقیت ؟
۳ ـ کثری
۴ ـ ن ـ ا : لولت ئیل
۵ ـ کثری

ویس گفت کہ بی کم و زیادہ ، داخلِ واقعہ سازد و از انجا کہ حکمی در
اب ِ او نافذ نگشت و خالی گذاشتنِ قلعہ سرہند مناسب نمی نمود ، تا
سیدنِ حکمِ ارفع ، باز او را بقلعۂ او فرستاد ۔ درین ایام کہ از نوشتۂ
اقعہ نویسِ آنجا بوضوح پیوست کہ بعضِ امور ، منافیٔ قلعہ داری ، ازو
وقوع می آید ۔ بصفی' خان گفتہ شد کہ مکتوبی مشتمل بر تغضیب و تاکید
او بنویسد تا بیشتر بمراسمِ حزم و احتیاط بپردازد داد ۔ در جواب ، اظہار
ستعفاء از خدمت و جاگیر کردہ ، چنانچہ مفصلاً ، از واقعہ بعرضِ اقدس
خواہد رسید و نیز جمعی کثیر از رعایای جاگیر ، از دستِ جور و تعدیٔ
و ، داد خواہ شدلد ۔ اگر حکم شود ، خواجۂ برخوردار را ، کہ بندۂ
عتادی و کار آمدنی است و بمنصب یک ہزار و پانصدی سرافرازی دارد و
انصدی ذات و سوار بشرطِ قلعہ داری او نیز اضافہ نمودہ و محالِ تیولِ
وزبک خان را بجاگیرِ او مقرر داشتہ ، بمحافظتِ قلعہ تعین کند ۔ دیگر
رچہ بخاطرِ ملکوت ناظرِ پرتو اندازد ، محضِ صواب خواہد بود ۔

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، تاقیامِ قیامت ، از مطلعِ سلطنت تابان
اباد !

——:o:——

الف ۵۲

دکن کا صوبہ پایاں گھاٹ اور بالا گھاٹ کے علاقوں میں تقسیم
تھا ۔ پایاں گھاٹ کا صدر مقام برہان پور اور بالا گھاٹ کا دولت آباد
تھا ۔ بادشاہ کا اصرار ہے کہ اورنگ زیب فوری طور پر دولت آباد
روانہ ہو جائے ۔ وہ ۸ ذی قعدہ ۱۰۶۳ھ کو برہان پور سے روانہ
ہو کر ۱۸ ذی الحجہ کو دولت آباد پہنچ جائے گا ۔

حضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاصِ سرشت ، آدابِ عقیدت و ارادت ،
ز خلوصِ نیت و صفائی طویت ، بجا آوردہ ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال
یرساند کہ درین ایامِ خجستہ فرجام ، دو منشورِ لامع النور متواتر پرتو
رود الداختہ ، شرف بر شرف افزود ۔ تسلیماتِ مریدی بتقدیم رسانیدہ بر
الا مضامینِ آن آگہی یافت ۔

۱۔ بصیف

حکمِ جہان مطاع ، لازم الاتباع ، زینتِ صدور گرفتہ کہ "چون ہنگامِ بارش بسر آمدہ آن مرید بے تعلل ، رواںہ (ص : ۳۴] دولت آباد گردد" -

پیرِ دستگیر، مرشدِ صافی ضمیر سلامت ! از انجا کہ امسال درین ولایت باران ، نسبت باول ، در آخرِ موسم ، بسیار شد و خیلی شدت نمودہ بامتداد انجامید - چنانکہ نقل و حرکت ، صعوبتی داشت - بنابران ہشتم ذیقعدہ ، کہ قبل ازین مقرر شدہ بود ، برآمدن از برہانپور میسر نگشت - انشاء اللہ تعالیٰ ہژدہم ذیحجہ ، عزیمتِ دولت آباد نمودہ ، بعد از وصول حسب الحکم الاقدس ، اکثر اوقات ، در انجا بسر خواہد برد -

عنایت خطاب ، بمحمد صفی موجبِ مزید سرافرازیٔ این مریدِ اخلاص آئین گردید - ایزد بی ہمال ظلالِ مکرمت و افضالِ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریدان ، فراوان سال مستدام داراد ! یرلیغِ معلیٰ ، بعزِ نفاذ پیوستہ کہ "در بابِ ارسالِ مبلغی ، کہ از سرکار گردون مدارِ اعلیٰ و سرکار نواب بیگم صاحب ، در خزانۂ عامرۂ سورت ، فراہم آمدہ ، فرمانِ عالی شان ، بحافظ ناصر ، صادر شدہ ، این مرید معتمدی از ملازمان خود را ، بسرحد پرگنہ سلطانپور بفرستد -"

قبلہ و کعبۂ حقیقی سلامت ! چون یکی از نوکرانِ این فدوی ، با جمعیتِ خوب ، در بکلانہ می باشد و درین ولا سزاوار خان ، بدن صوب ، رخصت شدہ و این معنی را بدرگاہِ جہان پناہ عرضداشتِ التماسی دربارۂ خود نمودہ - لہذا این مرید ، برائی محافظت و ہمراہیِ خزانہ ، نشانی از روئی تاکید ، باو فرستادہ ، فوجدارِ بکلانہ را نیز قدغن نمود کہ نہایتِ حزم و احتیاط بکار بردہ ، از حدود خویش بسلامت بگذارنند - از انجا کہ مومیٰ الیہ ، خالہ زادِ قدیم است اگر ملتمس او درجۂ پذیرائی یابد ، زہی سرفرازیٔ او -

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، بر ساکنانِ ربعِ سکون ، تابندہ بماناد !

——:o:——

الف ۵۳

یہ خط اس فرمان کے جواب میں ہے جو ۱۶ جمادی الثانی ۱۰۶۲ھ کو صادر ہوا - تاریخی لحاظ سے یہ مکتوب اس سے پہلے خط (ا - ۵۲) سے بھی پہلے کا ہے - اورنگ زیب ابھی دولت آباد کے لیے روانہ نہیں ہوا -

بحضرت ظل الہی : بعد ادائی آداب ارادت و بندگی ، ذرہ صفت ، بعرض مقدس می رساند کہ والا منشور لامع النور ، مصحوب فاضل یساول ، شانزدہم جمادی الثانی ، عز ورود بخشید - این فدوی تسلیمات مریدی بتقدیم رسانیدہ ، بر احکام مطاعۂ آن ، آگہی یافت و آنچہ از روئی اندرز و نصیحت ، نگاشتۂ قلم جواہر رقم شدہ بود ، بجان و دل ، تلقی نمود -

پیر دستگیر سلامت ! عیوب بندۂ سراسر تقصیر ، زیادہ ازان ست کہ توان شمرد - چنانچہ سابقاً ، مکرر اظہار آن کردہ ، ببرکت ارشاد مرشد حقیقی ، توفیق اصلاح آن ، رفیق بادا ! اما بحمد اللہ تعالیٰ کہ با آن ہمہ عیب ، ہیچگاہ مصدر امری کہ خلاف مرضی خدا و سایۂ خدا بودہ باشد ، یک نگشتہ و با احدی در مقام بدی و بد اندیشی نبودہ (ص : ۴۴ ب) و نیست -

مقدمۂ کہ درین ولا ، بمسامع جاہ و جلال رسیدہ محض خلاف است - حقیقت آن از نشانی کہ پیش ازین بوکیل دربار معلیٰ ، در جواب حسب الحکمی کہ او نوشتہ بود ، مرسول گشتہ ، بعرض اقدس رسیدہ باشد - این چنین سلوک را ، باسائرالناس ، مذموم میداند تا باین قسم جاہا چہ رسد -

برخاطر ملکوت ناظر ہویداست کہ دفع تقدیرات ایزد جہان آفرین ، مقدور بشر نیست و ہرچہ سرنوشت ، البتہ میرسد و آنچہ بر آدمی وارد میشود ، از مکروہ و مرغوب ، میگذرد -

ارشاد قبلہ و کعبۂ حقیقی کہ بوفور دانش و کثرت تجربہ و قوت

خردِ دوربین بر عالمیان امتیاز دارند ، اگرچہ متضمن بہبودِ بندہاست ، لیکن امید از الطافِ عامِ مرشدِ کاملِ مکمل ، چنان بودہ و ہست کہ چون حق جل شانہ کہ آفریدہائی خود را ، نعمتہای بے منتہائی جاودانی ، ارزانی میدارد ، باکمال قدرت ، بے صدور زلتی و معصیتی مواخذہ نمی کند[۱] ، اعلیٰ حضرت نیز کہ سایہ آفریدگار اند تخلق باخلاقِ الہی نمودہ ، بدونِ جرم و خطا ، بمجرد کہ صدقِ آن لائق نباشد ، مریدان را چنین اعتراضات کہ زیادہ بر حوصلہ آنہاست ، معاتب و مخاطب نفرمایند ۔

قبلہ جہانیان سلامت ! درباب روانہ شدن بدولت آباد و ارسالِ مبلغی از خزانہ آنجا بحضورِ پرنور ، حکمِ ارفع ، بنفاذ پیوستہ ۔ انشاء اللہ تعالیٰ ، ساعتِ نیک اختیار نمودہ عازم خواہد گشت و چون برائی فرستادنِ خزانہ ، بمرشد قلی دیوانِ بالا گھاٹ نیز ، فرمانِ والا شرف صدور یافتہ ، بعد ازانکہ مومیٰ الیہ سر انجام آن بکند ، این مرید بموجبی کہ حکم شدہ ، مصحوبِ سزاوار خان ، روانہ درگاہِ خلائق پناہ ، خواہد ساخت ۔

ظلِ ظلیلِ خلافت و جہانبانی برمفارقِ کافہ انام ، جاودان گستردہ باد ۔

---:o:---

الف ۵۴

یہ عرضداشت ان دو فرامین کے جواب میں ہے جن میں سے پہلا چہار شنبہ ۱۰ جمادی الاولیٰ کو وارد ہوا اور دوسرا اس کے دو دن بعد ۔ ان میں پہلا فرمان بادشاہ کے دست خاص کا لکھا ہوا ہے ۔ اور دوسرا منشی الممالک کا ۔ اس لحاظ سے یہ مکتوب خط (الف ۔ ۵۳) سے بھی پہلے کا ہے ۔ ان فرامین میں بادشاہ کا پیہم اصرار ہے کہ اورنگ زیب جلد سے جلد دولت آباد کے لیے روانہ ہو جائے ۔ اورنگ زیب کی درخواست ہے کہ اسے صوبہ پایان گھاٹ کے حالات

---

۱ ۔ نمیکنند

کو بہتر بنانے کی مزید مہلت دی جائے ۔ پایان گھاٹ میں برار اور خاندیش بھی شامل تھے ۔

بحضرت ظل الٰہی : مرید ِ فدوی اخلاص سرشت وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ذره مثال ، بمسامع جاه و جلال ، می‌رساند که منشور ِ لامع النور ، بخط ِ قدسی نمط که جانہائی گرامی فدائی ہر حرف ِ آن باد ، چہارشنبہ دہم جمادی الاولیٰ و فرمان ِ عالی شان بخط منشی دو روز بعد ازان ، سعادت ِ ورود ارزانی داشته ، شرف بر شرف افزود ۔ تسلیمات ِ مریدی بتقدیم رسانیده آن دو عطیہ ٔ والا را ، آرایش ِ تارک ِ امتیاز ِ خود ساخت ۔

حکم ِ اقدس بنفاذ پیوسته که ''چون آن مرید تا حال از مہمات ِ پایان کہات فارغ شده باشد در بندوبست آن کما ینبغی سعی نموده ، باید که بمجرد ِ وصول ِ این مثال ِ سعادت تمثال ، روانہ ٔ دولت آباد شود ۔ ولایت ِ پایان ِ کہات و بالائی کہات از خود دانسته ، پرداخت ِ آن بواجبی نماید ۔'' (ص ا : ۳۰) ۔

پیر دستگیر ِ من سلامت ! شکر عنایات ِ پادشاہانہ ٔ مرشد ِ خود را بکدام زبان ادا کند ۔ حق تعالیٰ سایہ ٔ بلند پایہ مرشد ِ مرید نواز را ، بر مفارق ِ بندہا گسترده داراد !

و بر پیشگاه ِ خاطر ِ ملکوت ناظر ، ہویدا خواہد بود که این مرید بمقتضائی حسن ِ عقیدت ہمہ وقت ، تقدیم خدمات ِ پادشاہی را عین ِ سر انجام ِ مقاصد ِ دارین ِ خود تصور نموده ، حتی الامکان درآن سعی مبذول می دارد و بہ تن آسانی کمتر پرداخته ، بقدر ِ مقدور ، اوقات را صرف ِ بندوبست ِ مہام ِ ملکی می سازد ۔

ازانجا که برہم خوردگی ولایت دکن ، که درین مدت ِ ده سال پرداخت نشده ، ازآن قبیل نیست که نسق ِ آن ، بزودی دست بہم دہد و سر انجام ولایت ، نوعی که در بودن ِ خود میتوان کرد ، غائبانہ میسر نہ ، و معہذا امید آنست که مطمح ِ نظر ِ اعلیحضرت ، پرداخت ِ ولایت است و بالفعل در دولت آباد ، آنچنان کار ضروری نیست که نظم و نسق ِ پایان کہات نا کرده ، بسرعت آنجا باید رفت ۔ بنابران باوجود ِ کارسازی و خوبی ِ

هوائی دولت آباد و الفتی که بآن سر زمین داشت ، میخواست ، چند گاه در برهانپور ، توقف نموده ، خاطر از خاندیس و برار پایان کهات جمع سازد ـ

الحال که یرلیغِ اشرف ، بدینگونه نفاذ یافت ، مستعدِ عزیمت دولت آباد است ـ لیکن اگر حکم شود که اوائلِ شهرِ پور ، ازینجاروانهٔ آن طرف گردد ـ شاید پرداخت پایانِ کهات بهتر ازین صورت یابد ـ دیگر آنچه بخاطر مقدس بگذرد محض حکمت است ـ در جوابِ عرضداشتِ این مرید که درباب اضافهٔ اسدالله ولد میر فضل الله و تجویزِ خدمتِ فوجداری بکلانهٔ باو [۱] بدرگاهِ جهانِ پناه ارسال داشته بود ، حکمِ ارفع پیرایهٔ وردو گرفته که "اگر غرضِ آن مرید اینست که مومیِ الیه ، در زمرهٔ بندهای بادشاهی منسلک بوده ، فوجداریٔ بکلانه را ، بتقدیم رساند ، پس تجویزِ اضافه حسابی نیست ـ چه بکلانه در انعام آن مرید است ، بجهتِ انتظام مهام آنجا ، سوائی منصب درگاهی ، هرچه آن مرید را باو باید داد ، از جانبِ خود بدهد ـ"

قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات جهانیان سلامت ! آنچه بخاطرِ اقدس رسیده ، صوابست اما این مرید درصدرِ پان عرضداشت ، کم حاصلی و زیادتیٔ خرج بکلانه نگاشته ، اظهارِ تفویضِ آن ، بیکی از بندهای پادشاهی نموده و نظر بانکه عمر افغان ، برائے همین خدمت ، از منصبِ ششصدی یکصد سوار بهزاری بزارسوار دواسپه سه‌اسپه سرافراز شده ، اضافهٔ اسدالله را که سید و خاله زاد و کار آمد نیست و اصلِ منصب و پانصدی ذات سوار و یکصد سوار دواسپه سه‌اسپه تجویز کرده و چون (ص ب : ۳۵) اکثر جاگیر اصلِ اورا از پانجا داده ، التماسِ عوضِ محال انعام ننموده ، این معنی را متضمنِ کفایت سرکار گردون مدار دانسته ، معروض داشته بود ـ اگر مایهٔ قبول یابد فبها والا تنخواهِ اضافه را از بکلانه که تفضلِ اعلیحضرت است ، باو خواهد داد ـ

یرلیغ گیتی مطاع ، عزِ صدور یافته "که چون از عرضداشتِ آن

---

۱ ـ مالر

مرید واضح گشت که نه از عمر ترین عمل بکلانه بواقعی شد و نه از جمعی که آن مرید تعین ساخته بود ـ لهذا حکم میشود که او را بدرگاه خلافت دستوری دہد ـ"

مرشد کامل من سلامت ! برایستادہائی پایه سریر اعلیٰ ظاہر خواہد بود که چه قدر جمعیت این مرید بکلانه رفت و تا چند درانجا بود که ضبط شایسته از آنها بفعل نیامد ـ اگر این فدوی یک چندی در خور کار میگذاشت ، حقیقت عمل بعرض مقدس میرسید بجهت امتثال فرمان والا ، عمر ترین را ، رخصت دربارگاہ معلیٰ مینماید ـ

آنچه درباب معاف فرمودن مبلغ پنجاہ ہزار روپیه تتمه پیش کش مقرریٔ زمیندار چاندا از ابتدایٔ فروردین ماہ سال بیست و ششم که از جلوس ابر طراز و تحصیل بقایائی پیش کش سال بیست و پنجم که تا آخر اسفندار برذمهٔ او بوده باشد حکم شده ، انشاءالله تعالیٰ ، بموجب آن عمل خواہد گشت ـ

دیگر حکم لازم الاتباع ، شرف نفاذ یافته که "آن مرید شاہ بیگ خان را ، که جمعیت موافق ضابطه ندارد ، بوالا درگاہ رخصت نموده ، پرگنات تیول اگر می خواسته باشد ، درعوض نقدیٔ خود بگیرد و الا کسی دیگر که کار طلب و جمعیت دار باشد بجای او بفرستد ـ"

قبلهٔ و کعبه این مرید سلامت ! ازانجا که حقیقت جمعیت بندہائی تعینات دکن و حالت آنها درپیشگاہ خلافت ، روشن است و کسیکه از شاہ بیگ خان ، بیش جمعیت باشد و سر انجام آن صوبه ، دلخواہ تواند کرد بخاطر ناقص نمی رسد ـ

و از روی عنایت ، حکم شده بود که "اگر آن مرید خواہد محال تیول او را عوض نقدیٔ خود بگیرد" ـ بنابران انشاء الله تعالیٰ در ہمین چند روز یکی از ملازمان کارآمدنی خود را با جمعیت خوب بانجا تعین ساخته ، شاہ بیگ خان را رخصت آستان بوس معلیٰ خواہد نمود ـ

و چون برایٔ بندوبست صوبهٔ برار ، جمعیتی لائق ، درکار است ، از تفضلات بے نہایات پادشاہانه ، امید وار است که ہرگاہ حاصل پرگنات

جاگیرِ شاہ بیگ خان بعرضِ اقدس برسد ۔ نظر بر یافتِ دہ‌ماہہ نقد بلا آفت ، بہ این مرید فدوی خود فرمودہ ، پرگنہ ایلچ پور و الکوت بجمعی کہ بخاطرِ مبارک پرتو اندازد ، بہ تنخواہ این مرید عنایت فرمایندہ دیگر ہرچہ حکم شود ، سعادتِ خود خواہد دانست ۔

آفتاب عالمتابِ خلافت از افقِ سلطنت و عظمت (ص ل : ۳۶) جاودانی تابان بماناد !

—:o:—

الف ۵۵

اورنگ زیب ۶ ذیحجہ کو برہان پور سے روانہ ہو کر ۴ محرم ۱۰۶۳ھ کو دولت آباد میں داخل ہو گیا ہے ۔ اس خط میں وہ بٹائی کے اصول کا ذکر کرتا ہے جس کو شروع میں دیوان مرشد قلی خاں نے بنگال میں رائج کیا تھا اور جس کی وجہ سے اس صوبہ کی رعایا اور کاشتکاروں کی آبادانی میں کثیر اضافہ ہوا ۔ اورنگ زیب اس خط میں درخواست کرتا ہے کہ مرشد قلی خان کو صوبہ بالا گھاٹ کے ساتھ ساتھ پائین گھاٹ کا دیوان بھی مقرر کیا جائے تا کہ لگان وصول کرنے کے لیے عمل بٹائی کا نفاذ کیا جا سکے ۔

بحضرت ظل الہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و وظائف ارادت و بندگی بجا آوردہ ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ این عقیدت آئین شانزدہم شہر ذیحجہ ، چنانچہ پیش ازین معروض داشتہ ، از برہانپور برآمدہ و محمد طاہر را کہ مدتی درین ملک ، بسر بردہ بر خصوصیاتِ عملِ این ولایت ، واقف گشتہ و خاطرِ این مرید از حسنِ سلوکِ او ، باسکنہ و رعایا جمع بود ، درآنجا گذاشتہ ، عزیمت دولت آباد نمودہ و از کتلِ بروا پور [1] کہ جانب راستِ توندا پور بفاصلہ دو نیم کروہ واقع است و نسبت بہ کتل رونکھیرہ [2] وغیرہ سہولت تمام داشت ، عبور کردہ ، چہار دہم محرم مکرم کہ منجمان اینجا اختیار نمودہ بودند ، داخل دولت آباد شد ۔

---

۱ - ن - ل : خروا پور

۲ - ن - ل : رونکرہ

امید کہ بیمنِ نیت حق طویت اعلیحضرت ، پرداخت مہات این ولایت نیز ، بدستورِ پایان کہات ، صورت گرفتہ اجرائی عمل بثائی کہ حسب الحکمِ الاقدس قرار یافتہ ، سببِ ازدیادِ آبادی گردد ۔

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت ! چون این فدوی را برائی خدمت دیوانی ، آدمِ فہمیدۂ کاردان درکار است و مرشد قلیخان باوجودِ خدمتِ مرجوعۂ خویش ، این خدمت را سربراہ میتواند نمود اگر حکم مقدس شرفِ نفاذ یابد ، امورِ دیوانی را ، بدو تفویض نماید و الا باز یکی از ملازمانِ خود را ، بدان خدمت نصب کند ۔ دیگر بہر طریق کہ ارشاد شود ، متضمنِ بہبودِ این مرید خواہد بود ۔

آفتاب عالمتابِ خلافت و جہانبانی ، تا انقراضِ دوران ، بر مفارقِ جہالیان ، تابان بماناد !

——:o:——

الف ۵٦

بادشاہ نے فرمان بھیجا ہے کہ دکن سے سو دیگ انداز توپیں ڈھالنے کے لیے بھیجے جائیں ۔ اورنگ زیب فی الحال دکن کے قلعوں سے پچاس آدمی بھیج رہا ہے ۔ شمالی ہند کی نسبت جنوب میں توپ اندازی زیادہ عام اور ترقی پر تھی ۔ اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ دکن کی حکومتوں کے سمندر کے راستے ایران اور ترکی کے ساتھ تعلقات تھے ۔

بادشاہ نے اورنگ زیب سے آموں کی فرمائش کی ہے ۔ دکن میں آم کا ایک درخت بادشاہ پسند کے نام سے تھا جس کے آم شاہ جہان کو بہت مرغوب تھے ۔ اس سال یہ درخت زیادہ بارآور نہیں ہوا تھا ۔ تاہم اورنگ زیب وعدہ کرتا ہے کہ جو آم اتریں گے انھیں بہ احتیاط تمام ڈاک چوکی کے ذریعے بھیجتا رہے گا ۔

حضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب وسیلہ ، ذرہ آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ میرساند کہ بورودِ دو منشورِ

ع النور که متواتر شرفِ صدور یافته بود ، امتیاز حاصل نموده تسلیماتِ
یدی و آدابِ بندگی بجا آورده -

در فرمانِ اول حکمِ اشرف ، بنفاذ پیوسته که ''آن مرید صد نفر
ک انداز از قلاعِ دکن ، انتخاب نموده بحضورِ پرنور بفرستد -"

قبله و کعبهٔ حقیقی سلامت ! این فدوی بمجردِ اطلاع ، بر مضمونِ
لیغِ گیتی مطاع ، متصدیان را قدغن کرده که توپ اندازان را از قلاع
یده ، از نظرِ این مرید بگذرانند تا جمعی را که شایستگی داشته باشد ،
رگاه جهان پناه ، روانه سازد - هرگاه که از قلاع بیایند ، پنجاه نفر روانه
ده ، بعد ازانکه عوضِ فرستاده‌ها ، نگاه داشته آید ، تتمه را نیز بدرگاهِ
رخصت خواهد نمود -

اما از انجا که حقیقتِ توپ اندازی (ص : ۳۶ ب) و وقوفِ آنها
شیده نیست و فرستادنِ آنها بدرگاهِ معلی ، محض برائی پاسِ حکمِ اعلی
ت و در بیجاپور و گلکنده ، توپ اندازانِ خوب ، نشان می دهند و
ا داران ، باوجودِ لافِ عقیدت و بندگی و شمولِ عنایات و تفقداتِ
اندازهٔ پادشاهانه ، که زیاده از حوصلهٔ آنها شده و میشود و درین یساق
مساق که بخیریت نوبتِ چهارم بوقوع خواهد آمد هیچگونه خدمتی
یم نرسانیده اند - اگر حکمِ اقدس ، درین باب بآنها صادر گردد ،
دتِ خود دانسته ، امتثال خواهند نمود -

در منشور ثانی یرلیغِ واجب الاتباع کرامتِ ورود گرفته که ''چون
صوبهٔ دکن داروغگیٔ توپ خانه خدمتِ کلانی ست و هوشدار لیاقت
ندارد و اگر صفی خان قبولِ این خدمت نماید و آن را ، با خدمتِ
یگری فراهم تواند آورد ، آن مرید باو بفرماید و الا میر احمد رضوی
ید نیست ، خدماتِ پادشاهی را فهمیده بمردم می فرموده باشد -"

مرشدِ جهانیان سلامت ! بر ضمیرِ صافِ اعلیٰ حضرت ، هویداست
این مرید از سنِ هژده سالگی ، بخدمت صوبه داری ، قیام می نماید ،
خدماتِ پادشاهی را بیجا تجویز نکرده و الا چگونه درجهٔ پذیرایٔ

می یافت ؟ تا حال ہیچکس ، از تجویز کردہائی این فدوی ، مصدر امری
کہ نباید نشده - چون فهمیده بود کہ داروغۂ توپ خانہ را ، باوجود
سربراہی و دیانت ، وثوق از تفنگ اندازی و لوازمِ این خدمت باید ،
او را کہ بهرهٔ ازین کار دارد و تفنگچیٔ اول است ، خانہ زادِ درگاه
دانستہ ، تجویز نموده بود - درین ولا ہرچند ازو چیزی کہ خلافِ امانت
و دیانت بوده باشد بظهور نرسیده و چون مرضیٔ اقدس نیست ، حسبَ الحکم
الارفع ، صفی خان را از نوید این عنایت ، و خانہ زاد لوازی ، آگاه
ساختہ - لیکن از انجا کہ جمع میانِ این خدمت و بخشی گری صعوبتی
دارد و حقیقتِ جاگیرہائی دکن پوشیده نیست و بدونِ مصالح ، این نوعِ
خدمات عمده متمشی نمی شود و امیدوار است کہ بتقریبِ این خدمت
باضافہ سرفراز گشتہ ، از روئی دل گرمی ، بمراسمِ ہر دو خدمت پردازد -
میر احمد رضوی نیز ، چنانچہ بخاطرِ ملکوت ناظر ، پرتو انداختہ ، بدلیست -

در بابِ ارسالِ انب ، زینتِ نگارش یافتہ بود -

قبلۂ دارینِ مریدان سلامت ! اگرچہ این عقیدت آئین ، بموجبِ
نوشتۂ وکیلِ دربار معلیٰ کہ از پیشگاهِ خلافت مکرر باو تاکید شده ،
قبل ازان کہ انب خستہ بندد ، ہمہ جا مردم برائی محافظت تعین نموده ، قدغن
کرده ، اما چون امسال در دکن انبہا خوب ببار (ص : ۳۷ ل) نیامده ،
خصوصاً انب پادشاه پسند کہ اصلا بار نیاورده ، چنانکہ این معنی از
وقائعِ صوبہ بمسامعِ جلال رسیده باشد - حتی المقدور در فرستادنِ آن
کوتاہی نخواہد رفت - بمیر صابر و داراب ، خویشِ ملتفت خان ، کہ در
برہانپور اند ، بآنہا نیز درین باب حکم شده ، تاکیداتِ بلیغہ نموده کہ
انب ، قابلِ ارسالِ حضور ، سراسر سرور کہ بہ برہانپور فرستاده خواہد
شد ، باحتیاطِ تمام مصحوب ڈاکچوکی پادشاہی ، متواتر می فرستاده باشند -
امید کہ خوب برسد -

سرادقِ سلطنت و حشمت ، باوتادِ خلودِ دوام ، منوط و مربوط باد !

——:o:——

الف ۵۷

اورنگ زیب کو ایک فرمان "مزین بخط قدسی" پنج شنبہ ۱۴ شعبان المکرم کو ملا ۔ یہ خط بادساہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا نہیں ہے ۔ لیکن آخر میں بادشاہ نے اس میں اپنے دست خاص سے چند سطور کا اضافہ کر دیا ہے ۔ اس کی رائے ہے کہ دکن میں اس سے پیشتر لگان کے جو مختلف ضابطے رائج تھے ان کو قلم زد کرکے ان کی بجائے بٹائی کا عمل نافذ کیا جائے اور اس کے لیے مرشد قلی خان کو دیوان بالا گھاٹ کے عہدہ پر مقرر کیا جائے ۔

حضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت ، وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره آسا بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ فرمانِ والا شان ، مزین بخطِ قدسی نمط ، با خلعتِ سراپا سعادت ، پنجشنبہ چهاردهمِ شعبان المکرم ، مصحوبِ علی رضی شرفِ ورود ارزانی داشتہ ، سرمایۂ مباہاتِ این فدوی گشت و در ادائی آن دو گرامی عطیہ ، آداب بندگی و تسلیماتِ مریدی ، بتقدیم رسانیده ۔

بر ضمیر منیر خورشید نظیرِ مرشدِ جهانیان هویدا خواہد بود کہ این مرید ، ہمیشہ از درگاہ بے نیاز ، مسئلت می نماید کہ توفیقِ مرضیاتِ پیر و مرشدِ خود بیابد ۔ امید کہ ہمواره موفق باشد ۔

در بابِ سلوک با دنیا دارانِ دکن ، نوعیکہ حکم شده ، بعمل خواہد آمد ۔ چون شنیده می شود کہ درین ایام ، عادل خان با قطب الملک در مقام پرخاش و ستیزه در آمده ، می خواہد کہ دستِ تصرف بولایتِ متعلقۂ او کہ از زمینداران کرناتک انتزاع نموده ، دراز کند ۔ بر تقدیر وقوع ، بطریقی کہ حکم شود در امدادِ او خواہد کوشید ۔

از انجا کہ حکمِ گیتی مطاع ، زینتِ صدور یافتہ کہ "آن مرید ، از رعایتِ قطب الملک دست باز نداشتہ ، او را از خود راضی دارد ۔"

[illegible]ر این مرید بر احکامِ مطاعہ کہ در ہر باب از پیشگاه ، باو صادر

می گردد ، آگہی یافتہ باز خواستِ جواب می نموده باشد او را بوجہِ احسن از خود میتواند داشت ـ

یرلیغِ عالم مطیع عز نفاذ گرفتہ کہ "آن مرید ، در آبادانیٔ صوبجات دکن سعی نماید و مرشد قلی را ، کہ بندهٔ فہمیدهٔ کارآمدنی ست ، در خدمتِ دیوانی ، استقلال داده ، ہرچہ از روئی دولتخواہی ، معروض دارد بشنود و در اجرائی عمل بٹایٔ و برطرف نمودنِ ضوابطِ گونا گون ، کہ باعثِ خرابیٔ آن ولایت است ، اہتمام بکار برد ـ"

پیرِ دستگیر سلامت ! در پرداختِ ہر چہار صوبۂ دکن و ازدیادِ آبادیٔ آن ، حتی الامکان ، سعی مصروف شده و می شود ـ امید کہ بعملِ بٹائی ، این ولایت ، نسقِ شایستہ بیابد ـ آنچہ از کاردانی (ص : ۳۷ ب) و فہمیدگیٔ مرشد قلی بر زبانِ کلکِ الہام بیان ، گذشتہ ، محضِ کراماتست ـ این مرید ، او را ہمچنین بنده دانستہ ، التماسِ خدمتِ دیوانیٔ بالا گہات برائی او نموده ـ اعانتِ او در ہمہ باب ، بعمل آمده و خواہد آمد ـ

کعبۂ مراداتِ جہانیان سلامت ! مومیٰ الیہ از فیوضاتِ بیدریغِ اعلیٰ حضرت ، امیدوارِ خطاب است تا موجبِ ازدیادِ اعتبارِ او گردد ، ملتفت خان نیز ، اگر علم عنایت شود ، باعثِ افتخارِ اوست ـ

در بابِ پرگنہ نیز ، حکمِ ارفع شرف نفاذ یافتہ کہ "از ابتدائی فصلِ خریف انیلائیل[1] دروبست بخالصۂ شریفہ متعلق باشد و عوضِ آنچہ از پرگنۂ مذکور درتیولِ این مرید است ، نقد از قرار ده ماہہ ، مرحمت خواہد شد ـ"

قبلۂ عالمیان سلامت ! ازانجا کہ قصبۂ شاه گڈه و مچھلی گانو ، از پرگنۂ بیر ہمیشہ بجا گیرِ این اںدوی بوده ، معہذا در تمامی ولایتِ دکن سیلہ[2] خوب قابلِ ارسالِ حضور پرنور ، غیر شاه گده بہم نمی رسد ،

---

۱ ـ ن ا : شلان ڈیل

۲ـ ن ا : شیلہ (ہکذا) ـ نجیب اشرف کی رائے میں شاید اس سے سیحہ مراد ہے جو دکھنی انگور کی ایک قسم ہے ـ ممکن ہے اس سے سیلہ چاول مراد ہو ـ

امیدوار است کہ آن ہر دو محال بحال شود ، چون مطلب اصلی آن ست کہ مرشد قلی بموجبی کہ معروض داشتہ ، پرداختِ آن پرگنہ نمودہ ، عملِ کل پرگنہ را بکی قرار دہد ، این مرید نیز آن محال را بعہدۂ اہتمامِ او واگذاشت ۔

حکمی کہ درباب تنخواہِ سزاوار خان بصدور پیوستہ این عقیدت سرشت ، اورا ، بران آگاہ ساخت ۔ چون پرگنہ انکوت وغیرہ ، قبل ازین بشاہ بیگ خان تنخواہ شدہ بود ، مشارٌ الیہ عوضِ پرگنہ ندربار و سلطانپور راضی گشت ، لیکن ازانجا کہ آن ہر دو پرگنہ از جمع افتادہ ، التماس دارد کہ یک کرور و بست لک دام ، کہ بعمدۃ الملک شایستہ خان تن شدہ بود ، باو مرحمت گردد و چہل لک دام باقی[1] طلب را از جائے دیگر بیابد ۔

سراوقِ عظمت ، باوتاد دوام ، مربوط باد !

——:o:——

الف ۵۸

یہ عرضداشت ایک ایسے فرمان کے جواب میں ہے جسے بادشاہ نے دستِ خاص سے لکھا ہے ۔ یہ خط دولت آباد کے زمانے کا ہے ۔
اورنگ زیب کو ایلچ پور کا پرگنہ جاگیر میں ملا تھا ۔ چونکہ پچھلے بیس سال کے دوران صوبۂ دکن میں بد امنی کی وجہ سے اس کی آمدنی کم ہو گئی تھی اس لیے بادشاہ نے اس کی بجائے نقد تنخواہ کا حکم صادر کر دیا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب مختلف منصب داروں کی تعیناتی ، تبدیلی ، ترقی اور تنزلی کے بارے میں اطلاع دیتا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب راؤ کرن کی ترقی کے لیے خاص طور پر سفارش کرتا ہے ۔ اورنگ زیب کو بادشاہ نے برہان پور کے شاہی کارخانہ کی بنی ہوئی ایک خلعت زمستانی بھی عنایت کی ہے ۔ مغلیہ دور میں خلعتیں موسم کے لحاظ سے عطا کی جاتی تھیں ۔ ایک اور خلعت کو بارانی کہتے تھے ۔

۱۔ باقی

بحضرت ظل الہی : بعدِ تقدیم و ظائفِ عقیدت و بندگی ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال ، می رساند کہ بورود فرمانِ خجستہ عنوان ، مزین بخط قدسی نمط ، کہ درجوابِ عرضداشتِ این فدوی ، شرف صدور یافتہ بود ، فرقِ مباہات باوجِ امتیاز افراختہ ، تسلیماتِ مریدی بجا آوردہ ۔

حکمِ اقدس بنفاذ پیوستہ کہ " از ابتدائی فصلِ ربیع یونت ئیل ، عوضِ پرگنہ ایلچ پور ، نقد بآن مرید ، تن می شدہ باشد ۔ آبادان ساختنِ دکن کہ بعہدۂ ان مرید ست ، از گذاشتنِ ایلچِ پور معلوم شد ۔"

قبلۂ حقیقی سلامت ! اگرچہ این مرید ہرگز ادعائی کاری نہ کردہ ، در خورِ استقلال ، ہرچہ شدہ و میشود ، ہمہ از تربیت و ارشادِ مرشدِ مرید نواز است . اما پرگنۂ کہ دربیست سال (ص ۳۸ : ل) از جمع افتادہ باشد ، در یک فصل و دو فصل ، آبادیٔ آن چگونہ صورت می یابد ؟

یرلیغِ عالم مطیع ، کرامتِ صدور یافتہ کہ "حسب الالتماسِ آن مرید ، میرزا خان از حراستِ قلعۂ احمد نگر ، عزل شدہ ۔ وجہِ تغیر اورا ، بایستے معروض داشت ۔ شاہ بیگ خان را بجائی او ، تعین نماید و پرگنۂ ایلچ پور ، کہ بودنِ مردی ہشیار آبادان کار درانجا ضرور است ، جلال [1] کاکر یا ملتفت خان تنخواہ دادہ ، اگر خواہد بقدرِ اضافہ ہم یکی ازینہا تجویز کند ۔

قبلۂ و کعبہ دو جہانی سلامت ! سببِ تغیر مرزا خان ہمان است کہ بخاطرِ ملکوت ناظر ، پرتو انداختہ ۔ چون یقین بود کہ حقیقتِ حالِ او بر پیشگاہِ خلافت ہویداست ، باظہارِ آن پرداختہ و نظر بخانہ زادیٔ او نمودہ ، بودنِ اورا پیشِ خود مناسب دیدہ عرضداشت نمود ، شاہ بیگ خان را بقلعۂ احمد نگر تعین نمودہ ، دربابِ تنخواہ تیول او و میرزا خان ، بموجب حکمِ گیتی مطاع بعمل آورد ۔ چون جلال کاکر

---

۱ ۔ ححال ۔ یہ لفظ جلال ، ہے ۔ جلال کاکڑ کا ذکر آگے بھی آتا ہے۔

سپاہی' صرف است نسبتی بآبادان کاری ندارد ، باوجودِ آن ، قبل ازین ،
دو سہ ماہ بخدمتِ فوجداری' پونار' کہ در سرحدِ دیوگدہ مقرر شدہ ،
چنانچہ از واقعہ' این صوبہ ، بموقفِ عرضِ مقدس ، رسیدہ باشد و ملتفت
خان پرداختِ عملِ بتائی پایان گھاٹ درمیان داشت و باین تجویز راضی
نبود ، بنابران تفویضِ پرگنہ' ایلچ پور بیکی ازینان ، موقوف گشت ۔ اگر
براؤ کرن ، کہ پانصدی ذات و پانصد سوار برآوردی[2] پیش ازین ، از
منصب او کم شدہ و آبادان کاری' او از پرگنہ' کا نداکر[3] کہ بجاگیرش
بودہ و تغیر شدہ ظاہر می گردد و پانصدی ذات پانصد سوار کمی' منصب
مرمت شود و سواران برآوردی ، برائی خدمت ایلچ پور دواسپہ سہ اسپہ
قرار یابد و پرگنہ' مذکور در وجہِ طلبِ اضافہ و عوضِ پرگنہ' پوسد[4]
کہ در برار دارد ، تن نمودہ آید و ہرچہ ازان پرگنہ بماند ، بدیگر بندہائی
آبادان کار تنخواہ شود ، گنجائش دارد ۔ باقی آنچہ رائی عالم آرای' مملکت
پیرائی اقتضا فرماید ، محضِ صواب خواہد بود ۔

حسب الحکم الاعلیٰ ، بمتصدیان تاکید نمود کہ بالفعل ، ہفتاد و شش
نفر باندار کہ در تمامی' قلاعِ دکن موجود است ، چہل نفر اول انتخاب
کردہ ، بزودی روانہ' درگاہِ والا سازند و بعد ازانکہ بان داران خوب
بہم رسند و عوضی نگاہ داشتہ شود ، پنجاہ نفرِ دیگر بفرستند ۔

رستم برادرِ ایرج خان را می خواست ، دستوری دہد کہ خود را
باستیلام عتبہ' خلافت برساند ۔ لیکن چون او پی بردہ کہ طلبِ او
بدرگاہ جہان پناہ برائی ہمراہی برادر است ، از روی کار طلبی خواہشِ

---

۱ ۔ لوبار

۲ ۔ برادری ۔ برآوردی ایک عسکری اصطلاح ہے

۳ ۔ ن ۔ ل : کاندا پور

۴ ۔ نو سد

۵ ۔ تلاق

آن دارد که بر آئینهٔ[۱] مصدر (ص ۳۸ : ب) خدمتی گردد و درین صوبه انیز وجودِ امثالِ او بجهتِ خدماتی که روی دهد , ضرور است ـ اگر حکم شود ہمین جا باشد و الا اورا رخصت نماید ـ

پیرو مرشدِ حقیقی سلامت ! پیشِ ورودِ این منشورِ لامع النور ، بوصولِ خلعت خاصهٔ زمستانی که مصحوب محمد نصیر صاحبِ اہتمام کارخانهٔ برہانپور ، باین مرید عنایت شده بود ، امتیاز و سر بلندی یافته ، تسلیمات بجا آورد و اورا بی توقف رخصت نمود ، بملتفت خان قدغن کرد که در سر انجامِ مصالحِ ضروریٔ کارخانهٔ سرکارِ معلی ، جهد بلیغ نماید ـ

آفتاب جہانتابِ خلافت بر مفارقِ عالمیان تابان باناد !

——:o:——

الف ۵۹

پچھلے خط میں اورنگ زیب نے چالیس باندار بادشاہ کی خدمت میں بھیجے ہیں ـ اس خط میں ایک ہزار بان یا آتشیں مادہ پھینکنے والے ہتھیار ارسال کرنے کی اطلاع دے رہا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ اس کے بعد اسی طرح ہر مرتبہ ایک ہزار بان بھیجتا رہے گا ـ قطب الملک والیٔ گولکنڈہ ہر سال آٹھ لاکھ روپیہ بطور پیشکش بھیجتا ہے ـ اس کو ہدایت کی گئی ہے کہ آیندہ اس میں سے چار لاکھ کی رقم کے ہاتھی پیش کیا کرے ـ

بحضرت ظلِ الہی : مرید عقیدت سرشت ' زمینِ خدمت به لبِ ادب بوسیده و ظائفِ ارادت ، از صفائی طویت بجا آورده ، ذره آسا ، بموقفِ عرضِ والا می رساند ـ منشورِ لامع النور سعادت گنجور در جوابِ عرضداشتِ این فدوی ، بقلم قدسی رقم ، زینتِ نگارش یافته بود ، شرفِ ورود ارزانی

———

۱ ـ براسه

داشته ، سبب ِ امتیاز و مباہات ِ این مرید شد ۔ آداب ِ تسلیمات ِ بندگی بتقدیم رسانیده ، آن مثال ِ عدیم المثال را ، آرائش ِ تارک ِ عزت ِ خود ساخت ۔ در باب ِ ارسال ِ بازہا حسب الحکم ِ گیتی مطاع ، عمل نموده ۔ متعاقب ہزار باز ِ خوب راست رو ، مصحوب ِ یکی از منصبداران ، روانهٔ حضور پرنور ساخته ۔ بعد ازان نیز بہمان دستور ہر دفعه ، یک یک ہزار خواہد فرستاد ۔

حکم ِ اقدس بنفاذ پیوسته که ''چون از جانب ِ بنگاله و اودیسه فیل ِ نر و ماده کمتر بدرگاه ِ جہان پناه می آید ، آن مرید مقرر کند که قطب الملک از جملهٔ ہشت لک روپیه که ہر سال بسرکار معلی می رسد ، عوض ِ نصف ِ زر ، فیل می داده باشد ۔''

پیر ِ دستگیر ِ مرشد ِ صافی ضمیر سلامت ! اگرچه حقیقت ِ دخل و خرج ِ خزانهٔ عامرهٔ این جا ، قبل ازین بمسامع ِ جاه و جلال رسیده لیکن برائی اطاعت ِ یرلیغ ِ واجب الاتباع ، بموسی الیه نوشت که ''چہار لک روپیه نقد و چہار لک روپیه را فیل نر و ماده می فرستاده باشد ۔''

عنایت ِ اضافهٔ منصب و ایالت ِ صوبهٔ گجرات به بہائی مراد بخش ، موجب ِ مزید ِ امیدواریٔ سائر مریدان گردید ۔ از ادائی شکر ِ مراحم ِ بیکران ِ اعلی حضرت ، چگونه توان برآمد ؟ حق عز شانه سایهٔ بلند پایهٔ ارجمند ِ پیر و مرشد ِ حقیقی را ، فراوان سال پاینده داراد که بمحض ِ تفضل ، مریدان را بانواع ِ نوازش و اقسام ِ نصیحت و موعظت ، سربلند می فرمایند ۔

مرشد ِ مرید نواز سلامت ! درین ولا از نوشتهٔ وکیل ِ دربار ِ معلی چنین ظاہر گشت که در وادیٔ (ص : ۳۹]) پرگنه ایلچ پور بر زبان ِ قدسی بیان گذشته که ''ہرگاه آن مرید پرگنهٔ مسطور را ، بخواہش ِ تمام گرفته و در جمع ِ آن تخفیفی نرفته ۔ دیگر گفتگو چیست ؟''

قبلهٔ و کعبهٔ مریدان سلامت ! از انجا که پیش ازین مکرر در حضور ِ پرنور حکم شده بود که اگر آن مرید ، بعض ِ تیول داران را ، عوض ِ طلب ِ نقدی بگیرد ، تنخواه ِ آن بجمع ِ مناسب ، مقرر خواہد شد ۔

بنابران این فدوی از پرگنات جاگیر شاه بیگ خان ، در باب پرگنه ایلچ پور ، التماس نموده ، حقیقت حال آن را بمهر ملتفت خان دیوان ، بارگاه خلافت فرستاده بود که تخفیف نظر بآن قرار یابد - تا دریافت ده ماهه[1] نقد بلا آفت ، چندان نقصان نشود . اگر مرضی مبارک چنان است که البته این مرید پرگنه مذکور را بهمین جمع بگیرد - باوجود آنکه قریب ده لک[2] روپیه کمی خواهد رسید ، جان و مال مریدان ، فدائی رضائی اعلیٰ حضرت است ، از فرمان برداری چه چاره ؟

قبلۂ آمال و کعبۂ آمانیٔ عالمیان ، سلامت ! از انجا که قلعۂ احمد نگر نزدیک سرحد واقعه شده و شاه بیگ خان ، که سابق نیز خدمت آن حصن داشت ، خواهش قلعه داریٔ آنجا نموده - اگر حکم ارفع اعلیٰ ، شرف صدور یابد ، مومیٰ الیه را بدین خدمت تعین ساخته ، میرزا خان را ، که خانه زاد درگاه سلاطین پناه است ، چندگاه در حضور خود نگاه دارد -

آفتاب عالمتاب خلافت از افق عظمت و حشمت ، طالع و لامع باد !

——:o:——

الف ۶۰

یہ عرضداشت بھی بادشاہ کے ہاتھ سے لکھے ہوئے فرمان کے جواب میں ہے - اورنگ زیب نے راؤ کرن کے لیے صوبیداری برار کی تجویز اس لیے کی تھی کہ دربار میں اس پر راجپوتوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے کا الزام لگایا جاتا تھا مگر بادشاہ نے اس کی تجویز کو منظور نہیں کیا - آداب عالمگیری سے پتہ چلتا ہے کہ جس راجپوت امیر نے اپنے فرض کو خوش اسلوبی سے نبھایا عالمگیر نے ہمیشہ اس کی حوصلہ افزائی کی - راؤ کرن بھی ایسے ہی راجپوت منصب داروں میں سے تھا -

---

۱ - ن - ا : دو ماہہ -
۲ - ن - ا : دو لک -

مغلیہ خاندان کے افراد کے بعض شہروں میں صنعتی کارخانے ہوتے تھے ۔ ان کا اصل مقصد ملکی صنعت کو فروغ دینا ہوتا تھا ۔ انھیں کاروباری اصولوں پر چلایا جاتا تھا ۔ برہان پور میں شاہجہاں ' جہان آرا بیگم اور اورنگ زیب کے کارخانے تھے ۔ بادشاہ نے اپنے دست خاص سے اورنگ زیب کو لکھا ہے کہ وہ اپنے کارخانے سے کچھ تھان اسے جلد بھجوا دے ۔

حضرت ظل الٰہی : زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ و وظائف ارادت بجا آوردہ ، بموقف عرض مقدس ، می رساند کہ والا منشور ، لامع النور ، مزین بخط قدسی نمط ، کہ در جواب عرضداشت این اخلاص سرشت ، عز ورود صدور یافتہ بود ، بوصول کرامت موصول آن ، مباہی گشتہ ، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید ۔

حکم ارفع اعلیٰ زینت نفاذ گرفتہ کہ ''چون تفویض خدمت ایلچپور ، بمثل راؤ کرن راجپوتی مناسب نداشت ۔ لہذا آنخدمت باسداللہ ولد رشید خان مقرر گشت ، کارہا را بکسی باید فرمود از عہدہ تواند برآمد ۔''

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! آنچہ بخاطر ملکوت ناظر می رسد ، محض صواب است و این مرید با این ہمہ حضور فہم ، آن را کجا تواند دریافت لیکن چون خدمت ایلچ پور ، درین ایام غیر جاگیر داری و آباد ساختن آن ، کاری نیست و این فدوی در پیشگاہ خلافت متہم است بہ بد سلوکی با راجپوتیہ بنابران حقیقت کمی[۱] منصب و آبادان کاری راؤ کرن را ، نوعی کہ دیدہ و شنیدہ ، معروض داشتہ بود ۔ صوبہ داری برار ، با این منصب و جمعیت از اسداللہ نیز نمی آید ۔ بموجب (ص : ۹۳ ب) حکم اقدس او را بہ ایلچ پور و الہام اللہ را بچاندا فرستادہ ، جاگیر آنہا ، بعنوانی کہ در ضمن فرمان عالیشان مثبت است ، مقرر خواہد

---

۱ ۔ کمی ۔

ساخت ـ کیفیت تنخواهِ تیولِ شاه بیگ خان و میرزا خان بطریقی که قرار یافته ، از افرادِ جداگانه بعرضِ والا خواهد رسید ـ

نگاشتهٔ خجسته رقم شده که ''پارچهائی که آن مرید در برهانپور ، تیار نموده باشد بزودی بفرستد ـ''

شکرِ این عاطفت و بنده نوازی بکدام زبان ، ادا نماید ـ تقصیری که در تحصیلِ این شرف ، بوقوع آمده ، از رهگذرِ کم یابیٔ کاریگران نست ، چه بیشتر بافندهائی خوب ، در برهانپور در کارخانهٔ پادشاهی و نواب بیگم صاحب جی می باشند و جمعی که در کارخانهٔ این فدوی اودلد ، کارِ آنها را شایستگی پسندِ طبعِ اقدس نداشت ـ پارهٔ اشیا که تا رسیدِ نصیرا ، صورت اتمام یافته بود ، سعادتِ دارین خود دالسته رسال نمود ـ

مرقومِ کلکِ دربارِ جوهر نثار گشته که ''این مرید عجب نمود که دیوانِ خود را ، بمحافظتِ برهانپور گذاشته ، تا حال کسی را دیوان نکرده ـ''

قبلهٔ دو جهانی سلامت ! موجبِ تاخیر درین امر ، از مطاویٔ نشانی که بوکیلِ دربارِ جهان مدار ، در جوابِ همین مقدمه ، که قبل ازین حسب الحکم والا نوشته بود فرستاده ، مفصل بعرضِ مقدس رسیده باشد ـ درین ولا ، بیست دوم رجب المرجب ، ضیاء الدین حسین را ، که سابقاً میر بخشیٔ این فدوی بود ، ثانی الحال او را بایلچ پور تعین نموده ، بخدمتِ دیوانی ، منصوب ساخت ـ

نیرِ عالم افروزِ خلافت ، فراوان سال ، از افقِ عظمت و اجلال تابان بماناد !

—:o:—

الف ٦١

اس خط میں اورنگ زیب رسم داغ اور تصحیحہ کے اس ضابطے پر تفصیلی بحث کرتا ہے جو صوبہ دکن کے لیے خاص طور پر رائج کیا گیا ہے۔ اورنگ زیب ملکی مالیات اور منصب داروں اور تابینان کی تنخواہ کے بارے میں بڑی واضح معلومات رکھتا ہے۔ عمل بٹائی کی وجہ سے تنخواہوں پر جو اثر پڑے گا اس کا بھی اسے پورا شعور ہے۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ ضابطۂ جدید پر دوبارہ غور کر لیا جائے اور دیکھ لیا جائے کہ اس کا منصب داروں اور سواروں کی تنخواہ پر برا اثر نہ پڑے۔ جہاں تک ہو سکے اسے جلد نافذ کیا جائے تاکہ ملازمین کی ادائیگی تنخواہ میں مزید تعویق نہ ہو۔ نئے ضابطہ کے اجرا کا انتظام دستور الوزرا سعد اللہ خان دیوان مملکت کے سپرد تھا اور اس نے اس کے بارے میں دکن کے متصدیوں کو احکامات صادر کر دیے تھے۔ اورنگ زیب بادشاہ سے درخواست کرتا ہے کہ وہ خود اس معاملہ پر توجہ کرکے دیوانی افسروں کو اس صورت حال پر غور کرنے پر مجبور کرے۔

حضرت ظل الہی: مرید عقیدت سرشت، آداب بندگی و ارادت، از صفائی طویت، بجا آوردہ، ذرہ صفت بموقف عرض مقدس معلیٰ می رساند که حقیقت صعوبت و دشواریٔ ضابطۂ داغ، که بتازگی قرار یافته و حسب الحکم الاقدس، خان سعادت نشان، افراد دستور العمل آن را، نزد متصدیان دکن فرستاده بودند، مکرر داخل واقعه گشته شاید بمسامع والا رسیده باشد لیکن چون تا حال، از بارگاه عظمت و جلال، جواب این مقدمه، باین مرید صادر نشده و ضابطۂ جدید، باوجود تاکیدات این فدوی، که در باب اجرائی آن نموده، غیر از متصدیان این صوبه که برای پاس حکم، از ابتدائی ثلث خریف، ائیلان ئیل[1] مطابق آن کاربند شده اند، هیچکس بعمل نیامده، سبب مزید تفرقهٔ سپاه و افزونیٔ مطالبات متعذر التحصیل بود و اعلیٰ حضرت، از روی عنایت ایالت این چهار

۱۔ ن - ا : شملان ئیل

صوبه را که ولایتِ کلانیست و از جهتِ اتصال بسرحد دو (ص : ۳۰ ل) حاکم صاحبِ خزانه با جمعیت ، نسبتی بصوبهٔ بنگاله و گجرات ندارد ، باین مرید ، تفویض بفرموده اند ـ بنابران درین وادی عرضداشت نمودن لازم دید ، تا فی الحال محمول بر غفلت و نارسائی این فدوی نگردد ـ

پیرِ دستگیر سلامت ! کیفیت لشکری که بالفعل درین صوبجات است و از عهدهٔ ضبطِ محالِ خود ، بآسانی بر نمی تواند آمد و کثرتِ جمعیتِ دنیادارانِ دکن بر ضمیرِ منیر ، هویدا ست و بحسبِ ضابطهٔ تازه ، اگرچه کمیتِ لشکر می افزاید اما کیفیت که مطلوب است اصلا نمی ماند ـ چه موافقِ این ضابطه ، علوفهٔ تابینان از بیست روپیه تا هفده و پانزده مقرر شده و سوار از سابق ، قریب نیم هزار افزوده و جاگیرِ بیشتر منصبداران از سه ماهه کمتر است و پیداست که این نوعِ مردم که بدین قلیل ، نوکر باشند ، حالِ اسپانِ ایشان چه خواهد بود و از انها چه کار خواهد کشود و باوجود آنکه پیش ازین ، حصهٔ ذات را ، سه ماهه سوائی ده یک خرجِ پرگنات و سواری ، بحساب سی و دو روپیه ، تنخواه می یافتند ، اکثری از ایشان ، تا حال تمام بداغ نرسانیده اند و تصحیحه نداده ـ بدین سبب ، مبلغهائی کلی مطالبه و تفاوتِ داغ و تصحیحه بنامِ هرکدام ، در دفاترِ این صوبه ثبت گشته ـ آکنون که حصهٔ ذات دو ماهه و یک ماهه خواهند یافت ، ظاهر است که بذاتِ آنها چه خواهد رسید ـ

خاصه درین هنگام که عملِ بتائی[1] میان آمده و اخراجاتِ پرگنات بتقریبِ محافظتِ غلات ، دو چندان شده ـ

و در بابِ تحصیلِ مطالبات ، فرمانِ عالیشان از روی قدغن ، بنفاذ پیوسته که "از حاصلِ جاگیر بعضی ، چهارم حصه و از جمعی پنجم و ششم حصه باز یافت می نموده باشند" و معلوم است که بعد وضعِ مطالبه بدین طریق ، چه خواهد ماند و از عهدهٔ سرانجامِ جمعیت چگونه می تواند برآمد ـ چون همه وقت امنیت نمی باشد و محتمل که گاهی بجمعیتِ خوب ،

---

۱ - لهاهی ـ

احتیاج افتد ، اگر اعلیٰ حضرت بنفسِ نفیس متوجہ شدہ ، بناظرانِ مہاۃِ حضور پرنور حکم فرمایند ، تا بمآلِ کار ، نظر انداختہ درین باب ، غور نمایند ، از اصلاحِ دولتِ ابد مدت دور نخواہد بود - دیگر ہرچہ رائی مملکت پیرای خورشید ضیا ، اقتضا فرماید ، عینِ صواب ست -

قبلہ آمالی و کعبہ آمال بندہا سلامت ! حسب الحکم الارفع ، الہام اللہ ولد رشید خان را بچاندور[1] فرستادہ ، اسداللہ را بہ ایلچ پور دستوری داد - از انجا کہ اسداللہ خانہ زاد کار آمدنی قابلِ تربیت است و بخدمتِ کلانی سرافراز شدہ ، اگر بمقتضائی ذرہ پروری ، بعنایتِ خطاب سرافرازی یابد ، موجب امتیاز و سربلندی او خواہد بود -

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، بر مفارقِ مریدان و بند ہا تابندہ (ص : ۴۰ ب) و پایندہ باد !

—:o:—

الف ٦٢

اس خط میں اورنگ زیب پہلی بار میر جملہ کا تذکرہ کرتا ہے - میر جملہ ایران کا تاجر تھا جو گولکنڈہ میں اقامت پذیر ہو گیا تھا اور ذاتی لیاقت اور اصابت رائے کی وجہ سے سلطنت کے کاموں میں اتنا دخیل ہو گیا کہ بالآخر وزارت کے عہدہ پر فائز ہو گیا - شاہ گولکنڈہ نے اسے راجہ کرناٹک کے خلاف فوج دے کر بھیجا - میر جملہ ریاست کے ایک علاقہ پر قابض ہو گیا اور اس نے وہاں بڑی دولت و ثروت اور قوت و اقتدار حاصل کر لیا جس پر قطب الملک شاہ گولکنڈہ اور میر جملہ کے مابین شکررنجی ہو گئی - اب میر جملہ نے مغلیہ دربار سے وابستہ ہونے کا ارادہ کر لیا ہے - اورنگ زیب بادشاہ کے پاس اس کی بہت اچھے الفاظ میں سفارش کرتا ہے -

بحضرت ظل الہی : زمین خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ذرہ مثال بمسامع

---

[1] - بچالدور -

جاه و جلال می رساند که چون درین ولا رعایای پرگنهٔ ترمبیک[1] مکرر از تعدی و بدسلوکی درویش بیگ قاقشال استغاثه نمودند و هرچند او را نصیحت کرده شد که دست تطاول ، از دامن رعیت کوتاه سازد ، مفید نیامد ـ بناءبران خدمت قلعه داری و فوجداری آنجا را ، که بعهدهٔ اوست ، به شفقت الله خلف سزاوار خان که خانه زاد کار طلب بسلوک است ، باضافهٔ یکصدی ذات و سوار سرافراز باشد ، بشرط خدمت تجویز کرده تا از اصل و اضافه ، بمنصب هفصدی چار صد سوار سرافراز باشد ـ اگر منظور شود ، او را دستوری دهد والا بدیگری مقرر نماید ـ

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! راجه سنگرام زمیندار جمو ، که خدمت فوجداری جامود و مانجرو[2] داشت تصدق فرق مبارک شده ، سارنگدهر نبیرهٔ او که خانه زاد کارآمد نیست ، چون فرزند پسر کلانیست که پیش از سنگرام گذشته ، پسران راجهٔ متوفی که اعمام اویند و راؤ کرن و دیگر راجپوتان اینجا اتفاق نموده اند که جانشین پدر کلان او باشد ـ اگر از پیشگاه خلافت تیکهٔ راجهٔ مذکور مسطور ، بسار نگدهر عنایت شود و منصب او و اعمامش ، بموجبی که از واقعه بعرض ارفع اعلیٰ خواهد رسید ، مقرر گردد ، از عهدهٔ خدمتی ، که بسنگرام مفوض بود ، می تواند برآمد و جمعیت آنها نیز ، متفرق نمی شود ـ

قبلهٔ حاجات مریدان سلامت ! اگرچه قبل ازین متواتر از نوشتهٔ هرکاره های گلکنده و عرائض حاجب اینجا ، معلوم شده بود که قطب‌الملک از محمد سعید سرخیل خود ، که بمیر جمله ملقب است ، متوهم گشته ، قصد گرفتن او دارد و موسیٰ الیه نیز ، این معنی را ، دریافته بلطائف الحیل ، خود را از آسیب او محافظت می کند ـ چنانچه این مقدمه ، از نقل نوشتجات هرکاره ها که داخل واقعه میگردد ، مذکور محفل معلی شده باشد ، لیکن درین ولا از عرضداشت عبدا للطیف حاجب گلکنده ، بعینه از

---

۱ ـ ترنبک ـ
۲ ـ تابجرود ـ

نظرِ اقدسِ انور خواہد گذشت ، بوضوح انجامید کہ میر جملہ با قطب الملک یک رو شدہ ، اصلا راضی نیست کہ نزد او بیاید و قطب الملک نیز پردہ از روی کار برداشتہ ، برائی دستگیر ساختنِ او اہتمام دارد ۔ لہذا این مرید ، بحاجبِ مذکور نوشت کہ چون شنیدہ می شود کہ محمد سعید میر جملہ ہموارہ اظہارِ عقیدت و ارادت ، نسبت بدرگاہ سلاطین پناہ مینماید ، در این وقت او را بانواعِ نوازشات بادشاہی مشتمل ساختہ ، بہ بندگیٔ درگاہِ والا جاہ رہنمون گردد ۔ اگر توفیقِ این سعادت بیابد زہی بخت و طالع او ۔

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر (ص : ۴۱ ل) مفارقِ ساکنانِ ربع سکون مبسوط بماناد !

——:o:——

الف ٦٣

اس خط میں اورنگ زیب دو افسروں کی ترقی کی سفارش کرتا ہے ۔ منصب داروں کے عہدے تعین کرنے میں ذات اور سوار دونوں کی وضاحت کر دی جاتی تھی ۔ ان کے منصب میں ذات کے جتنے سوار ہوتے تھے ان کی تعداد کے مطابق پوری تنخواہ ادا کی جاتی تھی ۔ لیکن ذات کے علاوہ جو سوار کا اضافہ ہوتا تھا اس کی پوری تعداد کے مطابق تنخواہ نہیں دی جاتی تھی بلکہ اس کا کچھ حصہ محسوب ہوتا تھا ۔ برآوردی سواروں کی تنخواہ عام سواروں سے زیادہ شمار ہوتی تھی ۔ نیز دو اسپ سہ اسپ کی تنخواہ بھی اکیلے سوار سے زیادہ ہوتی تھی ۔ ان کی تنخواہ ۱۰ یا ۲۰ سے لے کر تیس روپے تک ہوتی تھی ۔ مزید تفصیل کے لیے دیکھیے اروِن (Irvine) کی کتاب مغلیہ فوج پر ۔

بحضرت ظل الہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ و مراسمِ ارادت و بندگی بجا آوردہ بعرضِ مقدس می رساند کہ حقیقتِ تصدق شدنِ عرب خان ، از روزنامچۂ وقائع ، بمسامعِ جاہ و جلال ، رسیدہ باشد ۔ چون قلعۂ فتح آباد سرحد است و بودنِ یکی از بندہائی معتمد در آنجا لازم ،

بنابران این فدوی ، میر خلیل را ، که خانه زاد کار طلب خوش سلوک است و خدمتِ توپخانه خوب سربراه کرده بود بدان صوب دستوری داد که بسرعت خود را بآنجا رسانیده ، بلوازمِ خدمتِ مرجوعه ، پردازد ـ پانصدی ذات و دویست سوار برآوردی و ششصد سوار دو اسپه و سه اسپه بر اصلِ منصبِ او که ہزار و پانصدی ذات ہشتصد سوار بود ، افزوده منصبِ او را از اصل و اضافه دو ہزاری ذات و یک ہزار سوار ششصد سه اسپه بشرط قلعه داری فتح آباد ، تجویز نمود سوای پرگنهٔ دریا پور که ہفتاد لک دام ، بجاگیر اوست و از حسنِ سلوکِ خویش در دو سال ، نسبت بسالی که به تنخواه شده ، زیاده برده ، پانژده آباد ساخته[1] ، حویلی فتح آباد را که ہشتاد و ہشت لک دام جمع داشت ، سه لک دام تخفیف داده ، ہشتاد و پنج لک دام از انتقالِ عرب خان باو تنخواه کرد ـ اگر در قلاعِ سرحد این قسم بندہای سربراه ، باوقوف باشند ، موجبِ اطمینانِ خاطر است ـ از فیوضاتِ عامهٔ اعلیٰ حضرت ، اگر بخطاب سرافرازی یابد ، کمالِ ذره پروری و خانه زاد نوازی است ـ

از انجا که ہوشدار ، پسرِ ملتفت خان ، خانه زاد قابلِ تربیت و بندوقچیٔ بسیار خوب است ، او را بداروغگیٔ توپ خانه مقرر نموده ـ چون مدتی است ، اضافه نیافته است ، دو صدی ذات و یکصد سوار بشرطِ این خدمت ، بر منصبِ او ، افزود که از اصل و اضافه بمنصب نہصدی ذات و چہار سوار سرافراز باشد ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، از مطلعِ عظمت ، تابان بادا !

——:o:——

الف ٦٤

یہ خط دو فرامین کے جواب میں ہے جن میں پہلا فرمان جو ’’بخط قدسی نمط‘‘ مزاں ہے منشی الممالک کے قلم سے ہے لیکن

---

۱ ـ در اصل ’’پانزده آباد ساخته ـ‘‘

بادشاہ نے اس پر دست خاص سے چند سطور کا اضافہ کیا ہے۔ دوسرا فرمان مکمل بادشاہ کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔ مرشد قلی خان دیوان نے صوبہ پائین گھاٹ میں عمل بٹائی مکمل کر لیا ہے۔ اس لیے اسے صوبہ بالا گھاٹ میں بھیج دیا گیا ہے تاکہ محصولی کا نیا ضابطہ وہاں بھی رائج کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ اس خط میں بعض دوسرے منصب داروں کی ترقی اور خطاب وغیرہ کی بھی سفارش کی گئی ہے۔

حضرت ظل الٰہی : مرید عقیدت سرشت، زمین خدمت بلب ادب، بوسیدہ، ذرہ مثال، بمسامع جاہ و جلال می رساند کہ دو منشور سعادت گنجور، نخستین مزین بخط و دومین سراسر مرقوم بقلم جواہر رقم، با خلعت سراپا مکرمت و عنایت، متواتر پرتو ورود انداختہ، تارک افتخار این فدوی را باوج فلک دوار رسانید۔ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بجا آوردہ سربلند و سرافراز گشت و بر احکام مطاعہ آگہی یافت۔ انشاء اللہ تعالیٰ در ہر باب، مطابق یرلیغ مقدس، بعمل خواہد آمد۔ شکر عنایاتی کہ از مکمن ذرہ پروری بظہور پیوستہ چگونہ ادا تواند نمود۔ حق جل شانہ سایۂ بلند پایۂ (ص : ۱۴ ب) اعلیٰ حضرت را، بر مفارق مریدان، ابد الدہر مبسوط داراد!

در باب ارسال جواہر شایستۂ پسند خاطر اقدس، حسب الحکم الارفع، بقطب الملک، تدغن شد کہ "بموجب نوشتۂ فرمان سعادت نشان، عمل نمودہ تساہل نورزد۔" مرشد قلی خان را بمقتضائی بندہ نوازی از پیشگاہ کرم، پایہ اعتبار او بعنایت خطاب خانی، برتری گرفتہ، از مضمون حکم لازم الاتباع، اطلاع دادہ تاکید نمود کہ در بالا گھاٹ بٹائی جاری ساختہ، نوعی جہد بکار برد کہ مورد تحسین و آفرین گردد۔ بملتفت خان کہ بمحض تفضل، بعطیہ علم، مباہات اندوختہ، نیز برائی اجرائی پایان کہات، کہ بسیار عمدہ کد طلب است، حکم رسانید۔ آنچہ درین باب بخاطر او رسیدہ، از عرضداشت او مذکور قدسی انجمن خواہد گردید۔ ملتمس این مرید راکہ دربارۂ مفتخر خان نمودہ بود، درجۂ قبول بخشیدن، سبب ازدیاد سرافرازیٔ این ارادت آئین گشت۔ ایزد

متعال ، فراوان سال ، کشتِ آمالِ عالمیان را ، از رشحاتِ مراحمِ قبلهٔ جهانیان ، سرسبز داراد !

حکم شده که ”آن مرید بایستی او را نزدِ خود نگاهداشته ، تربیت می نمود و شاه بیگ خان را که در اورنگ آباد بیکار است فتح آباد می فرستاد ۔“

پیرِ دستگیرِ صافی ضمیر سلامت ! از انجا که بندہائی تعیناتِ صوبجات چنان قرار گرفته اند که در صوبه تا بخدمتی از خدماتِ فوجداری و قلعه داری و مانندِ آن نامزد نشوند ، ترقی نمی کنند و مفتخر خان ، که برادرِ خوردش بعنایتِ خطاب در خدمتِ بخشی گری و اضافهٔ منصب امتیاز یافته ، از روئی کار طلبی ظاهر ساخت که اگر بخدمتِ فتح آباد تعین شود ، آنچه لازمهٔ سعی و اہتمام است ، بجا خواہد آورد ۔ بنابران این مرید لظر بفهمیدگی و کاردانیٔ مومیٰ الیه نموده او را بدان صوب دستوری داد ۔ چون پیش ازین درین صوبه ، بندہائی عمده ، با این فدوی می بودند و درین ولا غیر از دکهنیان کسی که بیش منصب و با جماعت باشد ، اگر یک بنده مثلِ شاه بیگ خان ، پیشِ این مرید باشد ، گنجائش دارد ۔

کعبهٔ حاجاتِ کائنات ، سلامت ! محمد صفی که بخدمتِ بخشی گری دکن ، سربلند است ، چون خانه زادِ کارآمد نیست ، و درین وقت که بعض بندہای ، بالتماسِ این مرید ، بهر گونه به نوازشِ بادشاہانه کامیاب شده اند ، بتفضلاتِ بیدریغِ اعلیٰ حضرت ، امیدوار تر گشته ، اگر او نیز بعطیهٔ خطابی سرفراز شود ، از بنده پروری و خانه زاد نوازی بعید نخواہد بود ۔

حکمِ اقدس بنفاذ پیوسته که ”حسب الالتماسِ آن مرید ، ہوشدار بخدمتِ داروغگیٔ توپ خانه و به منصب ہشتصدی ذات و چهار صد سوار سربلند شد ۔“

قبلهٔ مراداتِ بندہا سلامت ! این فدوی تا او را (ص : ۴۲ ا) شایسته منصبِ ہزاری ندید ، نهصدی تجویز ننمود ۔ خانه زادِ قابلِ تربیت است ۔

دیگر ہرچہ بخاطرِ ملکوت ناظر پرتو اندازد ، صواب است -

سراوقاتِ خلافت و عظمت ، باوتادِ خلود مربوط باد -

——:o:——

الف ۶۵

اس خط میں اورنگ زیب صوبہ دکن کے پورے بجٹ کا خلاصہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کرتا ہے چونکہ یہ صوبہ گولکنڈہ اور بیجا پور کی سرحد پر واقع ہے ، اس لیے یہاں کے اخراجات دوسرے صوبوں کے مقابلے میں زیادہ ہیں - نیز یہاں کی زمین بھی زیادہ زرخیز نہیں ، اس لیے بجٹ کا خسارہ ایک حد تک صوبہ گجرات اور بندر سورت کی آمدنی سے پورا کیا جاتا ہے - وہ سفارش کرتا ہے کہ اسے اور یہاں کے منصب داروں کو دوسرے صوبوں میں بھی جاگیر دی جائے - اگر ایسا نہ ہو سکا تو ان میں سے کم از کم ایک تہائی کو مرکزی حکومت کی ملازمت میں منتقل کرنا پڑے گا -

بحضرت ظل الٰہی : وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ، ذرہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ کیفیتِ مداخل و مخارجِ صوبجاتِ دکن آن ست کہ ہر سال قریب شش لک و سی ہزار روپیہ بخراجِ احشامِ توپ خانہ و اہلِ وظائف و سائرِ اخراجاتِ لازمی ہر چہار صوبہ مقرر است و بیست و پنج لک و چہل و سہ ہزار روپیہ در طلبِ نقدی این مرید و روزیانۂ خانہ زادانِ والا درگاہ وغیرہ تنخواہ شدہ کہ ہمگی سی یک لک و ہفتاد شش ہزار روپیہ است و محصولِ پرگنہ بیرا[1] و دیگر محالِ خالصۂ شریفہ با[2] ہشت لک روپیہ پیشکشِ قطب الملک و یک لک روپیہ پیشکشِ زمیندار دیو گدہ ، از یازدہ لک و چہل ہزار روپیہ افزون نیست - دربن صورت ہر سال بست لک و سی و شش ہزار روپیہ دیگر ، باید کہ مداخلِ اینجا بخرج برابر شود و از انجا کہ ہشتاد لک و شست ہزار روپیہ بتقریبات ، درخزانۂ عامرۂ دکن فراہم آمدہ و مدتی باین اخراجات وفا می کرد -

---

۱ - بر -   ۲ - تا -

این مرید در این ایام که داخل این صوبه گردید، باوجود ظهور حقیقت باظهار آن پرداخته عرضداشت ننمود - اکنون که مبلغی از موجودات خزانهٔ والا در این چندگاه صرف اخراجات مسطور شده و سوائی بیست لک روپیه ذخیرهٔ دولت آباد و آسیر بیست لک[۱] و پنجاه هزار روپیه باقی مانده و اقلاً این مقدار خزانه، برائی احتیاط ضرور است که درین قسم صوبهٔ سرحد، همه وقت موجود باشد، واجب دید که صورت حال را، ببارگاه جلال معروض دارد - اگر حکم اقدس، زینت لفاذ یابد، از ابتدائی فصل خریف موافق حال، بیست لک و سی و شش هزار روپیه وصولی محال تیول داران را بخالصهٔ شریفه ضبط کند، تا در آینده دخل با خرج مساوی گردد - لیکن چون جمع دامی این صوبجات، بعد وضع تخفیف یک ارب و چهل و چهار کرور و نود لک دام است و محصول آن با دوازده لک روپیه کمی که دیوانیان سابق بجهت داشتن جمع، بصیغهٔ آفت نوشته اند، یک کرور روپیه است که سراسری سه ماهه درست نمی شود - از آنجمله دوازده کرور دام در جاگیر و سه کرور دام در وجه انعام این مرید و خاله زاد درگاه معلی تن گردیده و بر تقدیری که محال بیست لک و سی و شش هزار روپیه وصولی دیگر خالصه کرده شود، یقین که اکثر بندها تعین دکن بے جاگیر خواهند ماند (ص : ۲۴ ب) و ضرورتاً آنها را رخصت بارگاه خلافت باید نمود و نزدیک سه یک از جمعیت، که کیفیت آن بر پیشگاه خاطر ملکوت ناظر، هویداست، کم خواهد شد و درین صوبه که از جهات کثیره، با صوبهٔ بنگاله و گجرات نسبتی ندارد، باید که جمعیت خوب، همیشه موجود باشد -

پیر و مرشد حقیقی سلامت! قبل ازین لیز که این فدوی، بصوبه داریٔ دکن، امتیاز داشت، همین مراتب را منظور فرموده، از جملهٔ جاگیر این فدوی چند پرگنه را، در صوبجات دیگر عنایت نموده بودند و طلب نقدی از صوبه مالوه و بندر سورت مرحمت شد و چند کس از بندهائی پیش منصب که جاگیر در صوبهائی دیگر داشتند، درین صوبه بسر

---

۱ - ن ا : سه لک -

می بردند ، بنابران امیدوار است که درین باب نوعی که رائی ممالک آرائی خورشید ضیا ، اقتضا می فرماید ، باین مرید ارشاد شود تا مطابق آن کاربند گردد ۔

آفتاب جہانتاب خلافت ، ابدالدہر تابان بماناد!

——:o:——

الف ٦٦

قطب الملک والیٔ گولکنڈہ نے سالانہ پیش کش کے سلسلے میں ہاتھی بھیجے ہیں ۔ اورنگ زیب نے ان کو مرکزی حکومت کے ایک منصب دار کی تحویل میں دے دیا ہے ۔ یہ ہاتھی برسات کے ختم ہونے پر بادشاہ کی خدمت میں بھیجے جا رہے ہیں ۔

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ و وظائف عقیدت و ارادت از صفائی طوبت بجا آوردہ ، ذرہ مثال ، بمسامع جاہ و جلال ، می رساند کہ ہمائی اوج عزت و شرف ، یعنی منشور لامع النور کرامت ظہور ، سراسر لگاشتۂ قلم گوہر فشان الہام رقم ، کہ در جواب عرضداشت این فدوی ، زینت صدور یافتہ بود ، در خجستہ تر ساعت سایہ ورود انداختہ ، سعادت افزا گردید ۔ این مرید ، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانیدہ آن لوحۂ فخر و سربلندی را ، آرائش فرق امتیاز خود ساخت و بر قدسی احکام آ گہی یافتہ ، بموجب حکم اقدس اعلیٰ ، از جملہ فیلان فرستادۂ قطب الملک ، ہفت فیل معیوب را بوکیل او باز پس دادہ باقی بیست و دو فیل نگاہداشت و یکی از منصبداران سرکار معلیٰ را ، بداروغگیٔ فیلان تعین کردہ بمرشد قلی خان ، تاکید نمود کہ مراسم اہتمام بتقدیم رسانیدہ ، فیلان را بزودی آسودہ و فربہ سازد و بعد انقضائی برشکال انشاء اللہ المتعال بدرگاہ جہان پناہ ارسال خواہد داشت ۔ بنابر حکم گیتی مطاع ، بخواجہ برخوردار نوشت کہ پسر خود را روانۂ بارگاہ خلافت گرداند ۔ متعاقب باحراز شرف آستان بوس معلیٰ خواہد شتافت ۔

کیفیت سر انجام میر جملہ و کمیت جمعیت او را ، عبداللطیف برادر معز الملک کہ او نیز با موسیٰ الیہ ملاقات نمودہ و استعداد و

سامانِ او را برای العین مشاہدہ کردہ بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ خواہد رسانید ـ از استمالہ و ترغیبِ[1] میر مشاراً الیہ (ص : ۳۴ ا) کوتاہی لرفتہ و نمی رود ـ امید کہ توفیقِ بندگیٔ درگاہِ سلاطین پناہ یافتہ ، بدین سعادت عظمیٰ فائز شود ـ حقیقت کمیٔ باران ، در بالائی کمہات ، از روزنامچۂ وقائع ، بعرضِ مقدس ، رسیدہ باشد ـ درین ولا[2] روزِ یک شنبہ بیست و ہفتم بمحضِ فضلِ الٰہی و یمنِ نیتِ حق طویتِ اعلیٰ حضرت شروع در بارش شدہ ، تا حالتِ تحریر کہ نصفِ روز شنبہ است بلا انقطاع می بارد ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، جاودان تابان باد !

—:o:—

الف ٦٧

یہ خط بادشاہ کے ایک پرانے خدمت گزار سزاوار خان کے بارے میں ہے جسے بادشاہ کی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے ـ مغلیہ حکومت میں ملازمین کے لیے سبکدوشی کے لیے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں تھی ـ سزاوار خان کی عمر یا صحت کے لحاظ سے ایسی حالت ہے کہ وہ زیادہ دنوں کا مہمان نظر نہیں آتا ـ فارغ شدہ منصبداروں کو دربار کی طرف سے خاص امداد مل جاتی تھی ـ سزاوار خان غالباً اسی لیے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے ـ

بحضرت ظل الٰہی : آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ، ذرہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ بموجبِ حکمِ جہان مطاعِ عالم مطیع ، سزاوار خان را ، بدرگاہ سلاطین پناہ رخصت نمود کہ باستیلامِ عتبۂ خلافت سعادت اندوزِ جاوید گردد و چون شفقت اللہ ، پسرِ او ، جدائیٔ پدر را لتوانست بخود قرار داد ، بنابران او لیز ، دستوری یافت کہ با والدِ خویش برود ـ اگر شایستگیٔ خدمتِ حضور داشتہ باشد ، زہی شرفِ او والا حسب الالتماس رخصت بدین صوب خواہد یافت ـ

---

۱ ـ غیب ـ

۲ ـ در لیو ـ

پیر دستگیر سلامت ! از انجا کہ سزاوار خان ، بندۂ قدیم و خانہ زادِ با اخلاصِ اعلیٰ حضرت است و نقدِ جوانی را صرفِ خدمتِ این آستانِ خواقین پاسبان نمودہ و ہمیشہ با جمعیتِ موافق ، بخدماتِ مرجوعہ پرداختہ ، امید کہ بمقتضائی ذرہ پروری فراخورِ حسنِ عقیدت و سبقِ بندگی ، مشمولِ تفضلاتِ بیدریغِ قبلۂ جہانیان گردیدہ ، بظہورِ عنایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی کہ بہارِ آمال و آمانیٔ اقاصی و اوانی است ، جوانی ازسر گیرد ۔

آفتابِ عالمتابِ خلافت از افقِ تابان بماناد !

—:o:—

الف ٦٨

یہ خط ایک ایسے فرمان کے جواب میں ہے جو بادشاہ کے دستِ خاص کا لکھا ہوا ہے ۔ بادشاہ نے لکھا ہے کہ آج کل ہاتھی پکڑنے کا موقعہ ہے اس لیے مردان کار آگاہ کو سلطان پور بھیج کر وہاں کے جاگیرداروں کی امداد سے ہاتھیوں کا کھیدا کیا جائے ۔ اورنگ زیب زمیندار جوار کے بارے میں لکھتا ہے کہ وہ حد اعتدال سے تجاوز کر گیا ہے ۔ اجازت دی جائے کہ اس کی گوشمالی کے لیے راؤ کرن کو بھیجا جائے ۔ راؤ کرن وعدہ کرتا ہے کہ اگر اسے یہ علاقہ انعام یا تنخواہ اضافہ میں دے دیا جائے تو وہ ہر سال پچاس ہزار روپیہ کی پیش کش خزانۂ عامرہ میں داخل کیا کرے گا ۔

حضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیدہ ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال میرساند کہ نیرِ سپہر عزت و شرف یعنی فرمانِ والا شان عنوان ، نگاشتہ کلک گوہر بار جواہر سلک ، در خجستہ تر ساعتی ، پرتوِ ورود انداخت ۔ این مرید تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ ، آن صحیفۂ سعادت را ، آرائشِ تارکِ امتیاز و مباہاتِ خود ساخت و بر احکامِ مقدسہ مطاعہ آگہی یافتہ ، ہمان روز ملتفت خان را کہ خانہ زادِ فہمیدۂ کارآمدنیٔ درگاہِ سلاطین پناہ است ، بر مضمونِ منشورِ لامع النور اطلاع بخشید ۔ عرضداشتی کہ موسیٰ الیہ در جوابِ حکمِ اقدس

بپایهٔ سریرِ اعلی ارسال داشته ، از نظرِ انورِ اطهر ، خواهد گذشت ـ
حکمِ گیتی مطاع ، زینتِ نفاذ یافته که ''وقتِ شکارِ فیل ، همین است ـ
آن مرید یکی از مردمِ فهمیده سربراهِ خود را بسلطان پور بفرستد که
باتفاقِ جاگیردار آنجا کهیده نماید ـ''

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت ! این فدوی (ص : ۳۴ ب) پار سال نیز
سرانجامِ شکارِ فیل نموده ، ملازمانِ خود را با فیلان ، بدانجانب تعین
کرده بود که باتفاقِ سزاوار خان بمراسمِ شکار پردازند و از انجا که
فیلانِ آن سرزمین ، باوجودِ رعایت ، از روئی تمرد ، در راهبری کوتاهی
ورزیده ، فیلانِ صحرائی را ، کمتر نشان دادند ـ بیش از هفت فیلِ نر و
ماده بدست نیامد و چون هیچکدام از آنها ، قابلِ ارسالِ حضور پرنور نبود ،
این مرید حقیقت کهیده را نیز ، نتوانست عرضداشت نمود ـ اکنون اگرچه
وقتِ شکارِ فیل همین است ، اما چون سر انجامِ ضروریات نشده و تا تهیه
آن ، هنگام خواهد گذشت ، قرار داده ، که امسال به ترتیبِ مایحتاج الیه و
آوردنِ آذوقه پرداخته ، انشاء الله تعالی سالِ آینده مطابقِ حکمِ ارفعِ
اعلی بعمل آورد ـ

قبلهٔ آمال و امانیٔ عالمیان سلامت ! چون هادی داد خان بمنصبِ
دو هزار و پانصدی ذات و سوار سرفراز است و بخدمتِ صوبه داریٔ
تلنگانه قیام می نماید و جمعیتِ خوب با اوست ، اگر بعنایتِ علم و نقاره ،
سربلند گردد گنجائش دارد ـ

پیر دستگیر سلامت ! از انجا که زمیندارِ جوار درین ولا قدم از
جادهٔ صواب ، بیرون کشیده ، مرتکبِ اعمالِ نکوهیده میگردد و با آنکه
پیش کشی بجهتِ سرکار معلی ، برو مقرر نیست ، در تقدیمِ جذباتِ
مرجوعهٔ پادشاهی نیز ، تهاون و تعطل روا می دارد و تنبیه این چنین
کوته اندیشان ، برائی عبرتِ دیگران لازم است و راؤ کرن که خانه زاد
کارطلبِ درگاهِ والا ست ، تعهد مینماید که اگر ولایتِ جوار ، بانعام یا
در تنخواهِ اضافه ، او را از پیشگاهِ اعلی عنایت شود پنجاه هزار روپیه

برسم[1] پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ ، بجمعیت خویش بندوبست آن سرزمین بواقعی کردہ آن ولایت را داخل ممالک محروسہ ، خواہد ساخت ۔ بنابران این مرید امیدوار است کہ ہرچہ در این باب ، بخاطر ملکوت ناظر ، پرتو صواب اندازد ، بارشاد آن سرافرازی باید ۔

ظل ظلیل خلافت بر مفارق کافۂ برایا ، ابدی التظلیل بماناد !

——:o:——

الف ۶۹

بادشاہ نے شکایت کی ہے کہ شاہ پسند درخت کے آم اس مرتبہ چار پانچ مرتبہ سے زیادہ نہیں بھیجے گئے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس مرتبہ آندھیوں سے شاخیں ٹوٹ گئی تھیں صرف ایک شاخ باقی رہ گئی تھی ان آموں کو وہیں سے براہ راست بادشاہ کی خدمت میں بھیج دیا گیا تھا ۔ بادشاہ نے شکایت کی ہے کہ اب تک صوبجات دکن کی آبادانی کا کام تسلی بخش طریق پر نہیں ہوا ۔ اورنگ زیب معذرت پیش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اصل میں یہ کام دیوانی کے محکمے کا ہے ۔ اس نے اپنی طرف سے ملک کی آبادانی میں حتی المقدور تقصیر روا نہیں رکھی ۔ اس خط میں وہ زمیندار دیو گڑھ کے بقایائے سابق کو معاف کر دینے کی سفارش کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : بعد ادائی آداب عقیدت و ارادت ، ذرہ صفت بعرض اقدس اعلی می رساند ۔ فرمان والا شان مکرمت عنوان مزین بخط قدسی نمط خاص ، کہ در جواب عرضداشت این مرید فدوی ، شرف صدور یافتہ بود ، سعادت وصول ، ارزانی داشتہ موجب امتیاز این عقیدت آئین گردید ۔ تسلیمات بندگی بجا آوردہ آن صحیفۂ عزت و کرامت را آرائش تارک مباہات خود ساخت ۔ عنایات و تلطفات بے اندازہ کہ از مطاوی منشور لامع النور پرتو ظہور انداختہ ادائی شکر آن (ص : ۴۴ ا)

———

۱ - لزم -

ـدور بزبان قاصر بیان نیست ـ حق تعالیٰ سایهٔ مرید نوازیٔ اعلیٰ حضرت مستدام داراد !

و مرقوم قلم جواہر رقم شده بود که ''انب پادشاه پسند بیش از ـهار پنج مرتبه نرسیده سال آینده از درگاه معلیٰ ، شخصی تعین خواہد ـد که باہتمام خود ، انب ارسال می داشته باشد ـ

پیر دستگیر سلامت ! تعین فرمودن یکی از بندہائی حضور پرنور ، ـائی این کار ، خوب بخاطر مبارک رسیده ، درین موسم ہمگی سه انب از ـخت پادشاه پسند نزد این مرید آورده بودند تا معلوم شود که قابل ـسال شده یانه ؟ باقی ہرچه بود از ہمانجا بحضور فائض النور اقدس ، مرسل ـدیده ـ وجهٔ کمیٔ انب پادشاه پسند ، نوعی که پیش ازین مکرر بعرض ـدس رسیده آن است که ازان درخت ، یک شاخ مانده که ببار می آید و ـگر شاخہایش از تندباد شکسته ـ این فدوی چگونه راضی تواند شد که ـب لائق صرف خاصه در اینجا صرف شود ـ

حکم اشرف اعلیٰ بنفاذ پیوسته که ''ازان مرید ، بسیار بدیع نمود ـه از عذر پیش نیامدن صوبجات دکن عرضداشته که پرداخت مہمات ـگنات ، بعہدهٔ دیوانیان است ـ''

قبلهٔ دو جہانیٔ مریدان سلامت ! اگرچه خدمت بندوبست و نظم و ـق این مملکت ، از پیش گاه خلافت باین مرید ، مفوض است لیکن چون ـز و رسی کار دیوانیان می باشد و بذات خویش ، مباشر آن نمی توان ـد ، بنابران حقیقت حال را معروض داشته بود ـ از انجا که این اخلاص ـشت در تقدیم خدمات پیر و مرشد حقیقی ، زیاده ازانچه برائی معاملات ـود سعی توان کرد جہد و کوشش بکار می برد و در تکثیر زراعت و ـرت این ولایت نیز بقدر امکان ، تقصیر نرفته ، درین صورت بر ہر تقدیر ، ـواه تنخواه طلب نقدی بدستور سابق مقرر باشد و خواه عوض آن جاگیر ـحمت شود ، وظائف خدمت و مراسم مریدی بجا آورده ، اصلا بتہاون خود راضی نخواہد گشت ـ این فدوی ، آنچه نظر بمصلحت ملکی ، بایستی ـروضداشت ، قبل ازین عرضداشت نموده ، یقین که ہرچه بخاطر ملکوت

ناظرِ اعلیٰ حضرت ، کہ مرآتِ حقائق نماست ، پرتوِ صواب می اندازد ، بے حکمت نخواہد بود ۔

در بابِ سزاوار خان مطابقِ حکمِ لازم الاذعان ، بعمل آوردہ او را عنقریب رخصتِ درگاہِ سلاطین پناہ خواہد نمود ۔

کعبۂ حاجاتِ عالمیان سلامت ! کیفیتِ بقایائی پیشکشِ سنوات گذشتہ بر ذمۂ زمیندارِ دیوکھوہ ماندہ ، صورتِ وصولِ آن از افرادِ جداگانہ بعرضِ مقدس خواہد رسید ۔ چون زمیندارِ مذکور دولتخواہ برجادۂ عبودیت (ص : ۴۴ ب) مستقیم است و ہر سال ، مبلغ یک لک روپیہ ، از وجہ پیشکش ، او را بسرکارِ گردون مدار ، و اصل باید ساخت و بسببِ وقوع حاصلِ زمینداری او ، لسبت بسابق رو بکمی آوردہ و از عہدۂ بقایا بر نمی تواند[1] برآمد و از عنایاتِ پادشاہانہ ، پیشکشِ زمیندار چانداور کل معاف گشتہ ۔ امیدوار است کہ بقایائی سابق باو معاف شود تا فی الجملہ سبکبار گردیدہ وجہِ پیشکشِ مقرری ، ہر سال بخزانۂ عامرہ می رسانیدہ باشد ۔

آفتابِ جہانتابِ خلافت ، از مطلعِ شوکت و ابہت ، تابان بماناد !

—:o—

الف ۰۷

یہ عرضداشت جس فرمان کے جواب میں لکھی گئی ہے وہ مزین بخط قدسی ہے یعنی اس کے آخر میں بادشاہ نے خود چند سطور کا اضافہ کیا ہے ۔ اورنگ زیب کو صوبیدار دکن ہوئے تین سال ہو چکے ہیں ۔ اس لحاظ سے یہ خط ۱۵ ربیع اول ۱۰٦۵ھ کے بعد کا ہے ۔ بادشاہ کو شکایت ہے کہ اب تک اس صوبے کی زراعت میں ترقی نہیں ہو سکی ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اگرچہ یہ کام دیوانی کے محکمہ کے سپرد ہے تاہم اس نے اس کے لیے خود کوئی دقیقہ

---

[1] ۔ بر می تواند ۔

فروگذاشت نہیں کیا ۔ دکن کا صوبہ ایک مدت سے کئی وجوہ سے تباہ و برباد ہو چکا ہے ۔ وہاں کی رعیت اور آبادانی کے حالات دو تین سال کی قلیل مدت میں کیسے درست ہو سکتے ہیں ، تاہم بالاگھاٹ اور پایاں گھاٹ کی بعض محالوں میں سوا گنے کا اضافہ ہوا ہے ۔
بادشاہ نے اورنگ زیب کو اجازت دے دی ہے کہ وہ منصب داروں کی ان جاگیروں کو جو اسے پسند ہوں اپنی نقد تنخواہ کی طلبی میں لے سکتا ہے ۔

اگر ان منصب داروں کی تنخواہ کی ادائگی کا بندوبست صوبے کے وسائل سے نہیں ہو سکتا تو انہیں دربار میں بھیج دیا جائے تاکہ انہیں مرکزی حکومت میں اور منصب دے دیا جائے ۔
اورنگ زیب نے منصب داروں کی دل دہی کے پیش نظر ایسا کرنے سے انکار کر دیا ہے ۔

حضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت بعد ادائی مراسم عقیدت و لوازم ارادت ، ذرہ صفت بعرض مقدس معلیٰ می رساند ۔ منشور لامع النور ، آخرش مزین بخط قدسی نمط کہ درین ولا ، از پیشگاہ والا ، شرف اصدار یافتہ بود در عرض یک ہفتہ پرتو ورود انداختہ ، سعادت بر سعادت افزود ۔ این فدوی تسلیمات بندگی بجا آوردہ آن صحائف شرف و کرامت را آرائش تارک مباہات خود ساخت ۔

مرقوم قلم گہر بار درر نثار گشتہ کہ ''ہرچند نظر بآنکہ درین سہ سال ، آن مرید پرداخت صوبجات دکن ، از قرار واقع ، چنانچہ بایستی ننمودہ ۔ تمام تیول او در آن صوبہ تنخواہ باشد تا در افزونی آبادی می کوشید ، اما چون از رہگذر[1] قلت حاصل جاگیر دکن ، نقصانی بآن مرید می رسید ، دو سال دیگر نیز دہ کرور دام ، بقرار دوازدہ[2] ماہہ نقد ، از خزانۂ صوبۂ مالوہ تن شدہ ، دو کرور دام تتمہ نقدی را ، از نصف ربیع توی ئیل[3] با پرگنہ ندر بار در صوبجات دکن ، از محال جاگیرداران ، انتخاب نمودہ بگیرد ۔''

---

۱ ۔ ن ۔ ا : رہگذشت ۔
۲ ۔ ن ۔ ا : دہ ماہہ ۔
۳ ۔ ن ۔ ا : لوئت ئیل ۔

پیرِ دستگیر سلامت ! اگرچه پرداختِ مهاتِ پرگنات بعهده دیوانیان است و آنها بقدرِ مقدور در تکثیرِ زراعت و توفیرِ عمارت ، تهاون نورزیده ـ لیکن سعی و اهتمامی که درین فرصت اندک ، در بابِ پیش آمدنِ این ولایت ، از مرید بظهور رسیده ، چون عرضِ آن لاف و گزاف بود و این فدوی بدین شیوه کمتر آشنا ست ، بنابران هرگز باین در نیامده ، راضی نشد که دیوانیان اینجا نیز ، این معنی را معروض دارند ـ هرگاه این مرید تقدیمِ خدماتِ پیر و مرشد دو جهانی را بمنزلهٔ طاعاتِ پروردگارِ حقیقی عز اسمه ، تصور می نموده باشد ، حتی الامکان در نظم و نسقِ معاملاتِ این ملک ، چگونه به تقصیر از خویش راضی خواهد گشت ـ ولایتی که از مدتی بجهات کثیره ویران و خراب شده اگر معموریٔ آن در عرضِ دو سه سال ، چنانچه باید صورت نیابد[1] از غفلت و کوتاهی نیست و معهذا در این سال ، از توجه (ص : ۵۴ ا) باطنِ فیضِ مواطنِ اعلیٰ حضرت ، در آکثر محالِ بالائی کهات و پایانِ کهات ، قریب یکسوایٔ از جمعِ عملِ دیانت خان اضافه آمده ـ چنانچه بتفصیل از عرایضِ دیوانیان ، بعرض والا ، خواهد رسید ـ انشاء الله تعالیٰ ، بمرور و تدریج ، آثارِ آبادانی ، ظاهر خواهد شد ـ

عنایتِ ده کرور دام نقدی ، از خزانهٔ عامره و صوبهٔ مالوه ، که محضِ تفضل و مرید نوازی ست ، باعثِ امتیاز و سربلندی گردید ـ بازای این مکرمتِ بے پایان ، تسلیماتِ مریدی ، بتقدیم رسانیده ، توفیق ادائی شکرِ آن را ، از درگاهِ ایزدِ بے نیاز مسئلت می نماید ـ سایهٔ بلند پایهٔ مراحم و تلطفاتِ بے اندازهٔ اعلیٰ حضرت ، بر مفارقِ مریدان ، مستدام باناد !

بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیرِ پیرِ دستگیر ، هویداست که این مرید ، با اخراجاتِ بیفائده کمتر پرداخته ، انچه از تفضلاتِ مرشدِ حقیقی ، می باید صرفِ علوفهٔ سپاه می نماید و درین مدت انتظامِ جمعیتِ این مرید ،

---

۱ - یابد ـ

از وجهِ نقدی بوده و بر تقدیری که فتوری در آن واقع شود ، بقدرِ آن تفرقه در جمعیت ، راه خواهد یافت ۔ چون از پیشگاهِ خلافت ، بخدمت این صوبه عمدۂ سرحد سرفراز است و بندوبستِ آن را ، موافقِ مرضئی طبعِ مقدس ، بر ذمهٔ عقیدتِ خویش لازم می داند در صورتی که جاگیرِ تیول داران انتخاب نموده ، در طلبِ نقدی بگیرد ۔ اگر عوضِ تنخواه نشود ، آنجماعه را بواسطهٔ بیجاگیری ، بدرگاهِ جهان پناه ، رخصت می باید کرد و حال آنکه بودن جمعیتِ خوب ، درین صوبه ، بنابر مصلحت ملکی ، ضرور می نماید و اگر عوض بآنها تن شود هرچند پائی باق[۱] درین ولایت نمانده که به تنخواه آنجماعه وفا کند ، چون محالِ زبون ، عوضِ پرگنات جید بآنها باید داد ۔ البته این معنی ، سبب برهم خوردگی و دل شکستگیٔ بندها خواهد شد ۔ یقین که آنچه در این باب ، بخاطرِ ملکوت ناظر رسید و می رسد ، متضمنِ صلاحِ حال و مآلِ این مرید ، که کارهائی خود را بکرمِ الهی و عنایتِ مرشدِ حقیقی خواهد بود ۔

اطاعته[۲] للحکم الاقدس برخی از محالِ خالصهٔ شریفه و تیول داران را بموجبِ افرادِ جداگانه ، انتخاب کرده ، ارسال داشته امیدوار ست که ایستادهائی پایهٔ سریرِ خلافت مصیر نظر بده مایه نقد ، که این مرید می یافت و نقصانِ خرج و آفت که در جاگیر داری می رسد ، نموده ، دو کرور دام را ازین پرگنات ، که حاصل آن سراسری ششماهه است ، بعد تخفیفے که از روی تفضل حکم شود ، از ابتدائی فصلِ خریف قوی ئیل باین فدوی تنخواه کنند ۔ محصول پرگنه ندر بار آنچه این مرید ، معروض داشته بود وصولِ بے آفت است و دیوالیانِ (ص : ۳۵ ب) حضور اشرف بآفت حساب نموده اند بمسامعِ جاه و جلال رسانیده اند ، کیفیتِ حاصلِ سنواتِ گذشته پرگنهٔ مذکور با حاصلِ سالِ ہزار شست و سیوم که عمل بتایٔ است ، از اوراقِ علیحده ، سمتِ وضوح ، خواهد گرفت ازین قسم امور خلاف معروض نمی توان داشت ۔

---

۱ - پائیباق ۔

۲ - اطاعتاً ۔

از انجا که آن پرگنه قبل ازین مبلغ شست لک دام به بهای مراد بخش مرحمت شده بود ، اگر بهان جمع ، عوض نقدی بابن فدوی نیز ، تن گردد ، عین عنایت است و در صورت پذیرای یافتن این ملتمس ، چون محصول ربیعی آن پرگنه را که درین ملک پیش رس است وتا حال اثری ازان نمالده ، سزاوار خان متصرف گشته و باز گردانید حصه نصف ربیع برو دشوار خواهد بود ۔ امیدوار است که تنخواه آن نیز ، از ابتدائی فصل خریف قرار یابد ۔ بعد ازان که مقدمه تنخواه ندر بار مشخص شود ، در باب سزاوار خان مطابق یرلیغ اعلی ، کاربند گردیده اگر موافق طلب نقدی او ، جاگیری در اینجا بهمرسد فبها و الا بدرگاه آسمان جاه ، دستوری خواهد داد ۔

ضابطه داغ ، نوعی که بمقتضائی عموم لطف و مکرمت مقرر شده ، سبب مزید انتظام احوال بندها گشته ، از ابتدائی ورود فرمان عالیشان ، بعمل خواهد آمد ۔

سراوق عظمت ، باوتاد خلود ، مربوط باد !

——:o:——

الف ۱۷

عادل خان والئ بیجا پور اور قطب الملک شاہ گولکنڈہ دونوں نے سری رنگ راجہ کرناٹک کے ملک پر حملہ کرکے اس کے بہت سے علاقے پر قبضہ کر لیا تھا ۔ سری رنگ نے اپنے ایک ملازم سری نواس کو بادشاہ کے پاس اپنا پیغامبر بنا کر بھیجا اور وعدہ کیا کہ وہ اسلام قبول کر لے گا اور نقد و جنس بھی بادشاہ کی خدمت میں پیش کرے گا ۔ اس ضمن میں بادشاہ سے استدعا کرتا ہے کہ وہ والیان دکن کے نام ایک فرمان جاری کر دے کہ وہ اس کے خلاف اپنی معاندانہ کاروائیاں بند کر دیں ۔

بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ اورنگ زیب اپنے خاص آدمی کو

کرناٹک بھیج کر اس کی مزید تحقیقات کرائے ۔ اورنگ زیب اس خدشے کا اظہار کرتا ہے کہ اگر دکن کے حکمرانوں کو اس کا پتہ چل گیا تو وہ فرمان کے جاری ہونے سے پہلے پہلے اس کی پوری ریاست پر قابض ہو جائیں گے ۔ اس لیے اگر بادشاہ فوری طور پر فرمان جاری کر دے تو ان کو پیش قدمی کی جرأت نہیں ہوگی ۔

بحضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت ، زمینِ خدمت بلبِ ادب بوسیده ، بعدِ گذارشِ وظائفِ عقیدت و ارادت ، ذره آسا بموقفِ عرضِ اقدس اعلیٰ می رساند که منشورِ سعادت گنجور ، مزین بخطِ خاصِ مبارک که در جوابِ عرضداشتِ این فدوی شرفِ صدور یافته بود ، بورودِ کرامت آمودِ آن ، مباہی گشته ۔ تسلیماتِ بندگی بجا آورده ۔

حکمِ جہان مطاع ، پیرایۂ نفاذ گرفته که ”بر طبقِ ملتمس مرزبانِ کرناتک فرامینِ قدسی مضامین ، در بابِ کوتاه داشتنِ دستِ تطاول و استیلا از ساحتِ مملکتِ متعلقۂ او ، بدنیا دارانِ دکن بتحریر پیوسته و نقلِ آن مناشیرِ قضا تاثیر ، بان مرید مرسل گشته ، لیکن چون پیش ازین ، بدونیم سال ، رانا راؤ نامی ، خود را فرستاده زمیندارکرناتک وا نمود ، بوساطتِ دستور واق خبرت پیشتر چیزی چند که از نقلِ تحریرِ او ہویدا است ، در پیشگاه خلافت معروضداشته بود و مطالبِ او ، دوراز کار و محض گزاف می نمود ، در ارسالِ فرامین ، توقف رفت ۔ اگر این شخص که نزد آن مرید آمده ، ہمان است که بدرگاهِ معلیٰ رسیده[1] ، سخنِ او قابلِ پذیرائی نیست و اگر غیر اوست ، آن مرید معتمد فهمیده (ص : ٦٦ ل) مثلِ عبدالمعبود یا دیگری را بانشانِ خود در جوابِ عرضداشتِ او تعین نماید ، پس ازانکه فرستادۂ آن مرید ، از کرناتک عرضداشت خواہد نمود که آن شخص کسِ سری رنگ است و ہرچه باز نموده بموجب تعهدِ اوست ، مناشیری که بنامِ دلیادارانِ دکن ، شرفِ ترقیم پذیر رفته ، کرامتِ ارسال خواہد یافت ۔“

---

١ ۔ یہاں نسخہ میں ’که‘ زاید ہے ۔

پیر دستگیر و مرشد صاف ضمیر سلامت ! رانا راؤ مذکور ، قبل ازین بچندگاه ، نزد این فدوی نیز ، آمده ، موافق آنچه در حضور مقدس ، تقریر کرده اظهار ساخته بود - اما چون مقدمات معروضهٔ او ، نوعی که بخاطر ملکوت ناظر پرتو انداخته ، لاف و گزاف بیش نبود ، این مرید بعرض آن جرأت نمی کرد - درین ولا که سری نواس نام برهمنی از معتمدان رایل[1] مذکور با عرضداشت او و یک زنجیر فیل پیشکش براه گلکنده رسیده ، از جانب او تعهد قبول اسلام و پیشکش از نقد و جنس ، بتفصیلی که معروض داشته بود ، این عقیدت آئین ، عرض این مقدمه را لازم دانسته ، اغماض ازان مناسب ندید - اکنون که اعلیٰ حضرت بمقتضائی خرد دوربین و دانش خدا داد مصلحت گزین ، پرتو توجه ، بر تحقیق این معنی انداخته ، حسب الحکم الاقدس ، عبدالمعبود یا دیگری را بانشان عرضداشت او ، بکرناٹک خواهد فرستاد ، تا بحقایق آن مرز و بوم کماهی وا رسیده و بر مکنون ضمیر زمیندار آنجا ، آگهی یافته صدق و کذب تعهدات او را امتحان نموده عرض دارد -

اما از انجا که دنیاداران دکن ، از استماع این که زمیندار کرناٹک ، بوسیلهٔ انسلاک در زمرهٔ اسلام ، بدرگاه سلاطین پناه ، ملتجی گشته سران سپاه خود را که از دیرباز دران سرحد اند که بجد هرچه تمامتر ، در انتزاع اندک جائی ، که بتصرف او مانده ، کوشیده پیش از ورود حکم گیتی مطاع ، کار را یکرو سازند تا وقتیکه کس این مرید برود و حقیقت را عرضه داشت کند ، این معنی بمسامع جاه و جلال رسیده ، حکم بارسال فرامین مسطوره صادر شود که شاید اندیشه دران ، بوقوع آمده ، تدارک آن بحیز تعویق افتد - اگر رائی مملکت آرائی خورشید ضیا ، اقتضا فرماید که تا رسیدن فرستادهٔ این مرید آنجا ، دست نهب و غارت آنها از مملکت او کوتاه گردد ، بصلاح کار نزدیک خواهد بود ، دیگر هرچه بخاطر مقدس رسد عین صوابست -

---

۱ - راء مل -

آفتاب عالمتاب خلافت، بر مفارق جهانیان پاینده بماناد!

—:o:—

الف ۵۲

اورنگ زیب بادشاہ کو لکھتا ہے کہ کرناٹک کے راجہ سری رنگ رایل نے اپنا ایک معتمد میرے پاس بھیجا ہے تا کہ بادشاہ کے فرمان کے ذریعے والیان دکن کی دراز دستیوں کو روکا جائے۔ وہ اس کے بدلے میں پچاس لاکھ ہون، دو سو ہاتھی اور گران بہا جواہرات، پیشکش کے طور پر نذر کرے گا۔ اور ہر سال بیجا پور اور گولکنڈہ کی پیشکش سے دگنی رقم ارسال کرتا رہے گا۔ اس کے ساتھ وہ اسلام بھی قبول کر لے گا۔ اورنگ زیب اس کی درخواست کی سفارش بہت زور دار الفاظ میں کرتا ہے۔

حضرت ظل الہی: مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت بجا آورده، ذره مثال بمسامع جاه و جلال میرساند که درین ولا سری رنگ رایل[1] نبیرهٔ رام راج که عمدهٔ زمینداران (ص: ۳۶ ب) کرناٹک است وجدش بافزونیٔ شوکت دران مرز و بوم شهرتی داشت، برهمنی از معتمدان خود را با عرضداشت و زنجیر فیل که بالفعل بسیار لاغر است و بعد ازانکه فربه شود از نظر انور خواهد گذشت، براه گلکنڈه نزد این فدوی فرستاده از روی انکسار اظهار نموده که درین چند سال عادل خان و قطب الملک باعتضاد عنایت اعلیٰ حضرت، دست تصرف بولایت کرناٹک دراز کرده، بیشتر[2] آنرا، با نقود و جواهر و فیلان بسیار، بضبط در آورده اند و همگی سعی آن دارند که او را از ملک موروثی که در این مدت هرگز دست بدان نیافته بودند، آواره نموده مطلقاً مستاصل سازند۔

و چون بر عالمیان ظاهر است که آنها را این قدرت نیست و هرچه شده و میشود، از تائیدات درگاه جهان پناه است که شامل حال آنها

---

۱ - راه سل -

۲- پیشتر -

گشته ، لهذا او نیز التجا بدین آستان سعادت آشیان آورده ، امیدوار است که قبلهٔ حاجات جهانیان ، او را دستگیری نموده و از خاک مذلت بر گرفته ولایت متعلقه او را ، داخل ممالک محروسه فرمایند ـ حکم اقدس اعلی بدنیاداران شرف صدور یابد که عهد و پیمان پدران خود را پاس داشته ، از حدود قدیم تجاوز نور زند و دیگر دست از ملک موروثی او باز دارند و بشکرانهٔ این بنده نواری و ذره پروری ، پنجاه لک هون و دویست زنجیر فیل و جواهر گران بها که آماده پیشکش درگاه معلی ساخته هر سال اضعاف آنچه آنها پیشکش نمایند ، با تحف و نوادری که اندوختهٔ سالهاست ارسال خواهد داشت و اگر بسبب عار کفر پرتو اعانت از حال او دریغ شود ، بعد ازانکه فرمان عالیشان متضمن بذل ملتمس او بصدور پیوندد و از هدایت مرشد جهانیان ، باتوابع و لواحق خود ، بزمرهٔ اهل اسلام درآمده ، از دولت بندگی درگاه اعلی حضرت ظل الله ، کامیاب دین و دنیا خواهد شد ـ

چنانچه این مراتب از ترجمه عرضداشت موما الیه نیز بوضوح رسید ـ مشتمل بر این التماس که این مرید کس او را بافیلے که آورده ، از راه ، بی آنکه حقیقت را بعرض مقدس برساند ، پیش او بفرستد و از انجا که این فدوی اخفائی این چنین امری که داخل واقعه شده و نظر بمصالح ملکی چندین فواعد در ضمن آن متصور است ، بر تقدیری که زمیندار عمدهٔ کرناٹک شرف اسلام دریابد مثوبات اخروی نیز بر آن مترتب ، از پیشگاه خلافت مناسب ندید ، وکیل را مطیع مستمال ساخته نگاهداشت و جواب عادل خان را بورود یرلیغ گیتی مطاع موتوف نمود ، تا نوعی که رائی خورشید ضیا ، در این باب اقتضا فرماید ، این مرید ارشاد عامل گردد ـ
(ص : ۴۳ ا)

قبله و کعبهٔ این فدوی سلامت ! چون رایل مذکور از کمال امیدواری روی نیاز ، بدرگاه خلائق پناه آورده ، تعهد دولتخواهی و بندگی می نماید و قبول اسلام را وسیلهٔ نجات خویش ساخته از حوادث روزگار بقیهٔ خلافت که ملجائی ناموران شش جهت است ، پناه جسته و بر زمت

ہمت حامیان حوزۂ اسلام لازم است کہ در اشاعت آثار باانوار[1] دین متین و ملت مبین کوشیدہ گروہ[2] کفر و ضلال را ، از تیہ گمراہی وخذلان ، براہ راست دعوت نمایند و معہذا لقض عہدی کہ بادنیٰ بندۂ این درگاہ نسبت نتوان کرد نیز بمیان[3] نمی آمد۔ اگر صورت ملتمس او درجۂ پذیرای یافتہ ، پرتو عنایت والا بحال او مبذول شود ، ہر آئنہ این معنی متضمن منافع دینی و دنیوی خواہد بود ۔ دیگر ہر چہ بخاطر ملکوت ناظر کہ مطرح اشراقات قدسی است برسد ، عین صوابست و بر مریدان اطاعت آن واجب ۔

آفتاب عالمتاب عظمت و جلال ، از افق سلطنت و اقبال لایزال ، تابندہ بماناد :

—:o:—

الف ۷۳

اس سے پہلے بادشاہ نے اورنگ زیب کو تحقیقات کے لیے اپنا خاص ملازم کرناٹک بھیجنے کا حکم دیا تھا ۔ اب لکھتا ہے کہ یہ مناسب نہیں بلکہ کہتا ہے کہ دونوں والیان دکن کو ڈرا کر ان سے اپنے اور ہمارے لیے اچھی پیش کش حاصل کرنی چاہیے تھی ۔ دوسرے الفاظ میں بادشاہ کی طرف سے انھیں کرناٹک کو قتل و غارت کرنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ ادھر عادل خان کو جب یہ خبر ملی کہ راجہ کرناٹک مغلیہ دربار سے رجوع کر رہا ہے تو اس نے حملہ کرکے اس کا قلعہ ایلور فتح کر لیا ہے ۔ عادل خان کی کوشش ہے کہ ان ہاتھیوں پر بھی قبضہ کر لے جو راجہ کرناٹک نے بادشاہ کی پیش کش کے لیے مخصوص کیے ہیں ۔ آخری سطور اورنگ زیب کے بڑے شہزادے سلطان کی نسبت کے بارے میں ہیں۔ اس پر بادشاہ اور اورنگ زیب دولوں کے مابین اختلاف کی ایک نئی طرح پڑ گئی ہے ۔

۱۔ باانوار ۔

۲۔ گرو ۔

۳۔ نسخہ میں 'آمد' ہے ۔

بحضرت ظل الهی : مرید اخلاص سرشت ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، ذره صفت بعرض اقدس اعلی می رساند که در منشور لامع النور سراسر مزین بخط والا نمط مبارک که در جواب عرائض این فدوی پیرایهٔ ورود گرفته بود ، بتواتر وصول سعادت حصول آن مباهی گشته ، تسلیمات مریدی بجا آورده ، بر قدسی مضامین آن صحایف شرف آگهی یافت ۔

نگاشتهٔ کلک در بار جواہر سلک شده که "کس پیش راجه کرناٹک فرستادن مناسب نبود ، بایستے ہر دو دنیا داران[1] دکن را ترسانیده ، پیشکش خوبی ہم بجهت سرکار گردون مدار وہم برائی خود از آنها می گرفت ۔"

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! از انجا که راجهٔ مذکور بوسیلهٔ قبول عز اسلام ، التجا بدرگاه سلاطین پناه آورده و تعهد پیشکشی گران نموده ، این معنی را مکرر بمبالغه معروض داشته بود و این دو دنیاداران نیز که اکثر ولایت کرناٹک را با خزاین و دفائن متصرف شده اند ، از جملهٔ آن غنایم موفوره پیشکشی شائسته ببارگاه معلی ارسال نداشته ، اصلا از فکر این مقدمه غافل بودند ۔ لهذا این عقیدت آئین حقیقت را بحضور پر نور عرضداشت کرده ۔

ثانی الحال چون حکم اقدس زینت نفاذ گرفت که یکے از ملازمان سرکار اعلی بجهت تحقیق وا نمود زمیندار کرناٹک تعین کرد ۔ و این مرید یقین می دانست که دنیاداران دکن خصوصاً عادل خان که تاخیر رجوع زمیندار مذکور بآستان خلافت و فرستادن وکیل نزد این مرید شنیده ، از اندیشهٔ آن که مبادا در این وقت کار او را ، رونقے پدید آید بیشتر از پیشتر در برہم زدن و برانداختن او سعی نموده قلعه ایلور[2] را که عمده ترین قلاع ولایت کرناٹک است ، در ہمین چند روز از تصرف او بر آورده ، اهتمام تمام دارد که فیلان نامی را که او برائے پیشکش

۱۔ دہنار ۔

۲۔ ن ۔ ا : ایلورا ۔ اس نسخہ میں 'آبلو' ہے

درگاه داشته ، از و بگیرد و او را مستاصل مطلق سازد - باعتماد عنایت و تفضلات اعلیحضرت که افزون از حوصلهٔ طاقت شامل حال آنهاست ، ازین گفتگو حسابی نخواهند گرفت و بدون آنکه فرامین مطاعه بنام آنها صادر شود ، چنانچه این فدوی قبل ازین در این باب التماس نموده بود یکی از بندها بصوب کرناٹک دستوری دهد ، بدانند که از پیشگاه خلافت پر تو التفات برامداد و اعانت زمیندار آنجا افتاده ، از خواب پندار بیدار نگشتهٔ تن بسر انجام پیشکش نخواهند داد - حسب‌الحکم الارفع محمد مومن ملازم سرکار اعلیٰ را بدانجانب رخصت داده باو گفته بود که در قطع منازل تانی بکار برد تا شاید این معنی ، موجب انتباه آنها گردد و توفیق فرستادن پیشکش شائسته بدرگاه آسمان جاه بیابند و صدق تعهدات مرزبان کرناٹک نیز هویدا شود -

در ضمن تمهید این مقدمات ، بجز پاس حمیت اسلام وصلاح دولت ابد انجام ، امری منظور نظر نبود - اکنون هر چه رای مملکت پیرائی اقتضا فرموده ، امتثال [۱] نموده ، آن را بر سائر مصالح مقدم داشته مومیٰ الیه را که هنوز از حدود متعلقهٔ قطب‌الملک نگذشته ، در انتظار وصول امر مجدد است ، از رفتن به نزد زمیندار مسطور منع نمود -

وز انجا که خاطر ملکوت ناظر متوجه استمالت میر جمله قطب‌الملک است و از عرضداشت او که پیش ازین بدرگاه والا مرسل شده ، پیداست که انتظار وصول فرستاده این جانب برد ، به محمد مومن که خالی از معقولیت و فهمیدگی نبود ، نوشت که چون او تا حال بلشکر میر مشار الیه قریب شده باشد ، تا آنجا رفته و بهر و جهی که داند در مقام تسلیه و دلا سائی او در آمده ، بعد از آنکه ازان ممر ، اطمینان حاصل کند بر گردد -

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت ! اگرچه درین ولا از عرضه داشت عبداللطیف حاجب گلکنڈه چنین بوضوح پیوست که قطب‌الملک با میرجمله طرح مصالحه انداخته ، و محال متعلقه او را بدستور سابق بحال داشته و

۱- امتسال -

او نیز عهد کرده که بعدِ انقضائی مدتِ دو سال یا بدیدنِ قطب‌الملک بیاید یا ترکِ نوکری کرده ، عزیمتِ زیارتِ حرمینِ شریفین نماید ، لیکن از تقریر محمد امین پسر مذکور که آثار رشد و قابلیت از ناصیه حالش هویداست و در حیدر آباد به نیابتِ پدرِ خود متکفلِ مهماتِ مرجوعه[۱] اوست ، ظاهر شد که چون میر موسی الیه از قطب‌الملک مطمئن نیست و این قرار بنابر مصلحت وقت بمیان آورده - اگر بمراحمِ بیدریغ پادشاهانه واثق گردیده ، بیقین بداند که موافق خواهش و آرزوئی خویش ، سرافرازی خواهد یافت ، بدرگاهِ خواقین پناه رجوع خواهد آورد -

درین صورت اگر ازین مرید درباب منصب و دیگر مطالب ، قول طلب نماید و نظر بانکه برین تقدیر البته عادلخان و قطب الملک یکی شده ، کمر بکین او خواهند بست ، التماس امداد کمک کند ، این فدوی او را تا چه پایه امیدوار نوازشِ پادشاهی سازد و بندهائی درگاه معلی را تاکجا بر آوردن او تعین کند و همین جمعیت که در این جا ست اکتفا نماید یا از حضورِ مقدس التماس کند - درین وادی بعنوانی که ارشاد شود عمل خواهد نمود -

از کمالِ توجه و عنایتِ خاصی که شاملِ حالِ این مرید است ، مرقومِ قلمِ گوهرفشانِ کرامت رقم گردیده که "از روئی عاقبت اندیشی هر چه بهبودِ آن مرید و فرزندانِ او می دانیم حکم می فرمائیم - هنوز هم چیزی نرفته بآنچه فرمودیم راضی باشد -"

پیر و دستگیر سلامت ! برضمیرِ منیرِ خورشید نظیر که مرأتِ تجلیات حقایق است ، بوجه احسن ، هویداست که قادرِ برکمال ، ایزد متعال است جل شانه ، هیچ چیز از مکروه و مرغوب ، و عزت و مذلت ، بدون مشیت او نیست و هر چه در حقِ عباد خواسته و تقدیر کرده منع وعطائی آن بسعی مقدورِ بشر نه - رفعت الاقلام و جفت[۲] الصحف -

---

۱- حقیقت -

۲- بسعادت

و بحمده تعالیٰ کہ این مرید را از دولت قبلہ و ولی نعمت خود آرزوئی در خاطر نماندہ و دوام بقائی سایہ بلند پایہ را ، از درگاہ الہیٰ مسئلت نمودہ ، امیدوار است کہ این چند روزہ حیات مستعار لیز در ظل ظلیل اعلیٰ حضرت نوعیکہ گذشتہ باخر رسد ، درین صورت وجود و عدم بعض روابط سببے مساویست ۔

اما از انجا کہ پیوستہ وجہ قصد این مرید ، در ہمگی امور استرضائی خاطر اشرف است و بیقین می داند کہ در ہر باب ، آنچہ ارشاد می شود ، صلاح حال و مآل این مرید ۔ بنابران رضامندی و خشنودی پیر و مرشد حقیقی را سعادت[1] دوجہانی ، تصور نمودہ ، عنان اختیار خود را با خانہ زادان ، بدست حق پرست[2] سپردہ ، لیکن چون این قسم رابطہا تا از طرفین بظہور نیاید ، سبب استحکام مبانی محبت و اخلاص نمی شود و اعلیٰحضرت باوجود اطلاع بر مراتبی کہ بمیان آمدہ ، لسبت خانہ زاد کلان را چگونہ تجویز خواہند فرمود ۔ اگر مرضی خاطر مقدس ، چنان است کہ این صورت ، البتہ واقع شود ، دربارۂ خانہ زادان دیگر ، بطریقے کہ مقرر فرمایند ، از اطاعت گریزی نخواہد بود (ص : ۳۸ ب) ۔

—:o:—

الف ۴۷

سلطنت مغلیہ کے اصول مالیات اور بالخصوص منصب داروں اور سواروں کی تنخواہ کے بعض پہلوؤں کے بارے میں محققین کا اتفاق رائے نہیں ۔ آداب عالمگیری میں اکثر تنخواہ کے تعین کرنے میں مہینوں کی تعداد کی تخصیص کی جاتی ہے مثلاً دو ماہہ ، چہار ماہہ وغیرہ ۔

اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ سہ ماہہ کے حساب سے سوار کی تنخواہ ساڑھے سترہ روپے ۔ دو ماہہ کی پندرہ اور چہار ماہہ کی بیس روپے ہے ۔

---

۱ ۔ بسعادت ۔

۲ ۔ نسخہ میں 'پرست' نہیں ہے ۔

اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ دکن میں سوار کی تنخواہ کسی صورت میں بیس روپے ماہوار سے کم نہیں ہونا چاہیے ۔ اس زمانے میں روپیہ کی قوت خرید کے لحاظ سے یہ رقم کچھ ایسی کم نہیں تھی ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، آداب بندگی و ارادت بجا آورده ، ذره مثال ، بمسامع عز و جلال میرساند که آنچه قبل ازین ، در جواب عرضداشت این مرید ، که بتقریب ضابطهٔ داغ ، بدرگاه والا جاه ، ارسال داشته بود حکم شده که ''چون حاصل جاگیر اکثر بندهائی تعین صوبهٔ دکن ، چهار ماهه وکمتر ازان ست ، بنابران در سه ماهه که سراسپی هفده و نیم روپیه و در دو ماهه سراسپی ، پانزده روپیه مقرر شده ، از ابتدائی غرهٔ ماه مهر ، که سرآکاه خریف یوئیل[1] است بدستور چار ماهه سراسپی بیست روپیه ماهیانه مقرر فرمودیم'' محض کرامت است ، چه سواری که علوفه اش کمتر از بیست روپیه باشد ، هیچ مصلحت بکار نمی آید لیکن از انجا که موافق این ضابطه ، بجمع نفع و بطائفهٔ نقصان خواهد رسید و فکر ادائی مطالبات سرکار گردون مدار نیز باید نمود ۔

از روی نهایت مرید نوازی ، حکم شده بود که ''اگر مرید را نحوی دیگر بخاطر برسد ، معرض عرض دارد تاکه اگر مقترن بحساب باشد و پسندافتد ، یرلیغ اعلیٰ مطابق آن شرف نفاذ یابد ۔''

لهذا درین باب آنچه بخاطر قاصر این فدوی رسیده بود مفصلاً بر افراد جداگانه نوشته بدرگاه آسمان جاه ، ارسال داشت تا از رویٔ آن ، حقیقت بعرض مقدس برسد ۔ امید که درجهٔ امتحان یافته بمعرض پذیرائی در آید ۔

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! دوم شهر حال ، یکی از همراهان ملازم این فدوی ، که پیش ازین ، چندگاه او را با نشانی مشتمل بر مقدمات استمالت بر تسلیهٔ میرجمله قطب الملک نزد او فرستاده بود ، با دو نفر پیاده ، از نوکران میر مذکور ، در عرض بیست روز آمده عرضداشتی که موی الیه بعد وصول نشان بخط خود نوشته بود ، رسانید و این

---

۱ - ن - ل : یونت نیل ۔

مرید جواب آن را ، نوعی کہ بخاطر فاتر رسید ، مرقوم داشتہ و او را پیش از پیش بنوید عنایات و تفصیلات حضرت اعلیٰ ، امیدوار ساختہ ، عرضداشت را بعینہ بحضور پرلور فرستادہ ، تا در بارۂ او ، بطریقی کہ ارشاد شود ، بعمل آورد ۔

قبلہ آمال و کعبہ امانیٔ بندہا سلامت ! محمد شاہ قلعہ دار قندہار ، بندۂ قدیمیٔ درگاہ است و از مراحم بیدریغ امیدوار عنایات خطاب ، اگر بمقتضائی ذرہ پروری بدین موہبت ، سرفراز گردد ، موجب افتخار و امتیاز او خواہد بود ۔

آفتاب جہانتاب خلافت از افق عظمت و حشمت تابندہ بماناد !

——:o:——

الف ۷۵

بادشاہ کا اصرار ہے کہ میر جملہ کو بطریق استمالت ترغیب دے کر دربار میں حاضر ہونے پر آمادہ کیا جائے ۔ اورنگ زیب نے اس کے بارے میں جو کارروائی کی ہے اس کے بارے میں بادشاہ کو مطلع کرتا ہے ۔ میر جملہ اس زمانے میں کرناٹک میں مقیم تھا اور اس کا لڑکا محمد امین والیٔ گولکنڈہ کے پاس اپنے باپ کا وکیل یا نائب تھا ۔ اورنگ زیب اس بات کے لیے بھی کوشش کر رہا ہے کہ محمد امین بھی مغلیہ دربار سے وابستہ ہو جائے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ ، ذرہ صفت ، بعرض اقدس اعلیٰ ، می رساند ۔ فرمان والا شان عنایت عنوان ، کہ مشتمل بود ، بر دستوری (ص : ۹۳ ا) یافتن خالہ زاد ، درگاہ جہان پناہ ، از پیشگاہ خلافت و تفصیل عنایاتی کہ بمقتضائی تفضل شامل حال او گردیدہ و نوید التفات خلعت خاصہ کہ در نظر اخلاص مریدان بہتر از کرورہائی عالم است و دیگر الطاف کہ دربارۂ این فدوی ، بظہور رسیدہ در ساعت مسعود ، پرتو ورود انداختہ ، تارک امتیاز این مرید را ، بذروۂ افلاک رسانید ۔ تسلیمات و آداب بجا آوردہ ، بر جوالب

مطالبِ عرضداشت آگهی یافت - ایزدِ متعال سایۂ بلند پایہ مرشدِ مرید نواز خانہ زاد پرور را ، فراوان سال مبسوط داراد -

در باب تعینِ منصب و استمالتِ میر جملہ قطب الملک و فرستادنِ بندہائی درگاہِ آسمان جاہ ، بہ آوردنِ او نوعی کہ ارشاد شدہ ، انشاء اللہ تعالیٰ بعمل خواہد آمد - عرضداشتِ میرِ مومیٰ الیہ را کہ بعدِ ملاقاتِ محمد مومن ، ملازمِ سرکارِ گردون مدار ، نزدِ این مرید فرستادہ بود و درین ولا رسیدہ ، باعرضداشتِ او ، بحضورِ پرنور ارسال داشت ، از نظرِ انور اطہر خواہد گذشت -

نلوہ کہ عبداللطیف برادر معز الملک کہ او نیز پیشِ میر مذکور رفتہ بود ، بنام فاضل خان فرستادہ ، سر بمہر پیشِ وکیلِ دربارِ معلیٰ فرستادہ شدہ - مضامینِ نوشتجاتِ او بعرضِ مقدس خواہد رسید -

این اخلاص سرشت ، قبل از ورود حکمِ گیتی مطاع ، برائی استمالت و دلاسائی محمد امین خلف الصدق میرِ مذکور ، یکی از مردمِ فہمیدۂ خود را ، با نشانی و خلعتی تعین نمودہ کہ بمشار'' الیہ برساند و او را مستمال و امیدوار سازد - ہرگاہ عرضداشتِ او برسد ، حقیقت را معروض خواہد داشت -

قبلہ وکعبۂ دو جہانی این مرید ، سلامت ! کیفیتِ تفویضِ خدمت و تجویزِ اضافۂ پسران میر موسیٰ خان کہ خانہ زادانِ نجیبِ کارآمدنی اند ، از روزنامچۂ وقائع ، بمسامعِ جاہ و جلال خواہد رسید -

از انجا کہ در سرکار کلم فوجدار درکار بود ، این فدوی بشرطِ خدمتِ فوجداری آنجا دو صدی ذات یکصد سوار بر اصلِ منصب ، ہوشدار پسرِ ملتفت خان ، کہ خانہ زادِ کار طلب است ، اضافہ تجویز نمود تا از اصل و اضافہ ، بمنصب لہ صدی ذات و چہار صد سوار سرافراز بودہ ، بمراسمِ خدمتِ مرجوعہ پردازد - امید کہ بدرجۂ قبول موصول گردد -

آفتابِ جہانتابِ خلافت تابان بمالاد !

——:o:——

الف ۷۶

اورنگ زیب نے بادشاہ سے استدعا کی تھی کہ جو فرمان عادل خان والیٔ بیجا پور کے نام نافذ کیا جائے اسے لوح پر ثبت کیا جائے۔ دربار کی طرف سے اس فرمان کی نقل اور اس مکتوب کی نقل جو جملتہ الملک وزیر مملکت نے اپنی طرف سے عادل خان کو لکھا ہے اورنگ زیب کو بھیج دی گئی ہے۔

مغلیہ نظام سلطنت میں تمام ضروری کاغذات کی نقول وغیرہ کے ریکارڈ کا کام احتیاط سے کیا جاتا تھا۔ اورنگ زیب مراسلت کے لیے موزوں کاغذ کے استعمال پر بہت زور دیتا تھا۔ اس قسم کی بعض ہدایات اس نے اپنے بیٹوں کو بھی دی ہیں۔

اورنگ زیب کی طرف سے میر جملہ کی استمالت اور ترغیب کی کوششیں برابر جاری ہیں۔

بحضرت ظل الہی: مریدِ اخلاص سرشت، بعد تقدیمِ مراسمِ عقیدت و ارادت، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند کہ این فدوی از خجستہ تر ساعت، بورودِ منشور لامع النور سعادت گنجور، سراسر نگاشتۂ قلم قدسی رقمِ خاصِ مبارک، سرافراز و سربلند گردیده، تسلیماتِ مریدی و بندگی بجا آورد و بر مضامینِ شگرفِ آن دیباچۂ صحیفۂ عزت و شرف و مطالبِ فرمانِ (ص: ۹۳ ب) والا شانِ مکرمت عنوان کہ حسب الالتماس عادل خان بر لوحِ طلاثبت گشتہ، مصحوبِ نورالدین قلی پسرِ موسیخان بموسی الیہ، مرحمت شده و از روئی و فورِ مرید لوازی نقلِ آن بانقل مکتوبی، کہ بموجبِ حکمِ ارفعِ اعلیٰ، خان جملتہ الممالک بمشارٌ الیہ نوشتہ، نزدِ این مرید مرسل گردیده بود،

پیر و مرشدِ حقیقی سلامت! نورالدین قلی و سیدولی وکیلِ عادل خان را ہمان روز، کہ رسیده بودلد رخصت نمود کہ بے توقف بمقصد شتابند۔ درباب میرِ جملہ قطب الملک آنچہ رائی خورشید ضیایٔ عالم آرائی اعلیٰ حضرت، کہ مطرحِ الہاماتِ غیبی است اقتضا فرموده، محضِ صوابست از انجاکہ در این وقت، میر مذکور از شنیدنِ بعضِ اخبار، متوہم ومضطرب

شده ، چنانچه از ترجمه[۱] عرضداشتِ اوکه از نظرِ انورِ اطهر خواہد گذشت ، ہویداست ۔ بنابران ، اگر در فرامین مطاعه[۲] مصحوبِ معتمدی از ایستاد ہای پیش‌گاہِ خلافت ، نوعی کہ بخاطرِ ملکوت ناظرِ الہام مآثر[۲] پیرِ دستگیر صافی ضمیر ، پر تو انداختہ ، تاخیر نرود ، گنجایش دارد ۔ این مرید مجدداً او را بنویدِ توجہات و تلطفاتِ پادشاہی مستبشر ساختہ ، نشانے مشتمل بر این مژدهٔ دولت و اقبال نوشت تا مستعدِ ادراکِ شرفِ ملازمتِ سراسر سعادتِ اقدس گردد ۔

آفتاب جہانتابِ خلافت و فرمانروائی و نیرِ عالم افروز سلطنت و کشور کشائی تابقائی دوران تابان و نور افشان بماناد !

——:o:——

الف ۷۷

مغلیہ دور میں انتظام سلطنت کے لیے ہر صوبے کو سرکاروں میں اور ہر سرکارکو پرگنوں میں تقسیم کیا گیا تھا ۔ محال ایک عام اصطلاح تھی جو کسی بھی قابل لگان زمین کے لیے استعمال کی جا سکتی تھی ۔ جاگیر عطا کرتے وقت یہ احتیاط کی جاتی تھی کہ ایک علاقہ یا محال دربست یعنی پورے کا پورا ایک ہی منصب دار کے نام ہو ۔ ایک محال میں ایک سے زیادہ منصب داروں کی شرکت سے رعیت کی آبادانی میں خلل واقع ہوتا تھا ۔

اورنگ زیب اپنی جاگیر کے لیے دربست محال کے اصول پر کاربند ہے ۔

اس خط میں میر جملہ کی جانب سے جو بدگمانیاں والیٔ گولکنڈہ کے دل میں پیدا ہو چکی ہیں ان کا باربار تذکرہ ہے نیز یہ کہ میر جملہ نے کرناٹک میں اپنی حیثیت کو کن ترکیبوں سے مستحکم کر لیا ہے ۔

۱- میر جملہ ،

۲- تاثیر ، رعایت قواق کی بنا پر یہ لفظ بہتر معلوم ہوتا ہے ۔

بحضرت ظل الهی ! مرید اخلاص سرشت ، زمین خدمت بلب آداب بوسیده ، ذره آسا بموقف عرض والا می رساند که منشور لامع النور ، مزین بخط خاص ، که در جواب عرضداشت این عقیدت آئین ، کرامت ورود یافته بود ، بوصول سعادت حصول آن ، افتخار و امتیاز اندوخته ، تسلیمات مریدی بجا آورده ، از عنایت تخفیفی[۱] که در محال تیول این فدوی شد و مختار ساختن در معاوضهٔ بعض محال کم حاصل ، با پرگنات بیش حاصل جاگیرداران دکن ، مباهی گشت ـ حق تعالیٰ سایهٔ مرید نوازی و بنده پروریٔ اعلیٰ حضرت را مستدام داراد ـ

از مطاویٔ فرمان عالی شان ، هویدا بود که ظاهرا بخاطر مقدس ، چنان قرار یافته که این مرید ، محال دربست را معاوضه نکرده ، در هر پرگنه مواضع انتخابی[۲] گرفته و مواضع زبون بجاگیرداران داده ـ

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! این اخلاق سرشت که در جمیع امور استرضائی خاطر ملکوت ناظر را منظور داشته اصلا پیرامون خلاف آن نگشته و مد نیست بخدمات صوبجات پرداخته ، می داند که شرکت در یک محال سبب ویرانیست و تا محال دربست بجا گیر کس نباشد ، عمل آن بواقعی از و نمی آید ، چگونه تجویز این معنی خواهد نمود ـ در سرکار بیجا کهره[۳] وغیره هر چه بواسطهٔ قلت حاصل و زبونی گذشته محال دربست بوده و سائر پرگنهٔ جنیر مثل دیگر پرگنات محلی و موضع علیحده نیست ، داخل جمع همان پرگنه است ـ خان دوران ، در وقتیکه پرگنهٔ مذکور بجاگیر مرزا والی خان بود ، از رهگذر نقازی[۴] که با او داشت ، سایر جنیر[۵] را از چند پرگنه بر آورده و جمع را بران قرار داده بود ، آن را چوکی نام کرده ـ انشاء الله تعالیٰ مطابق حکم اشرف ارفع ، بعد ازین نیز ، در معاوضه رعایت محال در وبست را ، از دست نخواهد داد ـ

۱ـ تخفیفی ـ
۲ـ اینجا بے ـ
۳ـ ن ـ ا : بیجا گذه
۴ـ ن ا : لفائے ـ
۵ـ خیبر ـ

پذیرایی یافتن تجویز تفویض محافظت قلعهٔ اوسه ، بخواجه برخوردار و اضافهٔ شرطی او ، باعث مزید اعتبار این مرید گردید ۔ حسب‌الحکم الاقدس موصی الیه را بخدمت قلعهٔ مسطور ، تعین ساخت ، دول جاگیر او را بدرگاه آسمان جاه فرستاده و او زبک خان را رخصت استیلام عتبهٔ خلافت خواهد نمود ۔

از انجا که قبل ازین میرزا خان ، باوجود صدور حکم مقدس ، بدون ورود فرمان والا شان ، قلعهٔ احمد نگر را بشاه بیگ خان بسپرده بود و احتمال داشت که او زبک خان نیز بسنت او عمل نماید ۔ لهذا این مرید نشانی درین باب باو بفرستاده یصفی خان[1] گفت که او را از مضمون یرلیغ اعلی ، آگاه گردانیده ، استفسار کند که اگر بمجرد وصول نشان و ارسال فقرهٔ فرمان رفیع الشان ، قلعه را ، بخواجه برخوردار ، حواله خواهد کرد فبها والا بنام او التماس فرمان والا نموده آید تا ثانی الحال خواجهٔ مذبور را مثل شاه بیگ خان بیرون قلعه نباید نشست و این معنی سبب خفت او نشود ۔ مرقوم قلم خجسته رقم شده بود که ''میر جمله قطب الملک بکرناٹک رفت ، چون این طرف نتوانست آمد ، لاعلاج شده بدان طرف شتافت'' ۔

قبله و کعبهٔ این مرید سلامت ! صورت این مقدمه آن است که قطب الملک پیش ازین ، بچند سال ، بتقلید عادل خان ، نظر بزبونی مرزبان کرناٹک نموده ، میر جمله را با اکثر لشکر خود بدان صوب فرستاده که برخی از ولایت کرناٹک را انتزاع کند و موصی الیه بآن سرزمین رسیده ، بعض قلاع و محال را با خزائن و دیگر غنائم بدست آورده و چون او را در انجا توفق و استقلال پیدا شد و سران سپاه قطب الملک را که باو تعین بودند ، بحسن سلوک و رعایت از خود ساخته ، سوائی آن جمعیت خوبی فراهم آورد و قطب الملک بدگمان شده ، او را طلبیده بود و بعد از آمدن او ، قصد آن داشت که او را نابینا کند و او دران وقت

---

۱ - بصیف خان ۔

بلطائف الحیل ، خود را از چنگ او خلاص نموده ، ہر رص : ۵۰ ب)
بجانب کرناٹک رفت و قرار داد کہ دیگر نزد قطب الملک نیاید ، تا انکہ
درین ولا قطب الملک بر ما فی ا ضمیر او وقوف یافتہ ، او را طلب نمود
و ہرچند درین وادی ، مبالغہ کرد ، سود مند نیفتادہ ، موجب افزونی توہم
میر جملہ گشت و عذرہائی موجہ پیش آوردہ ، بآمدن تن در نداد ـ رفتہ
رفتہ پردہ از روئی کار بر افتادہ و اکنون ہمان ولایت و قلاع را کہ گرفتہ
بود دارد ـ لشکر قطب الملک بدستور با او ہمراہ است و با مرزبان
کرناٹک ، طرح اخلاص انداختہ عادل خان را نیز از خود راضی دارد ـ
غالباً این مقدمہ از قرار واقع ، مذکور محفل جلال شدہ باشد ـ

پیر دستگیر سلامت ! بر تقدیری کہ مشار" الیہ ، توفیق بندگی
درگاہ سلاطین پناہ یافتہ ، بدین طرف رجوع کند ، یارائی کیست[۱] کہ سد
راہ او توالد شد ـ این مرید باو نوشتہ کہ گر بدین اندیشہ ، از سعادت
بندگی بارگاہ معلی باز ماندہ میباشد ، صریح معروضہ دارد تا قومی شایستہ
از بندہای پادشاہی تا جائیکہ خواہد التماس نماید ، بہ آوردن او تعین گردد
و از انجا کہ راہ آمد و شد قاصدان مسدود گشتہ ، تا حال جواب نرسیدہ
اگر طالع یاور و بخت رہبر او خواہد بود ، یقین کہ خود را ازین دولت
محروم نساختہ ، فکری دیگر نخواہد نمود ـ

آفتاب جہانتاب خلافت از افق عظمت تابندہ بماناد !

——:o:——

الف ۷۸

اس خط میں دھندھیرا کے راجہ کی جو اس وقت اسیر کے قلعے میں
مقید ہے معافی کی سفارش کی گئی ہے -

نیز ایک منصب دار عنایت خان کے ضمن میں معلوم ہوتا ہے کہ
اس کی جاگیر ہندوستان میں ہشت ماہہ تھی لیکن دکن میں اس کی

---

۱ - یارا ـ

جاگیر پنج ماہہ سے زیادہ کی نہیں ۔ اس سے پیشتر ایک خط میں توضیح کی گئی ہے کہ سوار کی تنخواہ کی مقدار معین کردہ مہینوں کی نسبت سے کم و بیش کی جاتی تھی اور منصب جتنے صدی یا ہزاری سوار کا ہوتا تھا اس نسبت سے منصب دار کی کل تنخواہ محسوب کی جاتی تھی ۔

حضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، آداب بندگی و ارادت ، از صفائی طویت بجا آوردہ ، ذرہ مثال بمسامع جاہ و جلال می رساند ۔ فرمان عالی شان مکرمت عنوان کہ در جواب عرضداشت این مرید اخلاص آئین ، نگاشتہ خامہ دبیران عطارد رقم شدہ بود ، بگرامی وصول آن مباہی گردید ۔ تسلیمات پذیرائی یافتن تجویز محال عوضی از ابتدائی کہ این مرید معاوضہ نمودہ و مرحمت فرمودن دوازدہ لک دام تخفیف در پرگنات سرکار بیجا گلہ بتقدیم رسانیدہ ، زبان قاصر بیان ، در ادائی شکر مراحم و تفضلات بعجز معترف است ۔ حق سبحانہ و تعالیٰ سایہ خلافت پیرایہ بلند پایہ مرشد مرید نواز را مستدام داراد ۔

قبلہ آمال و امانی جہانیان سلامت ! اندرن زمیندار دہندہیرہ کہ حسب الحکم الاقدس از دیرباز در قلعہ اسیر محبوس است ، درین ولا کس خود را ، لزد این مرید فرستادہ اظہار نمودہ کہ اگر بتصدق فرق مقدس معلیٰ ، از زندان مکافات رہائی یابد ، پنجاہ ہزار روپیہ برسم پیش کش درگاہ آسمان جاہ بخزانہ عامرہ میرساند و تا یک سال بے منصب و جاگیر ، با پنجاہ سوار و یک صد پیادہ در صوبہ دکن خدمت کردہ (ص : ۵۱ ل) بعد ازان ، موافق منصبی کہ از پیشگاہ والا بدان سربلند گردد ، جمعیت نگاہ داشتہ و ہمہ وقت حاضر بودہ ، اصلا ، ارادۂ باز گشت بوطن خویش نخواہد نمود و نرسنگہ داس ، قلعہ دار اسیر ، ضامن افعال و متعہد ادائی وجہ پیشکش می شود ۔ چون از مدتی گرفتار جزائی کردار خود است و حال خرابی دارد ، اگر بمقتضائی جرم بخشی و عذر نیوشی کہ در ذات اقدس ودیعت نہادۂ دست قدرت است ، رقم عفو بر جریدۂ تقصیرات او کشیدہ آید از ذرہ پروری اعلیٰ حضرت دور نمی نماید ۔ دیگر ہرچہ رائی خورشید ضیائی اقتضا فرماید ، عین صواب است ۔

پیر دستگیر سلامت ! محمد عنایت خان ولد اسلام خان در ہندوستان فیض نشان جاگیر ہشت ماہہ داشت و در دکن حاصلِ جاگیر پنجاہہ بیش نیست ۔ از انجا کہ خانہ زاد قابلِ تربیت است و دریں ولا از وقائع سرکار منکہرا ہویدا شدہ بود کہ فرستادن یکی از بندہای ، بفوجداریٔ آنجا ضرور است ، بنابران خدمتِ فوجداریٔ سرکار باو مقرر داشتہ ، یکصدی ذات و یکصد سوار بشرطِ خدمت اضافہ تجویز نمود ، تا از اصل و اضافہ بمنصب ششصدی ذات و دویست سوار سرفراز باشد و طلبِ اضافہ را ، موافقِ حاصلِ سہ ماہہ در پرگنۂ منکہر[۱] باو تنخواہ کرد ۔ اگر بدرجۂ قبول برسد ، بعید از خانہ زاد پروری نخواہد بود ۔

خورشیدِ سپہر احتشامِ خلافت ، باو تادِ خلود مربوطِ بادا !

——:o:——

الف ۹۷

بادشاہ کا حکم ہے کہ والیٔ گولکنڈہ نے جو آٹھ لاکھ روپیہ سالانہ پیشکش کا وعدہ کیا ہے اس میں سے نصف رقم کے عوض میں اس سے ہاتھی لیے جائیں ۔ اس کے علاوہ ہاتھیوں کی خرید کے لیے ایک لاکھ روپیہ خزانہ عامرہ سے مزید بھی خرچ کیا جائے ۔

دیوان کا محکمہ مرکزی حکومت کے ماتحت تھا اور صوبے کے محاصل صوبے کے صدر مقام پر خزانۂ عامرہ یعنی مرکزی حکومت کے خزانہ میں جمع کیے جاتے تھے ۔ اس کے خرچ کرنے کے احکامات مرکز سے صادر ہوتے تھے ۔

مغلیہ سلطنت میں بعض علاقے آبا و اجداد سے مقامی راجاؤں کے قبضے میں چلے آ رہے تھے ۔ ان علاقوں پر حکومت کی طرف سے سالانہ پیشکش کے عوض ان کا قبضہ تسلیم کیا جاتا تھا ۔ انتظامی ضروریات کے لیے انھیں صوبیداروں کو فوج وغیرہ سے امداد بھی

۱ ۔ ن ۔ ل : منکہر ۔
۲ ۔ ن ۔ ل : منکہر ۔

دینا پڑتی تھی - جوار کا زمیندار نہ تو پیشکش ادا کرتا تھا اور نہ دوسری خدمات سرانجام دے سکتا تھا -

راؤ کرن نے جو اورنگ زیب کا ایک نہایت وفادار منصب دار تھا وعدہ کیا ہے کہ اگر اسے یہ علاقہ انعام یا اضافہ تنخواہ میں دے دیا جائے تو وہ پچاس ہزار روپئے سالانہ کی پیشکش خزانہ عامرہ میں داخل کیا کرے گا - انعام سے یہ مراد تھی کہ انعام دار کو اس جگہ توطن اختیار کرنا پڑتا تھا -

حضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده بعرض اقدس اعلیٰ می رساند - منشور لامع النور سعادت ظہور کہ بقلم والا رقم خاص زینت نگارش یافتہ بود ، در ساعت مسعود بورود کرامت آمود آن دیباچہ عرف و سربلندی ، تارک عزت ، باوج امتیاز افراختہ ، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید و بر احکام مطاعہ آگہی یافت -

پیر دستگیر سلامت ! این مرید در ہمان ایام کہ فرمان عالیشان ، در باب طلب فیلان ، صادر شده ، قطب الملک را ، بر صورت حکم لازم الامتثال آگاه ساختہ و از انجا کہ موصیٰ الیہ درانوقت جواب مشخصی ننوشت ، این فدوی نیز در عرض جواب تاخیر نمود - اکنون کہ مشار الیہ بعد اطلاع بر مضمون فرمان والا شان کہ مصحوب عبداللطیف برادر معز الملک بنام او نافذ گشتہ ، در مقام سرانجام فرستادن فیلان درآمده ، محمد مومن ، ملازم سرکار گردون مدار کہ از پیش میر جملہ ، مراجعت نموده ، بگلکنده رسیده بود ، بقدغن نوشت کہ ہر قدر فیل نر و ماده (ص : ۱۵ ب) عوض نصف زر نقد مقرری از قطب الملک بدست تواند آورد بگیرد و بزودی بیارد و حاجب مقیمی او نیز دربن باب تاکید نمود - حکم گیتی مطاع پیرایہ صدور یافتہ کہ ''آن مرید یک لک روپیہ از خزانہ عامره گرفتہ ، مصحوب مردم معتمد باوقوف خود ، بجہت ابتیاع فیل بگلکنده بفرستد -''

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! اگرچہ در این آوان فیل در گلکنده نسبت بہ سابق ، بسیار کم است و گران بدست می آید ، لیکن براتی اطاعت

حکم والا کہ مشعر سعادت ہر دو سرا ست ، این مرید عنقریب یکی از نوکران خود را کہ وقوف داشتہ ، با مبلغی از زر سرکار سپہر مدار ، بآن طرف خواہد فرستاد کہ فیل بخرد و ہرچہ خریدہ بیاورد ، بدرگاہ جہان پناہ ارسال خواہد داشت تا اگر بقیمت مناسب باشد و پسند پیشگاہ اقدس آمد ، دفعۃً[1] دیگر نیز بطلبند ۔

در سرانجام ارسال اسب خوب ، بقدر مقدور ، دقیقۂ از دقائق سعی و اہتمام فرو گذاشت نخواہد شد ۔ امید کہ موافق مرضی طبع مقدس ، بعمل آمدہ سبب مجریٔ بندہا شود ۔

قبلۂ آمال و امانیٔ جہانیان سلامت ! چون زمیندار جوار در این ولا قدم از جادۂ صواب بیرون کشیدہ ، باعمال نکوہیدہ قیام می نماید و با آنکہ پیشکشی سرکار معلیٰ نمی دہد ، در تقدیم خدمات مرجوعہ پادشاہی نیز کوتاہی روا می دارد و تا اینچنین کوتہ اندیشان ، متنبہ نشوند ، دیگران عبرت پذیر نمی گردند ، و راؤ کرن کہ خانہ زاد کار طلب درگاہ سلاطین پناہ است ، تعہد می نماید کہ اگر ولایت جوار ، بانعام یا در تنخواہ اضافۂ او ، از پیشگاہ خلافت عنایت شود ، پنجاہ ہزار روپیہ برسم پیشکش بخزانۂ عامرہ رسانیدہ و بندوبست آن سرزمین ، بواقعی کردہ ، در استمالت رعیت و سرانجام خدمات پادشاہی ، مساعیٔ جمیلہ بظہور خواہد آورد ۔ بنابران آن مرید امیدوار است کہ ہرچہ درین باب بخاطر ملکوت ناظر ، پرتو صواب اندازد و رائی ممالک آرائی خورشید ضیای ، بدان توجہ فرماید ، بارشاد آن سرفرازی یابد ۔

آفتاب عالمتاب خلافت از مطلع سعادت تابان بماناد !

—:o:—

الف ۸۰

اورنگ زیب اور اس کے بڑے لڑکے کو سلطانپور اور نذر بار کے پرگنے جاگیر میں دیے گئے ہیں ۔ خالصہ سے مراد وہ پرگنے ہوتے ہیں جن

---

۱ - دفعۃ ۔

کا لگان مرکزی حکومت کی آمدنی میں محسوب ہوتا تھا ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر جاگیر داروں کی عدم توجہ سے علاقے کی آبادانی کو نقصان پہنچتا تھا تو حکومت ان کو خالصہ کی تحویل میں لے لیتی تھی ۔ خالصہ کی زمینوں کے انتظام کے لیے ایک دیوان خالصہ علیحدہ طور پر قائم تھا ۔ اس خط سے یہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ کسی علاقے کی سالانہ اوسط آمدنی کا تعین پچھلے دس سال کی اوسط آمدنی پر محسوب کیا جاتا تھا ۔

مغلیہ حکومت میں ملازمت سے سبکدوش ہونے کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہیں کی گئی تھی ۔ جب منصب دار عمر یا صحت کے لحاظ سے اپنا فرض منصبی بخوبی ادا نہیں کر سکتا تھا تو اسے دربار میں حاضری کا حکم دیا جاتا تھا ۔ سزاوار خان منصب دار غالباً اسی اصول کے تحت بادشاہ کی خدمت میں جا رہا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، بعد ادائی آداب عقیدت و ارادت ، ذرہ صفت ، بعرض مقدس معلیٰ می رساند ۔ فرمان عالی شان ، خجستہ عنوان ، مزین بخط خاص مبارک ، کہ در جواب عرضداشت این مرید ، شرف صدور یافتہ بود و بوصول کرامت حصول آن مباہی گردیدہ ، تسلیمات مریدی بجا آوردہ ۔

محافظت اسپ قابل ارسال حضور پرنور ، بقدر مقدور ، بمحمد طاہر (ص : ۵۲ ل) تاکید بلیغ رفتہ کہ در فرستادن اسپ ، بدرگاہ خلائق پناہ ، دقائق احتیاط مرعی داشتہ ، نوعی اہتمام نماید کہ خوب می رسیدہ باشد ۔

قیمت فیلانی کہ قطب الملک عوض نصف پیشکش ہر سالہ ، ببارگاہ جاہ و جلال ارسال خواہد داشت ، یقین کہ موافق آنچہ در پیشگاہ خلافت مقرر شود ، مجری و محسوب خواہد بود ۔ گرفتن یک لک روپیہ ، بجہت ابتاع فیل ، از خزانۂ عامرہ ، برائی سرکار گردون مدار ، حسب الحکم لازم الاتباع ، موقوف داشتہ شد ۔

عنایت پرگنۂ سلطانپور بالعام محمد سلطان ، موجب مزید سرافرازی و امیدواریٔ او و سبب امتیاز این فدوی گشت ۔ مراحم بے اندازۂ مرشد

مرید نوازِ خانه زاد پرور ، افزون تر از آن ست که با هزاران زبان ، متصدی ادائی شکرِ آن تواند شد ۔ حق سبحانه و تعالیٰ ، سایه بلند پایه الطاف و اعطافِ اعلیٰ حضرت را ، بر مفارقِ مریدان و خانه زادان مستدام داراد !

حکمِ جهان مطاع ، عز نفاذ یافته بود که "پرگنه لدر بار از نصفِ ربیع قوی ئیل عوضِ نقدی ، بآن مرید مرحمت شده ، یکی از معتمدانِ خود را ، بانجا تعین نموده ، سزاوار خان را ، اگر پیمانه حیاتش پر نگشته باشد روانه درگاهِ والا سازد ۔"

پیر دستگیر سلامت ! پرگنه ندر بار و سلطانپور در حینی که این مرید ، از خدمتِ سراسر سعادتِ قبله کعبه حقیقی ، بدین صوب دستوری می یافت داخلِ دَول[1] تنخواهِ جاگیرِ این فدویِ تمام عقیدت شده بود و از انجا که حقیقتِ ویرانی و برهم خوردگی پرگناتِ مذکوره بعرضِ اقدس رسید ، در همان ایام از دولِ جاگیرِ این اخلاص آئین ، برآمده ، یرلیغ اعلیٰ بملتفت خان ، پیرایه صدور گرفته بود که چون آن پرگنات ، از عدمِ پرداختِ تیول داران ، بدینجا رسیده ، او وجهِ اختلالِ مهماتِ آن محال را ، بتفصیل معروض داشته پرگنها را خالصه کند و در افزونی زراعت و عمارت ، بنحوی که داند و تواند ، مساعی جمیله بظهور آورد و موصیٰ الیه افرادِ حاصلِ ده ساله آن دو محال را ، چه از عملِ خالصه شریفه و چه از عملِ جاگیرداران ، بپایه سریرِ خلافت مصیر ، ارسال داشته بود ۔ غالباً دیوانیان ـدان اوراق ، التفات ننموده اند و صورتِ حال را ، بمسامعِ جاه و جلال نرسانیده ۔ والا ندر بار را که بالفعل حاصلِ آن ، چنانچه از فردِ علیحده هویدا ست ، نود و نه هزار روپیه بیش نیست ، در منشورِ لامع النور ، جید و آباد[2] نمی نوشتند ۔ از انجا که این مرید استرضائی خاطرِ ملکوت ناظرِ پیر و مرشدِ خود را مثمرِ سعاداتِ دو جهانی دانسته ، توفیقِ آن را اعظمِ عطائی (ص : ۵۲ ب) الٰهی و اهمِ جمیعِ مطالب

---

۱ ۔ دُول ۔

۲ ۔ حیدر آباد ۔

تصور می کند ، اگر مرضی طبع مبارک چنان باشد که این فدوی عوض ده ماہہ نقد ، بجاگیر پنجاہہ خرسند شود ۔ درین صورت از امتثال[1] حکم اقدس چارہ نخواہد بود و الا سزاوار خان کہ خانہ زاد قدیمی است و ہنوز از کار نرفتہ ، ہوش و شعور باقی ست ، اگر حکم شود این مرید ندر بار را باو بحال داشتہ ، عوض سلطانپور کہ بانعام خانہ زاد مرحمت شدہ ، جائی دیگر بہان حاصل ، بدو تنخواہ کند و اگر البتہ او را رخصت آستان خواقین پاسبان باید نمود ، برین تقدیر ، پرگنہ ندر بار ، بموجبی کہ قبل ازین حکم ارفع بنفاذ پیوستہ بود ، بعہدۂ ملتفت خان مقرر شود ، تا بپرداخت آن قیام نماید ۔ دیگر ہرچہ رائی ممالک آرائی ، خورشید ضیای ، درین باب ، اقتضا فرماید ، موافق آن بعمل خواہد آمد ۔ عنایت اضافہ پانصد سوار دو اسپہ سہ اسپہ بالہام اللہ ولد رشید خان ، باعث سربلندی گردید ۔

خیام سپہر احتشام خلافت ، باوتاد خلود دوام موید باد !

—:o:—

الف ۸۱

عام طور پر مغل حکمرانوں کے بیٹے سلطنت کے اعلی منصب دار کے طور پر کام کرتے تھے اور اپنے منصب کی تنخواہ پاتے تھے ۔ شاہی خاندان کے نو عمر افراد یعنی بادشاہ کے پوتوں کو روزینہ دیا جاتا تھا ۔

بادشاہ نے اورنگ زیب کے لڑکے کے روزینہ میں اضافہ کر دیا ہے جس کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔

اورنگ زیب نے دکن میں ضابطہ داغ پر نظر ثانی کی استدعا کی تھی ۔ منصب داروں کو ہر سال بخشی الملک کے دفتر میں اپنے منصب یعنی ذات اور سوار کی تعداد کے مطابق سواروں کو پیش کر کے گھوڑوں کو داغ کرانا ہوتا تھا ۔

---

۱ ۔ امتسال ۔

دکن میں جاگیروں میں آمدنی کی کمی کی وجہ سے اورنگ زیب کی رائے تھی کہ یہاں ضابطہ کے مطابق منصب دار کے لیے داغ اور تصحیحہ کے لیے سواروں کی جو تعداد مقرر تھی اس کو کم کر دیا جائے۔

اس خط میں بادشاہ سے درخواست کی گئی ہے کہ ضابطہ کی ازسر نو ترمیم کر دی جائے۔

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، بعد ادائی وظایف عقیدت و ارادت ، ذرہ آسا بموقف عرض والا میرساند۔ منشور لامع النور سعادت گنجور کہ درجواب عرضداشت این مرید صاف طویت ، بقلم مبارک رقم خاص ، زینت نگارش یافتہ بود ، وصول آن دیباچہ عزت و شرف ، موجب مزید امتیاز این فدوی گردید۔ تسلیمات بندگی بجا آوردہ ، بر قدسی مضامین آن صحیفہ عنایت و مکرمت ، آگہی یافت۔

پیش از صدور حکم لازم الامتثال ، نشانی دیگر مشتمل بر خط خود بمحمد سعید نوشتہ و او را بیش از پیش بمراحم و تلطفات بادشاہانہ امیدوار ساختہ ، دقیقہ از دقائق استمالت و ترغیب او بدریافت سعادت بندگی درگاہ آسمان جاہ فرو نگذاشتہ ، انتظار جواب میبرد۔ بعد ازانکہ عرضہ داشت او برسد ، کیفیت را بحضور معلی معروض خواہد داشت۔

پیر دستگیر سلامت ! از آنجا کہ موصی الیہ میان دو دنیا دار صاحب جمعیت کہ خواہش او دارند ، واقع شدہ و بالفعل با آنہا کج دار و مریز[1] کردہ ، کار را یک رو نمی تواند ساخت و نمی خواہد کہ پیش از حصول اطمینان خاطر ، خبر[2] رجوع و باز گشت او بدرگاہ سلاطین پناہ ، آشکارا گردد ، بنابران اگر کسی را براین مقدمہ و بر مطالب عرایض او ، کہ این مرید بہ پیشگاہ خلافت ، ارسال داشتہ و خواہد داشت ، اطلاع نشود ، از مصلحت دور نخواہد بود۔

۱- ن - ؤ کجدار و گریز۔

۲- خیبر

عنایاتیکہ بمقتضائی تفضل و ذرہ پروری، از اضافہ روزیانہ وغیرہ، در بارۂ خانہ زاد بظہور رسیدہ ، افزون تر از آن ست کہ از عہدۂ شکر آن توان برآمد ۔ حق سجانہ و تعالیٰ سایہ بلند پایہ اعلیٰ حضرت را بر مفارقِ مریدان و خانہ زادان ، مستدام داراد ۔

از عنایتِ قبولِ محقری کہ این مرید ، مصحوبِ خانہ زادِ حضرت برسم پیشکش فرستادہ بود مباہی گردید ۔ تسلیماتِ بی نہایات ، بتقدیم رسانید وجہِ تاخیرِ ارسالِ پیش کش ، نوعی کہ بخاطرِ اقدس پر تو الداختہ ، بیانِ واقع است ۔ ہرگاہ در راہِ عقیدت ، بجان مضائقہ نباشد معلوم است کہ مالِ دنیا چہ قدر و وزن خواہد داشت ۔ اہتمامِ تمام دارد کہ شاید چیزِ نفیسی کہ قابلِ پسندِ طبعِ اقدس تواند بود بہم رسد ، تا سعادتِ خود دانستہ ارسالِ درگاہِ والا نماید ۔ پذیرای یافتنِ التماسِ فدوی ، در بابِ عنایتِ خطابِ بمحمد شاہ ، باعث امیدواری این مرید و موجب سر بلندی او گردید ۔

جوابِ مقدمہ ضابطہ داغ ، کہ داخلِ عرضہ داشت این مرید شدہ بود و افرادِ کیفیتِ آن را باہان عریضہ ارسال داشتہ ، از مطاوی فرمانِ والا شان ظاہر نگشت، غالباً الیستاد ہائی پایہ سریرِ خلافت مصیر ، بمسامعِ جلال نرسانیدہ باشند ۔ اگر مذکورِ محفل اعلیٰ گردیدہ ، جوابِ آن بصدور پیولدد و سببِ انتظامِ احوالِ بند ہای تعینِ این صوبہ ، کہ ازین رہگذر اضطراب دارند ، خواہد بود

نیرِ جہانتابِ خلافت از مطلعِ دوام و بقا تابان بماناد !

—— :o ——

الف ۸۲

یہ خط میر جملہ کے حالات اور اس کو دربار مغلیہ سے وابستہ کرنے کی کوششوں کے بارے میں ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت آدابِ عقیدت و ارادت از

خلوص طویت بجا آورده ، ذره آسا بموقف عرض والا می رساند که منشور لامع النور ، سراسر نگاشته قلم قدسی رقم خاص که بعد گذشتن عرضه داشت این مرید و عریضهٔ میر جمله از نظر کیمیا اثر ، کرامت صدور یافته بود بوصول سعادت حصول آن صحیفهٔ عزت و شرف سربلند و مباهی گردیده، تسلیمات بندگی و قواعد مریدی بتقدیم رسانیده در باب تعین فرمودن معتمدی از پیشگاه خلافت ، بآوردن میر موماً الیه ، با فرمان عنایت عنوان و ارسال یرلیغ گیتی مطاع لازم الاذعان ، مصحوب او به قطب‌الملک مشتمل بر عدم منع میر مذبور و پسرش از ادراک سعادت بندگی دوجهان پناه ، آنچه بخاطر ملکوت ناظر پر تو انداخته ، عین صوابست ـ

لیکن چون درین والا ، از عرضه داشت محمد مومن ، ملازم سرکار گردون مدار ، که از پیش میر جمله ، مراجعت نموده بگلکنده رسیده ، چنان بوضوح انجامید که میر مشار الیه باوجود صدق اعتقادی که نسبت بآستان سلاطین پاسبان دارد ، بواسطهٔ انصرام بعض کارهائی ضروری از فراهم آوردن اموال وامتعه که به بنادر وغیره فرستاده و بنا بر وفائی وعده که باولی نعمت قدیم خود نموده ، تایک سال در جائی خویش بسر برده ـ بعدازان بر تقدیرے که تا آن زمان راز او برملا نیفتد و از آسیب دلها داران بیجاپور و گلکنده مصئون گردد ، استیلام عتبهٔ خلافت خواهد نمود ـ لهذا این مرید بالفعل ، التماس اصدار مناشیر والا و تعین ملازم درگاه معلی نمی تواند کرد ـ

هر گاه محمد مومن بیاید و حقائق آن مرزبوم را نوعی که دیده و دریافته بازنماید و یقین حاصل شود که او برین معنی راسخ است ، این فدوی کیفیت حال را عرضه داشت خواهد نمود ـ

از انجا که میر مذکور، مکرر مبالغه و الحاح درخواست از اخفائی این سر کرده و الحق اگر دنیاداران مسطور از ارادهٔ او آگاه شوند ، بحیله و فریب نخواهند گذاشت که او بدین سعادت عظمیٰ فائز گردد ـ بعد از انکه باتفاق قصد او نمایند ، تدارک آن دشوار است ـ درین صورت هر چند توجه اقدس بر نهان ماندن پیش نهاد او بیشتر مبذول شود ، بصلاح دولت

ابد مدت اقرب ست ۔ دیگر آنچہ رائی خورشید ضیائی اقتضا فرماید ، عین صواب خواہد بود ۔

——:o:——

الف ۸۳

والیٔ گولکنڈہ کی نصف پیشکش کے عوض تیس ہاتھی اورنگ زیب کے پاس پہنچ گئے ہیں ۔ خط کے آخری حصے میں چند سطور میں اس نے میر جملہ کی شخصی خوبیوں ، سیاسی ترکیبوں ، فہمیدگی اور ذہن رسا کا نقشہ بڑی کامیابی سے کھینچا ہے ۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اسے زبان اور اسلوب بیان پر کس قدر قدرت حاصل ہے ۔

حضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت آداب عقیدت و ارادت ، از خلوص نیت و صفائی طویت بجا آوردہ ، ذرہ صفت ، بعرض مقدس معلیٰ میرساند کہ تبرکات خاص مبارک و یکصد دو دامی کہ مصحوب پسر عرب خان از مکمن مرید نوازی عطا شدہ بود ، بوصول کرامت حصول آن گرامی الطاف ، سربلند و مباہی گردیدہ ، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید ۔ ایزد متعال ، سایۂ عنایت و افضال اعلیٰ حضرت را ، فراوان سال بر مفارق مریدان ، مبسوط و مستدام داراد ۔

قبلۂ آمانی و آمال عالمیان سلامت ! از انجا کہ خواجۂ برخوردار ، قلعدار اوسہ کہ بمنصب دو ہزاری ذات و دو ہزار سوار سرافرازی دارد ، بخدمت سرحد قیام می نماید و بندۂ کارآمد نیست ، امیدوار است کہ بمقتضائی ذرہ پروری ، بعنایت خطاب و علم امتیاز یابد ۔

پیر دستگیر سلامت ! محمد مومن صفدر خانی ، ملازم سرکار گردون مدار ، کہ این مرید قبل ازین ، او را نزد میر جملہ قطب الملک فرستادہ بود ، ثانی الحال ہنگام مراجعت باو نوشتہ کہ فیلان عیوض نصف زر نقد پیشکش را ، از قطب الملک گرفتہ با خود بیاورد ، درین ولا رسید و ہمگی سی فیل ، بیست و نہ فیل لر و یکی مادہ از پیش قطب الملک (ص : ۵۸ الف) آورد ۔ از جملۂ این فیلان ہفت فیل معیوب است و قابل آن

نیست کہ بسرکارِ سپہر مدار توان گرفت ۔ بالفعل این فدوی مجموع فیلان را در اینجا نگاہ داشتہ ، تفصیلِ قیمتی کہ قطب الملک قرار دادہ از موصوف الیہ طلب نمودہ ۔ اگر ظاہر گردد کہ میانِ قیمت آنجا و آنچہ در حضورِ این مرید مقرر شود ، تفاوتی نیست ، فیلان را مصحوبِ یکی از بندہائی پادشاہی و کسِ قطب الملک ، بدرگاہ آسمان جاہ ارسال خواہد داشت و الا کیفیت تفاوت را ، معروض داشتہ ، مطابقِ حکمِ ارفعِ اعلیٰ بعمل خواہد آورد ۔

و حقیقتِ میر جملہ ، نوعی کہ محمد مومنِ مذکور تقریر نمود ، این است کہ او بحسبِ ظاہر چنان وا نماید کہ بجز آستانِ خواقین پاسبان ، ملجای و پناہی ندارد و بعد از فراہم آوردنِ اموالی کہ در بنادر و جاہا پراگندہ ساختہ ، روانہ استیلامِ عتبہ خلافت خواہد گشت ، لیکن از اوضاع و اطوارش پیداست کہ این ارادۂ صمیمِ قلب نیست ۔ چون ولایتی آباد مشتمل بر قلاع و بنادر و معادن بدست آوردہ ، با صاحبِ قدیم برہم زدہ و عادل خان را نیز ، بواسطۂ عدمِ قبولِ نوکریٔ او ، از خود آزردہ کردہ ، بجہتِ مصلحت ، اظہارِ بندگی و ارادت بجنابِ خلافت مآب می نماید و تا وقتی کہ حتی المقدور بلطائف الحیل ، خود را از شرِ ہر دو دنیا دار نگاہ می تواند داشت ، اصلا ترکِ آن ولایت نخواہد کرد و رجوع بجائی نخواہد آورد ۔ جمعیتِ او نہ ہزار سوار ، پنج ہزار نوکر و چہار ہزار[1] از ملازمانِ قطب الملک ، کہ ازو شدہ اند و بیست ہزار پیادہ خواہد بود و سامانش از زر و نقدی و جواہر نفیسہ و توپخانہ و فیلانِ خوب و اسپانِ عراق و عربی و سایرِ اسباب تجمل و احتشام بمرتبۂ کمال است ۔ خوش ظاہر ، میانہ بالا ، خیلی با سلوک و از فہمیدگی و رسائی و آنچہ نوکرانِ عمدۂ ملوک را باید ، بہ بہرۂ وافی اختصاص یافتہ و زمینداران کرناٹک را بمدارا و احسان ، از خود کردہ ، با اخلاص حبشی سر لشکرِ عادل خان کہ در ولایتِ کرناٹک حاکم و صاحبِ اختیار است ، طرحِ محبت و اخلاص انداختہ بسیار ہشیار و خبردار بسر می برد ۔

---

۱ ۔ نسخہ میں 'ہزار' نہیں ہے ۔

آفتاب جہانتاب خلافت تا قیام ساعت تابان بماناد !

——:o:——

الف ۸۴

منصب دار جب کسی دوسرے صوبے میں تبدیل ہوتے تھے تو انہیں پرانی جاگیر کے بدلے نئے صوبے میں جاگیر دی جاتی تھی - اس ضمن میں شمس الدین داروغۂ توپ خانۂ دکن کی جاگیر کے بارے میں تفصیل دی گئی ہے -

جاگیر کی آمدنی کا کچھ حصہ دیوانی کا محکمہ بٹائی جمع کرنے کے اخراجات کے سلسلے میں وضع کر لیتا تھا - اس خط میں تخفیف سے مراد غالباً کٹوتی سے ہے -

بحضرت ظل الٰہی : وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال می رساند ـ فرمان عالی شان لازم الاذعان که نگاشتۂ خامۂ دبیران عطارد نشان شده بود ، شرف وصول ارزانی داشت ـ حکم جهان مطاع عز نفاذ یافته که "چون پرگنۂ ابکل ، معمولۂ صوبۂ بهار از شمس الدین داروغۂ توپخانۂ دکن ، تغیر شده آن مرید عوض پرگنۂ مذکور (ص : ۸۴ ب) محلی که حاصلش از هفت ماهه کمتر نباشد در صوبۂ دکن باو تن کند ـ"

پیر دستگیر سلامت ! این فدوی بموجب حکم اقدس اعلیٰ ، عوض پرگنۂ بال کنده را، که داخل محال تیول اوزبک خان بود و تا حال حاصل آن بعد تخفیف ، قریب هفت ماهه بود ، به تنخواه موسیٰ الیه مقرر نمود ، از انجا که او خانه زاد کارآمدنی درگاه معلیٰ است و در نظم و نسق خدمت مرجوعه ، اهتمام تمام دارد و در هنگام تعین شدن ، چون جاگیر او در هندوستان فیض نشان بحال بود ، بتقریب این خدمت ، مشمول رعایتی نگشته و اکنون تمامئی جاگیر او در این صوبه مقرر گردیده ـ اگر عنایت نسبت باو پرتو ظهور بخشد از خانه زاد پروری دور نیست ـ

قبلۂ آمال و کعبۂ آمانیٔ جہانیان سلامت ! تبرکِ خلعتِ خاص کہ مصحوبِ خانہ زادِ والا درگاہ ، محمد سلطان از مکمنِ لطف و احسان باین مرید عطا شدہ بود ، بوصولِ آن ، سربلند گشتہ تسلیمات مریدی و آدابِ بندگی بتقدیم رسانید ۔ عنایاتی کہ بمحضِ تفضیل ، دربارۂ خانہ زاد مبذول شدہ و کیفیت بہ تقریرِ او ہویدا گردیدہ ، بدان مشابہ نیست کہ زبانِ قاصر بیان از عہدۂ شکرِ آن بیرون تواند بود ۔

حق تعالیٰ سایۂ مرید نوازی و خانہ زاد پروریٔ اعلیٰ حضرت را ، جاودان مبسوط داراد !

—:o:—

الف ۸۵

اس خط میں جوار کا علاقہ راؤ کرن کو بطریق وطن مرحمت کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔ زمیندار جوار کی سرکشی کا تذکرہ اس سے پہلے ایک خط میں آ چکا ہے ۔ راؤ کرن کے منصب میں پانصد سوار کا اضافہ ہوا ہے ۔ اس حساب سے اس کے اضافۂ تنخواہ کی کل رقم چالیس لاکھ دام بنتی ہے ۔ اس زمانے میں ایک روپے کے چالیس دام ہوتے تھے ۔ اس رقم کی ادائیگی ولایت جوار کی آمدنی سے ہوگی ۔

بحضرت ظل الٰہی : زمینِ خدمت ، بلبِ ادب بوسیدہ ، وظائف عقیدت و ارادت از صدقِ نیت و صفائی طویت بجا آوردہ ، بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ این مریدِ فدوی در خجستہ تر زمانی ، بوصولِ فرمانِ والا شان ، کہ نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطارد رقم شدہ بود ، امتیاز حاصل نمودہ ، تسلیمات بندگی بتقدیم رسانید و بر احکامِ مطاعہ آگہی یافت ۔ عنایاتِ اضافۂ پانصد سوارِ راؤ کرن و حکمِ تنخواہِ ولایت جوار ، بجمع چل لک دام باو در طلبِ اضافۂ مذکور ، موجبِ سربلندیٔ مومیٰ الیہ گردید ۔ این اخلاص آئین ، حسب الحکم الاقدس ، آن ولایت باو مقرر داشتہ و وجہِ پیشکش ازو تحصیل نمودہ ، بخزانۂ عامرہ ، عاید خواہد ساخت ۔ اگر درین باب منشوری بنامِ او بپیرایۂ صدور گیرد ، ملکِ جوار

بطریقِ وطن ، باو مرحمت شود ، باعثِ از دیادِ سرافرازی و د
گرمئی اوست ۔

پیر و دستگیر سلامت ! چون قبل ازین ، پانصدی ذات از منصہ
راؤ کرن کم شدہ ، درین ولا کہ از روئی تفضلاتِ بے پایان ، بابن عنایات
نمایان سربلند گشتہ ، امیدوار است کہ کمئ ذاتِ او بحال حکم شود
تنخواہِ آن نیز از ولایت جوار (ص : ۵۵]) مقرر گردد ۔ پذیرائ ملتمس
این مرید ، در بابِ عنایتِ علم و نقارہ بہ ہادی داد خان ، گلشنِ آماز
بندہا را طراوت بخشید ۔ حق تعالیٰ سایہ بلند پایہ ذرہ پروری کعبہ
مرادات را بر مفارقِ کافۂ انام مستدام داراد ! در وادی شکارِ فی
مطابقِ یرلیغِ والا ، سعی و کوشش بظہور خواہد آمد ۔ بالفعل جمعی
بسر انجامِ ضروریاتِ این کار و تفحص فیلانِ صحرائ تعین کردہ شد ۔
نیرِ جہانتابِ خلافت از افقِ عظمت تابان بماناد !

——:o:——

الف ۸٦

سرکار نواب بیگم صاحب سے مراد شاہ جہان کی بڑی بیٹی جہان آرا بیگم ہے ۔ جہاں آرا بیگم کی تنخواہ برہان پور کی منڈی کے محصول سے ادا کی جاتی تھی ۔ برہان پور میں جہان آرا بیگم کا کپڑا بننے کا ایک کارخانہ بھی تھا ۔

مغلیہ منصب داروں کو اپنی اولاد کی کتخدائی کے بارے میں بھی بادشاہ سے منظوری لینا پڑتی تھی ۔

ایسے موقعوں پر بادشاہ کی طرف سے منصب دار کو خصوصی امداد ملتی تھی ۔ اورنگ زیب اس خط میں ایک منصب دار کے خاندان میں کتخدائی کی رسم کی منظوری کی درخواست کرتا ہے اور ضمناً منصب دار کی مالی پریشانی کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے ۔

حضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت ، وظائفِ عقیدت و اراد
بجا آوردہ ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ وصولِ سعاد

حصول فرمانِ والا شان ، نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطارد نشان ، باعثِ سربلندیٔ این فدوی گردید ۔ بعد ادائی تسلیماتِ بندگی ، بر قدسی مضامینِ آن صحیفهٔ عزت و شرف آگهی یافت ۔

در بابِ تنخواهِ جاگیرِ ملتفت خان ، عوض پرگنه پاتو دهی و طلب پانصدی ذات اضافه که در این ولا بمقتضائی بنده نوازی باو مرحمت شده ، مطابقِ حکمِ اقدس اعلی ، بعمل خواهد آمد ۔

یرلیغ معلی پیرایهٔ ورود گرفته که "آن مرید زرِ محصول مندوی جهان آباد برهانپور را که بسرکار نواب بیگم صاحب جیو متعلق است ، هر سال مصحوبِ جمعی از ملازمانِ خویش ، بعمدة الملک شایسته خان می رسانیده باشد ۔"

پیرِ دستگیر سلامت ! اگر این عقیدت آئین ، برائی امتثالِ حکمِ گیتی متاع می خواست ، مبلغ یک لک و نود هزار روپیه را که بالفعل از حاصلِ مندوی موجود است ، نزد خانِ مشار" الیه بفرستد لیکن چون مبلغی در وجه کرایه باید داد ، بخاطرِ ناقص این مرید می رسد که اگر تا دو سال که تنخواهِ طلبِ نقدیٔ این فدوی ، از خزانهٔ عامرهٔ صوبهٔ مالوه مقرر گشته ، محصولِ مندوی را این مرید متصرف می شده باشد و عوضِ آن را ، عمدة الملکِ موسی الیه از جمله طلبِ نقدی گرفته ، از همان جا بحضور پرنور ، ارسال دارد ، خالی از کفایت نخواهد بود و دیگر هرچه رائی خورشید ضیایٔ اعلی حضرت اقتضا فرماید محضِ صوابست ۔

قبلهٔ حاجاتِ جهانیان سلامت ! مرزا خان را صبیه ایست بس تمیز ، و ارادهٔ او چنان ست که اگر پیر و مرشدِ حقیقی از روئی خانه زاد پروری تجویز فرمایند ، این وصلت با اسمعیل ، پسرِ دومِ نجابت خان که تا حال کد خدائی نشده ، بوقوع آید ، اما از انجا که خانِ مذکور از ممرِ بے سرانجامی برائی این نسبت ، متعلقانِ خود را بدرگاه جهان پناه فرستاده امیدوار است که درین باب بموجب کهٔ حکمِ اشرف صادر گردد ، عمل نماید ۔

سر اوقاتِ (ص : ۵۵ ب) خلافت باطناب خلود مربوط بماناد !

——:o:——

الف ۸۷

اورنگ زیب کو بادشاہ کے ناسازیٔ مزاج کی اطلاع ملی ہے ۔ وہ اس پر اپنی شدید پریشانی کا اظہار کرتا ہے اور نوید صحت بر خدا وند کریم کا شکر ادا کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الهی : مرید عقیدت سرشت ، که ایام تمام عمر خود به آرزوی فدای یک روزه حیات ابد قرین قبله و کعبهٔ دو جهانی می خواهد ، هزار بار تصدق پیر و مرشد خویش شده ، ذره آسا بعرض اقدس اعلی میرساند که از استماع خبر عارضهٔ ، که بمزاج وهاج قدسی امتزاج مبارک ، طاری شده بود ، آنچه بر این مرید فدوی گذشته ، بر عالم السر والخفیات ظاهر است ، از عنایت کلفت و دلتنگی و وحشت و سراسیمگی زندگانی تلخ گشته ، جهان روشن در نظر تاریک شده بود ۔ المنت لله تعالی و تقدس ، که در چنین وقتی که سر رشتهٔ طاقت و شیکبایٔ را از دست داده نمی دانست که چه چاره سازد ، ابواب عنایت و رحمت ایزدی بر روئی روزگار عالمیان ، مفتوح گردیده ، نوید صحت و استقامتهٔ[1] ذات والا صفت که خلاصهٔ ادوار و اکوان و واسطهٔ انتظام سهام جهان جهانیان است ، سامع افروز شد و انواع بهجت و سرور روئی نموده ، حزن اندوه ، رخت بر بست :

برین مژده گر جان فشانم رواست
که این مژده آسائش جان ماست

حق جل شانه ، سایهٔ بلند پایهٔ عمر و دولت اعلی حضرت را که آسا عباد و آرامش بلاد و حیات و زندگانیٔ مریدان و بندها وابسته بدان است فراوان سال انجمن آرائی بزم سلطنت و اقبال داشته ، وجود فائض الـ قبله و کعبهٔ حقیقی را ، از عین الکمال عوارض صیانت کناد ! بیت

الهی در جهان چندان بمانی که بر خاک و فلک تکبیر خوانی

---

۱ ۔ استقامت ۔

—:0:—

الف ۸۸

اس خط کے ساتھ اورنگ زیب میر جملہ کی ایک عرضداشت روانہ کر رہا ہے جس میں اس نے بادشاہ سے التجا کی ہے کہ وہ اس کو والیانِ دکن کی دست درازی سے بچائے۔

بحضرت ظل الٰہی : زمینِ خدمت بلبِ ادب ، بوسیدہ و وظائفِ عقیدت و بندگی بجا آوردہ ، ذرہ مثال ، بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ چون از مطاویٔ عرضداشت میر محمد سعید ، کہ درین ولا بخطِ معہود نوشتہ بود ، بوضوح پیوست کہ دنیادارانِ دکن ، بر صورتِ ارادۂ مومیٰ الیہ ، اطلاع یافتہ ، قصدِ آن دارند کہ اتفاق نمودہ جمعیت برسرِ او بفرستند و او از شنیدنِ این مقدمہ متوہم گردیدہ از انجا کہ خود را از زمرۂ دولت خواہانِ درگاہِ جہان پناہ می داند ، تصور می کند ، بحبل المتینِ حمایت و اعانتِ اولیائی دولتِ قاہرۂ اعلیٰ حضرت ، توسل جستہ بدونِ حکمِ اقدس ، بتدبیرِ خویش ، نمی تواند پرداخت و امیدوار است کہ بتوجہ و اعانتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، از آسیبِ دنیاداران ، محفوظ باشد۔ بنابران این مرید ترجمۂ عرضداشتِ او را ، بحضورِ پرنور ارسال داشت تا کیفیت (ص : ۵۶ ل) از مطاویٔ آن بعرضِ مقدس رسیدہ ، نوعیکہ رائی خورشید ضیائی ممالک پیرائی اعلیٰ حضرت اقتضا فرماید ، باین فدوی حکم شود و مطابقِ آن بعمل آید۔

نیرِ عالم افروزِ سلطنت و کشور کشائی تابقائی دوران تابان بماناد!

—:o:—

الف ۸۹

اورنگ زیب اکثر خطوط میں شاہی فرمان کے صادر ہونے کا ذکر کرتا ہے تو لکھتا ہے "تسلیمات بندگی تقدیمِ رسانیدہ" ۔

یہ محض رسمی تعظیم کے الفاظ نہیں بلکہ جب کسی منصب دار کے پاس شاہی فرمان آتا تھا تو اسے اپنی قیام گاہ سے کچھ فاصلہ پر آگے

پہنچ کر فرمان کی پذیرائی کرنی پڑتی تھی اور فرمان لیتے وقت ضابطے کے خاص آداب بجا لانے پڑتے تھے ۔

عادل خان والئی بیجاپور کو ملک داری کا دعویٰ تھا اس لیے وہ شاہ جہان کے فرمان کے استقبال کو اپنے مرتبے کے منافی سمجھتا تھا ۔ ایک مرتبہ وہ شاہی پیغام بر کے ساتھ جوڑ توڑ کر کے اس ذلت سے بچ گیا تھا ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ اس مرتبہ اسے قاعدہ کے مطابق بیجاپور سے باغ افضل تک جو شہر سے دو کوس تھا پہنچ کر فرمان کا استقبال کرنا پڑا ۔ عادل خان کو آیندہ کے لیے ہدایت کر دی گئی ہے کہ اسے باغ افضل سے آگے مقررہ شدہ مقام پر فرمان شاہی کا استقبال کرنا ہوگا ۔

بحضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت بعد ادائی آداب عقیدت بندگی ، ذرہ صفت بمسامع اقبال مجامع ، می رساند کہ این اخلاص آئین حقیقت روانہ شدن محمدمیرک گرز بردار و ابوطالب یساول ، بصوب بیجا پور قبل ازین در جواب والا منشوری کہ مصحوب آنہا کرامت صدور یافتہ بود ، بداک چوکی معروض داشتہ ۔ درین ولا موسی الیہما از آن طرف مراجعت نمودہ ، دوازدہم شہر محرم رسیدند و شب چہار دہم بدرگاہ سلاطین پناہ شتافتند ۔

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! عادل خان کہ درین چندگاہ بیماری را بہانہ ساختہ ، از روی کوتہ اندیشی ، بمراسم استقبال مناشیر مطاعہ نمی پرداخت و با آنکہ درین باب از پیش گاہ خلافت حکمی باو صادر شدہ ، بمحض تمارض و اغوائی مردم ، در تقدیم وظایف عبودیت و اطاعت تہاون می ورزید ۔ درین مرتبہ نیز ارادہ بود کہ مثل گذشتہ از دریافت این سعادت محروم شود و فرستادہائی بارگاہ معلیٰ را بخلاف قانون قدیم، بدستور جمعیکہ درین ایام، پیش از ینہا رفتہ بودند، بخانۂ چاکران خود فرودآوردہ، آنہارا بفریب و فسون، از راہ ببرد ۔ چنانچہ بمجرد ورود فرمان لازم الاذعان، خود را مریض و رنجور قرار دادہ ، می خواست کہ بمکر وتزویر بمراسم استقبال نپردازد و بوسیلۂ طمع ، از کسب این شرف و عزت متقاعد گردد ۔ لیکن چون اعلیٰ حضرت از روی کرامات حکم فرمودہ بودند کہ نام بردہا باتفاق حاجب این مرید ، او را بایصال عطایائی پیش گاہ خلافت سر بلند

سازلد ـ ہرچند دست و بازو اندیشہ' او ،از قوہ بفعل ایامدہ[1] و بعد از تعلل بسیار و گفتگوئی بی شمار ، تا باغ افضل ، کہ از جائے بودن دو کروہ رسمی است و در برابر تالاب شاہ پور واقع شدہ ، باستقبال شتافتہ ، بوصول منشور لامع النور و عطیہ' یاراتی سرافرازی اندوخت و ملازمان درگاہ را بیست روز ، بلطائف الحیل نگاہ داشتہ رخصت نمود ـ اگر بعد ازین نیز ہمین وتیرہ مقرر گردد تا موضع ارکہرہ کہ از قدیم برائے استقبال معین است ، بی توقف و تاخیر خواہد شتافت ـ محمد میرک و ابوطالب زیادہ از انچہ حکم شدہ بود توقفی نکردہ ، مبلغ معتدبہ کہ عادل خان بشرط عدم تکلیف استقبال ، برای آنہا فرستادہ بود ، نگرفتند دو مدک[2] کہ وقت رخصت آنہا می داد بجہت پاس حکم اقدس واپس دادند ـ اگر دیگران نیز کہ پیش ازین بدانجا رفتہ بودند ، پاس خانہ داری و بندگی' درگاہ آسمان جاہ داشتہ ، توفیق امانت و دیانت می یافتند ، او را چہ قدرت وکدام یاراکہ این قسم سلوک ناشایستہ کہ حد امثال او نیست ، توانستی نمود و در تقدیم و ظایف عبودیت و بندگی ، کہ شرف روزگار ناموران آفاق است ، عذر و بہانہ آورد ـ جواب مطالب فرمان والا شان ، از عرضداشت او بعرض اقدس خواہد رسید و انگشتری' یا قوتی کہ بہزار جر ثقیل برسم پیشکش ارسال داشتہ و قیمت آن را پنج ہزارہون می گویند از نظر انور خواہد گذشت ـ

ظل ظلیل خلافت و جہانبانی ، بر مفارق اقاصی و ادانی مبسوط باد !

---:o:---

الف ۹۰

اس خط میں اورنگ زیب نے اپنی تنخواہ کے بارے میں تفصیلات دی ہیں ـ بادشاہ نے اس کی تنخواہ میں ۲۰ لاکھ دام کی جو کمی کر دی ہے اس کی بحالی کی درخواست کی ہے ـ

۱ـ بیامدہ ـ

۲ـ اس کے معنی نسخہ میں 'رشوت' مخفی کے لکھے گئے ہیں ـ

اورنگ زیب کو دیوانی کے معاملات اور حساب وکتاب میں اچھا خاصہ ملکہ حاصل ہے اور اس خط میں وہ دیوانی کے محکمے اور بالخصوص دستور اعظم یعنی وزیر اعظم کی کاردانی پر بھی تنقید کرتا ہے کیونکہ اس کی جاگیر کے محاصل بعض وجوہ سے صحیح طور پر بادشاہ کے سامنے پیش نہیں کیے گئے۔

مغلیہ دور میں تقاوی یا کاشتکاروں کو پیشگی امداد دینے کا ایک باقاعدہ نظام تھا۔ ملتفت خان دیوان بالاگھاٹ نے اورنگ زیب سے درخواست کی تھی کہ ندیوں پر بند باندھنے کے لیے چالیس پچاس ہزار بطور تقاوی دیا جائے جو دو سال میں واپس ہو جائے گا۔

بادشاہ نے قدرے سختی سے قدغن کی ہے کہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے مسائل کو دربار میں بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ ایسے معاملات میں وہ بحیثیت صوبہ دار خود احکامات جاری کر سکتا ہے۔

بحضرت ظل الہی: مرید اخلاص سرشت ، بعد تقدیم مراسم عقیدت و ارادت ، ذرہ صفت بموقف عرض والا می رساند کہ دو فرمان عالی شان فرخندہ عنوان ، کہ بخط مبارک خاص مزین و محلی بود ، بعز ورود آن سر بلند گشتہ تسلیمات بندگی بجا آورد۔

اولاً شرف اندراج یافتہ کہ از اوارجہ[۱] پرگنہ اسیر کہ ملتفت خان بدرگاہ جہان پناہ ارسال داشتہ ، بوضوح پیوست کہ چل لک دامیکہ آن مرید ازان پرگنہ بہ تیول خود گرفتہ شانزدہ ماہہ حاصل دارد و چون در یک پرگنہ ، بجہت خود مواضع سیر حاصل گرفتن و بدیگران کم حاصل کہ یک و نیم ماہہ دو ماہہ بیش نباشد ، تنخواہ کردن از مسلمانی و انصاف بعید است ، بنابران بیست لک دام کم حاصل در پرگنۂ مذکور ، عوض نقدی تن نمودہ شد تا حاصل شست لک دام جاگیر آن مرید کہ در آن پرگنہ است ، دوازدہ ماہہ بودہ باشد۔

پیر دستگیر سلامت ! بر ضمیر منیر خورشید نظیر ، ہویدا خواہد بود کہ این مرید در این مدت کہ بخدمت صوبہ داری سرافراز گشتہ ، ہرگز چنین بے انصافی ، کہ از مسلمانی بعید باشد ، مریدان مرشد کامل

۱۔ ن۔ ا : از افراد متعلقہ

مکمل رضا نداده و حتی المقدور، در تحصیل مرضیات الهی و خوشنودیٔ سایهٔ او کوشیده و این چهل لک دام را که باعث این مقدار زجر و سرزنش شده و از جمله آن سی و سه لک دام بهادر پوره است که حاصل سائر دارد و تتمه سه چهار ماهه موضع قریب شهر که محصول آن بشش ماهه نمی رسد ، خود نگرفته ، بلکه بموجب حکم اقدس ، پیش از رخصت شدن این مرید بدین صوب ، دیوانیان حضور پرنور ، از تغیر شایسته خان ، همان جمع داخل دول نموده اند ـ عجب است ، از متکفلان مهمات دیوانی خصوصاً از دستور (ص : ۵۷ ا) اعظم که با قوت حافظهٔ که دارند ، در وقت عرض اوارجها[1] مسطور و نقل دول جاگیر این مرید را که خود تن نموده اند ، معروض نداشته اند ، غالباً ایشان را نیز یارائی آن نیست که این قسم مقدمات بصدق مقرون را ، بعرض والا توانند رسانید و الا نسیان از ایشان چه گنجائش دارد ـ هرگاه برخلاف رسم و عادت ، در این ایام ازین قبیل چیزها مذکور محفل اعلی شده ، بدون تحقیق و استفسار ، بمجرد استماع ، موجب گرانیٔ خاطر مبارک گردد و مسلمانی که سرمایهٔ سعادت ، جاودانی است ، بتقریب این امور جزئی[2] فاتی بر زبان حق بیان بگذرد ، چه چاره ـ اگر باوجود جاگیرهائی دکن که با چهل لک دام آسیر و باقی محال سیر حاصل که عوض ده ماهه نقد عنایت شده ، سراسری بهشت ماهه نمی رسد ، افزونیٔ یافت این فدوی ، خاطر نشان اعلی حضرت گردیده باشد و مرضی طبع مبارک چنان ست که بیست لک دام از نقدی وضع شود ، از انجا که جان و مال مریدان ، فدائی پیر و مرشد حقیقی است ، عوض چه درکار است ـ

ثانیاً زینت نگارش یافته که "خان مذبور عرضداشت کرده که اگر قریب چهل و پنجاه هزار روپیه برائی بستن بندها در صوبهٔ خاندیس و برار پایان گهاٹ بطریق تقاوی مرحمت شود ، در عرض دو سال ، آن مبلغ بخزانهٔ عامره عاید خواهد گشت و هم آبادیٔ موفور بظهور خواهد

---

۱ ـ ن ـ ا : افراد ـ

۲ ـ چیزی ـ

رسید و او چون این معنی را ، بآن مرید باز نمود، جواب شنیده کہ در بارۂ پرگنات جاگیرداران او ، بدرگاہِ جہان پناہ عرضہ دارد تا ہرچہ فرمان رود بعمل آید ۔ ازان مرید ، توقع آن بود کہ بلا توقف این وجہ را از خزانہٴ بادشاہی تن میکرد و تعہد می نمود کہ اگر در پیش‌گاہِ خلافت درجہٴ پذیرایٴ نیابد ، وجہِ مرقومہ را از سرکارِ خود ، بخالصہٴ شریفہ خواہد رسانید ۔"

قبلہ و کعبہٴ مریدان سلامت ! اگر این فدوی با چنین اعتماد و اعتبار، جرأت بر امثالِ این مقدمات نتواند کرد جائی تعجب نیست ۔ ہرگاہ از عہدۂ باز خواستِ اموریکہ خود لکردہ و قابلِ باز خواست نیست ، برآمدن دشوار باشد ، برین گولہ تعہدات چسان اقدام توان کرد ۔ قبل ازین کہ در ہمین صوبہ اختیاری و استقلالی داشت ، اصلا راضی نبود کہ ازین نوع مطالب بہ ورودِ حکمِ اشرف موقوف گردد و دیوانیان در آن باب بپارگاہ معلیٰ عرضداشت کنند ۔ الحال غیر از 'پا باندازۂ گلیم دراز کردن' و خود را در معروضِ باز پرس در نیاوردن گزیر نیست ۔ باوجودِ خورسندی بدین وضع ، نیز بچندین عتابہا معاتب می شود ۔

سایہٴ بلندٴ پایہ (ص : ۷۵ ب) خلافت ، بر مفارقِ مریدان ، جاودان مبسوط باد ۔

——:o:——

الف ۹۱

شاہ جہان کو جدید تاریخ میں معمار بادشاہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔ اس نے آگرہ میں جو مسجد بنوائی تھی اس کو دیکھنے کے لیے خاص طور پر آگرہ کا سفر کیا ہے ۔

اورنگ زیب بادشاہ کی دہلی کو واپسی پر تہنیت و مبارکباد پیش کرتا ہے ۔ بادشاہ نے دکن سے دس ہزار بان (آتشیں مصالحہ پھینکنے والا تیر) کی فرمائش کی ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، آداب ارادت از خلوص طویت بجا آورده ، ذره مثال بمسامع جاه و جلال می رساند که منشور سعادت گنجور ، مزین بخط قدسی نمط ، غرهٔ ماه ربیع الاول ، شرف ورود ارزانی داشته ، باعث امتیاز این فدوی گشت از توجه بصوب مستقرالخلافت اکبر آباد ، بتفرج مسجدیکه حسب الحکم الاقدس اساس یافته و مراجعت بدارالخلافت‌شاہجہان آباد زینت نگارش یافته ، بنائی که معمار ہمت والا ، متوجه تاسیس آن باشد ، از تعریف و توصیف مستغنی است ، حق تعالیٰ اعلیٰ حضرت را فراوان سال بانیٔ مبانی خیرات داشته ، انتظام کارگاه آفرینش را ، بوجود فائض الوجود ، مربوط کناد ! حکم جہان مطاع که در باب ارسال ده ہزار بان بنفاذ پیوسته ، امتثال را سعادت خود دانسته ، مطابق فرموده بعمل خواہد آورد ۔ آفتاب عالمتاب خلافت و جہان بانی ، از مطلع خلود دوام ، تابان و نور افشان بماناد !

—:o:—

الف ۹۲

اس خط کے مطالب مکتوب (ا - ۸۷) سے ملتے جلتے ہیں ۔ اس میں بادشاہ کی بیماری کا سن کر اورنگ زیب کو جو پریشانی ہوئی ہے اس کا اظہار کرتا ہے اور صحت یابی پر بہجت و شادمانی کا اظہار کرتا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : خانه زاد عقیدت نہاد ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده و سلامت ذات والا صفات اعلیٰ حضرت را ، از درگاہ ایزدی مسألت نموده ، ذره صفت بموقف عرض سعادت اندوزان حضور موردالنور می رساند که از استماع خبر عارضهٔ که بمزاج قدسی امتزاج اشرف ، طاری شده بود ، آنچه برین خانه زاد گذشته ، بر دانائی نہان و آشکارا ہویداست و از کثرت اندوه و وحشت و دلتنگی و ضجرت ، از زندگانیٔ خویش سیر آمد ، می خواست جان خود را تصدق نماید ۔ الحمد للہ والمنت که در اثنائی این حال ، که جہان روشن ، در نظرہا تیره می نمود ، عنایت الہی شامل حال گردیده ، نوید صحت و تندرستیٔ ذات گرامی آیات که انتظام مہام جہان و جہانیان و حیات و آسائش خانه زادان ، منوط و مربوط

بدانست، آوازه شد و ابواب بہجت و شادمانی بر روئی روزگار اقاصی و ادانی مفتوح گشته ، عالمیان را انتظامی تازه و استقامتی بے اندازه حاصل آمد ۔ ایزد متعال سایۂ بلند پایۂ عمر و دولت اعلیٰ حضرت را ، تا انقراض دوران ، بر مفارق مریدان و خانہ زادان پاینده و گسترده داراد ! و وجود اقدس قبلہ و کعبۂ حقیقی را از جمیع عوارض و مکاره صیانت کناد ! بیت

در ظلِ آفتاب تو آسوده اند خلق یا رب مباد تابقیامت زوال تو

——:o:——

الف ۹۳

یہ مکتوب بادشاہ کے اس منشور کے جواب میں ہے جو منشی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ لیکن اس کے شروع میں شاہجہان نے کچھ سطور دستِ خاص سے بھی زیب قلم کی ہیں ۔

اورنگ زیب نے زمیندار دیوگڑھ کی بقایا پیشکش کی معافی کے لیے لکھا تھا لیکن بادشاہ نے اس درخواست کو منظور نہیں کیا اور حکم دیا ہے کہ اورنگ زیب اپنے بڑے لڑکے محمد سلطان کو راجا کی سرزنش کے لیے تعین کرے تاکہ وہ اس سے پیشکش کا بقایا وصول کرے اور اس کے ہاں کے مشہور و معروف ہاتھی جیا شنکر اور دوسرے ہاتھیوں کو بھی اس سے حاصل کرے ۔

اورنگ زیب زمیندار مذکور کی مجبوریوں کا تذکرہ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود امتثال حکم شاہی کو اپنے لیے سعادت گردانتا ہے ۔ اورنگ زیب اس ریاست کے بارے میں نہایت مصدقہ اطلاعات ارسال کر رہا تھا مگر درباری ریشہ دوانیوں کی وجہ سے راجا دیوگڑھ کے بارے میں دربار میں غلط خبریں پہنچ رہی تھیں اور بادشاہ کو یہ شبہ ہو گیا تھا کہ اورنگ زیب کسی وجہ سے راجا کی بدعنوانیوں پر پردہ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے ۔

بادشاہ کو بدگمان کرنے میں دیوگڑھ کی ہمسایہ ریاست کے حکمران چاندا کے راجا کا خاص حصہ تھا ۔

بحضرت ظل الٰہی : مریدِ اخلاص سرشت وظائفِ عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند ۔ والا منشور کہ در جوابِ عرضداشتِ این مرید ، نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطارد نشان ، شده

بود و ذیباچهٔ آن صحیفهٔ عزت و کرامت ، بخط قدسی نمط اشرف زینت یافته بود ، در اسعد ساعات پرتو ورود انداخته ، باعث مزید امتیاز و مباہات این مرید گردید ـ

حکم جہان مطاع بنفاذ پیوسته که ''معاف نمودن بقایائی پیشکش زمیندار دیو کہره[1] ، از رہگذر ناداریٔ او معنی ندارد ـ این ہمان زمیندار است که خان دوران بہادر مرحوم برسر او رفته ، یکصد و ہفتاد فیل و مبلغی نقد از و گرفته بود و امروز نیز آنچه بعرض ارفع رسیده ، زیاده از دویست فیل ، که دران میان جیا سنکر[2] نام سره[3] ایست ، در تصرف او ست ـ چون تعیناتیان دکن یساق ندارد ، آن مرید پس از انقضائی ایام بارش اگر می خواسته باشد ، خانه زاد درگاه محمد سلطان والا یکی از معتمدان خدمتگذار را با جمعیت خوبی از بندہائی بادشاہی و مردم خود ، برسر او بفرستد تا آن فیل نامی را با فیلان دیگر ازو بگیرد و بقائی پیشکش را تحصیل نماید ـ''

پیر دستگیر سلامت ! این مرید که شاگرد و تربیت کردهٔ مرشد حقیقی است و بقدر مقدور ، اطلاع بر کیفیت ولایت اطراف و جوانب این مملکت حاصل نموده ، مترصد آن می باشد که اگر چنان کاری و خدمت روی دہد ، سپاه را معطل نداشته ، بتقدیم آن بر گمارد ، چگونه راضی خواہد بود که زمیندار مذکور ، باوجود دست رس و سامان در ادائی پیشکش سرکار معلی ، از راه تمرد و سرکشی ، (ص : ۵۸ ب) تہاون ورزد ـ

از انجا که او بی تعین شدن فوجی به برہان پور آمده ، این مریدرا دیده بود و متعہد وصول وجه پیشکش مقرری گردیده و بعد ازان ، این فدوی یکے از ملازمان خود را بجہت تحقیق فیلان مومیٰ الیه فرستاده و او دران سر زمین مدت سه ماه بر جمیع مراتب واقف گشته ظاہر ساخت که زمیندار مزبور بیش از چہارده فیل ندارد و معہذا ، خان مرحوم بر سر پدر او که آن زمان که فتوری بسامانش راه نیافته

---

۱ ـ ن ـ ل : دیو گلہ ـ
۲ ـ ن ـ ل : جتا سنکر ـ
۳ ـ ن ـ ل : نره ـ

بود ، رفته فیلانی که او بسالهائی دراز فراهم آورده بود ازو گرفته و این زمیندار بغایت مسرف و تلف کار و ضائعِ روزگار است و از بی رشدیٔ خویش ، بمهات ولایت نپرداخته ، پریشان می گزارند و بر تقدیریکه باز خواستِ بقایائی پیشکش ازو بتعین فوجی کرده آید ، بجز برہمزدگیٔ ولایتِ او اثری بران ، مترتب نخواہد شد ـ

بنابران این مرید نظر بوصولِ پیشکشِ مقرریٔ ہرسالہ نموده ، حقیقت را ببارگاہِ خلافت معروض داشته بود ـ اکنون که یرلیغِ اعلی بدین موجب ، عزِ صدور گرفته ، امتثالِ آن را سعادتِ خود دانسته ، بمقتضائی آن کاربند خواہد گردید ـ

اگر مرضیٔ طبعِ مبارک چنان است که ولایتِ او ، داخلِ ممالکِ محروسه شود ، حکمِ صریحِ شرفِ ورود یابد تا این مرید ، خانه زادِ اعلی حضرت را که جوان شده و ازروئی[1] کار طلبی میخواہد ، بچنین مہماتِ پہرزداد ، باجمعی لائق دستوری دہد که بعنایتِ ایزد تدبیر و اقبالِ لایزالِ پیرِ دستگیر ، در اندک فرصتی ، دمار از روزگارِ او بر آورده ، محالِ زمینداریٔ او را مستخاص سازد و دران مرزو بوم اثری از آن مدبر نگذارد ـ

واگر مقصود ایستا دہائی پایهٔ سریرِ سلیمانی ، تحصیلِ باقیٔ پیشکشِ مقرری و گرفتن فیلان است ـ در این صورت از بند ہایٔ معتمدِ پادشاہی ہرکرا حکم شود با مردمِ تعیناتِ این صوبه ، برسرِ ولایتِ او بفرستد تا ہر قدر فیل پیشِ او موجود باشد ، کام و ناکام بگیرد پیشکش را رو براه سازد ـ

قبله و کعبهٔ دو جہانی سلامت ! اگرچه این فدوی ، باوجود سبقِ تحقیق درین ولا نیز ، مردم را ، بتفحص فیلانِ زمیندارِ مذکور گماشته ، درین باب غایتِ سعیٔ بجا خواہدآورد لیکن چون فیلِ جیاسنکر نام را در این جا کسی نشان نمی دہد وبی گویند که در سر زمینِ او قلعهٔ ایست ہرکوه بدین مشہور و بودنِ این مقدارِ فیل برِ او مستبعد می نماید ـ

۱- آرزوئی ـ

اگر می داشت ، عمدة الملک شاہنواز خان در حینے کہ حسب الحکم والا با تمامیٔ لشکر این صوبہ برسر او رفتہ بود ، یقین‌کہ (ص : ۹۵ ل) فیلان را در عوض پیشکش ازو می گرفت و دران وقت ، بسبب بی استطاعت او از پیش گاہ خلافت ، مبلغ از وجہ مقرریٔ ہرسالہ معاف نمی شد و تا شش ماہ بجہت وصول پیشکش در برہانپور نمی بود ۔

اگر بموجب حکم اقدس شخصی کہ اطلاع بر کمیت فیلان او دارد و تعریف فیل جیاسنکر بعرض ارفع اطہر رسانیدہ پیش این فدوی بیاید و لشکر ظفر را بمقامی کہ اقبال درانجا بودہ باشد دلالت کند ، بہتر خواہد بود ۔

قبلۂ حاجات عالمیان سلامت ! از آنجا کہ در ولایت بالا گھاٹ در آغاز ہنگام نسق خریف ، بارانی نشدہ ، پس ازان باوجود آنکہ وقت کشت و کار خریف بیشتر گذشتہ بود ، چون پانزدہ شانزدہ روز متصل بارید و مزارعان را فرصت تخم ریزی دست لداد ، بنابران امسال در اکثر محال بالای گھات مزروعات خریفی نشدہ ۔ چون درین ولا از چہار دہم شہر حال ، بمحض فضل الٰہی ، در حوالی دولت آباد ، باز باران شروع نمودہ ، تا امروز کہ بیستم ماہ است ، بارش خاطر خواہ می شود ، امید است کہ فصل ربیع موافق مدعا ، نسق جبر نقصان خریف نماید ۔ در بیجا پور تا حال اثرے از باران پدید نیست و دران مرزو بوم نسبت بسابق غلائی بہم رسیدہ ۔

آفتاب عالمتاب خلافت وکشور کشائی ، ابدالدہر، بر مفارق جہانیان تابان بما ناد ! (ص : ۹۵ ل)

—— :o: ——

الف ۹۴

یہ عرضداشت بادشاہ کے دوسنا شیر کے جواب میں ہے ۔ ان میں سے ایک تو مکمل بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اور دوسرا منشی کا ۔

بادشاہ نے اپنے منشور میں دیو گڑھ کے راجہ کے خلاف شاہی

لشکر بھیجنے پر دوبارہ اصرار کیا ہے - دیو گڑھ کا علاقہ پہاڑی تھا اور اس کے محاصل بہت کم تھے - اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ اگر اس ریاست کو ممالک محروسہ میں شامل کر لیا گیا تو وہاں کے محاصل اسی علاقے کے انتظام میں خرچ ہو جائیں گے -

تاہم وہ جس لشکر کو ریاست کے خلاف بھیج رہا ہے اس کے کمانڈروں اور فوجی دستوں کے بارے میں پوری تفصیل دے رہا ہے - یہ عرضداشت مہم کی تاریخ روانگی یعنی ۲۰ ذی الحج سے پہلے کی ہے -

بحضرت ظلِ الٰہی : آدابِ عقیدت و ارادت از خلوصِ طویت و صفائی نیت بجا آوردہ ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند ، منشور لامع النور ، اولین سراسر مرقومِ حجستہ رقم خاصِ مبارک و دومین نگاشتۂ خامۂ دبیرانِ عطارد لشان ، کہ در جواب عرضداشتِ این فدوی ، شرفِ اصدار یافتہ بود ، متواتر سایۂ ورود انداختہ ، موجبِ مزیدِ امتیاز و مباہاتِ این مرید گردید - وصول عطیۂ خلعتِ خاص کہ این ولا ، بعنایت اختصاص یافتہ ، تارکِ عزتِ این فدوی را ، باوجِ شرف و افتخار رسانید - تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ ، بشکر تفضلات و تلطفاتِ پیر و مرشد حقیقی ، رطب اللسان گشت و بر مضامینِ آن صحایف کرامت آگہی حاصل نمود -

حکمِ جہان مطاعِ عالم مطیع ، بنفاذ پیوستہ کہ "اگر آن مرید ولایتِ دیوگھرہ[۱] را ، تواند گرفت و نگاہداشت خانہ زادِ والا درگاہ محمد سلطان را بآنجا بفرستد - والا ہادی داد خان را تعین نماید ولشکر خوبی با او ہمراہ سازد" - پیر و مرشد سلامت ! اگرچہ بعنایت الٰہی ویمنِ اقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرتِ خلافت پناہی ، گرفتن و بر کشودنِ آن ولایت در کمالِ آسانیت و باندک سعی دست بہم می تواند داد ، لیکن نگہداشتن و بضبط درآوردن ، خالی از دشواری نیست و جزاینکہ سوائی محصولِ اینجا ،

۱- ن - ا : دیوگڈہ -

ہر سال مبلغی کلی صرفِ لوازمِ بندوبستِ آن سر زمین نموده شود ، اثری بر تسخیرِ آن مترتب نه ـ وازینجاست که تا حال اولیائی دولتِ قاہره ، ہمت بانتزاعِ آن مرز بوم مصروف نداشته اند و داخلِ ممالکِ محروسه نگردیده ـ این فدوی نظر بهمین مراتب ، از پیشِ خود ، شروع در آن کار مناسب ندیده ، معروض داشته بود ـ

اگر درین باب ، حکمِ جازم زینتِ صدور یابد ، خانه زادِ بارگاهِ معلیٰ را ، که مستعد خدمت است ، بتقدیم آن مہم برگمارد اکنون بمقتضائی رائی صواب نمای مملکت پیرای ، افواج ظفر امواجِ قرینِ پادشاہی را ، بر سرِ او تعین خواہد نمود که وجه پیشکش را ، بقایائی و حال ، صورت داده ، فیلانی که نزدِ او موجود باشد و زمیندار چاندا ، نشان دہد ، فیل جیاسنکر کام و ناکام ازو بگیرند ـ بعد ازانکه بندہائی درگاہ آسمان جاه که جا بجا متعین اند و قبل ازین برائی احضار آنها ، نوشتجات بقدغن رفته ، فراہم آیند ـ بالیفے که حکم شده آنها را روانهٔ آنطرف خواہد ساخت ـ

قبله و کعبهٔ دو جہانی سلامت ! ہادی داد خان ہر چند بندهٔ کار آمدنی ، جمعیت دار است اما چون در این مدت بچنین خدمتے نپرداخته و شاید که ازین رہگذر ، بعض بندہائی بارگاہ خلافت ، دل نہادِ ہمراہیٔ او نکنند و نفاق و نا رضائی که باعثِ برہم زدگیٔ کار است ، میانِ آنها بهم رسد و باوجودِ آن ، بحسبِ تدبیر نیز چنان نیکو می نماید که عساکرِ منصوره از دو راه ، بآن ولایت در آیند ـ بنابران بخاطرِ ناقصِ این مرید رسیده که نصفِ جمعیت این صوبه ، باخان موسی الیه و نصفِ دیگر با میرزا خان که بسببِ انتسابِ مشار" الیه بامرائی عظام ہیچ کس از رفاقتِ او سر باز نخواہد آرد ، مقرر گردد و تابینانِ این فدوی نیز بسر کردگیٔ محمد طاہر یا دیگرے از معتمدان ، با میرزا خان رفیق باشند ـ

درین ولا حسب الحکم الاقدس ، فیلانِ فرستادهٔ قطب الملک را ، مصحوبِ بدیع الزمان ، ملازمِ سرکارِ گردون مدار که درین چند گاه ، بداروغگیٔ فیلانِ مذکور مقرر بود ، بدرگاہِ معلیٰ روانه نمود ـ اگر بخت یاوری کند ، فیلان را چنانچه آسوده داشته ، از نظرِ انورِ اظہر بگذراند ،

باعث محری خدمت او خواہد شد ۔ زیادہ جرأت از حد ادب دور است ۔
عرضداشتی کہ بتازگی از میر محمد سعید رسیدہ ، ترجمہ آن را بحضورِ پر نور ارسال داشت ۔

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشور کشائی (ص : ۶۰ ل) : از افقِ سلطنت و فرمان روائی تابان بماناد ! (ص : ۹۶ ل) :

—:o—

الف ۹۵

اورنگ زیب اپنے خطوط میں موسم باران کی کیفیت اور زراعت کی حالت کے بارے میں برابر اطلاع دیتا ہے ۔ مغلیہ سلطنت میں اچھے کارکنوں کی عزت افزائی کی جاتی تھی ۔ اور اگر کسی وجہ سے اچھی کارکردگی کا صلہ اضافۂ منصب یا جاگیر سے نہیں ہو سکتا تھا تو انھیں اپنے فرائض کے ساتھ ساتھ کوئی اضافی خدمت بھی سپرد کی جاتی تھی ۔ اس طرح سے ان کے اضافۂ تنخواہ یا جاگیر کی صورت نکل آتی تھی ۔ مرشد قلی خان دیوان بالا گھاٹ نے آبادان کاری کے سلسلے میں بہت اچھی خدمات سرانجام دی تھیں لیکن وہ دکن میں اپنی جاگیر کی کمیٔ آمدنی کی وجہ سے پریشان حال تھا ۔ اورنگ زیب بادشاہ سے سفارش کرتا ہے کہ مرشد قلی خان کو دیوانیٔ بالا گھاٹ کے ساتھ ساتھ سرکار مانپوار کی فوجداری کا کام بھی سپرد کر دیا جائے ۔ تاکہ اس کی قدر شناسی کی کوئی صورت نکل سکے ۔

حضرت ظل الہی : مرید اخلاص سرشت ، زمین خدمت بابِ ادب بوسید، ذرہ صفت بعرض اشرف اعلیٰ می رساندکہ وصولِ سعادت حصولِ فرمان والا شان کہ درباب ارسالِ فیلانِ قطب الملک ، بدرگاہِ جہان پناہ و تحقیقِ تقریرِ دیالت خان و پیش دستِ او عزِ صدور یافتہ بود ، موجبِ مزیدِ مباہاتِ این فدوی گردید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطابقِ حکمِ گیتی مطاعِ لازم الاتباع ، غرۂ ماہ سہر ، فیلان را بحضورِ پر نورِ مقدس روان ساختہ ، بعد

از رسیدنِ پیش دستِ دیانت خان و برہمنانِ ، مقرر در تفتیش و تنقیح مقدماتی کہ بمسامعِ جلال رسیده ، نہایت سعی و کوشش نموده ، حقیقتِ جمیع ابواب را ، نوعیکہ ظاہر شود ، بپارگاہِ خلافت معروض خواہد داشت ـ در اکثر محالِ بالا گہات ، پانزده شانزده روز متصل تقطر بارش شده ، امید ہست کہ بیمنِ نیتِ حقِ طویتِ اعلیٰ حضرت ، دوسہ بارانِ خوبِ دیگر نیز شود تا مزروعاتِ خریف بکمال رسیده ، نسقِ فصلِ ربیع ہم ، خاطر خواه صورت بیابد ـ

پیر و مرشد حقیقیٔ این مرید سلامت ! مرشد قلی خان بندۂ کار آمدنیٔ درگاهِ معلیٰ است و خدمتِ مرجوعہ را ، از روی امانت و دیانت بتقدیم رسانیده ، در پرداخت مہماتِ ولایتِ بالائی گہات و آبادان کاری ، دقیقۂ از دقائقِ سعی و اہتمام فرولگذاشتہ اگر دیوانیانِ پیشین نیز ، بہمین نمط ، توفیق جد و جہد می یافتند ، کارِ این ولایت بدینجا نمی رسید ـ از انجا کہ دخلِ او با خرج مساوی نیست و از تصدقِ فرقِ مبارک ، در ہندوستانِ فیض نشان ، جاگیر دوازده ماہہ می یافت و در دکن حاصلِ جاگیرِ او ششماہہ است و ازین رہگذر ، پریشانی محالِ او راه یافتہ و این مرید ، بدونِ حکمِ اقدس ، نہ جاگیر دیگر باومی تواند داد و نہ تجویز اضافۂ منصب می تواند نمود ـ اگر از پیشگاهِ والا ، باضافہ سرفراز گردد یا حکمِ اقدسِ اعلیٰ زینت لفاذ یابد کہ این فدوی ، عوضِ جاگیرِ سابق ، جاگیرِ ہشت ماہہ باو تن کند ، از ذره پروری و بنده لوازیٔ اعلیٰحضرت دور نمی ماند و این عنایت سبب انتظامِ احوال و باعثِ ازدیادِ سرگرمیٔ او ، در تقدیمِ مراسمِ خدمت ، خواہد شد ـ

چون استعدادِ آن دارد کہ بعضِ خدماتِ دیگر را ، مثل فوجداریٔ سرکارِ مانپوار[۱] وغیره ، باخدمتِ دیوانی جمع تواند کرد و بواقعی از عہدۂ ضبط آن برآمد ـ اگر پرداختِ احوال بشود جوہرِ خدمت گذاریٔ او بیش ازین آشکار خواہد گشت ـ

---

۱ ـ ن ـ ا : ماہور

پیر دستگیر سلامت ! چون راؤ کرن خانه زادِ درگاهِ سلاطین پناه است (ص : ٦٠ ب) و مدارِ او بیشتر ، از حاصلِ جاگیرِ وطن میگذرد ، درین ولا سیل سنگه بهائی[1] ، که از بارگاهِ خلافت ، بزمینداریٔ جیسلمیر امتیاز یافته ، بتقریب مناقشه جد سیم[2] که بواسطهٔ قربِ جوارِ بیکانیر[3] جیسلمیر از قدیم میانِ آنهاست ، در مقام ستیز و پرخاش در آمده و ازین ممر ، خللے در وطنِ او بهم رسیده ـ اگر بزمیندار مذکور حکمِ آفتاب شعاع صادر گردد که قدم از حد خویش فراترنگذاشته من بعد پیرامونِ مناقشه و جدال نگردد ، موجب سربلندی و سببِ رفع فساد خواهد بود ـ

آفتابِ عالمتابِ خلافت و کشورکشای ، از افقِ عظمت و فرمان روای ، تابانِ باناد !

——:o:——

الف ۹٦

اورنگ زیب دیو گڑھ کے خلاف مہم روانہ کر چکا ہے اور اس نے لشکر کے کمانداروں کو راجا سے پیشکش وصول کرنے اور ہاتھی وصول کرنے کے لیے پوری تاکید کر دی ہے ـ یہ مہم ۲۱ ذی الحجہ ۱۰٦۶ھ کو روانہ کی گئی تھی ـ

بحضرت ظل الهی : بعد ادائی وظائف عقیدت و ارادت ، ذره صفت بعرضِ مقدس می رساند ـ والا منشوری که در جوابِ عرضداشتِ این فدوی ، نگاشتهٔ خامهٔ دبیرانِ عطارد رقم شده بود ، بورودِ آن سرفراز گردیده ، تسلیماتِ بندگی بجا آورد و بر قدسی احکام اطلاع حاصل نمود ـ

در بابِ وصولِ تمامئی پیشکش و گرفتنِ جمیع فیلانِ زمیندارِ دیوکهر[4] ، با فیل جیاسنکر ، بمیرزا خان و هادی داد خان قدغنِ بلیغ رفته ـ

۱ـ ن ـ ا : سبل سنگه بهائی ـ

۲ـ ن ـ ا : جد و سیون ـ

۳ـ مد کا نیر ـ

۴ ـ ن ـ ا : دیو گڈه ـ

انشاء الله تعالیٰ باقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرت ، عنقریب این مہم نوعیکہ باید ، سرانجام خواہد رسید و ہر قدر فیل داشتہ باشد از و گرفتہ خواہد شد ۔

در باب فیلیکہ این مرید از قطب الملک گرفتہ ، پیشکشِ درگاہِ جہان پناہ نمودہ بود ، یرلیغ معلیٰ شرفِ صدور یافتہ کہ ''بصیغہ' پیشکشِ آن مرید ، پذیرفتہ نخواہد شد و بہائی آن بمشار'' الیہ مجرا دادہ خواہد آمد کہ این از راہِ حسنِ معاملت دور است ۔''

پیر و دستگیر سلامت ! این مرید کہ از یمنِ تربیتِ مرشدِ کامل بسوءِ معاملت متہم نیست ، اگر می دانست کہ قطب الملک ، درین باب مضائقہ خواہد نمود ، چگونہ قیمتِ آن فیل را باو مجری نمی داد ۔ از انجا کہ مومیٰ الیہ بعدِ اطلاع بر این مقدمہ رہینِ منت گردیدہ بود ۔ چنانچہ از نوشتہ' او کہ بحاجبِ مقیمی خود فرستادہ و بوساطتِ وکیلِ این فدوی از نظرِ انور خواہد گذشت ، ہویداست ۔ بناءًبران این مرید ، آن فیل را ازو قبول نمودہ و کفایتِ سرکار اعلیٰ پنداشتہ ، می خواست پیشکش کند ۔ ہرگاہ این معنی مرضیٔ طبعِ مبارک نباشد ، من بعد چنین نخواہد شد و سر رشتہ' نیک معاملگی از دست نخواہد رفت ۔

قلعہ دنداراجپوری بقلمروِ بادشاہی اتصال ندارد ، چون ہنگامِ دستوری یافتنِ این مرید بدین صوب ، حکم شدہ بود ، بنابران درین وقت لازم دانستہ ، حقیقت را معروض داشت ۔

ظلِ ظلیلِ خلافت ، ابدی التظلیل بماناد :

——:o:——

الف ۹۷

یہ عرضداشت دو شاہی مناشیر کے جواب میں ہے جس میں پہلے پر بادشاہ نے چند سطور کا اضافہ کیا ہے ۔ اور دوسرا منشور پورا بادشاہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے ۔ مغل منصب داروں کے نام حکومت کا جو زرِ مطالبہ ہوتا تھا اس کے لیے بعض اوقات ان کی

جاگیر زر مطالبہ کے پورے ہونے تک خالصہ یعنی سرکاری زمین قرار دی جاتی تھی ۔

راؤ کرن کی جاگیر وصولیٔ مطالبہ تک بحق سرکار خالصہ قرار دی گئی ہے ۔ شہزادہ محمد سلطان کی کتخدائی کے معاملے میں بادشاہ نے اورنگ زیب کو پورا اختیار دے دیا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : (ص : ۶۱ ل) مرید جان سپار ، آداب عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره صفت بعرض مقدس معلیٰ می رساند کہ دو منشور لامع النور ، اولین مزین بخط خاص و دومین سراسر نگاشتۂ خامۂ شاہمہ کہ در جواب عرائض این فدوی صادر شده بود ، متواتر بورود کرامت آمود آن مباہی گشت ۔ تسلیمات مریدی و آداب بندگی بتقدیم رسانیده ، بر قدسی احکام آن صحائف ، شرف آگہی یافت ۔ بموجب حکم ارفع ، در باب ضابطۂ داغ ، نوعیکہ بخاطر ناقص برسد ، متعاقب بعرضداشت خواہد نمود و تحصیل مطالبات ، مطابق یرلیغ گیتی مطاع ، عمل خواہد آمد و تمامیٔ محصول پرگنۂ پوسدا در محال تیول راؤ کرن ، تا وصول مطالبہ کہ بر ذمۂ اوست از ابتدائی خریف یونت ئیل ، بخالصہ شریفہ ضبط خواہد شد ۔

زینت نگارش یافتہ کہ "فیل نادر بی عیبی ، کہ عادل خان بی طلب ، بدرگاہ سلاطین پناہ فرستاده بود ، از نظر انور گذشتہ سبب مجریٔ او گشت ۔"

زہی سعادت او کہ توفیق ارسال چیزی ، کہ پسند طبع دشوار پسند آمده ، موجب مجریٔ او شده ، یافتہ ۔ از انجا کہ مایۂ قدر و منزلت موسیٰ الیہ ، از تفضلات بی پایان اعلیٰ حضرت از ہمسران گذشتہ و ہمواره عنایات بیدریغ بحال او مبذول است ، اگر بعد سرافرازی یافتن خطاب شاہی کہ منتہائی آرزوہائی او بود ، بمقتضائی نیک اختری ، و سعادت

---

۱ - ن - ل : پوسد ۔ نسخہ میں 'نوسد' ہے ۔

منّدی از جملہ فیلان نامی ،کہ از کرناٹک بدست آوردہ ، یک فیل خوب ، پیشکش نمودہ باشد ، گنجائش دارد ۔

در جواب عرضی این مرید کہ برائی کدخدائی خانہ زاد درگاہ معلیٰ نمودہ بود ، حکم اقدس بنفاذ پیوستہ کہ ''اختیار فرزندان آن مرید با اوست ۔ ہر طور مناسب داند بعمل آورد ۔ اگر می خواستہ باشد ، مہد سلطان را بخدمت با سعادت بفرستد ، کہ چند روزی او را نگاہ داشتہ باز رخصت خواہیم فرمود کہ پیش آنمرید برود ۔''

پیر و مرشد حقیقی سلامت ! ازینکہ این فدوی ، بواسطۂ تعلقی کہ پدران را با بعض فرزندان می باشد از روئی عجز ، عرض احوال خود نمودہ باشد ، لازم نمی آید کہ اختیار خانہ زادان اعلیٰ حضرت باین مرید[1] بودہ باشد ۔ ہرگاہ عنان اختیار این مرید ، در جمیع امور بدست حق پرست اعلیٰ حضرت است ، بفرزندان چہ رسد ۔ حق تعالیٰ ، سایۂ آسمان پایہ را بر مفارق مریدان مبسوط داراد ! سعادت دارین دانستہ ، حسب الحکم الاعلیٰ او را با ہزار سوار تیر انداز و برق انداز خوب ، شب شنبہ ، دوازدہم ذی حجہ انشاء اللہ تعالیٰ ، رخصت خواہد نمود کہ براہ منڈسور ، روانۂ ملازمت (ص : ۱۱ ب) والا گردد ۔

مرشد کامل سلامت ! ازان ہنگام کہ ارادۂ نہضت رایات نصرت آیات ، بصوب اجمیر و قصد تنبیہ رانا ، بر تقدیریکہ امتثال احکام مطاعہ بنماید ، از نوشتۂ وکیل دربار جہان مدار ، معلوم خانہ زاد حضرت شدہ ، از روئی کارطلبی ، شب و روز بے آرام بودہ ، بجداست کہ این مرید دربارۂ طلب او ، بدرگاہ سپہر اشتباہ ، عرضداشت نماید و از انجا کہ این فدوی ، بجہتہ نسبت او ، معروض داشتہ بود و در ایام حصول شرف حضور پرنور ، نیز بر زبان عنایت ترجمان گذشتہ کہ او را بملازمت سراسر سعادت طلب خواہیم فرمود ، لہذا درین باب عرض داشت نکردہ ، انتظار می برد کہ شاید در این وقت حکم طلب او صادر گردد ۔ زہی کرامات پیر

---

۱ ۔ در اصل 'مراد' ۔

دستگیر که بصفائی ضمیرِ منیر، مرادِ خانه زادِ خود را دریافته، موافقِ آرزوئی او حکم فرمودند۔

درواوی[*] دلاسائی میر جمله قطب الملک باوجود آنکه عادل خان اہتمامِ تمام دارد که او را نوکر خود کند و قطب الملک نیز در مقامِ استمالتِ اوست، حتی المقدور بیشتر از پیشتر سعی خواہد نمود۔

چون درین ولا از عرضداشتِ عبداللطیف حاجبِ گلکنده که بعینه از نظرِ خجسته اثر خواہد گذشت، واضح شده بود که قطب الملک، از استماعِ تعین گشتنِ محمد مومن، بصوبِ کرناٹک متوہم شده، می خواہد که بتزویر او را از رفتن بمقصد مانع آید، این مرید لشانی که نقلِ آن بحضورِ مقدس فرستاده، بحاجبِ مذکور نوشت، تا قطب الملک را بر مضمونِ آن آگاه ساخته، از قبحِ[1] اراده بائیِ دور از کار که یارائی امثالِ او نیست، واقف گرداند۔

مرقومِ قلمِ قدسی رقم شده بود که "عادل خان ازان مرید ملاحظه نموده، راضی است که پیشکشِ خوبی، برائی آن مرید، بفرستد، مشروط بانکه راهِ زمیندار کرناٹک مسدود شود۔"

قبله[*] این مرید سلامت! ازانجا که قبل از ورود فرمان عالی شان، این معنی براین فدوی ظاہر شده بود و مقصدِ اصلی[*] این مرید آنست که باین تقریب، پیشکش شایسته، از جواہر و فیلانِ خوب، بجہت سرکارِ معلی بگیرد، بنابران بجعفر حاجبِ بیجاپور نوشته، بوکلائی عادل خان اظہاد نموده که "چون طریقِ اعانتِ مرزبان کرناٹک که باوجود قبولِ اسلام، تعہدِ پیشکشی گران نموده، بموجب حکمِ ارفع مفتوح گشته، در این صورت، اگر عدالت مرتبت پیشکشی لائق از جواہر نفیسه و فیلان نامی که سزاوارِ پسندِ طبعِ اقدس تواند بود، بوساطت این فدوی ببارگاه خلافت ارسال دارد و در بابِ بذلِ این ،امول، بدرگاهِ جہان پناه عرضداشت

---

۱ - قبیح -

کند ، تا بوسیلهٔ آن بپایهٔ سریر اعلیٰ معروضداشته آید ، محتمل که ملتمس او درجهٔ پذیرائی یابد و درین ولا که مشار" الیه بعد اطلاع برآنچه بحاجب مزبور و وکلائے او نوشته و گفته شده بود ، عرضه داشتی ، بر التماس باز داشتن محمد مومن از رفتن بکرناٹک ، که بحضور سراسر نور ، ارسال داشته شده ، بوالا درگاه نموده ، باین مرید نیز در این باب نوشته و تعهد پیشکشی کرده ـ

این فدوی مجدداً بجهت سر انجام پیشکش پادشاہی ، از روئی نہایت مبالغه ، باو نگاشته ، برائی انصرام این مطلب ، کس تعین نمود ـ ثانی الحال ، در تقدیم این امر ، بہر طریق ارشاد شود ، بعمل خواہد آورد ـ امید که باقبال لایزال اعلیٰ حضرت برین منصوبه که اضطراب افزای دنیا داران دکن شده ، آنہا را از خواب غرور بیدار ساخته ، باندک توجه پیر دستگیر ثمرات نیکو ، مرتب گشته ـ از جمله آنچه ، دربن مدت ، از ولایت کرناتک یافته اند و پوشیده داشته ، مبلغہائی کلی ، از نقد و جنس ، بسرکار گردون مدار عاید شود ـ اگر فرمان مکرمت عنوان که بمقتضائی ذره پروری، یا تبرکات خاصه، بخان مذکور شرف صدور می یابد، تاتشخیص این مقدمه که بسیار نزدیک بکاراست ، موقوف نه گردد ، مناسب می نماید ـ دیگر ہرچه بخاطر ملکوت ناظر برسد ، محض صوابست ـ

آفتاب جہانتاب خلافت ، تا انقراض دوران تابان بماناد !

——:o:——

الف ۹۸

بادشاہ نے اورنگ زیب کے بچوں کے لیے ایک لاکھ روپیہ جواہرات کی خریداری کے لیے انعام میں دیا ہے ۔

آج کل کی طرح اس زمانے میں بھی سکے کے تبادلہ کا اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا تھا ۔ گولکنڈہ کا سکہ سونے کا تھا اور اس کا نام ہون تھا ۔ والیٔ گولکنڈہ نے دو لاکھ ہون کی سالانہ پیش کش کا وعدہ کیا تھا ۔ ہون کی قیمت کے اتار چڑھاؤ سے اس رقم کے زر مبادلہ پر بھی اثر پڑا ۔

مرشد قلی خان کو تفاوت رقم کی بازیافت کا حکم دیا گیا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : کمترین مریدان اخلاص آئین ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، ذره صفت ، بعرض مقدس معلی می رساند که ورود سعادت مورود منشور لامع النور ، سراسر نگاشتهٔ قلم والا رقم خاص مبارک ، مشتمل بر نوید عنایت یک لک روپیه ، دروجه انعام خانه زادان و پذیرائی ملتمس این مرید در باب ابتیاع جواہر، باعث سرفرازی و سربلندیٔ این فدوی گردید ۔ تسلیمات بندگی و مریدی بجا آورده ، بشکر و سپاس تلطفات و تفضلات بے پایان اعلی حضرت رطب اللسان گشت ۔ ایزد متعال ، فراوان سال ، سایهٔ مکرمت و افضال پیر و مرشد دریا نوال را ، بر مفارق مریدان و خانه زادان ، مبسوط داراد ! و در باب تقسیم مبلغ مذکور ، بموجب حکم اقدس ، عمل خواہد نمود ۔

قبلهٔ مرادات سلامت ! این مرید بمقتضای یرلیغ عالم مطیع که قبل ازین برائی بازیافت تفاوت نرخ ہون ، مقرری پیشکش قطب الملک ، بمرشد قلی خان صادر شده ، نشانی بمومی الیه نوشته مصحوب یکے از ملازمان خود فرستاده ۔ دربن ولا عرضداشت اورا که در جواب نشان مسطور نموده بود ، بحضور پر نور والا ، ارسال داشت تا ہرچه رائی خورشید ضیائی مملکت پیرائی اعلی حضرت دربن باب اقتضا فرماید مطابق آن بعمل خواہد آمد ۔

پیر دستگیر سلامت ! در حالت تحریر این عرض داشت ، از عریضهٔ عبداللطیف ، حاجب گلکنده ، بوضوح پیوست که قطب الملک ، دوم شہر حال ، محمد امین پسر میر جمله را ، که برسم معہود ، پیش او رفته بود گرفته ، در قلعهٔ گلکنده ، محبوس ساخته ۔ ازانجا که استماع این خبر ، سبب مزید اضطراب و توہم میر مشار الیه خواہد شد و از کوته اندیشیٔ قطب الملک دور نیست که آسیبی به پسر او برساند ، اگر این مرید بزودی ، بارشاد تدبیر ابن کار ، سر افرازی یابد ، بصلاح اقرب است ۔

آفتاب جہانتاب خلافت تابنائی دوران تابان بماناد !

——:o:——

الف ۹۹

یہ مکتوب اس منشور کے جواب میں ہے جو سہ شنبہ کے دن ۲۹ صفر ۱۰۶۵ھ کو صادر ہوا ۔ شاہجہان نے شکایت کی ہے کہ اورنگ زیب بادشاہ کو اپنے ہاتھ سے خط نہیں لکھتا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اصولاً بادشاہ کے نام جو خط لکھے جاتے تھے وہ منصب دار بالالتزام اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے لیکن ان دلوں اورنگ زیب کے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا زخمی ہو گیا تھا اس لیے اس کا اثر اس کے خط پر پڑا اور بادشاہ کو شبہ ہوگیا کہ اس نے یہ خط اپنے ہاتھ سے نہیں لکھا ۔ اورنگ زیب نے اس خط میں اپنی صفائی پیش کی ہے ۔ شہزادہ سلطان اس زمانے میں بادشاہ کی خدمت میں تھا ۔ ابوالفتح نے حسب الحکم اورنگ زیب شہزادہ سلطان کو بھی اس کے بارے میں لکھا تھا ۔ شہزادہ سلطان کے نام کا خط بھی آداب عالمگیری میں موجود ہے ۔

بحضرت ظلِ الہی : مریدِ اخلاص سرشت ، بعد ادائی وظائفِ عقیدت و ارادت ، ذرہ آسا ، بعرضِ اعلیٰ می رساند کہ این عقیدت آئین ، اولِ روزِ سہ شنبہ بیست و نہم شہر صفر ، ختم اللہ بالظفر ، بورودِ سعادت آمودِ منشورِ لامع النور ، سراسر نگاشتہٗ کلکِ جواہر سلکِ دربار ، کہ مصحوبِ محمد شریف یساول ، در جوابِ عرضداشتِ این مرید پیرایہٗ صدور گرفتہ بود , سر بلند گردید و تسلیماتِ بندگی بجا آوردہ ، بر قدسی احکام آگہی یافت ۔ یرلیغِ معلیٰ بنفاذ پیوستہ کہ ”آن مرید لشکری را ، برسر جاتیہ[1] تعین نمودہ ، دستوری دہد کہ بحوالی[1] قلعہ قندھار رفتہ ، در آنجا توقف نمایند واگر مناسب داند خود والا پسر کلانِ خود را بقندہار بفرستد و نشانی بقطب الملک بنویسد کہ میر محمد سعید و پسرِ او را ، اعلیٰ حضرت داخلِ بندہائی درگاہِ جہان پناہ نمودہ الد ۔ باید کہ پسرش را ، روانہٗ این جانب نماید والا لشکرِ ظفر اثر را ، بگنکندہ رسیدہ داند ۔“

۱۔ ھاتھہ ۔

پیر دستگیر سلامت! چون این مرید افواجِ قاهره را، از دو طرف، بولایت جاتیه۱ فرستاده بود و زمیندارِ آنجا طوفانِ حوادث را، از جمیع جوانب، بخود محیط یافته، از در عجز و الحاح در آمده، تقبل نموده با تمامی افیالیکه در تصرفِ اوست، نزدِ این مرید بیاید و بقایائی پیشکشِ سرکارِ گردون مدار را، صورت دهد۔ چنانچه عنقریب باتفاق میرزا خان، بحضورِ این فدوی، خواهد آمد۔

بنابران این مرید، پیش از اطلاع بر حکمِ گیتی مطاع، بیمنِ شاگردیٔ مرشد کامل، به هادی داد خان نوشته بود که با همراهانِ خویش و جمعی از جملهٔ فوجِ مرزا خان، که باو خواهند پیوست، بسرحد ولایتِ گلکنده برود۔

اکنون مطابقِ فرمودهٔ اقدس بعمل آورده، نشانی مشتمل بر امید وبیم، بدستِ یکی از ملازمانِ معتمدِ خود، به قطب الملک، ارسال خواهد داشت و به هادی خان نوشت که بقلعهٔ قندهار رسیده، در انجا، عنان باز کشد و متعاقبِ همین که (ص: ۶۳ ل) : زمیندار دیو گڑھ آمده ملازمت کند، خانه زادِ اعلیٰ حضرت را بابقیهٔ عساکرِ نصرت مآثر، دستوری خواهد داد که بدان صوب شتابد و اگر قطب الملک توفیقِ اطاعت نیافته، بموجبِ حکمِ مقدس عمل ننماید و تنبیهِ او ضرور شود یا عادل خان صددِ امدادِ او در آید، این مرید خود نیز، عازمِ آن حدود خواهد گشت۔ انشاء الله تعالیٰ اورا از خوابِ غرور و پندار بیدار خواهد ساخت۔ درین صورت اورا نگاه داشتنِ ولایات متعلقهٔ خویش دشوار خواهد بود۔ چه جائی آنکه میر موصوف الیه را از ادراکِ سعادت مانع تواند آمد۔

قبله و کعبهٔ دو جهانیٔ اینمرید سلامت! عرضداشت سابق، که از نظرِ مبارک گذشته، خط این فدوی است۔ چون درین ایام نرانگشتِ دستِ راستِ این مرید آزار داشت، خوب نوشته نشده۔ اگرچه خاله زادِ اعلیٰ حضرت نیز، بمقتضائی سن وسال بدنمی نویسد لیکن این فدوی که

۱۔ حاتیه۔

ہر گز در این مدت حتّی المقدور قلمِ غیری را در تحریرِ عرائضِ محرم نساختہ ، چگونہ راضی خواہد شد کہ عرضداشت بخطِ خانہ زاد یا دیگری نوشتہ شود ۔

آفتابِ جہانتابِ خلافت و کشور ستانی از افقِ تائیداتِ سبحانی تابندہ بماناد !

—— :o: ——

الف ۱۰۰

قطب الملک، والیٔ گولکنڈہ کو میر جملہ کرناٹک کے بارے میں کئی شکایات تھیں ۔ اس لیے اس نے اس کے لڑکے محمد امین کو جو دربار گولکنڈہ میں اپنے والد کا وکیل تھا قلعہ میں محبوس کر دیا ۔

اورنگ زیب بادشاہ کو لکھتا ہے کہ میرے لکھنے کے باوجود محمد امین کو اب تک رہا نہیں کیا گیا ، اس لیے وہ شہزادہ محمد سلطان اور دیگر منصب داروں کو گولکنڈہ کے خلاف مہم پر بھیج رہا ہے ۔ شہزادہ سلطان کو پنج شنبہ ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو گولکنڈہ کی مہم پر روانہ کیا گیا تھا اس لیے اس عرضداشت کی تاریخ اس کے بعد کی ہے ۔

بحضرت ظل الہی اکمترین مریدانِ اخلاص آئین ، مراسمِ مریدی و بندگی از صفای طویت بجا آوردہ ، ذرہ مثال بمسامعِ جاہ و جلال می رساند کہ این فدوی ، چنانچہ قبل ازین معروضداشتہ ، پیش از ورودِ فرمانِ عالی شانِ اخیر ، نشانی بحاجبِ مقیمی گلکندہ ، نوشتہ بود کہ قطب الملک را از مضمونِ آن کہ منطوق حکمِ والائی منشور سابق است آگاہی بخشیدہ بگوید کہ پسرِ میر جملہ را با متعلقانش از قید برآوردہ ، تا رسیدن حکم از پیش گاہِ خلافت، متعرض نگردد ۔ چون درین ولا از نوشتۂ حاجبِ مذکور ہویدا شد کہ قطب الملک ، از قبولِ ایمعنی سر باز زدہ ، راضی نیست کہ پسرِ میر جملہ را رہا سازد و از بسکہ غبارِ غرور و پندار ، چشمِ اورا از

دیدن راهِ صواب پوشیده ، میرِ مذکور را نیز حتی الامکان نخواهد گذاشت قصدِ استیلامِ عتبهٔ خلافت نماید ۔

بنابران این مرید بموجبِ یرلیغِ معلیٰ برای اتمامِ حجت ، نشانی مصحوبِ ابوالقاسم مشرف توپخانهٔ پادشاهی که خالی از فهمیدگی نیست و یکے از معتمدانِ خود ، بقطب الملک ارسال داشت و اولِ شب پنجشنبه ، هشتم شهر حال ، خانه زادِ درگاهِ سلاطین پناه ، محمد سلطان را ، بابعض بندهائی ، که اینجا بودند و ملازمانِ خود را رخصت نمود که بناندیر رسیده عنان بازکشد و بهادی داد خان نوشت که باتمامی بندهائی درگاهِ (ص : ۶۳ ب) آسمان جاه که بر جاتیه[1] تعین شده بودند و نزدِ اوهم فراهم آمده اند بخانه زاد ملحق شود ۔ اسد الله ولد میر فیض الله را که خانه زادِ شاهیٔ خوش سلوک است ، با پانصد سوار ، نزد زمیندارِ چاندا فرستاد که اورا باجمعیتش همراه گرفته ، بدان سرحد ببرد تا اگر میرِ جمله ازان راه عازمِ درگاهِ سپهر بارگاه گردد ، اورا باخود بیاورد و متعاقب میرزا خان را که با زمیندار جاتیه[2] در راه است ، دستوری خواهد داد که او نیز بخانه زادِ درگاه به پیوندد ۔

از انجا که عادل خان باوجودِ اطلاع بر مضمونِ نوشتهٔ دستور الوزرا که حسب الحکم الاعلیٰ بود ، خود را بخوابِ خرگوش انداخته ، در فکرِ تهیهٔ اسبابِ امدادِ حاکم گلکنده است و شاید که قطب الملک بمقتضائی بدمستیٔ بادهٔ غفلت ، باعتمادِ اعانتِ او ، در امتثالِ حکمِ لازم الاتباع تهاون جائز دارد ، ارادهٔ این مرید چنان است که خود نیز در این نزدیکی ، بموجبِ یرلیغِ اقدس ، بقصدِ سیر و شکار عزیمت آن حدود نموده ، اگر قطب الملک بعد وصولِ نشانِ این مرید ، در فرستادن پسر محمد سعید ایستادگی کند ، انشاء الله تعالیٰ ، سزائی ناسپاسی و کفرانِ نعمت در کنارِ او گزارد ۔

۱- جایب ۔

۲- جایب ۔

قبلۂ آمال ِ جہانیان‌سلامت ! اگرچہ این مرید ، بمطابق حکم ِ گیتی مطاع ، بیست و سہ لک دام طلب ِ پانصدی ذات ، اضافۂ ملتفت خان را ، از قرار ہشتماہہ تنخواہ می نماید لیکن چون نود و چہارلک دام جاگیر ِ سابق او ، در این صوبہ کم حاصل است و در این مدت بامداد ِ محصول ِ جاگیر ِ ہندوستان بسر می برد و اکنون حاصل ِ تمامیٔ تیول ِ او بششماہہ نمی رسد و باوجود ِ آن ، بضابطۂ اینصوبہ ، نود سوار زیادہ بر سابق ، اورا بداغ باید رسانیدہ و قبل ازین بعض بندہا کہ عوض ِ جاگیر ِ سیر حاصل ِ ہندوستان ، درین صوبہ یافتہ اند ، جاگیر ہفت ماہہ عنایت شدہ و موعیٰ الیہ خانہ زاد ِ کار آمدنی است ، بنابران اگر تنخواہ ِ کل طلب او ، در این صوبہ از قرار ِ ہفت ماہہ مقرر گردد ، از تفضلات ِ اعلیٰ حضرت دور نخواہدبود ۔ از انجا کہ پرگنہ پا توڈہی از ابتدائی فصل ِ خریف کہ محصول ِ آن ، نسبت بفصل ربیع بسیار کم است باو تن شدہ بود و الحال کہ آن پرگنہ ، از ابتدائی ربیع ازو تغیر می شود ، نقصان ِ کلی باو عاید خواہد گشت ۔ امید وار است کہ اگر پرگنۂ مذکور از ابتدائی فصل ِ خریف ، بخالصۂ شریفہ منتقل شود ، عوض ِ آن از فصل ِ مذکور در این صوبہ باو مرحمت گردد ۔ دیگر ہرچہ حکم شود ، موجب ِ سرافرازیٔ خانہ زادان است ۔

—— :o:——

الف ۱۰۱

یہ مکتوب ان دو مناشیر کے جواب میں ہے جو اورنگ زیب کو سہ شنبہ ۲۸ ماہ دی مطابق ۲ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو ملے ۔

اورنگ زیب کا ارادہ تھا کہ شہزادہ محمد سلطان کی روانگی کے بعد وہ خود بھی ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو حیدر آباد کی طرف کوچ کر دے لیکن زمیندار دیو گڑھ کی پیشکش اور ہاتھیوں کے آنے کے انتظار میں رکا رہا ۔ لکھتا ہے کہ جونہی اس کام سے فراغت ہو جائے تو وہ حیدر آباد کا رخ کرے گا ۔ ۲۴ تاریخ کو اس کا پیش خانہ شہر سے باہر بھیج دیا جائے گا ۔ جب بادشاہ سفر پر جاتا تھا تو اس کے

کچھ ملازمین ضروری سامان کے ساتھ آگے آگے چلتے تھے اور اگلی قیام گاہ پر ضروری انتظامات کرتے تھے - برنیر نے اپنے سفرنامے میں اورنگ زیب کے پیش خانے کا تذکرہ کیا ہے -

بحضرت ظل الٰہی : کمترین مریدان اخلاص سرشت ، بعد ادائی وظائف عقیدت و آداب ارادت ، ذرہ صفت ، بعز عرض اقدس اعلیٰ (ص : ۶۴ ا) میرساند کہ این مرید فدوی آخر روز سہ شنبہ ، بیست و ہشتم ماہ دی مطابق بیستم ربیع الاول ، بورود سعادت آمود دو منشور لامع النورکرامت گنجور ، سراسر مرقوم کلک دربار جواہر نثار کہ اولین چہاردہم و دومین ہوزدہم ماہ دی در جواب عرائض این بندۂ عقیدت آئین ، زینت نگارش یافتہ بود ، با نقل فرمان لازم الاذعان کہ مصحوب دو گرز بردار بقطب الملک صادر شدہ ، سرافراز و سر بلند گردیدہ ، تارک مباہات باوج سملوات افراخت و ازینکہ حکم جہان مطاع گیتی مطیع ، بر طبق خواہش و ارادۂ این مرید ، شرف نفاذ گرفتہ ، حیات دوبارہ یافت - چہ این فدوی بیمن تربیت مرشد کامل آگاہ دل ، نوعی کہ بخاطر مقدس رسیدہ تکیہ بر حکم فرمان معلیٰ کہ محمد شریف یساول رسانیدہ بود نمودہ ، می خواست کہ ہشتم ربیع الاول ، بہ جناح استعجال ، بصوب حیدر آباد شتابد - لیکن چون زمیندار جانیہا[1] کہ بتقریب فیلان پیشکش بتانی قطع منازل می نماید ، نیامدہ بود ، بنابران این مرید برآمدن خود را ، بآن تاریخ موقوف داشتہ ، خانہ زاد اعلیٰ حضرت را ، بآنطرف دستوری دادہ بود کہ بسرحد رسیدہ اگر قطب الملک پسر میر جملہ و متعلقان او را خلاص نسازد ، بی توقف بحیدر آباد در آمدہ ، بموجب حکم اقدس ، کام و ناکام ، محبوسان را از قید برآورد و متعاقب ، این مرید را نیز ، رسیدہ دانند -

اکنون کہ زمیندار مذکور بیست و سیوم شہر حال با میرزا خان ، این مرید را خواہد دید و این حکم عالم مطاع جہان مطیع ، کہ آرزوی ورود آن داشت ، از روی محض کرامت بصدور پیوستہ - خاطر این مرید

---

۱ - جانت -

از اندیشهٔ آن که مبادا این دلهاداران محیل دکن ، از راه مکر و تزویر وسایل انگیخته ، بتقبل پیشکش گران ، این مقدمه را که از اتفاقات حسنه است ، برهم زنند و این مرید بعد از رسیدن بسرحد ، منفعل بر گشته ، در نظر دلهاداران خفیف شود ، و این معنی سبب مزید نخوت و غرور آنها گردد ، اطمینان یافت ـ

انشاء الله تعالیٰ مطابق فرموده بعمل آورده ، بیست و چهارم شهر حال ، پیشخانه را برون خواهد فرستاد ـ ازانجمله که منجان ساعت نزدیکتر از روز مبارک دو شنبه سوم ربیع الثانی ، نشان نمی دهند ، ضرورتاً تا این زمان ، توقف نموده ، بساعت مختار ، جریده متوجهٔ مقصد خواهد شد و در طیٔ مراحل ، سرعت بکار برده ، تا حیدر آباد ، عنان باز نخواهد کشید و بعنایت الهی و اقبال لایزال پیر و مرشد حقیقی ، سزائی این بی ادبی و جسارت که منشاء آن کفران نعمت است ، بوجهی که (ص : ۴۶ ب) شاید ، در کنار مرزبان آنجا خواهد گذاشت ـ

خانه زاد اعلیٰ حضرت روز سه شنبه که مناشیر مطاعه شرف وصول ارزانی داشت بناندیڑ رسیده ، از انجا عنقریب داخل ولایت گلکنده خواهد گشت ـ این فدوی برائی احتیاط ، محمد طاہر را ، که از بندوبست مہات برهانپور خاطر جمع ساخته ، پانزدہم این ماه ، نزد این مرید آمده بود ، بفدہم رخصت نمود که بسرعت ہرچه تمام تر ، خود را بدو رساند ـ

پیر دستگیر مرشد صاف ضمیر سلامت ! کیفیت وسعت و آبادیٔ مملکت قطب الملک که مشتمل است بر چندین معادن ، از الماس و بلور وغیر ہا ، بر اعلیٰ حضرت پوشیده نیست ـ در این وقت که او قدر عنایات و تفضلاتی که از پیشگاه خلافت دربارهٔ او مبذول گردیده ، ندانسته و حقوق نعمت را بعقوق بدل کرده ، از شاه راه اطاعت ، انحراف جسته و میر جمله از آن طرف با جمعیتی شایسته و توپخانهٔ لائق و فیلان بسیار می آید ـ اگر این چنین قابو ، که پس از مدتی بدست افتاده و شاید دیگر میسر نشود ، از دست نرود ، عین اصلاح است ـ

بر تقدیریکه ، راهِ عرض و التماسِ مهم سازیٔ دنیاداران را ، که عرائض بدرگاه والا جاه فرستاده ، تعهد پیشکشهای گران مند خواهند نمود ، مسدود گردد و دیگری از طرفی ، درین مهم دخیل نشود ، بتوفیقِ ایزدی و توجهِ پیر و مرشدِ حقیقی ، با سهل وجهی ، آن مملکت با انچه میر جمله از ولایتِ کرناٹک گرفته و کمتر از ملک گلکنده نیست ، با نفائس و نوادرِ موفور ، از جواهر و افیال و خزائن و دفائنِ نا محصور و بنادرِ بسیار ، بحوزهٔ تصرفِ بندهائی درگاهِ سلاطین پناه درآمده ، فتح نمایانی که مورثِ منافعِ دنیوی و اخروی است ، نصیبِ اولیائی دولتِ ابد پیوند خواهد گشت ـ دیگر هرچه رائی جهان‌کشایٔ عالم آرائی اقتضا فرماید ، محض صواب ست ـ

مرشدِ دارین سلامت ! چون درین ولا ، از نوشتهٔ حاجبِ بیجا پور ، هویدا گردیده بود که عادل خان باوجودِ اطلاع بر حکمِ لازم الاتباع ، از خبثِ طینت ، قصدِ آن دارد که در مقامِ امدادِ قطب الملک درآمده ، جمعی را بکومکِ او بفرستد ، بنابران ، این مرید نشانی ، بحاجبِ مزبور ارسال داشت تا او را ، از وخامتِ عاقبتِ نافرمان برداری ، تخویف نموده ، ازان اندیشه باز دارد ـ اگر مومیِ الیه ، پنبهٔ غفلت ، از گوشِ هوش بر نیاورده ، ترکِ این اراده نکند ، انشاء الله تعالیٰ ، بیمنِ توجهِ قبله و کعبهٔ دو جهانی که همواره شاملِ حالِ مریدان است ، او را نیز باتفاقِ خانِ (ص : ٦۵ ا) سعادت نشان ، نوعی که باید تنبیه خواهد نمود ـ

سایهٔ بلند پایهٔ خلافت تا قیامِ ساعت ، بر فرقِ بندها و مریدان مبسوط بماناد !

———:o:———

الف ۱۰۲

شاہزادہ سلطان بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے دو شنبہ کے روز روانہ ہو گیا ہے - بادشاہ کی طرف سے اس کی طلبی کے بارے میں اس سے پہلے ایک خط میں تذکرہ ہو چکا ہے ۔

بحضرت ظل الہی : خانہ زادِ عقیدت نہاد ، زمینِ خدمت ، بلبِ عبودیت بوسیدہ و آدابِ بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ، ذرہ آسا ، بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ این خانہ زادِ فدوی کہ صورتِ ارادۂ او ، در مرآتِ ضمیرِ منیرِ اعلیٰ حضرت پرتو انداختہ ، بمقتضائی ذرہ پروری ، حکمِ طلبِ او ، بدرگاہ جہان پناہ صادر گشتہ۔ ازین مژدۂ سعادت افزا و نویدِ دولت پیرا ، تارکِ افتخار باوجِ فلکِ دوار رسانید و از بختِ خویش منت پذیر شدہ ، شبِ شنبۂ دوازدہم ماہِ ذی حجہ ، بقصد استیلامِ عتبۂ خلافت ، کہ مہبِن آرزوی ناسورانِ شش جہت است ، از مریدانِ اخلاص سرشتِ اعلیٰ حضرت رخصت شدہ ، روزِ مبارکِ دو شنبہ چہاردہم کوچ کردہ ، حسب الحکم الارفع براہِ منڈسور روانۂ بارگاہِ معلیٰ گردید۔

از انجا کہ اشتیاقِ دریافتِ شرفِ آستانِ والا کہ منتہائی مقاصدِ سعادت مندان است ، براین خانہ زاد کہ از دیر بازِ ، امیدوارِ حصولِ این دولتِ عظمیٰ و موہبتِ کبریٰ بودہ ، مستولی است ، انشاء اللہ تعالیٰ بسرعتِ ، طئی مسافت نمودہ ، بادراکِ عزِ زمین بوسِ مقدس خواہد شتافت۔ امید کہ حق جل شانہ عنقریب دیدۂ مرادِ این خانہ زادِ مہجور محروم را ، از توتیای ترابِ اقدامِ مبارک ، نورِ تازہ وضیائی بی اندازہ کرامت فرماید۔ زیادہ جرأتِ حدِ خود ندیدہ ، بدعا ختم نمود۔

آفتابِ عالمتابِ خلافت و جہان بانی ، از افقِ حشمت و کشورستانی ، جاودان تابانِ بماااد۔

——:o:——

الف ۱۰۳

دیو گڑھ کا زمیندار پیشکش اور ہاتھیوں کے ساتھ اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہو گیا ہے۔

اورنگ زیب بادشاہ کو اس کے بقایا واجبات کی تفصیل سے آگاہ کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اگر کوئی منصب دار کسی مہم میں

نمایاں خدمت انجام کر دکھاتا تھا تو حکومت کا زر مطالبہ جو اس کے ذمے ہوتا تھا اس میں رعایت کر دی جاتی تھی۔ اس بنا پر اورنگ زیب کہتا ہے کہ زمیندار دیو گڑھ حیدر آباد کی سہم میں میرے ہمراہ جا رہا ہے۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ بقایا میں ابھی سے رعایت کر دی جائے تاکہ وہ اس سہم میں جان نثاری اور جانفشانی کا حق ادا کرے۔

حضرت ظل الہی : مرید فدوی اخلاص سرشت ، وظائف عقیدت و بندگی بجا آوردہ ، ذرہ صفت ، بذروۂ عرض اعلیٰ می رساند ۔ عرضداشتی که این مرید پیش ازین در جواب دو منشور لامع النور بوالا درگاہ نمودہ ، شب بیست و دوم مصحوب مراد یساول که یک فرمان عالی شان بدست او صادر شده بود ارسال داشته ، از نظر اطہر گذشته باشد ۔ از انجا که محمد میرک گرز بردار ، حامل منشور دیگر ، بسیار جلد ، رسیده بود ، برای نفس راست کردن ، دو سه روزی او را نگاه داشته رخصت نمود ۔

پیر دستگیر سلامت ! زمیندار جاتیه[1] با میرزا خان آمده ، این فدوی را دید و بیست زنجیر فیل نر و ماده که در تصرف داشت ، با خود آورده قسم یاد می کند که سوائی آن ، فیل دیگر نزد او نیست و اگر ظاہر شود یا کسی نشان دہد ، مجرم باشد ۔ زمیندار چاندا و والایک وکیل او که بدرگاہ جہان پناہ (ص : ۶۵ ب) رسیدہ بود ، باتفاق پیش پادی داد خان ظاہر ساختند که آنہا را از کیفیت فیل جیاشنکر وغیرہ افیال جاتیه[2] اطلاعی نیست و خلاف بعرض رسیدہ ۔ چنانچه این معنی از عرضداشت خان مذکور که درین باب باین مرید نمودہ بود و بعینه از نظر انور خواہد گذشت ، ہویداست ۔

حقیقت وصول پیشکش پادشاہی که از بقایا و حال بر ذمهٔ زمیندار جاتیه[3] است ، این صورت دارد که مومیٰ الیه ، درین سال پنج لکھه

---

۱ ۔ جابت ۔
[illegible]

روپیه ، از نقد و جنس ، و اصلِ خزانهٔ عامره خواهد ساخت و تعهد نموده که تتمهٔ بقایای عملِ صوبه دارانِ سابق را ، با پیشکشِ مقرریٔ هر سالهٔ آینده جواب گفته بعد ازان سال به سال وجه پیشکش را بی تعطل و امهال خواهد رسانید و پرگناتِ چند از محالِ متعلقهٔ خود جدا کرده ، بکار طلب خان تهانه دار کهیرلهٔ سپرده که محصولِ آن را در زرِ پیشکش ضبط می نموده باشد و تهانه دارِ مذکور نیز متقبل است که اگر وجهِ پیشکش باین طریق سرانجام نیابد ، او از عهدهٔ جواب برآید ـ

زمیندارِ مزبور ، جمعی خوب همراه آورده ، ازرویٔ صدق بندگی و دولتخواهی ، خواهش آن دارد که درین مهم با اولیائی دولت شریک بوده ، ازین مرید جدا نشود ـ این فدوی او را باجمعیتش با خود نگاه خواهد داشت و اگر در پنج لکهه روپیه که امسال اورا باید رسانید رعایتی باید نمود ، خواهد کرد ـ

قبله و کعبهٔ دو جهانیٔ این مرید سلامت ! راؤ کرن که برسرِ ولایتِ جوار رفته بود ، بسیار سپاهیانه بآن سر زمین در آمده ، تردد خوبی کرد ـ باقبالِ لایزالِ اعلیٰ حضرت ، زمیندار آنجا ، عاجز شده آمده ، اورا دید و مشارٌ الیه اراده نموده که درین چند روز ، از بندوبستِ آن ولایت وا پراخته ، باین مرید ملحق شود ـ این فدوی شبِ بیست چهارم ، پیش خانه را برون فرستاده ، انشاء الله تعالیٰ بساعتِ مقرر روانه خواهد شد ـ

خاله زادِ اعلیٰ حضرت باجمعیتی از بندها ، بیست و سیومِ ماه از لاالدیر ، بصوبِ حیدرآباد شتافت ـ چون این مرید ، بتوفیق الٰهی بموجبِ حکمِ اقدس ، بسرعتِ تمام طیٔ مسافت خواهد نمود ، امید وار است که متعاقبِ او بحیدر آباد برسد ـ

درین ولا از نوشتهٔ حاجبِ بیجاپور بوضوح پیوست که عادل خان

ن ـ ﺫ : گهیرله

سپاہِ خود را از آن طرف طلب نموده ، درپیٔ جمعِ اسبابِ ادبارِ خویش است و بتحریک و اغوائی جمعی کوتہ اندیش البتہ لشکر باعانت و کمک قطب الملک خواہد فرستاد و سیوا پسر ساہو بہوسلہ[1] کہ در محالِ متعلقۂ خود ،کہ در سرحد جنیر[2] است می باشد ، دران حدود شورش انداختہ -

سایۂ بلند پایۂ خلافت بر مفارقِ ساکنانِ ربعِ سکون مبسوط بماناد !
(ص : ٥٦ ل) -

—:o:—

الف ۱۰۲

اورنگ زیب حیدر آباد کے لیے روانہ ہو گیا ہے - والیٔ گولکنڈہ نے ابھی تک محمد امین پسر میر جملہ کو رہا نہیں کیا ہے - اس مہم میں اورنگ زیب ملتفت خان دیوان پایاں گھاٹ کو اپنے ہمراہ لے جانا چاہتا ہے - مرشد قلی خان بالا گھاٹ کی دیوانی کا کام اس کی رائے میں پورا کر چکا ہے - اسے پائیں گھاٹ کی دیوانی پر تعینات کرنے کی سفارش کرتا ہے - اس کام کے لیے اس سے بہتر کوئی اور نہیں -

بحضرت ظل الہی : آدابِ عقیدت و بندگی بجا آورده ، ذره مثال بمسامعِ جاه و جلال می رساند کہ این فدوی نوعی کہ قبل ازین معروض داشتہ ، تکیہ بر عنایتِ ایزدی و اقبالِ لایزالِ پیر و مرشدِ حقیقی نموده ، روز مبارکِ دوشنبہ سیوم ربیع الثانی کہ تاریخِ وصولِ خانہ زاد بنواحیٔ گلکنده است ، از دولت آباد برآمده ، عازمِ آن حدود گردید ، بموجبِ حکمِ ارفعِ اعلیٰ در طیٔ مسافت سرعت بکار برده ، انشاء الله تعالیٰ بچارده پانزده روز تا بانجا خواہد رسید -

قبلۂ دو جہانیٔ این مرید سلامت ! قطب الملک باوجودِ اطلاع

۱- بہوسنگہ -
۲- ذہیر -

بر کیفیتِ حکم گیتی مطاع و استماعِ خبرِ رسیدنِ خانه زاد بنادیر ، از نخوت و پندارِ خود و استظهار و اعتضادی که بامدادِ عادل خان دارد ، تاحال پسرِ میر جمله را از قید بر نیاورده ، دست ازو باز نداشته و آنچنان مغلوبِ خوابِ غرور و غفلت است که اصلا از وخامتِ عاقبتِ نافرمان برداری و کفرانِ نعمت ، اندیشه نمی نماید . درین ولا ، از نوشته جاتِ مقیمیٔ بیجاپور ، اخبارِ آنجا و صورتِ قصدِ حاکمِ آن ولایت هویدا گردید . چون این مرید ، نوشتهٔ مذکور ، بصفی[1] خان نموده اگر سومیٰ الیه تمامیِ اخبار را داخلِ واقعه کرده باشد ، از روز نامچهٔ و قائع فرستادهٔ او بعرضِ مقدس خواهد رسید .

پسرِ رانا که پدرش اورا باجمعیتِ خود بدکن فرستاده آمده ، این مرید را دید ، طفلِ پنج ساله ایست بقدر هوشے دارد و درین سفرِ نصرت اثر ، باتمامی جمعیت که می گویند پانصد سوار است ، همراهِ این فدوی خواهد بود .

کعبهٔ عالمیان سلامت ! از انجا که شاه بیگ خان بندهٔ بیش منصب باجمعیت است و در قلعهٔ احمد نگر معطل بود ، در این وقت که جمعیت درکار است . این مرید اورا پیشِ خود طلب داشته ، چون از خانه زادانِ معتمد که این قسم خدمات را باو توان فرمود ، در حضورِ این فدوی ، بجز ملتفت خان دیگرے نبود ، بنابران مومیٰ الیه را از رویٔ کار طلبی می خواست ، در این مهم ازاین مرید جدا نشود ، طوعاً و کرهاً راضی ساخته ، حراستِ احمد نگر را ، باو تفویض نمود . پانصد سوار ، دویست سوار دواسپه سه اسپه بر منصبِ او اضافه تجویز رفت تا از اصل و اضافه بمنصبِ دو هزار پانصدی ذات و یک هزار و پانصد سوار ، دو صد سوار دو اسپه سه اسپه سرفراز گردیده ، بمراسمِ خدمتِ مرجوعه پردازد و ازانجا که مرشد قلی خان خدمتِ دیوانیٔ بالائی گهاٹ را چنانچه باید بتقدیم رسانیده و از عهدهٔ دیوانیٔ محالِ پایان گهات نیز برون می توانست آمد

۱- اصیف .

(ص : ٦٦ ب) ویرانی تمشیتِ این کار ، بهتر ازوی نبود خدمتِ دیوانیٔ آنجا را ، از تغیرِ ملتفت خان باو مقرر کرده ، پانصدی ذات و دویست سوار بر منصبِ او اضافه تجویز نموده ، تا اصل و اضافه ، بمنصبِ دو ہزاری ذات و یک ہزار سوار سربلندی یافته ، خدمات مرجوعه را بواقعی بجا تواند آورد ۔ اگر بدرجهٔ قبول موصول گردیده شرفِ پذیرائی بیابد ، از مرید نوازی و بنده پروری دور نخواهد بود ۔

آفتابِ عالمتابِ خلافت ، از مطلعِ جهان بانی و کشور ستانی تابان بماناد !

—:o:—

الف ۱۰۵

شاہجہان کی حکومت کی ایک قرن یا ۲۵ سال پورے ہو چکے ہیں ۔ اورنگ زیب بادشاہ کو جشن سنہٴ جلوس کی مبارک باد پیش کرتا ہے ۔ شاہ جہان ۱۰۳۷ھ میں تخت نشین ہوا تھا ۔

بحضرت ظل الهی : مریدِ اخلاص سرشت ، بعد از تقدیمِ آدابِ عقیدت و ارادت ، از خلوصِ نیت و صفائی طویت ، اولاً بقائی عمر و دولتِ ابد پیوندِ اعلیٰ حضرت ، که انتظام مهام کافهٔ انام ، بدان منوط و مربوط است ، از بخشندهٔ بی منت جل شانهٔ ، مسئلت می نماید و ثانیاً بادای مراسمِ تهنیت پرداخته و تسلیاتِ مبارک باد بجا آورده ، ذره صفت بعرضِ مقدسِ معلیٰ می رساند که المنهٔ لله تعالیٰ و تقدس که درین هنگامِ سعادت فرجام ، صبحِ عالم آرائی اقبال و کامرانی ، از افقِ امید دمیده ، تباشیرِ آن ، ساحتِ زمین و زمان را منور ساخت و آغازِ قرنِ ثانی ، از جلوسِ جاوید طرازِ میمنت مانوسِ قبله و کعبهٔ دو جهانی ، بفرخی و فرخندگی ، عرصهٔ ربعِ مسکون را زیب و زینت بخشید ۔ اگر بندها و مریدان ، حیات جاودانی بیابند و تمامِ عمر در شکرِ چنین موہبتی کبریٰ و عطیهٔ عظمیٰ که از درگاهِ واجب العطایا ، نصیبِ آن برگزیدهٔ بارگاهِ کبریا گردیده صرف نمایند ، حقِ سپاس گذاری بجانیاورده باشند ۔

ایزدِ متعال ، ذاتِ والا صفاتِ قدسی سماتِ عالی درجاتِ اعلیٰ حضرت را ، کہ مظہرِ اتم مکرمت و افضال است ، فراوان سال ، سریر آرائی جاہ و جلال داشتہ ، عالمیان را قرنہائی بیشمار ، از میامنِ وجودِ مسعودِ خالص الجودِ آنحضرت ، کامیاب و بہرہ مند گرداناد !

—:o:—

الف ۱۰۶

یہ خط جشنِ وزن شمسی کی مبارک باد کا ہے ۔ مغل بادشاہ سال میں شمسی اور قمری مہینوں کے حساب سے دو مرتبہ تلادان کرتے تھے ۔ بادشاہ کو سونا چاندی وغیرہ کئی ایک اجناس میں تولا جاتا تھا اور انھیں غریبوں محتاجوں میں تقسیم کیا جاتا تھا ۔

حضرت ظل الہی : مریدِ اخلاص سرشت ، آدابِ عقیدت و ارادت بجا آوردہ ، ذرہ آسا بموقفِ عرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ سطوعِ تباشیرِ صبحِ اقبال و کامرانی و طلوعِ نیرِ ہزاران بہجت و شادمانی ، یعنی جشنِ عالم آرائی گیتی پیرائی وزنِ مقدس شمسی ، کہ سرمایۂ حصول و آمانیٔ جہان و جہانیان است ، بر ذاتِ فائض البرکاتِ قدسی صفاتِ اعلیٰ حضرت مبارک و فرخندہ باد !

ایزدِ متعال ، فراوان سال ، کافۂ بر ایا را ، از فیوضاتِ این روزِ سعادت افروز بہرہ مند و (ص : ۶۷ ل) کامیاب داشتہ ، سایۂ بلند پایۂ پیر و مرشدِ حقیقی را ، بر مفارقِ مریدان و بندہا ، مستدام و پایندہ گرداناد !

—:o:—

الف ۱۰۷

یہ خط بھی جشن وزن مقدس معلیٰ کی تہنیت کے سلسلے میں لکھا گیا ہے ۔

بحضرت ظل الهی : مرید اخلاص سرشت ، بعد ادائی آداب عقیدت و ارادت ، بتقدیم مراسم مبارک باد و تهنیت پرداخته ، ذره صفت بعرض اقدس اعلیٰ می رساند که طلوع نیر عالم آرائی عظمت و جلال و سطوع صبح جهان پیرائی سلطنت و اقبال یعنی جشن وزن مقدس معلیٰ که بهار آمانی و آمال و گلزار دولت و کامرانی است ، بر ذات ملکی صفات عالی درجات اعلیٰ حضرت پیر و مرشد حقیقی ، که صفاوهٔ امتزاج ادوار و اکوان ، و نقاوهٔ ارتباط اجسام و اعیان است ، خجسته و فرخنده باد و ایزد تعالیٰ و تقدس سایهٔ بلند پایهٔ خلافت را ، تا انقراض زمان ، زینت افزائی مفارق عالمیان داشته ، کافهٔ انام را ، همواره از برکات این روز میمنت افروز ، کامیاب گرداناد ! بیت

ایم عمر شه که مدار فلک بر اوست
یا رب بسان دور فلک هوشیار باد

—:o:—

الف ۱۰۸

یہ بھی تہنیت کا خط ہے جو بادشاہ کے وزن شمسی کے موقع پر لکھا گیا ہے -

بحضرت ظل الهی : مرید عقیدت سرشت ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده ، ذره مثال ، بمسامع جاه و جلال می رساند که هنگام سطوع انوار سعادت و اوان ظهور آثار کرامت یعنی جشن جهان افروز وزن مقدس شمسی که سرمایهٔ هزاران بهجت و مسرت و پیرایهٔ گونا گون نشاط و عشرت است ، بر ذات والا صفات حضرت، مبارک و فرخنده باد -

ایزد تعالیٰ عالمیان را ، از میامن این روز سعادت اندوز ، کامیاب داشته ، ظل ظلیل خلافت ، بر مفارق مریدان و بندگان ، جاوید مبسوط و گسترده داراد !

—:o:—

الف ۱۰۹

یہ مکتوب وزن مقدس قمری کے ضمن میں ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، زمین خدمت بلب ادب بوسیده و آداب تہنیت و مبارکباد بجا آورده ، ذره وار ، بموقف عرض اقدس می رساند کہ مطلع انوار سعادت و کامرانی و مبداء آثار بہجت و شادمانی ، یعنی روز عالم افروز وزن مقدس قمری کہ ہنگام ظہور تباشیر صبح دولت و اقبال و زمان لمعان آفتاب عظمت و جلال است ، بر ذات قدسی صفات اعلیٰ حضرت کہ واسطہ انتظام جہان و جہانیان بوده و خواہد بود ، مبارک و خجستہ باد ۔

حق تعالیٰ ، میامن برکات این روز مسعود را ، سالہای بسیار و قرن ہای بیشمار ، زینت افزائی انفس و آفاق داراد ۔ رباعی

خلاق جہان ز بہر سنجیدن شاه
یک کفہ زسہر کرد و یک کفہ زماه

برجیس ازین شرف بخود می نازد
پاسنگ ترازو شده با ظل الله

امید کہ نیر جہان تاب عمر ابد پیوند ، تا انقراض دوران ، نور بخش و تابان بماناد !

—:o:—

الف ۱۱۰

یہ عرضداشت وزن مقدس قمری کی تہنیت کے بارے میں ہے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید عقیدت سرشت ، زمین خدمت بلب ادب

بوسیده و وظائف بندگی بجا آورده ، بزبان تہنیت بیان ، معروض عاکفان کعبہ جاہ و جلال می دارد کہ بہار بوستان آمانی و آمال و طراوت سلطنت و اقبال ، یعنی آرایش جشن وزن مقدس قمری کہ تا انقراض دوران ، زینت افزائی بزم جہان خواہد بود ، بر ذات قدسی درجات کہ استداد بقائی آن ، واسطہ انتظام مہام عالمیان است ، مبارک و خجستہ باد !

ایزد تعالی عرصہ آفاق را ، از انوار فیوضات این روز فرخندہ منور داشتہ ، مژدۂ جشن والا را ، ابدالدہر سامعہ[۱] آرائی مریدان کامل الاعتقاد بندہائی اخلاص نہاد ، علی الخصوص این مرید فدوی ، گرداناد !

——:o:——

الف ۱۱۱

یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے ہے جس میں اس نے بادشاہ کو وزن قمری کے جشن پر مبارکباد پیش کی ہے ۔ اورنگ زیب اپنے بچوں کو شاہ جہان ، جہان آرا بیگم اور خاندان کے دوسرے بزرگ افراد کو خط لکھنے کی برابر ترغیب دیتا رہتا تھا ۔ اس کا ذکر آئندہ خط میں ملے گا ۔

از جانب شہزادہ محمد سلطان : داعی دولت موید ، محمد سلطان ، زمین عبودیت و بندگی بلب ادب بوسیدہ و قواعد غلامی و خانہ زادی بجا آوردہ ، ذرہ صفت ، بموقف عرض سعادت اندوزان بارگاہ خلافت می رساند کہ آرائش بزم سلطنت و جلال و زینت ہنگامہ دولت و اقبال ، یعنی جشن وزن اقدس قمری کہ عنوان صحیفہ سعادات و فہرست مجموعہ کرامات است ، بر ذات مقدس قبلہ جہان و جہانیان کہ ہزاران جان این خانہ زادان ، فدائی خاک پائی مبارک ایشان ، درخور و سزاست ، فرخندہ و خجستہ باد ۔

---

۱ ۔ سامع ۔

حق سبحانہ و تعالیٰ آثارِ این روز بہجت افروز را ، موجبِ آسائش و آرامشِ عباد و بلادِ ربع مسکون ساختہ ، این جشنِ عالم آرا را تا بقائی دوران ، زینت بخشِ کون و مکان داراد ! بالنبی و آلہ الامجاد ۔

—:o—

الف ۱۱۲

زیب النسا نے یہ خط وزن قمری کی مبارکباد میں لکھا ہے ۔

حضرت ظل الہی از جانب زیب النساء بیگم : کمترینِ خانہ زادان دعا گوئی ، زمینِ عبودیت بلبِ ادب بوسیدہ و آدابِ بندگی و خانہ زادی بجا آوردہ ، ذرہ صفت ، بموقفِ عرضِ پرستارانِ حریمِ قدسِ حطیمِ خلافت می رساند کہ طلوعِ صبحِ ہزاران شرف و سعادت و سطوعِ اخترِ فراوان عزت و کرامت ، یعنی آرایشِ وزنِ مقدسِ قمری ، کہ ابدالدہر انجمن افروزِ مجامعِ انفس و آفاق و فروغ بخشِ بزمِ ہستی خواہد بود ، بر ذاتِ اقدسِ قبلۂ جہانیان ، کعبۂ عالم و عالمیان کہ از دہادِ بقائی آن متضمنِ انتظامِ کارخانۂ ایجاد و موجبِ آسایشِ عباد است ، مبارک و خجستہ باد ۔

حق عز اسمہ ، ساکنانِ بساطِ زمین را ، از برکاتِ این روزِ (ص : ۶۸ الف) نشاط افروز ، بہرہ مند گرداند ، سایۂ خلافت پیرایۂ اعلیٰ حضرت را تا انقراضِ زمان ، بر مفارقِ خانہ زادان مخلد و مبسوط داراد !

—:o:—

الف ۱۱۳

یہ خط جشنِ وزنِ مقدس کے ضمن میں ہے لیکن خط میں شمسی یا قمری کی وضاحت نہیں کی گئی ۔

از طرفِ شاہزادہ محمد سلطان : خانہ زادِ اخلاص نہاد ، وظائفِ عقیدت و عبودیت بجا آوردہ ، بعرضِ اقدسِ اعلیٰ می رساند کہ طلوعِ نیرِ عظمت و اقبال و سطوعِ اخترِ حشمت و جلال ، یعنی جشنِ وزنِ

مقدس معلیٰ ، کہ بہار آمال و آمانی و گلزار[1] نشاط و کامرانیٔ عالم و عالمیان است ، بر ذات والا درجات اعلیٰ حضرت ظل الٰہی ، مبارک و خجستہ باد !

ایزد متعال این روز سعادت افروز را ، تا بقایٔ دوران تابندہ داشتہ ، برکات و فیوضات ابرار روزگار ، برکافۂ انام عاید گرداناد !

—:o:—

الف ۱۱۴

اس خط میں اورنگ زیب نے سفر گولکنڈہ کے بارے میں رپورٹ کی ہے ۔ شہزادہ محمد سلطان اور اورنگ زیب کے عزم گولکنڈہ سے والیٔ بیجا پور کو بھی پریشانی ہو گئی ہے ۔

اورنگ زیب کے سفیر یا حاجب نے جو بیجا پور میں مقیم ہے اطلاع دی ہے کہ عادل خان قلعہ کے برج اور بارے کو مضبوط کر رہا ہے اور توپ خانہ کا بھی از سر نو انتظام کر رہا ہے ۔

حضرت ظل سبحانی : کمترین مریدان فدوی ، زمین خدمت بلب ادب بوسیدہ ، ذرہ آسا ، بعرض مقدس معلیٰ می رساند کہ دو منشور لامع النور ، اولین بخط دبیران عطارد رقم ، در جواب عرضداشت این مرید و دومین ، نگاشتۂ کلک گہر بار جواہر سلک ، با دو نقل فرامین مطاعہ و خلعت خاص مبارک ، کہ مصحوب قاضی عارف ، متواتر شرف صدور ارزانی داشتہ ، سرمایۂ افتخار و امتیاز این مرید گردید ۔ تسلیمات بندگی بجا آوردہ بوصول آن عطابائی شگرف ، سعادت اندوز گشت ۔

پیر و مرشد حقیقی ، سلامت ! این فدوی آخر روز مبارک دوشنبہ سیوم شہر حال کہ بورود فرمان عالی شان اخیر و عنایت خلعت سراپا مکرمت سرافرازی یافتہ بود ، باعتضاد تائیدات ربانی و توجہات باطن

۱- گلذار

فیض مواطن قبلهٔ دو جهانی ، از اورنگ آباد برآمده ، فردائی آن ، مقام ننموده ، کوچ بکوچ ، روانهٔ مقصد شد - انشاء الله تعالیٰ ، عنقریب بنواحئ گلکنده خواهد رسید - خانه زادِ اعلیٰ حضرت امروز که جمعهٔ پنجم ماه است ، داخلِ حیدر آباد شده -

قبلهٔ این مرید سلامت ! قطب الملک باوجودِ اطلاع بر مضمونِ نشانِ این مرید ، که قبل ازین ، بموجبِ حکمِ جهان مطیع ، باو ارسال داشته بود ، تا حال پسرِ میر جمله را ، رها نکرده - عرضداشتی که میرِ مذکور در جوابِ نشانِ این فدوی که مشتمل بر نویدِ عنایات و تفضلاتِ پادشاهی بود ، فرستاده روزِ مبارکِ مزبور رسید ، ترجمهٔ آن با این عرضداشت از نظرِ انور خواهد گذشت -

پیرِ دستگیرِ سلامت ! درینولا از عریضهٔ حاجبِ مقیمیٔ بیجا پور ، بوضوح پیوست که عادل خان اگرچه بحسبِ ظاهر چنان وامی نماید که او را بامداد و اعانتِ قطب الملک کاری نیست لیکن پنهانی در مقام تهیهٔ اسبابِ کمک درآمده ، مردمِ خود را بسرحدها تعین ساخته ، و جمعیت را (ص : ۶۸ ب) از جا بجا طلبیده در استحکامِ برج و بارهٔ قلعهٔ بیجا پور و سائرِ قلاعِ متعلقهٔ خود و سرانجامِ توپخانه بجداست و خان محمد غلام ، سرِ لشکرِ او ، که در ولایتِ کرناٹک می بود از انجا آمده باو ملحق شده ، در پیٔ جمعِ سپاه است و مدارِ کار بر دو رویٔ و نفاق گذاشته ، آنچه بر زبان او می گذرد ، دلش را ازان خبری نیست - امید از کرمِ ایزدِ متعال جل شانه چنان ست که این ناحق شناسان نا سپاس که سر از اطاعت و امتثالِ حکمِ معلیٰ پیچیده اند ، بوجهی از گران خوابِ غرور و پندار بیدار شده ، بپاداشِ اعمالِ خویش گرفتار آیند که من بعد ، احدی را مجالِ اندیشهٔ ارتکابِ خلافِ فرمان نماند -

ظلِ ظلیلِ خلافت و جهانبانی ، ابدی التظلیل بماناد !

——.o:——

الف ۱۱۵

اورنگ زیب بر سبیل استعجال گولکنڈہ کی طرف عازم سفر ہے۔ اسے خبر ملی ہے کہ والیٔ گولکنڈہ نے میر جملہ کے بیٹے کو اس کے خاندان سمیت رہا کر دیا ہے اور خود قلعہ گولکنڈہ میں پناہ گزین ہو گیا ہے۔ شہزادہ محمد سلطان نے حسین ساگر کے تالاب پر قیام کیا ہے اور گولکنڈہ کی فوج سے جھڑپیں شروع ہو گئی ہیں۔

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس وقت والیٔ گولکنڈہ نرغے میں آ گیا ہے۔ وہ بادشاہ کی خدمت میں الحاح و زاری سے عرضداشتیں ارسال کرے گا، بادشاہ انھیں درخور اعتنا نہ سمجھے۔

بحضرت ظل الٰہی: مرید اخلاص سرشت[1]، وظائف عقیدت و ارادت، از خلوص نیت بجا آوردہ، ذرہ مثال، بمسامع جاہ و جلال می رساند کہ این مرید بموجب حکم جہان مطاع، کوچ در کوچ طیٔ مسافت نمودہ و از اورنگ آباد تا ناندیر منزل ششم قرار دادہ، بسرعت روانہ بود کہ درین اثنا از عرضداشت خانہ زاد درگاہ والا بوضوح پیوست کہ بعد از رسیدن او بدومنزلئی حیدر آباد، قطب‌الملک پسر میر جملہ را، با متعلقانش کہ مقید بودند، از قید برآوردہ، بہ عبداللطیف حاجب مقیمی و ابوالقاسم و سید علی فرستادہای این مرید سپرد۔

از این جہت این فدوی، بخانہ زاد اعلیٰ حضرت نوشت کہ چون قطب الملک، پسر میر جملہ را رہا کردہ، او در نواحیٔ حیدرآباد، جائی مناسب سپاہیانہ اختیار نمودہ، بموجب حکم اقدس، تا رسیدن میر جملہ، در آن مکان توقف نماید از انجا کہ تا حال جواب عرضداشت این مرید کہ شب بیست دویم ربیع الاول، مصحوب محمد مراد یساول فرستادہ، شرف صدور نیافتہ بود، قصد آن داشت کہ بانتظار وصول فرمان لازم الاذعان، از آب گنگ گذشتہ، دوسہ روز مقام نماید۔

۱۔ سرست۔

و مطابق آنچه حال ، خبر رسید که قطب الملک پیش از وصولِ خاله زاد بنواحیٔ حیدر آباد ، متوہم و ہراسان گردیده ، شبِ چهار شنبه پنجم گریخته ، در قلعهٔ گلکنده متحصن گشت و فردائی که خانه زادِ اعلیٰ حضرت میخواست ، بر تالاب حسین ساگر[1] که از شهر یک و نیم کروه است فرود آمده ، نوعی که مامور است تا آمدنِ میر جمله در انجا بسر کرد ، قریب شش ہزار سوار و دو ازده ہزار پیاده تفنگچی وبان دار وغیره از ملازمانِ قطب الملک (ص : ۹۶ الف) ، در برابرِ لشکرِ فیروزی اثر درآمده ، آغاز شوخی و اظهارِ جرات و جسارت می نمایند و بیباکی را از حد برده پیش می آیند و باستعمالِ آلاتِ کار زار می پردازند و خانه زادِ حضرت ، از مشاہدهٔ این حالِ لا علاج ، افواج را توزک نموده ، پیش اُردو استاده ، محمد بیگ داروغهٔ توپخانهٔ این مریدرا ، باجمعی که ہراول شده بود ، به تنبیهِ آن کوته اندیشان برمی گمارد و آنها کثرتِ غنیم لئیم را ، بخاطر نیاورده ، جلوریز[2] ، خود را بآن مخذولان رسانیده بشعله[3] ہان و بندوق و ضربِ شمشیر آبدار ، دمار از روزگار آنها برمی آورندو چهار پنج ہزار بان و باروت وغیره ، اسبابِ آتش بازی بدست آورده آن بی عاقبتان را منهزم گردانیده ، تا دیوارِ پشتِ شهر در آمده و جمعی را مقتول و مجروح می سازند و ہنگامهٔ قتال وجدال امتداد یافته ، آخرالامر اولیائی دولتِ قرینِ فیروزی و نصرت ، معاودت کرده برتالاب مسطور منزل می نمایند ۔

ونیز مسموع گردید که عادل خانِ ناعاقبت اندیش ، افضل نام بهتیاره را که سرنوبت اندوله بود و الحال خانِ مذکور اورا پسر خوانده ، دولت کلانی باو داده با[4] پالزده بیست ہزار سوار ، بکومکِ قطب الملک فرستاده و او باہمراہان به بیست کروہیٔ حیدر آباد رسیده ۔

۱- شاعر -

۲- جلوه ریز -

۳- بشه -

۴- تا -

بنابران این مرید توقف را مصلحت ندیده از ناندیر کوچ نموده ، باعتضادِ عنایتِ الهی و توجهِ پیر و مرشدِ حقیقی ، عازم صوبِ گلکنده است و تا رسیدنِ میر جمله در آنجا بوده ـ

اگر حکمِ اشرف صادر گردد ، بتوفیق ربانی و اقبالِ لایزالِ قبله و کعبهٔ دوجهانی ، قطب الملک را باسهل وجهی (مطیع) ساخته ، تمامیٔ ولایتِ اورا که کیفیتِ آن بر ضمیرِ منیرِ خورشید نظیر هویداست ، بحوزهٔ تصرف و تسخیر خواهد آورد و درین ضمن ، اگر فرستاد هائی عادل خان رسیده ، ارادهٔ شورش نمایند ، انشاء الله تعالیٰ بدفع و تنبیه آنها نوعے که باید خواهد پرداخت ـ

و بر تقدیری که اعلیٰ حضرت باوجود صدورِ چنین ناحق شناسی و کافر نعمتی و ظهورِ این قسمِ تقصیری عظیم که قطب الملک کوته اندیش مرتکبِ آن گردیده و باعث برآن جز تمرد و عصیان ، امری دیگر نبوده و نیست ، بانتزاعِ مملکتِ او ، حکم بفرمایند ، جواهر و افیال و نقود و اجناسی که بعد از حبسِ پسرِ میر جمله ضبط نموده و بسرکارِ گردون مدار متعلق است و بیست و دو لک روپیه که از بقایائی پیشکشِ مقرری بر ذمهٔ او مانده ، با پیشکشِ خوبی ازوی گرفته ، مراجعت خواهد نمود ـ

لیکن چون هردو دنیا دارِ دکن نمی خواهند که میر جمله با این همه (ص : ۹ے ب) سامان و سرانجامیکه از هر قسم که دارد و بر خصوصیات آن مرزبوم مطلع است ، بدرگاهِ سپهر بارگاه برود و قطب الملک که قبل ازین ملا عبدالصمد وکیلِ خود را بعتبهٔ خلافت فرستاده ، بوساطتِ او ، بعضِ ملتمسات معروضه داشته و در اینوقت که کار براوتنگ گردیده و زوالِ ملک و دولتِ خود را برای العین می بیند ، وسائل انگیخته و از درِ عجز و الحاح در آمده ، درباب نجاتِ خویش ، عرائض بوالا درگاه ارسال خواهد داشت و تعهدات نموده ، التماسِ صدورِ فرمانِ عنایتِ مملکتی وسیع ، مشتملبر چندین قلاع و خزاین و دفاین که میر جمله بفراوان سعی و اهتام از زمیندارانِ کرناٹک مستخلص ساخته ، خواهد کرد و پذیرائی او در تمشیتِ این مهمِ عمده و آمدنِ میر مذکور محال است ـ

این مرید امید چناز دارد کہ تا رسیدنِ پسرِ موسیٰ الیہ و ظہورِ بعض مراتبِ دولتخواہی ، حصولِ ملتمساتِ او بتعویق افتد و عرض و التماسِ اہلِ غرض ، دربارۂ او مسموع نشود ، تا این مطلبِ سترگ کہ از اتفاقات حسنہ است ، موافقِ خواہشِ خاطرِ ملکوت ناظرِ مرشدِ کاملِ آگاہ دل کہ بدانشِ خدا داد وخردِ صواب اندیش از آغازِ ہرکار ، انجامِ آن را در می یابند ، صورت پذیرفتہ ، اضعاف آنچہ بتوسطِ وکلائی قطب الملک ، بعرضِ مقدس برسد ، بوجہی کہ اعلیٰ حضرت بہ پسندند و سببِ مجریٔ نیکو خدمتیٔ این فدوی گردد ، بحصول پیوندد ۔

و اگرچہ پیر و مرشدِ حقیقی ، بدولت و سعادت کیفیتِ این حسنِ اتفاق و قابو را ، بہتر از انچہ فکر و اندیشۂ مریدان و بندہا ، بدان تواند رسید ، میدانند و پیداست کہ پیش از آمدنِ میر جملہ کہ این مرید نشانہائی متواتر مصحوبِ معتمدان ، بطلبِ او فرستادہ ، وکلائی قطب الملکِ کافر نعمتِ عصیان کیش چگونہ در حضورِ اقدس رو خواہندیافت و ملتمساتِ دور ازکارِ او، چسان بعرضِ پذیرائی خواہد درآمد ۔ اما چون این مرید (خواست) کہ نتائج و ثمراتِ شایستہ ، بر این منصوبہ مترتب شود ، از اندیشۂ تاثیرِ مکر و تزویرِ محیلانِ نا دولتخواہ ، بعرضِ این مراتب ، مبادرت جست ۔

نیرِ عالم افروزِ خلافت از افقِ سعادت لامع بماناد !

——:o:——

الف ۱۱٦

اس خط میں اورنگ زیب مملکت گولکنڈہ میں پانی کی فراوانی ، ملک کی آبادانی اور کیفیت آب و ہوا کا نقشہ کھینچتا ہے ۔ ساری سر زمین میں ایک قطعۂ زمین بھی غیر مزروعہ نہیں ۔ والیٔ گولکنڈہ نے مغل لشکر کے راستے کے دیہات کی رعایا کو حکم دے دیا تھا کہ رعایا گاؤں خالی کرکے روپوش ہو جائے ۔

اورنگ زیب جہاں جہاں پہنچتا ہے رعایا کی استمالت کرتا ہے اور امن و امان قائم کرنے کے لیے تھانے بٹھاتا جاتا ہے ۔ اس خط

میں وہ قطب الملک کی ملکی اور مذہبی بدعنوانیوں کو تفصیل سے بیان کرتا ہے ۔ اس کا سب سے بڑا جرم یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو والیٔ ایران سے وابستہ کیا ہوا ہے ۔

اورنگ زیب کی رائے میں اس کا علاقہ ممالک محروسہ میں شامل کر لیا جائے ۔

بحضرت ظل الہی : مرید فدوی ، وظایف عقیدت و بندگی بجا آورده ، ذره مثال ، بمسامع جاه و جلال می رساند که این اخلاص سرشت ، کیفیت رسیدن خود و قصد بنادیر و توقف در آن مقام تا ورود جواب عرضداشتی که مصحوب محمد مراد یساول ارسال داشته و موجب توجه بصوب (ص : ۷۰ ب الف) گلکنده ، بجناح استعجال و صورت آنچه روز وصول خانه زاد والا درگاه ، بحوالیٔ بلدۂ حیدر آباد روئی داده ، از رفتن قطب الملک بقلعه و فرستادن جمعیت خود بمقابلۂ عساکر منصوره و شکست آن کوته اندیشان و تسخیر چنان بلدۂ مشحون باموال و امتعۂ فراوان ، مشتمل بر عمارات رفیع بنا و باغات با طراوت دلکشا که مسکن تجار مالدار و مجمع نفایس و نوادر ہر دیار است واز غایت معموری و وسعت ، عدیل بلاد عظیمۂ ہندوستان فیض نشان تواند بود و محافظت ساکنان آنجا ، از نہب و غارت افواج قاہره ، قبل ازین معروض داشته ، یحتمل که تا این وقت ، پیرایۂ وضوح گرفته باشد ۔

پیر دستگیر این مرید سلامت ! از خوبیهائی این سر زمین و وفور آب و آبادانی و کیفیت ہوائی نشاط افزا و کثرت مزروعات ، که در اثنائی طیٔ مراحل مشاہده نمود ، چه عرض کند ۔ ازان روز که داخل سرحد شده ، در منزلی چندین تالاب کلان و چشمہائی خوش گوار و آبہائی روان و مواضع و قریات معموره که بسیاری از مزرعہائی آباد ، بہریکی ازان متعلق است ، بنظر در آمد ۔

اگرچه رعایا ، بگفتۂ قطب الملک ترک اوطان مالوفه گفته فرار نموده اند ، لیکن یک قطعۂ زمین ، بی مزروع نیست ۔ ہرگاه این قسم ولایت زرخیز ، که در اکثر ممالک محروسۂ پادشاہی نظیر ندارد و بے شریک

وسہیم ' بدستِ این چنین کافرِ ناحق شناس افتادہ باشد ، نخوت و غرورِ او بجا است سبحان اللہ ۔ بیت :

رضوان کدۂ چنین برومند — ماندہ بکفِ زیانیٔ چند

این فدوی ، بقدرِ مقدور ، باستمالۂ رعایائی فراریٔ مواضعِ سرِ راہ کہ رجوع می آورند ، پرداختہ و جا بجا تھانہ ہا گزاشتہ ، پیش می رود و بعد از وصول بحیدر آباد ، بمقتضائی مصلحتِ وقت عمل نمودہ انشاء اللہ تعالیٰ ، باقبالِ لایزالِ پیر و مرشدِ حقیقی ، سزائی تمرد و عصیان و بیباکی و طغیانَ در کنارِ او خواہد گذاشت کہ سائرِ زیادہ سران کوتہ اندیش ، از دور و نزدیک ، عبرت پذیر گردند و غنایمِ موفورہ و نقود و اجناس نا محصورہ ، فتوحِ روزگارِ بندہائی درگاہِ آسمان جاہ شود ۔

قبلۂ دارینِ اینمرید سلامت ! ازانجا کہ قطب الملک از بے سعادتی و ادباریکہ گریبان گیر او گشتہ ، درین چندگاہ اوضاعی کہ نہ لائقِ مرزبانی و ملک داری ست ، پیش گرفتہ ، جور و عدوان را ازحد گزرانیدہ و دستِ تعدی و تطاول ، بعرض و مالِ مردم دراز ساختہ ۔ چنانچہ فریاد و فغانِ جمہورِ رعایائی و برایائی این ولایت و اہالی و موالیٔ حیدر آباد ، از نکایتِ ظلم و بیدادِ او (ص : ۰۷ ب) بآسمان رسیدہ ۔

و از وفورِ جہل و نادانی ، ترکِ سنت و اظہارِ بدعت را شعارِ خود ساختہ و رفض و سبِ اصحابِ کبار را ، کہ محض کفر و زندقہ است ، در قلمروِ خویش بمرتبۂ شایع گردانیدہ کہ خورد و بزرگِ آن دیار ، مذہب سنت و جماعت را گذاشتہ و طریقِ صواب را از دست دادہ ، علانیہ آنچہ نباید و نشاید ، می کنند و می گویند ۔

و بمقتضائی شریعتِ غرا ، بر ذمتِ ہمتِ پادشاہانِ اسلام و سلاطینِ والا اقتدارِ وافر احتشام ، واجب و متحتم است کہ اگر حاکمِ ناحیتی و والیٔ ولایتی ، از شاہ راہِ عدل و انصاف انحراف ورزیدہ ، خرمنِ عافیت و جمعیت گروہی از اصنافِ امم را ، کہ عنانِ داروگیر و زمامِ رتق و فتقِ آنہا ، بقبضۂ اختیارِ او بودہ باشد ، بآتشِ بیداد سوختہ ، ببادِ

عدوان بردہد و بہ ترویج رسوم ناشایستہ کہ مخالف قوانین شرعیہ تواند بود ، قیام نمودہ ، پاس مراتب ندارد ، شر او را از آنہا دفع ساختہ ، باعلای معالم دین مبین و احیائی سنت سید المرسلین ، افضل الصلوات و اکمل التحیات توجہ فرمایند ، تابدین وسیلہ ، نیکنام دنیا و آخرت شود ۔

و معہذا ، آن بدکیش نکوہیدہ اطوار ، باوجود آنکہ اباً عن جد پروردۂ نعمت این خاندان عظیم الشان و سراپا غرق مراحم و الطاف قبلۂ جہانیان است ، خود را برفتراک والئ ایران بستہ ، ہمہ وقت پیشکشہائی گران باو می فرستد و ہر سال چندین جہاز و کشتی پر از اسباب جدال و قتال ، بآن حدود ارسال داشتہ ، خواہان دولت سریع الزوال آن خسران مآل است و درین ہنگام ، از کم فرصتی و بے عافیتی ، بتقریب امتثال فرمان لازم الاذعان از پردہ برآمدہ و حقوق را بعقوق بدل ساختہ و اصلا رعایت آداب تورہ ننمودہ ، بانواج نصرت امتزاج بجنگ پیش آمدہ ، ازین ناسپاسی تغافل دربارۂ آن ناحق شناس ، از مصلحت دور و باعث مزید نخوت و غرور اوست ۔

در این وقت کہ چنین قابو بدست افتادہ ، یقین کہ انتزاع ملک و ولایت و تنبیہ و استیصال اوکہ متضمن مثوبات دینی و منافع دنیوی است ، مرضئ طبع مبارک اعلیٰ حضرت خواہد بود ۔ بعنایات ربانی امید واثق است کہ این مہم نوعی کہ باید صورت یافتہ ، موجب مسرت و بہجت دولتخواہان و مورث عبرت و ندامت معاندان گردد و آنچہ بخاطرہا خطور نکردہ ، بعرصۂ ظہور آید ۔

نیر عالم افروز خلافت ، از مطلع خاور دوام تابان بماناد !

—:o:—

الف ۱۱۷

یہ خط اس منشور کے جواب میں ہے جو ۲۲ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو ملا ۔ اورنگ زیب ابھی تک حیدر آباد نہیں پہنچا ۔

بحضرت ظل الهی : کمترین مریدان فدوی ، وظائف عقیدت و ارادت بجا آورده ، ذره صفت ، بعرض مقدس معلیٰ می رساند که این مرید روز یکشنبه ، بیست و سیوم شهر ربیع الثانی ، بوصول سعادت حصول منشور لامع النور ، سراسر نگاشتهٔ کلک دربار جواہر سلک که در جواب دو عرضداشت (ص : ۹ء [۱]) این فدوی ، مصحوب محمد امین گرز بردار ، صادر شده بود و بعطیهٔ خلعت خاص مبارک سرفراز گردیده ، تسلیمات بندگی و مراسم شکر عنایات قبله و کعبهٔ حقیقی بتقدیم رسانید و بر قدسی احکام آگہی یافت ۔

پیر دستگیر سلامت ! این عقیدت کیش ، حقیقت رسیدن خود بنادیر و ارادهٔ توقف در آن مکان تا ورود این فرمان لازم الاذعان و سبب عزیمت گلکنده ، بجناح استعجال و کیفیت آنچه روز رسیدن خانه زاد اعلیٰ حضرت ، بحوالیٔ حیدر آباد روی داده ، اخیر روز چهار شنبه دوازدہم ، مفصلاً بوالا درگاه عرضداشت نموده بمسامع جاه و جلال رسیده باشد ۔ درین ولا بعرض مقدماتی که بوقوع آمده ، مبادرت می نماید ۔

——:o:——

مناشیر بنام والیانِ دکن

ہمشیرہ قطب الملک کے نام

ب ۱

قطب الملک والیٔ گولکنڈہ کی بہن محمد عادل خان والیٔ بیجا پور کے نکاح میں تھی۔ یہ منشور محمد عادل خان کے انتقال پر بطورِ تعزیت لکھا گیا ہے۔ عادل خان کی وفات ۲۶ محرم ۱۰۶۷ھ کو ہوئی تھی۔ یہ مکتوب اس تاریخ کے بعد کا ہے۔

مناشیری کہ بہمشیرۂ قطب الملک حاکمِ گلکندہ یعنی زوجۂ محمد عادل خان حاکمِ بیجاپور و بقطب‌الملک نگارش یافته

عصمت پناه، عفت دستگاه، زینت افزائی ہودجِ عزت، انجمن آرائی شبستانِ دولت، ہمشیرۂ قطب سیائی شوکت و ابہت، عفیفۂ مکرمۂ محترمه، بدعواتِ وافیات و تحیات و ذاکیات، اختصاص یافته، معلوم نمایند که در این ولا از استماعِ قضیۂ نامرضیه وفاتِ عدالت و نصفت مرتبت که از دولت خواہانِ درگاهِ آسمان جاه، بونورِ عقیدت و ارادت، علمِ امتیاز می افراختند و نقدِ اخلاصِ ایشان، بمحکِ امتحان رسیده بود، خاطرِ گرامی، بغایت مکدر گردیده، از سنوحِ این واقعۂ ہایله و انتقالِ آن عمدۂ مخلصانِ نیکو خصال، تاسف تمام روئی داده۔ حق تعالیٰ آن مسافرِ ملکِ بقا را، غریقِ بحرِ بیکرانِ رحمت و غفرانِ خویش داشته، باز مانده ہا را، اجرِ چنین مصیبتی کرامت کناد۔

اگرچه در امثالِ این حوادث و نوایب، اختیارِ خود را بدستِ اصطبار سپردن و از جزع و فزع برکنار بودن، بسی دشوار است لیکن، ازانجا که این آمورِ ناگزیر، بتقدیرِ حیِ قدیر، واقعه می شود۔ و ہیچ آفریده را از تحملِ بارِ گران چاره نیست و تدبیرِ انسانی با قضائی یزدانی،

مقاومت نمی تواند نمود ـ بنابران مقتضائی[1] عبودیت و بندگی آنست کہ جہانیان ، در حینِ ظہورِ چنین قضایای کہ تدارکِ آن از حیطۂ قدرتِ بشری برون است ، بحبل المتینِ شکیبائی تمسک جستہ ، بارادۂ ایزدِ جہالیانِ جان آفرین ، راضی و خورسند باشند تا بوسیلۂ تحصیلِ خوشنودیٔ قادرِ علی الاطلاق ، از اجرِ ثوابِ آن ، در ہر دو سرائی بہرہ مند گردند بیت :

آفریدہ چہ کند گر نکشد بارِ قضا
کافرینش ہمہ در سلسلۂ قدرتِ اوست

یقین کہ آن مخدرۂ تتق عصمت و عفت نیز ، بحکم قضا رضا دادہ ، در این قضیۂ ملال افزا ، حزن و اندوہ را ، بخاطرِ خویش راہ نخواہد داد ، صبرِ جمیل را شعارِ خود ساختہ (ص : ۱۷ ب) بقدرِ آن ، امیدوارِ اجرِ جزیل خواہند بود و توجہِ خاطرِ عاطر را نسبت بخود ، روز افزون تصور خواہند نمود ـ

—:o:—

ب ۲

محمد عادل شاہ کی وفات پر اس کی بیگم جو بڑی صاحبہ کہلاتی تھی اور اس کے وزیر خان محمد کی کوشش سے علی عادل شاہ تخت پر بٹھایا گیا ـ اس خط سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد عادل خان کی بیوہ نے علی عادل شاہ کو صلح کرنے کی ترغیب دی ہے ـ بیجا پور کا سفیر جس کا نام اس مکتوب میں ابراہیم لکھا ہے ـ ابراہیم بچھتر خاں تھا ـ یہ سفیر اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہوا ـ ڈیڑھ کروڑ روپیہ پیشکش اور چند سرحدی قلعوں کو وا گزار کرنے پر صلح ہوئی ـ شاہجہان نے بھی اس کی منظوری دے دی ہے ـ

ہمشیرۂ قطب الملک : عفت قباب ، عصمت احتجاب ، زینت افزائی

---

۱ ـ بمقتضائی ـ

هودجِ عزت و رفعت ، حجله آرائی شبستانِ دولت و مکنت ، مخدره تتقِ عظمت ، مستورهٔ نقابِ حشمت ، همشیرهٔ محترمه مکرمهٔ قطبِ سپاٰنی شوکت و ابهت ، بتفقدات و تلطفات خاصِ فراوان ، بهجت و مسرت اندوخته ، معلوم نماید که عرضداشتِ آن عقیفهٔ عصمت آئین ، با عریضهٔ که موردِ الطافِ پادشاهی ، مصدرِ آدابِ خیر خواهی ، عمدهٔ مخاصانِ عقیدت نشان ، سزاوارِ مراحمِ بیکران ، شایستهٔ اشفاقِ بی پایان ، علی عادل خان ، از روی عاقبت بینی و مآل اندیشی ، مشتمل بر قبولِ احکامِ مطاعهٔ پیش گاهِ معلی که متضمنِ سعادات و باعثِ رستگاری و نجات ، مصحوبِ فضیلت مآب قابل الاحسان ، ابراهیم ، بدرگاه بارگاه ارسال داشته بود ، بتوسط سعادت اندوزان محفل فیض منزل ، از نظرِ انور اطهر گذشته ، موجبِ ظهورِ آثارِ عنایت و مرحمت در بارهٔ آنها گردید ، امرِ رفیع القدر عزِ نفاذ می یابد که چون آن موردِ الطافِ نا متناهی ، بدلالتِ بختِ بیدار و رهنمونی طالعِ سازگار ، قدم بشاہراہِ اطاعت و انقیاد گذاشته و بنورِ سعادت مندی ، صورتِ حال و مآل را ، در آئینهٔ خبرت و دوربینی مشاهده کردهٔ ، از تهیهٔ اسبابِ دشمن کامی و تیره سرانجامی ، مجتنب گشته و آن مخدره مکرمه نیز ، بصلاحِ کار و سودِ روزگارِ خود پی برده ، از روی عجز و الحاح ، درخواستِ انجاحِ مرامِ او نموده ، ـ

بنابران بمقتضائی مکرمتِ جبلی و عاطفتِ فطری ، حقوقِ خدماتِ سابقهٔ آن خاندان ، منظورِ نظرِ قدردانی داشته ، بر حالِ رعایا و برایائی آن مملکت رحم فرموده ملتمساتِ مقرون بصوابِ آن امارت و ایالت مرتبت را شرفِ قبول بخشیدیم و حقیقتِ دولتخواهی و بندگیٔ آنها را ، بحضورِ اقدسِ اعلیٰ معروض داشته ، فرمانِ عالی شان لازم الاذعان ، محتوی بر انجاحِ مطالب و مآربِ آن مهبطِ مکارمِ بیکران التماس نمودیم و تاوقتیکه ازانها امری منافیٔ اطاعت و انقیاد سرنزند ، انشاء الله تعالیٰ ، ازین جانب بجز عنایت و مرحمت چیزی بوقوع نخواهد آمد و در هر باب دستگیری فرموده ، کشتِ آمال و امانی آنها را ، سرسبز خواهیم ساخت ـ باید که آن حجله آرائی شبستانِ عزت ، بدین نویدِ پر امید ، مطمئن گردیده ، شکرِ این موهبتِ کبریٰ و عطیهٔ عظمیٰ که درِ متخیلهٔ

او نگذشته بود ، بجا آورد و قدرِ نعمتِ غیر مترقب را کہ گزین وسیلۂ فلاح و نجاح است دانستہ ، باظہارِ آثارِ سپاس گزاری پردازد تا از عنایات و توجہاتِ گونا گون (ص : ۲۰۷ الف) ، بہرہ مند گردیدہ ، کامیاب و کام روا باشد ۔

—:o:—

ب ۳

علی عادل شاہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ فی الحال ایک کروڑ روپیہ نقد جواہرات اور ہاتھی ارسال کر دے گا اور باقی کا پچاس لاکھ روپیہ دو سال میں ادا کر دے گا ۔ اورنگ زیب نے اسی سے قاضی نظاما کو جو صوبۂ دکن کا بخشی اور وقائع نویس ہے بیجا پور سے پیشکش لانے پر مامور کیا ہے۔ اس خط کے آخر میں دستخط خاص ہیں۔ یعنی اورنگ زیب نے ان سطور کا اضافہ دستِ خاص سے کیا ہے ۔ خط کا پہلا حصہ منشی الممالیک کا لکھا ہوا ہے ۔

ہمشیرۂ قطب الملک : ہمشیرۂ محترمہ قطبِ سپہرِ شوکت و ابہت ، بتفقدات و تلطفاتِ خاص ، بہجتِ بی نہایت و مسرتِ بی عنایت اندوختہ معلوم نماید کہ چون عدالت و نصفت مرتبت ، امارت و ایالت منزلت ، عمدۂ مخلصانِ عقیدت نشان ، سزاوار مراحمِ بیکران ، علی عادل خان تقبل نمودہ ، کہ از جملۂ پیشکشِ درگاہ معلی ، مبلغ یک کرور روپیہ ، از نقد و جواہر و افیال بالفعل ارسال دارد و پنجاہ لک روپیہ تتمہ را در دو سال ، بسرکارِ گردون مدار برساند ۔

و حکمِ اشرفِ اعلی ، عزِ نفاذ یافتہ بود کہ خیر الدیش قابل المرحمت و الاحسان قاضی نظاما را کہ بندۂ معتمدِ درگاہِ والا ست و از پیشگاہِ خلافت ، بخدمتِ بخشیگری و واقعہ نویسیِ صوبجاتِ دکن سرفراز است و نسبت بجنابِ سلطنت مآبِ عالی ، اخلاص و اعتقاد تمام دارد، تعین فرمائیم کہ مبلغِ مسطور را ، از نقد و جنس با خود بیاورد ۔ بناہران فرمانِ لازم الاذعان نمودہ ، موصی الیہ را شرفِ دستوری بخشیدیم کہ بانجا رسیدہ ، بتقدیم خدمتِ مرجوعہ پردازد و برخی از مطالبِ خفیہ را کہ بتقریرِ او

قول امت ، بآن نقاوهٔ اماجد کرام، سلالهٔ اکارم عظام ، زینت افزائی هودج عزت و رفعت ، ظاہر ساختہ ، خاطر ایشان را ، از عنایات و مراحم خاص مطمئن گرداند و گوش سعادت نیوش ایشان را بلآلئی کلمات قدمیه که در ہر باب ، بر زبان عاطفت ترجمان گذشته ، بیاراید و بمقتضای وفور رافت و شفقت، یک زوج پہنچی و یک اربسیٔ مرصع ، مصحوب او عنایت ورموده ، بجهت آن مخدرهٔ تتق عظمت ارسال داشتیم ۔

باید که آن عفت نقاب ، عصمت احتجاب ، ہمگی سعی مصروف آن سازد که مبلغ مذکور ، از نقد و جواہر نفیسهٔ گران بہائی بے عیب و فیلان خوب که شایستهٔ پسند بارگاه آسمان جاه تواند بود و تاحال ، اقبال از بیجا پور ، بدرگاه معلیٰ نرفته باشد ، بے توقف سر انجام یافته ، بمعرفت مشارٌ الیه برسد و مراجعت او بتعویق و تاخیر نانجامیده ، این مقدمه ہرچه زود تر صورت بیابد ۔ این معنی وسیلهٔ مجرائی دولتخواہی و موجب ظہور جوہر اخلاص و عقیدت مندیٔ آن مرکز دائره نیک اختری ، در حضور پر نور مقدس شده ، باعث ازدیاد مواد اعطاف پیشگاه خلافت گردد ۔

شرح دستخط

آن عقیدهٔ مخدره بمضمون متین این نشان مرحمت عنوان ، بہجت فراوان اندوخته ، قدر این دستگیری رابداند و فراخور صدق اخلاص ، امیدوار عنایت روز افزون برده ، توجه خاص مارا ، شامل حال و کافل آمال خود شناسد ۔

——:o:——

ب ۴

یہ خط اس زمانہ کا ہے جب شاہجہان علیل ہوگیا تھا اور تمام اختیارات دارا شکوہ کے ہاتھ میں آ گئے تھے ۔ شروع میں اورنگ زیب کو ڈر تھا کہ کہیں دارا شکوہ کی فوج دریائے نربدا کو پار کرکے دکن کا رخ نہ کرے ۔ اس لیے اس نے ایک لشکر محمد سلطان کے ماتحت برہان پور کو روانہ کر دیا ہے اور خود بھی اسی جانب روانہ ہونے کا ارادہ کر رہا ہے ۔ عادل شاہ کی بیوہ کو

لکھتا ہے کہ یہ سب کچھ اس لیے کیا جا رہا ہے کہ دکن کا علاقہ مخالفین کی زد و کشت سے محفوظ رہے۔ شہزادہ محمد سلطان یکم جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کو برھان پور کے لیے روانہ ہوا تھا۔ یہ مکتوب اس تاریخ کے بعد کا ہے۔

ہمشیرۂ قطب الملک: ہمشیرۂ محترمہ قطب سمائی شوکت و ابہت، بتفقدات بے پایان و تلطفات بیکران، اختصاص یافتہ معلوم نماید۔ عریضة الاخلاصی کہ مصحوب معتمد دولتخواہ قاضی نظاما مرسل بود، باعرضداشت عدالت و نصفت مرتبت، عمدۂ مخلصان عقیدت کیش، خلاصۂ متخصصان صلاح اندیش و عہد نامۂ موکد بایمان کثیر الایقان، بعز مطالعۂ گرامی رسیدہ، آگہی برکیفیت صدق نیت و صفائی طویت خاطر ملکوت ناظر را، بہجت فراوان بخشید۔ چون درین ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام، بمقتضائی رافت فطری و مروت جبلی، دفع سیل حوادث کہ از بدطینتیٔ میر جملہ رو بدیار دکن آوردہ، موجب انہدام بنیان دولت بیجاپور و گلکندہ بود، وجہ قصد والا گردیدہ۔ مطمح نظر اکسیر[1] اثر آنست کہ پائی سعادت برکاب نصرت در آوردہ، نگذاریم کہ لشکر ہندوستان از آب نربدہ عبور تواند نمود و غبار فتنہ و آشوب کہ از باد نفس مخالفان بلند شدہ، بآب تیغ آتش بار بندہائی ظفر شعار فرونشیند تا رعایا و برایا کہ ودایع بدایع الہی اند، از آسیب حوادث مصئون بودہ، اقاصی و ادانی را، اسباب جمعیت و کامرانی فراہم آید۔

بنابران فرزند سعادت مند کامگار نامدار عالیمقدار نوبادۂ بوستان سلطنت، گزین ثمرۂ عظمت، غرۂ ناصیۂ عزت و اقبال، قرۂ باصرہ ابہت و اجلال، والا گہر، سمی المکان، محمد سلطان را، بافواج فیروزی امتزاج، غرہ شہر جمادی الاولی، برسم منقلا بصوب برہانپور رخصت فرمودیم و دوازدہم ماہ، رایات عالیات نیز، محفوف بتائیدات بیغایات، بہ اینجانب

۱- اکثیر۔

شرف ارتفاع گرفت و فرزند ارجمند برخوردار گرامی تبار ، فروغ خاندان شوکت و کامگاری ، چراغ دودمان بختیاری ، ستوده خصال ، خجسته شیم ، سلطان محمد معظم را با جمعیتی شایسته تعین نمودیم که در دولت آباد بسربرده ، از بندوبست حدود این ولایت باخبر باشد و امید بکرم بیدریغ ایزد منان چنانست که عنقریب نسایم عنایات ازلی و توفیقات لم یزلی ، بر اعلام وافر الاحتشام اولیائی دولت ، لازم الدوام وزیده ، ریاض آمال و آمانی دولتخواهان خیر اندیش را ، طراوت افزاید واشعهٔ انوار اقبال لازوال ، برصحایف روزگار تافته ، بهار امن و امان جهان را ، از خار وجود منافقان بدکیش به سر آرد ۔[1]

آن حجله آرائی شبستان عزت که بمیامن دستگیری و مرحمت ما ، باقصی متمنیات فائز شده ، باعلیٰ مدارج کامرانی ترق نموده ، قدر اشفاق و الطاف بی اندازه را دالسته ، در پاس عهد و پیمان و استحکام قواعد آن مساعیٔ جمیله بظهور آورد و سلوک را (ص : ۳۷ الف) بنهجی قرار دهد که علامات صدق تعهدات آشکار گشته ، موجب ازدیاد مورد توجهات و عنایات شود و نخل عقیدت و دولتخواہی ، ثمرات دوست کامی بار آورد و ہمگی جد و جهد ، مصروف آن سازد که بهیچ وجه ، امری که منافیٔ اخلاص و خیر اندیشی تواند بود ، بوقوع نیامده ، غباری بر چهرهٔ آئینهٔ مصافات نه نشیند و خللی بقواعد عهود و مواثیق مجدده راه نیافته ، خلاف معهود و متقرر سرازند تا ثانی الحال که نیر سلطنت و اجلال ، از مطالع فضل و افضال ایزد متعال ، طلوع نموده ، عرصهٔ گیتی را بیار اید و صبح دولت بے زوال ، ساطع شده ، جهان افروزی از سر گیرد به نتائج دولتخواہی و نیکو بندگی کامیاب گشته ، سرخ رویٔ جاوید و نیکنامیٔ کونین حاصل تواند نمود و در غایت اعتبار و اقتدار زندگانی تواند کرد ۔ اظهار آثار وفاق و اتفاق و پاس عهد و میثاق را ، بهمین وسیله حصول مطالب و مآرب دارین انگاشته ، سر رشتهٔ بهبود حال و

۱۔ به سرآید ۔

مآل را ، از دست ند بد و مارا در ہمہ وقت ، متوجه انجاح مہام خود تصور نموده ، الطاف علیہ را ، کافل آمال خویش شناسد - از روئی وفور شفقت و عاطفت ، بعض اشیا بآن عفیفهٔ مکرمہ مرحمت فرموده ، مصحوب معتمد قابل الاحسان ، میرک سلطان ، ملازم درگاه اقبال نشان ، ارسال داشتیم ، بوصول آن سامی عطایا ، بہجت اندوز خواہد شد -

——:o:——

قطب الملک حاکم گولکنڈہ کے نام

ب ۵

یہ مکتوب خط (ب ۔ ۴) سے بہت پہلے کا ہے اور والیٔ گولکنڈہ کو اس وقت لکھا گیا ہے جب اورنگ زیب دوسری مرتبہ صوبیدار دکن مقرر ہوا ہے ۔ وہ اس پیشکش کا ذکر کرتا ہے جو قطب الملک نے روح اللہ کے ہاتھ بادشاہ کی خدمت میں بھیجی تھی ۔ اورنگ زیب اطلاع دے رہا ہے کہ اس نے عبداللطیف کو بطور حاجب یا سفیر مقرر کیا ہے ۔

به قطب الملک حاکم گلکنده : امارت پناه ، ارادت و عقیدت دستگاه ، عمدهٔ اماجدِ کرام ، سلالهٔ اکارمِ عظام ، نقاوهٔ خاندانِ عز و علا ، عضادهٔ دودمانِ مجد و اعتلا ، زبدهٔ مخلصانِ صلاح اندیشِ درگاهِ والا ، خلاصهٔ متخصصانِ سعادت کیشِ بارگاهِ معلیٰ ، موردِ الطافِ پادشاهی ، مصدرِ آدابِ خیر خواهی ، جوهرِ مرآتِ صفا و صفوت ، فروغِ ناصیهٔ دولت و رفعت ، سزاوارِ عواطفِ بیکران ، شایستهٔ الطافِ بے پایان ، المختص بمواهب الملک المنان ، قطب الملک ، بجلایلِ تلطفاتِ بیغایات و جزایلِ توجهاتِ بلانهایات ، مخصوص و مبتهج گشته ، بداند که بر اربابِ ذکا و فطنت و اصحاب دانش و خبرت ، مستور نیست که چون ارادهٔ قدیمهٔ جهانبان جهان آفرین ، عمت آلاؤه بصلاحِ حالِ طبقهٔ از طبقات آنام که ودایعِ بدایع آنحضرت اند ، تعلق پذیرد ، انتظامِ مهامِ آنها برائی ممالک آرائی و معدلت پیرائی یکی از سرفراز کردهای او منوط و مربوط می گردد تا آن تائید یافتهٔ درگاهِ صمدیت ، بتوفیقاتِ ازلی ، بمراسمِ داد گستری پرداخته ، در اشاعتِ انوار نصفت ، سعیٔ مشکور ، مبذول دارد وکافهٔ برایا را ، در مهادِ امن و عافیت پرورش (ص : ۳۷ ب) نموده ،

بنیانِ جور وعدوان ، بسر پنجهٔ سیاست براندازد و اعلامِ عدالت و رعیت پروری بر افراختہ ، دامنِ حالِ ضعفا و زیر دستان ، از چنگِ اقویا و زبردستان ، خلاص سازد و بآن وسیلهٔ جلیله ، احرازِ سعادتِ دارین و استیعاب خیراتِ نشأتین نموده ، شایستهٔ عنایتِ داورِ حقیقی گردد و ذالک ہوالفوز العظیم ۔

مؤیدِ این حال و مبینِ این مقال آنکہ، درین ایامِ میمنت آغازِ خجستہ انجام ، اعلیٰ حضرتِ خلافت مرتبت ، پادشاہِ دین پناہ ، حق گزینِ حقیقت آگاہ ، خلیفهٔ زمین و زمان ، واسطهٔ امن و امان ، ظلِ ظلیلِ ایزدِ متعال ، نائبِ نبیلِ دادارِ بیهمال ، حاملِ امانتِ ربانی ، باعثِ فیضانِ عنایتِ رحمانی، عیارِ دانشِ کامل ، معیارِ حق و باطل ، مظهرِ اتم پروردگار ، رحمتِ اعمِ آفریدگار ، صفاوهٔ امتزاجِ عناصر و ارکان ، ذریعهٔ ارتباطِ ادوار و اکوان ، شرفِ گوہرِ بنی آدم ، ناظمِ لظامِ عالم ، موسسِ شریعتِ غرا ، ہادیٔ طریقتِ بیضا ، سکندر جاه ظل الله ، پیر و مرشدِ حقیقی ، زمامِ رتق و فتقِ مہاتِ مملکتِ دکن و لظم و نسقِ معاملاتِ آنجا ، بقبضهٔ اختیارِ ما سپرده اند و الویهٔ ظفر پیرایهٔ سلطانی ، درکنفِ حفظ و تائیدِ یزدانی ، سایهٔ مرحمت ، برین دیار گسترده ، رونق افزائی دارالسرور برہانپور شد و فرِ ورودِ موکبِ نصرت قرین گشت ، آمالِ ساکنانِ این سر زمین را ، سرسبز و ریان ساخت ۔

انشاء الله تعالیٰ عنقریب ، عرصهٔ این مرزو بوم ، از فیضِ قدومِ خیرلزوم ، گلشنِ راحت و امنیت گشتہ ، مخلصان و نیک اندیشانِ بارگاهِ والا ، بالطافِ گوناگون ، مخصوص و شاد کام و اعدا و بدخواہانِ دولتِ جاوید بقا ، باقسامِ ہوان و خذلان گرفتار آمده ، منکوب و گمنام خواہند شد ۔

عرضداشتی کہ آن قطب الملکِ امارت و ایالت ، از غایتِ صدقِ عقیدت ، و نہایتِ خلوصِ ارادت ، مشتمل بر ادائی لوازمِ تہنیت با پیشکش ، مصحوبِ فضائل و کمالات دستگاہِ ملا روح الله ، بدرگاهِ اقبال و بارگاهِ اجلال ارسال داشتہ بودند ، در ہنگامیکہ خاطرِ اقدس

بمقتضائی وفور عاطفت ، خواهان اخبار بهجت آثار آن فروغ ناصیهٔ شوکت و رفعت بود ، بوساطت باریافتهائی محفل فیض منزل ، از نظر فرخنده اثر گذشته ، آگهی بر مضامین اخلاص تزئین آن ، سبب ازدیاد و انبساط خاطر عاطر گشت و جوهر صفائی طویت آن عمدهٔ اماجد کرام که هیچ چیز از نفائس و نوادر روزگار ، در نظر همت عالی نهمت ازان پسندیده تر نیست ، بمنصهٔ ظهور جلوه نمود -

از انجا که عنایات عمیم اعلیٰ حضرت ظل الهی و تفقدات جزیلهٔ ما ، دربارهٔ آن سلالهٔ (ص : ۳۰۷ الف) اکارم عظام و مراتب دولتخواهی و صلاح اندیشی آن نقاوهٔ دودمان عزوعلا ، نسبت بدرگاه سلاطین پناه ، افزون تر ازان ست که در حیز بیان گنجد - یقین که این معنی را از مغتنمات دانسته ، بهمین دستور ، در مراعات آن نتیجهٔ رضیه و طریقهٔ سنیه که از جلایل مواهب الهی دربارهٔ آن عضادهٔ خاندان مجد و اعتلا ، تواند بود ، مساعی جمیلهٔ مصروف داشته ، سپاس این منحت کبریٰ و شکر این عطیهٔ عظمی را ، متحتم خواهند ساخت -

چون مکنون ضمیر منیر آنست که کیفیت حالات آن جواهر صفا و صفوت ، کماهی بمسامع علیه رسیده ، یوماً فیوماً اساس اخلاص استحکام یابد و صورت عقیدت آن سزاوار اعطاف بیکران بادشاهی ، بر پیش گاه خلافت ، مکشوف تر گردد - بنابران از فرط التفات قدیم سیادت و نجابت پناه ، معتمد پسندیده خدمت ، میر جمله عبداللطیف را که از بندهائی با اخلاص ماست ، بحجابت تعین فرمودیم که در انجا بوده ، آن زبدهٔ اصحاب ملل را ، از حسن سلوک خود راضی دارد و احوال خیر مآل ایشان را ، از قرار واقع ، عرضداشت می نموده باشد -

از روی مزید تلطف ، طرهٔ مرصع باچند لفور اقمشه ، مصحوب او ، بآن عظمت سیائی امارت مرسل گشت - عنایات بیغایات اعلیٰ حضرت خلافت مرتبت و توجهات بلانهایات پیش گاه سلطنت را ، دربارهٔ خویش ، بدرجهٔ اعلیٰ و مرتبهٔ اقصیٰ تصور نموده ، دولتخواهیٔ بارگاه خلافت و

خیر اندیشیٔ درگاہِ عالی را ، سرمایۂ سعادت و بہبودِ دنیا و آخرت شناسد ۔ والسلام ۔

——:o:——

ب ٦

تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ خط مکتوب (ب - ۵) سے بعد کا ہے ۔ اور اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب پایاں گھاٹ کا نظم و نسق درست کرنے کے بعد برہان پور سے اورنگ آباد کو روانہ ہو رہا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب نے اپنے ہاتھ سے چند سطور کا اضافہ بھی کیا ہے ۔ اورنگ زیب برہان پور سے ۱٦ ذی الحج ۱۰٦۳ھ کو روانہ ہوا ۔

بہ قطب الملک حاکمِ گلکندہ : امارت و ایالت پناہ ، ارادت و عقیدت دست گاہ ، عمدۂ اماجدِ کرام ، سلالۂ اکارمِ عظام ، نقاوۂ دودمانِ مجد و اعتلا ، زبدۂ مخلصانِ صلاح اندیش ، خلاصۂ متخصصانِ سعادت کیش ، موردِ الطافِ پادشاہی ، مصدرِ آدابِ خیر خواہی ، جوہرِ مرأت صفا و صفوت ، فروغِ ناصیۂ دولت و رفعت ، سزاوارِ عواطفِ بیکران ، شایستۂ رحمتِ بے پایان ، المختص بمواہبِ مالک الملک ، قطب الملک ، بجلایل تلطفاتِ بیغایات و جزایلِ تفقداتِ بلا نہایات، مسرور و مبتہج گشتہ ، بدالند کہ عرضداشتِ آن امارت و ایالت مرتبت ، مشتمل بر تقدیمِ مراسمِ تہنیتِ ولادتِ باسعادتِ فرزند اقبال مند بجان پیوند، قرۂ باصرۂ حشمت و کامگاری ، غرۂ ناصیۂ عظمت و بختیاری کہ درین ہنگامِ فرخندہ فرجام ، بمحضِ فضلِ لامتناہیٔ الٰہی ، قدمِ میمنت توام ، بعرصۂ وجود گذاشتہ ، گلشنِ بہجت و مسرتِ اولیائی دولتِ ابد مدت را ، طراوت و نضارت[۱] بے اندازہ ارزانی داشتہ ، بوساطتِ بار یافتہائی محفلِ نیض منزل ، از نظرِ فیض اثر گذشتہ ، (ص : ۴۷ ب) موجبِ ازدیادِ التفات و عنایت ، نسبت بآن قطب الملکِ آبہت گشت ۔

۱- لطافت ۔

دادار بیهمال ، بیهمان ، سائرِ دولت خواهانِ درگاهِ والا را عموماً و آن خلاصهٔ مخلصان بارگاه معلی را خصوصاً ، از برکات قدوم خیرلزومِ آن نو بادهٔ بوستانِ سلطنت و اجلال ، بهره مند و کامیاب گرداناد !

وچون درین ولا خاطرِ دریا مقاطر ، از نظم و نسقِ مهماتِ ولایتِ پایان کمهات ، وا پرداخته ، پرتوِ توجه بر ضبط و ربطِ معاملاتِ بالائی کمهات انداخته ، بورودِ راياتِ ظفر آياتِ سلطانی ، در ضمانِ حفظ و تائیدِ یزدانی مصرع[1] ـ

بساعتی که شود مشتری بدان مسعود

از دارالسرورِ برهان پور ، بصوبِ با صوابِ اورنگ آباد خجسته بنیاد ، نهضت فرمود ـ فضائل پناه ، کمالات دستگاه ، ملا روح الله را که در پیشگاه عالی ، طرزِ خدمتِ او ، مستحن افتاده ، شرفِ رضامندیٔ واقفانِ بساطِ اقبال مناط ، حاصل کرده ، التماسِ دستوری نمود که آن سلالهٔ اکارمِ عظام را ، بگونا گونِ توجهاتِ و تفقداتِ ما ، برای العین مشاهده ، مستبشر و مستظهر ساخته ، خاطرِ عقیدت ماثرِ ایشان را ، بواجبی مطمئن گرداند ـ

بنابران مومی الیه را ، رخصت فرموده ، بمقتضائی فرطِ عنایت ، خلعتِ فاخره با پوستین خاصه مصحوبِ او ارسال داشتیم ـ یقین که آن دولت خواهِ وافر الاختصاص ، توجهاتِ خاصِ ما را ، نسبت بخود روز افزون دانسته ، اساسِ یک رنگی و اخلاص را ، پایهٔ بلند خواهند گذاشت و آئینهٔ سینهٔ وفا گنجینه را ، مطلقاً از غبارِ شکوک واوهام مصفا ساخته ، همگیٔ خاطرِ قدسی ماثر را ، متوجه اصلاحِ مهماتِ خویش تصور خواهند نمود ـ

شرح دستخط خاص

از مضمونِ اخلاص مشحونِ عرضداشتِ عدالت و نصفت پناه و تقریرِ نظر بیگ ، کیفیتِ حسنِ عقیدت و صفایٔ طویتِ ایشان ، بابلغ

۱ـ مصراع ـ

وجہی واضح گردیدہ ، موجبِ افزونیٔ عنایات و تلطفات خاصِ بی نہایتِ ما ، در بارۂ آن محیطِ بسیطِ ناموری شد ، بقدرِ اظہارِ آثارِ صدق و رسوخِ اعتقاد ، امیدوارِ شمولِ الطاف و اعطافِ علیۂ ما بودہ ، خاطرِ خود را جمع دارند ۔

—:o:—

ب ۷

اورنگ زیب کا حاجب سید عبداللطیف گولکنڈہ پہنچ گیا ہے ۔ اس نے شکایت کی ہے کہ والیٔ گولکنڈہ کے افسر بقایاجات پیشکش کے ادا کرنے میں لیت و لعل کر رہے ہیں - اورنگ زیب زور دے رہا ہے کہ پیشکش جلد بھجوا دی جائے نیز وہ بادشاہ کے اس حکم کی بھی اطلاع دیتا ہے کہ گولکنڈہ کی آٹھ لاکھ کی پیشکش میں سے چار لاکھ کی رقم کے ہاتھی لیے جائیں ۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر سالانہ پیشکش کو یک مشت ادا کرنے میں دشواری ہے تو اسے قسطوں میں ادا کر دیا جائے ۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو چند اضلاع جو مغلیہ سرحد سے ملحق ہیں ان کو مغلیہ حکومت کے دیوان خالصہ کے سپرد کر دیا جائے تاکہ ان کی آمدنی سے پیشکش کی ادائیگی ہوسکے ۔
مسولی پٹم (مچھلی پٹن) کی بندرگاہ اس زمانے میں مملکت گولکنڈہ میں شامل تھی ۔ یہ شہر پہلے سے ہی چھینٹ وغیرہ کے لیے مشہور رہا ہے ۔ اورنگ زیب نے بادشاہ کے ایک ملازم کو وہاں سے چھینٹ قلم کا کپڑا تیار کرانے کے لیے بھیجا ہے ۔ اس ملازم کا نام نصیر ہے اور یہ برہانپور میں کارخانہ شاہی کا نگران ہے - قطب الملک کو لکھا گیا ہے کہ اسے ضروری سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔

بہ قطب الملک حاکمِ گلکندہ : مجلائلِ تلطفاتِ بیغایات و جزائلِ تفقدات بلا نہایات ، عزِ استظہار و شرفِ استبشار یافتہ ، بدانند کہ دریں ولا ، از عرایضِ سیادت و نجابت مرتبت ، میر عبداللطیف ، بمسامعِ اقبال مجامع رسید کہ ظاہرا و کلائی آن مرکز دایرۂ نیک اختری ، تاحال ، بقایای پیشکشِ خالصۂ شریفہ را کہ برائی تحصیلِ آن ، از پیشگاہِ عالی (۱۸) میر مومن

الیه ، تاکیدات بلیغه رفته ، صورت نداده ، در سرانجام آن مساهله می
و وفای وعده را پاس نداشته ، بدفع الوقت روز می گزرانند ـ وقوع
مقدمه (ص : ۵۰) بغایت مستبعد نمود ـ چه ازان قطب سیائی شوک
ابهت عجب است که باوجود دعوی بندگی و عقیدت و ظهور گونا
مرحمت و عنایات ، که نتیجه حسن ارادت و صفائی طویت و پایه ا
قدر و منزلت ایشان است ، باین معنی راضی شده ، قبح و رکاکت آن
بخاطر نیاورده اند ـ

مقتضائی صدق اخلاص و عبودیت چنان بود که وجه پیشکش د
جهان پناه ، پیش از میعاد ، بخزانه عامره رسیده ، احتیاج باظهار طلب
شد ـ علی الخصوص درین هنگام فرخنده انجام که الویه نصرت پیر
سلطانی ، سایه سعادت پیرایه ، بر ساحت این مملکت انداخته و از ر
نهایت لطف و عنایت ، سیادت پناه ، مشار الیه ، بمجابت آنجا تعین گ
که کشت آمال آن محیط بسیط اجلال را ، برشحات نوید عاطف
تلطفات خاص ، تازه و سرسبز ساخته ، اساس یکرنگی و اختصاص قد
استحکام جدید بخشید تا نتائج آن بظهور پیوسته ، موجب امتیاز و سر بلن
ایشان گردد و از انجا که تجویز امثال این امور ، منافی رسوخ بندگ
ارادت آن فروغ ناصیه حشمت است ، یقین که از راه دوربینی که سع
مندی ، عبارت ازان تواند بود ، عمال کار متفطن شده و مباشران مه
خود را بتقصیری که در این باب نموده اند و فی الحقیقت خلاف دولتخوا
آن سلاله اکارم عظام است ، مخاطب ساخته نوعی قرار خواهند داد
تتمه پیشکش سابق بزودی رو براه گشته ، مصحوب معتمد شجاعت ش
ابراهیم بیگ ملازم سرکار نامدار که بجهت تحصیل آن مبلغ دستوری یا
بحضور پرنور برسد و وجوه پیشکش حال ، از موعد در نگذشته ام
دران نرود ـ

و چون درین وقت ، حکم جهان مطاع ، آفتاب شعاع ، شرف
یافته که ''من بعد از جمله هشت لک روپیه که آن امارت و ایالت پ
هر سال بسرکار عالمیان مدار می رسانند ، عوض نصف زر فیل نر و

ارسال دارند ۔" باید کہ از آئندہ ، مطابقِ یرلیغِ اقدسِ اعلیٰ بعمل آوردہ ، سال بسال چہار لک روپیہ نقد و چہار لک روپیہ را فیل می فرستادہ باشند و اگر ایصالِ زر و نقد ، بیک دفعہ آسان نباشد ، بحسبِ وصول ، سال را قسط مقرر کنند و بر تقدیری کہ آن طریق نیز دشوار نماید ، موافقِ آن مبلغ ، چند پرگنہ از جملہ پرگناتِ ولایتِ متعلقۂ خویش ، کہ بحدودِ ممالک محروسہ قریب باشد ، جدا ساختہ ، بخالصۂ شریفہ بسپارند تا عمالِ سرکارِ بادشاہی ، سال بسال تحصیل می کردہ باشند ۔ علی ای حالٍ ، بیش ازین تعطل و امہال درین وادی ، گنجائش ندارد و احتراز از آن بر ذمۂ صدقِ عبودیت لازم ۔

دیگر بران عمدۂ اماجد (ص : ۰۷ ب) کرام مستور نماند کہ چون مستحسن الخدمت خردمند کہ خانہ زادِ درگاہِ والا ست ، برای فرمایشِ چھینٹ قلم کار و اہتمامِ آن کارخانہ بہ بندر مچھلی پٹن تعین شدہ ، بدان صوب میرسد ، گماشتہائی خود را کہ در بندرِ مسطور اند ، قدغن خواہند نمود کہ در سرانجامِ عملہ و فعلہ کہ از قدیم تعلق بکارخانۂ بادشاہی دارند و سائرِ ضروریاتی ، کہ او را در تقدیمِ خدمتِ مرجوعہ بآن حاجت شود کوتاہی نورزیدہ ، سر رشتۂ حسنِ سلوک را نسبت باو از دست ندہند ۔ والسلام

——:o:——

ب ۸

بادشاہ کی طرف سے حکم آیا ہے کہ کسی ملازم خاص کو سری رنگ راپل کرناٹک کے راجہ کے حالات کی تحقیق کے لیے بھیجا جائے ۔ اورنگ زیب اس خط کے ذریعے قطب الملک کو ہدایت کرتا ہے کہ بادشاہ کے ملازم محمد سوہن کو حدود مملکت سے گزرنے کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بتلطفاتِ جلیلۂ بیعنایت و تفقداتِ جزیلۂ بی نہایت ، عزِ استبشار و شرفِ اظہار یافتہ ، بدانند کہ عرضداشتِ آن

شوکت و ابهت پناه که در این ولا با اوربسی و انگشتری نگین الماس ، مصحوب معتمد شجاعت شعار ، ابراهیم بیک ارسال داشته بودند ، بوساطت سعادت اندوزان بزم حضور موفورالسرور ، از نظر خجسته اثر گذشته ، اطلاع بر مضامین اخلاص تزئین آن ، موجب ازدیاد عنایت و مرحمت ، نسبت بآن ایالت و مکنت منزلت - و آنچه از صدق عقیدت و ارادت خویش ، که بجناب سلطنت مآب عالی دارند و بدلالت دولت توفیق ، تجدید تشئید مبانی آن یافته اند ، مندرج بود ، در مرآت ضمیر منیر که مطرح اشراقات غیبی و مهبط الهامات لاریبی است ، بتازگی جلوهٔ ظهور نمود - یقین که بهمین نمط در استحکام قواعد صفائی اعتقاد و حسن اخلاص کوشیده ، نوعی بمراعات این سجیهٔ رضیه و شیوهٔ مرضیه خواهند پرداخت که روز بروز آثار آن هویدا گشته ، سبب مزید طراوت و افزونی نضارت گلشن آمال و امانی آن خلاصهٔ خاندان حشمت و اجلال شود -

بران عمدهٔ اماجد کرام ، مخفی و محتجب نماند که چون سری رنگ رایل کرناتک ، بوسیلهٔ انسلاک ، در زمرهٔ سعادت فرجام اسلام ، التجا بدرگاه سلاطین پناه ، که قبلهٔ حاجات ناموران دوران است آورده ، قبل ازین برهمنی از معتمدان خود را با عرضداشت و برخی پیشکش ببارگاه سلطانی فرستاده ، تعهد پیشکشهائی گران ، از نقود و اجناس نموده بود و این معنی معروض پیشگاه خلافت گردید - حکم جهان مطاع ، آفتاب شعاع ، واجب الاتباع ، پیرایهٔ نفاذ یافته که یکی از بندهائی بادشاهی ، که تعین خدمت فیض موهبت ما اند ، برائی تحقیق تعهدات او ، بدان صوب رخصت شود تا بر ارادهٔ مومی الیه ، واقف گشته ، حقیقت را بموقف عرض مقدس معلی رساند و بعد ازان بطریقی که مجدداً یرلیغ گیتی مطاع بصدور پیوندد مطابق آن عمل نموده آید -

بنابران درین هنگام خیر انجام ، اطاعتاً لحکم الاقدس الاعلی ، معتمد قابل الرحمته و الاحسان (ص : ۷٦]) محمد مومن از حضور پرنور ، بولایت کرنالک دستوری یافته که بر ملتمسات و تعهدات زمیندار آنجا ، بواقعی آگاه شده ، کیفیت آن را از تقیر و تطمیر ، معروض دارد - مقتضائی خیر اندیشی

و دور اندیشی آنست که آن مرکزِ دائرهٔ نیک اختری که زبدهٔ مخلصان والا درگاه اند ، ملازمِ سرکارِ خاصهٔ شریفه را ، با ہمراہان از حدودِ متعلقهٔ ممالکتِ خویش ، بسلامت گذرانیده و فوجدارانِ خود را ، که دران سرحد متعین اند ، قدغنِ بلیغ نمایند که مشار" الیه را از حسنِ سلوک راضی داشته ، در حینِ ذہاب و ایاب شرایط و امداد و اعانتِ حسابی بتقدیم رسانند ـ از رویٔ رافت و شفقت ، اَربسی خاصه برائی مزیدِ امتیازِ آن محیطِ بسیطِ نامُوری ، مصحوبِ مومیٰ الیه مرحمت شده ـ

مراحمِ اعلیٰ حضرتِ خلافت مرتبت و عنایاتِ عالی را ، دربارهٔ خویش ، بدرجهٔ علیا و مرتبهٔ قصویٰ تصور نموده ، دولتخواہئی درگاہِ معلیٰ و خیر اندیشئی بارگاہِ ما را ، ذریعهٔ بہبودِ دنیا و آخرت انگارند ـ

——:o:——

ب ۹

یہ مکتوب ۱۰۶۳ھ کا ہے ـ قطب الملک نے پرانے عہد نامون اور مواثیق کی تجدید کا ارادہ ظاہر کیا ہے جس کے لیے محمد مومن کو گولکنڈہ بھیجا جا رہا ہے ـ

به قطب الملک بالقابه : معلومِ آن قطب الفلکِ امارت و ایالت باد که اگرچه خاطرِ دریا مقاطر ، از صدقِ عقیدت و صفائی طویتِ آن شوکت و ابہت مرتبت ، جمع است و ایشان را از خیر اندیشانِ راسخ الاعتقاد ، تصور می فرمائیم لیکن درینولا ، از تقریرِ معتمد ابراہیم بیگ ہویدا شد که آن عمدهٔ اکارمِ عظام ، برہنمونیٔ توفیق ، ارادهٔ تجدیدِ عہود و مواثیقِ قدیمه نموده ، بنابران ظہورِ این معنی ، موجبِ ازدیادِ توجہات خاص ، دربارهٔ ایشان گردید و معتمدِ قابل الاحسان ، محمد مومن که بندهٔ مزاج دان است ، مامور شد که خاطرِ اخلاص ماثرِ آن نقاوهٔ دود مانِ اعتلا را ، بر حسبِ خواہشِ آن مرکزِ دائرهٔ حشمت ، از تفقداتِ بی اندازهٔ ما ، اطمینانِ تمام بخشد ـ یقین که آن محیطِ بسیطِ ابہت ، مکنونِ خاطرِ ارادت

ذخایر خویش را ، با موصی الیہ بمیان آوردہ ، لوحِ سینہٴ وفاگنجینہ را ، از نقوشِ شک وریب مصفا ساختہ ، عنایاتِ ما را شاملِ حال و کافلِ آمالِ خود خواہند شناخت ۔ ۱۰۶۳ھ[1] از ہجرتِ مقدسہ قلمی شد ۔

—:o:—

الف ۱۰

اس بیے پہلے خط میں بادشاہ نے پہلے تو اورنگ زیب کو حکم دیا تھا کہ کسی ملازم خاص کو مزید تحقیقات کے لیے کرناٹک بھیجا جائے اور اس کے بعد خود ہی روک دیا اور اس کے ساتھ یہ بھی مزید ہدایت کی کہ راجہ کرناٹک کی رعایت اور سرپرستی کرنے کی بجائے اس موقعہ سے فائدہ اٹھایا جائے اور گولکنڈہ اور بیجاپور سے زیادہ سے زیادہ پیشکش اور تحائف وصول کیے جائیں ۔

اورنگ زیب سیاسی امور میں بلا کی فرزانگی رکھتا ہے ۔ وہ قطب الملک کو اس بات کا پتہ نہیں ہونے دیتا کہ خود بادشاہ نے محمد مومن کو کرناٹک بھیجنے سے منع کر دیا ہے بلکہ قطب الملک کو لکھتا ہے کہ تمہاری خاطر بادشاہ سے میں نے محمد مومن کی واپسی کی التماس کی ہے ۔ اسی دوران میں اگر تم بادشاہ کو کوئی عمدہ پیشکش بھیج دو تو تمہارا کرناٹک کے علاقے پر قبضہ کرنے کا مقصد زیادہ آسانی سے حاصل ہو جائے گا ۔

– بہ قطب الملک بالقابہ : بجلایلِ تلطفات و جزایلِ تفقدات ، مسرور و مبتہج گشتہ ، بدانند کہ اگرچہ خاطرِ قدسی مآثر ما را ، از اخلاص و عقیدت مندیٴ آن قطبِ سپہرِ شوکت و اُبہت ، ہمہ وقت ، جمعیتِ تمام حاصل است و ایشان را از خیر اندیشانِ بی ریائی یکرنگ ، تصور می فرمائیم لیکن درین ہنگامِ خجستہ انجام ، اولاً از عرضداشتِ معتمدِ شجاعت شعارِ محمد مومن ، کہ بعدِ ملاقاتِ آن مرکزِ دائرۂ نیک اختری و ایصالِ نشانِ فرخندہ عنوانِ مکرمت ترجمان و بازنمودنِ مقدمہ کہ باظہار آن نامور

---

[1] ۱۱۴۴ھ ۔

بود (ص : ۹۶ ب) حصولِ اطمینانِ جانبین ، بوالا درگاه ارسال داشته و ثانیاً از عریضهٔ الاخلاصِ آن عمدهٔ اماجدِ کرام ، که فی‌الحقیقت وثیقت نامه ایست ، مشتمل بر تجدیدِ عهد و پیمان و تشئیدِ مبانیٔ آن با پیمانِ تمام ایقان که اصالتاً و وکالتاً بمیان آمده ، خلوصِ ارادت و صفائی طویتِ آن امارت و ایالت مرتبت ، بواجبی هویدا شده - ازین معنی مسرتِ تازه و بهجتِ بی اندازه روی نمود - حق عز شانه همواره ، توفیقِ صدق و سداد ، در عمل و اعتقاد نصیب کناد - انشاء الله تعالیٰ ، من بعد ، همگی همتِ عالی نهمت ، متوجه آن خواهد بود که حدیقهٔ آمال و امانیٔ ایشان که شاید به رشحاتِ عنایات و تفضلاتِ خاص ، طراوت پذیر گشته ، مطالب و مآربِ آن محیطِ بسیطِ ناموری ، موافق و خواهشِ آرزوی ایشان ، صورتِ حصول می یافته باشند و پایهٔ قدر و منزلتِ آن جوهرِ مرآتِ صفا و صفوت ، بشمولِ توجهاتِ بی پایان و الطافِ نمایان ، از همسران گذشته ، در جمیع مواد ، کامیابِ مرادِ خود گردند و در پناهِ الطاف و مراحمِ سلطانی ، از حوادث ایمن بوده ، بکامرانی زندگانی نمایند -

یقین که آن نقاوهٔ دودمانِ اعتلا ، این رابطهٔ جلیله را ، که بمقتضائی سعادت مندیٔ جبلی حاصل کرده اند ، گزین وسیلهٔ حصولِ متمنیاتِ خویش انگاشته ، بقدرِ استقامت در شاه راهِ حسنِ عقیدت ، امیدوارِ تلطفاتِ خاص خواهند بود -

بر آن خلاصهٔ مخلصانِ بی ریا ، پوشیده نماند که چون آن سلالهٔ اکارمِ عظام ، برخی از ولایت و قلاعِ کرناٹک را ، بتصرفِ خویش در آورده اند ، دران باب آن[1] عدالت پناه از پیشگاه خلافت اجازتی حاصل نکرده ، بنابران از رویٔ فرطِ عاطفت و رافت ، بخاطرِ عاطر چنان پرتو صواب انداخته که اگر رفتنِ محمد مومنِ مذکور بسرحدِ کرناٹک که حسب الحکم الاقدس بمیان آمده ، موقوف گردد - نظر بمآلِ کارِ ایشان الاسب و اولیٰ است - رائی آن قطبِ فلکِ ایالت نیز ، اگر بر این معنیٰ قرار گیرد ، میتوان

---

۱ - ماند -

از درگاہِ معلیٰ ، التماسِ صدورِ حکمِ مراجعتِ او نمود ۔ در این صورت اگر بازای این مقدمہ عمدہ ، پیشکشی نمایانِ ، بوسیلہ ما بپارگاہِ والا ارسال دارند ، بحصولِ مقصد اقرب و باعثِ ازدیادِ توجہاتِ بادشاہی نسبت بایشان خواہد بود ۔ والسلام علی من اتبع الحق ظاہراً و باطناً ۔

شرحِ دستخط خاص

معلوم آن قطبِ فلکِ امارت و ایالت باد کہ اطلاع بر مضمونِ عریضۃ الاخلاص موجبِ ازدیادِ وثوق و اعتماد ، بر یکجہتی و حسنِ اعتقادِ (ص : ۷۷ ل) ایشان گردید ۔ انشاء اللہ تعالیٰ تا وقتی کہ آن مرکزِ دائرۂ نیک اختری ، بپاسِ لوازمِ خلوصِ عقیدت و اظہارِ مراسمِ صدقِ ارادت ، موفق بودہ ، ازین جادۂ قویم و منہجِ مستقیم ، انحراف نخواہند نمود ۔ ما نیز پرتوِ عنایات و تفقدات ، از حالِ ستودہ مآلِ ایشان دریغ نفرمودہ ، امداد و اعانت و حمایت و صیانتِ آن خلاصہ مخلصانِ سعادت کیش را ، ہمہ باب ، بر ذمتِ ہمتِ علیا متحتم خواہیم شناخت ۔ یہدی اللہ بنورہ من یشاء الی الصراط المستقیم ۔

—:o:—

ب ۱۱ ، ۱

محمد نصیر بادشاہ کے ملازم کو چھینٹ قلم کاری کے تیار کرانے اور ہاتھی خریدنے کے لیے مچھلی پٹن بھیجا جا رہا ہے ۔

قطب الملک کے ذمہ پیشکش میں سے ابھی تک ایک لاکھ روپیہ کی رقم قابل ادائیگی ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ یہ رقم محمد نصیر کو ادا کر دی جائے اور بندرگاہ کے متصدیوں کو ہدایت کر دی جائے کہ محمد نصیر کو اس کے کام میں امداد دیں ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بعنایاتِ بیغایات و توجہاتِ بے نہایات کہ مثمرِ گونا گون سعادات و برکات است ، مستظہر و مبتشر گشتہ معلوم نمایند کہ چون درینِ آوانِ میمنت اقتران ، معتمدِ قابل المرحمت و

الاحسان ، عہد النصیر ملازمِ سرکارِ نامدار دولت مدار کہ از بندہای بارگاہ سلطنت ، بقدمِ خدمت و مزید روشناسی امتیاز دارد ، تعین فرمودہ ایم کہ در بندر مچھلی پٹن بودہ ، باتباعِ اقبال و سر انجامِ اسبابِ قلم کاری می پرداختہ باشد ۔ از جملہ بقایائی پیشکشِ بادشاہی کہ بر ذمت آن امارت و ایالت مرتبت لازم الاداست ، مبلغ یک لک روپیہ باو تنخواہ شدہ کہ در وجہِ تہیہ فرمایشِ سرکارِ فیض آثار صرف نماید ۔

بنابران امرِ جلیل القدر از کمالِ وفورِ عاطفت و مرحمت ، شرفِ صدور می یابد کہ آن امجدِ کرام ، بمجرد رسیدنِ مشار" الیہ بحیدر آباد ، مبلغِ مسطور را بے تعلل و امہال ، تسلیمِ او نمودہ موقوف ندارند کہ ثانیاً حال بموجبِ قبض الوصولِ ملازمِ سرکارِ والا محسوب و مجری خواہد شد و بمتصدیانِ بندرِ مذکور از روی تاکید و قدغن بنویسند کہ کہ در امداد و اعانت و رعایتِ جانبِ موصیٰ الیہ خود را معاف نداشتہ ، سر رشتہ حسنِ سلوک را نسبت باو از دست ندہند و مقیانِ فیلان و کارگرانِ چھیت سازِ اول کہ اسبابِ فرمائش را پسندیدہ تمام توانند کرد ، باو راجع ساختہ درہیچ باب بتقصیر از خویش راضی نگردند ۔ بموجبِ امرِ عالی قدر ، کار بند شدہ اورا بزودی رخصت نمایند تا بصوبِ مقصد شتافتہ ، بمراسمِ خدمتِ مرجوعہ بہ پردازد و تفقدات و تلطفاتِ مارا ، دربارۂ خود روز افزون دانند والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

—:o:—

ب ۱۲

اس خط میں رقم پیشکش کے اس تفاوت کا ذکر ہے جو ہون سکہ کے زر مبادلہ میں اتار چڑھاؤ کی وجہ سے ہوگیا ہے ۔ نرخ تبادلہ ساڑھے چار روپیہ فی ہون کی بجائے پانچ روپیہ ہوگیا ہے ۔ پیشکش کے تعین کے وقت یہ طے ہوا تھا کہ یہ رقم ہون سکہ میں ادا ہوگی اور کل رقم دو لاکھ ہون قرار پائی تھی ۔ اس حساب سے اس رقم کی مقدار و لاکھ روپے سے بڑھ کر دس لاکھ ہوگئی ۔ لکھتا ہے کہ

پچھلے سالوں کے تفاوت کا بھی حساب کرکے اسے بھی خزانۂ عامرہ میں داخل کر دیں - اگر نقد رقم کا انتظام نہ ہو سکے تو اس قیمت کے ہاتھی بھجوا دیے جائیں -

به قطب الملک بالقابه : بجلائلِ مکارم و جزائلِ مراحم ، مسرور و مبتهج گشته بدانند که چون درین ولا بموقفِ عرضِ اقدس رسیده که نرخ هون در گلکنده ، سابقاً چهار و نیم روپیه بود در این ایام پنج روپیه است و فرمانِ عالی شانِ لازم الاذعان ، بوزارت دست گاه قابل الاحسان مرشد قلیخان زینتِ صدور یافته که عوض دولک هون (ص : ۷۷ ب) ، پیشکشِ مقرریٔ هر سالهٔ پادشاهی که بر ذمهٔ آن محیطِ بسیطِ ابهت و ناموری است ، در سالی که نرخ چهار و نیم روپیه بود نه لک روپیه والحال که پنج روپیه است ده لک روپیه بازیافت کند و در آیندهٔ نیز باز خواستِ وجه مذکور بدین وتیره نماید -

بنابران امرِ جلیل القدر ، پیرایهٔ ورود میگردد که هرگاه در هنگامِ تعینِ پیشکشِ درگاه سلاطین پناه بران قطب فلکِ امارت و ایالت ، جنس هون قرار یافته باشد ، چه در آنوقت اعلیٰ حضرتِ خلافت منزلت ظلِ الهی که جانهائی مریدان و بندهای فدائی نام نامی و اسم سامیٔ آن ذاتِ والا درجاتِ قدسی صفات در خور و سزاست ، بمقتضای مزیدِ لطف و عاطفت که همواره دربارهٔ عبودیت کیشان وارادت اندیشانِ آستانِ خواقین پاسبان میذول است ، از جمله چهار لک هون که آن حشمت و شوکت مرتبت ، هر سال بیٔی نظام می دادند ، دو لک هون معاف فرموده دیگر مقرر ساخته اند -

بایستی که آن خلاصهٔ مخلصانِ عتبهٔ علیائی خلافت ، لوازمِ حسنِ عقیدت و صفائی طویت را که نسبت بجنابِ عالمیان خاقانی ، موروثیٔ آن سلالهٔ اکارمِ عظام است ، پاس داشته ، جنسِ روپیه را ، مطابقِ نرخ هون ، بخزانهٔ عامرهٔ سرکارِ گردون مدار می رسانند تا اینمعنی نیز مثلِ سائرِ علاماتِ صدقِ ارادت و رسوخِ اخلاصِ آن زبدهٔ عقیدتمندانِ حق شناس ، که پیوسته باظهارِ آن ، سعادت اندوزِ دارین بوده و می باشند ،

برائی اثباتِ دعویِ خلوصِ دولتخواہی و خیر اندیشیٔ ایشان ، حجّتی تازہ می گردلد ـ

آکنون کہ آن عمدۂ اماجدِ اکرم ، بسرِ وقتِ این قسم مجرای کہ معیارِ نقدِ راستی و درستی تواند بود نرسید ، ازین مقدمہ غافل شد اند و پیر و مرشدِ دارین ، از فرطِ عنایت و التفاقی کہ بآن موردِ مراحمِ بیکرانِ بادشاہی مصروف است ، از راہِ ارشاد ، بشارعِ مستقیمِ بندگی ، پرتوِ توجہ بر اصلاحِ این سہو و نسیان انداختہ ، چنین حکم فرمودہ اند ـ طریقۂ مجردی و ہوشمندی آنست کہ بتدارکِ مافات پرداختہ ، بمجردِ اطلاعِ مودای یرلیغِ نفاذ قرینِ واجب الامتثال ، متصدیانِ مہماتِ خویش را تاکید کنند کہ تفاوتِ سنواتِ گذشتہ را بموجبی کہ از نوشتۂ وزارت دستگاہِ مشار'' الیہ معلوم خواہند نمود ، جنسِ روپیہ رو براہ ساختہ ، بخزانۂ عامرہ عاید گردانند واگر سرانجامِ نقد دشوار باشد ، عوضِ وجہِ تفاوت ، فیلانی کہ دست بہم دہد ، بقیمتِ وقت ، ارسال دارلد و از سالِ حال ، ہونِ پیشکش را ، موافقِ نرخی کہ رائجِ آنجا بودہ باشد ، بدستوری کہ قبل ازین مقرر شدہ . نصف روپیہ نقد و عوض نصف ، فیل می رسائیدہ باشند (ص : ۸۷ [ل]) ـ درین باب قدغنِ بلیغ دانستہ بمقتضائی حکمِ گیتی مطاع ، گردون مطیع بعمل آورند ـ

برآن نقاوۂ دودمانِ مجد و اعتلا ، پوشیدہ نماند کہ چون درین ہنگامِ خیر انجام ، سیادت مآب نجابت انتساب ، قابل التربیت ، میر عسکری را کہ از بندہائی معتمدِ بارگاہ سلطانی است ، بخدمتِ بادشاہ زادۂ جہان و جہانیان ، شاہزادہ عالم و عالمیان ، بصوب بنگالہ رخصت فرمودہ ایم و موصیِ الیہ مامور گشتہ این نشانِ عطوفت ترجمانِ مکرمت غران ، با تبرکی کہ از کمالِ شفقت و رافت ، بجہت وفورِ ابتہاج و مسرتِ ایشان از پیش گاہِ عالی، مرحمت شدہ ، بآن مصدرِ آدابِ خیر خواہی رسانیدہ ، از ہمان راہ بمقصد شتابد ـ

پیداست کہ آن عضادۂ خالدانِ عز و علا ، اورا بزودی روانۂ آن صوب ساختہ ، بفوجداران و گماشتہائی خود ، کہ دران حدود متعین اند ،

بتاکید خواہند نوشت کہ سعادت مآب مشار" الیہ را ، از حسن سلوک خویش ، راضی داشتہ ، امداد و اعانت حسابی در ہرباب بتقدیم رسانند ۔ مراحم سنیہ اعلیٰ حضرت ، خلافت مرتبت و عنایات جلیلہ خاص مارا ، دربارۂ خود ، بدرجہ علیا و مرتبہ قصوی تصور نمودہ ، استقامت برجادۂ عقیدت را ، ذریعہ بہبود دنیا و آخرت شناسند ۔ والسلام ۔

—:o:—

ب ۱۳

یہ خط اس زمانے کا ہے جب قطب الملک نے محمد امین پسر میر جملہ کو قلعہ میں نظر بند کر دیا تھا ۔ میر محمد سعید (میر جملہ) کو بادشاہ نے منصب پنج ہزاری پنج ہزار سوار سے سرفراز کیا ہے ۔

لکھتا ہے کہ بادشاہ نے قاضی عارف کو میر جملہ کے دربار میں حاضری کا فرمان دے کر بھیجا ہے ۔ اس کی متابعت میں اس کے لڑکے اور متعلقین کو آزاد کرکے بھجوا دیا جائے ورنہ شہزادہ سلطان محمد کو ایک لشکر کے ساتھ گولکنڈہ کے لیے تعین کر دیا جائے گا ۔ محمد امین کو ۲ صفر ۱۰۶۶ھ کو قید کیا گیا تھا ۔ قاضی محمد عارف کاشمیری بخشی دوم تھا ۔ بادشاہ نے اسے ۱۳ صفر ۱۰۶۶ھ کو میر جملہ کے لیے خلعت فاخرہ اور منصب کا فرمان دے کر روانہ کیا تھا ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بعنایات علیہ و توجہات سنیہ ، مسرور و مبتہج گشتہ ، بدانند کہ چون اعلیٰ حضرت خلافت منزلت ، ظل الہی ، پیر و مرشد حقیقی ، ادام اللہ ظلال دولتہ القاہرہ علی رؤس الانام ، از روی ذرہ پروری و قدر دانی ، سیادت[1] و نجابت مرتبت ، میر محمد سعید را ، در سلک بندہائی درگاہ سلاطین پناہ ، عز انسلاک بخشیدہ ، بعنایت منصب پنج ہزاری و پنجہزار سوار ، سرافراز و سربلند گردانیدہ اند ۔

حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نیاز یافتہ کہ معتمد درگاہ آسمان جاہ ، قابل العنایت والمرحمت ، قاضی عارف کہ بافرمان طلب میر

---

۱ ۔ سیاست ۔

مذکور ، از پیش گاهِ معلیٰ تعین گردیده ، اورا با پسر ابنائی عمش ، بحضورِ پر نورِ اقدس بیاورد و درین ولا ، از عرائضِ سیادت و نجابت پناه میر عبداللطیف، بمسامعِ علیه رسیده که آن قطبِ سمائی شوکت و ابهت باوجودِ اطلاع برقدغنیٔ مضامینِ نشانِ عالی شان ، که بمیر محمد امین ، خلفِ میرِ مشار[۱] الیه صادر شده بود و مومیٰ الیه آن حرزِ بازویٔ دولت را ، روزی که بقید درآمده بایشان نموده ، از سویٔ ادب نه اندیشیده ، اورا با متعلقان ، بقلعهٔ گلکنده فرستاده ، بضبطِ اموالِ آنها پرداخته اند و دستِ تعدی و تطاول ، بتوابع و لواحقِ میر مذکور دراز ساخته ، جمعیتی بر سرِ او نیز فرستاده ـ بنابران امر جلیل القدر (ص : ۸۷ ب) ، زینت صدور می یابد که بوقوعِ این جرأت و جسارت که مخالفِ قانونِ عقیدت و ارادت است ، ازان حشمت و ایالت دستگاه بغایت بعید نمود ـ بایستی از وخامتِ عاقبتِ این حرکت ، غفلت نورزیده اصلا تجویز آن نمی نمودند ـ اکنون باید که بمجردِ آگهی بر مضمونِ آن دیباچهٔ صحیفهٔ عزت و کرامت ، که فی الحقیقت منطوقِ یرلیغِ معلیٰ است ، پسر میر محمد سعید را ، بامتعلقانِ او و تمامی اموالِ آنها ، از نقود و جواہر و افیال که درین ایام بضبط درآورده اند ، مصحوبِ ملازمِ سرکارِ نامدار ، که حاملِ نشانِ خجسته عنوان است ، ببارگاهِ اقبال بفرستند و پس از رسیدنِ قاضی مومیٰ الیه و وصولِ منشور لامع النور که بآن عمدۂ مخلصانِ جنابِ خلافت مآب ، پیرایهٔ ورود گرفته ، میر معزالله را ، از عزیمتِ درگاہِ خواقین سجده گاه مانع نگردند و امتثالِ حکمِ ارفع اعلیٰ را متضمنِ سعاداتِ دو جهانی انگاشته و از کردۂ خویش ندامت گزیده ، باستعفائی تقصیری که از شامتِ نا[۱] دولتخواہانِ عافیت نیندیش واقع[۲] شده ، به پردازند و کار راجائی نرسانند که ثانی الحال تدارکِ آن بر ایشان دشوار گردد و پشیمانی رو بدہد ـ

چه اگر آن مرکزِ دائرۂ نیک اختری ، چشمِ بصیرت از جادۂ صواب پوشیده ، طریقِ اطاعت و فرمان برداری سلوک ندارند و در وادیٔ

۱- با ـ
۲- واقعه ـ

لقضِ عهد بادی شدہ و غاشیہٴ بندگی را از دوشِ سعادت انداختہ ، مطابق فرمودہ عمل ننماہند ، بموجبِ حکمِ گیتی مطاعِ لازم الاتباع ، فرزندِ سعادت مند برخوردار نامدارِ کامگار ، نونہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال ، گزین ثمرۂ دوحہٴ عظمت و اجلال ، والا گہر سمی‌المکان ، محمد سلطان را ، تعین خواہیم فرمود کہ بکلکندہ رسیدہ ، دمار از روزگارِ سکنہٴ آن دیار بر آورد و غبارِ آن مرز وبوم را ، بسمِ خارہ فرسائی بادپانِ فیروزی عنان ، بذروہٴ سپہرِ دوار رسانیدہ ، پنبہٴ غرور و پندار ، از گوشِ اہلِ غفلت ، برون آوردہ ، سزائی کفرانِ نعمت ، در کنارِ ناحق شناسان گذارد ـ

و یقین کہ آن زبدہٴ اماجدِ کرام کہ در این مدت ، بوسیلہٴ حسنِ ارادت و صدقِ عبودیت ، بمراتبِ رفیعہٴ دولت و ابہت فائز گردیدہ ، محسودِ امثال و اقران اند ، از شاہ راہِ صلاح و نجات ، انحراف نجستہ ، در تہیہٴ اسبابِ دشمن کامی و بد سر انجامیٴ خود سعی نخواہند ، نمود و بفکرِ مآل اندیش ، ہمداستان گشتہ ، باستقبالِ ادبار و نکبتِ خویش ، بقدمِ استعجال نخواہند شتافت والا ہرچہ بپندارِ خود بینند. یہدی اللہ بنورہ من یشاء والسلام علی من التبع الہدیٰ ـ

——:o:——

ب ۱۴

لہ اس عہد نامے کا متن ہے جو حیدرآباد فتح ہونے کے بعد قطب الملک کے ساتھ ہوا ـ قطب الملک کو اس کی والدہ کی وساطت سے درر گذ کیا گیا ـ عہد نامہ کے لیے جو طریق اختیار کیا گیا وہ یہ تھا کہ بادشاہ کے منصب داروں کے سامنے قطب الملک نے قرآن اٹھایا اور اپنے ہاتھ سے ایک عہد نامہ مہر لگا کر ان کے سپرد کیا ـ ان شرائط کے علاوہ جو اس عہد نامے میں مسطور ہیں یہ شرط بھی تھی کہ جو تحائف قطب الملک بادشاہ کی خدمت میں ارسال کرے گا ان کی قیمت اس کی پیش کش سے مجرا کر دی جائے گی ـ اس عہد نامے پر اورنگ زیب کی طرف سے دستخط اور پنجہٴ خاص کا نشان ہے ـ نقش پنجہ جو اصل مغلیہ فرامین پر آج بھی

دیکھا جا سکتا ہے - پورے ہاتھ کا نشان ہوتا تھا اور مہر اوزک کی طرح سرکاری کاغذات کے لیے سب سے اہم نشان تھا -

یہ عہد نامہ جمادی الاول کے اواخر یا جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ کے شروع میں ہوا -

"سواد منشوری کہ پس از تسخیر بلدۂ حیدر آباد و فراغ گوشمال قطب الملک بعنوان عہد نامہ مرقوم خامۂ عنبرین شمامہ گشتہ"

(ص : ۹۷ الف) امارت و ایالت پناہ ، ارادت و عقیدت دستگاہ ، عمدۂ اماجد عظام ، سلالۂ اکارم کرام ، نقاوۂ دودمان عز و علا ، عضادۂ خاندان مجد و اعتلا ، زبدۂ مخلصان صلاح اندیش درگاہ والا ، خاصۂ متخصصان سعادت کیش بارگاہ معلیٰ ، مورد التفات بادشاہی ، مصدر آداب خیر خواہی ، جوہر مرآت صفا و صفوت ، فروغ ناصیۂ دولت و رفعت ، سزاوار عواطف بیکران ، شایستۂ اشفاق بی پایان ، المختص بمواہب الملک المنان ، قطب الملک ، بتوجہات بیغایات و تلطفات بی نہایات ، مستظہر و مستبشر گشتہ بدانند کہ چون درین ہنگام ظفر آغاز نصرت انجام کہ رایات عالیات فیروزی آیات ، بموجب حکم جہان مطاع گیتی مطیع ، سایۂ سعادت بر ساحت بلدۂ حیدر آباد انداختہ ، آن نقاوۂ دودمان ایالت ، از زلالت و ہفواتی کہ باغوائی جماعۂ شقیۂ کوتہ اندیش از ایشان بوقوع آمدہ و ناہنجاری ہا کہ مردم آن امہت دستگاہ ، از روی کوتہ اندیشی و نادانی نمودہ بودند و پشیمان گردیدہ و بوسیلۂ نیاز و استغفار ، در مقام معذرت درآمدہ ، والدۂ ماجدۂ خود را ، بخدمت والا مرتبت فرستادہ و برہنمونی بخت ، توفیق تجدید عہود و مواثیق یافتہ ، ارکان بنیان عقیدت و ارادت موروثی و مکتسبی را ، بانواع ایمان کثیرالایقان مشید ساختہ ، برائی افزونی وثوق اعتماد ، در حضور خلاصۂ مخلصان محمد طاہر و فضائل مآب شیخ نظام ، ملازمان درگاہ والا ، بقران مجید و فرقان حمید قسم یاد کردہ ، وثیقۂ مشتمل بر تعہدات بمہر و خط خود ، بوکلائی سرکار نامدار سپردہ ، دعوی صدق اعتقاد و حسن انقیاد را ، کہ

لوعی سزد و شاید ، مبرهن گردانیده بودند و مقرر نموده که دامت الحیات ازین جادهٔ قویم و منهج مستقیم انحراف نورزیده ، نقد اخلاص و یک رنگی را بهیچ وجه مغشوش نسازند و از صمیم قلب ، باولیائی دولت موافق و باعدا مخالف باشند .

بنابران ، بمقتضائی شفقت جبلی و مرحمت فطری و جرم بخشی و عذر پذیری که شیمهٔ خاص این خاندان رفیع الشان است ، جراید تقصیرات آن عمدهٔ اماجد کرام را ، بآب عفو فروشسته و دست از انتزاع این ولایت باز داشته ، ایشان را بچنین عنایات نمایان و مکرمت بی پایان ، اختصاص بخشیدیم و از روی وفور لطف و عاطفت ، بر ذمهٔ همت علیا لازم گردانیدیم که تا آن زبدهٔ دولتخواهان صاف طویت ، بر ابن قول و قرار ثابت بوده ، از شاهراه متابعت و موافقت ، عدول و تجاوز جائز (ص : ۹۷ ب) ندارند ، در هر باب حمایت و اعانت ایشان فرموده ، نگذاریم که از مردم اطراف و جوانب ، آسیبی بملک متعلقهٔ آن خلاصهٔ وافی عقیدت برسد و اگر کسی ازانها بتغلب و زبردستی ، چیزی از ایشان بگیرد و ضرور شود ، افواج قاهره و عساکر منصوره را ، تعین ساخته ، از قرار واقع به تنبیه متغلبان و استرداد آنچه ایشان برائی دفع مضرت بآنها داده باشند ، به پردازیم و کشت امانی و آمال آن امارت منزلت را ، در جمیع احوال از سحاب مکرمت و افضال خود ، سرسبز و شاداب داشته ، سخنان اهل غرض را ، بی تحقیق در بارهٔ ایشان بسمع قبول اصغا فرمائیم و آن مرکز دائرهٔ نیک اختری را ، بمقتضائی کریمه لایکلف الله نفساً الا وسعها ، سوائی شروطی که در وثیقهٔ مسطوره مذکور است ، باموری که زیاده از قدرت ایشان بوده تکلیف نه نموده ، تحف و نفائسی که بدرگاه سلاطین پناه ارسال دارند ، قیمت آن را از جمله پیشکش مقرری هر سالهٔ پادشاهی ، بایشان مجرئ دهیم .

باید که آن مورد مراحم بیکران ، قدسی مضامین آن صحیفهٔ عزت و شرف را ، که عهد نامه ایست والا و بجهت مزید اطمینان آن قطب فلک شوکت ، حسب الالتماس ایشان ، مزین بدستخط مبارک و مجلی به نقش پنجهٔ خاص است ، از تغیر و تبدل مصئون و محروس شناخته و

بنوید این الطاف و عنایات ، مسرت ہائی تازہ و بہجتہائی بی اندازہ اندوختہ و در مراعات مراسم عہد و پیمان کماینبغی کوشیدہ ، فارغ البال و مطمئن خاطر باشند۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔

—:o:—

ب ۱۵

اس خط میں قطب الملک کو اس کے مواثیق اور عہدنامہ پر پابند رہنے کی تاکید کی گئی ہے اور التفات بے نہایت کا وعدہ کیا گیا ہے۔ اورنگ زیب گولکنڈہ سے ۱۹ جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ کو روانہ ہو گیا تھا۔ یہ خط اس تاریخ کے بعد کا ہے۔

بہ قطب الملک بالقابہ : معلوم آن خلاصۂ متخصصان وافی اخلاص باد کہ چون دربن ہنگام نصرت انجام ، عمدۂ اماجد کرام ، توفیق تجدید عہد و پیمان یافتہ ، قواعد آن را با ایمان سراسر ایقان ، مؤکد ساختہ اند و این معنی سبب ازدیاد مواد لطف و مہربانیٔ خاص ، دربارۂ ایشان گردیدہ ، بنابران از روئی وفور عاطفت ، بمقتضائی قضیۂ الماضی لایذکر ، زلات گذشتہ را کان لم یکن انگاشتہ ، مقرر فرمودیم کہ تا آن قطب فلک ایالت ، بر عہود و مواثیق خویش راسخ و ثابت باشند ، ایشان را مشمول مراحم و عنایات یکران گردانیدہ ، در جمیع امور و ہمگی اوقات مد و معاون باشیم و ببذل ملتمسات و انجاح حاجات آن نقاوۂ دودمان مجد و اعتلا ، انشاء اللہ تعالیٰ پرداختہ ، دقیقۂ از دقائق توجہات خاص الخاص ، دربارۂ ایشان ، نامرعی نگذاریم۔ یقین کہ من بعد از صمیم قلب ، بربن جادۂ قویم مستقیم بودہ ، سررشتۂ این دولت دوجہانی را ، از دست نخواہند داد و (ص : ۸۰ الف) خاطر اخلاص مآثر خود را ، بہمہ جہت جمع داشتہ ، التفات بی نہایت مارا ، نسبت بہ خویش ، روز افزون تصور خواہند فرمود۔

—:o:—

ب ۱٦

قطب الملک نے ۵ لاکھ ہون بقایائے پیشکش میں تخفیف کی درخواست کی ہے اور اس کے لیے اپنی والدہ کو واسطہ ٹھہرایا ہے ۔ اورنگ زیب نے ایک لاکھ ہون اس کی والدہ کے کہنے پر اور مزید ایک لاکھ ہون عروسہٴ محترمہ کی سفارش سے معاف کر دیے ہیں ۔ عروسہٴ محترمہ سے یہاں قطب الملک کی دختر مراد ہے جو فتح حیدر آباد کے بعد شہزادہ سلطان کے نکاح میں دی گئی تھی ۔
یہ خط ۱۹ جمادی الثانی ۱۰٦۹ھ کے بعد کا ہے ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : امارت و ایالت مرتبت ، خلاصہٴ مخلصان صافی طویت ، قطب فلک شوکت و ابہت ، بتوجہات خاص الخاص ، عز اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ چون درین ہنگام میمنت آغاز مسرت انجام ، کہ فیمابین روابط صوری و معنوی بوجہی کہ باید استوار گردیدہ ، ہمگی توجہ خاطر دریا مقاطر ، مصروف انواع رعایت بحال ایشان است والدۂ ماجدۂ آن زبدۂ خیر اندیشان ، در حضور پر نور ما برای تخفیف پیشکش التماس نمودند ، بنابران از جملہٴ پنج لک ہون کہ ادائی آن بوعدۂ سہ سال مقرر شدہ ، یک لک ہون ، حسب الالتماس آن عفیفہٴ مکرمہ و یک لک ہون باستدعای عروس محترمہٴ خود ، معاف فرمودیم ۔ اگر کمیت پیشکش بعرض مقدس نمی رسید ، در این وقت کہ بہار حصول آمانی و آمال ایشان است ، در این قسم مقدمات اصلا مضایقہ نمی رفت ۔ پیداست کہ پاس عہد و میثاق داشتہ و قدر این رابطہ را بواقعی شناختہ ، بعد ازین بموجب مقرر ، بی استصواب ما ، ہیچ امر نخواہند پرداخت و در جمیع ابواب ، بصواب دید ما عمل نمودہ ، با تاویل مموہہٴ اہل غرض از دور و نزدیک ، سر رشتہٴ صدق و اطاعت و انقیاد را از دست نخواہند داد ۔

والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

—:o:—

ب ۱۷

اس خط میں مقدمہ کرناٹک سے مراد قطب الملک کی یہ استدعا ہے کہ وہ علاقہ جس پر میر جملہ نے قبضہ کر لیا ہے ، اسے عنایت کر دیا جائے ۔ اورنگ زیب نے اس معاملہ کو اس وقت کے لیے ملتوی کر دیا ہے ۔ جب میر جملہ شاہجہان کی خدمت میں باریاب ہوگا ۔

به قطب الملک بالقابه : عمدهٔ متخصصانِ صافی طویت ، زبدهٔ خیر اندیشانِ وافی عقیدت ، قطبِ سپہرِ امارت و ایالت ، بتوجه و مهربانیٔ خاصِ بے اندازه ، فراوان مسرت اندوخته ، معلوم نمایند ـ نوشتجاتی که درینولا بصحبیهٔ محترمهٔ خود ، متواتر ارسال داشته بودند ، بانقلِ فرمانِ والا و نشانها و عرایضی که ایشان در جوابِ آن نگاشته اند ، از نظرِ انور گذشته ، مضامینِ آن مفصل و مشروح ، بوضوح پیوست و موجبِ مزید خورسندی و اطمینانِ خاطرِ عاطر، از رهگذر صدقِ ارادتِ آن عمدهٔ اربابِ دول گشته ، صورتِ حسنِ عقیدت و رسوخِ اخلاصِ ایشان ، بتازگی در مرآتِ ضمیرِ منیر پرتو انداخته ، سببِ وفورِ شفقت و التفات ، نسبت بآن زبدهٔ مخصوصان گردید ـ باید که پیوسته برجادهٔ قویم خلوصِ یکرنگی مستقیم بوده ، از منهجِ رسوخِ اعتقاد ، بهیچ وجه انحراف جائز ندارند که انشاء الله تعالیٰ ، نتائجِ آن عاجلاً و آجلاً ، بر روزگارِ فرخنده آثارِ ایشان ، عاید خواهد شد ـ مخفی نماند که چون مقدمهٔ کرناٹک ، موقوف بملازمت نمودنِ مشمولِ الطافِ بیکرانِ معظم خان استِ و ما آن عمدهٔ اماجدِ کرام را و آنچه (ص : ۸۰ ب) بایشان متعلق است ، بے مبالغه ، از خود تصور می نمائیم ـ انشاء الله تعالیٰ بعد ازان که خانِ موصیٰ الیه ، باستیلام سدهٔ سنیهٔ خلافت ، سعادت اندوز گردد ، درین باب نوعی بسعی مصروف خواهد شد که این مطلب بحسبِ خواهشِ ایشان از قوه بفعل آمده ، حق بمرکزِ خود قرار گیرد ، تا آن وقت از تمهید مقدماتِ این معنی غافل نباشند ـ جوابِ باقیٔ مطالبِ معروضه ، از مکاتیبِ صبیهٔ مکرمهٔ برخوردارِ خویش ، معلوم خواهند نمود ـ والسلام ـ

——:o:——

ب ۱۸

اس خط میں بھی کرناٹک کے معاملہ کا تذکرہ کیا ہے۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس معاملہ میں فکر نہ کریں۔ اس کو میں اپنا معاملہ سمجھتا ہوں اور اس کے سلجھانے کے لیے پوری توجہ دے رہا ہوں۔ قطب الملک نے کرناٹک کے علاقہ پر قبضہ کرنے کے لیے اپنے ملازم خاص عبدالجبار کو بھیج دیا ہے۔ چونکہ میر جملہ اس زمانے میں بادشاہ کے دربار میں تھا، اس لیے اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس معاملہ میں تعجیل نہ کی جائے۔ بلکہ ہو سکے تو عبدالجبار کو واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ ممکن ہے میر جملہ اس کو بہانہ بنا کر بادشاہ کو قطب الملک کے خلاف کر دے۔

به قطب الملک: بتوجهاتِ موفوره و تلطفاتِ غیر محصوره، بهجت اندوز گشته، معلوم نمایند. عریضهٔ الاخلاصی که بعد تمادیٔ ایام، بحضورِ سراسر سرور، ارسال داشته بودند، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده، صورتِ مطالبِ معروضه، در آئینهٔ ضمیرِ منیر منطبع گردید. برآن نقاوهٔ دودمانِ مجد و اعتلا پوشیده نماند که درباب مقدمهٔ کرناٹک و حصولِ این مامول، آنچه فرموده ایم، تغیرِ آن امکان ندارد و اصلا فتوری بدان راه نخواهد یافت. هرگاه ولایتِ متعلقهٔ ایشان را، در همه حال، از خود میدانسته باشیم. پیداست که همگی توجه و التفات، مصروفِ پیش رفتِ این مطالب خواهد بود. لیکن ازانجا که معظم خان، درین چند روز، بسعادتِ ملازمتِ اقدس می رسید و مذکورِ این مقدمه، درپیشگاهِ خلافت عیان خواهد آمد و بدونِ صدورِ حکمِ گیتی مطاع، تصرف درآن ولایت، از مصلحت دور می نماید. اگر این مهم بتانی ساخته آید پسندیده است. انشاء الله تعالیٰ عنقریب شاهدِ مدعیٰ بر وفقِ خواهش جلوه نما خواهد گشت.

فرستادنِ عبدالجبار باجمعی بدان طرف هر چند بیقین می دانیم که محض برائی ضبطِ ولایتِ قدیمه است، لیکن چون احتمالِ آن هست که ازین رهگزر، اختلالی در مهماتِ کرناٹک بهمرسد و خانِ مذکور اینمعنی

را دست آویزِ گفتگو ساخته ، بعرضِ مقدس رساند که ایشان کم فرصتی کرده ، پیش از ورود حکمِ معلیٰ ، معاملاتِ آنجا را برہم زدند و ظهورِ این ادا ، بر طبعِ مبارک گرانَ آمده ، متحیرِ تحیر شود که تدارکِ آن دشوار گردد ۔

بنابران ، مناسب چنان بود که در ہر باب ، این مقدار تعجیل بکار نمی رفت ۔ اکنون نیز اگر مقدور باشد ، ملازمِ خود را باہمرہاش ، از قصدِ آن صوب باز داشته روزی چند بتغافل بگذرانند تا این مقدمه ، بنہجی که پیش نہادِ ہمتِ علیائی ماست ، صورت بیابد ۔ بعضِ مراتب ، از نشانِ خاصی که نگاشتهٔ قلمِ قدسی رقم گردیده و مکتوبِ صبیهٔ محترمهٔ خود که حسب الحکمِ والاست ، آن خلاصهٔ مخلصان ، ظاہرِ خاطرِ اخلاص مآثر خود را بہمه جہت جمع دارند و الطاف و اشفاقِ مارا کافلِ کلِ آمالِ خویش تصور نموده، جمیع مدعیات و متمنیاتِ (ص : ۸۱ الف) ، بعنایتِ بیغایتِ مامیسرو محصل شناسند ۔

——:o:——

ب ۱۹

اگرچہ قطب الملک کا بادشاہ کے ساتھ سلسلۂ مراسلت اورنگ زیب کی معرفت قائم ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دربار میں اس کا وکیل ملا عبدالحمید دارا شکوہ سے بھی تعلقات قائم کیے ہے ۔ دارا شکوہ بھی تحائف اور نذرانے کے لالچ سے قطب الملک کی تائید و سفارش کے وعدے کرتا رہتا ہے ۔

اورنگ زیب اس دو عملی کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا ۔ اس نے اپنے ان جذبات کا اظہار اس خط میں بھی کیا ہے ۔ اس نے قطب الملک کی عرائض کو اس کے وکیل کے سپرد کر دیا ہے تاکہ اسے خود ہی ملا عبدالصمد کے پاس بھجوا دے ۔

به قطب الملک : بوفورِ توجہات و تلطفاتِ خاص ، مسرت اندوز گشته ، معلوم نمایند ۔ دو عرضداشتِ آن نقاوهٔ دودمانِ مجد و اعتلا ، که

اولین ازان ، نزد فدوی با اخلاص بهد طایر ارسال داشته بودند ، و دومین بعد وصول کرامت حصول دو قدسی صحیفه مرحمت عنوان ، مرسل بود ، بامکتوبی که نمومی الیه نگارش یافته و نقل عرایضی که ببارگاه خلافت و جناب نواب تقدس القاب مرقوم شده و عرضداشتی که باستدعای ایشان ، معتمد قابل الاحسان قباد بیگ ، بسدهٔ سنیه فرستاده ، متواتر ، بوساطت باریافتهای بزم حضور پر نور ، بعز مطالعه عالی رسیده ، مطالب معروضه مفصلاً بوضوح انجامید -

بران عمده مخلصان صافی طویت ، مستور نماندکه اگرچه همگی همت والا نهمت ، مصروف انجاح حاجات و بذل ملتمسات ایشان است و خواهش ملکوت ناظر آنکه روز بروز ، اسباب افزونی وسعت و بسطت مملکت آن قطب سپای شوکت و ابهت که فی الحقیقت تعلق باین جانب دارد ، آماده گردیده ، محال کرنانک نیز ، ضمیمه ولایت قدیمه ایشان شود و توجه عالی نوعی که باید بحصول این ماسول مبذول است -

لیکن ازانجا درینولا ، از عرضداشت وکیل جهان مدار بمسامع اقبال رسید که ملا عبدالصمد ، ملازم سرکار آن خلاصه خالدان عز و علا نوشته مشتمل بر التماس عنایت ولایت کرنانک ، بوساطت پادشاهزادهٔ کلان ، از نظر انور اعلیٰ حضرت ظل الهی گذرانیده بود ، حکم گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که تشخیص این مقدمه پیش از ملازمت نمودن خان رفیع مکان ، معظم خان صورت نخواهد یافت و اصل مطلب مدعی آنست - بهر طریق چه بتوسط ما وچه بمیانجی دیگری محصل و میسر گردد و بر تقدیری که عرائض مسطوره ، بوسیله وکلائی سرکار فیض آثار می گذشت ، مادران باب رسم سفارش عرضداشت می نمودیم ، البته این معنی موجب کدورت و آزردگی آن طرف شده ، بسعایت و برهمزدگی کار منجر می گشت و معهذا ، ملا عبدالصمد تا حال ، خود را ، فرش دربار پادشاهزادهٔ کلان و خانه متصدیان ایشان ، ساخته اصلا بوکیل سرکار نامدار ما رجوع نیاورده -

بنابران آن عرایض را بسید حاجب مقیمی آن امارت و ایالت پناه سپردیم که مصحوب قاصدان ایشان ، پیش مشار[1] الیه بفرستد تا ازین رہگذر اختلالی بمہم مطلوب راه نیابد ـ تخفیف مقدمه پیشکش جدید بر ساله بنمطی که معروض بود ، معلوم رائی خورشید ضیائی گردیده ، با آنکه حال حاصل ولایت را ـ کده (ص : ۸۱ ب) ، بیک لک هون نمی رسد ، ملتمس بمقتضائی وفور شفقت و عاطفت ، درجه پذیرائی یافت ـ لیکن از آن خلاصهٔ مخلصان واق عقیدت بغایت مستبعد نمود که پیش ازانکه از جناب عالی ، در وادی ادائی آن وجه ایما و اظهاری رفته باشد ، این مطلب را بدرگاه معالی معروض دارند ـ ہرگاه بخلاف گذشته ، الطاف و اعطاف جلیله، شامل حال و کافل آمال ایشان گردیده ، آثار آن ، بوجه اتم ظاہر می شده باشد و در جمیع اوقات، بذل ملتمسات آن محیط بسیط ناسوری را ، نصب العین ہمت علیا ساخته ، در ہیچ امری ، توجہات خاص را دریغ نفرموده باشیم ، تجویز امثال این مقدمات را که منافی طور عقیدت و اخلاص است ، برچه حمل توان کرد ـ

حسب التماس ایشان ، بشجاعت شعار شہامت وثار ، الله تردی بیگ ، ملازم سرکار نامدار که رتق و فتق مہمات باو متعلق است ، از روی تدغن نوشته شد که رعایا و اجاره داران محال متعلقهٔ متصله را بکره حمایت در انجا نگاه ندارد و از احداث پته[1] مجدد که موجب ویرانی پتهٔ سابق است ، دست کشیده ، پیرامن امری که سبب نقصان و خلل در معاملات پرگنات آن نواحی تواند بود ، نگردد ـ آن ولایت را نیز منسوب بسرکار فیض آثار دانسته ، بہیچ وجه از دقائق قانون قدیم ، تجاوز جائز ندارد ـ جواب مقدمهٔ چہار لک ہون و موضع مرچله از مطاوی والامثالی که بمعتمد خیر اندیش قباد بیگ شرف صدور گرفته ، بر ضمیر محبت تاثیر مودت پذیر ایشان ، ہویدا خواہد گشت ـ عنایات و توجہات مارا در ہمگی احوال ، کافل آمال خویش ، تصور نموده ، مراحم علیه و

۱- بتہیه ـ

مکارم ِ سنیہ را در جمیع اوقات ، شامل ِ حال ِ خیر مآل ِ خود شناسند ،
والسلام ۔

—— :o: ——

ب ۲۰

اورنگ زیب نے گولکنڈہ میں اپنے حاجب قباد بیگ کو اس کی
سہل انگاری اور سستی کی وجہ سے واپس بلا لیا ہے اور اس کی
بجائے احمد بیگ نجم ثانی کو مقرر کیا ہے ۔

بقطب الملک : بصنوف ِ توجہات و تلطفات ِ والا بہجت اندوز و
مسرت قرین گردیدہ ، معلوم نمایند کہ چون قابل المرحمت والاحسان ،
قباد بیگ ، بمراسم ِ خدمت ِ حجابت ِ آنجا ، نوعی کہ باید پرداختہ ، در
اجرائی احکام و تنفیذ ِ اوامر کہ در ہر باب باو صادر می شد ، مساہلہ و
مداہنہ می نمود ، ازین رہگذر سرانجام ِ بسی مطالب بتعویق افتادہ ، اکثر
مہمات ِ مرجوعہ ، بعنوان ِ شایستہ تمشیت نمی یافت ، بنابران مومی الیہ را
ازان خدمت عزل نمودہ ، بحضور ِ پر نور طلب داشتیم و معتمد ِ با اخلاص
سزا وار ِ عاطفت و احسان ، احمد بیگ نجم ِ ثانی ، ملازم ِ سرکار ِ نامدار کہ از
بندہائی قدیم الخدمت ِ ماست ، بجای او تعین فرمودیم ، تا مطابق ِ آنچہ
ارشاد یافتہ ، در تقدیم ِ خدمات ِ مرجوعہ بعمل آوردہ و آن عمدۂ اماجد ِ
کرام را ، از حسن ِ سلوک ِ خویش راضی داشتہ ، پیوستہ کیفیت ِ احوال ِ
خیر مآل ایشان را ، بامطالب و مآرب ِ حسابی کہ روی دہد ، بجناب ِ
سلطنت مآب (ص : ۸۶ الف) ، عرضداشت مینمودہ باشد ۔ از روی وفور ِ
مرحمت و فرط ِ عنایت ، یک دست اسلحہ از یراقہای خاصہ ، مصحوب ِ
او ، بآن خلاصۂ مخلصان ِ صافی طویت عطا فرمودیم ۔ بوصول ِ آن ، استظہار ِ
تازہ حاصل خواہند ، والسلام ۔

—— :o: ——

ب ۲۱

قطب الملک نے اپنے ملازمِ خاص عبدالجبار کو کرناٹک بھیج دیا ہے جہاں اس نے میر جملہ کے ملازمین کی جاگیر کے علاقے میں فتنہ و فساد کا بازار گرم کر دیا ہے۔

ادھر شاہجہان نے دو پرگنوں کے سوا تمام علاقہ میر جملہ کو انعام میں دے دیا ہے۔ اورنگ زیب اپنے ملازم اسماعیل بیگ کو بھیج رہا ہے تاکہ وہ قطب الملک کا خط لے کر عبدالجبار کے پاس جائے اور اسے وہاں سے حیدر آباد واپس لے آئے۔

بقطب الملک، بتوجهات موفوره و تلطفات نا محصوره مستبشر گشته، معلوم نمایند که اگرچه از عرضداشت آن خلاصهٔ مخلصان صمیمی، سمت وضوح گرفت که تعین عبدالجبار بصوب کرناٹک، محض برائی ضبط و نگاهبانیٔ محال ولایت قدیمه است و منازعه و مجادله مقصود نیست لیکن چون درین ولا از نوشتهٔ خواجه محمد عارف، ملازم سرکار خیرمدار بمولف عرض والا رسید که موصی الیه، باگماشتهای خان رفیع مکان، سعادت نشان، معظم خان محاربات نموده، هنگامهٔ شورش و فساد را گرم ساخت و بودن او با جمعیت در آن حدود، موجب اختلال و برهمزدگیٔ سهات آن ولایت است و از انجا که اعلی حضرت ظل الهی، مملکت کرناٹک را، سوائی دو پرگنه که از سوالف ایام بایشان متعلق بوده، بانعام خان مشار" الیه مرحمت فرموده اند و مناشیر مطاعه، درین باب بصدور پیوسته، محتمل که استماع خبر فتوری که ازین رهگذر، بمعاملات آنجا راه یافته، سبب بے عنایتی و عتاب و خطاب پیش گاه سلطنت نسبت بآن عمدهٔ اماجد کرام گردیده، کاربجائی رسد که تدارک پذیر نباشد و اصلاح آن بدشواری انجامد.

بنابران شجاعت شعار شهامت وثار، اسماعیل بیگ، ملازم سرکار نامدار را، دستوری دادیم که آن اسالت و ایالت پناه را دیده و نوشتهٔ ایشان را، بنام عبدالجبار گرفته، اورا با همراهان، بحیدر آباد بیاورد تا

آن خلاصهٔ مخلصان ، از تهمت و افترائی دیو مردم در کمین و این قسمِ مقدمات را در اینوقت ازخدا می خواهند ، بری الذمه گشته ، از باز خواستِ درگاهِ معلیٰ ایمن شوند ۔

مقتضائی خیریت و مآل اندیشی آنست که مطابقِ امرِ لازم الاتباع ، که باعث بر اصدارِ آن ، فرطِ شفقت و عاطفت است ، بعمل آورده ، از روی قدغن بموصی الیه بنویسد ، تا جمعی را ، بجهتِ نظم و نسقِ معاملاتِ محالِ متعلقهٔ ایشان ، در انجا گذاشته ، خود با تمامی جمعیتِ دیگر ، بی توقف مراجعت نماید ۔ مقدمهٔ بهم بعد ازانکه غبارش فرونشیند ، انشاء الله تعالیٰ بتوجهاتِ علیهٔ ما صورت خواهد یافت و هرگونه سعی که دران باب مبذول باید داشت ، بوقتش از قوه بفعل خواهد آمد ۔ ستیزهٔ بی هنگام ، ثمرهٔ بجز ندامت و پشیمانی ندارد ۔ والسلام۔

بعد تحریرِ این منشورِ لامع النور ، بموقفِ عرضِ والا رسید که آن عمدة الاماجد کشتبارا که زخمها برداشته ، در معرکه ماللہ بود ، دستگیر ساخته اند ۔ حکمِ گیتی مطاعِ عالم مطیع ، شرف نفاذ می یابد که چون موصی الیه ، از بندهائی دولتخواه درگاهِ جهان پناه (ص : ۸۲ ب) است و ولایتِ کرناٹک چنانچه در متن مندرج گردیده ، باز بدستورِ سابق ، در وجهِ انعامِ خانِ مشارٌ الیه مقرر شده ، باید که آن سلالة الاکارم ، قدم از دائرهٔ اطاعت و فرمانبرداری بیرون نگذاشته ، دست ازو باز دارد و بی توقف او را ، از قید برآورده بآئینِ لائق رخصت کند که بجائی خود رفته بمراسمِ خدمت گذاریٔ والا درگاه پردازد ۔ مطابقِ فرمودهٔ اشرف ، کاربند گشته از ارتکابِ خلافِ حکمِ لازم الاتباع ، اجتناب واجب شناسد تا از حوادث و نوائب مصئون بوده ، دشمن کام نشود :

——:o:——

ب ۲۲

قطب الملک نے محض اپنے ملازم عبدالجبار کو ہی کرناٹک نہیں بھیجا بلکہ میر جملہ کی ڈاک چوکی کی بھی ممانعت کر دی ہے ۔

بادشاہ نے اورنگ زیب کے نام فرمان جاری کر دیا ہے کہ قطب الملک پر زور دیا جائے کہ اپنے ملازمین کو کرناٹک سے واپس بلا لے اور ڈاک چوکی کا سلسلہ دوبارہ قائم کر دیا جائے۔ اس فرمان کی نقل قطب الملک کو بھی ارسال کی گئی ہے۔

به قطب الملک بالقابه : بعنایات و توجهات بی اندازه ، مسرور و مبتهج گشته ، معلوم نمایند که اگرچه قبل ازین ، بمقتضای وفور عاطفت و مرحمت مکرر ، بآن خلاصهٔ واقی عقیدت ، نگارش یافته بود که فرستادن عبدالجبار وغیره بصوب کرناٹک و منع ڈاک چوکی خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، پیش از تشخیص این مقدمه ، مناسب و لایق نیست و توقف و تامل در آن باب ، اولی و احوط است ۔ چه مبادا ثانی الحال ، خان مومی الیه این مراتب را ، بعنوانی که استماع آن موجب عتاب و خطاب پیشگاه خلافت تواند بود ، بعرض مقدس معلی رسانیده ، اعلی حضرت را برسر طیش نیاورند و تدارک آن دشوار شد ۔

لیکن از انجا که آن عمدهٔ اماجد کرام ، گوش حق نیوش باوامر مطاعه که باعث بر اصدار آن ، محض نصیحت و شفقت بود ، لینداخته مطابق آن نصائح سود مند و مواعظ بلند ، عامل نگردیدند و درین ولا آنچه بخاطر ملکوت ناظر خطور نموده بظهور انجامیده ، حکم جهان مطاع لازم الاتباع شرف نفاذ گرفت که ''نشان والا شان مشتمل بر باز داشتن ایشان ، از مزاحمت و ممانعت ڈاکچوکی خان مزبور و تاکید در وادی باز پس طلبیدن جمعی که بصوب کرناٹک رفته اند ، مصحوب محمد شریف یساول درگاه اعلی که از حضور مقدس برای نصب ڈاکچوکی تعین شده ، بآن امارت و ایالت پناه ارسال داریم ۔''

بنابران ، مجدداً زینت نگارش می یابد که چون آن ولایت از بارگاه کرم و سماحت ، بانعام لیک اختری دستور وزرای دوران مقرر گشته ، چنانچه از نقل والا منشوری که بآن مرکز دایره ، مصحوب فضایل اکتساب ، سزاوار لطف و مرحمت ، احمد سعید ، ملازم سرکار گردون مدار و ملا عبد الصمد ، حاجب ایشان بصدور پیوسته و با فرمان عاطفت ترجمان ،

سراسر معلیٰ بخط مبارک اشرف کہ بسماول مذکور آورده بود ، بخدمت ما فرستاده اند ، ہویدا خواہد شد ۔

و ہمگی توجہ اعلیٰ حضرت مصروف برآن ست کہ ولایت مسطوره بدستور قدیم در تصرف گماشتہای خان سعادت نشان (ص : ۸۳ ا) بوده ، فتوری بمہات آنجا راه نیابد ، باید کہ بیش ازین ، از مآل حال خود غفلت نورزیده و تبعات نافرمان برداری و ارتکاب خلاف گیتی مطاع را در نظر داشتہ ، فرستادہا را از آن طرف حیدر آباد طلب نمایند و در تردد ڈاک چوکی ، بالیقی کہ یرلیغ اعلیٰ نافذ گشتہ ، مضایقہ روانداراند تا از باز خواست بارگاه خلافت ایمن بوده دشمن کام نگردند ۔ کار آن ولایت از دست رفتہ سہل است ۔ از پیروی رضای پیر و مرشد حقیقی سرموئی تجاوز و انحراف جز ندارند کہ تا خشنودی آنحضرت را بہیچ وجہ علاج نمی توان کرد ۔ وخامت عاقبت آن پوشیده نیست ۔

یہدی اللہ بنوره من یشاء والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ ۔

——:o:——

ب ۲۳

یہ محمد عادل خاں کی وفات کا تعزیت نامہ ہے ۔ اس کا انتقال ۲ محرم ۱۰۶۵ھ کو ہوا تھا ۔

محمد عادل خاں قطب الملک کا رشتے میں بہنوئی تھا ۔ اورنگ زیب اس خط میں اس کی جانشینی کے معاملے پر بھی تبصرہ کرتا ہے اور اس حقیقت کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ خان محمد وزیر نے کس طرح ایک مجہول النسب لڑکے کو اس کا جانشین بنا دیا ہے ۔

بقطب الملک : بعنایات و توجہات خاص ، عز اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ وقوع سانحہ وفات عدالت و نصفت پناه کہ از دولتخواہان درگاه آسمان جاه ، بوفور عقیدت و ارادت شرف امتیاز داشتند ، خاطر اشفاق مآثر عالی ، بغایت متاثر ساخت و از استماع این قضیہ ناگزیر کہ

بتقدیرِ حیِ قدیر ، بر امیر و وزیر و غنی و فقیر و قوی و حقیرِ اصنافِ امم را شامل است ، تاسفِ تمام روئی داده ـ حق تعالیٰ آن مسافرِ ملکِ بقا را ، بعفو و رحمتِ بی دریغِ خویش ، قرین گرداناد ! از انجا که این جهانِ ناپایدارِ گذران ، عبرت گاهِ خردمندان است و هرچه درین نشاء کون و فساد ، از مکروه و مرغوب ، سانحه و حادث می شود ، مبنی است بر بسی از جلایلِ حکم و مصالح که جمالِ آن را ، بدیدهٔ بصیرت انتوان دید ـ یقین که آن محیطِ بسیطِ ابهت و ناموری که از خبرت و آگهی بنصیبهٔ وافی و بهرهٔ کافی رسیده اند ، در این واقعه ، بعروة الوثقی ، صبر جمیل که مورثِ گوناگونِ اجرِ جزیل است ، متمسک گردیده ، بتسلیه جمعی که دلاسائی آنها لازم است ، خواهند پرداخت ـ

بر آن عمدهٔ مخلصانِ صافی طویت ، پوشیده نماند که چون بمقتضای مزیدِ اعتمادی که بعدِ استحکامِ روابطِ صوری و معنوی ، بر صداقت و خیر اندیشیٔ ایشان بهم رسیده ، بر ذمتِ همتِ علیا لازم فرموده ایم که در معظم مهماتی که روی دهد ، بآن خلاصهٔ مخلصانِ راسخ العقیدت صلاح میدیده باشیم ـ

بنابران ، رائی صواب نمائی خورشید ضیاء ، چنین اقتضا فرمود که چون قبل ازین بعرضِ اقدسِ اعلیٰ رسیده که از صلبِ عدالت و نصفت دستگاه فرزندی نیست که جانشینِ آن مرحومِ مغفور تواند شد و آنچه درین ولا بسعئی خان محمد و گروهی دیگر ، در بیجا پور بظهور آمده ، منافیٔ آنست ـ این مقدمه را ، بآن خلاصهٔ مخلصانِ دولتخواه ، بر سبیلِ مشاورت بمیان آورده استفسار نمائیم که این نقشِ بی ثباتی که آن جماعه از راهِ کوته بینی بر آب زده اند ، بدونِ حکمِ (ص : ۸۳ ب) جهان مطاعِ عالم مطیع ، چگونه صورت خواهد بست و تدبیرِ این چیست و ایشان را چه بخاطر می رسد ـ مقتضایٔ صدقِ عقیدت و اخلاص آن‌که سلالهٔ اکارمِ عظام ، از فکرِ این کار ، غفلت نور زیده ، در اطرافِ جوانبِ آن را ، بنظرِ تامل و تدبر ملاحظه نموده ، از آنچه در این وادی بهمه جهت ، اصلح و اصوب دانند ، بی توقف عرضداشت کنند و از انجا که پس از نهضتِ موکبِ کشورکشایٔ

بادشاہی و تعین افواج قاہرہ بدان صوب ، کار دشوار خواہد شد و از عرایض وکیل دربار جہان مدار ہویدا گشتہ کہ بعد از استماع خبر رحلت عدالت پناہ ، اعلیٰ حضرت ظل الٰہی ، دستور وزرای دوران عمدۂ رفیع الشان محمد معظم خان را ، با عساکر منصورہ ، بدین صوب رخصت می فرمایند و متعاقب ، موکب معلیٰ نیز متوجہ این حدود خواہد گردید ۔ باید کہ در این باب ہرچہ بخاطر خیر اندیش ایشان برسد ، بزودی معروض دارند ۔ بعض مراتب از تقریر معتمد با اخلاص احمد بیگ کہ بحجابت مقیمی آنجا تعین شدہ و بایصال این قدسی صحیفہ مامور است ، معلوم خواہند نمود ۔

تلطفات و تفقدات بیغایات ما را ، دربارۂ خویش ، روز افزون شناسند ۔ وظیفۂ از دقائق مصافات وموالات کہ منتج گونا گون سعادات و برکات است ، فروگذاشتہ و اندیشۂ خلاف معہود را ، از کیش فتوت انگاشتہ ، برجادۂ رسوخ عقیدت و اخلاص ، مستقیم باشند ۔ والسلام ۔

——:o:——

ب ۲۴

میر جملہ شروع میں قطب الملک کا وزیر تھا ۔ اس نے گولکنڈہ کی فوج کی امداد سے کرناٹک کے ایک حصہ پر تسلط قائم کر لیا اور آہستہ آہستہ خود قابض ہو گیا ۔

قطب الملک کی برابر یہی کوشش ہے کہ یہ علاقہ اسے مل جائے ۔ وہ اس کے بارے میں اورنگ زیب کو برابر لکھ رہا ہے ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ میں نے تمہیں بار بار لکھا تھا کہ بادشاہ کی خدمت میں کچھ جواہر خوب اور نفائس مرغوب بھیجو ۔ لیکن تم نے دوسروں کے بہکانے سے ایک بات بھی نہیں سنی ۔ ادھر میر جملہ نے نہایت گراں بہا الماس و یاقوت بادشاہ کی نذر گزرانے ہیں ۔

اب چونکہ بادشاہ نے فرمان کے ذریعہ کرناٹک کو خان اعظم

میر جملہ کو عنایت کر دیا ہے ۔ اس لیے اورنگ زیب لکھتا ہے کہ کرناٹک کے بارے میں اسے جو عریضہ دربار میں بھیجنا ہو تو اسے اورنگ زیب کی معرفت بھیجنے کی بجائے دربار میں ارسال کرنا چاہیے ۔

بقطب الملک بالقابه : بعنایت بیغایت و عاطفت بے نہایت ، مسرت اندوز گشته ، معلوم نمایند۔ عریضه الاخلاصی که بعد وصول سعادت حصول نشان عالی شان موعظت عنوان ، بحضور فائض النور مرسل بود ، بتوسط بارپافتهائی محفل عزت و شرف ، از نظر خجسته اثر وفیض اثر گذشته ، صورت مطالب معروضه ، در مرآت کثیر التجلیات رائی خورشید ضیائی عطوفت اقتضا ، پرتو ظهور انداخت و عرضداشتی که درباب تقبل پانزده لک روپیه پیشکش برساله سوائی پیشکش تقرری ، بازای تفویض ولایت کرناٹک ، ببارگاه معلیٰ نموده اند ، با نقل آن رسید ۔

برآن عمدهٔ مخلصان دولتخواه محتجب نماند که اگرچه همگی همت حق طویت و تمامی نیت والا نهمت ، مصروف آنست که جمیع مقاصد و مآرب آن خلاصهٔ اخلاص منداں وافی عقیدت که قواعد اتحاد و یکجهتی را ، بیشتر از پیشتر ، استحکام داده ، مستعد شمول انواع تفقدات و تلطفات گردیده اند ، سمت انجاح یافته ، اسباب دوست کامی و کامرانی ایشان ، روز بروز آماده تر شود و حدایق آمالی آن محیط بسیط ناموری همواره ، از رشحات سحاب مکرمت ما طراوت تازه پذیرد ، و از اینجاست که بمقتضائی (ص : ۸۴ الف) وفور شفقت و مرحمت ، درحین ورود موکب نصرت قران ظفر اقتران ، در بلدهٔ حیدر آباد ، مکرراً بآن مرکز دائره نیک اختری ، پیغام می فرمودیم که از جواهر خوب و نفیس مرغوب هرچه دارند ، در وجه پیشکش پادشاهی بفرستند ، تا آن معنی وسیلهٔ خوشنودی اعلیٰ حضرت ظل الهی و سبب حصول آمال ایشان گردیده ، اعدی را مجال سخن نماند ۔

لیکن چون آن نقاوهٔ دودمان مجد و اعتلا ، در آن وقت ، گوش بسخنان هدایت ترجمان ما ، ننداختند ، باغوائی سفها ، توفیق

آن نیافتند و چیزی که فی الجمله شائستگیٔ پذیرائی طبعِ اقدس داشته باشد ، اصلا ظاہر نساختند و خانِ رفیع مکان دستورِ وزرائی دوران ، بعد ادراکِ سعادتِ ملازمتِ والا ، الماسهای گران بہا و یواقیت نفیسه و دیگر جواہرِ نوادر بسیار ، از نظرِ انورِ اطہر گذرانیده ، بدان تقریب ، ہرگونه مقدمات بمسامعِ جاه و جلال رسانیده ـ بنابران این مہم بجانبی که نبایست انجامید ـ اگر درآن ہنگام ، بموجبِ فرمودۀ والا عامل گشته، اندیشۀ مآلِ حال می نمودند ، چراچنین می شد ! اکنون که کار از تدبیر گذشته ، تدارکِ آن ، از حیزِ قدرتِ برون رفته ، اظہارِ این مراتب مفید نیست ـ

و ازانجا که فرمانِ لازم الاذعان ، مشتملبر عنایت ولایتِ کرناٹک بخانِ مشار الیه ، از پیش گاه خلافت ، مصحوبِ سیادت و نجابت مرتبت ، میر احمد ملازم سرکارِ گردون مدار و ملا عبدالصمد وکیلِ فہمیدۀ معتمدِ آن زبدۀ اماجدِ کرام ، بایشان صادر شده ، چنانچه نقلِ آن را قبل ازین فرستاده ایم[1] و عرضداشتی که آن قطبِ سپہرِ شوکت و ابہت ، درین باب بجنابِ معلی نموده اند ، پیش از اطلاع ، بر مضامینِ آن منشورِ لامع النور است ، چه به تقدیرِ آگہی از مطالبِ آن مثالِ خجسته مثال ، البته تجویزِ این مدعی نمی رفت ـ لہذا ارسالِ عریضۀ مذکوره را ، بدرگاهِ جہان پناه مناسب نداتستیم ـ ایشان اگر لائق دانند ، مارا مضایقه نیست ، بدستِ کسانِ خود بفرستند ـ

عرضداشتِ آن عمدۀ مخلصان که بعدِ استماعِ نویدِ مسرت افزا و مژدۀ بہجت پیرائی ترقیٔ مراتبِ عظمت و اقبال و تضاعفِ موادِ جاه و جلالِ ما که درین ہنگامِ خجسته فرجام ، از عنایاتِ بیغایاتِ پیر و مرشدِ حقیقی ، بمنصۀ ظہور آمده ، سرمایۀ نشاط و انبساطِ ہوا خواہان یکجہت گردیده ، مشتمل بر ادائی مراسمِ تہنیت و مبارکباد ، ارسال داشته بودند ، بعزِ امتیازِ مطالعۀ عالی رسیده ـ جوہرِ حسنِ عقیدت و صفائی طویتِ آن عضادۀ خاندانِ صفوت ، در پیش گاهِ خاطرِ ملکوت ناظر ، آشکار تر گشت ـ

۱- ام

اُمید بکرمِ الٰہی چنانست کہ روز بروز ، اخبارِ کامیابی و کامرانی ما سامعہ افروزِ اولیا و حسرت افزائی اعدا می شدہ باشد ۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

—:o:—

ب ۲۵

قطب الملک نے اورنگ زیب کو عریضہ بھیجا ہے کہ بقائے پیشکش کی ادائیگی کو کچھ عرصے کے لیے ملتوی کر دیا جائے ۔

اورنگ زیب کہتا ہے کہ اس کی ادائیگی کے بارے میں بادشاہ نے سخت تاکید کی ہے بلکہ اپنے خاص معتمد ملازم کو اس کام پر مقرر کیا ہے ۔ نوبت یہاں تک آ چکی ہے کہ بادشاہ نے میر جملہ کی سرکردگی میں ایک لشکر اس مقصد کے لیے تعین کیا ہے کہ قطب الملک کے ملازمین سے کرناٹک کو خالی کرائے ۔

بقطب الملک بالقابہ : (ص : ۸۳ ب) ۔ بوفورِ توجہ و التفاتِ خاطرِ قدسی مآثرِ فیض مظاہر ، مسرت اندوز و بہجت قرین گردیدہ ، معلوم نمایند کہ عریضہ الاخلاص آن عمدۂ دولتخواہان وافرالاختصاص ، بوساطتِ بارپافتگانِ محفلِ والا ، از نظرِ خجستہ اثر گذشتہ ، آنچہ در وادی توقیفِ تحصیلِ بقایائی پیشکش ، معروض داشتہ بودند پیرایہ وضوح گرفت ۔

امرِ رفیع القدر ، از مکمنِ عاطفت و رافت شرفِ صدور می یابد کہ التماسِ حصولِ این آرزوئی محیل ، از آن امارت و ایالت پناہ (کہ) بمزید رسائی و قباحت فہمی ، از ہم سرانِ خویش ، امتیاز دارند ، بغایت مستبعد نمود ۔ چہ ہرگاہ از پیش گاہ خلافت ، فرمان لازم الاذعان محتوی بر قدغن و تاکیدِ بلیغ درین باب ، بآن قطبِ سپہرِ شوکت و ابہت ، صادر شدہ و یکے از معتمدانِ درگاہِ معلیٰ ، برائی سر انجامِ این کار تعین گردیدہ باشد و وکلائی سرکارِ لامدار را ، اصلا درین مقدمات ، اختیاری نماندہ ، سعی این

مطلب چگونه پیش خواهد رفت و استدعائی آن چه لطف دارد ـ مکرراً ازین مقوله نگاشتن بعنی ندانست ـ

تا وقتی که سهمات آن مرکز دائرهٔ نیک اختری ، از اصلاح نگذشته بود ، ہرچه بمقتضائی شفقت و سہربانی در والا دیدهٔ عالی مناسب مینمود ، کرة بعد اُخری بایشان ارشاد فرموده ، بخاطر داشتیم که اگر آن نصائح بلند و مواعظ ارجمند را ، در گوش ہوش جا داده ، بموجب آن عمل نمایند ، بحسن تدبیر ، در بہبود کار و سود روزگار ایشان ، توجه مبذول داشته ، دقیقهٔ از دقایق امداد و اسعاد ، نامرعی نخواہیم گذاشت ـ

چون آن محیط بسیط ابہت و ناموری درآن وقت ، توفیق امتثال اوامر گرامی نیافته ، آب را از سراب فرق نکردند و صداقت را از عداوت باز ندانسته ، بمراسم حزم و احتیاط نپرداختند ، اکنون که از شامت لا دولتخواہان سفیه ، احکام مطاعهٔ بارگاه خلافت را که در باب عدم تعرض ولایت کرناتک ، متواتر زینت نفاذ یافته ، بقبول تلقی نکرده ، بدان سبب دریائی سہر پادشاہی ، بتلاطم در آوردند و سوانح آن حدود ، مفصلاً بعرض مقدس معلی رسیده ، افواج بحر امواج حضور پر نور اقدس ، بسرکردگی خان رفیع مکان ، دستور الوزرائی دوران ، تعین گردیده که مملکت موروثی ایشان را بی سپہر ساخته ، بدفع فتنهٔ که در ولایت متعلقهٔ خان مشار الیه بہم رسیده ، بردارند و جمعی را که مصدر جرأت و بے باکی شده اند ، بسزائی کردار ناہنجار خویش رسانیده ، خاک آن مرزو بوم بباد فنا بردہند ـ چنانچه این معنی عنقریب صورت وقوع خواہد یافت ـ مجال عرض این مطلب و تدارک تلافی مافات ازکجاست ؟

—:o:—

ب ۲٦

قطب الملک پیشکش کے بقایا کو ادا کرنے میں برابر لیت و لعل کر رہا ہے ـ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ بادشاہ کی طرف سے جو

لشکر تمہاری مملکت پر حملہ کرنے کے لیے تعینہ ہوا تھا اسے میں نے شہزادہ سلطان کی سفارش پر روک لیا ہے۔ لیکن اگر صورت حال یہی رہی تو تسخیر مملکت کا ارادہ پورا ہو کر رہے گا۔"

بقطب الملک بالقابہ : (ص : ۸۵ الف) بعنایات بیغایات و توجہات بی نہایت ، مستبشر گشتہ بدانند۔ عرضہ داشت آن عمدۂ اماجد کرام کہ درینولا بعد اطلاع برکیفیت اوامر مطاعہ پیشگاہ سلطنت کہ معتمد دولتخواہ ، احمد بیگ ، حاجب سرکار نامدار ، تبلیغ آن نمودہ بپارگاہ اقبال ارسال داشتہ بودند ، با عرایضی کہ قبل ازین مرسل گردیدہ ، متواتر بوساطت سعادت اندوزان بزم حضور پرنور ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ۔ مطالب معروضہ پیرایۂ وضوح گرفت۔

امر رفیع القدر شرف صدور می یابد کہ اگرچہ آن سلالۂ اکابر عظام ، قدر الطاف و اشفاق بی اندازۂ ما را ندانستہ ، باغوائی سفہائی کوتہ اندیش ، در اظہار آثار دوروئی و دو رنگی و تہیۂ اسباب وبال و نکال خویش تقصیر ننمودہ و ہفوات و زلات بی پایان کہ منافی قانون رسوخ عہد و پیمان است ، ازان مرکز دائرۂ لیک اختری سرزدہ ، مجدداً صرف ہمت حق طویت ، بہ تنبیہ و تادیب ایشان لازم مینمود۔ کار ازاں گذشتہ بود کہ تضرع و الحاح بہ تزویر آمیختہ را کہ متاع روئی دست اہل این دیار است ، وقعتی نہادہ ، از سر باز خواست بی روشی ہائی آن نقاوۂ دودمان شوکت و ابہت بگذریم۔ لیکن از انجا کہ عفو جرایم و پوزش پذیری کہ شیمۂ کریمۂ این خاندان رفیع البنیان عظیم الشان است و این سجیۂ رضیہ و خلق پسندیدۂ بمثابۂ در طبع مبارک عالی مرکوز شدہ کہ تقصیرات بندہا اگر بہ بزرگی کوہی باشد ، در جنب جرم بخشی ، وزن کاہی ندارد و ہرگز از لذت عفو ، بحلاوت انتقام نپرداختہ ، حتی الامکان راضی نیستم کہ بتازگی ، بنیان دولت آن خلاصۂ ارباب دول ، از صدمات قہرمان مجاہدان ظفر قران ، منہدم گردیدہ ، خاک آن مرز و بوم ، از وصول سم ستوران عساکر قاہرہ بباد فنا برود و آتش نہب و غارت ، تر و خشک آن سرزمین را بسوزاند۔

بنابران ، بمقتضای مرحمت جبلی و عاطفت فطری و حسب الالتماس فرزند سعادت مند جان پیوند ، نامدار کامگار والا تبار ، نهال بوستان سلطنت و اقبال ، گزین ثمرهٔ شجرهٔ جاه و جلال ، عالی نژاد سمی المکان ، محمد سلطان ، طولعمرهٔ که در مقام استشفاع و استغفار درآمده ، درخواست عفو بخشایش مینمود ، عنان توجه از حدود ولایت ایشان منحرف ساخته ، افواج نصرت امتزاج را که از بارگاه خلافت ، بقصد تسخیر مملکت تعین گردیده بودند ، از عزیمت آن طرف باز داشتیم ـ اگر توفیق ادای مراسم شکر این قسم موهبتی کبریٰ و عنایتی عظمیٰ یافته ، بتدارک مافات پردازند و نقد صدق عقیدت و یکرنگی را بمحک تجربه رسانیده ، از غش و کدورت ریب و ریا مصفا گردانند (ص : ۵۸ ب) و سر رشتهٔ دولتخواهی و خدمتگذاری از دست ندهند و بر جادهٔ راستی و درستی مستقیم باشند ـ بیش از پیش ، کامیاب و کام روا شده ، محسود امثال و اقران خواهند گشت و الا بپاداش کردار گرفتار آمده ، بروزی که تصور آن ننموده اند ، خواهند نشست و پشیمانی سود نخواهد داشت ـ باید که دیدهٔ بصیرت از مشاهدهٔ شاهراه صواب و سداد نپوشیده ، قدر این مراحم را ، بهتر ازین بشناسند و تمسک بدین عروة الوثقی ، مغتنم دانسته ، بتوهمات باطله ، معیشت و زندگانی را بر خود تنگ نکنند ـ سرانجام بقایای پیشکش و آنچه بفرزند کامگار از فرستادن جمعیت معروض داشته اند ، هر چند زود تر از قوه بفعل آید ، بصلاح اقرب خواهد بود ـ جواب بعض ملتمسات از صحیفهٔ که آن دوحهٔ طیبهٔ ریاض سلطنت و جهان بانی نگاشته ، پرتو وضوح خواهد انداخت ـ

توجهات خاص ما را ، قرین احوال خویش تصور نموده ، بقدر استقامت ، بر جادهٔ دولتخواهی و خیر اندیشی ، امیدوار لمعان انوار ظهور آثار آن باشند ـ والسلام علی من اتبع الهدیٰ ـ

——:o:——

ب ۲۷

اورنگ زیب کے لشکر نے بیجا پور کے علاقے میں بیدر کے قلعے کو فتح کر لیا ہے ـ قطب الملک نے اس پر مبارک باد کا خط لکھا ہے ـ یہ قلعہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۰۶۷ھ کو فتح ہوا ـ

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ عنقریب بیجا پور کی پوری مملکت زنگیان تیرہ روز کی ظلمت سے نجات حاصل کر لے گی - اس زمانے میں بیجا پور کی فوج میں حبشی بڑی تعداد میں تھے -

اورنگ زیب قطب الملک کو مشورہ دیتا ہے کہ وہ بقایا پیشکش کی ادائیگی کا جس کی تفصیل جداگانہ طور پر بھیجی جا رہی فوری طور پر انتظام کرے ورنہ بادشاہ کی ہدایت کے مطابق لشکرکشی کے سوا کوئی چارہ نہ ہوگا -

بقطب الملک بالقابہ : بتوجہات علیہ و عنایات سنیہ ، مسرور و مبتہج گشتہ بدانند - عرایض آن عمدۂ اماجد کرام کہ مشتمل بود ' بر ادای مراسم تہنیت قدوم میمنت لزوم موکب سعادت قرین ، بدین مرز بوم لوازم مبارکباد فتح قلعۂ محمد آباد بیدر کہ بتائیدات حی توانا و زور بازوی ملک گیر و کشور کشای نصیب اولیای دولت قاہرہ گردید ، متواتر بوساطت بساط بوسان انجمن عزت و شرف ، پرتو مطالعۂ گرامی یافتہ ، آنچہ معروض بود ، پیرایۂ وضوح گرفت - المنت للہ تعالیٰ و تقدس کہ درین زمان فیروزی قران کہ ہنگام طلوع نیر جہانتاب عظمت و اقبال و آوان سطوع صبح ابہت و اجلال است ، نسایم فتوحات تازہ و نصرت ہای بی اندازہ ، از مہب لطف و افضال مہیمن متعال ، بر حدایق آمانی و آمال دولتخواہان درگاہ سلاطین پناہ وزیدہ ، روز بروز گلزار[1] نشاط و شادمانی در طراوت است و حدیقۂ انبساط و کامرانی زا ، بنضارت بیغایت حاصل - رجا بکرم عمیم ایزد کریم ، عمت آلاوہ واثق است کہ عنقریب عرصۂ تمامی مملکت بیجا پور از خس و خاشاک وجود ظلمت اندوز زنگیان تیرہ روزگار مصفا گشتہ ، بحیطۂ تسخیر بندہای نصرت شعار ظفر وثار درآید -

بران سلالۂ اکابر عظام ، پوشیدہ نماند کہ چون از پیشگاہ خلافت مہداً احکام مطاعہ ، بتواتر و توالی برائی سرانجام بقایائی پیشکش ، عز نفاذ یافتہ ، بر ذمت ہمت وکلائی جناب سلطنت (ص : ۸٦ ل) ، لازم شدہ کہ بیش ازین ارخائی عنان ایشان ننمودہ ، معاذیر مموہہ وجوہ غیر موجہ را

---

۱ - گلدار -

که تا حال ، بدان تمسک جسته روز می گذرانیدند ، بسمع قبول اصغا نفرمایند و زر سرکار گردون مدار را ، که باوجود مکنت و قدرت ، در ادای آن ، تمعطل جائز داشته اند ، کام و ناکام گرفته ، بخزانهٔ عامره برسانند ـ

بنابران سیادت و نجابت مرتبت ، قابل الاحسان میر احمد خوافی را ، که از بندهای قدیم الخدمت درگاه آسمان جاه است ، تعین فرمودیم که بقایای پیشکش را بموجب تفصیل جداگانه که با این نشان خجسته عنوان مرسل شده ، تحصیل نموده نگذارد که از وجه مذکور یک دام باقی بماند ـ باید که آن مرکز دائرهٔ نیک اختری ، زیاده برین بلطائف الحیل نه پرداخته و در تهیهٔ اسباب دشمن کامی نکوشیده ، از سوء ثمرهٔ نافرمان برداری و خلاف حکم جهان مطاع گیتی مطیع ، بر حذر باشند ـ

بمجرد وصول میر موصوف الیه و اطلاع بر قدسی مضامین این مثال دولت و اقبال ، مبلغ مسطور را ، بی توقف و اہمال ، سرانجام داده ، اندیشهٔ عذر و بهانه را ، بر امن خاطر خویش نگذرانیده ، ہمگی جد و جهد ، مصروف آن سازند که بزودی ، این مقدمه صورت یافته ، کار بجائی نرسد که بدین تقریب آتش بی زنهار قهرمان پادشاهی ، مشتعل گردیده ، خرمن امن و امان آن دیار را ، بباد فنا بر دہد و دست روزگار ، تبعات[1] حرکات نا ملایم که درین چند گاه ، باغوائی مردم ہوا خواہان کوته اندیش خویش ، ارتکاب آن بنموده[2] اند و بمحض تفضیل پرتو التفات ، بر باز خواست آن نیفتاده ، بیک بار در کنار ایشان گذارد و تدارک را مجال نمانده ، کار از کار بگذرد و ندامت و پشیمانی سود نبخشد ـ والسلام ـ

---

۱ ـ اتعاب ـ

۲ ـ نموده ـ

—:o:—

ب ۲۸

اس خط میں بھی بقایا پیشکش کا تذکرہ ہے -

اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ اگر مبلغ واجب الادا کے لیے نقد روپیہ نہیں تو قطب الملک اپنا کچھ علاقہ شاہی ملازمین کے سپرد کر دے تاکہ اس کے محاصل سے بقایا کی ادائیگی ہو سکے - اگر ادائیگی نقد میں کرنا ہے تو ۲۵ لاکھ روپیہ کل رقم بقایا میں سے بیس لاکھ کی رقم دو ماہ کے اندر اندر ادا کر دی جائے اور باقی ۵ لاکھ روپیہ کو امسال کی دس لاکھ کی پیشکش کے ہمراہ سال کے آخر تک ادا کر دیا جائے -

قطب الملک کے ملازمین کرناٹک میں برابر شورش پھیلا رہے ہیں ، مقامی زمینداروں کو ورغلا رہے ہیں اور رایل راجہ کرناٹک کو اپنے ساتھ ملانے کی ترغیب دے رہے ہیں -

اورنگ زیب قطب الملک کو ان معاندانہ کارروائیوں سے سختی سے باز رہنے کی تاکید کرتا ہے -

بقطب الملک بالقابہ : بتوجہات علیہ و تلطفات سنیہ ، مسرور و بتہج گشتہ بدانند - عرضداشتی کہ درین ولا ببارگاہ اقبال ، ارسال داشته بودند بتوسط حاضران قدسی انجمن ، بعز مطالعۂ والا رسیدہ ، صورت ملتمس آن مرکز دایرۂ نیک اختری ، در مرآت ضمیر منیر خورشید نظیر ، منطبع گردید -

ای رفیع القدر ، از مکمن عاطفت و مرحمت ، شرف صدور می یابد کہ اگر "تحصیل بقایای پیشکش کہ سرانجام مواعید آن از حد گذشته ، باختیار وکلائی سرکار نامدار ما می بود و تہاون دران عاجلاً و اجلاً فائدہ جز عتاب و خطاب پیشگاہ خلافت نمیداشت ، اینہمہ مبالغہ و تاکید نمی نمودیم ، و رفاہیت ایشان را ، منظور داشتہ ، در تجویز مہلت مضایقہ نمی نمودیم -"

لیکن از درگاہ سلاطین پناہ ، احکام مطاعہ ، بتواتر و توالی ، زینت نفاذ یافتہ کہ وجہ مذکور ، بی توقف و تاخیر ، بخزانۂ عامرہ و اصل

شود - بر تقدیری که ایشان درین باب تعلل و امهال (ص : ۸۶ ب) روا دارند ، کام و ناکام آن مبلغ را ، بتامه بگیریم -

بنابران سیادت و نجابت مرتبت ، میر احمد تعین شده که تتمهٔ پیشکش را ، تحصیل کند تا ثانی الحال حقیقت خلف وعده و لطایف الحیل نا دولتخواهان آن عمدهٔ اماجد کرام ، بمسامع جاه و جلال رسیده ، موجب تلاطم[۱] قهرمان پادشاهی نگردد - هرگاه حال بدین منوال باشد ، اظهار این مراتب که در مطاوی عریضه مندرج است و بارها مثل آن معروض داشته اند ، چه گنجایش دارد و مدار برین مقدمات بی اصل که سخافت آن در نظر اهل خبرت و تمیز پوشیده نیست گذاشتن ، از طریق معامله دانی و مآل اندیشی دور است -

اگر باوجود مکنت و قدرت ، صلاح در ایصال زر نقد نمی دانسته باشند و بخنگیهائی متصدیان ایشان که سراسر خالی و خامکاری است ، اقتضاء آن لکند که مبلغ واجب الادا را بی عذر و حیله ، تسلیم نموده برات ذمه حاصل کنند ، برخی از محال ولایت خود را ، تا وصول وجه بقایای ، به بندهائی درگاه معلی بسپارند که از محصول آن سرانجام بیاید و الا از جملهٔ بیست پنج لک روپیه که بحساب ایشان سوائی مبلغی که بمعرفت محمد معتمد خیر اندیش احمد بیگ رسیده و حواله داده اند ، باقی است ، بیست لک[۲] روپیه بهر عنوان که میسر باشد و دست بهم دهد ، درین یک دو ماه بمیر مومی الیه رسانیده ، او را رخصت نماید که بحضور پرنور بیاید و پنج لک روپیه دیگر را ، با پیشکش مقرریٔ سال حال که بمجموع پانزده لک روپیه می شود ، تا آخر سال واصل ساخته ، پیشکش سال آینده را ، دران سال سر انجام دهند و بیش ازین در این وادی ، سعی بیفائده ننموده کار بجائی نرسانند که مطابق حکم متحتم الاتباع ، تعین افواج لازم گشته ، مجال تدارک و تلافی نماند و ثمرات نخل خلاف عهد و پیان که در هر

---

۱ - تلاطم -

باب بوقوع آمده و بمقتضائی تفضل پرتو التفات ، بباز خواست آن نیفتاده ، ایشان را تلخ کام سازد ـ

و دیگر امر می شود که ازان امارت و ایالت دستگاه بغایت عجیب و بعید می نماید که باوجود صدور قدسی احکام که بکرات دربارهٔ عدم تعرض بولایت متعلقهٔ خان رفیع مکان ، عمدهٔ امرائی زمان ، قدوهٔ وزرائی دوران ، جملتهٔ[1] الممالک ، معظم خان که داخل ممالک محروسهٔ بادشاه است ، عز نفاذ یافته و آن همه قدغن و تاکید که از جناب سلطنت شده ، هنوز از دائره باطل ستیزی ، قدم برون نگذاشته ، باغوائی کوته اندیشان ، سرگرم تهیج غبار و فساد اند و اصلا (ص : ۸۷ آ) متنبه نگشته و پاس احکام و اوامر نداشته و از صدمات عساکر منصوره که بدین حدود رسیده ، حذر ننموده ، از خواب غفلت و پندار بیدار نمی شوند و بتازگی تخم فتنه ، در اراضئی شورش انداخته ، گروهی از زمینداران آنجا که بدلاساء ایشان ، بحیدر آباد آمده بودند ، با جمعی از ملازمان خود که اسامئی آنها بر کاغذ جداگانه مثبت است ، بآنولایت سر داده اند و رایل تیره بخت را مستمال ساخته ، از راه می برند و یکی از خود را ، حاجب با او همراه کرده فرستاده اند و برخی از محال آن ولایت که مفصلاً از بیان نوشتهٔ علیحده ظاهر خواهد شد ، از تصرف گماشتهای خان مشار" الیه بدر رفته ، مجدداً مهمات آن مرز و بوم که فی الجمله باصلاح آمده بود ، مختل گشته ـ

معلوم نمی شود که باعث برین ستیزهٔ بی ماحصل که بجز خرابئی خانه و دشمن کامی نتیجهٔ ندارد ، چیست ؟ و ایشان در ارتکاب این امور وحشت افزائی ناملایم چه صلاح و صرفه دیده اند ـ مصرع

پردهٔ غفلت مبادا چشم بند هیچ کس

بهمه حال بمجرد اطلاع بر والا مضامین این صحیفهٔ هدایت ، زمینداران مسطور را ، که بحمایت ایشان درآمده اند ، بحضور پرلور بفرستند و مردم خود را ازان طرف طلب داشته ، من بعد ، پیرامن این قسم

---

۱ ـ جمله ـ

اندیشهائی دور از کار ، نگردند و دست از اغوای رایل و دیگر مرز بانان آن حدود ، باز دارند و از باز خواست پیشگاه خلافت ایمن نبوده ، زیاده برین ، بهیچ وجه کوش ننمایند و الا عنقریب تعاب این حرکات ، بروزگار ایشان عاید شده ، انگشت ندامت بدندان حسرت خواهند گزید ـ سودی نخواهد داشت ـ والله یحق الحق و یهدی السبیل ـ

——:o:——

ب ۲۹

اس خط میں اورنگ زیب ایک بار پھر تاکید کرتا ہے کہ بیس لاکھ روپیہ دو ماہ کے اندر باالالتزام ادا کر دیا جائے ـ

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ کرناٹک کا علاقہ اب ممالک محروسہ میں شامل کر لیا گیا ہے اور ایک فوج اس کے انتظام کے لیے مقرر کر دی گئی ہے لیکن تم نے ابھی تک اس علاقے سے قطع تعلق نہیں کیا ـ کبھی زمینداروں کو شورش پر آمادہ کرتے ہو کبھی ڈاک چوکی کو منع کرتے ہو ـ

اورنگ زیب قطب الملک کو ان حرکات سے سختی سے منع کر رہا ہے ـ آخر میں اورنگ زیب پیشکش کے حساب کو بیباق کرنے پر دوبارہ زور دیتا ہے ـ

بقطب الملک بالقابه : معلوم نمایند که عرضداشت آن شوکت و ابهت دستگاه ، بوساطت مقربان بارگاه عظمت و جاه ، بعز مطالعه والا رسیده ، مطالب معروضه ، پیرایه وضوح گرفت ـ امر جلیل القدر شرف نفاذ می یابد که چون ادائی بقایائی وجه پیشکش ، از موعدی که نموده بودند ، بدرگاه سلاطین پناه ، معروض داشته ، گذشته تعلل و امهال را مجال نمانده و تخفیفی که در مدت وصول مبلغ بیست لک روپیه تجویز رفته ، محض تفضل است و مبالغه و لجاج در التماس و استدعائی چیزی که قبول آن العیاذ بالله از قبیل[۱] اجابت دعای بد ، متضمن زیان و خسران سائل و داعی تواند بود ، شیوهٔ سعادتمندان نیکو مآل نیست ـ

۱- قبل ـ

بنابران باید ، زیاده برین ، سعیٔ بے فائده درین باب روا نداشته ، مبلغ مسطور را ، از تاریخ ورود امر لازم الامتثال سابق ، در عرض دو ماه، بسیادت و نجابت پناه (ص : ۸۸ ب) میر احمد خواق عاید ساخته ، موقوف ندارند و از تبعات خلاف فرموده غافل نگردند - پوشیده نماند که هر چند از روئی شفقت و عاطفت ، بعنوان ارشاد و هدایت ، آن عمدة الاماجد را ، نشاة راه سعادت یعنی اطاعت احکام لازم الاکرام پیش گاه خلافت دلالت نموده ، بکرآت و مرآت امر فرمودیم که چون ولایت کرناٹک داخل ممالک محروسهٔ پادشاہی شده ، در این وادی ، فرامین مطاعه ، شرف اصدار یافته و فوجی گران از بندہای درگاه سلاطین پناه ، برای انتظام آنجا تعین گردیده ، نظر به صلاح کار خویش انداخته ، اندیشهٔ تعرض بآن ولایت ننایند و ڈاکچوکیٔ سرکار جهان مدار که حسب الحکم ارفع اعلیٰ از حیدر آباد تا اقصایٔ آن مملکت مقرر گشته ، مزاحم نشوند و خطا از صواب باز نشناخته ، باغوائی نا بخردان تیره رای ، از راه نروند و در صدد تهیج غبار شورش و فساد نبوده ، ہوایٔ آن مرز بوم را ، از سر بدر کنند و از جادهٔ باطل ستیزی قدم برون نهاده ، دست از تحریک زمینداران آن ولایت ، و جهد در اختلال مہات آنجا کوتاه و کشیده دارند تا ثانی الحال بمعرض عتاب و خطاب درلیامده ، از سویٔ ثمرهٔ عناد و نافرمان برداری ، ایمن و مصئون باشند -

آن زبدهٔ اکارم ، اصلا نصائح ارجمند و مواعظ سود مند را ، بگوش قبول اصغا ننموده - باآنکه قبل ازین ، یک سال منتهی که سرمایهٔ عشرت و انتباه عمرہائی دراز است یافته ، قدرت و طاقت خود را آزموده اند ، از خواب غفلت و پندار بیدار نگشته ، بجد تمام در تهیهٔ اسباب دشمن کامی میکوشند و بدستور قدیم ، مدار کار بر مکر و تذویر که پاداش آن را بابلغ وجهی دیده اند ، گذاشته ، قطع نظر از وفا بعهود و مواثیق در ہر باب نموده اند ، بارتکاب اموری که سبب وبال و نکال تواند بود ، در حوصلهٔ قوت و مکنت امتثال آن زبدهٔ اصحاب دول نگنجد ، پرداخته ، بیجا پوریان را بریو و رنگ ، از راه برده ، در خانه خرابیٔ آنها ،

مساعیٔ موفور بظهور می آورند و بیچ بقبح[1] اوضاع و اطوار خود وا نرسیده ، بمثابهٔ سر رشتهٔ رای و تدبیر را ، از دست داده اند که نمی دانند که چه می کنند و باکه می کنند ؟ چنانچه آثار خبث طینت و سوء سیرت ایشان که بعد از تجدید عهد و پیمان بظهور انجامیده و بعین اغماض ملحوظ شده ، اگر به تحریر در آید ، شاید که شطری ازان در طوامیر مطوله نتواند گنجید ـ

و عجب تر آنکه باوجود صدور احکام و اوامر ، مشتملبر وعده وعید درمادهٔ قطع تعلق از ولایت کرناٹک و علمی که ایشان بعدم امکان حصول این مامول حاصل است ، این خیال باطل را ، (ص : ۸۸ الف) ـ از سر برون نکرده در این وادی سعیٔ بیهده دریغ نمی دارند و از بادهٔ پر خمار غرور و پندار آنچنان مست غفلت اند که آوازهٔ قدوم موکب ظفر ملزوم ، بدین مرزوبوم و طنطنهٔ فتوحات تازه و نصرت های بی اندازه که از میامن اقبال عدو بند کشور کشای ، در بروز بمنصهٔ ظهور جلوه گر است ، بهوش نیامده ، در چنین وقت که افواج قاهره از دو طرف ، مانند سیل حوادث ، مملکت گلکنده را احاطه نموده ، ارادهای فاسد دور از کارکه باعث بران جزکفران نعمت و قرب زمان وقوع نکبت چه تواند بود ، پیش گرفته ، گاهی بتقریبات بی اصل نا موجه ساخته ، جمعیت خود را بطرف کرناٹک میفرستند وگاهی زمینداران آن ولایت را بتلبیس و تدلیسٔ[2] بشورش آورده ، غفلت می افزایند و گاهی منع ڈاکچوکیٔ تهانها برائی آن قرار می دهند ـ

از انجا که نهال اینگونه اعمال و افعال ، در مآل حال ، غیر خذلان و وبال ثمرهٔ ندارد و اگر ازین حرکات باز آمده ، دیگر تصور این قسم مقدمات شورش افزا بیرامن متخیلهٔ خویش راه دهند و از حدود بد اندیشی ، بر کناره بوده ، اغوایٔ بیجاپوریان ننمایند ، زهی توفیق و الاّ هرچه بینند ، از کردهٔ خویش بینند و بتوفیق ایزد متعال ، صدق این

۱- لصحیح ـ
۲- تدلیس ـ

مقال و (کذب)[1] اہل ضلال نکبت مثال کہ آن[2] را بمیان گرفتہ ، اضلال مینمایند ظاہر خواہد گشت ۔

"و سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" ، باید کہ چشم دوربین کشودہ و رنگ ظلمت از آئنہٴ خاطر عافیت اندیش زدودہ ، بیش ازین ، جور برخود و ستم برعموم رعایا و برایائی ناحیہ کہ روزی چند بدایشان منسوب است ، روا ندارند و بمجرد اطلاع بر مضامین ہدایت تبئین این توقیع رفیع، گروہی از زمینداران آنجا کہ دلاسا نمودہ ، بحیدرآباد آوردہ بودند و باز آنہارا ، باجمعی از نوکران خود ، بآن سمت فرستادہ ، تا باتفاق برخی از محال و مواضع ولایت پادشاہی را متصرف گردیدہ اند ، حاضر ساختہ ، مصحوب شجاعت و شہامت شعار ، کامگار بیگ ، ملازم سرکار نامدار معلیٰ کہ بجہت آوردن آنہا و زدہ بر آوردن منتسبان ازان نواحی و بندوبست ڈاکچوکی تعین شدہ ، بحضور پر نور بفرستند و بیخ فساد طائفہ را کہ مانع تردد منہیان گشتہ ، چنین جرأت و و جسارت نمودہ اند ، برکندہ ، تدبیر رفع این بدنامی کہ گزین وسیلہٴ دشمن کامی است ، بنحوی کہ دانند و توانند ، بکنند و چون گماشتہائی آن ایالات مرتبت ، پیش از نہضت[3] موکب مسعود بدین حدود و رسیدن بندہائی پادشاہی ، بولایت کرناٹک ، مبلغ کثیر کہ تفصیل آن از ضابطہٴ کہ مرسل شدہ (ص : ۸۸ ب) ۔ ہویداست ، بہمہ جہت از بعض محال اینجا گرفتہ ، بتصرف در آوردہ اند و سیادت و نجابت دستگاہ موميٰ الیہ را امر فرمودہ ایم کہ آن مبلغ حسابی را تحصیل نمودہ واصل خزانہٴ عامرہ سازد ۔

بنابران باید کہ در ایصال وجہ مذکور کہ تعلق بسرکار خالصہٴ شریفہ گرفتہ ، تعلل و امہال روا ندارند و در عہدہ شناسند ۔ والسلام علیٰ من التبع الہدیٰ ۔

۱۔ 'کذب' کا لفظ غالباً رہ گیا ہے ۔

۲۔ او ۔

۳۔ سفت ۔

۳۰ ب

قطب الملک نے اورنگ زیب کے ہاں لڑکا پیدا ہونے پر تہنیت اور مبارک باد کا خط لکھا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب قطب الملک کو بیجا پور کے ان علاقوں کے بارے میں مطلع کرتا ہے جو اورنگ زیب نے فتح کر لیے ہیں ۔ کلیان کا قلعہ فتح ہو چکا ہے ۔ اس کا ارادہ گلبرگہ کو تسخیر کرکے بیجا پور کی طرف بڑھنے کا ہے ۔ اس کی فوج نے دریائے بھورہ تک کا علاقہ قبضے میں لے لیا ہے ۔ اسی اثنا میں علی عادل شاہ والیٔ بیجا پور اور قطب الملک کی بہن جو محمد عادل شاہ سابق والیٔ بیجا پور کے نکاح میں تھی ، دونوں نے قطب الملک کو واسطہ بنا کر معافی کی خواستگاری کی ہے ۔

اورنگ زیب نے بھی مصالحت پر آمادگی ظاہر کی ہے ۔ لکھتا ہے کہ اس امر کی اطلاع اپنی ہمشیرہ محترمہ کو پہنچا دیں ۔ کلیانی کا قلعہ یکم ذی قعدہ ۱۰۶۷ھ کو فتح ہوا تھا ۔ یہ خط اس کے بعد کا ہے ۔

بقطب الملک بالقابہ : بتوجہاتِ بیغایات و تلطفاتِ بے نہایات ، مستظہر و مستبشر گشتہ معلوم نمایند ۔ عریضۃ الاخلاصیکہ مشتمل بود بر ادائی مراسمِ مبارک باد و تہنیتِ ولادتِ باسعادتِ تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت ، طراوت افزای حدیقۂ قدسی اخترِ سپہرِ کامگاری ، گرامی گہرِ بحرِ تاجداری ، کہ درین ہنگامِ خجستہ آغازِ فرخندہ انجام ، قدمِ اقبال توام ، بعرصۂ وجود گذاشتہ ، ساحتِ روزگار را ، بقدومِ میمنت آثار ، منور ساختہ ، در حینِ وفورِ نشاط و شمولِ انبساط ، بمطالعۂ والا رسیدہ ظہورِ صدقِ عقیدت و صفائی طویت آن امارت و ایالت منزلت کہ بابلغ وجہی از سطاویٔ صحیفۂ مسطورہ ہویدا بود ، موجبِ مزیدِ ابتہاجِ خاطرِ مآثرِ دریا مقاطر گشت و ملتمساتی کہ از تقریرِ خواجہ سہیل و ہمراہانِ او بتوسطِ شرف یافتگانِ بزمِ حضورِ پر نور ، مذکورِ محفلِ فیض منزل گردید ، از روئی کمالِ عنایت و عاطفت کہ نسبت بآن خلاصۂ مخلصانِ خیر اندیش مبذول است ، بدرجۂ قبول موصول شد و بسعادت و

نجابت مرتبت میر احمد ، نشانِ لازم الاذعان ، زینتِ صدور گرفت که در تحصیلِ بقایای پیشکشِ سرکارِ جهان مدار ، تشدد و ابرام ننموده ، مرتکبِ ادای که سببِ کدورت و ملالِ خاطرِ اخلاص سرشتِ آن عمدهٔ دولتخواهان بوده باشد ، نگردد و علی قلی ملازمِ سرکارِ بارگاه سلطانی که برای نگاه داشتنِ سپاه بے روزگار حیدر آباد تعین شده ، از استمالت و دلـاای مردمِ او مانع آمده ، نگذارد که پیرامنِ خلافِ فرموده تواند گشت - بر مضمونِ آنچه ، بمحضِ تفضل و مرحمت ، بپادشاهزادهٔ جهان و جهانیان ، شاهزادهٔ عالم و عالمیان ، دومین نورِ خلافت ، نگارش یافته ، یقین که اطلاع حاصل نموده باشد -

پوشیده نماند که اگرچه احکامِ مطاعه که متواتر از بارگاهِ معلی بنفاذ پیوسته ، مقتضی آن بود که بعد استخلاصِ قلعهٔ کلیان که به نیروی بازوی اولیای دولتِ قاهره ، مفتوح گردیده ، موکبِ ظفر قرین ، بصوبِ گلبرگه ، نهضت نموده آن قلعه را مسخر سازد و از انجا رایات بسمتِ بیجاپور ارتفاع یابد و بتوفیقاتِ ازلی و تائیداتِ لم یزلی (ص : ۸۹ الف) ، باندک توجهی که مصروف می گشت ، این مراتب لوعیکه باوهام درنیاید و انهام بدان نرسد، از قوه بفعل می آمد -

چنانچه فوجی از بندهای که تا دریای بهوره شتافته بودند ، محالِ این روی آب را ، بتصرف در آورده ، عمل می نمودند و سپاه و رعیتِ آن طرف ، طوقِ بندگی و فرمان برداری را ، آرایشِ رقبهٔ خویش ساخته ، نزدیک بود که تمامی آن مملکت بآسانی مستخلص شود -

لیکن چون امارت و ایالت مرتبت ، علی عادل خان و همشیرهٔ محترمهٔ مکرمهٔ آن مهبطِ الطافِ بی پایان ، نظر باخلاص و بندگی که آن مرکزِ دایرهٔ نیک اختری را ، بدین درگاه است نموده ، مقامِ پوزش وا عتذار در آمدند و عفو هفوات و زلات را ، ملتمس گردیده ، عرایض، محتوی بر اطاعت و انقیاد ارسال داشتند ، عاطفتِ جبلی و مرحمتِ فطری را کار فرموده و نسبتِ عقیدت و ارادت آن مهبطَ بسیطِ ابهت و ناموری را منظور داشته ،

محاربہ را بمصالحہ قرار دادیم و آنہا را بدین مکرمتِ نمایان و عنایاتِ بی پایان ، اختصاص بخشیدہ ، پرتوِ التفاتِ گرامی ، از اصلاحِ کارِ آنہا ، دریغ نفرمودیم ۔ پیداست کہ آن عمدۂ مخلصان حق شناس ، این منحتِ کبریٰ و عطیۂ عظمی را کہ قرینِ حالِ آنہا شدہ ، از آثارِ الطافِ جلیلہ کہ دربارۂ او مبذول است ، تصور نمودہ ، بسپاس گذاریٔ آن خواہد پرداخت ۔ ہمشیرۂ محترمۂ خود را ، ازین معنی آگاہ ساختہ ، چنانچہ سزد و شاید ، سرگرمِ اظہارِ مراسمِ شکرِ این نعمتِ غیر مترقب خواہد داشت ۔

از انجا کہ ہمگی ہمتِ حق طویت و تمامی نیتِ خیر نہمت ، مصروفِ انتظامِ مہام و انجاحِ مطالب و مآربِ آن سلالۂ اکارمِ عظام است و پیوستہ لمسایم و توجہاتِ خاص ، نضارت پیرای گلشنِ امانی و آمالِ او خواہد بود ، باید کہ بہمہ جہت از اشفاق و اعطافِ ما مطمئن و بمراحمِ و الطافِ والا ، امیدوار بودہ ، مشربِ عقیدت و منہلِ اخلاص را بنحوی از خس و خاشاکِ ریب و ریا ، پاک سازد کہ در ہیچ وقتی از اوقات ، غبار آلود نگردد و در شاہ راہِ اتحاد و یک جہتی و یگانگی و یک رنگی ، ثباتِ قدم ورزیدہ ، سر رشتۂ مراعاتِ عہود و مواثیق را کہ وسیلۂ بہبودِ حال و مآل است ، از دست ندہد ۔ جماعتِ مذکور را دستوری دادہ شد کہ بدان صوب معاودت نمایند ۔ والسلام ۔

—:o:—

ب ۳۱

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب شاہجہان کی بیماری سے انتظام سلطنت میں خلا واقع ہو گیا تھا ۔ اورنگ زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو پہلی جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کو ایک لشکر کے ہمراہ برہان پور روانہ کر دیا ہے اور خود بھی ۱۲ تاریخ کو روانہ ہو رہا ہے ۔ صوبۂ دکن کی نگہداشت کے لیے وہ اپنے لڑکے محمد معظم کو دولت آباد میں چھوڑ رہا ہے ۔ ملکی انتشار کے ایسے حالات میں اورنگ زیب قطب الملک کی استمالت کرتا ہے اور چونکہ اس سے پہلے حجاب یا سفیروں سے قطب الملک کو شکایت رہی ہے ، اس لیے اس کے حسب منشا عبد المعبود کو بھیج رہا ہے ۔

اورنگ زیب کی ہدایت ہے کہ پیشکش مقررہ کو دولت آباد کے خزانۂ عامرہ میں بھجوا دیا جائے۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بعنایات علیہ و توجہات سنیہ کہ دربارۂ دولتخواہان خیر اندیش و مخلصان عقیدت کیش مبذول بوده و خواہد بود ، امیدوار گشتہ ، بداند ۔ عریضۃ الاخلاصی کہ بعد وصول کرامت حصول سعادت (ص : ۸۹ ب) شمول نشان عاطفت عنوان مرحمت تبیان ، بدرگاہ والا جاہ سلطنت بارگاہ مرسل بود ، بوساطت واقفان بساط اقبال مناط ، از نظر انور خورشید اثر گذشتہ ، اطلاع بر مضامین عقیدت تبئین آن ، بہجت افزائی خاطر دریا مقاطر گردید ۔

پوشیده نماند کہ چون درین ہنگام خجستہ آغاز فرخنده انجام کہ زمان طلوع نیر عالم افروز سلطنت و اجلال و آوان مسطوع صبح گیتی آرائی دولت بیزوال است ، بالہام غیبی و ارشاد لاریبی ، تنظیم و تنسیق مہات جہانبانی ، بیشتر از پیشتر ، مطمح نظر خورشید اثر گردیده ، تمامیٔ ہمت حق طویت مصروف آن ست کہ با جنود تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، پائی عزیمت ، برکاب سعادت در آورده ، بتدارک آنچہ در رہگذر بعض امور سمت ظہور یافتہ ، پردازیم ، تا غبار آشوبی کہ در رخی از ممالک محروسہ مرتفع شده ، بآب تیغ آتشبار بندہائی نصرت شعار رونشستہ ، عرصۂ مملکت کثیرالبسطت ، از خس و خاشاک فتنہ و فساد مصفا گردد و رعایا و برایا کہ درین مدت ، گرد تفرقہ بر ساحت احوال آنہا نشستہ ، در غایت امنیت و رفاہیت ، روزگار می گذرانیدند ، از آسیب شورش و طغیان ، در امان باشند و فتوری بنظام اوضاع خواص و عوام راه نیافتہ ، نہال زندگانیٔ اقاصی و ادانی ، گلہائی نشاط و کامرانی بار آورد و گلزار گیتی طراوت و تازگی از سر گرفتہ ، چار چمن ملک ، رشک ہشت بہشت شود ۔

بنابران، تکیہ بر کرم کریم کارساز نموده ، فرزند سعادت مند کامگار نامدار عالیمقدار ، لوبادۂ بوستان سلطنت ، گزین ثمرۂ شجرۂ عظمت ۔ غرۂ ناصیۂ عزت و اقبال ، قرۂ باصرۂ ابہت و اجلال ، والا گہر سمی المکان

محمد سلطان را با افواج فیروزی امتزاج ، غره شهر جمادی الاولی ، برسم منقلا ، بلده فاخره برهانپور ، رخصت فرمودیم و موکب ظفر لوائی نصرت انتما نیز ، در ضمان حفظ و حراست ایزد توانا ، دوازدهم ماه ، بدان صوب نهضت آورده ، رایات فتح آیات ، سایه شرف بران مرز و بوم خواهد انداخت ـ

و فرزند ارجمند برخوردار گرامی تبار ، فروغ خاندان شوکت و کامگاری ، چراغ دودمان دولت و بختیاری ، ستوده خصال ، خجسته شیم سلطان محمد معظم را با امارت[1] و ایالت مرتبت ، عمده دولتخواهان ، شاه بیگخان و جمعیتی شایسته از بندهای فیروزی نشان ، تعین نمودیم که در دولت آباد بسر برده ، از ضبط و ربط حدود این ولایت با خبر باشند ـ

آن سلاله اکارم عظام که اساس اخلاص عقیدت را بگونا گون عهد و میثاق مشید ساخته ، قواعد یکرنگی را ، بانواع روابط استحکام داده ، پیوسته مشمول (ص : ۹ ا) صنوف الطاف و اعطاف پیشگاه والا بوده ، باقسام عواطف و مراحم ، اختصاص یافته ، باید که حقوق تفقدات و تلطفات بی اندازه ما را ، در نظر عاقبت اندیش داشته ، بیش از پیش ، باظهار مراسم وفاق و اتفاق بپردازد و سلوک را بنهج قرار دهد که جوهر حق شناسی و سپاس گزاری بر عالمیان ظاهر گشته ، زبانها بتحسین و آفرین گویا شود و نتائج صدق پیمان بظهور آمده ، اسباب وفور کامیابی و کامروائی آن محیط بسیط ابهت و ناموری ، از آنچه بتصور در آمده ، آماده و مهیا گردد و نخل آمال ایشان ، از سحاب مکرمت و افضال بی دریغ ، سرسبزی یافته ، نضارت تازه پذیرد ـ

و از انجا که خاطر عاطر عطوفت مآثر ، زیاده از سابق ، بانجاح حاجات و بذل ملتمسات او ، متوجه است ، بدستور معهود ، سیادت و نجابت منزلت میر فصیح را که طرز خدمت او مستحسن افتاده ، برسم حجابت ، در رکاب سعادت انتساب ، تعین نموده ، فضائل و کمالات اکتساب

---

۱ ـ با سارت ـ

ملا روح الله[1] را ، بخدمتِ فرزندِ عزیز ، در دولت آباد باز دارد تا موسیٰ الیہ مطالب و مآربی کہ روی دہد ، بسمعِ آن نوبادۂ حدیقۂ سلطنت برساند و آن تازه نہالِ بوستانِ اقبال ، بحضورِ فائض النور معروض داشتہ جوابِ با صواب ، حاصل می نموده باشد ۔

یقین کہ قدرِ عنایات و تفضلات را ، فراموش نکرده و قرب و بعد را یکسان انگاشتہ ، اصلا از جادۂ اطاعت و انقیاد انحراف جائز نخواہد داشت و ہمگی جد و جہد ، مصروفِ آن خواہد داشت کہ حدودِ مملکتِ کرناٹک کہ از انتقالِ میر جملہ ، بسرکار نامدار متعلق شده و از تعرضِ مفسدان و بے باکان مصئون بوده ، انتظامِ مہامِ آن ولایت ، در ایامِ غیبتِ موکبِ منصور ، پس از زمانِ حضورِ موفورالسرور ، ازقوة بفعل آید و گردِ اختلال بر دامنِ احوالِ سکنہ و رعیتِ آنجا نہ نشیند ۔

چون در این وقت بمقتضائی فرطِ شفقت و عاطفت میخواہیم کہ از ہیچ ممر ، غبارِ وحشت و کدورت پیرامنِ سراچۂ باطنِ آن قطبِ سپائی شوکت و ابہت نگردیده ، موجباتِ توزع و تشتتِ[2] خاطر من جمع الجہات بر طرف شود و آئینِ سلوکِ حجابِ پیشین کہ بموجبِ یرلیغِ والا ، بتقریبِ تحصیلِ مطالباتِ سرکارِ خالصۂ شریفہ ، تشدداتِ بیمزه می نمودند ، مرضیٔ طبع مبارک نبود ، بنابران سزاوارِ مرحمت و عاطفت شایستۂ لطف و مکرمت ، مخلصِ معتمد عبدالمعبود را کہ قبل ازین نیز ، در حینِ حجابتِ آنجا ، اورا از حسنِ سلوکِ خود راضی داشتہ بود ، بدان خدمت تعین نموده، در بابِ استرضاءِ آن مرکزِ دائرۂ نیک اختری ، بمشار" الیہ تاکیدِ بلیغ فرمودیم و از روئی رافت و مرحمت ، بعض تبرکاتِ (ص : ۹۹ ب) مصحوبِ او ارسال داشتیم ۔

صورتِ مجریٰ گردیدن وجوہی کہ جملہ در یک کرور روپیہ پیشکش محسوب نشده بود ، از تقریرِ معتمدِ موسیٰ الیہ ہویدا خواہد گشت ۔ تتمہ

۱- روح الله ۔

۲- تششت ۔

رابا بقایای پیشکش مقرری ، بقانون قدیم ، سامان نموده ، بخزانهٔ عامرهٔ دولت آباد می رسانیده باشد ۔ در سر انجام اموری که متعلق بسرکار گردون مدار است ، مساعیٔ جمیله ، بظهور آورد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شعشعهٔ تائیدات ایزد متعال که همواره شامل حال نیازمندان حضرت اوست ، جل شانه ، بروجنات احوال اولیائی این دولت ابد اتصال ، پرتو انداخته ، چهره افروز شاهد مراد مخلصان و خیر اندیشان و خرمن سوز منافقان و معاندان خواهد گشت ۔

و انچه مرکوز خاطر دریا مقاطر و متضمن صلاح حال کافهٔ برایاست از مکمن غیب بمنصهٔ شهود ، جلوه نموده ، طراوت افزایٔ حدایق روزگار و آرایش صفحات لیل و نهار خواهد شد و دولتخواهان صادق الاخلاص ، فراخور نیکو خدمتی ، از موائد مکارم بهره مند گردیده ، جمال عرایس متمنیات را ، در لباس حصول مشاهده خواهند نمود و کوته اندیشان بی عاقبت ، بجزایٔ کردار ناهنجار خویش ، گرفتار آمده ، باجهان جهان حسرت و ندامت ، منکوب و مخذول خواهند شد ۔ توجهات بلانهایات را کافل آمال خود تصور نماید ۔

—:o:—

ب ۳۲

اس خط میں اورنگ زیب جنگ سمو گڑھ کا تذکرہ کرتا ہے ۔ جس میں دارا شکوہ کے بعض نامور منصب دار اور قریب دس ہزار سوار قتل ہوئے تھے ۔

اورنگ زیب نے قلعۂ آگرہ پر قبضہ کر لیا ہے اور شاہ جہان نے زمام اختیار اس کے سپرد کر دیا ہے ۔ اورنگ زیب قطب الملک کو یقین دلاتا ہے کہ اس کی لطف و مرحمت ہمیشہ قطب الملک کے شامل حال رہےگی ۔ سموگڑھ کی جنگ ۷ رمضان ۱۰۶۸ھ کو ہوئی تھی اور اورنگ زیب ۱۰ رمضان ۱۰۶۸ھ کو آگرے پہنچ گیا تھا ۔ یہ خط اس کے بعد کا ہے ۔

به قطب الملک بالقابه : بعنایات متکاثره و تلطفات متواقره ، مستبشر گشته ، بداند که چون درین ہنگام سعادت فرجام ، آفتاب سلطنت و اقبال ، از مطلع تائیدات ایزد متعال ، عمت آلاؤه ، طلوع نموده ، عرصهٔ جهان را منور ساخته و صبح عظمت و اجلال ، از افق مکرمت و افضال منعم د اہم النوال ، دمیده ، تباشیر آن ، ساحت زمان را ، نور و بہا بخشیده ، از میامن توقیعات ازلی که پیوسته شامل حال سعادت اشتمال بندہای نیکو سگال ، است ، بعد نهضت رایات فیروزی آیات ، از مملکت دکن و عبور موکب ظفر قرین ، از دریای نربده که اسعد ساعات اتفاق افتاده بود ، فتوحات تازه و نصرتهائی بی اندازه که سامعه افروز عالمیان شده ، طنطنهٔ آن گوش دور و نزدیک باز نموده و شرح شطری ازان مواہب بیکران از حیز حصر و بیان بیرون و از حوصلهٔ زبان قلم و قلم زبان ، افزون ست ، نصیب روزگار فرخنده آثار گردیده ، اعدای دین و دولت مخذول و مقهور ، ملازمان بارگاه والا مظفر و منصور شده اند و پادشاہزادهٔ بی شکوه که بالشکری انبوه ، در ہفت کروہیٔ مقر خلافت اکبر آباد ، از کمال تعصب و عناد ، در برابر جنود اقبال ، قدم در میدان محاربه و جدال نهاده ، سنگ راه مقصود (ص : ۱۰ الف) گشته بود ، پس از تردد و تلاش بسیار ، مثل رستم خان و راو ستر سال و دیگر سران و سرداران را ، با قریب ده ہزار سوار بکشتن داده ، روی ادبار ، بوادیٔ ناکامی و فرار حالی که تخیل آن نمی بود ، بصوب پنجاب شتافته و قلعهٔ اکبر آباد بتصرف اولیائی دولت قاہره درآمده ، اعلیٰ حضرت ، خلافت منزلت ، سلیمان مرتبت ، ظل سبحانی ، از روی عاطفت و قدر دانی ، زمام مهام فرمالروائی و جهالبانی ، بقبضهٔ اختیار و ید اقتدار ما سپرده اند ، عرصهٔ وسعت آباد ہندوستان ، از خس و خاشاک وجود مخالفان و معاندان ، مصفا و پاک شده ، جہان بکام دولتخواہان و مخلصان است و وقت آن رسیده که ہمت کشور کشائی گیتی آرائی ، به بسط موائد مرحمت و احسان و اظهار آثار سطوت و قهرمان بپردازد و غلغلهٔ بنده پروری و مخلص نوازی ، از گنبد گردون گذشته ، صیت عدو سوزی و دشمن گدازی ، شش جهت عالم را فرو گیرد ـ

بنابران حکم آفتاب شعاع خورشید التماع ، شرف صدور می یابد که آن خلاصهٔ خیر اندیشان وافی عقیدت ، بدین مژدهٔ مسرت افزا و نوید بهجت پیرا ، ابواب نشاط و انبساط ، بر روی روزگار خویش مفتوح داشته ، بادای سپاس آلائی بیقیاس ایزدی قیام نماید و خاطر اخلاص مآثر را بهمه جهت مطمئن ساخته ، بتفقدات و تلطفات بیدریغ ما ، که از قدیم دربارهٔ آن مورد الطاف بیکران ، مبذول است امید وار تر باشد که انشاء الله تعالیٰ ، بیش از پیش، بشمول اشفاق و اعطاف بی پایان اختصاص یافته ، بر حسب خواہش ، کامیاب متمنیات ، خواهد شد . باید که بخلاف ماضی ، لوح باطن را ، از نقوش ریب و ریا فروشسته ، در طریق خدمتگاری و نیکو بندگی ، سلوک را بنهجی قرار دهد که روز بروز نتایج صدق نیت و صفائی طویت آن امارت و ایالت مرتبت ، بمنصهٔ ظهور آورده ، مورد تحسین و آفرین گردد و در تشیید مبانی عهد و میثاق استحکام قواعد یکرنگی و وفاق کوشیده ، همگی سعی و جهد ، مصروف آن سازد که رنگ خجلت ، بر جبین عقیدت آن نقاوهٔ دودمان ابهت ننشیند مرآت اخلاص و ارادت ، زنگ کدورت نپذیرد و از دم سردی کوتہ اندیشان تیره رای ، بهار آمانی و آمال آن عضادهٔ خاندان مجد و اعتلا آفت خزان نه بیند و پاس مراتب داشته در هیچ حال پا از حد خود فراتر ننهد تا از باز خواست گذشته نیز ، ایمن بوده ، مشمول الوا لطف و مرحمت شود و از نهال انفعال ، گل حسرت و ندامت نچیند و سر انجام (ص : ۹۱ ب) ، وصول وجه پیشکش مقرری و تتمهٔ پیشکش سابق بیش ازین مداہنہ ننموده ، در عهده شناسد .

——:o:——

ب ۳۳

اس مکتوب میں اورنگ زیب کھجوا کے میدان جنگ میں محمد شجاع کی شکست کا تذکرہ کرتا ہے ۔ نیز اس وقت تک اجمیر کے قریب دارا شکوہ کو بھی دوبارہ شکست ہو چکی ہے لیکن قطب الملک کے دماغ سے ابھی تک کرناٹک پر قبضہ کرنے کا

سودا نہیں نکلا ۔ جنگ اجمیر ۲۸ جمادی الثانی ۱۰۶۹ھ کو ہوئی ۔
اس خط کی تاریخ اس کے بعد کی ہے ۔

اورنگ زیب اسے نصیحت کرتا ہے کہ اس سودائے خام سے باز آئے ۔ کرناٹک میر جملہ خان اعظم کے نام انعام ہو چکا ہے ۔ اس زمانے میں اورنگ زیب بر سر اقتدار آ چکا ہے اور اس کے احکامات میں ایک نیا عزم بالجزم جھلکتا ہے ۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر تم اپنی حرکات سے باز نہ آئے تو میر جملہ کو موسم برسات کے بعد ایک عظیم لشکر کے ساتھ بھیجا جائے گا ۔ تاکہ وہ کرناٹک ہی نہیں بلکہ گولکنڈہ کو بھی قبضے میں لے آئے ۔

به قطب الملک بالقابه : بعنایتِ پیش گاه خلافت امتیاز یافته ، بداند ـ عرضداشتِ آن زبدة الاماجدکه بعدِ ورودِ مسعودِ فرمانِ والاشان لازم الاذعان ، مصحوبِ شجاعت شعار ، محمد صلاح ، ملازمِ سرکار گردون مدار ، بدرگاه سلاطین پناه ، ارسال داشته بود، در حینی که موکبِ گیهان نوردِ کشور کشای ، از تنبیه و تادیبِ بادشاهزاده محمد شجاع ، که قدرِ عافیت ندانسته ، از روی حسد و حق نا شناسی ، اراده هائی دوراز کار نموده و باغوائی کوته اندیشانِ بے خرد ، قدم از حدودِ خود فراتر گذاشته ، در مقامِ تهیج غبارِ شورش و فساد بود و قریب سی هزار سوارِ زمیندار و مردمِ بی روزگار فراهم آورده و اسبابِ قتال و جدال آماده گردانیده ، سرِ ستیز و پیکار داشت ، بعنوانی که شنیده باشد وا پرداخته ـ

از کارِ بی شکوه ادبار پژوه نیز که با جهان جهان حسرت و ناکامی از لاهور بصوبِ تهته آواره گشته و با هزار فلاکتِ نیم جانی ، از افواجِ ظفر امتزاج ، بدر برده ، از ولایتِ گجرات سر بر آورده بود و باستظهارِ زری که از خزانهٔ لاهور و گجرات بدست آورده ، حشری[1] انبوه جمع نموده در دارالخیر اجمیر پای جهالت افشرده ، سودای خامِ مقابله و صف آرای می بست و آخر الامر جمعی کثیر را ، طعمهٔ تیغِ غازیانِ نصرت قران ساخته ، بحالی که راندهائی درگاهِ الهی را ، در خور و سزا باشد ، تمامیٔ مال و منال و اقبال و عیال و سپاهِ نکبت مآلِ خود را گذاشته ، مرحله پیمائی بادیهٔ

---

۱ ـ حسری ـ

ناکامی و تیره سرانجامی گردید ، بعنایت ایزد منان فراغ یافته ، قرین گونه گون فتوحات تازه و نصرت‌های بی اندازه ، متوجه دارالخلافت شاهجهان آباد بود رسید بوساطت ایستاده‌ای پایه سریر سلطنت مصیر ، از نظر انور اطهر گذشت و مطالب معروضه پیرایه وضوح گرفت ـ

حکم جهان مطاع خورشید شعاع ، عز نفاذ می یابد که اگرچه از وفور سفاهت ، و نادانی دولتخواهان ، آن شوکت و مکنت دستگاه ، که هر آئنه ، تدابیر صائبه و مساعی جمیله آنها ، منتج خانه خرابی اوست ـ بعید نمی نماید که مقدمه کشتان را که شرف انسلاک در زمرهٔ بندهائی درگاه آسمان جاه یافته ، بخدمات پادشاهی قیام می نمود و صورتی ملایم بخشیده ، از باز خواست چنین جرأت و جسارت ، ایمن باشد لیکن از مآل اندیشی عاقبت بینی آن امارت و ایالت مرتبت ، بسیار عجیب و غریب است که این قسم وجهی نا موجه را ، معروض جناب معلی ساخته ، برکاکت این (ص : ۹۲ ل) پی نبرد ـ

و آنکه مکرراً باو فرموده ایم که هوائی ولایت کرناٹک متعلقه سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، زبدهٔ امرائی عالی شان ، قدوهٔ خوانین بلند مکان ، مورد مراحم بیکران ، معظم خان را که داخل ممالک محروسه است ، از سر بدر کرده ، بهیچ تاویل پیرامن آن نگردد و اصلا از خواب غفلت و غرور بیدار شده از اصرار در فرمان برداری ، اجتناب نورزد و وخامت آن را بنظر در آورده ، بمعاذیر دلپذیر متمسک شود و در توسعه مجال تعلل و امهال که جز خسران و وبال ثمرهٔ ندارد ، کوشیده ، مذکور عهد و پیمان که توفیق ایفائی یک شرط از چندین شرائط آن نیافته ، بمیان آورد و این مقدار نداند که باو برابر کدام حسن خدمت و نیکو بندگی شایسته، چنین عنایتی تواند شد ـ چون آن ولایت ، بمقتضائی فرط عاطفت و مرحمت ، بانعام خان مومی الیه مقرر شده ، از تذویر و تلبیس کسی ، تغیر پذیر نخواهد بود و هرگونه جد و جهد ، که آن سلالته الاکارم ، درین باب بکار برده ، عبث و بیفائده است ـ

بنابران باید که چنانچه در حضور ملازم درگاه سپهر بارگاه قرار داده

و از عرضداشت معتمد ِ قابل الاحسان عبد المعبود ، بمسامع ِ جاه و جلال رسیده ، بی توقف جمعیت ِ خود را ، ازان طرف باطلبد و قلاع و محالی کہ انتزاع نموده ، بآئین پیشین ، بگماشتگان ِ خان ِ مومیٰ الیہ ، کہ بحراست و ضبط آن می پرداختند سپرده ، پیش ازین ، در صدد ِ سرانجام اسباب ِ دشمن کامیٔ خویش نباشد و الا چون بتوفیقات ِ ازلی و تائیدات ِ لم یزلی ، عساکر منصوره را ، از مہمات ِ جہان بانی و گیتی ستانی ، بوجہی کہ شاید ، فراغ حاصل شده ، ساحت ِ وسعت آباد ہندوستان را ، از خس و خاشاک ِ معاندان ِ دین و دولت مصفی گردیده و مہام ِ ملک و ملت بانتظام آمده ، انشاء اللہ تعالیٰ ، پس از انقضایٔ ایام ِ برشکال ، خان ِ مذکور با معظم جنود ، دستوری خواہد یافت کہ رونق قہر و تسلط بآن مرز و بوم نہاده ، جزائی کفران ِ نعمت و پاداش ِ پندار و نخوت ، در کنار ِ روزگار او گذارد و دود از نہاد ِ منافقان ِ کوتہ اندیش ، برآورده ، گلکنده را باولایت ِ کرناٹک بحوزۂ ضبط و تصرف در آورد ۔

اگر روز ِ دولت ِ او بسر نیامده باشد ، یقین کہ گردن از طاعت نہ پیچیده ، بموجب ِ حکم ِ اقدس ِ اعلیٰ ، عمل خواہد نمود و بر تقدیری کہ ہنگام ِ استیصال ِ او رسیده ، عنقریب عرضۂ سہام ِ حوادث و نوایب گردیده ، کاخ ِ عزت ِ خود را ، باخاک ِ مذلت یکسان و بنیان ِ شوکت ِ خویش از صدمات ِ عساکر ِ قاہره ، ویران خواہد دید ۔ چشم ِ بصیرت از مشاہدۂ جمال ِ بہبود ِ حال و مآل پوشیده ، ہرچہ می کند (ص : ۹۲ ب) باز گرفتار ِ دام ِ ادبار نگشتہ ، انگشت ِ ندامت ، بدندان ِ حسرت نکنده و بالمره دست از ملک و مال شستہ ، از پا درنیاید ۔

——:o:——

ب ۳۴

اس مکتوب کا الداز واضح طور پر شاہی فرمان کا ہے ۔ "حکم ِ جہاں مطالع ِ خورشید شعاع شرف نفاذ می یابد ۔"

قطب الملک نے کرناٹک کے اس علاقے میں جو ممالک محروسہ میں داخل ہو چکا ہے ، دو قلعوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اس پر

اورنگ زیب اسے سختی سے تنبیہ کر رہا ہے ۔ میر جملہ پر جو الطاف شاہی کیے گئے ہیں ، ان کی تفصیل بتاتا ہے اورکہتا ہے کہ ولایت کرناٹک اس کے صیغہ انعام میں دے دی گئی ہے ۔

اورنگ زیب قدغن کرتا ہے کہ آئندہ جادۂ اطاعت سے انحراف نہ کرو ورنہ اسکو بنیج کر قرار واقعی سزا زنش کی جائے گی ۔

به قطب الملک بالقابه : بعنایتِ پیشگاهِ خلافت ، مستبشر گشته بداند که درین ولا ، از عرایضِ منهیانِ راستی نشان ، بمسامعِ حقایق مجامعِ والا رسید که آن عمدهٔ اماجدِ کرام ، باوجود اطلاع بر کیفیتِ او امر و احکام ، که کرة بعد اُخری ، در بابِ عدم تعرض بولایتِ کرناٹک ، متعلقه سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی ، نقاوهٔ دودمانِ مرتضوی ، موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ مکارمِ بی پایان ، معظم خان ، که داخلِ ممالکِ محروسهٔ پادشاهی شده ، بمبالغهٔ تمام ، از بارگاهِ اقبال مقام ، سپهر احتشام ، صادر گردیده ، طریقِ کوته اندیشی سپرده ، جمعیتِ خود را بدان طرف فرستاده ، قلعه کندیکوته وسدهوت را بتصرف در آورده و غبارِ شورش در آن حدود بر انگیخته ، قواعدِ آن مملکت را متزلزل[1] ساخته ـ

حکمِ جهان مطاعِ خورشید شعاع ، شرفِ نفاذ می یابد که از عاقبت بینی و مآل اندیشی آن شوکت و ابهت مرتبت ، بسیار مستبعد نمود که گوشِ نصیحت نیوش بمضامینِ هدایت تبیینِ مناشیر قضا تاثیر نینداخته ، مرتکب امری گردد که تدارکِ آن از حیزِ قدرت امثالِ او بیرون و غایتِ[1] آن از حیطهٔ بسطِ شرح و بیان افزون باشد و دیدهٔ خردِ صواب نما را ، بسبیلِ اغراضِ فاسده ، تیره ساخته ، از سلوک بشاهراهِ فلاح و صلاح تقاعد ورزد و حقوقِ چندین الطاف و اعطافِ ما را ، بطاقِ نسیان گذاشته ، بدین مثابه در اظهارِ خبثِ باطن نکوشند ـ

پردهٔ غفلت مبادا چشم بندِ هیچ کس

۱- یغایت ـ

بالجمله چون درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام که بمحض فضل لا متناهی یزدانی و عون عنایت بی احصای سبحانی ، آفتاب دولت و اقبال از مطلع افضال ایزد متعال و منعم دایم النوال ، طلوع نموده ، سریر خلافت و جهان بانی را ، از جلوس عالم آرائی ما ، پایهٔ رفعت از مدارج آسمانی گذشته و افسر سعادت و گیتی ستانی ، بفر فرق فرقد سای ما ، از کیوان برتری جسته ، خان مشارٌ الیه را که روزی چند بنابر مصلحت و خطای که در اجتهاد نموده ، ترک رفاقت رکاب نصرت نصاب کرده بود ، در قلعهٔ دولت آباد بسر می برد ، بمقتضای قدر دانی ، ازان حجاب بر آورده و بانواع تفضلات اختصاص بخشیده ، بمنصب والای هفت هزاری ذات و هفت هزار سوار و صوبه داری خاندیس سرافراز و ممتاز ساخته ، آنچه از اموال موصی الیه بهمه جهت ، در سرکار جهان مدار (ص : ۹۳ آ) ضبط شده بود ، باو عطا فرموده و عنایت کرناٹک مزبور را ، ضمیمهٔ سایر تلطفات نمایان گردانیده ، بدستور سابق ، بصیغهٔ انعام ، باو مرحمت نموده ایم ـ

باید که آن زبدة الاماجد بر اینمعنی آگهی یافته ، از گران خواب غفلت و پندار بیدار شود و دست از ترتیب اسباب اموال و نکال خویش کوتاه کشیده داشته ، بذریعهٔ ندامت ، در تلافی و تدارک مافات ، مساعی موفور بظهور آورد و بهیچ تاویل ، انحراف از جادهٔ اطاعت و فرمانبرداری ، جائز نداشته ، بمجرد ورود مسعود این منشور لامع النور ، قلاع و محالی که انتزاع نموده ، بآئین پیشین ، بگماشتگان خان مذکور که بحراست و ضبط آن می پرداختند ، سپرده ، مردم خود را ، ازان ولایت بطلبد و نگذارد که بیش ازین غبار خرابی در آن مرز و بوم بلند شود ـ

و از انجاکه بموجب حکم والا ڈاک چوکی خان مسطور ، بآئین قدیم از حیدر آباد تا کرناٹک مقرر گردیده ، آن مرکز دائرهٔ شوکت و ابهت اندیشهٔ مزاحمت بحال این جماعه ننموده راضی نشود که فتوری بانتظام آن امر راه تواند یافت ، در امتثال احکام مطالعه درنگ و امهال را ، سبب نقمت و زوال انگاشته ، پیرامن آن نگردد و از دشمن کامی و بد

سرانجامی پر حذر بوده ، خود را عرضہ سہام حوادث و نوایب انسازد¹ و الا چون عفو و اغماض را مجال نمانده ، عنقریب نقد پاداش آنچہ در این مدت از و سرزده ، بخلق عظیم پرتو التفات بر باز خواست آن نیفتاده ، در کنار روزگار خویش دیده ، گرفتار صدمات عساکر فیروزی آثار خواہد گشت۔ درین باب زیاده ازین تدغن و مبالغہ نطلبد و چشم بصیرت از بہبود حال و مآل نپوشیده ، از سطوت غضب پادشاہی کہ نمونۂ قہر الہی است ، ایمن نباشد۔

—:o:—

ب ۳۵

یہ مکتوب اس سے ما قبل خطوط سے بہت پہلے کا ہے۔ محمد امین کی گرفتاری ۲ صفر ۱۰۶۶ھ کو ہوئی تھی۔ اورنگ زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو گولکنڈہ کی جانب روانہ کیا تھا۔

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب قطب الملک نے محمد امین پسر میر جملہ کو اس کے خاندان سمیت قلعہ گولکنڈہ میں محبوس کر دیا تھا اور اورنگ زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو ایک لشکر کے ہمراہ گولکنڈہ پر حملہ کرنے کے لیے روانہ کیا تھا۔ شہزادہ اطلاع دیتا ہے کہ ہم گولکنڈہ کی طرف روانہ ہو رہے ہیں اور جب تک میر جملہ حیدر آباد نہیں آ جائے گا ، وہیں قیام کریں گے۔

شہزادے نے تاکیداً زور دیا ہے کہ محمد امین کو فوراً آزاد کر دیا جائے۔

از جناب شاہزادۂ والا گہر محمد سلطان بہ قطب الملک قلمی شده :

امارت و ایالت پناه ، ارادت و عقیدت دستگاه ، عمدۂ اماجد کرام ، سلالۂ اکارم عظام ، نقاوه دودمان عز و علا ، عضادۂ خاندان مجد و اعتلا ،

---

۱ - انسازد۔

زبدهٔ مخلصان صلاح اندیش درگاه والا ، خلاصهٔ متخصصان سعادت کیش بارگاه معلی ، مورد الطاف پادشاهی ، مصدر آداب خیر خواهی ، جوہر مرآت صفا و صفوت ، فروغ ناصیهٔ دولت و رفعت ، سزاوار عواطف بیکران ، شایستهٔ اشفاق بی پایان ، المختص بمواہب الملک المنان ، قطب الملک ، بتوجهات و تلطفات بی نهایات، مستبشر و مستظهر گشته بدانند که چون آن امارت و ایالت مرتبت ، باوجود دعویٔ بندگی و ارادت ، رعایت آداب دولتخواہی و عقیدت ننموده ، بتحریک جمعی کوته اندیش ، میر محمد امین (ص : ۹۳ ب) پسر سیادت و نجابت دستگاه ، میر محمد سعید را که داخل بندہای درگاه سلاطین پناه گردیده ، از پیشگاه خلافت که انجمن کرم و ساحت ست ، بعنایت منصب پنج ہزاری ذات و پنجهزار سوار سرافرازی یافته ، با متعلقانش محبوس ساخته ، اموال آنها را ، از نقود و اجناس و جواہر و افیال ضبط نموده و انواع خفت و اہانت بآن جماعه رسانیده ، اندیشهٔ مزاحمت و ممانعت میر مذکور از استیلام عتبهٔ رفیعهٔ خلافت ، بخاطر آورده بودند و حقیقت این جرأت و جسارت بمسامع جاه و جلال رسیده ـ

در این ولا، حکم جهان مطاع گیتی مطیع شرف نفاذ یافته بود که با عساکر منصوره و افواج قاہره ، برائی استخلاص پسر و توابع میر مشار'' الیه ، متوجه این حدود شویم و محبوسان را کام ناکام طلب داشته ، تا آمدن میر موسی الیه در حیدر آباد توقف نمائیم ـ بنابران امتثالاً لحکم[۱] الارفع الاعلی ، بساعت فیض اشاعت ، از خدمت سراسر اطاعت قبله کعبهٔ حقیقی خود مد ظله العالی ، عز دستوری یافته ، بمبارکی و فیروزی ، سایهٔ سعادت بر این مرز و بوم انداختیم ـ

اگر آن عمدهٔ اماجد کرام ، اطاعت حکم لازم الاتباع را ، بر ذمهٔ عبودیت خود متحتم دانسته ، میر محمد امین را با متعلقانش ، بحضور موفور السرور سلطانی بفرستند و از کردهٔ خویش ، نادم و پشیمان گردیده ، بپوزش

---

۱ ـ امتثالا لحکم ـ

و معذرت گرایند و تمامی اموال آنهانرا که بتصرف در آورده اند و تعلق بسرکار گردون مدار دارد ، از نقیر و قطمیر ارسال دارند ، تا از صدمات عساکر نصرت قرین ، ایمن بوده ، دشمن کام نشوند ، زہی حسن عاقبت و سعادت خاتمت ایشان -

و اگر پنبهٔ غرور و پندار از گوش نخوت و استکبار بر نیاورده ، مطابق یرلیغ مقدس معلیٰ که تصور ارتکاب خلاف آن ، در متخیلهٔ ناسوران آفاق ، نگنجد ، عمل ننمایند و توفیق اطاعت یرلیغ عالم مطیع جهان مطاع و پاس حقوق نعمت نیافته ، قدر آن ندانند و از تیره رای نابخردان ، در مقام ستیزه و گردن کشی در آیند ، ہرچه بینند ، از کردهٔ خویش خواہند دید - درین صورت ادراک پاداش اعمال و افعال خود را آماده باشند - بیت

چو تیره شود مرد را روزگار همه آن کند کش نیاید بکار

جواب مثال سلطانی را بی تاخیر و تانی ، معروض دارند ، یہدی الله بنوره من یشاء -

——:o:——

ب ۳۶

قطب الملک کے نام شہزادہ محمد ساطان کا یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب گولکنڈہ کا محاصرہ شروع ہو چکا تھا اور قطب الملک نے قلعے میں پناہ لی تھی - اورنگ زیب نے قطب الملک کی والدہ کو اس سے ملنے کی رضامندی ۲۲ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو دی تھی -

قطب الملک نے درخواست کی ہے کہ شہزادہ محمدسلطان اورنگ‌زیب کے پاس اس کی سفارش کرے تاکہ اس کے گزشتہ جرائم اور تقصیرات معاف کر دی جائیں -

به قطب الملک : بتوجهات بیغایات و تلطفات بی نہایات ، مسرور و مبتہج گشته ، معلوم نمایند - عرضداشت آن عمدۂ اماجد کرام که در این ولا ، بتقریب ادای مراسم تہنیت مژدۂ مسرت افزای و بہجت پیرای ، ظہور تباشیر صبح دولت و ترقی مراتب جاه و حشمت سلطانی ، ارسال داشته بودند ، با عریضهٔ که (ص : ۹۳ الف) مصحوب سیادت و نجابت

مرتبت ، صفوت و نقابت منزلت میر احمد بود ، متواتر بعز مطالعه رسیده ، مطالب معروضه سمت وضوح گرفت ـ التماس نموده بودند که در هر باب ، ما حامی و شفیع بوده ، ملتمسات و مستدعیات ایشان را ، بعرض والا برسانیم و برائی مزید تسلی و اطمینان آن زبدهٔ اکارم عظام و والده ماجدهٔ ایشان ، محتوی بر قول و استمالت ارسال داریم ، تا آن عفیفه خاطر جمع ساخته ، دریافت شرف خدمت والا تواند نمود ـ

بران خلاصهٔ خاندان مجد و اعتلا بوشیده نماند که اگرچه جرایم و تقصیرات ایشان که بمقتضای غفلت و ناعاقبت اندیشی ، باغوای جمعی سفیه و بیخرد بوقوع آمده ، ازان قبیل نیست که در مقام استعفا و استشفاع آن توان در آمد و این هفوات و زلات ، افزون تر ازالست که اندیشهٔ تدارک اصلاح آن توان نمود ـ چه هرگاه آن عمدهٔ ارباب دول که اباً عن جد ، بوسیلهٔ صدق عقیدت و خلوص ارادت ، در سایهٔ الطاف و اعطاف درگاه سلاطین پناه ، از تند باد حوادث و نوایب مصئون بوده ، بذریعهٔ اطاعت و عبودیت ، با قصی مراتب کامرانی و جمعیت فائز گردیده اند ، بموجبی بمحض توهمات دور ازکار ، از این جادهٔ قویم و منهج مستقیم انحراف نموده ، مصدر چنین جرأت و جسارت شده باشند ـ باوجود حقوق نعمت رشدگی و دعوی رسوخ اخلاص و بندگی ، موکب اقبال قرین قبله و کعبهٔ دو جهانی را ، که بموجب حکم جهان مطاع گیتی مطیع ، پرتو سعادت بر ساحت این مرز و بوم انداخته و هزاران گرامی نقود روح و روان ، نثار مقدم مبارک ایشان را در خور و سزاست ، باعزاز و احترامی که بر ذمهٔ دولت خواهان عقیدت کیش واجب است ، تلقی ننموده از ادراک ملازمت سراسر شرف و عزت ، مقاعد گردیده ، توفیق حصول این موهبت عظمیٰ و عطیهٔ کبریٰ نیافته ، کار بجائی که نباید رسانیده باشند ، کرا حد و یارای آنکه به بزم حضور پرنور ، ازین مقوله مذکوری بمیان تواند آورد ـ

لیکن از انجا که خطا بخشی و عذر پذیری ، شیمهٔ خاص این دودمان رفیع الشان است و پیر و مرشد حقیقیٔ ما را حق تعالیٰ بیش از همگنان بعفو خطیات و زلات موفق داشته ، این خصلت حمیدهٔ مرضیه را در آن ذات قدسی صفات ملکی ملکات که مجموعهٔ مکارم اخلاق است ، ودیعت

نهاده و آن زبدهٔ اصحاب ملل ، از روی تضرع و خضوع ، دست تشفع ، بذیل حمایت و اعانت سلطانی استوار نموده ، امید آن دارند که بشفاعت و درخواست ما ، رخت سلامت از این بحر پر آشوب ، بساحل نجات کشیده ، بتدارک (ص : ۹۳ ب) و تلافی مافات بپردازند ۔

بناہران، تکیہ بر خلق عظیم و کرم جسیم و عفو عمیم قبلہ و کعبۂ دو جہانی نمودہ ، حسب الالتماس آن امارت و ایالت دستگاہ ، این نشان فرخندہ عنوان را کہ بنقش پنجۂ[۱] خاص ما زینت یافتہ ، مصحوب معتمد وزارت مرتبت ، ابوالقاسم کہ دیوان سرکار نامدار ماست ارسال داشتیم ۔ باید کہ این گرامی صحیفہ را بمنزل قول تصور کردہ و بآن مثال سامی مستظہر و مستبشر گشتہ ، والدۂ ماجدۂ خود را ، کہ داعیۂ قدیمۂ این درگاہ آسمان جاہ اند ، رخصت دہند تا بتوسط ملتمسات ، ایشان را بموقف عرض والا رسانیدہ ، ہرگاہ خواہند دستوری یافتہ ، مشمول مرحمت و عنایت مراجعت نمایند ۔ بعد ازانکہ این عفیفۂ محترمہ ، بسعادت خدمت عالی فائز شوند و بحسن سعئی این جانب ، این مطلب سترگ بوجہی کہ مرضئی اولیای دولت قاہرہ بودہ باشد ، صورت بیابد ۔ التماس پیش رفتن مورچالہا خواہیم نمود ۔ یقین کہ بیش ازین بہ تہیۂ اسباب مذلت و دشمن کامی نپرداختہ ، با ضلال جماعۂ ضال مضل ، سررشتۂ عزت و دولت کامی را از دست نخواہند داد و تلطفات سلطانی را ، در جمیع احوال ، کافل آمال خود انگاشتہ ، در ہمگی ابواب بدان عروۂ وثقی تمسک و توصل خواہند جست ۔ والسلام علی من اتبع الہدی ۔

—:o:—

ب ۳۷

یہ خط اورنگ زیب کی طرف سے ہے ۔ وہ قطب الملک کو اطلاع دیتا ہے کہ بقایا پیشکش میں سے بادشاہ نے ۱۵ لاکھ روپے کی معاف دے دی ہے لکن بادشاہ کی طرف سے تاکید ہے کہ ایک کروڑ روپیہ بقایا فوراً ادا کر دیا جائے ۔

یہ مکتوب مہم گولکنڈہ کے بعد کا ہے ۔

---

۱ ۔ آنچہ ۔

به قطب الملک بالقابه : بدعوات وافیات که لفحات آن مشام مخالصت را معطر تواند داشت ، اختصاص یافته ، بعد از سلام سلامت انجام معلوم نمایند که صحیفته الاخلاص ایشان ، در خجسته ترین وقتی مسرت وصول بخشیده ، حدیقهٔ بهار اتحاد و یکجهتی را ، طراوت افزود مضامین آن که منحصر بود ، در اظهار کیفیت حسابی که مباشران اعمال بارگاه خلافت نوشته ، نزد وزارت و رفعت پناه مرشد قلی خان دیوان صوبهٔ دکن فرستاده اند و نقل آن را لایق العنایت قباد بیگ ، ملازم سرکار نامدار ، بان عمدهٔ اماجد کرام نموده و التماس موقوف شدن تحصیل پانژده لک روپیه که از پیش گاه معلی بآن مرکز دائرهٔ نیک اختری معاف گردیده ، بعرض مبارک صاحب قبلهٔ دو جهانیٔ پیر و مرشد حقیقی رسید .

بر زبان الهام بیان عطوفت ترجمان گذشت که چون حقیقت محبت و اخلاص جمعی که درین هنگام ، مدار مهام بارگاه اعلی بعهدهٔ آنها است ، نسبت ایشان ، بآن خلاصهٔ مخلصان واقی عقیدت ، پوشیده نیست و این مراتب مفصلاً در مطاویٔ والا منشوری که مصحوب سیادت و نجابت مرتبت ، میر احمد سعید و ملا عبدالصمد بایشان شرف نفاذ یافته ، مندرج است ـ بعد ازانکه بورود سعادت آمود (ص : ۹۵ الف) آن صحیفهٔ عزت وکرامت مباهی شوند آنچه در این رقیمته الوداد نگاشته اند در جواب فرمان عالی شان بدرگاه سلاطین پناه عرضداشت کنند تا هرچه حکم شود ، مطابق آن بعمل آید و ازانجا که بجهت بقایائی یک کرور روپیه از پیش گاه خلافت تاکید تمام است و از تعین میر احمد سعید غرضی جز این نه وا ین مبلغ را که تتمهٔ بیست و پنج لک روپیه است که ادائی آن بوعدهٔ سه سال قرار یافته بود و حکم اقدس از جمله یک کرور روپیه موقوف نمی توان داشت ـ اگر می خواسته باشند، درین باب نیز بحضور مقدس معذور دارند ـ توجهات و عنایات قبله و کعبهٔ حقیقی و محبت و التفات این جانب ، دربارهٔ خویش بمرتبهٔ قصوی و درجهٔ علیا تصور نموده ، بهمین وتیره ، بارسال مفاوضات،گلشن موالات، سرسبز و شاداب می ساخته باشند ـوالسلام ـ

——:o:——

ب ۳۸

اورنگ زیب کا یہ خط اس زمانہ کا ہے جب قطب الملک نے شروع میں اپنے ملازم عبدالجبار کو کرناٹک بھیجا تھا ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ تمہیں اسی وقت آگاہ کر دیا گیا تھا کہ اس کا بھیجنا خلاف مصلحت ہے ۔ بادشاہ کے فرمان کے مطابق ہم نے شجاعت بیگ کو تعین کیا ہے کہ عبدالجبار کو اس کے ہمراہیوں کے ساتھ واپس حیدر آباد لائے ۔

قطب الملک اورنگ زیب کو برابر بقایا پیشکش کی معافی کے بارے میں لکھتا رہتا ہے ۔ اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ اس کی معافی تو بادشاہ کی طرف سے ہی ہو سکتی ہے ۔ جو کام میرے بس کا تھا ، وہ میں نے کر دیا یعنی تمہاری والدہ کو ۲۵ لاکھ روپیہ معاف کر دیا اور اسی طرح چار لاکھ روپیہ نقد اور چھ لاکھ روپیہ اسباب حویلی جو مل کر دس لاکھ بنتا ہے اس کو بھی مجرا دے دیا تھا لیکن وہ پیشکش جو خزانۂ شاہی میں داخل کی جائے گی اس کی معافی کا مجھے کوئی اختیار نہیں ۔

اورنگ زیب اس کے لیے ایک اور ترکیب یہ بتاتا ہے کہ قطب الملک اس کے بارے میں جہاں آرا بیگم اور دارا شکوہ کی وساطت سے بادشاہ کی خدمت میں عرضداشت کرے ۔

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب میر جملہ آگرہ میں دیوان اعلیٰ کے منصب پر کام کر رہا تھا ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بدعوات مخالصت سمات و تحیات مصادقت آیات ، کہ از شمیم عنبر آمیز آن مشام محبت و موالات را ، عطر آگین توان ساخت ، مختص بودہ معلوم نمایند ۔ عرضداشت آن عمدۂ اماجد کرام کہ مشتمل بود بر التماس توقف و باز داشتن شجاعت شعار اسماعیل بیگ از رفتن بصوب کہدم و کیفیت فتوری کہ بمہات ولایت کرناٹک راہ یافتہ ، بوساطت این جانب در ہنگام مناسب ، بعز مطالعہ عالی در آمدہ ، مطالب و نوشتۂ ایشان کہ بملا روح اللہ[۱] رسیدہ بود و مضمون عریضۂ ملا عبدالصمد مفصلاً مذکور ازم حضور پر نور گردید و بر زبان الہام

۱- فرح اللہ -

بیان پیر و مرشد حقیقی که ما بمقتضای وفور عاطفت و مرحمت ، روابط مجددهٔ اتحاد و یک جهتی را ، منظور داشته ، از اصلاح مهام ایشان ، توجه دریغ نمی فرمائیم و درین چند گاه آنچه متضمن صلاح حال و مآل آن مرکز دائرهٔ نیک اختری بوده ، از روی تفصیل کرهٔ بعد اخری بایشان ارشاد شده و از انجا که رفتن عبدالجبار بصوب کرناٹک خلاف مصلحت می نمود ، در حین فرستادن او بدان طرف ، آن فروغ ناصیهٔ ابهت را ، از مفسدهٔ این تجویز آگاه ساخته بودیم ، تا از وخامت عاقبت آن غافل نگردیده ، در این باب بارائی دولتخواهان سفیه عمل ننمایند ـ

چون آن محیط بسیط ناموری ، گوش سعادت نیوش ، بآن سخنان ہدایت ترجمان نینداخته ، بامتثال اوامر مطاعه پرداختند و دیدهٔ بصیرت ، از مشاہدهٔ شاہراه صواب پوشیده و پیانهٔ غفلت از دست ساقی غرور نوشیده ، مجدداً اقدام بوادی باطل ستیزی نهادند و خود را ہدف سهام چندین تهمت و افترا قرار داده ، ترک ارادہای بی ماحصل ننمودند و این معنی (ص : ۹۵ ب) بمسامع جاه و جلال رسیده ، حکم اقدس ارفع اعلیٰ نافذ گشت که ایشان را ازین قصد ناصواب باز داشته، نگذاریم که بیش ازین در تهیهٔ اسباب دشمن کامیٔ خویش بکوشند ـ لهذا شجاعت شعار مشار الیه را تعین فرموده ایم که عبدالجبار را باتمامی ہمراہان از آنجا ، بیاورد ، تابدان وسیله ، راه گفتگوہائی جمعی که در کمین اند ، مسدود شده ، بمعرض عتاب و خطاب پیشگاه خلافت در نیایند و یک بار پرده از رویٔ کار نیفتاده ، امری که از حیز تدارک بیرون تواند بود ، سانح نگردد ـ

آکنون اگر تاب و توانائی باز خواست بارگاه معلیٰ داشته باشند و ثانی الحال از عهدهٔ صدمات افواج قاہره که تعین آنها برائی دفع فتنهٔ ولایت کرناٹک ، قریب الوقوع است ، توانند برآمد ، ما را مضایقه نیست ـ باقی جمعیت خود را نیز ، بدان طرف بفرستند تا غبار فساد ازانچه ہست افزونتر گردد و الا سیل حوادث را بمملکت خویش راه نداده ، ازین اندیشہائی دور ازکار باز آیند و مطابق فرموده عمل نموده ، تمامیٔ آن مردم را سوائی طایفهٔ که بجهت بندوبست محال قدیمهٔ ایشان کافی باشد ،

بزودی پیش خود بطلبند و اختلال مهمات آن مملکت را ، موجب تزلزل قواعد ولایت موروثی دانسته ، سعی دران روا ندارند و باغوای سفهائی عاقبت نااندیش ، کار بجائی نرسانند که اصلاح آن از دایرهٔ امکان بدر رود و پشیانی و ندامت سودمند نیفتد ـ

دیگر امر رفیع‌القدر زینت صدور گرفت که اگر مقدمهٔ تحصیل پیشکش ، بعهدهٔ وکلائی سرکار نامدار سامی بودند ، برائی ملتمس ایشان ، در باب مجری دادن بعض ابواب ، باوجود مکرر التماس و اظهار ، بتعویق نمی افتاد و چنانچه از جملهٔ بیست و پنج لکهه روپیه ، بوالدهٔ ماجدهٔ آن قطب سپائی شوکت و ابهت بخشیده بودیم ، چهار لک روپیه نقد و چهار و دو لک روپیه اسباب حویلی را که بده لک روپیه محسوب شده بود نیز بهان قرار مجری می دادیم ـ ہرگاه اختیار این کار باما نباشد و اعلیحضرت پانزده لک روپیه تتمهٔ بیست و پنج لک روپیه را که ادائی آن بوعدهٔ سه سال مقرر گردیده ، نسیه انگاشته بایشان العام نموده و سه لک روپیه وجه قیمت پیشکشی که مصحوب ملا عبدالصمد بود مجری نداده ، عوض مبلغ جهاز را طلب فرمایند و این مراتب در منشور لامع النور مثبت شده باشد ، چه توان کرد ـ

علاج منحصر در آن است که آنچه در این وادی ، مکرر بگرامی خدمت ما دیده و دالسته نوشته اند ، بتفصیل در جواب فرمان والا شان عرضداشت نموده (ص : ۹۶ ﻟ) بنواب تقدس احتجاب علیهٔ عالیه و پادشاہزادهٔ کلان نیز معروض دارند تا بتوسط ایشان ، بعرض مقدس برسد و بر تقدیری که خود عرض این جزئیات را مناسب دانند ، بسیادت و نجابت مرتبت ، میر احمد سعید بگویند که حقیقت را ، بپایهٔ سریر اعلی عرض دارد ـ توجهات پیشگاه سلطنت و محبت و التفات اینجانب را ، نسبت بخود افزون شناسند ـ والسلام علی من اتبع الهدیٰ ـ

——:o:——

ب ۳۹

اس بات کا پہلے خطوں میں ذکر ہو چکا ہے کہ بادشاہ نے کرنلک

---

۱ ـ لہ ـ

پر حملہ کرنے کے لیے ایک لشکر کا تعین کر دیا تھا ۔ اورنگ زیب نے بادشاہ سے کہہ کر قطب الملک کی تقصیر معاف کرائی ۔ بادشاہ نے اسے معاف کر دیا لیکن کہنا ہے کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا ۔ تم نے برابر وعدہ شکنی پر کمر باندھی ہوئی ہے جس کی وجہ سے میں بادشاہ سے سخت منفعل ہوں ۔ اس لیے بقایا پیشکش شاہی کے ادا کرنے میں کسی صورت سے مزید توقف نہ کریں ۔ میر جملہ سے برسرِ پرخاش نہ ہوں اور قلعہ اودگر جو ہماری مملکت کا سرحدی قلعہ ہے اس سے تجاوز نہ کریں ۔

بہ قطب الملک بالقابہ : بدعواتِ وافیاتِ زاکیات اختصاص یافتہ ، م نمایند ۔ عریضتہ الاخلاصی کہ درین ولا نگاشتۂ خامۂ عقیدت شدہ ، بعزِ مطالعۂ گرامی رسیدہ ، مسرت افزا گردید و مطالب بوضوح ید ۔

بر آن امارت و ایالت مرتبت پوشیدہ نماند کہ اگرچہ درین چندگاہ ساطِ ایتلاف و ارتباط ممہد گشتہ و اساسِ اتحاد و یکجہتی ، استحکام پذیرفتہ ، مہماتِ ایشان را ، از خود تصور فرمودہ ، در اصلاحِ آن ، از دقائقِ توجہ و التفات ، دریغ لداشتہ ایم و برای روایٔ حاجات و یٔ ملتمساتِ آن مرکزِ دائرۂ نیک اختری ، مہما امکن سعی و کوشش ر آوردہ ، ہمہ وقت در خدمتِ واقی سعادتِ مرشدِ دارین ، حمایت و ت نمودہ ، ہرگز راضی نبودہ ایم کہ اختلالی ، بقواعدِ مملکتِ ایشان بد ۔

چنانچہ درین ہنگام کہ بموجبِ حکمِ جہان مطاعِ گیتی مطیع ، افواجِ قصدِ آن مرز و بوم داشت و اسبابِ وبال و نکال آمادہ گردیدہ ، ک بود کہ خاکِ آن دیار بباد فنا بر رفتہ ، تر و خشکِ آن ولایت قہر بسوزد ۔ باوجود مشاہدۂ انواعِ ہفوات و زلات کہ با قانونِ معاہدت و حسنِ معاملت ، منافاتِ تمام دارد و باعثِ خجلت و ر ما شدہ بود و بوقوعِ اموری کہ تدارکِ آن بغایت دشوار می ، در مقامِ استشفاع درآمدہ ، عفوِ تقصیرات را ، بتضرع و خضوع ، نمودیم و قبلہ و کعبۂ دو جہانی کہ عذر پذیری و خطا پوشی و بخشی شیمۂ کریمۂ آن ملکیٔ ملکاتِ قدسی سمات است ، بمقتضای

مرحمت جبلی و عاطفت فطری و ذره پروری و بنده نوازی ، ملتمس این مرید خود را ، عز قبول ارزانی داشته ، عزیمت آن طرف را موقوف فرمودند و مجدد آن نقاوهٔ دودمان مجد و اعتلا را ، بدین مکرمت نمایان و عنایت بی پایان امتیاز بخشیده ، از سر باز خواست در گذشتند و خطایائی ایشان را بمحض تفضل در گزرانیدند۔

لیکن چه فائده که آن محیط بسیط ابهت و ناموری ، قدر این الطاف و اشفاق را ندانسته ، در شاه‌راه راستی و درستی قدم نمی گذارند (ص : ۹۶ ب) و پاس عهود و مواثیق نداشته ، مدار کار بر دو روی که خان و مان ایشان ، از شامت آن بمعرض تلف درآمده بود ، گذاشته اند و گفتار ایشان را اصلا موافقتی با کردار نیست و باغوائی سفیهان نا دولت خواه راه صواب نمی سپرند و حقوق چنین مراحم و مکارم بی اندازه نسیاً منسیاً انگاشته ، مطلقاً بسپاس گذاری آن نمی پردازند۔

خدا داناست که از ظهور این امور که در نظر ایشان مستحسن و زیبا و فی الحقیقت سراسر سهو و خطا و موجب مسرت اعدا ست ، در خدمت پیر و مرشد حقیقی ، آن مقدار انفعال کشیده ایم که بشرح راست نیاید ۔ نمی دانیم که بسبب ارتکاب این اعمال که وخامت عاقبت و سوء خاتمت آن بر ازکیا[1] هویداست ، چه خواهد بود ۔ بالجمله اکنون نیز باید که از ادای شکر این مواهب غافل نگشته ، بتلافی مافات قیام نمایند و از مآل حال ، ذهول نورزیده ، لوازم پوزش و معذرت ، بآئین نیکو ، بجا آورده ، مثل گذشته ، بگذرانند و توسل بحبل المتین توجهات علیه مغتنم دانسته ، بتوهمات باطله ، نقد اخلاص را ، کم عیار و مغشوش نسازند و مطابق تعهد خویش ، از جمله دو هزار سوار که باوجود ناداری و ناسامانی نگاه داشته ، پنجهزار سوار را ، بزودی بفرستند و در سرانجام وجه بقایای پیشکش بادشاهی اندیشه توقف و تعلل ننموده ، وصول آن مبلغ را بتعویق نیندازند و مردم خود را که تا حال از محال متعلقهٔ خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران ، بر نیامده ، سر پرخاش و فتنه پردازی

---

۱ - بر ازکیا ۔

دارند ، چنانچه این معنی از وقایع فرستادهٔ امیر عبدالمعبود ، بعرض مبارک قبلهٔ آمانی و آمال رسیده ، بقدغن تمام از انجا طلب داشته ، از قلعهٔ اودگر که سرحد مملکت ما نشان است ، تجاوز نورزند و در بند قضیهٔ قلعه مذکور که تفویض آن ، بگماشتهائی ایشان بهیچ وجه صورت پذیر نیست ، نبوده و برائی تهیهٔ ضروریات حصن ، بداشتن شهی[1] که درپائی آن آباد است ، قناعت نموده ، ابواب منازعت و مجادله را که بجائی نمی رسد و موجب بدنامی و دشمن کامی است ، مسدود گردانند و کاری نکنند که ثانی الحال ما را در حضور پیر و مرشد حقیقی ، زیاده ازین خجالت حاصل شود و ایشان را مجال تدارک نماند ـ

این مراتب را سرسری نه انگاشته ، بخرد دوربین مآل اندیش خود بسنجند و بمقتضای آگهی ، از روی وفور عاطفت و شفقت ، در هر باب نگارش یافته ، عمل نموده ، جمعیت مقرری را بسرعت هرچه تمامتر ، برکاب ظفر انتساب ، روان سازند و از سوء ثمرهٔ لطایف الحیل که وقت آن نمانده ، پر حذر بوده ، بیش ازین (ص : ۷۹ ل) بارای کوته اندیشان بی عاقبت کاربند نشوند تا از حوادث و نوایب مصئون گردیده ، بدرست کامی زندگانی توانند کرد و الا بعد ازانکه سهام از اصلاح بگذرد ، ندامت و پشیمانی سودمند نخواهد بود ـ والسلام

—:o:—

ب ۴۰

اورنگ زیب نے اس خط میں محمد رضا ملازم شاہی کو راہداری کی آسانیاں بہم پہنچانے کے لیے لکھا ہے ـ محمد رضا کو بادشاہ نے مچھلی پٹن غالباً قلم کار چھینٹ کی خریداری کے لیے بھیجا ہے ـ اورنگ زیب سفارش کرتا ہے کہ محمد رضا میر کو اس کے فرائض کی انجام دہی میں سہولتیں بہم پہنچائی جائیں ـ مچھلی پٹن (حال مسولی پٹم) اس زمانے میں گولکنڈہ کی بندرگاہ تھی ـ

---

۱ ـ متیشهی ـ

قطب الملک بالقابه : بعنایاتِ موفور و توجہاتِ نا محصور ، مبتہج و مسرور گشتہ ، بداند کہ چون درین ایامِ خجستہ آغازِ فرخندہ انجام ، معتمدِ پسندیدہ خدمت ، محمد رضا ، ملازمِ سرکارِ نامدار ، از پیشگاہِ سلطنت تعین شدہ کہ در بندرِ مچھلی پٹن بسر بردہ ، بسر انجامِ فرمایشِ درگاہِ والا می پرداختہ باشد ، بنابران باید کہ آن عمدۂ اماجدِ کرام ، موصیٰ الیہ را بعدِ وصول حیدر آباد ، بی توقف دستوری دہند تا بمقصد پیوستہ ، بمراسمِ خدمتِ مرجوعہ او قیام نماید و بہ متصدیانِ آنجا از روی قدغن و تاکید بنویسند کہ بہمہ جہت ، ممد و معاونِ مشارٌ الیہ بودہ ، در ارجاعِ کاریگران و سرانجامِ جمعِ آنچہ او را در تقدیمِ خدمت بدان احتیاج افتد ، خود را معاف ندارند و سر رشتۂ حسنِ سلوک را ، از دست ندادہ ، دقیقہ از دقایقِ آن فرو نگذارند تا بفراغ بال فرمایشِ سرکارِ گردون مدار را ، تمام نمودہ از ہیچ رہگذر نگران نباشد ۔ والسلام ۔

——:o:——

ب ۴۱

اورنگ زیب کا لشکر ظفر آباد بیدر سے روانہ ہو رہا ہے ۔ اس کا ارادہ پرندہ کا قلعہ فتح کرنے کا ہے لیکن شاہی لشکر کی آگرہ کو روانگی کی وجہ سے ہر قسم کی افواہیں اڑ رہی ہیں ۔ قطب الملک کے ملازمین بدرقہ مہیا کرنے اور بقایا پیشکش کی رقم فراہم کرنے میں حیلہ سازی سے کام لے رہے ہیں ۔ اورنگ زیب ان افواہوں کے ازالے کے لیے واضح کرتا ہے کہ لشکر کو روانہ ہونے کا حکم اس لیے دیا گیا ہے کہ بیجا پور کے اس علاقے میں لشکر کی موجودگی سے رعیت پر خوف و ہراس کی حالت طاری ہے اور اس کے آباد ہونے میں دقت پیش آ رہی ہے ۔ اورنگ زیب قطب الملک پر زور دے رہا ہے کہ وہ مراسم عہد و پیماں کو استوار رکھے اور اس ضمن میں بدرقہ اور بقایا پیشکش کے پہنچانے کا بندوبست کرے ۔

بقطب الملک بالقابه : بدعواتِ وافیاتِ صداقت افزا و تحیاتِ زاکیاتِ خلت پیرا ، مختص بودہ ، معلوم نمایند کہ در بنولا ، از نوشتجاتِ

منهیان آنجا که بدرگاه اقبال بارگاه رسیده بود ، بوضوح انجامید که آن مرکز دائرهٔ نیک اختری و ناموری ، از استماع خبر نهضت رایات عالیات از ظفر آباد و شیوع بعض ازا حیف[1] و اخبار بی اصل که دست گاه گفتگوی عوام کالانعام است ، خاطر اخلاص .آثر را ، متردد ساخته اند و وکلای آن امارت و ایالت پناه ، از کم فرصتی و کوته اندیشی ، اینمعنی را از لهو[2] گرفته ، آئین سلوک را تغیر داده اند و رایهائی ناصواب می زنند ـ چنانچه در باب سرانجام بدرقه و خزانه فرستادن که از وجه تحصیل بقایای پیشکش فراهم آمده ، لطایف الحیل بکار برده ، مدار بر روباه بازی و نیرنگ سازی گذاشته اند و این مقدمه را بتعویق انداخته ، باندیشهای باطل روزگار میگذرانند و هرچه سیادت و نجابت پناه ، میر احمد مبالغه بیشتر می نماید ، اثر کمتر می بخشد ـ

پوشیده نماند که از وفور خبرت و دانای و کمال فهمیدگی و رسای و فرط عاقبت بینی و مآل اندیشی آن قطب سیمائی شوکت و رفعت ، بغایت دریغ و بعید نمود که این قسم سخنان بیهوده ، پا در هوا را ، معتبر دانسته ، از شنیدن آن متاثر شوند و اقاویل کاذبه هرزه درایان ژاژ خارا ، راست (ص : ۹۷ آ) انگاشته ، بدین تقریب خاطر خیر اندیش را بتذبذب و تردد آشنا سازند ـ

و نهضت موکب اقبال قرین را که برائی مزید اطمینان بیجا پور ریان که از قرب عساکر فیروزی قران گردون توامان[3] غریق دریائی بیم و هراس بودند و عمال ولایت آنها بدین سبب رو بآبادی نمی گذاشت و رسیدن خبر اشتداد بیاری نواب غفران قباب جوزا نقاب ، فردوس مآب علیه عالیه ، اتفاق افتاده ، برانچه ، السنه عوام بدان ناطق است ، حمل نموده ، بمحض توهم پیرامن امری گردند که ثانی الحال خجالت و انفعال بار آورد ـ

---

۱ ـ اراجیف ـ
۲ ـ ازهو ـ
۳ ـ توان ـ

و هرگاه نظر باستحکام قواعد عهود و مواثیقی که فیمابین ممهد شده بایمان کثیرالایقان مشید گشته و حصول روابط صوری و معنوی و ترتیب مقدمات یک جهتی و یکانگی که کیفیت آن هویداست ، اعتماد بر خلوص عقیدت و رسوخ اخلاص آن محیط بسیط حشمت و ابهت ، بدان مثابه بود باشد که بیقین می دانم که در حین وقوع برخی از سوانح نیز که هنگام امتحان نقد محبت و وفاست ، جز دولتخواهی و خیر اندیشی از ایشان سر نخواهد بود و اگر بحسب اتفاق ، ازین دیار بطرفی توجه روی دهد ، آن خلاصهٔ مخلصان صافی طویت ، بمقتضای پاس حقوق صنوف عنایات مرحمت که شامل حال ایشان بوده و خواهد بود ، لوعی بمراسم یکرنگی و اتفاق خواهند پرداخت که در ایام غیبت ، فتوری باین مملکت راه نیافته خاطر من جمیع الجهات ، ازان رهگذر جمع توان داشت . در این وقت که بحمد الله تعالی چیزی حادث نشده ، اوضاع روزگار بهمان هنجار است ، اظهار این قسم ارادهائی غیر مستحسن ، بشیوهٔ حق شناسی و مراعات عهد و پیمان که بحکم کریمه ان العهد کان مسئولا ، بر همگنان واجب و لازم است منافات تمام دارد و اصلا لایق بحال ایشان نیست .

از انجا که پیوسته ، مهمات و ملتمسات آن نقاوهٔ دودمان مجد و اعتلا بوساطت توجهات ما ، اصلاح یافته ، بدرجهٔ پذیرائی می رسد و ا جانب آن سلالهٔ اکارم عظام ، تعهدات نموده ، پیر و مرشد حقیقی را بیش از انچه چشم داشت او بود ، نسبت بایشان مهربان ساخته ایم و خاطر دریا مقاطر والا را ، بر صدق و اخلاص یکرنگی آن عضادهٔ خاندان دولت مکنت ، وثوق تمام رسیده ، ایشان را از مخلصان خاص و دولتخواهان وافرالاختصاص تصور می فرمایند ، باید که سر رشتهٔ عقیدت و ارادت را از دست لداده ، همگی همت مصروف آن سازند که روز بروز علامات حسن موافقت و معاهدت ، توجهی که (ص : ۹۸ الف) سزد و شاید بظهور انجامیده ، باعث ازدیاد مواد خشنودی و رضامندی قبله و کعبه جهانیان که مثمر سعادت دارین است می شده باشد و سعی و جهد ما ، که درین مدت ، باقصی الغایات ، برای رونق کار ایشان مبذول گشته ، برباد نرود و در سرانجام بدرقهٔ ارسال خزانه و ایصال بقایای پیشکش

پادشاہی ، و امتثالِ قدسی اوامر ، کوتاہی روا نداشتہ ، بیش از پیش ، بر جادۂ قویمِ اطاعت و انقیاد ، مستقیم باشند و ارادہائی سفہائی پست فطرت را ، وزنی ننہادہ ، در ہر باب بمشورت و صوابدیدِ خیر و صلاح اندیشِ خویش عمل نمایند ، تا اسبابِ دوست کامی و نیکو سرانجامی فراہم آمدہ حال و مآل را ، نافع باشد ۔

چون درین ولا ، بفرمودۂ ، پیر و مرشدِ حقیقی، با افواج ظفر امواج ، متوجہ صوبِ پرندہ شدیم ، تا معاملۂ مصالح را ، بنمطی کہ بابیجاپوریان قرار یافتہ ، صورت دادہ ، بزودی ازان طرف مراجعت نمائیم و بر تقدیریکہ آنہا لازم شود ، بتائیدات ازلی و توفیقاتِ لم‌یزلی ، دمار از روزگارِ آن مدبرانِ عہدِ شکنِ پیمان گسل بر آوردہ ، جزائی تہاون و تساہل و غرور و پندار در کنارِ آنہا گزاریم ۔

اگر آن عمدۂ دولتخواہانِ درگاہِ سلاطین پناہ ، نیز بہمشیرۂ محترمۂ خود کہ از صلاحِ ایشان بیرون نیستند ، از راہِ خیر اندیشی بنویسند کہ بی تعلل و امہال ، موافقِ تعہدی کہ نمودہ اند ، بعمل آوردہ ، باغوای جماعۂ مزورِ ہنگامہ سازِ خانہ برانداز ، از شاہراہِ صواب و سداد انحراف جائز ندارند تا آن مملکت ، از صدماتِ عساکرِ گردون مآثر ، زیر و زبر نگردد و رعایا و سکنہ کہ ودائعِ آلہی اند ، از چنگِ محنت و تفرقہ ، رہائی یابند و غبارِ فتنہ و شورش ، فرونشیند و کار بجائی کہ تدارک پزیر نباشد نر سد ، گنجائش دارد ۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ ۔

——:o:——

ب ۴۲

یہ خط شہزادہ محمد سلطان کی طرف سے ہے ۔ آداب عالمگیری کے اصل نسخے میں اس کے عنوان میں یہ وضاحت نہیں کی گئی مگر خط کے متن میں ''برادر عزیز سلطان محمد معظم'' کے الفاظ سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ خط شہزادہ محمد سلطان کا ہے ۔ یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب شہزادہ محمد سلطان یکم جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کو برہان پور کی

طرف روانہ ہو چکا ہے - شاہجہان کی بیماری کی وجہ سے شمالی ہندوستان میں انتشار پھیل چکا ہے - اورنگ زیب خود بھی اس کے عقب میں دولت آباد سے روانہ ہو رہا ہے اور محمد معظم کو دولت آباد میں اپنا قائم مقام مقرر کرکے جا رہا ہے -

شہزادہ محمد سلطان قطب الملک کو ہدایت کرتا ہے کہ اس ابتلا اور انتشار کے زمانے میں وہ اطاعت و انقیاد کے راستے سے انحراف نہ کرے -

از جناب شہزادۂ والا گہر ، محمد سلطان

بقطب الملک بالقابہ : بدعوات وافیات و تحیات زاکیات ، مختص بوده ، معلوم نمایند - صحیفته الاخلاصی کہ درینولا نگاشتۂ خامۂ محبت و وداد شده بود ، در احسن اوقات ، مسرت وصول بخشید و عرضداشت آن محیط بسیط ابہت و ناموری ، کہ در جواب نشان والا شان بخدمت پیر و مرشد حقیقی نموده بودند ، در ہنگام مناسب ، از نظر انور اطہر گذشتہ ، مضامین عقیدت تبئین آن ، بہجت افزائی خاطر ملکوت ناظر گردیده ، مواد توجہ و التفات خاص ، در بارۂ ایشان سمت تزاید گرفت - چنانچہ از مطاوی خجستہ مثالی کہ از پیشگاہ عالی زینت صدور یافتہ ، شمۂ ازان ہویدا خواہد گشت -

چون درین آوان میمنت اقتران ، انتظام اعاظم امور جہان بانی ، وجہ قصد ہمت حق طویت (ص : ۹۸ ب) قبلہ و کعبۂ صورت و معنی گردیده ، رایات ظفر آیات ، محفوفات بتائید قاضی الحاجات ، بصوب برہانپور ، ارتفاع خواہد یافت وما بمبارکی ، از خدمت وافی کرامت سراسر سعادت ، مرخص شده ، غرۂ شہر جمادی الاولی با فواج نصرت انتہا ، برسم منقلا ، عزیمت آلطرف نموده ایم و امید از افضال مہیمن متعال ، عمت آلاوۂ ، چنان ست کہ عنقریب لسائم فتح و فیروزی ، بر اعلام وافر الاحتشام اولیای دولت ابد قرین وزیده ، ابواب حصول امانی و آمال ، بروی روزگار بندہای درگاہ اقبال بارگاہ ، مفتوح شود و شاہد آرزوی مخلصان و خیراندیشان ، بگلگونۂ مراد ، چہره افروز گردیده ،

ن را ، اسباب نشاط و کامرانی فراهم آید و آنچه مرکوز خاطر
د اصاغر است ، از مکمن فضل نا متناهی ، بمنصه ظهور آمده ،
را بانواع پیرایه سرور و شادمانی بیاراید ۔

بنابران، باید که آن قطب سپهر شوکت و حشمت ، در این وقت
کام اظهار جوهر صدق عقیدت و اخلاص است ، بیش از پیش ، بمراسم
و اتفاق قیام نموده ، همگی سعی و جهد ، مصروف آن سازند که امری
قانون یکجهتی و یک رنگی ، بوقوع نیامده ، قواعد عهود و
ن که فیمابین مشید شد ، از شوایب اختلال مصئون باشد و
نامی و سپاس گذاری ایشان ، بر همگنان آشکارا گشته ، زبانها بتحسین و
ویا شود و نتائج آن عاجلاً و آجلاً بظهور آمده ، حدایق متمنیات آن
الاماجد را طراوت افزاید و ازانجاکه برادر عزیز بجان برابر ، نامدار
والا تبار عالیمقدار ، لوبادهٔ حدیقه عظمت و جلال ، تازه نهال بوستان
. و اقبال ، سلطان محمد معظم را تعین فرموده اند که در دولت آباد
رده ،از بندو بست حدود این ولایت خبر دار باشند ۔

یقین که آن مرکز دایرهٔ نیک اختری ، سررشته حسن سلوک را ،
بآن گزین ثمرهٔ شجرهٔ دولت و بختیاری ، از دست نداده ، چنانچه
بن ، مطالب و مآرب ضروری را ، باین جانب ظاهر ساخته ، التماس
م آن می نمودند ۔ من بعد در هر باب ، بآن برخوردار حمیده اطوار
ما و ایشان دوی و جدای نیست ، عرایض محتوی بر مطالب ارسال
داشت و در صیانت حدود ولایت کرناٹک که از انتقال میر جمله
سرکار گردون مدار عالی تعلق یافته ، از آسیب تعرض مفسدان و
ن ، نوعی کوشش خواهند نمود که ضبط و ربط مهمات آن مرز و بوم ،
ام غیبت موکب منصور ، (ص : ۹۹ الف) بیش از زمان موکب
حضور پر نور ، از قوه بفعل آمده ، ساحت احوال سکنه و رعایای
نت ، از گرد اختلال محروس ماند ۔

لشاء الله تعالیٰ بعد ازآنکه آثار دولت خواهی و حق گذاری آن
اکارم عظام ، بر حسب توقع و چشمداشت هویدا شده ، سبب

خشنودی و رضا مندیٔ قبلهٔ حاجات و کعبهٔ مرادات مخلصانه و خیر اندیشان گردد ـ الطاف و عنایات بی اندازه ، دربارهٔ ایشان پرتو ظهور انداخته ، متمنیاتی که از دیرباز ، چشم براه حصول آن دارند ، به بهترین وجهی ، صورت انجام خواهد گرفت ـ خاطر اخلاص مآثر ، بهمه جهت جمع داشته ، اصلا اندیشهٔ انحراف ، از شارع مستقیم اطاعت و انقیاد ننمایند و امیدوار گوناگون تفقدات و تلطفات بوده ، در تهیهٔ اسباب دوست کامی و نیکو سرانجامی ، کوتاهی روا ندارند ـ مطالب دیگر ، از تقریر سزاوار عاطفت و مرحمت ، شایستهٔ لطف و مکرمت ، قابل الاحسان عبد المعبود که بمحض تفضل نسبت بآن سلالهٔ اکارم عظام ، او را بخدمت حجابت آنجا تعین نموده اند ، تا ایشان را از سلوک پسندیدهٔ خود ، راضی و خورسند داشته ، مانند حجاب پیشین ، کدورت افزائی خاطر آن خلاصهٔ مخلصان صافی طویت نگردد ، سمت وضوح خواهد یافت والسلام ـ

ـــــ:o:ـــــ

میر محمد سعید (میر جملہ معظم خان) کے نام

ج ۱

یہ خط میر جملہ کے نام ہے ۔ میر جملہ کا اصلی نام میر محمد سعید تھا ۔ یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب میر جملہ دکن سے روانہ ہو کر دربار میں حاضر ہو گیا ہے ۔ اورنگ زیب نے اس خط میں کچھ سپاہی پیشہ ملازمین کو میر جملہ کی خدمت میں بھیجا ہے اور سفارش کی ہے کہ ان لوگوں کو ان کی جمعیت کے ساتھ میر جملہ اپنی سرکار میں ملازم رکھ لے ۔

بمیر محمد سعید بالقابہ : سیادت و نجابت دستگاہ ، موردِ مراحمِ ان ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، میر محمد سعید ، بوفورِ عنایاتِ انی مفتخر و مباہی گشتہ ، بدانند کہ چون آن سیادت مرتبت ، مونیٔ سعادت ، توفیقِ دولتخواہیٔ درگاہ والا یافتہ ، بمقتضایٔ ذرہ ی ، او را از زمرۂ مخلصانِ خیر اندیش انگاشتہ ، میخواہیم کہ مشمولِ ہاتِ ظاہری و باطنیٔ ما بودہ ، محسودِ اقران گردد و در این ولا ، عت شعار رسول خان نبیرۂ یاقوت خان و سیادت آثار یعقوب دلاور و دت اطوار سیدی منصور ، بدلالتِ بخت و یاوریٔ طالع ، عرایضِ ص ، ببارگاہِ عالی فرستادہ ، اظہارِ ارادۂ بندگیٔ آستانِ اقبال آشیان ، ہ بودند ، بنابران ہرکدام ازانہا ، لشانِ مرحمت عنوان اصدار فرمودہ و ۔ استمالت و عاطفت ، اختصاص بخشیدہ امر نمودیم کہ خود را با جمعیتِ دارند ، بآن شایستۂ لطف و احسان ملحق سازند ۔

یقین کہ آن دولت خواہِ کاردان ، قدرِ این بندہ نوازی را بواجبی تہ و تالیفِ قلوب و دلاسایٔ آنجماعہ ، بہر نحوی کہ مناسب داند ،

گوشیده ، اتفاق آنها را ، در این وقت مغتنم تصور خواہد نمود و عنایت ما را ، شامل حال و کافل مآل (ص : ۹۹ ب) خویش دانسته ، امیدوار ظہور آثار آن باشد ۔

—:o:—

ج ۲

یہ مکتوب خط (ج ۔ ۱) سے پہلے کا ہے ۔ میر جملہ ابھی تک کرناٹک میں ہے اور آگرہ کی طرف روانہ نہیں ہوا ۔ قطب الملک نے میر جملہ کو دو مرتبہ حیدر آباد آنے کے لیے کہا ہے مگر اس نے بہانہ بنا کر حاضر ہونے سے انکار کر دیا ہے ۔

اورنگ زیب کہتا ہے کہ اس نے میر جملہ کے لیے دربار سے منصب ، خطاب اور جاگیر کے عطا کرنے کی سفارش کی ہے ۔ یہ خط محمد مومن ملازم شاہ جہان کے ہاتھ بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہ اس کے معاملات کی تحقیقات کرکے دربار کو اس کی اطلاع دے ۔

میر محمد سعید بالقابہ : سیادت و نجابت پناہ ، شجاعت و شہامت دستگاہ ، شایستۂ الطاف بیکران ، قابل الرحمت والاحسان ، میر محمد سعید ، بعنایت بیغایت سلطانی مباہی گشتہ ، بداند کہ اگرچہ حقیقت عقیدت و ارادت آن سیادت مرتبت کہ ا برہنمونی طالع ، نسبت بدرگاہ خلافت و بارگاہ سلطنت دارد ، در این مدت ، برای پاس بعض مراتب ، باظہار آن نمی پرداخت ، متواتر بمسامع علیہ رسیدہ ، لیکن چون در اینولا ، جلالت آثار ، امام وردی بیگ کہ تعہد برخی از خدمات آن سرحد نمودہ ، بحضور پرنور آمدہ ، مجدداً کیفیت حسن اعتقاد و صفائی طویت آن نجابت منزلت ، بمبالغہ معروض داشت و مقارن از عرایض حاجب گلکندہ و منہیان آنجا ، مذکور محفل والا گردید کہ قطب فلک شوکت و ابہت ، باغوای گروہی حسد پیشۂ ناتوان بین ، از حقوق خدمت آن مورد

۱- و ۔

مراحم چشم پوشیده ، دربارهٔ او اندیشها ، که از قانون انصاف و قدردانی بیرون باشد ، بخاطر آورده اند و آن سزاوار الطاف نیز ، بر مکنون ضمیر مشار'' الیه آگاه گشته ، باوجود تکرار طلب ، ارادهٔ آمدن نزد ایشان ندارد - بنابران از روی مزید عاطفت و ذره پروری ، قبل ازین چند روز ، نشان موعظت عنوان سعادت ترجمان ، از مکمن مرحمت و احسان ، بنام آن سیادت پناه شرف صدور یافته ، با اسپ و خلعت ، مصحوب سید احمد ملازم سرکار نامدار ، مرسل گشت تا اگر آن باحسن وجهی او را دست داده ، بیازوی بخت ، توفیق دولتخواهی یافته ، در وادی عبودیت درگاه سلطنت پناه ، در آید و این معنی را صریحاً عرضداشت نماید ، از پیشگاه خلافت التماس کرده ، برای سرافرازی او ، خجسته عنوان ، مشتملبر عنایت منصب و خطاب و تعین تیول فرستاده آید که باعتضاد آن حرز بازوی دولت و اقبال ، از قصد معاندان ، ایمن بوده ، کامیاب مطالب خویش شود -

و درین هنگام خیر انجام نیز که معتمد قابل الرحمت والاحسان ، محمد مومن ملازم سرکار گردون مدار پادشاهی ، حسب الحکم الاقدس ، جهت صدق تعهدات زبدة الامثال والاشباه ، سری رنگ رایل ، زمیندار کرناٹک که بوسیلهٔ قبول اسلام ، التجا بدرگاه آسمان جاه آورده ، وکیل خود را با عرضداشت و پیشکش ، ببارگاه سلطانی فرستاده بود ، بدان صوب تعین شده ، روانهٔ آن طرف کردند - بمقتضای وفور رحمت ، این دیباچهٔ شرف و کرامت ، مصحوب او بصدور پیوست ، تا مزید (ص : ۱۰ الف) اطمینان او گردد - یقین که از مآل کار خود غفلت نورزیده ، دامن این دولت ابد مدت را ، از دست نخواهد داد - دیگر مراتب از تقریر موصی الیه که معتمد مزاج دان است ، خاطر نشان او خواهد شد - ۱)

---:o:---

ج ۳

اورنگ زیب اس خط میں میر جملہ کو ترغیب دے رہا ہے کہ

وہ مغلیہ دربار سے وابستہ ہو جائے۔ اس طرح وہ اپنے دشمنوں کے شر سے مامون ہو جائے گا۔

میر محمد مومن جس کو پہلے سری رنگ رایل کے پاس بھی بھیجا گیا تھا اب میر جملہ کے پاس جا رہا ہے۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اگر تم اپنی آمادگی ظاہر کرو تو میں تمہارے نام شاہی فرمان کے نفاذ کی التماس کروں۔

به میر محمد سعید بالقابه : سیادت و نجابت پناه ، شجاعت و شهامت دستگاه ، شایستهٔ الطاف بیکران ، قابل الرحمت والاحسان ، میر محمد سعید بعنایتِ سلطانی مباهی گشته ، بداند که عرضداشتِ آن سزاوارِ مراحمِ بی پایان که بعد استسعاد بوصولِ کرامت موصولِ نشانِ خجسته عنوان و عطیهٔ اسپ و خلعت ، ببارگاه اقبال ارسال داشته بود ، بوساطتِ حاضرانِ بساطِ سلطنت مناط ، از نظرِ انور گذشته ، حقیقتِ صدقِ اخلاص و ارادت آن ، سیادت و نجابت مرتبت ، بیشتر و بهتر از انچه مذکورِ محفلِ گرامی شده بود . معلومِ رایٔ خورشید ضیایٔ عالی گردید .

امرِ رفیع القدر از مکمنِ عاطفت و ذره پروری زینتِ صدور می یابد که چون آن نجابت منزلت ، بمقتضایٔ سعادت مندیٔ جبلی ، توفیقِ ارادت و بندگیٔ درگاهِ سلاطین پناه یافته ، از صمیمِ قلب ، قصدِ احرازِ این موهبتِ عظمیٰ دارد و این معنی بمسامعِ جاه و جلال رسیده ، از رویٔ کمالِ عنایت و مهربانی ، خواهشِ قدسی مآثرِ سلطانی آنست که درینوقت که موانعِ صوری برطرف گشته ، آن شایستهٔ الطاف ، در سلک دولتخواهانِ جنابِ معلیٰ در آید و بدان وسیلهٔ جمیله ، از شماتتِ اعدا ، مصئون مانده و فتوری بعرض و ناموسِ او راه نیافته ، پایهٔ قدر او ، از امثال و اقران برتر شود و از پیشگاه خلافت که ملجاء و معاذ نامورانِ دوران است ، نیز حکم باستمالت و دلاسایٔ آن قابلِ صنوفِ رعایت و تربیت ، بنفاذ پیوسته و معتمدِ شجاعت دستگاه ، محمد مومن ملازمِ سرکار پادشاهی که بشرفِ اعتماد و مزاجدانی سرافراز است و قبل ازین حسب الحکمِ الاقدس ، بجهت تحقیقِ تعهدات مرزبانِ کرناٹک بدان صوب تعین شده ، از حضورِ پرنورِ عالی مامور گردیده که بآن لایق الاحسان ملاقات نموده ، این نشانِ

والا را بانشانی که پیش ازین مصحوب او صادر گشته برسالد و باظہار مقدماتی که بدان ارشاد یافته پرداخته ، خاطر آن سیادت پناه را ، بواجبی مطمئن ساخته ، کیفیت آنچه مقرر شود ، عرضه دارد ـ بنابران باید که آن نجابت دستگاه که ہنگام امتیاز و سربلندیٔ او رسیده ، از مآل کار خویش غفلت نورزیده و فرصت را مغتنم دانسته ، سررشتهٔ سعادت را ، از دست ندہد و مکنون ضمیر خود را ، با موہی الیه بمیان آورده ، باتفاق او (ص : ۱۰۰ ب) ، مطالب و ملتمساتی که در خور پذیرایٔ تواند بود و انجاح موجب وثوق و اطمینان تواند شد ، مشروح و مفصل عرضداشت بکنند تا در حصول مامول او توجه مبذول داشته ، از بارگاه اعلیٰ ، فرمان فرخنده عنوان مکرمت ترجمان ، مشتمل بر نوید گونا گون الطاف ، بنام او التماس نمایم که باعتضاد آن ، خرز بازوی اقبال ، از مزاحمت بد اندیشان ایمن گردیده ، کامیاب آمال خود شود ـ

یقین که عبودیت و بندگیٔ درگاه آسمان جاه را ، متضمن بہبود دین و دنیا انگاشته و ترقیٔ مراتب عزت و سعادت را ، وابستهٔ امن این دولت ابد مدت ، شناخته ، از کسب چنین شرف شگرف ، بہیچ وجه باز نخواہد ماند و این معنی را ، منحتی تصور نموده ، بزودی ارادهٔ خویش را ، از قوه بفعل خواہد آورد و ہرچه در ضمیر اوست ، بی پرده معروض خواہد داشت ـ انشاء الله تعالیٰ بعد ازانکه ، برہبریٔ بخت و یاوریٔ طالع ، در راه دولتخواہی در آمده ، رقبهٔ سعادت مندی را ، از طوق این آستان خواقین پاسبان آرایش بخشد ، عنایات و نوازشاتی که تخیل ننموده و اندیشهٔ او بدان نرسیده باشد ، شامل حال خود یافته ، بتواتر بظہور آثار آن مفتخر و مباہی خواہد گشت ـ التفات ما را دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد ـ

—:o:—

ج ۴

اس خط میں مکاتیب کی چند اصطلاحیں استعمال کی گئی ہیں ـ اگر کوئی ماتحت افسر کسی شہزادے یا بادشاہ کو خط لکھتا تھا تو وہ خط عرضداشت کہلاتا تھا۔ جو مکتوب کوئی شہزادہ کسی

منصب دار کو بھیجا تھا تو اس کو نشان کی اصطلاح سے معنون کیا جاتا تھا ۔ فرمان ، منشور یا پروانہ کے الفاظ بادشاہ کے لیے مخصوص تھے ۔ شہزادے فرمان کی جگہ ''امر'' کا لفظ استعمال کرتے تھے ۔ محمد مومن میر جملہ کے پاس پہنچ چکا ہے اور میر جملہ نے اپنے حالات کی اطلاع عرضداشت کے ذریعے بھیج دی ہے ۔ اورنگ زیب کا مشورہ ہے کہ وہ اپنے معاملات کو سمیٹ کر جلد روانہ ہو جائے ۔

میر محمد سعید بالقابه : سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، مورد ِ مراحم ِ بیکران ، مهبط ِ عنایات ِ بی پایان ، سزاوار ِ الطاف ِ بیغایت ، شایستهٔ اعطاف ِ بی نهایت ، میر محمد سعید ، بوفور ِ توجه ِ الطافات ِ خاطر عاطر ِ قدسی مآثر سلطانی ، شرف ِ اختصاص یافته ، بداند ـ عرضداشت ِ آن شجاعت و شهامت مرتبت که بعد ِ وصول ِ سعادت حصول ِ نشان ِ والا شان ، بدرگاه ِ اقبال ارسال داشته بود ، بوساطت ِ بساط ِ بوستان ِ محفل ِ فیض منزل ، از نظر ِ خجسته اثر گذشته ، کیفیت ِ صدق ِ اخلاص و رسوخ ِ عقیدت ِ آن امارت و ایالت منزلت ، چه ازان عریضه و چه از عرضداشت ِ معتمد ِ شجاعت شعار محمد مومن ، مفصلاً معلوم رای ٔ عالم آرای ٔ خورشید ضیای گردید ـ

امر ِ رفیع ِ القدر زینت ِ صدور می یابد که اگرچه حقیقت ِ خلوص ِ بندگی و ارادت ِ آن مورد ِ مراحم ِ بیکران ، قبل ازین ، مکرراً ، معروض ِ پیشگاه ِ خلافت و مذکور ِ انجمن سلطنت شده لیکن در این ولا خاطر ِ ملکوت ناظر ِ عالی ، از صفای ٔ طویت و یک رنگی ٔ آن سزاوار ِ الطاف ، بیشتر از پیشتر مسرور گردید ـ باید که سررشتهٔ دولتخواهی و بندگی ٔ درگاه ِ سلاطین پناه را ، از دست نداده ، این معنی را ، وسیلهٔ حصول ِ اسباب ِ عزت (ص: ۱۰۱ الف) و کامرانی و ذریعهٔ وصول ِ سعادت دوجهانی ، تصور نماید و بهمین وتیره ، بر این جادهٔ قویم و منهج مستقیم ، ثابت قدم بوده ، عنایات ِ بیغایات ِ خاقانی و تفقدات ِ سلطانی را که کیفیت و کمیت ِ آن در هر اندیشه نگنجد ، دربارهٔ خویش مرتبه اعلیٰ و درجهٔ اقصیٰ شمارد و همگی سعی مصروف ِ آن سازد که بزودی از فراهم آوردن ِ متفرقات و سرانجام ضروریات فارغ گشته ، ارادهٔ خود را از قوه بفعل توالد آورد و جواب ِ بعض ِ مطالب که در

عرضداشت معتمد موميٰ اليه مندرج است ، از مطاوی نشان فرخنده عنوان که بران شجاعت شعار ، عز نفاذ یافته ، خاطر نشان آن قابل لطف والاحسان خواهد ، دران باب نوعی که مناسب داند بی توقف و تاخیر معروض دارد ـ تلطفات و توجهات خاص مارا شامل حال و کامل آمال خود دانسته بتر صد ظهور نتائج و آثار آن باشد ـ پانزدهم شهر ربیع الاول ۲۸ از جلوس اعلیحضرت شرف نگارش گرفت ـ

——:o:——

ج ۵

اورنگ زیب میر جملہ کے تالیف قلب کے لیے لکھتا ہے کہ تمھاری استمالت ہمارے لیے لازم ہے ـ تمھیں بادشاہ کی عنایت بے عنایت پر پورا بھروسہ رکھنا چاہیے ـ

بمهر محمد سعید بالقابه : بوفور توجه خاطر قدسی مآثر ، شرف اختصاص یافته بداند ـ عرضداشتی که بخط معهود، بعد استسعاد بوصول ونشان والا شان ، ارسال داشته بود بتوسط محرمان بارگاه عالی ، از نظر انور گزشته ، مطالب معروض ، معلوم رای خورشید ضیا گردید ـ

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که چون معتمد موءمن ، حسب الالتماس آن مورد مراحم بیکران ، بعض مقدمات را معروض داشته بود ، بنابرآن بتصور آنکه نشاید مومی الیه تا آنزمان درالجا بپاید ، جواب آن مطالب باو نگارش یافت ـ آن سزاوار الطاف بی پایان را ، برآن آگاهی بخشد و ازانجا که مشار" الیه ، پیش از وصول نشان عالی شان ، ازان سیادت و نجابت پناه رخصت شده بود ، میسر نگشت که جواب مقدمات مسطوره را ، مذکور تواند ساخت ـ اکنون نقل آن دیباچه شرف فرستاده شد کیفیت را ازان معلوم نموده ، بر چه در آن ابواب بخاطر صواب اندیش آن اخلاص کیش برسد عرضداشت کند ـ شخصی که از آقای خود خایف شده ، اظهار ارادت و بندگی این درگاه می نماید ، استمالت او و امثال او ، بر ذمه عقیدت آن شایسته الطاف لازم است ـ

پیش ازین نیز صورت ارادهٔ او ، بهمین نمط بعرض مبارک رسید و نفاق و حیله سازی و خبث طینت بعض روباه بازان در پیشگاه خاطر ملکوت ناظر پوشیده نیست ـ انشاء الله تعالیٰ بوقت خود اندیشهٔ دولتخواهان ، نوعی که باید از قوه بفعل خواهد آمد ـ الامور مر هونته باوقاتها ـ سبق اخبار از تصمیم عزم چنانچه بخاطر آورده ، مقتضائی رای صواب ست (ص : ۱۰۱ ب) باید که بر جادهٔ قویم دولتخواهی و بندگی بیشتر از پیشتر مستقیم بود ، این معنی را وسیلهٔ حصول اسباب دولت سرمدی و ذریعهٔ وصول بسعادت ابدی ، تصور نموده ، بهمین وتیره ، به ارسال عرائض و شرح حقایق می پرداخته باشد و عنایات بیغایات خاقانی و تفقدات بلا نهایات سلطانی را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسند ـ

——:o:——

(مہر جملہ کے خطوط کے سلسلے کے لیے صفحہ ۲۶۲ ملاحظہ فرمائیں)

---

۱۰۱ ب و ۱۰۲

قاچولی بہادر کا خواب

''آداب عالمگیری'' مکتوبات کا مجموعہ ہے لیکن اس کے مرتب نے اس میں دو ابواب ایسے شامل کیے ہیں جن کا تعلق تاریخ سے ہے - ان میں سے ایک قاچولی بہادر کا خواب بھی ہے - اس کا تذکرہ ''رقعات عالمگیری'' میں بھی آیا ہے - یہ واقعہ تواریخ کی مختلف کتابوں مثلاً ''ظفر نامہ'' - ''روضۃ الصفا'' ''حبیب السیر'' اور ''اکبر نامہ'' میں بھی درج ہے - مغلیہ حکمرانوں کے اجداد میں سے قاچولی بہادر نے خواب میں دیکھا کہ اس کی آستین سے سات ستارے پے در پے طلوع ہو کر غروب ہو گئے - ابوالفضل نے اکبر کے شجرۂ نسب کا حساب لگا کر اس آٹھویں ستارے کو اکبر سے تعبیر کیا تھا لیکن منشی الممالک قابل خان نے اسے شاہجہان سے منسوب کیا ہے - منشی الممالک نے اپنی تحریر کو شاہجہان کی خدمت میں بھی پیش کرکے تحسین و آفرین حاصل کی تھی -

شمہ از کیفیت حالِ خیر مآل عالمِ مثالِ حضرت صاحبقرانِ ثانی کہ قاچولی بہادر کہ یکی از آبای کرام و اجدادِ عالی مقام این بادشاہ دین پناہ بود ، در زمانِ حیاتِ خویش خوابی دیدہ و منشی الممالک بعد چندین سال ، تعبیرِ آن خواب ، بذہنِ صایبِ خود دریافتہ ، ظہورِ آن درجۂ عالی در شانِ آنحضرت ورود آوردہ تحریر نمودہ ، از نظرِ عالیٔ متعالی گزرانیدہ ، بشرفِ تحسین و آفرین رسیدہ ، مصدرِ انواعِ الطاف و اعطافِ شاہانہ گردید :

سپاسِ تقدس اساس ، متنزہ اقتباس ، افزون از اندازۂ بیقیاسِ فکر و قیاس و بیرون از دائرہ ادراکِ عقول و احساسِ حواس ، قادری را ، کہ بمقتضای

حکمت کامله و مصلحت شامله انبیاء و رسل به کافهٔ ناس فرستاد تا امور بلاد و عباد و سهام معاش و معاد را ، انتظام دهند و شمع شریعت و چراغ حجت بر شاهراه هدایت بر افروخت ، تا سر گشتگان بادیهٔ غوایت و ضلالت ، بنور آن ، راه بجادهٔ نجات برده ، بمنزل مقصود فائز شوند و پادشاهان دین پرور و فرمان روایان داد گر را، تالی و تابع آن گروه حق پژوه گردانیده و از میان است ، ایشان را بمهتری و سروری بر گزید و بریاست و سیاست این طائفهٔ علیه ، امور شرح را رواج داد و بمقتضای کریمهٔ اذا جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکا ، بوجود این دو گروه والا شکوه ، بر خلق منت نهاد و الحق اگر این دو زمرهٔ علیه باصرار حجت و بیان و استعمال سیف و سنان ، مخالفان دین و معاندان شرع مبین را قلع و قمع ننمودندی ، دین حق ، نظام نپذیرفتی و اگر بعدل و مساوات و رفق و مدارات نکوشیدند و بداد ضعیفان و فریاد مظلومان ارسیدندی ، کار حق پیش نرفتی -

پس همچنانکه صلواه و سلام بر انبیاء و رسل متحتم است ، دعا و ثنای پادشاهان و فرمان روایان عادل نیز لازم و چنانچه پیغمبر ما را ، صلوات الله و سلامه علیه و علی آله و اصحابه ، بر انبیاء سابق بر گزیده و دین او را ، بهترین ادیان گردانید ، پادشاهان است او را که ناصر و حارس این دین شریف و ملت حنیف اند ، بر ملوک سابق مزیت بخشید -

ولله الحمد ، که این روزگار فرخنده آثار را بوجود پادشاه (ص : ۱۰۲ ل) دین پرور و خلیفهٔ حق جوی داد گر زیب و زینت داد که اطوار پسندیده و اوضاع سنجیده اش ، ناسخ آثار ملوک ماضیه و ماحی اخبار سلاطین سابقه است ، حق پژوهی که وجه همت عالی نهمتش ، پیوسته بتقویت شرع والا و تربیت علماء و تعظیم فقرا و تکریم صلحا و تبجیل سادات و تفضیل نجبا ، مصروف است و عنان عزیمت والا رتبتش ، بتعمیر بلاد و ترفیهٔ عباد و رفع اهل فساد و دفع ارباب عناد معطوف -

مواکب کواکب در فضای آسمان سعود ، بمقارنت اولیاء نحوس ، بمقابلهٔ اعدایش صف بسته و آوازهٔ عدالتش در اطراف عالم ، زنجیر عدل

نوشیروان گسسته ، کیوان که والی ٔ هفتم آسمان است ، عمرهاست ، داغ غلامی ٔ این درگاه بر لوح ضمیر نقش می کند ـ سعد اکبر که باضافه ٔ انوار سعادت و نظم امور شریعت مشهور است و دورها آرزومند آنست که در سلک قضات و مفتیان این بادشاه دین پناه باشد ـ والی ٔ سپهر پنجم ، که ترک خونخوار کینه گزار است ، قرنها هوای آن دارد که داخل سپاه این بادشاه سلیمان جاه شود ـ آفتاب جهانتاب که پروردهٔ نتائج بحر و کان و تخت نشین چهارم آسمان و عطیه بخش جهان است ، مدتها کوشش آن دارد که حاصل معادن و بحار ، از سیم و طلا و جوهر گرانبها ، بخزانه ٔ عامره واصل سازد ـ زهرهٔ رامشگر بامید آنکه شاید روزی در جرگه خنیا گران درگاهش ، بار یابد ، سالها ورزش نواخت رود دمشق ، آهنگ سرور می کند ، تیر دبیر که منشی ٔ فلک و حساب دان مابین سما و سمک است ، آرزومند آنست که در زمرهٔ نویسندگان دیوان اعلیٰ ، محسوب و معدود گردد ـ ماه شب افروز که بسرعت سیر هر ماه ، جمیع منازل فلکی طی میکند ، آرزوی ٔ آن دارد که بنامه بری و شاطری موسوم منسوب شود ـ

اگر کف مکارم صدفش را ، بحر سخا و ابر عطا گویم ، صواب را خطا گفته باشم و اگر رای ٔ او را ، بنور نیر اعظم نسبت کنم ، آفتاب را سها پنداشته باشم ـ اگر ماه از خورشید رایش ، نور را اندودی ، از کلفت و ظلمت خسوف و کدورت محاق ایمن بودی ـ از رشک در پاشی و فیض بخشی ٔ لجه ٔ دستش که بخمس انهار انامل ، حواس ظاهر و باطن را تازه و سیراب دارد ، بحها موجه غیرت بحر در بحران است ـ یک شربت آب تیغش ، سودای ٔ خام عدوی ٔ نا فرجام را ، معجون نجاح و تکبیر غازیان تهمتن لظفرش ، در قتل فجار نابکار ، بگوش اهل ایمان حی علی الفلاح ـ کجی در عهد راستیش جز در طاق ابروی ٔ خوبان و خانه ٔ کمان نمانده و پریشانی در دور امنش ، جز بحلقه ٔ زلف دلبران و خاطر شیفتگان راه نیافته (ص : ۲۰۱ ب) در عهدش یتیمی جز در یتیم نیست و پریشان خاطری جز نسیم نه ـ مثنوی :

جهان داری که از انعام عامش جهان را چون نگین بگرفته نامش
دوم صاحبقران از لطف سرمد ابوالغازی شهاب الدین احمد

فروغِ جبهٔ صاحب قرانی ست　　گواهِ صبحِ اول صبحِ ثانی ست
چنین تارک پیٔ افسر که دارد ؟　　شهنشاهی جز او دیگر که دارد ؟
اگر رزمست رنگین از حسامش　　اگر بزم ست مشکین از کلامش
سزد گر از کمالِ خوبیٔ او　　کند پیرِ فلک یعقوبیٔ او
در اصلابش کرم رسمِ قدیم است　　کریم ابن الکریم ابن الکریم است

سایهٔ کردگار و مظهرِ آفریدگار را ، بمدحِ ما مشتیٔ محتاج ، چه احتیاج ؟ پس بغیرِ اعتراف عجز در این مقام چه علاج ، و اطناب و اطراز در این باب خطا و اختصار و اختتام بر دعا عینِ صواب - مثنوی :

خداوندا به پیرانِ جوان بخت　　که تا هست آسمان حیر زمین سخت
بزیرِ پایٔ تختِ شاهیش باد !　　بتارک چترِ ظلِ اللهیش باد !
خراب آبادِ عالم باد معمور !　　باولادِ کرامش تا دمِ صور

و بعد از ستایشِ آفریدگار و درود بر رسولِ مختار و آلِ اطهار و اصحابِ اخیارِ آن سیدالابرار ، نموده می آید که چون حکیم علی الاطلاق ، بعلمِ ازلی و ارادهٔ لم یزلی خواهد که سعادتمندی را بفرمان روای و حکم فرمایٔ آفریدهای خود برگزیند ، پیش از تمکن بر مسندِ خلافت و جلوس بر سریرِ سلطنت ، بعضِ امارات و آثار ، بر عالمیان ظاهر و هویدا سازد که اذعان و ایقان آن نموده ، سر بر خطِ فرمانِ او نهند و عصیانِ او مستوجبِ شقاوت و خسران دانند -

و لله الحمد که در حقِ این پادشاهِ دین پناه ، دلالاتِ واضحه و بینات لایحهٔ بر این معنی بسیار است که بر متبعان آثار و متفحصانِ اخبارِ این خدیوِ کامگار آشکار است - اما آنچه پیش از ظهورِ تباشیرِ صبحِ وجودِ فایض الجودش ، چندین سال ظاهر شده ، خواب دیدنِ قاچولی بهادر و تعبیر نمودن والدِ ماجدش تومنه خانست که جملهٔ اخبار و نقلهٔ آثارِ قاطبه نقل کرده اند ، لیکن بعضی از مؤرخین این رویایٔ شریفه را ، بر یکی از

اجدادِ گرامیٔ این پادشاه دادگستر ، فرود آورده و بعضی رد آن نموده ، بر دیگری از آبای سامئ این خدیوِ دین پرور درست کرده و دلیلی بر آن گذارده ـ

و دانشورِ کامل و روشن ضمیرِ بیدار دل اگر بدیدهٔ بصیرت و چشمِ سریرت نظر کند ، داند ، که تقریرِ خواب و تعبیرِ آن و ترتیبِ دلیل و تحریرِ آن ، بر ذاتِ اشرف و نفسِ اقدسِ این پادشاه ، درست تر می آید ـ از آنچه آن دو مؤرخ برای مطلب خود آورده اند ـ اکنون شروع می رود در تبشنِ این مقال و تحریر این استدلال ـ بیانِ خوابی که قاچولی بهادر دید و تعبیری که تومنه خان را بخاطر رسید و در روضة الصفا و حبیب السیر و (ص : ۱۰۳ ل) ظفر نامه و اکبر نامه و سایر تواریخِ معتبره مسطور است که قاچولی بهادر ، در زمانِ پدر ، شبی از شبها که در نزولِ رحمت و ورودِ برکت ، با لیلة القدر توام و در شرف و کرامت با لیلة المعراج همدم بود ـ م :

شبی خوش همچو صبحِ زندگانی نشاط افزا چو ایامِ جوانی
ز جنبش مرغ و ماهی آرمیده حوادث پای در دامن کشیده

در خواب دید که سه ستاره متعاقب یکدیگر از جیبِ قبل خان که برادرِ توامش بود اوج گرفته ، غروب نمود ـ نوبتِ چهارم کوکبِ نورانی از جیبِ او طالع شد که اقطارِ آفاق را منور گردانید و ازان کوکب چند ستاره نمایان گشت که هر یک پرتو بر مملکتی انداخت و چون آن کوکب غروب نمود ، اطراف همچنان روشن بود و بعد از خواب ، لحظه در تعبیرِ آن تامل کرده ، باز بخواب رفت و چنان مشاهده نمود که از گریبان او ، هفت اختر پی در پی طالع گشته ، غایب و نوبتِ هشتم کوکبِ بزرگ طلوع نمود که اطرافِ عالم نورانی ساخت و ازو چند ستاره پدید آمد که هر یک بر خطهٔ پرتو انداخت و چون ستارهٔ بزرگ غروب کرد شعبهایش جهان را همچنان روشن داشتند ـ

قاچولی بهادر چون بامداد از خواب بیدار شد ، پیشِ پدر رفته ، تقریر

خوابها نمود ـ تومنه خان از استماع آن مسرور گشته ، قبل را طلبیدن و زبانِ الهام بیان به تعبیر آن کشود و گفت : خوابِ اول دلالت می دهد که از نسلِ قبل بترتیب سه کس بر سریرِ خانی بنشینند ، بعد ازان هم از اولادِ او شخصی بر مسندِ حکومت متمکن شود که اکثر معمورهٔ عالم بگیرد و بلاد را بر فرزندان قسمت کند و چون او فوت شود ، مدتی سلطنت درمیانِ اولادش بماند و جوابِ دوم دلالت می کند که از فرزندانِ قاچولی ، هفت نفر پیوسته حکومت کنند و یکی از اولادِ او که در مرتبهٔ هشتم باشد ، بجهان گیری اشتغال نموده ، اکثر ممالک بتصرف آورد ـ او را فرزندان باشند که هر یک والیٔ ولایت گردد ـ

چون تومنه خان از تعبیر فارغ شد ، برادران باشارتِ پدر ، عهد و پیان درمیان کردند که سریرِ خانی بر قبل و اولادِ او مسلم باشد و قاچولی و ذریاتِ او بامرِ لشکرکشی و امارت قیام نمایند ـ درین باب وثیقهٔ قلمی بآل تمغایٔ تومنه خان رسانیدند و چون تومنه خان در گذشت ، بمقتضایٔ عهدنامه ، قبل خان بر تخت نشست و سرِ دفترِ فصحایٔ روزگار و سر آمدِ بلغایٔ نامدار ، مولانا شرف الدین علی ، بعد ازانکه در مقدمهٔ ظفر نامه ، بیانِ خواب و تعبیرِ آن نموده ، در ولادتِ با سعادتِ حضرت صاحبقران انارالله برهانه میگوید (ص : ۳۰۱ ب) که از طلوعِ آن نیرِ سعادت ، پرتوِ سرِ حقیقتِ رویایٔ صالحه که بشارتِ حدیثِ صحیحِ بتصحیحِ آن تصریح نموده ، بظهور پیوست و صدقِ خوابِ قاچولی بهادر که تومنه خان ، بنقلینِ اربابِ الدول ملتمسون تعبیر نمود و قصهٔ آن در مقدمه مسطور است ، محقق شد و کوکبِ هشتم که بلسانِ تعبیر ، عبارت از صاحبِ دولتی بود ، از بطنِ هشتمِ قاچولی بهادر که انوارِ سلطنتش و جنات خافقین را منور گرداند و بعد از او ، از میامنِ آثارِ عدل و انصافِ اولاد و اخلافش ، همچنان روشن بماند ، از مشرقِ فتح و فیروزی ، ظهورِ آغاز نهاد و از وفورِ سرور و بهجت ، زبانِ تهنیت بفحوایٔ ـ بیت :

زهی خوابی که تعبیرش تو باشی   خوش آن آیت که تفسیرش تو باشی

بر کشاد و از فرِ جبینِ خجسته اش ، همچو آفتاب می تابید ، که سپهرِ

سریرِ سلطنتِ ہفت اقلیم را ، ہرچہ زود تر ، آفتابی شود گیتی افروز و از امارات طالعِ مسعودش چونِ صبح صادق روشن و حی گشت کہ شبِ پریشانِ عالم ، عنقریب از طلوعِ دولتش روزی گردد ، خرم تر از عید و نوروز ۔

و دستورِ نامی ، شیخ ابوالفضل علامی ، در اکبر نامہ میگوید کہ بر نکتہ دانانِ باریک بین پوشیدہ نماند کہ اگرچہ مولانا شرف الدین علی یزدی در ظفر نامہ ، ہشتم کوکبِ نورانی را کہ جہانی از پرتوِ آن روشن شد ، بر وجودِ حضرت صاحبقرانی فرود آوردہ کہ جدِ ہشتمِ آنحضرت است ، یعنی عرش آستانی ، اما بر باطنِ دوربینانِ علمِ تعبیر و رمز دانانِ عالمِ مثال ظاہر است کہ از ہفت کوکب ، بہفت تن تعبیر نمودن کہ باکلیلِ فرمان روای سر بلندی نیافتہ باشد و بمتکای دولت آرای ارجمندی نددہ ، از وادی تعبیر و اشارتِ مثالی دور است ۔ بلک آن ہفت جہان آرای کہ والا قدر اند و مقصود ازان لمعہ جہانتاب ذاتِ مقدس حضرت شاہنشاہی است کہ بنورِ امنیت ، وجودِ ارفعِ عالم و عالمیان را روشن گردانیدہ و آن نورِ ساطع این سعد اکبر است کہ از جیبِ آن برجیس سعادت سرزدہ بود ۔ اگرچہ جدِ شانزدہمِ آن حضرت است از روی شمارۂ آبا ، در این میان ہفت کوکبِ برج عظمت اند کہ نورِ این شہنشاہِ گیتی فروز ، درجبہہ حالِ آنہا کمالِ ظہور کردہ و این ہفت تن درمیانِ این ہژدہ کس بہ بزرگی و گیتی آرای امتیازِ تمام داشتہ اند و ہشتمِ این گروہِ والا شکوہ ، ذاتِ اقدسِ شاہنشاہی است کہ نورِ معدلتِ ایشان ، آفاق را منور دارد ۔

راقمِ این کلمات و جامعِ این نکات گوید کہ دستورِ دانشور ، بحقیقتِ مضمونِ این رویای صادقہ خوب رسیدہ (ص : ۳۰۱ الف) و در برابرِ سخنِ صاحبِ ظفر نامہ ، نکتہ سنجیدہ و دقیقہ پسندیدہ ، ایرادکردہ و از عالمِ غیب بدان شدہ و کلمہ بر نشان جاری گشتہ ، چہ از ستارہای اول ، بپادشاہان و از ستارہای دوم ، بامرا تعبیر نمودن ، با آنکہ در افاضہ انوارِ سعادت تنظیمِ امور ملک و دولت یکسان باشند ، بسیار بعید است ، بلکہ

بعضی درین میان امرا هم نبوده اند و مؤید سخن اوست ، اینکه از خواب اول بیدار شده و زمانی در تعبیر آن اندیشه نموده باز بخواب رفت و چنین واقعهٔ شریفه مشاهده نمود و این دلالت بران دارد که زمان ستارهای نخستین و ستارهای دومین ، یکی نباشد و فی الجمله میان ایشان ، تباعدی و تفارقی محقق بود -

اما سخندان صافی ضمیر و خردمند خبیر ، نیکو داند که همین دلیل که آن دستور دانشور بر مدعای خود آورده ، دلالت میکند که مقصود ازین رویای صادقه چیست و مصداق این واقعه کیست ؟ چه از سیاق سخن او فهم می شود که آن هفت ستاره ، پادشاهان باشند و درمیان هفت تن از اجداد امجاد حضرت عرش آشیانی ، دو تن بسلطنت صوری نرسیده اند - یکی حضرت میران شاه که بعد از حضرت صاحبقران ، انارالله برهانه دو سال کسری تعیش نموده و بنابران که در شکار از اسپ جدا شده و آسیبی بدماغ مبارک ایشان رسیده ، دماغ سلطنت نداشته و ابابکر میرزا پسر بزرگ ایشان ، اجرای امور سلطنت می کرد - دوم حضرت سلطان محمد میرزا - بنابر این کوکب هشتم ، ذات اشرف اقدس خدیو زمان و خلیفهٔ دوران ظل سبحانی ، صاحبقران ثانی ، شهاب الدین محمد شاهجهان بادشاه غازی است که چون آفتاب جهان تاب ، عالم را منور دارد و شعبها عبارت از اولاد نژاد اوست که تا قیام قیامت ، جهان را روشن دارند و سر حقیقت رویای صالحه ، از طلوع این نیر جهان تاب و اولاد پاک نژادش بظهور پیوست و چرخ کهن سال ، مرادی که سالها آرزومند آن بود حاصل کرد ، و زمانه بر مطلبی که عمرها خواهش آن داشت ، بدست آورد و ازکمال فرح و نشاط ، زبان به تهنیت کشاده ، بدین ترانه مترنم گشت - بیت :

جهان را صبح بیداریست آن خواب　　که تعبیرش بود مهر جهانتاب

و از الجملهٔ تائیدات الهی که در باب آنحضرت بظهور آمده ، آنست که در کتب قرانات آورده اند که طالع اکثر انبیاء سنبله یا میزان است و طالع پیغمبر ما صلوات الله و سلامه علیه ، میزان ست و سماک رامح در

---

۱ - بجاد -

طالع ، و طالعِ این پادشاهِ دین پناه نیز ، باستخراجِ منجمانِ هند ، سنبله و باستخراجِ اختر شناسانِ فرس ، میزان و سماکِ رامح در طالع (ص : ۳۰۱ ب) و این از غرایبِ اتفاقاتست و سوای[1] این ، خوارق و کرامات و مراتب و مقامات ، بسیار است که برخی ازان در بادشاه نامه مسطور است ـ بنابران بهمین قدر اختصار و اختتام نمود ـ قطعه

خدایا ـ تو این بادشاهِ جهان که خلق است از عدلش اندر امان
بسی بر سرِ خلق پاینده دار بتوفیقِ طاعت دلش زنده دار

تم بالخیر و السعادت ـ

——:o:——

۱ ـ سوی ـ

میر محمد سعید (میر جملہ معظم خان) کے نام

ج ٦

میر جملہ نے ساہو جی بھونسلہ کی استمالت کے لیے التماس کی ہے نیز سری رنگ رایل کے تعہدات کی حقیقت بیان کی ہے - اورنگ زیب کہتا ہے کہ اس سے پیشتر کسی نے صورت حال کو اس وضاحت سے بیان نہیں کیا وہ وعدہ کرتا ہے کہ اس پر توجہ مبذول کی جائے گی -

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب میر جملہ کرناٹک میں مقیم تھا اور ابھی تک دربار گولکنڈہ ہی سے وابستہ تھا - ساہوجی بھونسلہ سیواجی کا باپ دربار بیجا پور کا ملازم تھا اور کرناٹک کے اس حصے کے انتظام پر مامور تھا جو بیجا پور کے قبضے میں تھا -

میر محمد سعید بالقابہ : سیادت و نجابت پناہ ، شجاعت و شہامت دستگاہ ، موردِ مراحمِ بیکران ، شایستۂ الطاف بی پایان ، قابل اللطف والاحسان ، میر محمد سعید بعنایتِ بیغایتِ سلطانی مباہی گشتہ بدانند - عرضداشتی کہ بعدِ ورودِ سعادت آمودِ نشانِ عالی شان و اطلاع بر مضمونِ لقلِ نشانی کہ قبل ازین بنامِ محمد مومن شرفِ صدور گرفتہ ، بوالا درگاہ ارسال داشتہ بود ، بتوسطِ محرمانِ بزمِ حضورِ پرنور ، از نظرِ انور گذشتہ ، مطالبِ معروضہ از استمالتِ ساہوجی بھونسلہ[1] و حقیقتِ صدق تعہداتِ رایل کرناٹک سمتِ وضوح گرفت -

امرِ جلیل القدر زینتِ نفاذ می یابد کہ امیدوار گردانیدنِ مومی الیہ

---

۱ - سہوسلہ -

ات عطیهٔ بسیار بجاست ، هرگاه معتمدی از پیش او ، لزد آن
. مراحل یکران رسیده ، صافی الضمیر او را ظاهر سازد و از عرضداشت
سیادت و نجابت پناه ، کیفیت آن ، مذکور محفل عالی گردد ،
که صلاح باشد ، در انجاح مامول او ، توجه مبذول خواهد شد ـ
ه رایل اگر در ابتدای حال بر این نهج که آن شایستهٔ الطاف
یان ، معروض داشته ، خاطر نشان باریافتای قدسی انجمن باشد و
خلص کار دان تعهد نموده ، طریق دستگیری او را ، عرضداشت
د ، پرتو التفات با صلاح آن مهم می افتاد ـ لیکن ازانجا که در آن
، باوجود استفسار و استمزاج آن سزاوار اعطاف بی اندازه ، خودرا ازاین
ات دور انداخته ، اصلاً معروض نداشت که صورت کار او چیست
گونه پیش خواهد رفت و معهذا چون بادشاهان والا شان که بتائید
ی ، فرمان‌روای اقلیم صورت و معنی ، بایشان حواله رفته و مزخرفات
دلیویه ، در نظر حق بین حقیقت گزین آن طایفهٔ برگزیده ، قدری
ندارد ، از عنایت توجهی که مصروف اعاظم امور است ، این
جزئیات مبالات نمی فرمایند ـ بنابران این معنی در عرصهٔ تعویق
، اتفاقی بان نرفت ـ

اکنون که آن سیادت و نجابت پناه ، چنین عرض‌داشت کرده مجدد
ت این مقدمه را ، ببارگاه خلافت معروض می داریم ـ اگر آن مهبط
گون عنایات ، متکفل و متعهد سرانجام آن مهم گردیده ، تدبیر
رفت آن را (ص : . . ، الف) نوعی که اندیشیده باشد ، مشروح و
ل عرض دارد و چنانچه بهرکارهٔ سرکار اظهار کرده ، شخص فهمیدهٔ
خویش را ، بعنوانی که داند ، بحضور بفرستد که این مقدمات را ،
نشان والا نماید ، مطابق آن توجهٔ گرامی مبذول خواهد شد ـ از
ذره پروری و مهربانی ، بارانیٔ خاصه ، بآن سیادت و نجابت مرتبت ،
مت شده ، بوصول آن مباهی خواهد گشت ـ

——:o:——

ج ۲

قطب الملک میر جملہ کے ساتھ برابر منافقت سے کام لے رہا ہے ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ وقت آنے پر اس منافق کا استیصال کیا جائے گا ، فی الحال اس کے لشکر اور ملازمین کو باتوں میں لگائے رکھو ۔ نیز جب دربار شاہی کا ارادہ کرو تو رایل کو بھی اپنے ہمراہ لے لو ۔ وہ وعدہ کرتا ہے کہ میر جملہ کے ارادۂ دربار کوصیغۂ راز میں رکھا جائے گا۔ اس اثنا میں اس کو چاہئے کہ اس کا جو سامان اور مال تجارت بندرگاہوں میں ہے اسے اکٹھا کرے اور آگرہ روانہ ہونے سے تین ماہ پیشتر اطلاع دے ۔ میر جملہ امور مملکت کے فرائض انجام دینے کے ساتھ ساتھ تجارت کا کاروبار بھی کرتا تھا ۔

بمیر محمد سعید بالقابہ : سیادت و نجابت پناہ ، شایستۂ مراحمِ بیکران ، سزاوارِ صارفِ لطف و مکرمت و احسان ، میر محمد سعید ، بعنایاتِ خاص اختصاص یافتہ ، بداند ۔ عرضداشتی کہ بمصحوبِ خواجہ محمد عارف بعدِ وصولِ نشان و خلعتِ خاصہ ارسال داشتہ بود ، بمطالعۂ عالی درآمد و مقدماتی کہ بتقریرِ موصیٰ الیہ وا گذاشتہ ، مفصلاً مذکورِ محفلِ فیض منزل گردیدہ ، حقیقتِ خلوص و رسوخِ عقیدتِ آن سیادت مرتبت ، بوجہی کہ شاید ، سمتِ وضوح گرفت ۔

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد کہ فکرِ استیصالِ منافقی کہ بہ نیرلگ و شعبدہ بازی بعضی راہِ صواب را گذاشتہ ، در وقتِ صالح ، باستصوابِ آن عمدۂ دولت خواہان از قوہ بفعل خواہد آمد ، تا آن زمان سرِ لشکر و دیگر نوکرانِ کار آمدنیٔ او را بطریقِ صدق و بندگیٔ ما ، چنانچہ وا نمودہ ، دلالت کردہ سر گرم باید داشت و رایل را نوعی کہ آن خیر اندیش نیکو رای ، بخاطر آوردہ در ہنگامِ عزیمت بسدہ سلطنت ، رفیق باید ساخت ۔ در اخفایٔ حقیقتِ ارادۂ منتج السعادتِ آن مخلصِ بی ریا از مخالفان ، اہتمامِ تمام مبذول شدہ و می شود ۔ خاطرِ خود را ، من کل الوجوہ ، جمع داشتہ ، بموجب قراردادِ خویش ، بہمین کہ از فراہم

آوردن امتعہ و اشیای کہ در بنادر پراگندہ ساختہ واپردازد ، و سہ ماہ پیشتر بر ارادۂ خود اطلاع دادہ ، باعتضاد اقبال لازوال[1] ما روانہ خدمت عالی گردد و در ادراک این سعادت ، تاخیر زیادہ از مقدور ، روا ندارد و عنایات مارا ، روز افزون شناسد ۔ والسلام

——:o:——

ج ۸

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو مہم گولکنڈہ پر بھیجنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور اس نے ہادی‌داد خاں کو دس ہزار سوار کے ساتھ بطور مقدمۃ الجیش اس سمت روانہ کر دیا ہے ۔ گولکنڈہ کی مہم کا آغاز ۲۱ ربیع الثانی کو ۱۰٦٦ ھ میں ہوا تھا ۔ خود اورنگ‌زیب حیدر آباد ۲ ربیع الثانی کو پہنچا تھا ۔ اس مکتوب میں وہ میر جملہ کو اطلاع دیتا ہے کہ بادشاہ نے اس کے لیے منصب پنج ہزار ذات اور پنج ہزار سوار کا فرمان صادر کر دیا ہے ۔ یہ فرمان میر جملہ کو حیدر آباد کے لوٹ میں پہنچنے پر ملا تھا ۔ میر جملہ حیدر آباد ۴ جمادی الثانی ۱۰٦٦ ھ کو پہنچا تھا ۔

میر محمد سعید بالقابہ : بعنایت بی نہایت سر بلند گشتہ بداند کہ چون درینولا اعلیحضرت خلافت منزلت ، ظل آلہی ، بمقتضای ذرہ پروری و قدر دانی ، آن سیادت و نجابت مرتبت را ، بعنایت منصب پنج ہزاری ذات و پنجہزار سوار ، سرافراز فرمودہ اند و متعاقب معتمد والا درگاہ ، قابل المرحمت والاحسان ، قاضی عارف[1] بافرمان طلب آن امارت و ایالت دستگاہ ۔ منشوری کہ درین باب[1] بنام قطب الملک بالقابہ صادر گردیدہ ، بملازمت باسعادت عالی فائز شدہ ، بدان صوب (ص : ۱۰۵) دستوری خواہد یافت ۔

---

۱ ۔ لازال

حکمِ جهان مطاعِ گیتی مطیع ، بنفاذ پیوسته که فرزندِ سعادت مندِ کامگارِ نامدار ، تازه نهالِ بوستانِ سلطنت و اقبال ، گزین ثمرهٔ شجرهٔ عظمت و جلال ، والا گهر ، سمی المکان محمد سلطان را ، با افواج[۱] قاهره ، بگلکنده تعین فرمائیم ـ چنانچه بالفعل ، امارت پناه ، موردِ مراحمِ بیکران ، هادی داد خان را با ده هزار سوار، برسیمِ مقدمهٔ الجش امر نمودیم که بحوالیٔ قلعهٔ قندهار رفته ، منتظرِ وصولِ آن خلاصهٔ مخلصان باشد و عنقریب فرزندِ عزیزِ نامدار بابقیهٔ عساکرِ فیروزی مآثر ، دستوری یافته ، بر تقدیری که قطب الملک در وادیٔ استخلاص ، سزاوارِ تربیت ، محمد امین ایستادگی نماید ، تا عدالت و حشمت پناه در پیٔ امداد و کومک[۲] او در آید و رایاتِ عالیات نیز بدولت و اقبال ، با افواجِ نصرت مآل ، بعنوانِ عنایتِ ایزد متعال ، بجانبِ حیدر آباد ، نهضت خواهد نمود ـ

بنابران باید که شایستهٔ صنوفِ عاطفت و مرحمت ، بزودی از سرانجامِ خود وا پرداخته ، از رویٔ نهایتِ ثبات و استقلال ، روانهٔ ملازمتِ والا گردد ـ بموجبِ حکمِ لازم الاذعان ، نشان بقطب الملک ارسال داشتیم که پسر و متعلقانِ آن مخلصِ بی اشتباه را ، بحضورِ پرنور بفرستند و الا هرچه بیند از خود بیند و لشکرِ نصرت قرین را بگلکنده رسیده داند ـ آن دولتخواهی صمیمی ، خاطرِ عقیدت مآثرِ خویش ، بهمه جهت جمع داشته ، ساعتِ عزیمت و کیفیتِ آمدنِ خود را ، بی توقف معروض دارد ـ

—:o:—

(میر جمله کے خطوط کے سلسلے کے لیے ۲۷۷ صفحه ملاحظه فرمائیے)

---

۱ ـ بافواج

۲ ـ کوکب

والیان مملکت کے نام

الف

عادل خاں والیِ بیجا پور کے نام

یہ چار مکتوب ، عادل خاں والیٔ بیجا پور ، عبدالعزیز خاں والیٔ بخارا سبحان قلی خاں والیٔ بلخ اور شہزادہ مراد کے نام ہیں مؤلف ۔ آداب عالمگیری نے ان چار مکاتیب کو میر جملہ کے نام کے سلسلۂ خطوط میں ہی شامل کر لیا ہے ۔ اس لیے ان کے نمبر شمار سلسلۂ (ج) سے علیحدہ دیے گئے ہیں ۔ ان کے بعد میر جملہ کے خطوط کا سلسلہ (ج) دوبارہ شروع ہو جاتا ہے ۔

یہ مکتوب ''حکم جہاں مطاع لازم الانقیاد'' اور''عنایت بادشاہانہ اور مراحم خسروانہ'' جیسے فرمان شاہی کے القابات سے مزین ہے اور اس زمانے کا ہے جب دارا شکوہ نے شاہ جہان کی علالت کے دوران زمام اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا ۔ اس وقت تک خانہ جنگی کے آثار سیاسی افق پر نمودار ہو چکے تھے۔ دارا شکوہ نے شاہی فوج اور اس کے منصبداروں کو مہم بیجا پور کے دوران میں ہی واپس بلا لیا تھا ۔ ان حالات سے فائدہ اٹھاکر سیواجی نے پرندہ اور جنیر کے علاقے پر حملے کرنے شروع کر دیے تھے۔ ان کی ایک وجہ یہ تھی کہ صلح بیجا پور کی رو سے کوکن کا علاقہ اور قلعہ پرندہ مغلیہ حکومت کے قبضے میں دے دیے گئے تھے ۔ اس مکتوب سے معلوم ہوتا ہے کہ جہاں تک والیان دکن سے مراسلت کا معاملہ تھا اس کے لیے اورنگ زیب نے اپنے لیے شاہی القابات کا استعمال شروع کر دیا تھا ۔ اس خط میں اورنگ زیب عادل شاہ کی استمالت اور دلاساگیری کر رہا ہے تا کہ وہ جنگ برادران کے زمانے میں اس کی مخالفت نہ کرے ۔

بہ شائستۂ الطاف بی پایان ، عادل خان حاکم بیجا پور: امارت و ایالت پناہ ، شوکت و حشمت دستگاہ ، موردِ عنایاتِ جمیلہ ، مشمولِ عواطفِ جلیلہ ، سزاوارِ مراحمِ بیکران ، شایستۂ تلطفاتِ بی پایان ،

مهبط اصناف اعطاف ، مطرح انواع الطاف ، المختص بمواهب الملک المنان، عادل خان ، بعنایات بادشاهی ، مباهی بوده بداند که چون سیوای خذلان گرای ، قدر نعمت جان بخشی و عفو گناهان و معاصی ندانسته ، بسابقهٔ شقاوت ازلی ، سر از جیب عصیان بر آورده وپا از جادهٔ اطاعت و فرمان برداری بیرون نهاده ، مصدر ادا های ناهنجار گشته ، شجاعت شعار ، مورد عواطف نمایان ، دلیر خان و شجاعت وشهامت مرتبت ، سزاوار لطف و احسان ، داؤد خان با لشکری گران بی کران معین کرده اند که برسر آن سیه کار شتافته ، دمار از روزگار آن نابکار برآورند و در انتزاع ولایت و قلاع آن نکوهیده اوضاع و نهب و غارت مال و منال سکنهٔ آن دیار سعی و کوشش بکار برند ـ

لهذا حکم جهان مطاع لازم الانقیاد و واجب الاتباع ، بفر نفاذ می پیوندد که بمقتضای صدق عقیدت و خلوص ارادت که شیوهٔ گزیدهٔ (ص: ١٠٦ ل) ارباب اخلاص و شیمهٔ ستودهٔ اصحاب اختصاص است، ده هزار سوار مردم خویش ، بسر کردگی عبدالکریم ، بجهت تقدیم لوازم رفاقت و همراهی با افواج بادشاهی ، نزد دلیر خان بفرستد تا همراه خان مزبور بوده ، مراسم حسن خدمت و نیکو بندگی بجا آرند و در ملک خود جابجا قدغن کند که رسد غله و دیگر ما یحتاج از هیچ طرف باآن مخذول و مردم او نرسد و منجملهٔ ولایت ، چهار لک هون عادل خانیه ، محال دو لک و پنجاه هزار هون که در تصرف آن کافر فاجر است ، انتزاع نماید که بآن امارت و ایالت پناه مرحمت خواهیم فرموده و ازانجاکه در ادای پیشکش، تعلل و امهال واقع[1] شده ، می باید ، رضا مندی اقدس و خوشنودی مقدس را که متضمن بهبود حال ، و سود مآل ست ، مطمح نظر داشته وجه پیشکش را ، بروفق تعهد نامه بوصول رساند و دفع الوقت ننماید و عنایت بادشاهانه و مراسم خسروانهٔ مارا شامل حال و کافل مآل خود داند ـ

—:o:—

۱- واقعه

ب

عبدالعزیز خان والیٔ بخارا کے نام

عبدالعزیز خان والیٔ بخارا نذر محمد کا لڑکا تھا ۔ اورنگ زیب کے عین میدان جنگ میں نماز ادا کرنے کا واقعہ اسی عبدالعزیز کے خلاف معرکۂ کارزار میں پیش آیا تھا ۔ اس زمانے میں بادشاہ نے شہزادہ مراد کی اس محاذ پر ناکامی کے بعد اورنگ زیب کو مہم بلخ و بدخشاں پر بھیجا تھا ۔

عبدالعزیز خان نے اورنگ زیب کی تخت نشینی پر تہنیت کا خط بھیجا ہے ۔ اورنگ زیب نے اس کا جواب اپنے ایک ملازم مصطفیٰ خان کی معرفت ارسال کیا ہے ۔ عبدالعزیز کا خط خواجہ احمد نقشبندی لے کر آئے تھے ۔

سوادِ نامۂ والا کہ بمصحوبِ مصطفی خان بعضادۂ خاندانِ مجد و اعتلا عبدالعزیز خان والیٔ بخارا مرسلشده

زواہرِ جواہرِ حمد و سپاس ، بیرون از اندازۂ قیاس ، نثارِ بارگاہِ کبریایٔ پادشاہی ، کہ بمحضِ فضل و احسان نامتناہی ، جہانبانِ بدین زیبای را تشریفِ ہستی در پوشانیده و ہر کرا خواست[1] ، بافسرِ خلافت و فرمان روای و مرتبۂ بلندِ سلطنت و جہانکشای ، سرافراز و ارجمند گردانید ، تعالیٰ شانہ' و عظمِ برہانہ' و تواتر احسانہ' و درودِ نامحدود بر مہرِ سپہرِ رسالت ، شمعِ انجمنِ نبوت و ہدایت ، خاتمِ انبیا و رسل ، سرِ جریدۂ ہادیانِ سبل و بر آلِ ولایت مآل و اصحابِ ہدایت مآبِ آن سرورِ خیرالبشر کہ باختصاصِ کریمہ ''الاالمودت فی القربیٰ'' رایتِ اختیار بر افراشتہ اند و بمصقلۂ حسنِ اجتہاد ، آئینۂ اسلام ' از زنگِ شرک و بدعت' منجلی داشتہ، صلی اللہ علیہ وسلم و علیہم اجمعین ۔

و بعد مصورِ مرآتِ قمر انجلایٔ می گردد کہ از مطاویٔ گرامیٔ نمیقۂ تہنیت عنوانِ محبت تبیانِ بلند مرتبتِ عالی منقبت ، رفعت و شوکت

---

[1] خاست

و اقبال پناه، حشمت و ابهت و اجلال دستگاه ، شجاعت و شهامت و بسالت اشتباه[1] ، والیٔ ولایتِ عدل و انصاف، هادم بنیانِ جور و اعتساف ، خلاصهٔ خاندانِ مجدو اعتلا ، نقاوهٔ دودمانِ عزوعلا ، دیباچهٔ صحیفهٔ مردانگی طرازِ جریدهٔ فرزانگی نهالِ گلشنِ سلطنت و جهان داریٔ، دوحهٔ جویبارِ عظمت و شهر یاری ، قطبِ فلکِ ایالت ، مرکزِ دایرهٔ جلالت ، آفتابِ ذروهٔ سلطنت ، نگینِ خاتمِ دولت ، نسایمِ شمایمِ صدق و ولا و یگانگی وزیده (ص : ۱۰۵ ب) و نوایحِ روایحِ وداد بمشامِ اتحاد رسید ـ

آنچه رقم پذیرِ خامهٔ صفوت شمامه گشته بود که آن والا دودمان ، از نویدِ جلوسِ میمنت طرازِ این نیازمندِ درگاهِ بی نیاز عز اسمه ، مسرتِ بی اندازه روی داده ، برضمیرِ مهر پیوند محتجب و مخفی نیست ـ آری این از لمعانِ بارقهٔ ایتلاف و مودت باشد و آن از لوازمِ تعارف و تناسبِ ارواح ، بحسبِ اصلِ فطرت ـ علی الخصوص هنگامی که روابطِ نشاءِ تعلق بحسبِ اتفاق بدان پیوسته باشد و حبا لِ هواجسِ نفسانی ، ازان منقطع و گسسته ـ رجا بفیضِ فضلِ پروردگار واثق که چنانچه بمحضِ کرمِ بی اندازهٔ خویش ، بدین عطیهٔ کبریٰ و موہبتِ عظمیٰ امتیاز بخشیده ، بسعادتِ توفیق سپاس گذاریها نیزکام روا فرماید ـ بتخصیصِ اقامتِ امرِ معروف و نہیِ منکر چنانچه شاید و رعایتِ عدالت و نصفت چنانکه باید و نظرِ همت بر رضایٔ حق داشتن و جهان را ، کان لم یکن ، انگاشتن ـ و ذالک فضل اللہ یوتیه من یشاء واللہ ذوالفضلِ العظیم ـ

جایٔ آن بود که یکرانِ خامه باشارهٔ کریمه "واما بنعمته ربک فحدث" راهِ نگارش ، برخی از سهین فضاهایٔ دادارِ جهان آفرین و قبحائی خبرت افزای مستبین که تا هنگامِ استقرارِ ملک و ملت رو نموده سرکند ـ اما چون ونورِ شهرتِ زبانِ حال بدین مقال کشاده بود ـ مصرع[2] :

بماهتاب چه حاجت ست تجلی را

۱ـ اکتناه ـ ممکن ہے یہ الفاظ اصل میں 'اکتناہ' ہو ـ

۲ ـ مصراع ـ

ازین جہت ، قلم ازان صوب منعطف گشتہ ، نگارش می یابد کہ چون فرستادن نامہ و پیام ، راہیست برگزیدہ و آئینی پسندیدہ و ہر آئینہ در استحکام و رابطۂ و داد و تشئید مبانیٔ اتحاد کہ اساس انتظام عالم کون و فساد است ، مدخلی تمام دارد۔ بنابران ، در این آوان ، مصحوب سیادت و نجابت پناہ ، شایان مرحمت و احسان ، مصطفیٰ خان کہ از معتمدان قدیم الخدمت درگاہ والا ست ، این صحیفۂ موالفت طراز ، محبت انجام ، فرستادہ گردید۔ پیامی کہ ضمیمۂ محاذیٔ آن تواند بود ، بتقریر او حوالہ رفت تا جواب سامی کہ سیادت و نقابت پناہ ، عرفان مآبی طریقت ایابی ، سلالۃ الاولیا الکرام ، خواجہ احمد نقشبندی ، بمسامع علیا رسانیدہ بود ، ازان رو کہ خواجۂ مزبور کہ این پاسخ سامعہ افروز گردیدہ بود ۔ چون بمقتضایٔ العود احمد ، رخصت معاودت حاصل نمودہ ، رہ نورد آن صوب شد ۔ ناگاہ در اثنای راہ ، بمقتضایٔ اِلٰہ ، این جہان را پدرود نمودہ ، سالک طریقت آخرت گردید ۔ اگر حامل نامہ و پیغام ، بعد از رسانیدن آن و گذارش این ، بزودی رخصت انصراف یابد ، بموقع خواہد بود ۔ گشادہ داشتن ابواب مراسلات و مفاوضات و آگاہی دادن از چگونگیٔ احوال خیر مآل را ، خود محبت بتاکید متقاضی است ۔ چہ حاجت کہ (ص : ۱۰۷ ل) دران سخن رود ۔ پیوستہ گلزار دولت و کامرانی ، بنسیم تائید آسمانی شگفتہ و خندان باد !

——:o:——

(ج)

سبحان قلی خان والیٔ بلخ کے نام

سبحان قلی خان بھی نذر محمد خاں کا بیٹا تھا ۔ نذر محمد خاں کی وفات کے بعد اس کی سلطنت اس کے بیٹوں میں تقسیم ہو گئی تھی ۔ بلخ سبحان قلی خان کے حصے میں آیا اور بخارا عبدالعزیز خان کے ۔

سبحان قلی خان نے بھی اورنگ زیب کی تخت نشینی پر مبارک باد کا خط لکھا ہے ۔ اورنگ زیب کا یہ جواب بھی مصطفیٰ خان ہی لے جا رہا ہے ۔

سوادِ نامهٔ والا که بسبحان قلی خان ، والیٔ بلخ مرقومِ
خامهٔ دبیرانِ عطارد نشان گشته :

نمیقهٔ انیقهٔ تهنیت آرا و رقیمهٔ خلت پیرا که نگاشتهٔ خامهٔ نقشبندانِ نگارخانهٔ صفوتِ رفعت و شوکت پناه ، حشمت و ابهت انتباه ، فارسِ مضمار شهامت و ایالت ، عارجِ مدارجِ نصفت و عدالت ، سلالهٔ خوانینِ عظیم الشان ، نقاوهٔ سلاطینِ بلند مکان ، مظهرِ انوارِ نامداری ، مصدرِ آثارِ بختیاری ، قرهٔ باصرهٔ دولت و اقبال ، غرهٔ ناصیهٔ سطوت و اجلال ، مشیدِ ارکانِ شجاعت ، مؤسسِ بنیانِ بسالت ، ملحوظِ نظرِ عنایتِ ربانی ، مخصوصِ الطاف و عواطف سبحانی ، گردیده بود ، در بهترین زمانی ، عزِ وصول یافته ، بر منظرِ استحسان جلوه نموده و در استحکامِ قواعد و قوایمِ مصادقت و اختصاص بیفزود ـ شادان شدنِ آن والا دودمان ، از استماعِ خبرِ بهجت اثرِ جلوسِ میمنت طراز ، بر سریرِ جهان بانی که رقم پذیرِ خامهٔ مودت شمامه گشته بود ، شاهدِ صدقِ مصافات و اثرِ خلوصِ موالات توالد بود ـ امید که این کار بعنایتِ پروردگار عز اسمه ، همواره بر منهجِ دینِ قویم و سلک مستقیم ، تمشیت پذیرد و از اشعهٔ ملتِ حنفیهٔ[۱] بیضا فروغ و ضیا گیرد و در حواشیٔ خاطرِ آسمان پیوند مخطور بود که چنانچه عادت بدان جریان یافته ، کلکِ بیان ، بتفصیلِ برخی از مهبِ عنایاتِ یگانهٔ دادارِ جهان آرا و لختی از محارباتِ جرأت افزا گراید که از آوانِ در آمدن درین کارِ شگرف ، تا زمانِ استقرار و استقامتِ امور ، بمنصهٔ ظهور رسیده ، لیکن ازان رو که این وقایعِ غریبه و سوانحِ عجیبه ، طنطنهٔ اشتهار بهر دیار انداخته ، اختصار برگزیده گردید ـ

بتواتر و توالی شنیده باشند که چسان جلایلِ مساعی و پیکارهایٔ قوی و نبردهایٔ مرد آزمای و رزمهایٔ شکیب فرسای ، اتفاق افتاد و تا تسخیرِ وسعت آبادِ هندوستان ، اولیایٔ دولت قاهره را . روی نموده ، طبقاتِ خلق ، اطاعتِ امرِ ایزدی را ، گردن نهاد و کمرِ انقیاد بر میانِ جان بستند ـ

---

۱ ـ حنفیه ـ

رجا واثق که همواره ، کار ساز بی نیاز ، بجنود تائید و توفیق خویش ، امداد فرموده ، بر شاه راه استقامت ثابت و راسخ بدارد ۔

از انجا که رسمی است سنجیده و روشی پسندیده که مراسم وداد و قواعد اتحاد ، بوسیلۂ نامه و پیام، موکد و مشید گردد ۔ در این اوقات ، سیادت و نجابت پناه ، لایق الرحمت والاحسان ، مصطفی خان که از بندگان قدیم الخدمت درگاه معلی است ، بسفارت آن صوب معین گردید ۔ (ص : ۲۰۷ ب) وچون ابراهیم بی مغفور ، پیش از التماس رخصت انصراف ، رخت اقامت ازین سرای سپنج بر بست ، پاسخ سامی که بمسامع علیا رسانیده بود ، خان مذکور تقریر خواهد نمود ۔ اگر هنگام عود از بخارا هرچه زود تر ، دستوری این صوب یابد ، بسی مستحسن باشد ۔ یقین که ابواب مراسلات و مفاوضات و انهای احوال خیر مآل که نشاط افزای طبع والا و مسرت پیرای خاطر معلی است ، همواره مفتوح خواهند داشت ۔ مطالب و مآرب بر وفق دل خواه ، مقدر و میسر باد ۔

——:o:——

(د)

عہد نامہ شہزادہ مراد بخش کے نام

یہ عہد نامہ ان کئی ایک غلط بیانیوں کا ازالہ کرتا ہے جو غیر مسلم مؤرخین نے اورنگ زیب سے منسوب کر دی ہیں ۔ مثلاً اورنگ زیب نے مراد بخش کی تائید حاصل کرنے کے لیے اسے تخت و تاج کا لالچ دیا تھا ۔ اس عہد نامہ میں بڑی وضاحت اور صراحت سے یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ ممالک محروسہ موروثی میں سے مراد بخش کے حسب التماس جو علاقہ اسے دیا جائے گا وہ اس پر قائم رہے گا اور اس سے مزید کا طالب نہیں ہوگا ۔

دونوں بھائیوں میں یہ قرار پایا ہے کہ صوبہ لاہور ۔ کابل ۔ کشمیر ملتان ۔ بھکر ۔ ٹھٹھہ اور اس سے آگے ساحل، خلیج عمان تک کا علاقہ مراد بخش کے قبضے میں ہوگا اور دارا شکوہ کے استیصال کے بعد مراد بخش کو ان حدود کی طرف روانہ کر دیا جائے گا ۔ اس عہد نامے

پر اورنگ زیب نے اپنی مہر اور نقش پنجۂ مبارک کا نشان ثبت کیا ہے جو اس دستاویز کی خاص اہمیت کو ظاہر کرتا ہے -

عہد نامۂ کہ بموجب التماس پادشاہزادہ محمد مراد بخش قلمی شده

چون درین ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام کہ آوان طلوع نیر سعادت و اقبال و زمان سطوع صبح عظمت وا جلال است و شاہباز بلند پرواز ہمت جہان کشا ، در ہوای صید مقصود ، بال کشودہ ، اعلام دین مبین سیدالمرسلین ، علیہ من الصلوات اتمہا و من التحیات اعمہا ، وجہ قصد گردیدہ و تمامی نیت حق طویت مصروف آن ست کہ بمساعی غازیان ظفر لوا و زور بازوی مجاہدان نصرت انتما ، خار الحاد و زندقہ ، از گلشن ہمیشہ بہار دیار اسلام ، بر افتادہ ، رئیس الملاحدہ با اتباع و احزاب خویش ، نیست و نابود شود و گرد تفرقہ ، بر ساحت احوال ساکنان عرصۂ وسعت آباد ہندوستان ہشت نشان کہ از میامن جد و اجتہاد اجداد عظام گردون مقام و آبای کرام فلک احتشام ، جزاہم اللہ عن المسلمین خیرالجزا ، از لوث کفر و شرک مصفا گشتہ ، بحوزہ در آمدہ بنشیند ـ

برادر بجان برابر ، اعز ارشد کامگار نامدار عالی تبار ، بمقتضای رای صواب نمای خرد آرای دولت افزا کہ اجل مواہب الہی است ، عمل نمودہ ، درین مہم عاقبت محمود ، توفیق موافقت و مرافقت ، یافتہ بودند و قواعد مواخات و موالات را ، کہ بروابط عہود و مواثیق ، استحکام پذیرفتہ بود ، مجدداً چنانچہ باید ، بایمان کثیر الایقان ، موسس ساختہ ، باخود مقرر کردہ کہ بعد استیصال آن دشمن دین و دولت و استقرار و انتظام امور سلطنت نیز ، بر جادۂ قویم وفاق و اتفاق ، استقامت ورزیدہ ، بہمین وتیرہ ، ہمہ وقت و ہمہ جا ، در ہمہ کار ، رفیق و شریک باشند و با دوست ما دوست و با دشمن ما دشمن بودہ ، در ہیچ حال ، از مرضیات خاطر عاطر ، بیرون نروند و از جملۂ ممالک محروسۂ موروثی ، بانچہ حسب التماس آن درۃ التاج حشمت و کامگاری ، بایشان وا گذاشتہ شود ، قانع و خرسند گشتہ ، افزون طلبی ننہایند ـ

بنابران ، (ص : ۸ . ۱ ل) از روی وفورِ شفقت و عاطفت و نظر بمراتبی که تعهدِ پاسِ آن نموده اند ، مرقومِ قلمِ والا رقم می گردد که انشاء الله تعالیٰ ، تا آنزمان که ازان برادرِ حمیده اطوار ، نیکو خصال ، خلافِ اخلاص و یکجهتی و یکرنگی و حق شناسی بوقوع نیاید ، اشفاق و مهربانیهای ما دربارهٔ ایشان ، روز افزون خواهد بود ـ نفع و ضررِ جانبین را یکی دانسته ، در جمیعِ اوقات ، شرائطِ اعانت و امداد و مراسمِ یگانگی و اتحاد را ، با بلغ وجهی مرعی خواهیم داشت و الطاف و مراحمی که امروز ، نسبت بآن عزیز تر از جان ، مبذول است ، پس از حصولِ مامول و بر افتادنِ ملحدِ نا مقبول ، بهان نمط بلکه بهتر ازان ، معمول گشته دقیقه از دقایقِ آن مهمل نخواهیم گذاشت و بوفای پرداخته ، چنانچه سابق مقرر شده بود ، صوبهٔ لاهور و کابل و کشمیر و ملتان و بهکر و تهته و تمامِ آن ضلع را ، تا ساحلِ خلیجِ عمان ، بآن نامدارِ والا تبار وا گذاشته ، در این باب مضایقه را مجال نخواهیم داد و بعدِ فراغ از استیصالِ ملحدِ نکوهیده خصال[1] و قمعِ خارِ بنِ شر و فساد او ، از چار چمنِ دولتِ خداداد ابداتصال که رفاقت و همراهی آن تازه نهالِ بوستانِ سلطنت و اقبال ، در آن کار لازم و ناگزیر است ، بی توقف ایشان را بدان حدود روانه نموده ، اصلا و قطعاً بتاخیرِ رخصت راضی نخواهیم شد و شربِ عذبِ محبت و مودت و صداقت و فتوت را ، از غبارِ انفاسِ اربابِ غرض که اشرالناس اند ، از صفا نینداخته ، جز بهبودِ دارین و کامیابی نشاء تینِ آن عین الانسان و انسان العین نخواهیم اندیشید ـ

در صدقِ این دعویٰ ، خدا و رسولِ مجتبیٰ را گواه گرفتیم و این وثیقه را ، بجهتِ مزید اطمینان و استظهارِ خاطرِ آن گرامی برادر ، بمهر و نقشِ پنجهٔ مبارکِ خود ، مزین گردانیدیم ـ باید که ایشان نیز منطوق آیهٔ کریمه، اوفوا بالعهد ان العهد مسئولا[2]، را مطمحِ نظرِ سعادت اثر داشته ، در پاسِ لوازمِ معاهدت که مورثِ نیکنامی دنیا و آخرت است ، باقصی الغایات کوشیده ، برین منهجِ صوابِ مستقیم باشند و اوضاعِ پسندیدهٔ خود

---

۱ ـ فعال ـ یہ لفظ 'افعال' بھی ہو سکتا ہے ـ

۲ ـ فارسی ترجمه : وفا کنید بعهد که سوال کرده باشد ـ

را ، از وصمت تغیر ، بوجهی که شاید ، صیانت نموده ، گفته نابخردان کوته اندیش را ، که از غایت دنایت همت و رکاکت فطرت ، جلب منافع ردیه و تحصیل اغراض فاسدهٔ خویش ، بر صلاح حال و مآل ولی نعمت خود مقدم می دارند و از انواع طرق در آمده ، با تاویل باطلهٔ مموهه ، هنگامهٔ شورش و فساد را گرم می سازند و ازان دست اشرار در این جزو زمان بسیار و بی شمار اند، بسمع رضا اصغانکنند و پیوسته بنور شمع سعادت افروز خرد دوربین و عقل صلاح گزین ، در مسالک معاشرت سلوک نموده ، این مشعل (ص : ۱۰۸ ب) خورشید ضیا را ، از باد دم سرد آن روزگار نگاه دارند ـ وفقنا الله تعالیٰ و ایاکم بما یحب و یرضاه ، والله یحب[1] الحق و هو یهدی السبیل[2] ـ

——:o:——

۱- بحق

۲- ترجمہ فارسی : توفیق دہد خدا تعالیٰ مارا و شمارا بچیزی که دوست میدارد و راضی‌است و خدا دوست می دارد حق را و راه ہدایت می نماید ۔

میر محمد سعید (میر جملہ معظم خان) کے نام

ج ۹

اورنگ‌زیب نے شہزادہ محمد سلطان کو گولکنڈہ کی جانب روانہ کر دیا ہے۔ اور ۳ ربیع الثانی کو خود بھی عازم گولکنڈہ ہو رہا ہے۔ اورنگ زیب نے میر جملہ کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ بھی اپنی سوار اور پیادہ فوج اور توپ خانے کے ہمراہ حیدر آباد کی طرف روانہ ہو جائے۔ میر جملہ کا اصل نام محمد سعید تھا۔

میر محمد سعید بالقابہ : بعنایت بی نہایت ، سر بلند گشتہ ، بداند کہ درینولا بموجب حکمِ جہان مطاعِ گیتی مطیع ، ہشتم شہرِ ربیع الاول ، فرزند سعادت مند ، برخوردارِ کامگار نامدار ، تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبال، گزین ثمرۂ شجرۂ عظمت و جلال ، والا گہر ، سمی المکان ، محمد سلطان را ، باعساکرِ منصورہ رخصت فرمودیم کہ بسرحدِ ولایتِ قطب الملک رسیدہ ، کام نا کام ، خاف الصدقِ آن نجابت مرتبت را ، با سائرِ متعلقان ، از قیدِ آن کوتہ اندیش خلاص ساختہ ، نزدِ خود طلب نماید و اگر دراین باب ایستادگی کند ، با افواج قاہرہ ، بولایتِ او درآمدہ ، سزای این جرأت و جسارت را کہ منشاء آن نقضِ عہد و کفرانِ نعمت است ، در کنارِ او گذارد ۔ لیکن چون خواہشِ خاطرِ ملکوت ناظرِ عالی چنان است کہ این قسم قابو را ، از دست نداده آن ولایت را ، از و انتزاع نمائیم و اگر ہمسایہ اش بامداد و اعانتِ او پرداختہ ، از شاہراہِ بندگی و دولتخواہی منحرف شود ، با او نیز بہمین شیوہ سلوک داشتہ ، بعنایتِ ایزدی ، دمار از روزگارِ ہر دو برآوریم ۔

چنانچہ این معنی را مطمحِ نظرِ دور بین ساختہ ، در ضمانِ حفظ و تائیدِ نصرت بخشِ حقیقی ، سیومِ شہرِ ربیع الثانی ، متوجہ آن حدود

خواہیم شد و عنقریب رایاتِ عالیات ، پرتوِ وصول برآن نواحی خواہد انداخت ۔ بنا برآن باید کہ آن عمدۂ خیر اندیشان ، از اصلِ مقصود ، آگاہ گردیدہ ، اگر تا حال روانۂ حضورِ پرنور نشدہ باشد ، بمجردِ اطلاع بر مضمونِ این قدسی صحیفہ ، تسخیرِ گلکندہ را وجہِ قصدِ خود ساختہ ، و توقف را مجال ندادہ و قلاعِ آنجا را کہ ممکن باشد بہ مردمِ معتمد کہ در ایامِ غیبت نیز ، خاطر از آنہا جمع توان نمودہ ، سپردہ ، باتمامی جمعیتی کہ از سوار و پیادہ پیش او فراہم آمدہ و افیال و توپ خانہ رو براہ آوردہ ، بعدِ عبور از دریا ، معروض دارد کہ کدام روز ، داخلِ حیدر آباد خواہد شد تا نظر بآن فرمودہ ، موکبِ ظفر قرینِ نصرت اقترانِ ما نیز با افواجِ قاہرہ ، بدان سمت نہضت نماید ۔ یقین کہ مقتضای وقت و حال را پاس داشتہ ، بی تاخیر و امہال روانہ خواہد شد و ہرچہ در این باب اندیشیدہ باشد ، مفصل و مشروح ، مصحوبِ حاملِ این نشانِ والا شان ، عرضداشت خواہد نمود ۔

——:o:——

ج ۱۰

شہزادہ محمد سلطان حیدر آباد کی جانب روانہ ہو گیا ہے ۔ وہ پہلی ربیع الثانی ۱۰۶۶ ھ کو وہاں پہنچ جائے گا ۔ اس کے بعد ۳ ربیع الثانی کو اورنگ زیب خود بھی کوچ کر رہا ہے ۔

وہ میر جملہ کو لکھتا ہے کہ تم نے ابھی تک اپنی روانگی کی اطلاع نہیں دی ۔ شاہجہان نے میر جملہ کی طلبی کا ایک فرمان دربار کے گرز برداروں کے ہاتھ بھیج دیا ہے اور انہیں قدغن کی ہے کہ گولکنڈہ میں دو تین روز سے زیادہ قیام نہ کریں اور اس کا جواب لائیں ۔ اورنگ زیب کی ہدایت ہے کہ میر جملہ کو پیغام بر کے پہنچتے ہی عازم حیدر آباد ہو جانا چاہیئے ۔

اس خط کے آخری حصے میں اورنگ زیب نے چند سطور کا دست خاص سے اضافہ کیا ہے ۔

بمیر محمد سعید بالقابه : بعنایت بیغایت بی نهایت ، مباهی گشته ، بداند ـ اشانهای والا ، مشتمل بر کیفیت حکم جهان مطاع گیتی مطیع و بشارت حصول درگاه سلاطین پناه که قبل ازین متواتر بخط معهود نگارش یافته ، یقین که (ص: ۱۰۹ الف) آن سیادت و نجابت مرتبت تاحال ، برمضامین برخی ازان صحایف کرامت ، آگاه شده ، بنا بر عمل بمقتضای قدسی احکام ، از سرانجام ضروریات و ضبط و ربط ولایت وا پرداخته ، آمادهٔ دریافت سعادت ملازمت ما گردیده باشد ـ

چون درین ولا ، فرزند سعادت مند ، محمد سلطان را بالقابه ، با افواج قاهره ، بتقریب استخلاص خلف الصدق و سائر متلعقین آن امارت و ایالت منزلت ، تعین نموده‌ایم که بی توقف و تانی ، بحیدر آباد در آمد ، کام و ناکام آن جماعه را ، از قید قطب الملک ، رهای دهد و تا آمدن آن سزاوار گونا گون ، عنایت، در ان جا بسر برد ـ

چنانچه آن فرزند نامدار کامگار ، اول شهر ربیع الثانی ، به بدرقهٔ تائیدات یزدانی ، بحیدر آباد خواهد رسید و موکب ظفر قرین ما نیز ، بمعنان نصرت و فیروزی ، سیوم شهر مذکور ، بدان صوب نهضت خواهد نمود و بموجب حکم مقدس ، انشاء الله تعالی ، بسرعت تمام ، داخل حیدر آباد گردیده ، جزای غرور و پندار و نا دولتخواهی و خلاف اخلاص ، درکنار حاکم آنجا گذاشته خواهد آمد ـ مورد مراحم بیکران ، تا این زمان خبر روانه شدن خود را ، معروض نداشته ـ در این وقت ، اعلیحضرت خلافت مرتبت ، ظل آلهی، ازکمال عاطفت و مرحمت ، منشور لا مع النور ، متضمن بر حکم طلب آن شایستهٔ صنوف الطاف ، بحضور اقدس اعلی و تاکید در وادی عدم مزاحمت و ممانعت ، مصحوب گرز برداران درگاه معلی ، به قطب الملک ، اصدار فرموده ، بعاملان فرمان عالی شان قدغن نموده اند که بیش از دو سه روز ، در گلکنده توقف نگزیده، جواب بیاورند ـ

بنا بران ، شرافت و شجاعت دستگاه ، خواجه عارف ، ملازم سرکار نامدار را ، که پیش ازین نیز با او ملاقات نموده ، کیفیت صدق عقیدت

و صفای طویت آن خلاصهٔ مخلصان را ، با بلغ وجهی ، معروض پیشگاه سلطنت گردانیده ، تعین فرمودیم که نزد آن عمدهٔ دولتخواهان رسیده ، او را بایصال این دیباچهٔ صحیفهٔ دولت و اقبال و نقل منشور لا مع النور مزبور که بقطب صادر شده ، مستظهر ساخته و بر بعض مقدمات که بتقریر او حواله نموده ایم ، اطلاع بخشیده و آن مورد مراحم بیکران را ، بر تقدیری که تا هنگام وصول او بدانجا ، عازم ادراک آن سیادت و نجابت پناه ، بر مقصود خاطر عاطر و مکنون ضمیر منیر عالی آگهی یافته ، بمجرد رسیدن موسی الیه ، باتمامی لشکر و توپخانه و افیال و دیگر احمال و اثقال ، از روی نهایت استقلال ، عزیمت صوب حیدر آباد نماید و در طی مراحل تانی و تاخیر ، مناسب مصلحت وقت ندیده ، روبراه آورده ، بی توقف حقیقت بند و بست آن ولایت و تدبیر محافظت قلاع آنجا را ، نوعی که نموده باشد ، مفصلاً مصحوب او عرضداشت کند و معروض دارد که بچه تاریخ در حیدر آباد ، بسعادت ملازمت فائز خواهد شد ۔ یقین که بموجب فرموده کاربند گشته ، با جهان جهان امید حصول امانی و آمال ، بجناح استعجال ، خواهد شتافت و تاخیر و امهال روا نخواهد داشت ۔

شرح خط قدسی نمط

آن عمدهٔ دولت خواهان خاص ، بموجب امر رفیع القدر عمل نموده ، مارا بمبارکی و فتح و فیروزی ، عنقریب ببدرقهٔ لطف ایزدی ، بحیدر آباد رسیده داند و به استظهار تمام بملازمت بیاید و عنایت بیغایت مارا روز افزون شناسد ، والسلام ۔

——:o:——

ج ۱۱

اس خط میں بھی شہزادہ محمد سلطان کو گولکنڈہ کی طرف روانہ کرنے کا تذکرہ کیا گیا ہے ۔ وہ پہلی ربیع الثانی ۶۶ . ۱ھ کو حیدر آباد پہنچ جائے گا ۔ اورنگ زیب خود بھی ۳ ربیع الثانی کو روانہ ہو کر مہینہ کے وسط میں وہاں پہنچ جائے گا ۔ اس خط میں میر جملہ کو دوبارہ تاکید کی گئی ہے کہ وہ بلا توقف حیدر آباد کے لیے روانہ ہو جائے ۔

بمیر محمد سعید بالقابه : بعنایت مباہی گشته ، بداند عرضداشتی که بهرکارهٔ سرکار والا داده بود ، بیست سیوم ربیع الاول که روز تحریر این نشانست در عین انتظار وصول اخبار آن حدود ، رسیده ، معروض گردانیده که جمع اسباب متفرقه نشد و وقت بسیار تنگ است ، کس تعین شود تا بملازمت عالی بشتابد ـ

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که ازان زمان که میر محمد امین بگلکنده در آمده ، چندین نشان خجسته عنوان صادر شده ، یقین که تا حال بر مطالب برخی ازان صحایف عزت و کرامت اطلاع یافته باشد ـ چون در این وقت ، بموجب حکم جهان مطالع ، فرزند عزیز سعادت مند را ، با افواج قاہره رخصت فرموده‌ایم که بولایت گلکنده شتافته ، خلف الصدق آن ایالت دستگاه را ، کام و نا کام ، نزد خود طلب نماید ـ چنانچه آن فرزند ، اوائل شهر ربیع الثانی بحیدر آباد رسیده ، تا آمدن آن خلاصهٔ مخلصان در آنجا توقف خواہد گزید ـ موکب اقبال قرین ما نیز ، سیوم شهر مذکور ، در ضمان حفظ الهی بدان سمت نهضت نموده ، ان شاء الله تعالی اواسط شهر مسطور ، سایهٔ سعادت بر ساحت حیدر آباد خواہد انداخت و بهمگی بمت حق طویت علیا ، مصروف آن ست که چنانچه قطب الملک میر محمد امین را در گلکنده نشانیده ، ما بتوفیق ایزدی او وا در اینجا محبوس ساخته بانروز بنشانیم ـ

بنابران باید که آن خیر اندیش اگر تا حال بقدر امکان ، خاطر از جانب محافظت قلاع و فراہم آوردن متفرقات وا پرداخته باشد ، فبها و الا ، ہیچ چیز از انها التفات ننموده و مقتضای وقت را پاس داشته ، بمجرد اطلاع بر مضمون این شرفنامهٔ گرامی ، روبراه آورده و در طی مراحل سرعت بکار برده ، روانهٔ حیدرآباد شود و عرضداشت کند که بچه تاریخ ، در حیدر آباد ملازمت ما خواہد نمود ـ ہر گاه ما بدولت و اقبال با عساکر ظفر لوا ، در حیدر آباد تشریف داشته باشیم (ص : ۱۰۰ ب) او بجمعیت تمام بملازمت می تواند رسید ـ نجابت دستگاه ، خواجه عارف را ، نزد آن عمدهٔ مخلصان فرستاده ایم و نقل فرمان والا شانی که درینولا ، مشتمل

بر حکم طلب ، از مصحوب گرز برداران بادشاهی به قطب الملک صادر شده ، نیز باآن[1] نشان ارسال داشتیم تا او بر کیفیت حکم اقدس آگهی یافته ، بی توقف و تاخیر ، از روی کمال استظهار ، عازم آستان سلطنت تواند شد ۔ باید که بر جناح استعجال ، با گوناگون استقلال ، روان شود ، والسلام ۔

---:o:---

ج ۱۲

شہزادہ محمد سلطان حیدر آباد پہنچ چکا ہے اور قطب الملک نے محمد امین کو اس کے متعلقین کے ساتھ قلعے سے آزاد کرکے شہزادے کے پاس بھیج دیا ہے۔

اورنگ زیب نے محمد مومن اپنے ملازم خاص کو بھیجا ہے کہ وہ میر جملہ کو اپنے ہمراہ لے آئے ۔ شہزادہ محمد سلطان ۸ ربیع الاول ۱۰٦٦ھ کو حیدر آباد کی جانب روانہ ہوا تھا ۔

میر محمد سعید بالقابه : سیادت و نجابت پناه ، امارت و ایالت‌دستگاه ، مورد مراحم بیکران ، مهبط الطاف بی پایان ، عمدهٔ دولت خواهان ، سزاوار صنوف مکرمت و احسان ، میر محمد جمله ، بعنایات بی نهایت ، سر بلند گشته بداند که اگرچه قبل ازین ، نشان والا شان ، مشتمل بر کیفیت احکام مطاعه که از پیشگاه خلافت ، در باب طلب آن سیادت و نجابت پناه ، صادر گردیده و حقیقت دستوری فرزند عزیز سعادت مند نامدار کامدار با افواج نصرت آثار ، از حضور پرنور بصوب گلکنده ، بجهت استخلاص خانه زاد والا درگاه ، میر محمد امین و آوردن آن امارت و ایالت دستگاه ، بملازمت لازم السعادت عالی ، مصحوب شرافت و شجاعت مرتبت ، خواجه عارف ملازم

۱- باآن

سرکارِ نامدار ، اصدار فرموده ایم و یقین که آن موردِ مراحمِ بیکران ، بمجرد وصولِ آن حرزِ بازوی دولت اقبال ، یا پیش از رسیدنِ آن ، بموجبِ نشان های مطاعه دیگر که قبل ازان متواتر مرسل شده ، ازانجا برآمده با تمامی احمال و اثقالِ خویش ، بر جناحِ استعجال ، عازمِ این حدود گردیده باشد - لیکن چون دراینولا ، فرزندِ بجان پیوند ، باعساکرِ فیروزی مآثر ، بحیدر آباد رسیده ، سوادِ آن شهر را ، مضربِ خیام ساخته و قطب الملک میر محمد امین را ، باسائرِ متعلقان ، پیشِ آن بیدار بختِ خجسته طالع فرستاده و مطمعِ نظرِ دور بین و مرکوزِ خاطرِ حق گزین همان ست که پیش ازین ، آن سزاوارِ الطافِ بی پایان را ، در ضمنِ بعض قدسی صحایف برآن آگاه فرموده ایم و بیشتر آن مطلبِ عمده ، وقتی موافقِ خواهش صورت می تواند گرفت که آن شایسته عنایاتِ نمایان ، بسرعتِ هرچه تمامتر ، عزیمتِ صوبِ حیدر آباد نماید -

بنابرآن درین آوان ، معتمدِ شجاعت شعار ، قابل الاحسان محمد مومن را ، که سابقه معرفت با آن دولت خواهِ صافی طویت دارد ، تعین نمودیم تا هر جا بآن خیر اندیشِ صادق العقیدت - برخورد ، این نشانِ مرحمت عنوان را ، باو رسانیده ، بزودی اورا با خود بیاورد - باید که آن خلاصه مخلصان از اصل مقصود (ص : ۱۱۰ ب) غافل نگشته، باعتضادِ توجهاتِ پیشگاه خلافت ، که دربارهٔ او باقصی الغایات ، مبذول است و اعتمادِ تلطفات که کیفیت و کمیتِ آن در حوصله هر اندیشه نگنجد ، در طی مراحل و قطعِ منازل ، نهایتِ سرعت بکار برده ، باتفاقِ فرستادهای عالی روان شود و توقف و امهال را ، مجال نداده ، خود را ، بملازمتِ آن نوبادهٔ بوستانِ عظمت و جلالت رسانیده ، هرچه در بابِ پیش رفتِ مطلبی که حصولِ آن وجهِ همتِ علیا ست ، بخاطر آورده باشد ، بجنابِ والا معروض دارد تا بسر انجامِ مقدمات آن توجه فرموده آید - پید است که از مآلِ این کار ، غافل نگردیده و همگی سعی و کوشش ، صرفِ ادراکِ شرفِ خدمتِ با سعادتِ ما ساخته ، در ره نوردی و مرحله پیمائی دقیقه از دقائقِ سرعت و عجلت ، فرونخواهد گذاشت و گرم چسپان ، بمقصدِ دریافتِ این سعادت

که وسیلهٔ بهبود دنیا و آخرت اوست ، خواهد شناخت ۔

—:o:—

ج ۱۳

اورنگ زیب خود حیدر آباد پہنچ گیا ہے - گولکنڈہ کی فوج سے جو جھڑپیں ہوئی ہیں اس میں انھوں نے شکست کھائی ہے - قطب الملک نے اپنی تقصیرات کی عذر خواہی کے لیے اپنے داماد اور والدہ کو اورنگ زیب کی خدمت میں بھیجا ہے - اور وعدہ کیا ہے کہ اپنی بیٹی شاہزادہ سلطان کے نکاح میں دے گا لیکن اورنگ زیب نے ابھی تک اس کی درخواست پر کوئی توجہ نہیں دی - اورنگ زیب نے میر عبداللطیف حاجب گولکنڈہ کو میر جملہ کے لانے کے لیے روانہ کر دیا ہے -

بمیر محمد سعید میر جمله بالقابه : به عنایت بی غایت و توجه بی نهایت ، سربلند گشته بداند ۔ دراین چندگاه که موکب اقبال قرین عالی ، بمبارکی و فیروزی، بسوء حیدر آباد رسیده و قطب الملک حق‌ناشناس، تنبیه بلیغ یافته ، لشکر نکبت اثر او ، در جمیع محاربات که روی داد ، از اولیای دولت قاہره ، شکست بر شکست خورده و جمع کثیر را بکشتن داده ، بقیته السیف خوار و زار و زخم دار ، آوارهٔ دشت فرار و ادبار گردیده اند و بهمگی ہمت علیا متوجه آنست که جزای کفران نعمت و سزای غرور و نخوت ، در کنار روزگار آن گرفتار دام پندار گذاشته ، او را مستاصل سازیم و آن عمدهٔ دولت خواہان ، یقین که تا حال ازانجا برآمده ، در راه خواہد بود بایستی عرایض متواتر می رسید ۔ چون کار قطب الملک ' باضطرار انجامیده و ہنگام زوال ملک او نزدیک شده و باآلکه بعد از خرابی بصره ، در مقام استعفای جرایم خویش در آمده ، میر احمد داماد خودرا ، بدرگاه عالی فرستاده و مقرر نموده که مادرش نیز بیاید وصبیه را داخل پردگیان حرم سرای فرزند سعادت مند نامدار کامگار

سازد ، و اصلا ، التفات بملتمسات او لفرموده ، می خواهیم که آن بدمست بادهٔ غفلت را ، بصحرای نیستی بفرستیم ۔

و قبل ازین حسب الالتماس آن امارت و ایالت پناه ، سیادت و نجابت مرتبت ، عبداللطیف را تعین فرموده‌ایم که آن خلاصهٔ مخلصان صاف طویت را ، با خود بیاورد و پیداست که موسی الیه در راه ها او ملحق شده باشد بنابران باید که از صید مقصود ، غافل نگشته و بیش ازین ، مکث و اسهال را جایز نداشته ، در طیٔ مراحل ، سرعت (ص : ۱۱۱ ا) لازم دالد و بر تقدیریکه تا وصول میر مذکور ، روان نشده ، بمجرد رسیدن او عازم دریافت سعادت ملازمت ما گردیده ، هرچه زود تر ، خود را باین دولت عظمی فایز سازد ۔ و اشتیاق را حدی و نهایتی نیست ۔ مصرع

گر تو شکیب داری طاقت نمالد مارا

الطاف و عنایات خاص را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناخته ، امیدوار ظهور آثار و ثمرات آن باشد ۔

—:o:—

ج ۴۱

میر جملہ کی تین عرضداشتیں اورنگ زیب کے تین خطوط کے جواب میں بروز شنبہ ۱۰ ماہ حال کو پہنچ گئی ہیں ۔ اورنگ زیب نے منجمین کی رائے سے میر جملہ کے پہنچنے کی تاریخ پنج شنبہ ۲۹ ماہ حال مقرر کی ہے ۔ اورنگ زیب خود تو علم نجوم کا زیادہ قائل نہیں تھا البتہ اس رسم سے میر جملہ کے ورود گولکنڈہ کی تاریخ کو قطعیت سے تعین کرنے کا کام لیا گیا ہے ۔

بمهر محمد سعید بالقابه : خلاصهٔ مخلصان صاف طویت ، عمدهٔ دولتخواهان وافی عقیدت ، میر محمد سعید بتوجهات خاص ، اختصاص یافته بداند ، سه عرضداشت آن مخلص بی اشتباه ، که در جواب سه قدسی صحیفه ، مرسل بود ، روز سه شنبه ، هفدم شهر حال ، در حینی که خاطر دریا مقاطر ،

بحصول اخبار آن حدود ، توجهی تمام داشت ، رسیده ، مطالعهٔ آن مسرت افزود ۔ بمقتضای وفور عنایت و مرحمت ، زبان عاطفت ترجمان ، بدین مقال ترنم آغاز نمود . بیت ۔

تو بہر شہر و بہر بقعہ ، بہر دہ کہ رسی
خرم آن شہر و خوش آن بقعہ و معمور آن دہ

چون انتظار از حد گذشتہ و شوق بنہایت انجامیدہ، یقین کہ آن مورد مراحم بیکران ، بیش ازین تجویز مکث و تاخیر ننمودہ ، در طی مراحل و قطع منازل ، سرعت بکار خواہد برد ۔ اگر آن سیادت و نجابت پناہ ، تا پنجشنبہ بیست و ششم این ماہ کہ ساعت مختار منجمان حضور پر نور است خود را بسعادت ملازمت والای ، مستعد تواند ساخت ، بسیار مناسب خواہد بود والسلام اتم السلام ۔

——:o:——

ج ۱۵

میر جملہ نے جو عرضداشت دریائے کشن گنگا سے ۴ ماہ حال کو بھیجی تھی وہ سہ شنبہ ۲۶ ماہ حال کو ملی ۔ ایرانی اور ہندوستانی منجمین نے ۷ جمادی الآخر کو ساعت نیک قرار دیا ہے ۔ امید ہے کہ میر جملہ جمادی الاولیٰ کی آخری تاریخ کو حیدر آباد کے قریب پہنچ جائے گا ۔ اورنگ زیب نے اس کے لڑکے محمد امین کو میر جملہ کے استقبال کے لیے تعین کیا ہے ۔ بادشاہ نے میر جملہ کے لیے فرمان اور خلعت فاخرہ بھیجی ہے ۔

اورنگ زیب ہدایت کرتا ہے کہ میر جملہ ۲ جمادی الآخر کو فرمان عالی شان کے استقبال کے لیے حسین ساغر تالاب تک پیش قدمی کرے ۔ فرمان کا استقبال مغلیہ دربار کے آداب میں اہم رسم تھی ۔ میر جملہ بالآخر حیدر آباد میں ۴ جمادی الآخر کو پہنچا ۔

میر محمد سعید بالقابہ : بعنایات بی نہایات شرف و مباہات اندوختہ ، بداند ۔ عرضداشتی کہ بیست و چہارم شہر حال ، از کنار آب کشن در

جواب نشان خاص ، ارسال داشته بود، روز سه شنبه بیست و ششم رسیده ـ چون از قرب وصول آن نقاوه ارباب قبول خبر می داد ، مطالعهٔ آن شوق افزا گردید و سبب تعذر ادراک عز ملازمت باسعادت ، بساعتی که بمقتضای فرط اشتیاق ، پرتو اختیار بران افتاده بود ، سمت وضوح گرفت ـ بر چند نظر بر توجهٔ تمامی که برای وصول آن زبده متخصصان است بمقتضای این مصرع[1]

ایام وصال را چه حاجت ساعت

مقید بساعت شدن ، بغایت دشوار بود ـ لیکن چون امور عظیمه ، پیش نهاد خاطر والا ست ، انجم شناسان فرس و بند ، باتفاق جهت دریافت این موہب کبری ، ہشتم شہر جمادی الآخری که ساعت سعد است ، اختیار نموده اند ـ ظن غالب آنست که آن خلاصهٔ دولتخواہان ، تا سلخ شہر حال ، با جمعیت و توپ خانه ، بتانی و آہستگی ، بنواحیٔ حیدر آباد خواہد رسید و چندی که از رویٔ بی اختیاری ، توقف ضرور (ص : ۱۱۱ ب) شود در نزدیکیٔ اردوی معلیٰ واقع خواہد گشت ـ یقین که آن مورد مراحم بیکران نیز ، این معنی را ، نصب العین خود ساخته ، آرزو مندیٔ مارا ، بدرجهٔ قصویٰ ، خواہد شناخت ـ والسلام ـ

شرح خط قدسی نمط

میر تمام اخلاص کاروان ما ، مشتاق بشناسد ـ عرضداشتی که مصحوب خواجه عارف مرسل بود ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، شوق و آرزو مندی را فزون تر ساخت مصرع[2]

آمدی و آمدنت بس خوش است

خلف الصدق آن شایستهٔ الطاف بیکران را ، رخصت فرمودیم که رسم استقبال بجا آورده ملاقات نماید و از روی وفور عاطفت ، دہوب[3] خاصه

۱ـ مصراع که مصراع

۲ـ مصراع

۳ـ وہوب ـ

میناکار ، بجهت آن سیادت و نجابت مرتبت ، بدست او ارسال داشتیم و مقرر گردانیدیم که آن خلاصهٔ مخلصان ، دوم ماه تا حسین ساگر[۱] باستقبال فرمان عالی شان و خلعت فاخره که قبل ازین از پیشگاه خلافت مصحوب قاضی عارف باو مرحمت شده بود ، شتافته ، بوصول آن عطایای شگرف ، عزت و شرف حاصل کند و تا ساعت ملازمت در مقام چهره گاه بسر برد - سبب تاخیری که در ارسال عطیات مسطوره ، بوقوع آمده ، با بعض مطالب و مقدمات دیگر ، از تقریر محمد امین هویدا خواهد شد والسلام -

——:o:——

ج ۱۶

اب تک میر جملہ کے نام تمام خطوط میں اسے میر محمد سعید کے نام سے معنون کیا گیا ہے لیکن اب اسے بادشاہ کی طرف سے معظم خان کا خطاب اور وزارت اعلیٰ کا عہدہ سونپا گیا ہے ۔ اس لیے اس کے بعد کے تمام خطوط خان عظیم الشان معظم خان کے نام سے معنون ہیں ۔

به خان عظیم الشان معظم خان

بعد عزیمت محمد سعید میر جمله بحضور پرنور اعلیٰ حضرت وفوز بخطاب معظم خانی و ترقی بمرتبهٔ رفیعهٔ وزارت اشرف اعلیٰ

خلاصهٔ خاندان سیادت و نجابت ، عمدهٔ مخلصان صافی طویت ، مورد مراحم بی کران ، زبدهٔ متخصصان ، معظم خان بتوجهات بی نهایات مبتهج گشته بداند که شرح کیفیت استیلای اشتیاق صحبت و اظهار شدت الم مفارقت ، از وسعت آباد اندیشه ، بیرون است تا بتحریر چه رسد - سبحان الله ، گران خاطر می گذشت که باوجود خواهش دوام قرب و حضور ، از گردش سپهر شعبده باز نیرنگ ساز ، باین زودی ، حجاب بعد و غیبت بمیان آمده ، موجب جهان جهان حسرت خواهد گردید و

---

۱ - ساغر -

ناپایداریٔ ایامِ وصال ، زبانِ حال را بدین مقال مترنم خواہد ساخت ۔ بیت :

رسید و مضطربم کرد و آن قدر نہ نشست
کہ آشنایٔ دلِ خود کنم تسلی را

ازانجا کہ ظہورِ این امور ، اختیاری نیست و بمقتضایٔ یشاہد القلوب[1] حقیقتِ کثرتِ شوق و کلفتِ دوری ، بران عمدۂ مخلصانِ وافی عقیدت ہویدا خواہد بود ، مبالغہ دراین وادی ، تحصیلِ حاصل[2] است ۔ لعل اللہ یحدث بعد ذالک امرا[3] ۔ آن خلاصۂ خاندانِ سیادت ، خاطرِ اخلاص مآثرِ خود را ، بالطافِ خفیۂ الہی ، جمع داشتہ ، ما را بظاہر و باطن ، متوجہ احوالِ خیر مآلِ خویش شناسند و زیادہ از انچہ تصور توان کرد ، مشتاق داند والسلام ۔

—:o:—

ج ۱۷

میر جملہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عازم آگرہ ہو گیا ہے ۔ اس نے نرور سے جو آگرہ کے راستے میں ایک مشہور پڑاؤ تھا ، ۲ رمضان المبارک ۶۶ ۔ ۱ھ کو جو خط لکھا ہے وہ اورنگ زیب کو ۹ رمضان کو ملا ۔ اگرچہ میر جملہ کرناٹک سے رخصت ہو چکا ہے ، تاہم اس علاقے کے بارے میں جو اس کے قبضے میں تھا اور جہاں اس کے ملازمین موجود ہیں ، متفکر اور پریشان ہے ۔ بیجاپور سے ہرکارے جو خبریں اسے بھیج رہے ہیں ۔ ان سے اندیشہ ہوتا ہے کہ والیٔ بیجا پور کا ارادہ اس علاقے پر قبضہ کرنے کا ہے ۔

اورنگ زیب اسے اس کے بارے میں اطمینان دلاتا ہے ۔ میر جملہ کے بعد اس کا لڑکا محمد امین بھی آگرے جا رہا ہے اور بارش کی وجہ سے برہان پور میں رک گیا ہے ۔

---

۱ ۔ یشاہد قلوب ۔

۲ ۔ یحاصل ۔

۳ ۔ فارسی ترجمہ ۔ کاشکہ خدا پیدا کند بعد ازین امری را ۔

به خانِ عظیم الشان معظم خان : (ص : ۱۱۲ ا) سیادت و نج
پناه ، امارت و ایالت دستگاه ، خلاصهٔ مخلصان صافی طویت ، ع
خیر اندیشان وافی عقیدت ، موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ مکارمِ بی پایا
شایستهٔ صنوفِ عاطفت و احسان ، رفیع المکان معظم خان ، بتوجم
عالیه و عنایات سنیه مختص بوده ، بدانند - عریضهٔ الاخلاصی که د
شهرِ رمضان المبارک ، از حوالیٔ ارور مرسل بود ، نهم شهرِ مذکور
مطالعهٔ گرامی رسیده ، مطالبِ معروضه که از رویٔ رسوخِ اعتقاد و وف
دولتخواهی ، زبانِ خامه را باظهارِ آن آشنا ساخته بودند ، مفصلاً معا
رایٔ خورشید ضیا گردید -

امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد که پیش از وصولِ عرضداشت
ظهورِ حقیقتِ طغیانیٔ جنجی ، زبدة الاشباه مالوجی ، امر شده بود
درینوقت ، برخی از مراحم و الطافِ پیشگاهِ عالی را ، که بسفارشِ
خلاصهٔ خاندانِ سیادت و نجابت ، دربارهٔ برادرِ موسیٰ الیه سمتِ افزا
یافته بود ، نوشتهٔ مشار الیه را بیش از پیش ، مستمال و امیدوار سازد
باین نویدِ تازه ، مستظهر و مطمئن گردیده ، در مقامِ مقابله قدمِ ثبات تو
افشرده ، به پسرِ او نیز ایمایٔ رفت که در آن حدود از ترتیبِ بعضِ مقدمات
غفلت نورزد و اطلاع بر مضمونِ نوشتهٔ حسب الحکمِ جهان مطا
که بقاضی عارف رسیده ، سببِ افزونیٔ بهجت و مسرت شد - انشاء الله تعالیٰ
بعد ادراکِ سعادتِ ملازمتِ اقدس که تا حال دست داده باشد ، ج
مطالب و مآرب بر طبقِ خواهش خاطرِ عاطرِ ما ، صورت یافته موج
درست کامی خواهد گشت - از کیفیتِ دریافتِ شرفِ آستان بوس و ترق
که بهمه جهت روی خواهد داد ، متواتر می نگاشته باشند -

بمفواتی که از نوشتهٔ هرکارهٔ بیجا پور ظاهر شده ، اگرچه وقوعِ آن
حیله گری و روباه بازیٔ این طایفه بعید نیست ، لیکن در حضورِ پر نـ
ما ، در خلا و ملا، از این مقوله گفتگوها واهی ، اصلا مذکور نشده و احت
ندارد که احدی از این قسم چیزی بعرضِ عالی تواند رسانید - عدالت
را یارایٔ آن نیست که دستِ تصرف بآن ولایت دراز تواند کرد - باوج
آن بصاحبِ مقیمیٔ مشار الیه قدغن فرمودیم که قبحِ عاقبت و سوءِ خاتم

اندیشهای دور از کار را ، باو باز نموده ، از تجویزِ چنین حرکاتِ بیجا تخویف کند ـ آنچه بمقتضای احتیاط ، در وادیٔ ظهورِ سوانحِ بیجا پور ، بخاطرِ اخلاص مآثر رسیده ، بسیار بموقع و موافقِ مصلحت است ـ به قابل التربیت ابوالفتح منشی امر نمودیم که هرگاه نوشتجاتِ هرکارها برسد ، بوساطتِ مترجمی معتمد ، آن مطالب را ، بمسامعِ والا رسانیده ، اصلِ نوشتها را نزدِ ایشان می فرستاده باشد ـ

حقیقتِ محصولِ رایگڑه آنکه حالِ حاصلِ آنجا (ص : ۱۱۲ ب) بالفعل از هشتاد هزار هون متجاوز نیست لیکن قطبِ سپهٔ شوکت و ابهت ، بمعتمدِ قابل المرحمت ، قباد بیگ ظاهر می کردند که محمد ناصر ، سرکارِ مذکور را بیک لک و بیست هزار هون قبول دارد ـ اگر در پیشگاهِ خلافت نیز این سخن وا شود ، آن زبدة الخوانین واقف باشند و دربیانِ واقع و تکذیبِ خلافِ آن کوتاهی جائز ندارند ـ سیادت و نجابت مرتبت ، عقیدت آئین ، میر محمد امین ، داخلِ برهان پور شده ، می خواست ، بی توقف روانهٔ درگاهِ معلیٰ گردد ـ چون کثرتِ باران ، مانعِ نقل و حرکت است ، شاید روزی چند ضرورتاً درآن بلده بسر برد ـ ازانجا که همگی توجهِ باطنِ قدسی مواطن ، مصروف بدانست که کیفیتِ احوالِ خیر مآلِ ایشان ، پیوسته مذکورِ محفلِ عالی گردیده ، نشاط افزا می شده باشد ، یقین که در عرضِ مقدماتی که باعثِ ازدیادِ موادِ بهجت و شادمانی تواند بود ، تاخیر نخواهد رفت ـ اشتیاق را حدی و نهایتی نیست ، والسلام ـ

——:o:——

ج ۱۸

یہ مکتوب خط (ج - ۱۷) سے پہلے کا ہے۔ اس مکتوب میں میر جملہ نرور پہنچ چکا تھا ـ لیکن اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک حوالیٔ نانڈیڑ میں ہے جو ریاست حیدر آباد کا ایک ضلع ہے ـ بادشاہ نے میر جملہ کو علم و نقارہ اور خلعت سے نوازا ہے ـ اس پر اورنگ زیب مبارکباد دیتا ہے ـ بادشاہ نے ۴ ماہ حال کو ایک منشور اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجا ہے جس میں تاکید کی گئی ہے کہ میر جملہ کا بیٹا جلد آگرہ کو روانہ ہو جائے ـ

به خان عظیم الشان معظم خان : بتوجهات بی نهایات خاص مبتهج گشته ، بداند که عرضداشت آن عمدهٔ مخلصان صافی طویت ، در حینی که خاطر عاطر ، بظهور کیفیت احوال خیر مآل آن خلاصهٔ دولتخواهان وافی عقیدت ، توجهی بکمال داشت با نوشتهٔ محمد ابراهیم ، بعز مطالعهٔ والا رسیده ، مطالب معروضه ، معلوم رای خورشید ضیای عالی گردید ـ وصول عطایای پیشگاه خلافت ، از علم و نقاره و خلعت سراپا عزت مبارکباد ـ شرافت و شجاعت شعار ، خواجه عارف که وقوع تاخیر در رخصت او اختیاری نبود ، پیش ازین ، بچند روز با همراهان دستوری یافته ، روانهٔ آن صوب شده ، شاید در حوالیٔ نالدیر با آن ،ورد مراحم بیکران ملاقات تواند نمود ـ

حسب الالتماس آن امارت و ایالت پناه ، نشان لازم الاذعان از روی قدغن بلیغ ، بمعتمد قابل المرحمت ، قباد بیگ شرف صدور گرفت که مقدمهٔ تنخواه چهار لک هون و مقدمهٔ ڈاکچوکی را صورت داده ، در پیش رفت مطالب دیگر نیز ، بتقصیر از خود راضی نگردد و در جمیع ابواب ، ممد محمد ابراهیم مزبور باشد ـ از مطاویٔ عرضداشت ، معلوم نشد[1] که آن سیادت و نجابت دستگاه ، قابل التربیت محمد امین را در اندور گذاشته یا با خود همراه گرفته و ز،یینداران را رخصت کرده یا نه؟ کیفیت این مراتب را معروض دارد و از انجا که اعلیٰ حضرت در منشور لامع النور ، که سراسر نگاشتهٔ خامهٔ مبارک است و چهارم شهر حال ، زینت ورود یافته ، تاکید فرموده اند که آن مهبط گونا گون الطاف ما ، با خلف الصدق خود ، بسرعت روانهٔ درگاه آسمان جاه گردد ـ باید که حتی الامکان در طی مراحل کوتاهی نرود ـ مصرع[2]

حاجت تنبیه نیست عارف آگاه را

(ص : ۱۱۳ ل) شاید که خیر تو درین باشد ـ نقل بعض مراتب عرایض

---

۱ ـ نشد ـ

۲ ـ نیست ـ

وکیلِ دربارِ جهان مدار که درین چند روز رسیده بود ، با این صحیفهٔ گرامی فرستاده شد ، والسلام ـ

—:o:—

ج ۱۹

میر جملہ کا ۱۰ ماہ حال کا بھیجا ہوا مکتوب چہار شنبہ ۱۹ ماہ حال کو ملا ۔ بادشاہ نے میر جملہ کے لیے دربار میں باریابی کی تاریخ ۱۰ سے ۲۵ ماہ حال تک رکھی ہے ۔ میر جملہ کو کرناٹک میں اپنے مقبوضہ علاقے کے سلسلے میں مستقل پریشانی ہے اور اس کی خواہش ہے کہ اسے ڈاک چوکی کے ذریعے وہاں کی خبریں برابر پہنچتی رہیں ۔

اورنگ زیب نے قطب الملک کو تاکید کر دی ہے کہ حیدر آباد سے سدھوت واقعہ کرناٹک تک ڈاک چوکی جاری رکھی جائے ۔ اورنگ زیب نے مرشد قلی خاں کو جو اس زمانے میں پایاں گھاٹ کا دیوان تھا نیز محمد طاہر بخشی کو تاکید کر دی ہے کہ کوئی شخص ان کے صوبے میں میر جملہ کی ڈک چوکی کا معترض نہ ہو ۔ پایاں گھاٹ کے صوبے میں خاندیس اور برار شامل تھے ۔ اس کا صدر مقام برہان پور تھا ۔

خانِ عظیم الشان معظم خان : بگونا گون عواطفِ الطاف مختص بوده ، معلوم نمایند ـ عریضتہ الاخلاصی که روزِ مبارکِ دو شنبهٔ دهم شهر حال ، ارسال داشته بودند ، آخرِ روز چهار شنبه نوزدهم ، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده ، مطالبِ معروضه بوضوع انجامید و اطلاع بر عنایاتِ روز افزونِ پیشگاهِ خلافت که دربارهٔ آن موردِ مراحمِ بی پایان ، سمتِ ظهور می یابد مسرتِ افزائی خاطرِ عاطر گردید ـ پیداست که بعدِ ادراکِ ملازمتِ با سعادتِ اعلیِٰ حضرت ، که ازدهم تا بیست و پنجم قرار یافته ، آنچه بخیر و خوبی روی دهد ، بی توقف نگاشتهٔ خامهٔ اخلاص خواهد گشت ـ در بابِ جاری بودنِ ڈاک چوکی از حیدر آباد تا سدهوت ، مکرر بقطبِ سپاہِ شوکت و اہمت تاکید فرموده ایم و فتوری راه لیافته و احتمالِ وقوعِ آن

نیست ، جز تعرض جاگیرداران مابین اندور و برہانپور بمردم ڈاکچوکی ، فروغی از صدق ندارد ۔ مع ہذا بوزارت پناہ ، مرشد قلی خان و فدوی با اخلاص ، محمد طاہر امر شدہ کہ در این باب ، از روی قدغن ، بگماشتہای تیول داران بنویسند و تہدید نمایند کہ احدی متعرض ڈاک چوکی ایشان نگردد ۔ ازین رہگذر ، خاطر عقیدت مآثر ، جمع دارند و ما را در جمیع احوال ، بظاہر و باطن ، متوجہ اصلاح مہام و رونق کار خویش ، تصور نمودہ ،کیفیت حالات بہجت آیات را متواتر می نگاشتہ باشند ، والسلام ۔

—:o:—

ج ۲۰

میر جملہ کا ۳ رمضان کا خط اورنگ زیب کو ۱۸ رمضان کو ملا ہے ۔

میر جملہ کو برابر یہ چیز پریشان کر رہی ہے کہ کرناٹک میں اس کے مقبوضہ علاقے کے ربط و ضبط میں کوئی خلل واقع نہ ہو ۔ اورنگ زیب اطمینان دلاتا ہے کہ ان دونوں سفیروں یا حجاب کو جوگولکنڈہ اور بیجا پور کی طرف سے اورنگ زیب کے دربار میں مقیم ہیں اس امر کی تاکید کر دی گئی ہے ۔

خان عظیم الشان معظم خان : بتوجہات و عنایات خاص مختص بودہ ، معلوم نمایند ۔ عریضۃ الاخلاصی : سیوم شہر رمضان المبارک ، روز ورود فرمان مرحمت عنوان ، با نقل آن منشور سعادت گنجور ، ارسال داشتہ بودند ، پانژدہم شہر مذکور ، شرف از مطالعہ گرامی یافتہ ، اطلاع بر عنایات بیغایات پیشگاہ خلافت کہ از سواد خط خاص مبارک اعلیٰ حضرت ، مانند نور ، پرتو ظہور می انداخت ، مثمر مسرت ہای تازہ و موجب بہجت ہای بی اندازہ گردید ۔ بیت

للہ الحمد کہ ہر نقش کہ خاطر می خواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

از انجا کہ باطن فیض مواطن عالی ، ہموارہ متوجہ مطالب و مآرب آن

عمدۂ مخلصانِ عقیدت نشان ، است ، باین مراتبِ جزئیہ خورسند نگشتہ ، امیدوارِ چہرہ نمایٔ مقاصدِ کلیہ باشند کہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آنچہ مراد و مطلوب ست ، بوجہی کہ باید و حسرتِ اعدا را شاید ، از قوہ بفعل آمدہ ، نشاط افزایٔ خاطرِ دریا مقاطر خواہد گردید ۔ بیت

باش تا صبحِ دولتت بدمد کاین ہنوز از نتائجِ سحر است

(ص : ۱۱۳ ب) بعد ازان کہ مہماتِ آنجا ، بر وفقِ خواہش صورت بیابد ، بہیچ وجہ ، خللی بقواعدِ ضبط و ربطِ ولایتِ متعلقۂ ایشان ، راہ نخواہد یافت ۔ بکرمِ الہی و حسنِ رایٔ صواب نمایٔ آن دستور العملِ خبرت و فرہنگ ، بسا مطالبِ سترگ و منصوبہایٔ بزرگ ، از پیش خواہد رفت ۔ انہ علی ما یشاء قدیر و بالا جابتہ جدیر[۱] ۔" تاکیدِ قولی کہ بحجابِ ہر دو دنیا دار باید کرد ، کردہ می شود ۔ دیگر قسمِ تدبیرِ این کار کہ بخاطرِ آن عمدۂ دولتخواہان بیاید ، بنویسند ، تا مطابقِ آن ، از قوہ بفعل آید ۔ والسلام ۔

—:o:—

ج ۲۱

میر جملہ دربار شاہی میں باریاب ہو گیا ہے ۔ اس کی اطلاع اورنگ زیب کے وکیل نے جو اس کی طرف سے دربار میں مقیم ہے دے دی ہے ۔ میر جملہ کرناٹک کی ڈاک چوکی کے بارے میں ابھی تک پریشان ہے ۔ اس کا راستہ مملکت گولکنڈہ سے ہو کر آتا ہے ۔

اورنگ زیب نے اپنے سفیر یا حاجب کو جو اس کی طرف سے والیٔ گولکنڈہ کے دربار میں ہے اس ضمن میں تاکید کر دی ہے ۔

چونکہ اب میر جملہ وزارت کے عہدہ پر فائز ہو چکا ہے اس لیے اورنگ زیب اپنے ایک ملازم خاص صفی خان کی اس کے پاس سفارش کرتا ہے ۔ اسے بادشاہ نے موردِ عتاب گردان کر حاضر دربار ہونے کا حکم دیا ہے ۔

---

۱ - ہر آئینہ حق تعالیٰ بر ہر چیزی کہ می خواہد قادر است و بقبولیت لائق ۔

بخان رفیع الشان معظم خان : بتواتر ظهور آثار توجهات خاص خاطر قدسی مآثر ، مسرور و مبتهج گشته ، مشتاق شناسند ـ عریضة الاخلاصی که بعد وصول دو صحیفهٔ والا و ادراک شرف ملازمت اقدس اعلی ، ارسال داشته بودند ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، استماع لوید طلوع اشعهٔ عنایات و تلطفات پیشگاه خلافت و فوز بمراتبی که مرکوز ضمیر ما بود ، بهجت بی اندازه بخشید و از آنجا که کیفیت صنوف اعطاف بادشاهانه که بمقتضای استحقاق و شایستگی ، پیش از دریافت سعادت آستان بوس و در حین حصول آن موهبت ، قرین حامل خیر مآل آن عمدهٔ مخلصان صافی طویت ، گردیده مفصلاً از عرضداشت وکیل نیز ، مسرت افزا شده بود ـ اطلاع بر مضمون عریضة الاخلاص ، مورث انبساطی تازه گشت ـ حق تعالی عواقب امور بخیر مقرون داشته ، این پایهٔ بلند را ، بر ایشان مبارک کند و توفیق استرضای خاطر ملکوت ناظر اعلی حضرت ، که متوجهٔ اصلاح حال عباد است ، عطا فرموده ، سرخرویٔ دارین ، که عبارت از تحصیل رضای الهی و طلب خوشنودی سایهٔ اوست ، نصیب گرداناد !

در باب مقدمهٔ ڈاک چوکی ، قبل ازین بحاجب سرکار نامدار تاکید شده و درینولا نیز مجدداً ، نشانی ، مشتمل بر قدغن تمام ، باو صادر گشته ـ خاطر از مهات آنجا ، در جمیع اوقات مطمئن دارند که تمشیت آن ، لوعی که ایشان قرار دهند ، بوجه احسن ، صورت خواهد یافت ـ الحمد لله علی ترادف آلائه و تواتر نعمائه ـ مطلبی که از مکتوب معتمد قابل التربیت ابوالفتح هویدا خواهد شد ، در انصرام آن بنمطی که آن خلاصهٔ دولتخواهان نیک اندیش ، صواب دانند ، سعی نمایند ـ مستور نه ماند که صفی خان[۱] از بندهای با اخلاص ماست و نسبت به ایشان نیز محبتی صادق دارد ـ چون او را ، بموجبی در معروض عتاب و خطاب در آورده ، ببارگاه معلی طلب فرموده اند ، اگر در صلاح کار او سعی مبذول شود تا از

۱ـ صف خار ـ

دشمن کامی وارستہ ، بی جرم و خیانت ، خفت نکشد ، سببِ مزیدِ خرسندیٔ خاطر خواہد بود ۔

—:o:—

ج ۲۲

خان رفیع‌مکان سعادت نشان ، دستورالوزرا کے القابات میں سے ہے۔ القابات کی مفصل فہرست آگے چل کر آداب عالمگیری میں بھی آئی ہے ۔

اورنگ زیب سعداللہ خان دستورالوزرا کو بھی ان ہی القاب سے یاد کرتا تھا ۔ اس مکتوب میں اورنگ زیب میر جملہ کو خلعت خاصہ سے نوازتا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ دستور الوزرا جیسے منصب دار کو خلعت عطا کرنے کا اختیار صرف بادشاہ کو ہی نہیں بلکہ شاہزادوں کو بھی ہوتا تھا ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان دستورِ وزرایٔ دورزن (ص : ۱۱۳ ب) المستغنی عن الالقاب، ہموارہ مشمولِ مراحم و عنایاتِ لا متناہیٔ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بودہ ، معلوم نمایند کہ اگرچہ خواہشِ خاطرِ دریا مقاطر چنان بود کہ قابلِ المرحمتہ مستحسن الخدمتہ ، محمد اسحق در حضورِ پرنور ، بسر بردہ بسرانجامِ بعض مہماتِ مرجوعۂ سرکارِ آن عمدۃ الخواقین ، می پرداختہ باشد ، لیکن چون درینولا موجبِ نوشتجات ، التماس رخصت نمود ، بنابران مومیٰ الیہ را ، دستوری دادیم کہ روانۂ آن طرف گردد ۔

ازانجا کہ مشار" الیہ ، بخلاف ابنایٔ زمان ، نقدِ عقیدت و اخلاص را ، بمحکِ امتحان رسانیدہ ، دقیقۂ از دقایقِ خیر اندیشی و دولتخواہی فرو نگذاشتہ ، درینوقت کہ ہنگامِ تلافی و تدارک است ، یقین کہ نتائج نیکو خدمتی و جانفشانی نوعی کہ از بزرگ منشیِ ایشان سزد و شاید بدو عاید خواہد گشت و بتفقداتِ ایشان امتیاز خواہد یافت ۔ از روی فرطِ عاطفت ، یک دست خلعتِ خاصہ ، مصحوبِ او مرسل شدہ ۔ اشتیاق

صحبتِ وافی بہجت ، حدی و نہایتی ندارد و نظمِ اسباب ِ حصول آن مطلوب ، والسلام ۔

—:o:—

ج ۲۳

صفی خان صوبہ دکن میں بخشی گری اور واقعہ نویسی پر مامور تھا ۔ وہ مورد عتاب ہو کر دربار حاضر کیا گیا ہے ۔ ایسے حالات میں سزا باالعموم منصب کا تنزل ، تبدیلی ملازمت یا جاگیر کی کمی یا ضبطی ہوتا تھا ۔

اورنگ زیب سفارش کرتا ہے کہ اسے دوبارہ اسی صوبہ میں کسی دوسری ملازمت پر لگا دیا جائے اور اس کا منصب بحال کر دیا جائے ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستورِ وزرائی دوران ، المستغنی عن الالقاب ، ہموارہ مشمول الطاف و اعطافِ نامتناہیٔ اعلیحضرتِ ظلِ الٰہی بودہ ، معلوم نماید کہ قبل ازین بآن عمدۃ الخوالین ، نگارش یافتہ بود کہ چون صفی خان[1] بیجرم و تقصیری ، بمعرضِ عتاب و خطاب در آمدہ ، ایشان از احوالِ او خبردار باشند ، تا این قسمِ خانہ زادِ کار آمدنی ، بی موجب ، بمحضِ سعایت از پا درنیاید ۔ ازانجاکہ تا حال ، ابوابِ عنایتِ پیشگاہِ خلافت ، بر رویٔ مومی الیہ مفتوح نشدہ ، کارِ او روز بروز بی رونق و برہم است و درمیانِ امثال و اقران ، مذلت و خواری ، بیش از حد کشیدہ و می کشد و تفرقۂ غریب ، باوضاعِ او راہ یافتہ و درین صوبہ ، غیر بخشی گری و واقعہ نویسی ، خدماتِ دیگر نیز بوجہ احسن ازوی متمشی می تواند شد ۔

اگر آن قدوۃ الامرایٔ بلند مکان ، اظہارِ این مقدمہ را مناسب دانستہ ، در بابِ تعین کردنِ او بدین صوبہ ، بعرضِ اقدس رسانند و در وادیٔ بحال بودنِ آنچہ از منصب او ، بی سببی کم شدہ ، سعیِ جمیل مبذول دارند ، بی موقع نخواہد بود ۔ یقین کہ در پیش رفتِ این مطلبہ ،

۱۔ صیف خان ۔

لوعی کہ بر خاطرِ ملکوت ناظر، گران نیاید، جهدِ موفور بکار خواهد رفت و بحسنِ تدبیرِ ایشان، این عقدہ کشایش خواهد یافت، والسلام۔

——:o:——

ج ۲۴

اورنگ زیب نے جہاں آرا بیگم کو لکھا تھا کہ میر جملہ سے خاص عنایت و التفات دریغ نہ کریں۔ جہاں آرا بیگم نے شکایت کی ہے کہ میر جملہ نے ہماری خدمت میں، حاضر ہوکر کبھی اظہار اخلاص نہیں کیا۔ اورنگ زیب مشورہ دیتا ہے کہ میر جملہ عیسیٰ بیگ کی معرفت بیگم صاحبہ کی خدمت میں باریاب ہوکر نذر عقیدت پیش کرے۔

بخان رفیع الشان معظم خان: خانِ رفیع مکان، سعادت نشان، دستورِ وزرائی دوران، المستغنی عن الالقاب، مشمولِ مراحم و الطافِ نامتناہیٔ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بوده، معلوم نمایند کہ بمقتضایٔ وفورِ توجہاتِ خاص، قبل ازین (ص: ۳۰۱ ب) بخدمتِ نوابِ تقدس احتجاب علیہ عالیہ، عرضداشت نموده بودیم کہ عنایت و التفات، از احوالِ آن عمدۃ الخوانین کہ در حضورِ اقدس، با ہیچ کس ربطی و معرفتی ندارند، دریغ نفرموده، در ہیچ باب، جانبِ حمایت و اعانتِ ایشان را فرو نگذارند۔ در اینولا عنایت نامۂ کہ در جوابِ آن، بخطِ شریفِ خود نگاشتہ بودند، رسید و مندرج بود کہ در این وادی کوتاہی نخواہد رفت۔ لیکن آن دستورِ واقی خبرت، با کسی آشنائی نمیکند، حتی در خدمتِ ما نیز گاہی اظہارِ اخلاص ننموده اند۔ بنابران مرقوم می گردد کہ بران خلاصۂ مخلصانِ کاردان پوشیده نماند کہ چون این مراتب لازم است و نوابِ تقدس احتجاب، التفاتِ خاصی باین جانب دارند و توجہِ ایشان، باطرافِ دیگر محض مبنی بر مصلحت است و تہ دلی نیست۔

بنابران لایق چنان است کہ بعد ازین، بوساطتِ عیسیٰ بیگ، راہِ عرضِ عقیدت و اخلاصِ خود را، نسبت بہ آن جناب، مفتوح داشتہ، این سر رشتہ را، از دست ندہند و مراسمِ شکرِ عنایاتِ غائبانۂ ایشان

را بجا آورده ، چنان وا نمایند که ما درین درگاه ، بجز اشفاق و مراحمِ علیه‌ٔ پناهی و ملجای نداریم و عرض و ناموس را، حمایت و عنایتِ ایشان سپرده ایم و همچنین باعمدهای‌ٔ این دولت که در حضورِ اشرف آیند[۱] ، بحسبِ ظاهر ، سلوکی که خلت و تالیفِ قلوب تواند بود و بنحوی که شاید ، قرار داده ، از مراعاتِ لوازمِ کارخانه‌ٔ صورت ، ذاہل[۲] نگردند که پیشینان نیز این شیوه را ، مستحسن داشته ، ترکِ آن را تجویز نه نموده اند[۳] :

حاجت تنبیه نیست عارفِ آگاه را ،

والسلام -

ج ۲۵

اورنگ زیب کو میر جملہ کا ۲۳ ذی قعدہ ۱۰۶۴ھ کا لکھا ہوا خط ملا ہے - اس خط میں اورنگ زیب نے ساہوجی اور بھونسلہ کا تذکرہ کیا ہے -

لکھتا ہے کہ سیوا جی بھونسلہ کے خلاف مہم سازی پر پورے غور و فکر کی ضرورت ہے - سیوا جی کو سرکشی اور بغاوت کی جرأت محض والیٔ بیجا پور کی کمزوری کی وجہ سے ہوئی ہے -

بخانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستورِ وزرای دوران ، المستغنی عنِ الالقاب ، ہمواره مشمولِ الطاف و عنایاتِ نامتناہی‌ٔ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی بوده ، معلوم نمایند - عریضهٔ الاخلاصی که بیست و ہفتم شہر ذیقعدة الحرام مرسل بود ، مطالعه‌ٔ آن ابوابِ بہجت و مسرت کشود و مطالب بوضوح انجامید - مستور نماند که محبت و اخلاصِ صادق که عبارت از ربطِ قلبی و تناسبِ معنوی ، امریست وجدانی - شرحِ آن مقدورِ بیان نیست - آنچه در این مدت ، بمقتضای‌ٔ صفای‌ٔ طویت از ایشان بظہور رسیده و می رسد موافقِ

۱- آید -
۲- ذایل -
۳- به آن نموده اند -

اعتقاد است و بی اظہار رقم ، وقوعِ این مراتب را از لوحِ باطنِ قدسی مواطنِ خود فرو می خوانیم[1] و یقین دانسته ایم که ہمگی ہمتِ آن عمدة الخوانین ، مصروف بآئینِ حق شناسی است ، ایزدِ تعالیٰ بیش ازین موفق[2] دارد ۔

ہرچند کیفیتِ اکثر مقدمات ، از عرایضِ وکیل ظاہر می شود (ص : ۱۱۵ ل) لیکن اگر در ہنگامِ ، فرصت ، بنگارشِ صحایفِ اخلاص ، می پرداختہ باشند ، موجبِ وفورِ نشاط است ۔ آنچہ دربارۂ ساہو جی ، در حضورِ اقدس مذکور شده ، بسیار بموقع و پسندیده بود ۔ چون این مطلب را ، صورت دادن ، برای برخی از مصالح لازم است ، درین باب نوعی کہ آن دستور الوزرا صلاح دانند ، بزودی معروض دارند تا مطابقِ آن از قوه بفعل آید ۔ سر رشتۂ این گفتگو ہائی حکیانہ را ، از دست نباید داد ۔ فرمان عالی شان مزین بخط خاص مبارک رسیده ، مطالب معلوم شد ۔ این قسمِ لطیفہ کہ متضمن ملاقات است ، اگر از پردۂ غیب ، ظہور کند عین مدعیٰ است ۔ ما نیز جواب این مقدمات را ، بنمطی لایق عرضداشت خواہیم نمود ۔ فکرِ مہم سازی حوصلۂ مذکور کہ سببِ ظہورِ بیحوصلگی اینہا است ، ہرچہ زود تر بہتر ۔ در ہیچ وقت ازین سلسلہ جنبانی باز نہ ایستند ، تا نتائجِ آن آشکارا گردد ، مہربانیِ مارا ، بدرجۂ علیا تصور نمایند ۔ مصرع

صلاحِ ما ہمہ آن ست کان تراست صلاح

--- :o:---

ج ۲۶

بادشاہ کو اورنگ زیب سے یہ شکایت پیدا ہو گئی ہے کہ والیٔ گولکنڈہ نے محاصرے کے بعد جو تحائف نذر کیے تھے، وہ اورنگ زیب نے تمام کے تمام دربار میں ارسال نہیں کیے بلکہ ان میں سے کچھ اپنے رکھ لیے ہیں ۔

۱- خواہیم ۔

۲- موافق ۔

اورنگ زیب اپنی صفائی میں کہتا ہے کہ قطب الملک نے جو جواہر ، اسپ و فیل پیش کیے تھے ان کی تفصیل بادشاہ کی خدمت میں بھیج دی گئی تھی ۔ جو اشیا قطب الملک نے اورنگ زیب کو پیش کی تھیں ، ان میں سے بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق بہت کم اشیا تھیں۔ اورنگ زیب نے انھیں میر جملہ اور عمدۃ الملک خان جہان شائستہ خان کو پہلے دکھا دیا تھا ۔ یہ دونوں محاصرۂ گولکنڈہ کے وقت موقعہ پر موجود تھے ۔

محاصرۂ گولکنڈہ کے اخراجات کے بارے میں اورنگ زیب کو نئی مشکل پیدا ہو گئی ہے ۔ اس نے اپنے بیٹے سے قرضہ لے کر اس مہم کا خرچ پورا کیا تھا ۔ اب لشکر کی تنخواہ کے حساب میں کوئی بیس لاکھ روپیہ یعنی چھ ماہ کی تنخواہ بقایا ہے ۔ اورنگ زیب کو ڈر ہے کہ اس طرح وہ تین چار ہزار سوار جن کو اس نے سالہاسال میں جمع کیا ہے ، پریشان اور پراگندہ ہو جائیں گے ۔ اورنگ زیب کی درخواست ہے کہ میر جملہ بحیثیت دستور الوزرا بادشاہ کے سامنے اس صورت حال کو پیش کر دے ۔

بخان رفیع الشان معظم خاں بالقابہ : خان رفیع مکان ، سعادت نشان، دستور وزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، مشمول الطاف بیکران و عنایات بی پایان پیشگاہ خلافت بودہ ، معلوم نمایند کہ کیفیت و کمیت آنچہ از جواہر و اسپ و فیل قطب الملک ، بسرکار عالی فرستادہ ، بفرزند سعادت مند کامگار ما دادہ ، از جملہ یک کرور و پانزدہ لک روپیہ پیشکش بادشاہی ، محسوب نشدہ ، بران عمدۂ دولتخواہان درگاہ معلی پوشیدہ نیست ۔ تمامی آن اشیا منحصر بود ، در چند زنجیر فیل و چند سر اسپ و پارۂ مرصع آلات ، کہ ایشان و عمدہ الملک خان جہان نیز ، آن را دیدہ اند و چون درآن میان ، چیزی کہ تحفگی داشتہ باشد نبود و الماس طرۂ آوردۂ والدۂ قطب الملک چنانچہ بنظر ایشان درآمدہ ، خال سیاہی داشت و قیمت یاقوت فرستادۂ او ، بچار ہزار روپیہ نمی رسد ، مکرر واپس دادہ ودیم و ثانی الحال بآنکہ قیمت این اشیا در مبلغ پیشکش بادشاہی محسوب نیست ، بالتماس خان مشار، الیہ گرفتیم و ازانجا کہ این چیز ہا ، شایستۂ آن نبود کہ کیفیت آن را ، داخل عرضداشت توان کرد ، معروض نداشتیم ۔ خدانخواستہ اگر اخفای غرض می بود، چرا تعمدہا می نمودیم ۔ الحال نیز اگر مرضی طبع اقدس

باشد ، آن الماس را ، که کارگران خال سیاه ازو می تراشند ، با یاقوت مذکور ، از نظر انور می تواند گذرانید ۔ هرگاه جوهر جان و نقد روان ، در راه مریدی و بندگی درمیان باشد ، حذف ریزهٔ چند چه خواهد بود که دریغ داشته شود ۔

و مستور نماند که (ص : ۱۱۵ ب) چون در آغاز این مهم ، فرامین مقدسه بصدور پیوسته بود که از جمله پیشکش قطب الملک ، جواهر و افیال ، تعلق بسرکار پادشاهی دارد و نقد هرچه بدست آید ، بسرکار عالی متعلق است و برای سرانجام ضروریات مهم و سامان سپاه ، مبلغ درکار بود ۔ بنابران ، تکیه بر احکام والا نموده و درحین رجوع خدمت ، التماس مساعده مناسب ندانسته و مبلغی معتدبه ، از خانه زادان اعلیحضرت ، بطریق دستگردان گرفته ، صرف تهیه سفر و سرانجام مردم خود ساختم و مطمح نظر آن بود که از جملهٔ آنچه بما عاید گردد ، عوض داده خواهد شد ۔ درین ولا که تمامی مبلغ پیشکش ، بسرکار اعلیٰ تعلق یافته و هرچه تاحال بهمه جهت واصل شده بود ، داخل خزانهٔ عامرهٔ دولت آباد گردیده ، فکر ادای قرض و طلب سپاه وغیره که قریب بیست لکهه روپیه است، بغایت دشوار مینماید ۔ نزدیک بششماهه طلب مردم شده و ازین رهگزر تفرقه بحال آنها راه یافته ، جدا میشوند ۔ چون بموجب حکم اقدس ، درین صوبهٔ سرحد که حقیقت آن ، بوجه احسن بر اعلیحضرت ظاهر است، باید بود و آن عمدهٔ امرای کاردان ، بر خزانه و جمعیت عادل خان که سرگذشت قطب الملک را مشاهده نموده بیدار و مغلوب واهمه گشته ، بجمیع اسباب تفرقهٔ خویش پرداخته ، بهیچ وجه ازاین جانب مطمئن نیست ، بواقعی آگاه اند و جمعیت بندهای پادشاهی ، تعین این صوبه نیز ، بران دستور واف خبرت هویداست و در حیدرآباد کمیت و کیفیت آن را معلوم نموده اند ۔

اگر این سه چهار هزار سوار که بسالهای دراز فراهم آمده، بتجربه رسیده‌اند، پریشان و پراگنده گردند ، از عهدهٔ خدمات عمدهٔ پادشاهی ، از ضبط صوبجات هم برآمدن متعذر است ۔ اگرچه مارا ، باوضاع اهل روزگار آشنای نیست و بخلاف دیگران ، هرگز بآن راضی نبوده ایم که پریشانی جمعیت ما ، بعرض اقدس برسد لیکن هرگاه صورت حال چنین باشد و معهذا بتجربه معلوم شد که

کارہای ، بعرض و اظہار پیش نمیرود ۔ ضرورت نسبت ابنای زمان ، عمل نمودہ، حقیقت را بی شایبہ تکلف، بآن دستور الوزرا نوشتیم کہ در ہنگام مناسب، بمسامع جاہ و جلال رسانیدہ، این مطلب را بنمطی معروض دارند کہ بوجہ احسن صورت بیابد ۔ دیگر رضای خاطر پیر و مرشد حقیقی مطلوب است ، والسلام ۔ ہفتم شہر ذیقعدۃ الحرام ۔۳ از جلوس والا قلمی شد ۔

—:o:—

ج ۲۷

بادشاہ ان تحائف کے بارے میں تحقیق کرنا چاہتا ہے جو قطب الملک نے اورنگ زیب اور شہزادہ محمد سلطان کو دیے ہیں ۔ اورنگ زیب اصل حقیقت بیان کرتا ہے ۔ کہ وہ قطب الملک سے بادشاہ کے لیے بہت سے تحائف و نفائس وصول کر سکتا تھا مگر جب بادشاہ نے اورنگ زیب کے نام عتاب آمیز فرامین بھیجنے شروع کیے تو اس نے ان حالات سے فائدہ اٹھا کر اچھے قسم کے جواہرات جو شاہی نذرانے کے قابل تھے پیش نہیں کیے اس لیے اورنگ زیب کا ارادہ ہے کہ جو معمولی قسم کے جواہرات قطب الملک نے بادشاہ اور اورنگ زیب کی خدمت میں ارسال کیے ہیں ، ان کو بیچ کو بادشاہ کے لیے نادر قسم کے جواہرات خرید لیے جائیں اور انہیں ایک سو سے زیادہ ہاتھیوں کے ساتھ بادشاہ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے ، لیکن ۔ اس کے برعکس بادشاہ نے تحائف و نفائس کو جلد بھیجنے پر اس طرح اصرار کیا ہے گویا اسے شبہ ہے کہ اورنگ زیب کا ارادہ تحائف بھیجنے کا نہیں ۔ اس کے علاوہ جو عتاب آمیز فرامین بادشاہ اورنگ زیب کو بھیج رہا ہے ۔ اس کا عادل خان اور قطب الملک کو بھی پتہ چل گیا ہے ۔

بادشاہ نے اورنگ زیب پر خیانت کا جو شبہ ظاہر کیا ہے اورنگ زیب نے اس کی حقائق اور دلائل سے تردید کی ہے اور اس کے لیے خود میر جملہ اور خان جہان خان وغیرہ کے نام بطور گواہ پیش کیے ہے ۔ شائستہ خان بھی مہم گولکنڈہ میں اورنگ زیب کے ساتھ تھا اور اس نے احتیاطاً ان تحائف کو جو قطب الملک نے شہزادہ سلطان کو اور اورنگ زیب کو دیے تھے، دکھایا تھا ۔ شائستہ خان کو بھی دکھا دیا تھا

بخان رفیع الشان معظم خان : خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور
زرای دوران (ص : ۱۱٦ ل) المستغنی عن الالقاب ، مشمول توجهات
کران و عنایات بی پایان پیشگاه خلافت بوده معلوم نمایند که اگرچه
وجود مشاهدهٔ بعض امور خلاف رسم و عادت که بتقریب چنین خدمت
فرمان برداری ، بمنصهٔ ظهور آمده ، موجب حسرت ما و شماتت اعدا
ردیده ، نمی خواستیم که باظهار برخی از مقدمات پردازیم و ازانجا که
ر جمیع اوقات ، تحصیل خوشنودیٔ اعلیحضرت را ، فوق متمنیات خویش
انسته ، هیچ دولت را بآن برابر نمی داریم ، بیغایتی را محض عنایت و
شاد انگاشته ، راضی نبودیم که شمهٔ ازانچه در اینوقت برما گذشته از دل
زبان آوریم ، چه نتیجهٔ حسن خدمت وابسته بمساعدت بخت و طالع
ست و مردان و بندها را نظر بران نبوده و نیست -

لیکن چون درینولا ، از عرضداشت وکیل دربار معلیٰ سمت وضوح
رفت که اعلیحضرت ازینکه حقیقت آنچه قطب الملک درین سفر ندامت ثمر ،
ا و با دو فرزند سعادت سند برخوردار فرستاده ، معروض محفل مقدس
گردیده ، طیش بسیاری می فرمایند و توجه بتحقیق آن مبذول ست ،
ابران لازم نمود که شطری ازین ماجرا ، بآن خان رفیع مکان که واقف
ال اند و چیزی بر ایشان پوشیده نیست ، بنویسم تا در هنگام مناسب، بعرض
دس رسانند -

مستور نماند که چون قطب الملک با این همه تشدد و تاکید که
ر باب جواهر باو نمودیم ، از شنیدن خبر تعرضات دربار گردون مدار ،
ه در لشکر اشتهار یافته بود و اطلاع بر مضامین فرامین مطاعه که
روی عتاب ، بما و عمدة الملک خان جهان ، بصدور می پیوست ، خیره شد -
واهر خوب ظاهر نساخت و اصلا چیزی که شایستگیٔ پیشکش داشته باشد
رستاده - قرار داده بودیم که هر چند او توفیق نیافته ، از شرمندگیٔ خود
انفعال دیگری باک ندارد ، ما که جان و دل را نثار و فدایٔ راه و
ضایٔ پیر و مرشد حقیقی میدانیم ، بعد از رسیدن بدولت آباد ، پیشکش را
لینی لایق که در نظرها بنماید و سبب آفرین و تحسین گردد ، سرانجام
اده ، سوایٔ جواهر و مرصع آلات و افیالے که قطب الملک ، چه

در پیشکش پادشاہی و چہ بما دادہ ، جواہر خوب دیگر ، از زر پیشکش ابتیاع نمودہ و ہرچہ از جملۂ جواہر کہ در این مدت بدفعات ، او و عادل خان ، برای ما فرستادہ اند، قابل بودہ باشد ،بران افزودہ با زیادہ از صد فیل، بتوزک تمام بدرگاہ آسمانجاہ ارسال خواہیم داشت ۔

چنانچہ مکرراً مافی الضمیر خود را ، با ایشان و عمدۃ الملک خان جہان بمیان آوردہ ، در پیٔ ابتیاع فیلان بودیم لیکن ازانجا کہ بمقتضای انچہ گفتہ اند ۔ مصرع :

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال است [1]

پیش از ظہور مکنون خاطر ، بلکہ قبل از مراجعت (ص : ۱۱۶ ب) از صوب گلکندہ ، مناشیر والا ، مشتمل بر احکامی کہ مطلقاً بمراد ما آشنا نبود ، اصدار آن بخاینان و گنہگاران مناسب می نمود ، متواتر صادر شدن گرفت و قدغن بر قدغن فرمودند کہ جواہر و مرصع آلات و افیال پیشکش قطب الملک را ، با طلا آلات و نقرہ آلات ، پیش از برسات ، بجناب خلافت بفرستیم و باقی نقود را بخزانۂ عامرہ بسپاریم و درین باب مبالغہ بحدی رسید کہ گوئیا ما تمامی پیشکش را، از خود دانستہ ، بدرگاہ نخواہیم فرستاد یا چیزی ازآن میان ، غایب خواہد شد و خبر بی توجہی و تعرضات اعلیحضرت و عزل واقعہ نویس و غضبی کہ برو رفتہ ، از نوشتجات ہرکارہای دربار معلیٰ ، بعادل خان و قطب الملک رسیدہ ، باعث شماتت اعدا گردیدہ ، شورش افزای خاطر شدہ بود ۔ چنانچہ آنہا ہماجیان ما اظہار این معنی می نمودند و معہذا فرصت آن نیافتیم [2] کہ پیش نہاد قصد خود را ، کہ در سرانجام پیشکش داشتیم ، بعرض مقدس برسانیم تا بصورت یافتن آن چہ رسد ۔

۱۔ اصل نسخے میں ایسے ہی ہے ۔ ویسے صحیح مصرع یوں ہے :

ع ما در چہ خیالم و فلک در چہ خیال

۲۔ نیافتم

بنابران از روی اضطرار، مطابق فرموده بعمل آورده ، هرچه در وجه پیشکش بادشاهی گرفته بود ، ارسال نمودیم و آنچه بجهت ما آورده بودند و در آن ، بهتر از یک الماس و یک انگشتری یاقوت که ایشان و خانجهان بکرات آن را دیده اند ، چیزی نیست ـ چون شایستگی و تحفگی با آن نبود و الماس نوعی که آن دستور الوزرا دیده اند ، خال سیاهی داشت و وزن و قیمت یاقوت را هم میدانند ، فرستادن آن را در چنین وقتی که اعتماد بر قول و فعل ما ندارند و نزد هر خاص و عام ، جرم و خیانت ما آشکارا شده ، موجب مزید تعرض و طیش تصور کرده ، دران باب کوتاهی نمودیم ـ

اکنون که همگی توجه والا مصروف تحقیق مخفیات ما است ، آن الماس را که خالی ازو می تراشیدند و نیمکاره با انگشتری یاقوت و جمیع جواهری که درابن یساق خیر مساق ، بدست آمده بود ، با جواهری که برای فرزند سعادت مند بدفعات و صندوقهای که بعرض اشرف رسیده ، همان ست ، باهتمام مصحوب ملازمان سرکار ، بدرگاه ارسال داشتیم ، که از نظر انور گذشته ، بر تقدیریکه مقبول بیفتد ، آنچه بنام ما بوده بملا عبدالصمد عنایت فرمایند که بقطب الملک برساند و تفصیل فیلان و اسپان فرستاده نیز ، بموجب افراد جداگانه با این نشان مرسل گشت ـ خدا نخواسته اگر اخفاء که لنگ و عار کمترین غلامان این درگاه است ، مطلوب می بود ، چرا بعمدهای بادشاهی می نمودیم و جواهری خان جهان چرا آن را قیمت می کرد ـ چون این چند سنگ ریزه که اعتبار و مقدار آن معلوم است (ص : ۱۱۷ ا) دیگر را واپس داده بودیم و بمبالغه بسیار گرفته شده از جمله یک کرور و پانزده لک روپیه پیشکش مقرری محسوب نبود ، حقیقت آن را داخل عرضداشت اکرده بودیم و داشتن چه گنجایش دارد ـ

اگر ما را باوجود نسبت بندگی و مریدی ، نا معتمد فرانگرفته ، نظری بصدق و اخلاص و ارادت ما میفرمودند و در برابر این قسم خدمتی که بمحض کرم الهی و اقبال بادشاهی بتقدیم رسیده ، سبب بهجت اولیای دولت قاهره گردیده ، اختیار سرانجام پیشکشی که باهتمام دیگری گرفته شده بود ، بما وا می گذاشتند ، پیشکش لایق از نظر انور می گذشت و

ہویدا باشد کہ ادلیٰ مریدان ، چنین پیشکش ہای لایق نمایان می تواند گذرانید و معنیٔ خلوص ارادت و طاعتِ مرشد و ولی نعمت جہست - ع :

چہ توان کرد کہ سعیِ من و دل باطل بود

—:o:—

ج ۲۸

بادشاہ کی طبیعت اورنگ زیب سے صاف نہیں ہے ، اس لیے بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر نکتہ چینی کی جا رہی ہے ۔ مثلاً جب اسے پرگنہ بیر کو اپنی جاگیر میں شامل کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی تو اس کی بجائے مالو جی کی جاگیر کو کیوں لیا ۔ پرگنہ بیر شاہ بیگ خاں کی جاگیر میں تھا ۔

جب منصب دار کو ایک ملازمت سے دوسری پر منتقل کیا جاتا تھا تو اصولاً اس کی جاگیر بھی تبدیل کی جاتی تھی ۔ اورنگ زیب اس اصول کا قائل نہیں تھا ۔ شاہ بیگ خان قلعدار احمد نگر سے تبدیل ہو کر مہم گولکنڈہ پر تعین کیا گیا تھا لیکن اورنگ زیب نے اس کی جاگیر کو تبدیل نہیں کیا ۔ دربار کی طرف سے اسے اس معاملے میں اپنی صفائی پیش کرنے کے لیے کہا گیا ہے ۔

خانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستورِ وزرای دوران ، ہمواره موردِ الطاف و عناياتِ نامتناہیٔ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بوده ، معلوم نمایند ۔ عریضۂ کہ حسبِ الحکمِ جہان مطاعِ گیتی مطاعِ اقدسِ اعلیٰ مرسل بود ، بمطالعۂ گرامی رسیده ، مضمونِ آن بوضوح انجامید ۔ مرقوم گردیده کہ چون درین ولا از رویٔ نسخۂ فرستاده مرشد قلی خان ، بمسامعِ جاه و جلال رسید کہ حاصل پرگنۂ بیر در سال بیست و ہشتم از جلوسِ ابد قرین ، ہشتاہہ بود و در سال بیست و لہ زیاده بران مقرر خواہد گشت و وکلایٔ سرکارِ عالی ، پرگنۂ مذکور را کہ از حضورِ پرنور ، کرور دام تن شده بود ، بہ تیولِ خود نگرفتہ ، محالِ جاگیرِ مالو جی وغیره را ، کہ بعدِ تخفیف حاصلش بشش ماہہ نمی رسد ، گرفتہ اند ۔

بنابران حکم [لازم] الاتباع[۱] شرف صدور یافت که اگر کیفیت جمع پرگنه نیز بهمین نهج بود که مرشد قلی خان داخل نسخه ساخته ، درین صورت تنخواه آن بشاه بیگ خان و گرفتن مکان کم حاصل بجاگیر خود چه گنجایش داشت و الا خان مذکور خلاف واقعه معروض داشته - وجه نگرفتن پرگنه بیر[۲] را ، مفصل باید نوشت -

بران دستور وافی خبرت پوشیده نماند که حقیقت محصول پرگنه مسطور ، از سابق و حال ، بتفصیل از افراد جداگانه هویدا خواهد شد و وجه نگرفتن آن ، خرابی و ویرانی نیست - چون در حین توجه بصوب گلکنده ، شاه بیگ خان را نظر بآنکه بندهٔ صاحب جمعیت است ، از قلعهٔ احمدنگر طلب داشته ، ملتفت خان را ، بجای او فرستادیم و مومی الیه التماس نمود که در این وقت که خدمت قلعداری احمد گر ، ازو تغیر شده ، اگر عوض جاگیرهای متفرق دور دست او ، پرگنهٔ بیر مقرر گردد ، تمامی قبیله و شاگرد پیشهٔ خود را ، در انجا گذاشته ، بفراغ خاطر در این خدمت حاضر (ص : ۱۱۷ ب) بیر[۳] می تواند بود - بنابران آن پرگنه را ، بمبلغ سه کرور و پنجاه لک دام و کسری ، بخان مشار'' الیه وعدهٔ تنخواه نموده بودیم - چنانچه از افراد ، توجیه او مشروحاً واضح خواهد گشت - و ثانی الحال بعد مراجعت از آن سفر ، چون دول خاطر اضافهٔ منصب که پرگنه بیر[۴] دران داخل شده بود ، از درگاه والا نرسید ، تغیر آن را ، از شاه بیگ خان ، بدین زودی ، مناسب ندانسته باو بحال داشتیم - این مقدمهٔ بدرگاه جهان پناه نوشتیم - چنانچه از رجوع بافرادی که با عرضداشت ارسال داشته بودیم ، این معنی پرتو ظهور خواهد انداخت -

مرشد قلی خان بندهٔ راست و درستی است ، غیر واقع چون می تواند نوشت - حسن سعی و جد و جهد او بپرداخت این ولایت افزون تر

---

۱ - حکم الاتباع -
۲ - بیر -
۳ - بیر -
۴ - بیر -

ازان ست کہ احتیاج بتعریف باشد ۔ کاش مباشرانِ اعمالِ دیوانی ، کہ پیش ازین درینصوبہ بودہ اند ، صدیک آنچہ ازو بظہور رسیدہ و می رسد ، از قوہ بفعل می آوردند ۔ بندۂ کار آمد نیست ۔ اگر بیموجب بمعرضِ عتاب در نیامدہ ، در تقدیمِ خدماتِ مرجوعہ سرگرم تر باشد ، بہتر است ۔ نظر بر پیشرفتِ کارِ بادشاہی نمودہ ، برای او این قدر نوشتہ می شود ۔ اگر درین ہم مظنہ باشد ، معتمدی از حضور آمدہ ، بحقیقتِ عملِ او و دیگران وا رسد ۔ آن دستور الوزرا ، این مطالب را ، بکیفیتی کہ نگارش یافتہ ، بعرض برسانند والسلام ۔

—:o:—

ج ۲۹

میر جملہ کا ۱۲ شوال ۱۰۶۶ھ کا لکھا ہوا خط اورنگ زیب کو مل گیا ہے ۔

میر جملہ کو اپنی جاگیر کرناٹک کا برابر فکر ہے اور اسے قطب الملک اور عادل شاہ کی طرف سے فساد نیت کا ہمیشہ احتمال رہتا ہے ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ وہ برابر اپنی طرف سے اس کے نام نشان ذی شان بھیجتا رہتا ہے ۔ وہ میر جملہ کو یہ مشورہ دیتا ہے کہ دربار کی طرف سے بھی والیان دکن کے نام دو مناشیر جاری ہو جانا چاہئیں ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور الوزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، مشمولِ توجہات و عنایاتِ اعلی حضرتِ خلافت مرتبت بودہ ، معلوم نمایند ۔ عریضتہ الاخلاصی کہ دوازدہمِ شہرِ شوال ، ارسال داشتہ بودند ، در احسنِ اوقات بعزِ مطالعہ رسیدہ ، بہجت افزای خاطرِ عاطر گردید و مطالبِ آن بوضوح انجامید ۔

پوشیدہ نماند کہ خبثِ باطن و تزویرِ این مرد ، کہ مدارِ کارش بر رای سفیہی چند است بوجہی کہ باید ، بران عمدۂ خوانینِ زمان ہویداست ۔ مکرر در حیدر آباد ایشان گفتہ بودیم کہ ازو مطمئن نمی توان شد ۔ بہمہ

حال ، الخیر فی ما وقع ، در باز داشتن او از ارادہای شورش افزا و تاکید و تهدید در آن باب ، بقدر امکان سعی شده و می شود لیکن ازانجا که معاندان دین و دولت ، در اغوای او تقصیر ندارلد و مقدماتی که موجب مزید غرور و نخوت بیخردان تا عاقبت اندیش است ، باو می نویسند ـ باستظهار آنها ، توفیق عمل بر اوامر پیشگاه عالی کمتر یافته ، در حصول مامول خویش ، بیشتر تلاش می کند و باعث بر تعین عبدالجبار و منع ڈاک چوکی جز این نیست ـ

نشانهای که در این ایام ، بموما الیه و قباد بیگ صادر شده ، کیفیت مضامین آن از نقل امثله مذکور ظاهر گردیده باشد ـ بتازگی نیز قدغن نموده ایم و (ص : ۱۱۸ ل) نشانی مشتمل بر وعید و تهدید ، بحاجب بیجا پور فرستاده ایم که عادل خان را آگاه سازد و بساہو جی ، نشان عالی شان سمت صدور گرفته که ازان طرف خبردار بوده ، نگذارد که فتوری بمهات آنجا راه یابد ـ تا حال بکرم الهی ، فرستادہای او کاری لساخته اند و شکست خواجه خایب و خاسر عنان باز کشیده ـ

آن دستور واقی خبرت در حضور اقدس ، این معامله را ، بنمطی شایسته ، صورت داده ، بزودی ، مناشیر مطاعه بهر دو دنیادار ، حاصل نموده ، بفرستند ، تا از خواب غفلت بیدار شده ، پیرامن اندیشهای فاسد نتوانند گشت ـ ما را آنچه بایستی کرد ، کرده ایم و درکاریم ـ تساہل درین امر ، که چندین مصلحت بدان متعلق است ، چگونه جایز خواہیم داشت ـ یقین بدانند که خاطر ہیچ کس ، لزد ما از خاطر ایشان عزیز تر نیست و زیاده بر آنچه در تمشیت مهام خاصه توجه مبذول می شود ، بجهت پیش رفت این مقدمه سعی می فرمائیم ـ ازین رہگذر مطمئن بوده ما را بیش از خود در این باب متوجه دانند ـ

کیفیت احوال خیر مآل و حقیقت رسوخ اخلاص و اعتقاد آن خلاصه مخلصان ، مفصلاً مذکور قدسی انجمن گردیده ، گلشن خاطر عاطر را ، طراوت بی اندازه ، می بخشد و دعوی صدق عقیدت آرد ، محتاج به بینه لدانسته ، علم الیقین بآن داریم ـ پیوسته بهمین نمط بارسال صحایف

اخلاص ، مسرور می ساختہ باشند و از ہیچ ممر تفرقہ و تشتت را بطبعِ خود راہ ندہند ۔ اشتیاق را حدی و نہایتی نیست ۔ اسبابِ حصولِ آن باحسن وجہ دست دہاد ۔ والسلام

—— :o: ——

ج ۳۰

شاہی احکامات کبھی تو فرمان ، منشور یا پروانہ کی صورت میں کیے جاتے تھے اور کبھی بادشاہ دستور الوزرا کو ہدایت کر دیتا تھا اور وہ اپنی طرف سے منصب دار کو اطلاع دے دیتا تھا ۔ اس میں 'حسب الحکم' کے الفاظ کا اضافہ ہوتا تھا ۔ بادشاہ کے حکم سے میر جملہ نے اورنگ زیب کو لکھا ہے کہ قطب الملک کے نام ایک نشان جاری کر دیا جائے کہ وہ میر جملہ کی ڈاک چوکی سے مزاحمت نہ کرے اور عبدالجبار وغیرہ اپنے ملازمین کو کرناٹک سے واپس بلا لے ۔ اس کے ساتھ مزید لکھا ہے کہ چونکہ والیان دکن کو اورنگ زیب کے بارے میں بادشاہ کی بے اعتمادی کا پتہ چل گیا ہے ، اس لیے وہ اس کے احکامات پر خاص توجہ نہیں دیتے ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستورِ وزرای دوران ، المستغنی عنِ الالقاب ، مشمولِ الطافِ بیکران و عنایتِ بی پایانِ پیشگاہِ خلافت بودہ ، معلوم نمایند ۔ عرضداشتی کہ بموجبِ حکمِ ارفعِ اعلیٰ مرسل بود ، با نقلِ عریضۂ ملا عبدالصمد ، حاجبِ قطب الملک ، کہ حسب الحکمِ جہان مطاع ، بموصیٰ الیہ قلمی نمودہ ، در احسنِ اوقات ، بمطالعۂ عالی رسیدہ ۔ مضامینِ آن کہ خلاصہ اش اصدارِ نشان بمشار" الیہ و باز داشتنِ اوست ، از ارادہ و عدمِ مزاحمت بڈاکچوکی و تاکید در وادیٔ طلب داشتنِ جمعی کہ آنہا بسرحدِ کرناٹک فرستادہ بود ، بوضوح انجامید ۔

بران دستورِ واقی خبرت پوشیدہ نماند کہ قبل ازین در حینی کہ صورتِ اندیشۂ قطب الملک ، از نوشتجاتِ ملازمِ سرکارِ ما ، کہ در گلکندہ بخدمتِ حجابت معین است ، ظاہر گردید ، نشانی مشتمل بر تہدید و

وعید ، باو صادر شده بود که پیرامن چنین جرأت و جسارت نگردیده ، مردم خود را ازان طرف باز پس طلبد و مزاحم ڈاک چوکی نشود و بحاجب مذکور نیز از روی قدغن مرقوم گشته که او را از ارتکاب این امور باز دارد ۔

لیکن ازانجا (ص : ۱۱۸ ب) که این دنیاداران از استماع خبر عدم استقلال و اعتبار ما و اطلاع بر بی توجهی اعلی حضرت و تعرضاتی که از پیشگاه خلافت می رسد و مردم یکی را ہزار ساختہ ، بآنها می رسانند ، از نوشته و گفته ما حساب نگرفته ، خود را ، از رجوع باین جانب ، مستغنی می دانند ، تاکید ما درو اثر نکرد ۔ بمقتضای آنچه نوشته بودیم بعمل نیاورد ، و بعد ازین نیز ممکن نیست که نوشتجات ما را بپذیرد ۔ آن عمدة الخوانین که حقیقت احوال او را بهتر می دانند ، تدبیر این مقدمه را وابسته بتوجه اقدس دانسته ، در حضور پرنور ، آن را نوعی صورت دہند که او دندان طمع ، از ولایت کرناٹک تواند کند ۔ والسلام ۔

——:o:——

ج ۳۱

میر جملہ کی فرمائش کے مطابق اورنگ زیب نے قطب الملک کو راہ راست پر چلنے کا نشان یا ہدایت نامہ جاری کر دیا ہے ۔ مگر کہتا ہے کہ بادشاہ کی بے اعتمادی کی وجہ سے اس کا اثر نہیں ہوگا ۔

بخان عظیم الشان معظم خان : خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، مشمول الطاف بیغایات و اعطاف بی نہایات اعلی حضرت ظل الہی بوده ، معلوم نمایند ۔ عرضداشتی که مصحوب محمد شریف یساول بوده ، رسیده ، مسرت افزا گردید ۔ بموجب حکم جہان مطاع گیتی مطیع ، نگاشته بودند که چون محمد شریف مذکور بحیدر آباد می رود ، نشانی بنام قطب الملک بدست او فرستاده شود ۔ پوشیده نماند که اگرچه در این ایام ، گفته و نوشته چندان مفید نیست ، و قبل ازین مکرراً نشانهای ارسال داشته ایم و اثری بران مترتب نگشته

لیکن اطاعتِ حکمِ اقدس را لازم دانسته ، دو نشان ، مشتمل بر تاکید و وعید ، یکی بہ قطب الملک و یکی بحاجبِ مقیمِ آنجا ، بہ یساولِ مذبور سپردیم و مومیٰ الیہ را رخصت نمودیم کہ بزودی خود را بمقصد برساند ۔ والسلام[1] ۔

—:o:—

ج ۳۲

اورنگ زیب نے اپنے ملازم اسماعیل بیگ کو سواروں کے ساتھ قطب الملک کے پاس بھیجا ہے تاکہ وہ اس سے اس کے ملازم عبدالجبار کے نام خط لے کر کرناٹک جائے اور اسے اس کے ہمراہیوں کے ہمراہ حیدر آباد لے آئے ۔ اس ضمن میں اورنگ زیب نے قطب الملک کو ایک نشان شاہی یساول کے ہاتھ بھیجا ہے ۔

میر جملہ کو اورنگ زیب کے حاجب گولکنڈہ سے کچھ شکایت تھی ۔ اورنگ زیب نے اس کو معزول کر دیا ہے ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : عریضۃ الاخلاصی کہ بژدہم شہرِ سوال مرسل بود ، مطالعہٴ آن بہجت افزا گردید ۔ بران عمدة الخوالین مستور نماند کہ منشورِ لامع النور ، سراسر نگاشتہٴ خامہٴ عنبرین شمامہ ، با افرادِ دولِ جاگیر ، مصحوبِ محمد شریف یساول رسید ۔ نقلِ آن را نزدِ وکیلِ دربارِ جہان مدار فرستادیم کہ ایشان را بر مضامینِ آن اطلاع دہد و مجدداً نشانی ، از روی‌ٴ تاکید و تہدید ، بقطب الملک قلمی نمودہ ، بہ یساولِ مذکور سپردیم کہ باو برساند و شجاعت شعار اسماعیل بیگ ، ملازمِ سرکارِ نامدار را ، با جمعی از سواران تعین فرمودیم کہ بحیدر آباد رفتہ و نوشتہٴ قطب الملک را ، بنامِ عبدالجبارِ نکوہیدہ اطوار گرفتہ ، تا جای‌ٴ کہ اوست برود و آن مخذول را با ہمراہان بحیدر آباد بیاورد ، در قفای‌ٴ خویش[2] خواجہ عارف را بفرستد کہ با او باشد[3] ۔ قباد بیگ را ، حسب الالتماسِ آن

---

۱ ۔ والسلم ۔
۲ ۔ 'را' زاید ہے ۔
۳ ۔ باشند ۔

خلاصهٔ مخلصان صاف طویت ، از خدمت حجابت عزل نموده ، عنقریب دیگر بجایٔ او خواہیم گماشت۔ (ص : ۱۱۹ ا) نقل مکتوب خواجهٔ عارف و نقل ترجمهٔ مکتوبی که زبدة الامثال والاعیان ، ساہو جی به برادر خود ترمبکجی[۱] نگاشته بود ، با نقل عرضداشت و نوشتهٔ قباد بیگ که درین ولا رسیده ، نزد آن نقاوهٔ دودمان صفوت و نقابت ارسال داشتیم ، تا بر کیفیت حقائق آنجا آگہی یافته ، بتدارک آن نوعی که باید ، قیام نمایند ۔

حسب الالتماس زبدة الامثال موميٰ الیه ، نشانی بنام استاجی پنڈت وغیره صادر گشت ۔ آن دستور وافی خبرت نیز ملتمس زبدة الاشباه مشار" الیه را ، بخاطر آورده ، اگر مناسب دانند ، بعرض اقدس برسانند و آنچه مقرر شود ، ما را بر حقیقت آن مطلع سازند ۔ در ناسور بودن زخم این ، منافقان ما را مضایقه نیست و عین مصلحت است ۔ مصرع :

صلاح ما ہمه آن ست کان تراست صلاح

خاطر اخلاص مآثر خود را ، از عنایات و توجہات پیشگاہ سلطنت در جمیع اوقات جمع داشته ، ما را بہیچ وجه از صواب دید خود ، بیرون تصور ننمایند ۔ مصرع :

توی بجایٔ ہمه ہیچ کس بجایٔ تو نیست

والسلام ۔

—:o:—

ج ۳۳

اورنگ زیب میر جملہ کو اطلاع دیتا ہے کہ اس نے میر جملہ کی جاگیر کرناٹک کا انتظام حتی المقدور جتنا ہو سکتا ہے کیا ہے ۔ اس میں شاہی فرامین کا اجرا ، خود اورنگ زیب کے احکامات اور نشان ، نیز بادشاہی سزاول کا مقرر کرنا بھی شامل ہیں ۔ لیکن

---

۱ ۔ بر مکھی ۔

قطب الملک کی منافقت کی وجہ سے اب تک ڈاک چوکی کا بھی پورا انتظام نہیں ہو سکا - قطب الملک نے نے اپنے آدمیوں کو کھمم کے علاقے بھی نہیں نکالا -

بخانِ عظیم الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان ،سعادت نشان ، دستورِ وزرای دوران ، المستغنی عنِ الالقاب ، بمواره مشمولِ الطاف و عنایات لامتناہی اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بوده ، معلوم نمایند کہ آنچہ در این چندگاه ، در بابِ انتظامِ سہامِ ولایتِ متعلقہ ایشان ، پیش از صدورِ احکامِ مطاعہ و بعد ازان بقدرِ مقدور ، از قوه بفعل آمده ، بر آن عمدهٔ خوانینِ بلند مکان پوشیده نخواہد بود ، لیکن ازانجا کہ قطب الملک ، قدم در وادیٔ تعصب استوار کرده ، کاخِ دماغِ خود را ، بیشتر از سابق از بخارِ پندار پر ساختہ ، تاکید و تہدید دروی اثر نمی کند و در امتثالِ فرموده ، بلطایف الحیل پرداختہ ، تہاون جایز می دارد - چنانچہ تا حال باوجودِ ورودِ فرمانِ لازم الاذعان و اصدارِ نشانہا و تعینِ سزاولِ بادشاہی ، مقدمۂ ڈاکچوکی نوعی کہ باید سرانجام نیافتہ و از قصدِ ولایت کھمم کہ اعلیٰ حضرت از رویٔ بنده نوازی ، بآن امرایٔ دوران ، مرحمت فرموده اند باز نمی آید و جمعیتِ خود را ، از آن حدود باز نمی طلبد -

چون درینولا ، مذکورِ محفلِ گرامی گردید کہ زمینداران و سرانِ سپاهِ آن ولایت ، باغوایٔ عادل خان و قطب الملک ، غبارِ شورش برانگیختہ اند و کشنیا وغیره کہ در حوالیٔ کھمم ، بمراسمِ مدافعۂ سپاهِ قطب الملک قیام می نمودند ، با تمامیٔ ہمراہان ازانجا روانۂ صوب سدہوت شده اند ، باتفاقِ قاضی محمد ہاشم ، بدفعِ این فساد بپردازند ، بنابران عرضِ حقیقتِ این قضیہ را ، بدرگاهِ جہان پناه لازم دانستہ ، معروض داشتیم تا نوعی کہ حکم صادر شود ، بعمل آید و یکی از ملازمانِ سرکارِ خود را بہ (ص : ۱۱۹ ب) ڈاکچوکی تعین نمودیم کہ بآن حدود رسیده خبرِ واقعی بیاورد - باسماعیل بیگ نیز تاکید رفت کہ بزودی طیٔ مراحل نموده ، بدانچہ مامور است بپردازد - اگرچہ ما حتی الامکان کوشش دریغ نمی داریم لیکن فکر بر اصل لازم است - آن خلاصۂ کار آگہانِ واقف خبرت ، تدبیرِ سدِ بابِ فتنۂ آن مملکت را ، وابستہ بتوجہاتِ اعلیٰ حضرت دالستہ ، پیش

، مہم آنجا ، از تدارک و اصلاح بگذرد ، در این وادی آنچنان سعی
کہ خللی بہ بنیان آن ولایت راہ نیابد - والسلام -

——:o:——

ج ۳۴

یہ مکتوب اس خط کے جواب میں ہے جو میر جملہ نے ۲۷ محرم ۱۰۶۷ھ کو بھیجا تھا - محمد عادل خاں والیٔ بیجا پور کی وفات ہو چکی ہے - اس کا انتقال ۲۶ محرم ۱۰۶۷ھ کو ہوا تھا - اورنگ زیب کو امید ہے کہ بادشاہ میر جملہ کو اس بات کی اجازت دے دے گا کہ وہ دکن پہنچ کر جاگیر کرناٹک کے معاملات کو خود سلجھا لے -

بخان رفیع الشان معظم خان : عریضۃ الاخلاصی کہ بیست و ہفتم شہر
لحرام ارسال داشتہ بودند ، با نقل مکاتیبی کہ بملا احمد نگاشتہ
بعز مطالعہ رسیدہ ، کیفیت مطالب ، پیرایۂ وضوح گرفت -

برآن قدوۃ الوزرا پوشیدہ نماند کہ نوشتجات ایشان را ، نزد
، سرکار فرستادیم کہ بمعرفت ہرکارہ ، مخفی بموسیٰ الیہ برساند و بعد
، روز ، نشان خجستہ عنوان ، مشتمل بر عنایت و ذرہ پروری ، باو
خواہد گشت ، تا ہرکارہ بطریقی کہ داند بایصال آن پردازد - خرد
و سعادت راہبر او ، بودہ باشد و از پند و نصیحت ایشان در
، ، راہ صواب بسپرد - زہی بخت و طالع او ، و الا ندامت قرین
، ، بہ پاداش کردار خویش خواہد رسید - ازانجا کہ مشار" الیہ بآن
خود پس نمی تواند آمد و طبعش بر فتنہ جویٔ و حیلہ گیری
است - آن دستور واف خبرت ، او را نوعی از خواب غفلت بیدار
کہ آثار دولت خواہیٔ او ظاہر شود و اخلاص او شایان اعتماد
- در باب بعض دہاتی کہ سیدی جوہر ، دست تطاول بدان درازکردہ ،
از رویٔ قدغن بلیغ ، در جواب عرضداشت او کہ دربنولا ، مشتملبر
، عقیدت و بندگی ، بجناب عالی نمودہ بود و نشانی بحاجب بیجا پور
م و میر ابوالحسن ہم را ، نیز تاکید فرمودیم کہ بخان محمد بنویسد ،

بندہای تعین کرناٹک بہم بدان صوب می روند و محمد رشید ملازم سرکار نامدار را بسزاولی شاہ بیگ خان بر گماشتیم تا او را ، از جای کہ ہست روانہ ساختہ ، بسرعت ہرچہ تمام تر بقاضی برساند ۔ انشاء اللہ تعالیٰ در این وقت کہ سوانح دیگر روی نمودہ ، فکر حراست آن مملکت دشوار نخواہد بود و حتی المقدور در انتظام سہام آنجا کوتاہی نخواہد رفت ۔

شرح دستخط قدسی نمط

لائح گردید کہ بعد از وصول شدن خبر تصدق شدن عادل خان ، ایشانرا دستوری خواہند فرمود کہ باین طرف بیایند ۔ از اطلاع بر این معنی ، خاطر عاطر مسرت بی نہایت اندوخت ، یقین کہ آن خلاصہ دولتخواہان کاردان ، از تدبیر این مہم و سرانجام مواد آن کہ عمدہ اش (ص : ۱۲۰ ل) اعتماد تام و استقلال تمام است ، خاطر بمثابہ جمع خواہند نمود کہ ثانی الحال در اثنای تقدیم این خدمت ، از بعض طرق کہ سد آن از واجبات کیش حزم و احتیاط است ، خللی بوجود نتوالد آمد و ہمگی سعی مصروف آن خواہند داشت کہ از رہگذر عدم تاثر تلبیس و تزویر با دولتخواہان کم فرصت ، اطمینان کلی حاصل شود تا محنت و ریاضت برباد نرفتہ ، کارہا بعنایت الہی بواقعی متمشی گردد ، والسلام ۔

—:o:—

ج ۳۵

اس خط میں ''دفع این فتنہ'' سے مراد قطب الملک کی وہ معاندانہ روش ہے جو اس نے میر جملہ کی جاگیر کرناٹک کے بارے میں مستقل طور پر قائم رکھی ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ والیٔ بیجا پور کی وفات ہو چکی ہے اور حالات تیزی سے بدل رہے ہیں ۔ اس لیے میر جملہ کا خود دکن پہنچنا نہایت ضروری ہو گیا ہے ۔ عادل شاہ کی وفات ۲۶ محرم ۱۰۶۷ھ کو ہوئی تھی ۔

بخان رفیع الشان معظم خان: معلوم نمایند کہ عرضداشت آن عمدۃ الخوانین بعز مطالعہ گرامی رسیدہ ۔ آنچہ بموجب حسب الحکم اقدس اعلیٰ نگارش

نہ بود ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔ برآن دستورِ وافی خبرت ، پوشیدہ نماند
۔ اگرچہ باعتبار و اعتمادِ خودکہ مشیتِ خدمات بدونِ آن میسر نیست ،
بۃ بعدِ اخری ، آزمودہ ایم و بتازگی نیز ہرچہ روی دادہ ، از آغاز تا
ام ، بر ایشان ہویداست ، لیکن برای پاسِ نسبتِ مریدی و بندگی ،
ں از صدورِ حکمِ ارفع و وصولِ عریضۂ رکن الخلافتہ العظمیٰ ، بقدرِ
ور ، آنچہ بایستی ، در ہر باب بعمل آوردہ ، حقیقت را ، بدرگاہِ جہان
، عرضہ داشت نمودہ ایم و بآن عضدالدولتہ الکبریٰ نیز نگاشتہ و در
ہم آوردنِ جمعیتِ این صوبہ کہ کیفیت و کمیت آن را ، ایشان بہتر
دانند ، توجہ مبذول داشتہ ، محارسانِ قلاع و بندہای تعینِ سرحد ،
ئید کردہ ایم کہ از خدماتِ مرجوعہ خود با خبر بودہ ، دقیقۂ از دقایقِ
وبست و بیداری و آگہی فرو نگذارند ۔ چون دفعِ این فتنہ ضرور است
بر تقدیرِ صحتِ اخبارِ بیجا پور و فرو رفتنِ دنیادار ازانجا ، فکرِ آن
ب نیز لازم ، سرانجامِ این مہمِ عمدہ نوعی بشود کہ کاری از پیش توان
۔ یقین کہ آن اعظمِ خوانینِ زمان ، این مراتب را بعرضِ مقدس
یدہ ، فرا خورِ کار ، تہیۂ مصالح خواہند نمود و توقف را بہیچ وجہ
لحت ندانستہ ، ہر چہ زود تر ، بدین صوب خواہند شتافت ، تا فرصت
ابو از دست نرود ، والسلام ۔

——:o:——

ج ۳۶

اورنگ زیب کو یکشنبہ ۲ ماہ حال کو اس کے سفیر یا حاجب مقیم بیجا پور نے اطلاع دی ہے کہ محمد عادل شاہ کا انتقال ہوگیا ہے اور اس کی جگہ وزیر خان محمد نے ایک مجہول النسب لڑکے کو تخت پر بٹھا دیا ہے ۔ اورنگ زیب نے موقع کی نزاکت کا احساس کرکے لشکر ۱۰ ماہ حال کو سرحد کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ وہ خود احمد نگر میں مقیم ہو کر مزید لشکر کی فراہمی کا انتظار کرے گا ۔ اورنگ زیب مشورہ دیتا ہے کہ میر جملہ موقعہ کو غنیمت جان کر خود دکن پہنچنے کا عزم کرے ۔

بخان رفیع الشان معظم خان : خان رفیع مکان ، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، ہموارہ مشمول الطاف و اعطاف نا متناہی اعلیٰ حضرت ظل الٰہی بودہ ، معلوم نمایندکہ روز یکشنبہ دویم شہر حال ، عرضداشت محمد امان ، حاجب بیجا پور رسید و چون مشتمل بود بر خبر وفات عادل خان و جانشین شدن پسر خواندۂ مجہول النسبش ، بسعی و اہتمام خان محمد ، آن را بدرگاہ جہان پناہ فرستادہ ، حقیقت را معروض داشتیم - تا ہر چہ حکم شود مطابق آن بعمل آید و موکب ظفر قرین عالی نیز ، دہم این ماہ ، در ضمان حفظ الٰہی بصوب (ص : ۱۲۰ ب) سرحد توجہ خواہند نمود تا ورود حکم اقدس اعلیٰ و فراہم آوردن جمعیت این صوبہ ، در حوالی احمد نگر توقف خواہیم فرمود - لیکن از انجا کہ این قسم کارہای عمدہ ، بدون سرانجام تمام و استقلال تام صورت پذیر نیست ، باید کہ آن دستور وزرای دوران ، پاس وقت را ، از لوازم دانستہ ، چنین قابو را ، از دست ندہند و تدبیر پیش رفت آن مہم را ، کہ بعزیمت ایشان ، منوط و مربوط است ، نوعی کہ شاید ، بزودی نمودہ ، ہمگی سعی و جہد ، مصروف آن سازند کہ بوقوع تعلل و توقف ، فرصت بغارت نرود و چون ایشان بر خصوصیات این مرز بوم ، بواقعی مطلع اند ، تا ہنگام حصول ملاقات ما را ، بر بعض مراتب آگہی بخشیدہ ، در باب آنچہ مناسب باشد ، معروض دارند ، والسلام -

--:o:--

ج ۳۷

میر جملہ کے دو مکتوب اورنگ زیب کو مل چکے ہیں - میر جملہ کو فکر ہو گیا ہے کہ کہیں بے توجہی کی وجہ سے جاگیر کرناٹک ہاتھ سے نہ نکل جائے - قطب الملک کے ملازمین کہمم علاقۂ کرناٹک میں شورش پھیلا رہے ہیں -

اورنگ زیب نے اپنے ایک ملازم اسماعیل بیگ کو کہمم کی طرف روانہ کر دیا ہے اور تاکید کر دی ہے کہ عبدالجبار ملازم قطب الملک اور اس کے ہمراہیوں کو حیدر آباد بھیج دیا جائے -

اس کا مشورہ ہے کہ یہ جملہ شاہی لشکر کے ساتھ آگرے سے روانہ ہو جائے ۔ ادھر اورنگ زیب صوبائی فوج کو سرحد پر تعین کر رہا ہے ۔ اس نے رایل راجہ کرنالک اور کرناٹک کے زمینداروں کو بھی تہدیدی احکامات جاری کر دیے ہیں اور اپنے افسروں کو بھی ہدایات دے دی ہیں کہ اپنی اپنی جگہ پر جمے رہیں ۔ ان میں دو مرہٹہ سردار کشنیا اور ساہو جی بھونسلہ بھی شامل ہیں ۔ ساہو جی بھونسلہ سیوا جی کا والد تھا ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : معلوم نمایند کہ دو عریضۂ ایشان متواتر رسیده ، بہجت افزایٔ خاطرِ دریا مقاطر ، گردید و مطالبِ معروضه بوضوح انجامید ۔ بران عمدة الخواتین پوشیده نماند کہ ما در انتظامِ مهامِ ولایتِ متعلقۂ ایشان ، اصلا تساہل و تغافل جایز نداشته ، دقیقۂ از دقایقِ وعید و تہدید فرو نگذاشته ام و حسب الصلاحِ آن دستورِ واق خبرت ، مکرراً حقیقتِ قصد و اندیشۂ این دو دلیادارِ نخوت شعار را ، در جوابِ فرمانِ عالی شان و پیش ازان بدرگاهِ معلیٰ عرضداشتی نموده ، ایشان را نیز از کیفیتِ احوال آگاه ساخته ایم و آنچه دربنولا بمقتضایٔ وقت معروضِ پیشگاهِ خلافت گردیده ، از نقلِ فقراتِ عرضداشت ، سمتِ ظهور خواهد گرفت ۔ بی توجہی در پیشِ این قسم مطلبی کہ منافعِ آن از حیزِ شمار بیرون ست چہ گنجایش دارد و قطعِ نظر ازان ، چگونہ راضی خواهیم بود کہ چنان مملکتی وسیع رفته ، موجبِ شماتتِ اعدا و سببِ ملالِ و کدورتِ آن دستور الوزرا گردد ۔ حاشا کہ تصورِ این معنی ، پیرامنِ متخیلۂ عالی گذشته باشد ۔ اعجب ست کہ ایشان چنین فرا گرفته اند ۔ اسمعیل بیگ پیش ازین بچند روز از آبِ کشن گذشته ، تا حال بکہمم رسیده خواهد بود و چون قدغن و تاکیدِ تمام فرموده ایم ، عنقریب عبدالجبارِ نکوہیده اطوار ، با تمامیٔ ہمراہانِ او ، بحیدر آباد خواهد آورد ۔ قباد بیگ و ہندوی کہ او رفیق بوده ، لوعی بمعرضِ عتاب و خطاب در آمده ، بپاداشِ کردارِ خویش گرفتار خواهند گشت کہ مشاہدۂ حالِ آنہا ، عبرت افزایٔ دیگران شود ۔

و اوضاعِ دلیادارانِ دکن و مکر و تزویرِ این کوته اندیشان ، بران

خلاصهٔ مخلصان سعادت نشان هویدا است و ازینجاست که ابقای قطب الملک را مصلحت ندانسته ، در استیصال او (ص : ۱۲۱] ا جد تمام داشتیم - بهر حال انشاء الله تعالیٰ عنقریب مهمات کرنائک ، بوجهی که باید ، صورت خواهد یافت - آن مجموعهٔ دانش و فرهنگ ، بعد از رسیدن عرضداشت سلطانی که کیفیت این مراتب ، بی پرده درآن مندرج است ، عزیمت این صوب را ، آماده گشته ، نوعی سعی نمایندکه این معنی بزودی از قوه بفعل آید و بی توقف حکم اقدس اعلیٰ نافذ شود ، تا پیش از رسیدن افواج قاہرهٔ حضور پر نور ، اکثر جمعیت این صوبه را ، که توجه باجتماع آنها مبذول شده ، بجانب سرحد تعین فرمائیم و اگر دست بهم دہد ، جمعی را ، بسر کردگی[۱] یکی از بندہای با اخلاص ، نزد قاضی محمد ہاشم بفرستیم که جلد و چسپان بدانجا رسیده ، حتی المقدور ، در دفع این فتنه کوشش بظهور آورند - بالفعل نشانی مشتمل بر بیم و امید بی نهایت ، برایل نوشته مصحوب دو نفر ملازم سرکار نامدار ، ارسال داشتیم و نشانی دیگر ، از روی قدغن ، بجمهور زمینداران آنجا صادرگردید و بقاضی مذکور وکشنیا نیز ، نشانها فرستادیم تا بوصول آن منتظر شده ، از جا در نیایند -

به ساہو جی بهوسله ، پیش ازین ، شمهٔ ازین مهم سازی ، نگارش یافته بود و اکنون بتارگی ، نشان والا شان متضمن نوید سرفرازی و کامیابی باو زینت صدور گرفت وکرهٔ بعد اخریٰ ، بموميٰ اليه تاکید بلیغ رفت که از ولایت متعلقهٔ ایشان خبردار بود ، در نظم مهمات آنجا ، بتقصیر از خویش راضی نشود - ہرگاه جواب گرامی امثله برسد ، آن عمدهٔ الخوانین را آگهی خواہیم بخشید - ایشان نیز اگر مناسب دانند ، در این باب ، چیزی باو بنویسند تا موجب مزید اطمینان اوگردد - توجهات علیه و تفقدات سنیهٔ ما را دربارهٔ خود ، ازانچه بتصور در آید ، افزون انگاشته ، همگی جد و جهد ، مصروف آن سازد که اطفای این نائره که تدبیر آن منحصر در تعین افواج است، بسرعت ہرچه تمامتر ، صورت بیابد و دستوری یافتن ایشان ، بدین مهم بتعویق نیفتد ، والسلام

۱- بسر کرد می

—:o:—

ج ۳۸

چونکہ عادل خان کی وفات کے بعد بیجا پور کے حالات دگرگوں ہو گئے ہیں ، اس لیے بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ کچھ توپیں سرحد پر پہنچا دی جائیں ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ دولت آباد کے قلعے کے سوا جو بالا گھاٹ کا صدر مقام ہے ، کسی جگہ بھی اچھی توپیں موجود نہیں اور وہاں بھی محض دو توپیں کام کی ہیں ۔ خود میر جملہ نے بھی کرناٹک میں بہت عمدہ توپ خانہ مہیا کر لیا تھا ۔ لیکن یہ ابھی تک ناندیڑ بھی نہیں پہنچ سکا ۔ اورنگ زیب مشورہ دیتا ہے کہ میر جملہ جلد سے جلد دکن پہنچنے کی تدبیر کرے اور توپ خانہ اور قلعہ گیری کا دوسرا سامان بھی ساتھ لے آئے ۔

خان رفیع الشان معظم خان : خانِ رفیع مکان، سعادت نشان ، دستور وزرای دوران ، المستغنی عن الالقاب ، ہمواره مشمولِ الطاف و عنایات بیکران شاہنشاہی اعلیحضرت ظلِ الٰہی بوده ، معلوم نمایند کہ چون در مطاوی عریضہ کہ قبل ازین ، بموجبِ حکمِ جہان مطاع ، نگاشتہ بودند ، مندرج گردیده کہ برخی از توپہای قلاعِ دکن ، بسرحد فرستاده شود ۔ سوای قلعہ دولت آباد ، در قلعہ ہای دیگر توپ خوبی کہ بکار آید نبود ۔ لہذا بسیادت و نجابت میر شمس الدین (ص : ۱۲۱ ب) داروغہ توپخانہ شاہی امر نموده بودیم کہ توپہای حصنِ مذکور را دیده ، حقیقت را معروض دارد ۔ درین ولا ظاہر شد کہ دران قلعہ دو توپ کلانی ہست کہ شاید بکار آید لیکن ازانجا کہ نقلِ آن از رہگذرِ سنگینی صعوبتی تمام دارد و بآسانی و بزودی دست بہم نخواہد داد و بر تقدیری کہ نقل میسر شود پیداست کہ از دو توپ چہ خواہد کشود و توپ خانہ آن عمدہ الخوانین کہ بابِ این کار است ، تا حال از نادیر نگذشتہ ۔

بنابران زینتِ نگارش می یابد کہ اگر خاطرِ ملکوت ناظر، متوجہ تمشیتِ این مہم بوده باشد ، فی الواقع این عزیمت ، صورتِ تصمیم خواہد یافت ۔ آن قدوہ الوزرا ، بعرضِ مقدس معلی رسانیده ، توپخانہ خود را در این سفرِ خیر اثر ، ہمراه بگیرند یا از این مصالحی کارِ قلعہ گری موقوف نمایند[۱] ۔

۱- نماید

یقین کہ این معنی را مذکورِ پیشگاہ خلافت ساختہ ، جواب آنرا بی توقف قلمی خواہند نمود ۔ سیادت مرتبت حاجی احمد سعید در این ایام ، مکتوبی مشتمل بر شطری از چگونگیٔ حالاتِ ولایت کرناٹک ، بفضائل مآب شیخ عبد القوی نوشتہ بود ، آن را بعینہ ارسال داشتیم تا معلوم شد کہ مہمات آنجا چہ صورت دارد۱ و موصیٰ الیہ شاید این مراتب را با کیفیتِ مقدمۂ تحصیلِ بقایٔ پیشکش ، بدرگاہِ سلاطین پناہ عرضداشت نمودہ باشد ، والسلام ۔

——:o:——

ج ۳۹

یہ خط بھی عادل خان کی وفات کے بعد کا ہے ۔ اورنگ زیب میر جملہ کو اطمینان دلا رہا ہے کہ وہ اپنے ملازمین کو جمعیت کے ساتھ کرناٹک بھیج رہا ہے ۔ نیز عادل خان کی وفات کے بعد کرناٹک کے ان زمینداروں نے جو بیجا پور کے مقبوضہ علاقے میں تھے، بعض قلعے بیجا پور کی فوج سے چھین لیے ہیں اور دوسروں کا محاصرہ کیا ہوا ہے ۔ قطب الملک کا ملازم عبدالجبار نامی جو کرناٹک میں شورش پیدا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا ، حیدر آباد واپس آ گیا ہے ۔

اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ میر جملہ دکن آتے ہوئے صوبۂ مالوہ کی فوج کو بھی اپنے ساتھ لے آئے ۔ میر جملہ نے اطلاع دی ہے کہ دربار کی طرف سے اس کی روانگی دکن کی ساعت مقرر کردی گئی ہے ۔

خانِ رفیع الشان معظم خان : معلوم نمایند کہ عرایضِ اخلاص کہ پیش از اطلاع، بر قضیۂ مرضیۂ فرو رفتنِ عادل خان نگارش یافتہ بود ، متواتر بعزِ مطالعۂ گرامی رسیدہ ، مطالبِ معروضہ سمتِ وضوح گرفت ۔ پوشیدہ نماند کہ کیفیتِ جہد و اہتمامی کہ در بابِ زودِ روانہ شدن بندہایٔ بادشاہی بصوبِ کرناٹک ، بظہور رسیدہ ، از مطاویٔ امثلۂ والا کہ قبل

۱۔ داد

ازین بآن عمدة الخوانین قلمی شده بود ، معلوم نموده باشند - تهاون و تعلل درین مقدمه متصور نیست و آنچه غایت سعی و توجه است ، در این وادی، مصروف می گردد و لیکن چون پله دوربست و حقیقت احوال تعیناتیان اینجا از شرح وبیان مستغنی است - در این چندگاه ، شاه بیگ خان با جمعی که شاید ، خود را ، بقاضی تواند رسانید و دیگران نیز ، پی‌هم بالدک مفاصله باو خواهند پیوست -

ازانجا که در این ولا ، خلل و فتور کلی بولایت کرناٹک ، متعلقهٔ عادل خان راه یافته ، زمینداران آن مرزبوم ، بعض قلاع را از بیجاپوریان گرفته اند و برخی از قلعه‌ها را ، محاصره نموده ، چنانچه این معنی را محمد امان معروض داشته بود و رایل نیز عرضداشتی مشتمل بر بیگناهی و اظهار برأت ذمهٔ خویش (ص : ۱۲۲ ل) ازین حرکات ناشایسته ، بجناب عالی فرستاده و عبدالجبار ، بحیدر آباد آمده ، امید از لطف ایزدی چنان است که پیش از وصول افواج قاهره ، مهمات آن نواحی انتظام یابد و بی مجادله و محاربه ، غبار فتنه فرو نشیند و الا در این وقت‌که ایشان بقدسی خدمت ما نیز فائز[1] خواهند شد ، تدارک این امور ، در کمال آسانی است - آنچه از احمد سعید بظهور انجامید ، پیش ازانکه او بحیدر آباد برسد ، در مرأت ضمیر هویدا شده بود ، مصرع :

زمین شور سنبل بر نیارد[2]

انشاء الله تعالیٰ عنقریب کارها بر وفق خواهش صورت یافته ، سبب ندامت و شرمساریٔ منافقان و معاندان خواهد شد - ارسال نشانها ، بطلب لشکر مالوه بنا بر محذوری که بخاطر دور اندیش ایشان رسیده ، تاحال موقوف است - بایستی در حین صدور این حکم از روی کاردانی ، این مقدمه را ، بعرض می رسانیدند - اکنون نیز ، اگر بعنوان لایق دست بهم دهد فبها و الا آن دستور الوزرا ، بعد وصول بمالوه ، جمعیت آنجا را با خود بیاورند و هرکس بماند ، در رکاب ظفر انتساب پادشاهی خواهد بود -

---

۱- فائز نیز

۲- نیاید

آمدِ این قسم موانع را ، بآسانی علاج می توان کرد لیکن از تدبیرِ دفعِ مانعِ قوی غافل نباید بود و ہمگی جہد و تلاش[1] ، مصروف آن باید داشت کہ درین سفرِ خیر اثر ، موکبِ معلیٰ از وجودِ او پاک شود کہ بدونِ آن ظہورِ نتائجِ جان نشانی و دولتخواہی ، بلکہ مشیتِ خدمات دشوار خواہد بود ، والسلام

شرح دستخط قدسی نمط

مخفی نماندکہ بعدِ تحریرِ این نشانِ عریضہ الاخلاصی کہ در جوابِ نشانِ سابق نگارش یافتہ بود رسید ۔

از خبرِ خوشِ تعینِ ساعتِ رخصتِ آن یگانہ آفاق ، باین صوب ، عالم عالم بہجت و مسرت ، روی نمود ۔ ہرگاہ ایشان از صحبتِ حیدر آباد ، واقف بودند ، چرا آنچہ عیسیٰ بیگ نوشتہ عرض نکردند ۔ الحال مارا چہ باید کرد ۔ ابن منافق خود سقط شد و مطلبِ لشکرِ مالوہ ضرور است ۔ اگر بطلبِ ہمہ خواہند آمد و اگر اعلیحضرت بزودی تشریف بیاورند گو ، ہمہ بیائید و الا متعذر است ۔ مارا مشتاق دانستہ بسرعتِ تمام بیایند ، والسلام ۔

—:o:—

ج ۴۰

اورنگ زیب کو میر جملہ کے دو خط ملے ہیں - ایک یکم ماہ حال کا لکھا ہوا ہے ۔ اور دوسرا ۶ تاریخ کا ۔ اس خط کے مطالب تاریخی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتے ہیں ۔ بادشاہ نے اورنگ زیب کے نام ایک منشور بھیجا ہے کہ یا تو بیجا پور کی سلطنت فتح کرکے ممالک محروسہ میں شامل کر لی جائے یا کم از کم وہ قلعے اور علاقے جو پہلے ولایت نظام الملک میں شامل تھے ، ان پر قبضہ کر لیا جائے ۔ خاندان نظام شاہیہ کا صدر مقام احمد نگر تھا جو

---

۱ - تلاش

اکبر کے زمانے میں فتح ہو چکا تھا لیکن اس کے بعض علاقوں پر والیٔ بیجا پور نے قبضہ کر لیا تھا۔

بادشاہ کی رائے ہے کہ عادل خان ایک کروڑ روپے کے ہاتھی، جواہر اور پچاس لاکھ روپے نقد پیشکش کے طور پر ادا کرے۔ نیز گولکنڈہ کی طرح بیجاپور میں بھی مغل بادشاہ کا سکہ اور خطبہ رائج کیا جائے۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ گولکنڈہ تو جب چاہیں گے آسانی سے فتح ہو جائے گا پہلے فکر بیجا پور کی کرنی چاہیے

خط کے آخر میں سوانح کرناٹک کے بارے میں اطلاع دیتا ہے۔ اس خط میں سیواجی پسر ساہوجی کا ذکر بھی آتا ہے۔ اس نے بھی کرناٹک کے کچھ علاقے پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس نے اورنگ زیب کی خدمت میں اپنے وکیل کی معرفت استدعا کی ہے کہ اگر یہ علاقہ اس کی جاگیر میں دے دیا جائے اور اسے منصب عطا کر دیا جائے تو وہ شاہی ملازمت میں داخل ہو جائے گا اور اس علاقے کو ممالک محروسہ میں شامل کردے گا۔

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس التماس کو قبول کیا جائے ورنہ اس کے علاقے کو پائمال کر دیا جائے اور اس کی خاطر خواہ سرکوبی جائے۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : معلوم نمایند که دو عریضهٔ الاخلاصِ آن عمدة الخوالین که اولین چهارمِ شهرِ حال، پس از طلوع بر مضامین والامثال و دومین هفتم ماه نگارش یافته بود، متواتر بمطالعهٔ گرامی رسیده۔ مطالب پیرایهٔ وضوح گرفت و از نوید قربِ حصولِ ملاقاتِ بهجت افزا، گلشنِ مسرت طراوتی تازه پزیرفت. برآن قدوهٔ امرای رفیع مکان پوشیده نماندکه اعلیحضرت (۱۰۲ ب) ظلِ الٰهی، پیر و مرشدِ حقیقی در منشوری که بعدِ ظهورِ صحتِ خبرِ وفاتِ عادل خان و پیش از دستوری یافتنِ ایشان، بخطِ اشرفِ اعلیٰ بنامِ نامیٔ ما صادر شده، صریح حکم فرموده اندکه بمجردِ رسیدنِ آن عمدهٔ دولتخواهانِ کاردان باتفاق ایشان، بصوبِ سرحدِ بیجا پور توجه نموده، اگر تسخیرِ تمامیٔ آن مملکت دست بهم دهد فهوالمراد و الا هر قدر قلاع و محال که از ولایتِ نظام الملک بعادل خان متوفیٰ، تعلق داشت، بحوزهٔ تصرف در آورده، بازایٔ عنایتِ مملکتِ

قدیمہ ، ابراہیم عادل خان یک کرور روپیہ از نقود و جواہر و افیال بجہت سرکارِ بادشاہی و پنجاہ لک روپیہ نقد برای٭ پیشکش سرکارِ عالی گرفتہ بدستور ولایتِ گلکنڈہ ، درانجا نیز خطبہ و سکہ مبارک را مقرر سازیم بعد ازان ہمت ، بہ تسخیرِ گلکنڈہ کہ نسبت بہ بیجا پور آسان تر اس مصروف داشتہ شود ۔ چنانچہ این مراتبِ یقین کہ بر ایشان نیز ظا خواہد بود ، ازانجا مارا ، از این قسمِ امور ، مجرد حکم کافی ست و باندیشہ پیروی٭ ما فی الضمیر و مکنونِ خاطرِ اقدس کہ شاید نظر بہ بعض مصالح توجہ باظہارِ آن نفرمایند ، از مقصود باز نمی توان ماند و چنانچہ خو نوشتہ اند ۔ پس ازانکہ این وقت بگذرد و دیگر معلوم نیست کہ چنین قابہ بدست افتد ۔

بنابران ، بخاطرِ عاطر ، چنان صواب می نماید کہ چون مہمِ گلکند برگاہ خواہیم ، بعنایتِ ایزدی ، بوجہِ احسن صورت می تواند یافت اگ بالفعل ، تسخیرِ بیجا پور کہ ایشان آن را بسیار سبک وا نمودہ اند و مار نیز در این باب آنچہ بایستی نوشت نوشتہ ایم و در واقع چنانست ، وجہ قصد ساختہ ، از پیش بریم و پس ازان متوجہ کارہائی دیگر شویم ، انسب خواہد بود ۔

آن خلاصہ٭ مخلصانِ کاردان نیز ، ہرچہ بمقتضای رای٭ دوربین ایشان بودہ باشد ، معروض دارند تا معلوم شود کہ مارا تابہ آمدن ایشان ، بسر انجام کدام یکی ازین دو سمت باید پرداخت و توپخانہ٭ ایشان ر کہ اعظم مصالح است ، بصوبِ دہارور باید فرستاد یا بجائی کہ ہست نگاہ باید داشت ۔ سوانحِ کرناٹک ، نوعی کہ بمسامعِ علیہ می رسد بآن دستورِ وزرا می نویسیم و در انتظامِ مہامِ آنجا ، بقدرِ مقدور کوتاہی نرفتہ ، شاہ بیگ خان ہشتمِ این ماہ ، باجمعیتِ خود و سرفراز خان و جادو رای بابرادران و جوہر خان و اودا جیرام داخلِ اندور شدہ وہم ا آن مقام کوچ کردہ روانہ٭ مقصد گردیدہ و سزاولِ سرکار با او ہمرا است و در بابِ زود رفتن تاکید بر تاکید فرمودیم تا اوایلِ شہر ربیع الثانی (ص : ۱۲۳]) ، یا اواسطِ آن ، بان حدود خواہد رسید ۔

عرضداشت قاضی را که بتازگی بقدسی خدمت نموده بود ، بعینه فرستاده ایم که بمطالعهٔ ایشان در آید - خواجه عارف حسب الحکم والا قدر بصوابدید قاضی ، نزد رایل ملعون رفته که نشان عالی شان را که از روی تهدید و وعید نوشته ایم ، باو رساند و آن مخذول العاقبت را نگذارد که بتهیج غبار فتنه و فساد تواند پرداخت -

دراینولا بموجب استدعائی ایشان بشاه بیگ خان نشان صادر شد که عبدالمعبود بخشی و واقعه نویس لشکر ظفر اثر را که خالی از فهمیدگی نیست ، پیش از خود برائی تحقیق مقدمه که از نوشتهٔ قاضی معلوم آن عمدة الخوانین گردیده و آنچه قطب الملک ، بخلاف آن محاجب مقیمی خود که در اینجاست ، نگاشته که کسان آن نقاوهٔ دودمان صفوت و سیادت می خواهند که برخی از محال متعلقهٔ اودگر را ، متصرف شوند - چنانچه تفصیل آن محال از نقل محضری که فرستاده بودند، بران قدوة الوزرا هویدا خواهد شد ، روانه نماید که باینجا رسیده ، باتفاق قاضی ، که باو نیز در این باب ، نشان قلمی گشته ، این معامله را فیصل دهد و بر تقدیری که گماشتهای قطب الملک ، مصدر چنین جرأت شده باشند ، پرگنات متعلقهٔ ولایت ایشان را ، سوای کهمم که اعلیٰ حضرت بصلاح ایشان دیده و دانسته باو مرحمت فرموده اند ، قهراً و جبراً از آنها بگیرد و جمعیت قطب الملک را ، که بعد از عبدالجبار در آن طرف مانده ، کام و ناکام روانهٔ حیدر آباد سازد -

و نشانی که باحمد بیگ حاجب گلکنده نیز ، بصدور پیوست ، که قطب الملک را از وخامت عاقبت این حرکات و اقاویل کاذبه، تحدید نموده نگذارد که بیش ازین ، بلطایف الحیل تواند پرداخت -

چون پسر ساهو بهوسله ، در این ایام ، وکیل معتبر خود را ، بحضور پرنور عالی فرستاده التماس نموده بود که اگر از ولایت متعلقهٔ بیجا پور ، هر چه در تصرف اوست ، باو وا گذاشته او را بمنصب عمده سرفرازی بخشیده در طلب او تنخواه فرمائیم ، در طریق دولتخواهی و بندگی سلوک نموده ، آن ولایت را داخل ممالک محروسه خواهد ساخت

بناہران اشارتی مشتمل بر بعضِ شرایطِ راہِ دولتخواہی و بندگی باو نوشتہ ایم و ہمان مضمون بساہو نیز ، نشان صادر شدہ ، ہرگاہ جواب برسد ایشان را ، بران اطلاع خواہیم بخشید ۔ اگر قبولِ اوامرِ مطاعہ نمودہ توفیق یابند ، فبہا و اِلا آنہا نیز در این وقت پامالِ صدماتِ عساکرِ قاہرہ گردیدہ بسزای کردارِ خویش گرفتار خواہند شد ۔

ایمای رفتہ بود کہ کنایہ مہمِ گلکندہ و اظہارِ گلہ ازان ، در ضمنِ عرایض مصلحت نیست (ص : ۱۲۳ ب) ، مستور نماند کہ آنچہ بتقریبِ مہمِ مذکور کہ سراسر مطابقِ فرمودۂ اقدس ، بعمل آمدہ بر ما گذشتہ ، ایشان را بر کیفیتِ آن ، چندان اطلاع ندادہ ایم و ہرچہ از این مقولہ داخلِ بعضِ عرایض شدہ ، بے اختیار از دل بر زبانِ قلم آمدہ ۔ بعد ازین خود چرا چنین خبری نوشتہ خواہد شد ۔ اشتیاقِ صحبتِ وافی بہجت ، افزون تر ازان ست کہ بتحریر در آید و حصولِ آن بزودی مطلوب ۔ از انجا کہ مشیتِ این مہم توقف برنمی تابد و وقت می گذرد ، ہر چند درین باب سرعت بکار رود ، اصلح است ۔ نقلِ فقراتِ عرضداشتی کہ غرۂ شہرِ حال بدرگاہِ جہان پناہ ارسال داشتہ ایم و مشتمل است بر سفارشِ موردِ مراحمِ بیکران ، محمد امین خان ، با این خجستہ مثالِ دولت و اقبال فرستادیم ، والسلام علیکم اولاً و آخراً ۔

—:o:—

ج ۴۱

میر جملہ آگرے سے روانہ ہوگیا ہے۔ اس نے ایک خط ۱۰ ماہ حال کو گوالیار سے بھیجا ہے ۔ جو سہ شنبہ ۱۶ کو اورنگ زیب کو ملا ۔ اورنگ زیب نے بعض منصبداروں کو حکم دیا ہے کہ وہ سست روی سے کام لہ لیں اور میر جملہ کی رفاقت میں پہنچنے کی کوشش کریں ۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ ان میں سے بعض لوگ دو دلی کا مظاہرہ کر رہے ہیں ۔ غالباً اس کا مطلب یہ ہے کہ دارا شکوہ جس نے اندرونی طور پر عادل شاہ سے تعلقات قائم کیے ہوئے ہیں ، اس کے اثر سے یہ لوگ مہم دکن میں خوش دلی سے

شریک نہیں ہو رہے ۔ وہ کہتا ہے کہ بادشاہ سے کہہ کر سخت قسم کے سزاول مقرر کیے جائیں ۔ سزاولوں کا کام یہ ہوتا تھا کہ بادشاہ کے احکام کے مطابق فوج کو تیز رفتاری پر مجبور کرتے تھے ۔

اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ اس نے بیجا پوری فوج کے کئی افسروں کو بادشاہی خدمت کے لیے آمادہ کر لیا ہے ۔ اس نے اس ضمن میں بیجا پور کے چھ سربرآوردہ اراکین کے نام بھی دے ہیں ۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : معلوم نمایند ، عریضۂ الاخلاصی که دہم ِ شہرِ حال از گوالیار ، ارسال داشتہ بودند ، روزِ سہ شنبہ شانزدہم ، مسرتِ وصول بخشید و مطالبِ معروضہ معلومِ رایٔ عالی گردیدہ ۔ سرعتی در طیٔ مراحل بکار می رود و بسیار بموقع و بجاست، خاطرِ عاطر را ، بغایت مسرور ساخت ۔ بیت :

زود آمدنت نظر بشوقم دیر است
از زود اگر زود تر آئی چہ شود ؟

بخلاصۂ مخلصان، مہابت خان و نجابت خان و میرزا سلطان مجدداً، نشانہا صادر شد که در قطعِ منازل کوتاہی نمایند و رفاقتِ ایشان را ، مغتنم انگاشتہ ، ازان تخلف نورزند ۔ از رفقا که احوالِ آنہا معلوم است ، اگر بمقتضائی دوروی آمدن درنگ کنند ، روزگارِ کینہ گذار عنقریب بباز خواستِ آنہا خواہد پرداخت ۔ بر تقدیری که مناسب دانند ، در این باب ، بدرگاہِ جہان پناہ ، معروض دارند ، تا سزاولانِ شدید تعین کردہ ، آنجماعہ را روانہ سازند ۔ اسپِ ابلق را ، با اسپِ لیلۂ سرخنگ آوردۂ میر احمد که حقیقتِ آن البتہ بعرضِ مقدس خواہد رسید ، بحضورِ پرنورِ اعلیٰ ، ارسال خواہیم داشت ۔ مقصود از استفسار آن بود ، که مبادا که آن رفیع مکان ، بتقریبی آن اسپ را ، زبون وا نمودہ باشند و بعد ازان که از نظرِ اطہر بگذرد و نقیضِ معروضِ ایشان ظاہر شود ، که اکثر چنین باشد ، آن را بفرستیم ۔ ہرگاہ جانِ خودرا ، نثارِ راہِ رضا جوئی ساختہ باشیم ، حطامِ دینوی چہ خواہد بود ۔

بران عمدهٔ دولتخواہان کاردان پوشیده نماند که از استمالهٔ سپاهِ بیجاپور ، مطلوب رجوعِ آن مردم و تفرقهٔ جمعیتِ غنیم است و ہمگی سعی مصروفِ آن داشته ایم که بهر طریق ، سپاه آن جا بدین طرف بیاید ، چه در این صورت ، سرانِ ناموران ممکت نیز ، باندک دلاسا ، بلک خود بخود خواہند (ص : ۱۲۴ الف) گروید - بالفعل غازی خان ، پسرِ رندوله و عبدالقادر در دہاکتوره و شیخ مصطفیٰ خلنیدی، و حاجی خان میانه و یسونت مصطفیٰ خانی و ازین دست مردم که بحسبِ کیفیت شاید از دیگر روشناسانِ آنجا کمتر نباشد ، مستمال شده ، ارادهٔ دولتخواہی نموده اند ، بعد از رسیدنِ ایشان انشاء الله تعالیٰ ، بعضِ عمدہا ، بحسنِ سعیِ آن دستور انوزرا ، توفیقِ بندگی خواہند یافت -

افترایٔ که سفهای از خدا بیگانه ، پایٔ نامِ خان مرحوم بسته ، بدان وسیله ، خفتِ عقلِ خود را براولوالالباب آشکارا ساخته اند ، از عرایضِ وکیل ، بتفصیل ہویدا گردیده - زبان بلاحول گویا شد - حق تعالیٰ ہمگنان را ، از شرِ دیوِ مردم ، صیانت کند - یقین که آن لقاوهٔ دودمانِ سیادت و نجابت ، که بحلیهٔ وفورِ خبرت و آگهی آراستگی دارند ، بعض مراتب را ، که صلاحِ عالمیان ، دران است ، بهمین تقریب ، بمسامعِ جاه و جلال رسانیده باشند - روانه شدنِ شاه بیگ خان از اندور و حقیقتِ سائر مطالب ، از نشانِ والا شانِ سابق معلوم خواہند نمود - در بابِ نصبِ ڈاکچوکی نیز ، بمومیٰ الیه قدغن نمودیم ، امید بکرمِ کریمِ کار سازِ چنان است که جمیع مہمات ، بر وفقِ خواہشِ اولیایٔ دولت ، صورت یافته ، سببِ مزیدِ دوست کامیٔ ما و ایشان و موجبِ افزونیٔ حسرتِ معاندان گردد ، والسلام -

---

ج ۴۲

میر جمله نے منزل کولاس سے ۲ ماہ حال کو خط لکھا ہے۔
اورنگ زیب تفصیل سے بتاتا ہے کہ بیجا پور کے حالات

درہم برہم ہونے کے کیا وجوہات ہیں ۔ اس میں ایک وجہ تو امراء کا آپس میں نفاق ہے ۔ پھر کرناٹک کے علاقے میں مقامی زمینداروں نے عام سرکشی بلند کیا ہوا ہے ۔

سیوا جی کے باپ ساہو جی بھونسلہ نے بھی فتنہ و فساد اٹھا کر کرناٹک کے بعض علاقوں پر قبضہ کر لیا ہے ۔ اورنگ زیب کو بیجا پور کے بارے میں جو اطلاعات ملتی ہیں ، وہ انھیں اکثر بعینہ بادشاہ یا میر جملہ کے پاس بھیج دیتا ہے یا ان کی پوری نقل یا اس میں سے منتخب حصوں کی نقل بھجواتا ہے ۔ اس سے اورنگ زیب کے منشی‌خانہ کی کارکردگی ظاہر ہوتی ہے ۔ اورنگ زیب کو زیادہ تفصیلی اطلاعات جاسوسوں اور ہرکاروں سے ملتی تھیں ۔ ان کی اطلاعات کو صوبے کا وقائع نگار بھی اس رپورٹ میں مختصر طور پر شامل کر لیتا تھا ، جو اسے باقاعدگی سے دربار میں بھیجنا پڑتی تھی ۔ اورنگ زیب خود لکھتا ہے کہ میری ارسال کردہ اطلاعات کی تصدیق وقائع نگار کی رپورٹ سے بھی کی جا سکتی ہے ۔

خانِ رفیع الشان معظم خان : سلالۂ دودمانِ مصطفوی ، نقاوۂ خاندانِ مرتضوی ۔ خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، المستغنی عنِ الالقاب ، ہمواره مشمولِ الطاف و عنایاتِ نامتناہیٔ اعلیِ حضرتِ ظلِ الہی بوده معلوم نمایند ۔ عرضداشتی که ہفدہمِ شہرِ حال در جوابِ نشانِ گرامی ، از منزلِ کولارس ارسال داشته بودند ، بمطالعۂ عالی رسیده، مطالبِ آن پیرایۂ وضوح گرفت ۔ بران زبدة الخوانین پوشیده نماند که چون ساعاتِ توجہِ موکبِ ظفر قرین بصوبِ بیجا پور ، قریب شده و مہماتِ آن مرز و بوم ، چه از رہگذرِ نفاق که میانِ عمومِ سرانِ سپاہِ آن جا ، علی الخصوص خان محمد و افضل و فتح سر نوبت و پسرانِ بہلول میانه بہم رسیده، و چه از ممرِ استیلایٔ زمینداران ِکرناٹک که اکثرِ ولایتِ خود را از تصرفِ بیجا پوریان برآورده اند ، و چه از جہتِ شورش و طغیانِ ساہو بہوسلہ که تمکینِ جالشینی نموده ، بیشتر از پیشتر بنہجِ غبارِ فتنه پرداخته و بعضِ محالِ آن مملکت را بتازگی متصرف گردیده ، با رایل متفق شده ، مختل و برہم و درہم است ۔ چنانچه این

مقدمات ، مجملاً از عریضۂ حاجب بیجا پور کہ نقل منتخب آن را نزد ایشان فرستادہ ایم و با عرضداشت خود بدرگاہ سلاطین پناہ (ص : ۱۲۴ ب) ، نیز ارسال خواہیم داشت و مفصلاً از نوشتجات منہیان و ہرکارہا کہ خلاصۂ آن داخل واقعہ شدہ و می شود ، ہویدا است و این سہم کہ انشاء اللہ بعنایت الہی و یمن اقبال روز افزون پادشاہی ، بر حسب خواہش اولیائی دولت قاہرہ ، صورت خواہد یافت ، مکث دو رنگ بر نمی تابد و ہنگام آن می گذرد و بعد ازان کہ این قسم قابوی از دست رفتہ ، این نقش باطل کہ کوتاہ بینان بر آب زدہ اند ، رنگی پیدا کند و این مجہول را کہ نسبت او معلوم است ، استقراری و استقلالی پدید آید ۔ شاید کہ دیگر چنین فرصتی میسر نشود ۔

بنابران باید کہ آن دستور وافی خبرت کہ از عمدۂ دولتخواہان صافی عقیدت بارگاہ خلافت اند ، در طی مراحل و قطع منازل کوتاہی روا نہ داشتہ ، بزودی خود را برسانند تا بساعت مختار ، باتفاق ایشان ، تقدیم این خدمت را ، وجہ قصد ساختہ ، پیش از انقضای وقت ، بدان پردازیم و این ہنگامہ را کہ بالفعل نمودیست بی بود ، تا زمانی کہ گرم نشد ، بتوفیق ایزدی برہم زنیم ۔ یقین کہ آن قدوۂ مخلصان دولتخواہ ، در سرعت سیر ، خود را معاف نداشتہ ، جلد تر ازین ، خواہند شتافت و ما را بغایت الغایات[1] ، مشتاق دانستہ ، در رہ نوردی توقف و تانی نخواہند ورزید ، والسلام ۔

—— :o: ——

ج ۴۳

میر جملہ اپنے سفر کی آخری منازل میں ہے ۔ اورنگ زیب کے ساتھ اس کی ملاقات کی ساعت ۸ ماہ حال کے بعد ۱۲ سے ۱۷ تک مقرر ہوئی ہے ۔ اس خط میں بھی ان مکتوبات کی نقول کی طرف اشارہ ہے جو میر جملہ اور اورنگ زیب ایک دوسرے کو بھیجتے

---

۱ ۔ بغایت الغایت ۔

رہے ہیں ۔ میر جملہ نے شکایتاً لکھا ہے کہ قطب الملک کے ملازمین نے کرناٹک میں اس کے گماشتوں پر زیادتیاں کی ہیں ۔ اورنگ زیب اس کی تحقیق کے لیے اپنے ایک خاص ملازم شاہ بیگ خان کو بھیج رہا ہے ۔ اسے ہدایت کر دی گئی ہے کہ تمام علاقے کو قطب الملک کے ملازمین سے واپس لے کر میر جملہ کے گماشتوں کے سپرد کر دیا جائے ۔

آخر میں کہتا ہے کہ ہو سکے تو ۱۲ ماہ حال تک پہنچ جائیں ۔ اس کی فوج جمادی الاول کے وسط میں پہنچ جائے گی ۔ میر جملہ آگرے سے ۲۳ صفر ۱۰۶۷ھ کو دکن کی جانب روانہ ہوا تھا اور ۱۰ ربیع الثانی کو دکن پہنچ گیا تھا ۔

بخان رفیع الشان معظم خان بالقابہ : خلاصۂ خاندان مصطفوی ، نقاوہ دودمان مرتضوی ، خان رفیع مکان ، عمدۂ امرای زمان ، المستغنی عن الالقاب ہموارۂ مشمول مراحم و عنایات نامتناہی اعلیٰ حضرت ظل الہی بوده ، معلوم نمایند ۔ عرضداشتی کہ در جواب امثلۂ گرامی مرسل بود ، متواتر مسرت وصول بخشیده ، خاطر دریا مقاطر عالی را ، قرین بہجت بی اندازه ساخت و مطالب پیرایۂ وضوح گرفت ۔ ساعت ملاقات ، از ہشتم شهر حال ، دوازدہم کہ ساعت نہضت موکب عالی ست و ہفدہم نیز منجمان حضور پرنور اختیار[1] نموده اند ، اگرچہ بمقتضای وفور اشتیاق ، روزی برابر سالی می گذرد و طاقت تحمل مہاجرت ، طاق شده و مہم مطلوب ہم ، بیش ازین تاخیر بر نمی تابد ، لیکن چون ہنوز مسافت بسیار مانده ، اگرچہ ہشتم ماه نتواند رسید در یکی ازین دو ساعت البتہ باید کہ ملازمت کنند ۔ نقل فقرات عرضداشتی کہ بدرگاه معلی ارسال داشتہ اند ، بمطالعۂ والا در آمده ۔ طرز بر این مطلب بغایت مستحسن افتاد ۔ "کل اناء یترشح بمافیہ" حق تعالیٰ توفیق نکوکاری افزون کناد و این گروه لباش را کہ مردہا نیز ، از دست آنہا خلاصی ندارند ، بجزای کردار خویش ، گرفتار گرداناد ۔ ملا احمد کہ حسب الصلاح (ص : ۱۲۵ ا) اخلاص خان ، بخانۂ سرکار نامدار آمده ، باظہار عقیدت و بندگی استعفای جرائم گذشتہ پرداختہ بود ، نشان مرحمت عنوان ، ارسال داشتیم کہ

۱۔ اختیاط ۔

مطمئن گردیده ، بتدارک مافات قیام نماید - انشاء الله تعالی بعد از آمدن ایشان ، که فی الحقیقت مراد و مطلوب همان ست ، هرچه در باب صلاح باشد ، از قوه بفعل خواهد آمد - بران عمدهٔ خوانین زمان پوشیده نماند که مقصود از ارسال نقل محضری که قطب الملک نزد حاجب خود فرستاده جز این نبود که ایشان بر حقیقت کذب و افترای آن سر حلقهٔ محیلان ، آگهی یافته بدانند که مشار' الیه در چه مقام است و مطمح نظر او چیست ؟ اعتماد بر گفته و نوشتهٔ این گروه احتمال ندارد و باوجود تجربه و امتحان چگونه تصدیق آن توان نمود -

چون آن زبدهٔ مخلصان کار آگاه ، التماس نموده بودند که شاه بیگ خان ، از پیشگاه عالی بتحقیق جرأتی[1] که از گماشتهای قطب الملک سرزده ، مامور گردد - بنابران ، بموسی الیه امر شده بود که عبدالمعبود را ، پیش از خود بآنجا بفرستد تا باتفاق قاضی ، بحقیقت این مقدمه وا رسیده ، صورت از قرار واقع ، معروض دارد - اکنون که چنین ظاهر شد و کیفیت حدود هویدا[2] گشت - بخان مذکور از روی قدغن نوشتیم که او را روانهٔ آن طرف نساخته ، بعد ازان که خود بآنجا برسد ، کسان قطب الملک را که قدم از حد خویش فراتر گذاشته اند ، تنبیه بلیغ نموده ' سوای کهمم که اعلی حضرت بصوابدید ایشان باو عطا فرموده اند و ما اصلا بآن راضی نیستم و نبودیم ، هرچه از ولایت متعلقهٔ آن خلاصهٔ خاندان مصطفوی ، بتصرف در آورده باشند ، جبراً و قهراً ، ازانها مستخلص ساخته ، بگماشتهای ایشان بسپارد و بخاطر آن عمدهٔ دولتخواهان خطور نکند که بالواسطه رعایت جانب قطب الملک یا دیگری بتجویز امری که خلاف مصلحت ایشان بوده باشد در هیچ وقت راضی توانیم شد - ع :

توی بجای همه هیچکس بجای تو نیست

درین هنگام که ما فی الضمیر دولتخواهان بعرصهٔ ظهور آمده ' قطب الملک

---

۱ - خیراتی -

۲ - بوید -

و امثال او را چه حد و کدام یارا ، که پا از اندازهٔ خود بیرون توانند گذاشت و بآن مملکت که فی الحقیقت از ما و برای صلاحِ دولتِ ما است ، نگاه توانند کرد ۔ خاطرِ عزیز از این رہگذر جمع داشته ، شاہدِ محبت و عطوفتِ ما را ، از وحمتِ ریب و ریا مصفا شناسند و این سفرِ خیر اثر را که از اتفاقاتِ حسنه است ، مثمرِ نتائجِ نیکو انگاشته ، بزودی بیایند که جمیعِ مہمات ، بکرمِ الہی نوعی که باید صورت خواہد یافت ، والسلام ۔

شرحِ دستخط قدسی

آن دوستِ یکجہت تمام اخلاص ، ازحد افزون مشتاق ، دانسته ، بتاریخ دوازدہم اگر ممکن باشد (ص : ۱۲۵ ب) خود را برسانند ۔ کومکیانِ اواسطِ جمادی الاولیٰ اکثر برسند ۔ لشکر موجودی اینجا ، نہضت نمی رسد ۔ نقلِ عرضداشتی که درہنولا در جوابِ فرمانِ والا شان ارسال داشته ایم فرستادیم ۔ چون مجدداً از عریضهٔ عیسیٰ بیگ ظاہر شد که مطلوب اسپِ سمندِ آق یال است که آن سقط شده ، بناہران ابلق را موقوف داشته است ۔ حاجب[1] میر احمد را از روی اخلاص روانه نمودیم ۔

—:o:—

ج ۴۴

میر جملہ نے جو عریضے یک شنبہ ۱۲ ماہ حال کو بھیجے تھے سہ شنبہ ۱۴ ماہ حال کی صبح کو اورنگ زیب کو ملے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ میر جملہ اب اورنگ زیب کی جائے قیام جو غالباً دولت آباد ہے اس کے قریب پہنچ گیا ہے ۔ قاضی نظاما کو جو اورنگ زیب کے سفر دکن کے زمانے میں اعز آباد دہلی کی عمارات کا نگران تھا ، دربار سے بیجا پور کی پیشکش تحصیل کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے ۔ اہم دستاویز اور خطوط بھیجنے کے لیے طلائی نلکی یا للوہ استعمال کیا جاتا تھا جس کے اندر کاغذات کو گول کرکے رکھ دیا جاتا تھا ۔ اس کے ساتھ کلید طلا بھی ہوتی تھی ۔

---

۱ ۔ بابت ۔

بخان رفیع الشان معظم خان : محب صادق الولا و یار موافق بی ریا ، خان دستورالعمل من مشتاق دانند ـ عرایضی که بعد از صدور فرمان عالی شان و نشان صداقت بیان با نقل آنها ، و عرایض مرسوله روز یکشنبه دوازدهم ، مصحوب ملازم سرکار فرستاده بودند ، صبح سه شنبه چهاردهم رسید و اطلاع بر مضامین حاصل گردید ـ مضمون مسطور فرمان عادل خان را ، اگر معلوم می نمودند ، گنجایش داشت و محظوری لازم نمی آمد ـ جوابها بغایت مناسب پسندیده نوشته شده ـ روانه نمودن شایستهٔ مرحمت ، قاضی نظاما نیز خوب واقع گشته ـ عرضداشت تعهد که بمنزلهٔ عهد نامه است و بدرگاه والا جاه خواهند رفت ، زود حاصل باید کرد ـ قلعدار پرینده را ، بهر طریق دانند راضی به تسلیم قلعه بکنند ـ در نوشتهای ابوالفتح ، مطلب ضروری که بکار آید نبود و عریضهٔ وکیل پاسخ و ناسخ آن اخبار است ـ بمحمد طاهر در هر باب ، تاکیدی که بایست کرده ایم ـ از نرفتن نصیرخان ، آن ضلع خالی شده باشد ـ فکر این کار بزودی باید کرد که آن سگ بچهٔ منتظر قابو است ـ جمعیت راؤ کرن و مردمی که دران طرف اند ، آنقدر نیست که از عهدهٔ فساد او برآیند ـ اخبار دربار انتشار یافته ، هر قدر زود تر ، سرانجام مهام بشود ، اولیٰ و انسب است ـ تلبیس عدوالله اعتباری ندارد ـ بیت :

ما کار خویش را بخداوند کار ساز   بگذاشتیم تا کرم او چه میکند ؟

بعد از بیست و پنجم ، خبری از دربار رسیده ـ قرار داد او بهانست ـ عرضداشتی که مشتمل خبر متصرف شدن پرینده بدرگاه والا بنویسند ، مصحوب سواری ، جلد نزد ما بفرستند که با عریضهٔ خود و نلوهٔ طلا و کلید طلا ، بدرگاه ارسال خواهیم داشت ـ قلعهٔ ظفر آباد مرمت ضروری یافته و توپخانه توزک شده مهیا و آماده است ، والسلام ـ

—:o:—

ج ۴۵

یہ مکتوب میر جملہ کی اس عرضداشت کے جواب میں ہے جو اس نے دو شنبہ ۱۲ ماہ حال کو بھیجی تھی ـ عادل شاہ نے عہد نامہ

کر لیا ہے اور مغلیہ فوج واپس ہو رہی ہے۔ اس موقع پر بیجا پوریوں کا خبث باطن آشکارا ہو رہا ہے۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ شاہی لشکر کی واپسی کی وجہ سے اہل بیجا پور عہد نامے کی شرائط کو پورا نہیں کریں گے۔ لکھتا ہے کہ دربار کی طرف سے قاضی نظاما کو قدغن کی جائے کہ عہد نامہ کی شرائط پر عمل کیا جائے اور اب تک جو جواہرات اور ہاتھی سوصول ہوئے ہیں، ان کی قیمت مشخص کی جائے۔ اس زمانے میں میر جملہ مہم بیجا پور کے سلسلے میں دکن میں ہی مقیم تھا۔

بخان رفیع الشان معظم خان: عرضداشتی که اول روز دو شنبهٔ دوازدہم، مرسل بود با نقل نوشتهٔ قاضی نظاما رسیده، کیفیت مضامین، بوضوح انجامید۔ برآن خلاصهٔ مخلصان کاردان واقف خبرت، پوشیده نماند که مراتب کوته اندیشی و خبث باطنی بیجا پوریان (ص: ۱۲۶ ل) بی عافیت، که درینولا صورت تحقیق یافته، در ہمان زمان که لشکر برخاسته رفت، تیقن شده بود۔ ازانجا که ما در جمیع مہام، اعتماد تمام، بر رای مصلحت بین آن عمدة الخوانین نموده، بیقین میدانیم که ہر چه در ہر باب بخاطر صواب اندیش ایشان می رسد، محض صلاح دولت است و حقیقت جمعیت سرکار ما و جمعی که در این صوبه مانده اند و کیفیت اوضاع آنہا و کمیت خزانه و صورت معاملات دربار و ارادہای عدوی که داریم بر ایشان پوشیده نیست و مقتضای وقت و حال را، بهتر از ایشان کسی نمی داند۔ تدبیر اصلاح این کار و تفکر این گروه ادبار شعار، نوعی که بخاطر اخلاص مآثر آن دوست وفا کیش و یار خیر اندیش برسد، وا شگافته و صریح بنویسند تا مطابق آن بعمل آید و اگر ما را نیز، بعد اطلاع بر صوابدید ایشان، چیزی باید نوشت، نوشته شود۔ فرستادن مکتوب قاضی با عرضداشت بدرگاه معلی، مناسب است بلکه اگر از رفتن امرا و تردد و تذبذب جمعی که در اینجا ہستند، فقرهٔ چند مندرج گردد، انسب خواہد بود۔ بعد ورود فرمان والا شان، ما نیز برخی ازین مقدمات، عرضداشت خواہیم نمود، والسلام۔

شرح دست خاص

دوست یکجہت بی ریای من! در حفظ حافظ علی الاطلاق عز

اسمه بوده ، مشتاق شناسند ـ اعلیٰ حضرت برای تحصیل پیشکش و بتصرف در آوردن ولایت و قلاعی که در مصالح مقرر شده ، تاکید بلیغ میفرمایند ـ بدولتخواه بی اشتباه ، قاضی نظاما ، با نشان مشتملبر قدغن در این باب ، صادر شده ـ ایشان هم بنویسند و آنچه تا حال از جواہر و افیال بقاضی سپرده اند ، بطلبند ، تا قیمت مشخص شود ـ

---:o:---

ج ۴۶

بیجا پور میں اورنگ زیب کے وکیل نے ایک عرضداشت میں وہاں کے کوائف ارسال کیے ہیں ـ ان کو بعینہ میر جملہ کو بھیج دیا گیا ہے - بیجا پور کے امرا نے پیشکش وغیرہ کی ادائیگی کے بارے میں تمرد اور سرکشی کا پہلو اختیار کیا ہے ـ اورنگ زیب کو یقین ہے کہ اہل بیجا پور اپنے عہد و قول کی پابندی نہیں کریں گے ـ اس لیے وہ ان کے خلاف مہم بھیجنے پر زور دے رہا ہے -

بخان رفیع الشان معظم خان : بعنایات و توجہات خاص بی اندازہ ، مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند کہ درین یک ہفتہ ، عرایض و نوشتجات ایشان نرسیدہ ، سبب آن و کیفیت معاملات ظاہر نشد ـ غالباً مقدمہ ، کہ توان نوشت ، روی نداده و الا چگونہ نگارش اخبار بتعویق می افتاد ـ ترجمہ عرضداشت مزبور[۱] وکیل کہ درینولا رسیده بود ، فرستاده شد تا صورت اوضاع تازهٔ دربار ، بر ایشان آشکارا گردد ـ پوشیده نماند کہ چون از عرایض حاجب بیجا پور ، چنین بوضوح انجامید کہ سعایت و عداوت نالب بیعاقبت ، دربارهٔ اسود بیخرد ، کہ در رعایت مراسم حزم و احتیاط ، کوتاہی نموده باوجود چندین قدغن و تاکید ، کہ در باب آگہی و ہوشیاری باو رفتہ بود ، در کمال غفلت منزلیست ، مؤثر نشده ، او را بتہمت نمک حرامی و نا دولتخواہی ، از میان برداشتہ اند و کار را یکرو ساختہ ، پردهٔ آزرم ، از چہرهٔ حق شناسی (ص : ۱۲۶ ب) بر انداختہ اند ـ

---

۱ ـ مذبور ـ

چنانچه این ماجرا بتفصیل از عریضهٔ مذکور که بعینه مرسل گردیده ، هویدا است و یقین که بر تقدیر وقوع ، خبر این قضیه بایشان نیز رسیده باشد ـ و از اطوار این گروه غدار ، چنان ظاہر می شود که ارادهٔ تمرد و عصیان نموده ، پا براه عدوان و کفران گذاشته اند و اصلاح حال آنها ، بعنوان مرضی و مطلوب ، بهیچ وجه دست ہم نخواہد داد و ہر گونه سعی که بعد ازین در این وادی بظهور آید ، ما حصلی نخواہد داشت و ہرگاه نسبت بکسی که واسطهٔ حفظ عرض و ناموس و ثبات مملکت آنها بود ، این قسم غدری اندیشیده باشند ـ دیگر از آن جماعه چه توقع میتوان نمود و کاوش و ستیز ، که ہنگام آن نمانده و با این ہمه موانع پیداست که جز ازدیاد سواد عنا ، چه اثر خواہد بخشید و در پای قلعه ، بی مطلب نشستن ، نیز لطفی ندارد .

بنابران ، بفرزند سعادتمند بتمام القابه نوشتیم که بصواب دید ایشان ، عنان معاودت منعطف ساخته ، باحمد نگر بیاید و اگر آن قدوهٔ دولتخواہان خیر اندیش مناسب دانند ، روزی چند دران حوالی بسر برد و بایشان نیز می نویسیم که چون این معامله ، ازان گذشته که باصلاح آید و جمعی که از وفور خیرگی و بی باکی ، مرتکب چنین خرابی گردیده ، اقاویل مموههٔ منافقان مخذول را ، بگوش ادبار نیوش خویش ، جا داده باشند ، ممکن نیست که سخن حق بشنوند و پاس عهد و قول بدارند و بتقریب امری که پیش رفت آن نه بزبردستی میسراست و نه بملایمت ، روزگار گذرانیدن و فرصت را بغارت دادن ، البته مقتضای رای صواب نمای ایشان نیز ، نخواہد بود ـ باید که بیش ازین مبالغه در تقدیم این مہم که شاید بہنگام دیگر موقوف باشد ، روانه داشته اگر بنحوی که از حیطهٔ تیسر بیرون نباشد ، صورت پذیر گردد ، فبها و الا چون کار ما ، وابستهٔ بکرم ایزدیست و از حکم مشیت او ، تعالیٰ شانه گزیری نیست ، بالطاف الهی مستوثق[1] بوده ، عزیمت مراجعت را مصمم سازند تا بقدر فرصت بندوبست سرحد نموده ، به تدبیر مہم اہم پرداخته آید ـ مصرع :

---

۱ ـ مستویق ـ

"در طریقت ہر چہ پیشِ سالک آید خیرِ اوست"

بفضلِ عمیمِ خدایٔ کریم امید واریم ، کہ ریاضت و مشقتِ بندہایٔ نیاز مند درگاہِ خود را ، ضایع نگردانیدہ ، آنچہ خیر و صلاحِ حال و مآل ست ، بظہور آورد - لعل اللہ یحدث بعد ذالک امراً ، والسلام -

——:o:——

ج ۴۷

اس موقع پر اورنگ زیب اور میر جملہ کی فوجیں بیجا پور کی سرحد پر مقیم ہیں - دربار بیجا پور کی طرف سے پیشکش کی ادائیگی میں تساہل اور حیلہ سازی سےکام لیا جا رہا ہے اور جو وعدے وعیدکیےجا رہے ہیں وہ محض اس لشکر کے خوف کی وجہ سے ہیں جو سرحد پر مقیم ہے - اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ ابھی دس پندرہ روز فوجوں کو واپسی کا حکم نہ دیا جائے - ممکن ہے اس وقت تک قاضی نظاما جسے بادشاہ نے بیجا پور کی پیشکش کی وصولیابی کے لیے بھیجا ہے ، کوئی نتیجہ خیز کارروائی کر سکے - فوجوں کی واپسی کا حکم اس کے بعد ہی دیا جائے -

خانِ عظیم الشانِ معظم خان : بتوجہاتِ علیہ مختص بودہ ، معلوم نمایند کہ عرضداشتِ آن عمدۂ خوانینِ کاردان ، بعزِ مطالعۂ والا رسیدہ ، مطالبِ معروضہ ، پیرایۂ وضوح گرفت -

امرِ رفیع القدر شرفِ صدور می یابد کہ چون از مطاویٔ عریضۂ ایشان (ص : ۱۲۷ ألف) بظہور انجامید کہ تا رسیدنِ جواب ، کوچ موقوف است و از عرضداشتِ محمد سلطان بالقابہ ہویدا شدکہ روزِ پنجشنبہ ۲۹ باتفاقِ آن عمدۃ الملک ، ازانجا بصوبِ بیر[1] نہضت بوقوع خواہد آمد - بنابرانِ بآن والا تبار امر فرمودیم کہ اگر تاحینِ وصولِ نشانی کہ در جوابِ عرضہ داشتِ او صادر شدہ ، از جایٔ خویش حرکت نکردہ باشد ، بصلاحِ آن خلاصۂ مخلصان ، چند روز دیگری نیز ، برایٔ صدقِ آنچہ قاضی نظاما

---

۱ - سر -

نوشته ، در آن حدود بسر برد و بر تقدیری که مطابقِ معروض خود ، بموجب نشان سابق ، روز پنجشنبه مسطور کوچ نموده باشد ، به بیر[1] رسیده توقف کند ـ آن عمدهٔ دولتخواهانِ کاردان بر تقدیرِ[2] اول اگر دانند که بر مکثِ چند روزه که دران طرف بوقوع آید ، اثری مترتب خواهد شد ، ده پانزده روز دیگر نیز ، باتفاقِ فرزندِ عزیز ، در آنجا بگذرانند و الا چنانچه مقرر فرموده ایم ، عزیمت سمتِ بیر[1] را ، مصمم سازند ، والسلام ـ

---:o:---

ج ۴۸

شاہ جہان بیمار ہوگیا ہے ، مطالب بین السطور سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ میر جملہ نے اپنے خط میں اورنگ زیب کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ان حالات میں زمام حکومت کو اپنے ہاتھ میں لینے کے لیے فوج کو حرکت میں لائے۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ اس معاملے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے ـ وہ بادشاہ کی بیماری اور اس کی شدت کے بارے میں مصدقہ خبروں کا منتظر ہے ـ اس کا خیال ہے کہ بیجا پور کا معاملہ جلد طے ہو جانا چاہیے ـ اس کے بعد صوبہ مالوہ اور اس کے قلعوں پر تسلط جانا چاہیے - ورنہ اگر محاصرۂ بیجا پور کے دوران بادشاہ کے انتقال کی خبر آ گئی تو لشکر جابجا متفرق ہوگا اور اسے اکٹھا کرنا مشکل ہو جائے گا۔

خانِ رفیع الشانِ معظم خان : آنچه در جوابِ نوشتهٔ مزبور بہان خط نگاشتهٔ قلمِ صواب رقم شده بود ، پیرایهٔ وضوح گرفت ـ پوشیده نماند که این ارادها که پیرامنِ خاطرِ دولتخواهان میگردد و ایشان را مطلع ساختن بران ، لازم بود ، وقتی از قوه بفعل می تواند آمد که وقوعِ قضیهٔ ناگزیر مشخص شود و این خبرِ نا خوش برسد ، و اگر نه چه احتمال داردکه ذر حینِ حیات[3] اعلیحضرت و پیش از ظهورِ قصدِ ما فی الضمیرِ رفقاه دیگر ،

۱- سر

۲- تقدیری

۳- حیوات

بر چنین امری اقدام نموده آید و عزیمت پیش رفتن و گذشتن از آب ، صورت بگیرد ـ لیکن چون کمال استقلال آن طرف و آنچه از نوشتجات وکیل هویدا گشته، دلیل آنست که رهای از این مرض ، از دایرهٔ امکان عادی بیرونست و امید زندگانی منقطع شده ، قضیه مشرف بر وقوع است و اختیار و اقتداری که از لوازم نشاء حیات[1] تواند بود ، نمانده ، ظن غالب آنست که کار از کار گذشته باشد ـ چنانچه این مراتب قبل ازین مکرراً مرقوم گردیده و در صورتی که باوجود مشاهدهٔ این امور در تهیهٔ اسباب و اظهار داعیه ، کوتاهی رود ، مردم چه امید قرار همراهی میتوانند داد ـ بعد ازانکه این جماعهٔ نامشخص که در این جا اند ، تساهل و تکاهل این جانب را ملاحظه نموده ، کام و ناکام بدر روند و براهل دربار نیز ظاهر شود که کیفیت حال چیست ؟ دیگر رجوعهٔ دنیا طلبان جاه جو ، ممکن نیست ـ

بنابران رایٔ خورشید ضیا ، چنین اقتضا فرموده که اگر از معاملات بیجا پور ، بزودی فراغ حاصل شود ، اصوب خواهد بود ـ تا پیش ازانکه پرده از رویٔ کار بر افتد و خان جهان را از مالوه تغیرکرده ، دیگری را بجایٔ او بفرستند و زمینداران را که بالفعل متردد اند از خود ساخته ، قلاع آن صوبه را ، از رایٔسین و مندو و غیر ذالک ، بتصرف در آورند موکب اقبال قرین ، داخل برهانپور گردد ، چه در این ضمن قلعهٔ رائسین را که با نصرت خان است ، بی تلاش بدست می توان آورد و جمعیت این صوبه را ، با ید واری ناخود می توان برد و سپاه تازه را فهمیده نگاه میتوان داشت و بر تقدیری[2] که بتقریب مهم بیجا پور ، روز بگذرد و لشکرها جا بجا متفرق بوده فراهم نیاید و در این اثنا خبری مشخص برسد ـ پیداست که فرصت پرداخت اکثری ازاین مراتب فوت شده خواهد بود و مقصود از تاکید جز این نبوده و نیست و الا عجلت در این قسم مقدمات عمده ، چگونه مرضی و مستحسن می نمود ؟

۱ـ حیوت

۲ـ تقدی

ج ۴۹

صوبۂ پایاں گھاٹ میں زمینداروں نے سرکشی کا آغاز کر دیا ہے اور مسافروں کو لوٹ رہے ہیں۔ ان کے استیصال کے لیے اورنگ زیب شہزادہ محمد سلطان کو بھیج رہا ہے۔ محمد معظم کو میر جملہ کے پاس بھیج رہا ہے۔ تاکہ وہ بیڑ میں اس کے پاس مقیم رہے۔ مقصد یہ ہے کہ میر جملہ اور محمد معظم مل کر بیجا پور کا رخ کریں۔ دارا شکوہ کے خلاف روانہ ہونے سے پہلے اورنگ زیب نے شہزادہ معظم کو دکن کا صوبیدار بنا دیا تھا۔

بخانِ رفیع الشانِ معظم خان : بتوجہاتِ موفورہ و عنایاتِ غیر محصورہ مستبشر و مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند کہ چون درینولا زمینداران اطرافِ برہانپور ، از رویٔ کوتہ اندیشی در وادیٔ اظہارِ تمرد و عصیان پا فشردہ آغاز نمودہ اند، و پا از دایرۂ دولتخواہی، بیرون کشیدہ ، دستِ تعرض بہ متردّدین[1] کشادہ و رایٔ صواب نمایٔ مملکت پیرا ، چنین اقتضا فرمودہ کہ فرزندِ سعادت مندِ برخوردارِ کامگار نامدارِ تازہ نہالِ بوستانِ سلطنت و اقبالِ والا گہرِ سمی المکان ، پادشاہزادہ محمد سلطان را ، با جمعیتی از بندہایٔ پادشاہی و ملازمانِ سرکارِ عالی ، بصوبِ برہانپور دستوری دہیم کہ بہ تنبیہہ و تادیبِ آن مقہوران پرداختہ ، ساحتِ آن مرزوبوم را ، تاکنارِ نربدہ ، از گردِ فسادِ آنہا پاک سازد . بنابران ، آن کامگارِ نامدار را ، بحضورِ خود طلب نمودیم و فرزندِ عزیزِ ارجمند برخوردارِ حمیدہ اطوار ، خجستہ شیم ، پادشاہزادہ محمد معظم را بآن صوب تعین فرمودیم[2] تا صورت یافتنِ مقدمۂ صالح کہ توجہِ خاطرِ ملکوت ناظر دران باب مبذول است ـ چنانچہ این معنی از نقلِ عرایضِ وکیلِ دربارِ جہان مدار ، کہ در اینوقت رسیدہ بودہ ، بنابران برآن عمدۃ الخوانین ہویدا خواہد گشت ، باتفاق و صوابدیدِ او در حوالیٔ بیر بسر برد و عنقریب موکبِ نصرت قرینِ عالی نیز ، در ساعتِ نیک ، بدان حدود

---

۱ تردد بمترددین
۲۔ 'کہ' زاید ہے۔

نہضت خواہد نمود ، تا این معاملہ بتعویق نیفتادہ ، بزودی از پیش رود ،
بیجا پوریان کوتہ الدیش از گران خواب غفلت بیدار گردیدہ ، از کردار
ناہنجار خویش پشیمان شوند و ازانجا کہ فرستادن یکی از معتمد بندہای
مزاج دان با فرزند برخوردار بہ برہانپور لازم و ضروری بود ـ مخلص فدوی
شیخ میر را برفاقت آن نامدار مقرر فرمودہ ، در رکاب نگاہ داشتیم کہ
تا آن زمان ، بسر انجام ضروریات خویش پردازد ـ

یقین کہ آن خلاصہ دولتخواہان خیر اندیش ، (ص : ۱۲۸ ل
بیش از پیش ، در تمشیت این مہم ، جد و جہد نمودہ ، ہمگی سعی مصروف
آن خواہند داشت کہ کار آنطرف ، از حسن تدبیر او ، باصلاح آید و
بعنوان شایستہ خاطرہا از این رہگزر مطمئن گردد ـ مراتبی کہ بتقریر
شیخ میر محول بود ، در خدمت گرامی مذکور شد ، تشفی ببخشید ـ متعاقب
معتمد ارادت کیش ابوالفتح را ، رخصت خواہیم فرمود کہ برخی ا
مطالب را ، خاطر نشان آن اسوۂ مخلصان ساختہ ، جواب بیاورد ، تا د
جمیع ابواب ، مطابق آن عمل رود ـ توجہات خاص الخاص مارا نسبت
بخود در درجہ علیا شناسد ، والسلام ـ

———:o:———

ج ۵۰

۲۳ ماہ حال ہفتے کی رات کو بادشاہی بساول نے ایک فرمان
اورنگ آباد میں پہنچایا ہے ـ اس زمانے میں محمد امین پسر میر جملہ
شاہی دربار میں اپنے باپ کی جگہ وکیل کا کام کر رہا ہے ـ اس کے
خط کے ساتھ رائے رایان رگھو ناتھ کا مکتوب بھی ہے جو اس
زمانے میں دیوان سلطنت تھا ـ یہ خطوط غالباً رموز یعنی رمز کے
رسم الخط میں لکھے گئے ہیں ـ اس فرمان کے ذریعے بادشاہ نے
میر جملہ کو دکن سے واپسی کا حکم دے دیا ہے ـ اس لیے
میر جملہ بیڑ سے اورنگ آباد آ رہا ہے ـ یہاں سے اس کا ارادہ آگرے
کو روانہ ہو جانے کا ہے ـ یہ فرمان دارا شکوہ کے ایما پر جاری کیا
گیا تھا ـ اس کی کوشش تھی کہ میر جملہ کو کسی صورت سے
اورنگ زیب سے علیحدہ کر دیا جائے ـ

بخان رفیع الشان معظم خان : بعنایات علیه و توجهات سنیه مبتهج گشته، معلوم نمایندکه شب شنبه بیست سیوم شهر حال ، یساولان پادشاهی که فرمان والا شان ، برای آن عمدهٔ خوانین زمان ، آورده بودند ، باورنگ آباد رسیده ، دستوری یافتندکه بایصال منشور لامع‌النور بپردازند و از مطاوی نوشتجات مورد مراحم بیکران ، مهبط الطاف بی پایان محمد امین خان و رای رایان که مصحوب آنها بود ، بمطالعهٔ عالی در آمده ظاہر شد که مضمون فرمان ، مقوی و موید مکتوب مرموز است و آن عضدالخلافت الکبری را ، بدرگاه معلی طلب فرموده اند - پوشیده نماند که اگرچه مفارقت و جدای آن خلاصهٔ دولتخواہان بی اشتباہ ، بر خاطر عاطر ازان دشوار تر است که تصور وقوع آن توان نمود - ہمگی خواہش آن بود که ایشان چندی دیگر نیز ، در این طرف بسر برند تا باتفاق ، بسرانجام بعض امور ضروری پرداخته آید - لیکن چون احکام مطاعه ، براین موجب پرتو نفاذ انداخته و تقریر معتمد قابل التربیت ، ابوالفتح که جمیع مراتب را ، نوعی ازان دوست وافی خبرت خیر اندیش شنیده بود ، در قدسی خدمت معروض داشته ، ہویدا گردید ، که آن قدوهٔ امرای دوران ، بودن خود را ، دراینجا ، از مصلحت دور می دانند و قرار داده اند که اوایل ربیع الثانی از حوالی بیر عازم این حدود شوند -

بنابران امر رفیع القدر ، زینت صدور می یابد که ہرگاه رای صواب نمای ایشان ، چنین اقتضا نموده باشد ، ما را جز اینکه از آرزوی خویش گذشته ، این مقدمه را ، باختیار آن دستورالعمل دانش و فرہنگ ، واگذاریم ، چه علاج ؟ ہر وقت روان شوند ، فرزند سعادت مند کامگار نامدار تازه نہال بوستان سلطنت و اقبال ، سلطان محمد معظم را ، که درین صورت ، بودن او در آنجا ماحصلی ندارد ، با خود بیاورند و روز ملازمت را تعین نموده ، عرضداشت کنند ، تا منتظر ملاقات بہجت افزا بوده ، دران ساعت (ص : ۱۲۸ ب) نیک ، از صحبت سراسر منفعت ایشان ، مسرت تازه حاصل نمائیم - العبد یدبر والله یقدر - انشاء الله تعالی ، عواقب امور ، بخیر و خوبی مقرون گردد ، والسلام -

شرحِ دستخطِ قدسی نمط

دوستِ صافی طویتِ من ! در حمایتِ ایزد متعال باشند ! و مضمونِ مسطور را ، بخاطر آورده ، جوابِ با صواب بزودی بنویسند ۔ از احوالِ کثیر الاختلالِ خود چہ نویسم کہ این ایام چگونہ می گزرد ۔ جز صبر چہ چارہ ؟ حسبنا اللہ و نعم الوکیل ۔

—:o:—

ج ۵۱

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے آگرے میں زمام حکومت اپنے ہاتھوں میں لے لی تھی ۔ اس سے پہلے میر جملہ کی دکن سے واپسی کا فرمان بادشاہ کی طرف سے دارا شکوہ نے جاری کرایا تھا تاکہ اورنگ زیب اس خان عظم الشان کی تائید اور امداد سے محروم ہو جائے ۔

اورنگ زیب نے معاملے کی نزاکت کا احساس کرکے میر جملہ کو قلعہٴ دولت آباد میں لظر بند کر دیا تھا ۔ اس خط میں اورنگ زیب معذرت کرتا ہے ۔ رہائی کے ساتھ ساتھ اس کی استمالت کے لیے ایک لاکھ نقد روپے کا حکم صادر کر رہا ہے ۔ محمد معظم خان صوبیدار دولت آباد کو احکامات جاری کر دیے گئے ہیں کہ قلعہٴ سہا کوٹ میں میر جملہ کے لیے مناسب جائے رہائش کا انتظام کرے اور برسات کے بعد اسے آگرے کو روانہ کر دیا جائے ۔ آخر میں وہ میر جملہ کو گوناگوں الطاف شاہانہ کا امیدوار ٹھہراتا ہے ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان کہ بعدِ رہایٴ او از ورطہٴ حبس و بر آمدنِ از قلعہٴ دولت آباد ، نوشتہ شد :

بعنایاتِ بیغایاتِ خاص ، عزِ اختصاص یافتہ ، بداند کہ نگاہداشتن آن عمدۂ مخلصان درآنجا ، از رہگزرِ ظہورِ نا دولت خواہی و بی اخلاصیٴ او نبود ، چون آن زبدۂ خیر اندیشان در اجتہاد خطا کرد و پاسِ وقت نداشتہ ، می خواست ، بدرگاہ برود ، این معنی از مصلحت دور می نمود و

هرچند بوجه خرد پسند ، مضار این کار را ، خاطر نشان او ساختیم ، اصلاً و مطلقاً مفید نیفتاده ، بهیچ تاویل ، رای او بران قرار نگرفت ـ بنا بران ضرورت تجویز آنچه مرکوز ضمیر منیر نبود ، فرموده متوجه صید مقصود گردیده بودیم ـ

اکنون که از تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، مکنون خواطر اخلاص ذخایر دولت خواهان که حصول آن بدین عنوان در دیدهٔ ظاہر بینان دشواری داشت ، بمنصهٔ شهود جلوه گر گشته ، گلزار ملک و ملت را آب و رنگی تازه پدید آمد و اعدای دین و دولت ، مخذول و منکوب شده ـ گلشن امانی و آمال بندهای اقبل مآل ، طراوت دیگر گرفت ـ آن خلاصهٔ مخلصان را ، بیش ازین در حجاب داشتن ، از مروت جبلی و عاطفت فطری بعید دانسته ، نخواستیم که بی مصلحت ، چنان بندهٔ کاردان ، معطل شده و از روی ذره پروری ، تمامی جنسی که از اموال او در برہانپور است ، باو عنایت فرموده ، بمتصدیان آنجا ، قدغن نمودیم که هرگاه به آن بلدهٔ فاخره برسد ، در تسلیم اشیای مذکوره ، مضایقه نکنند و یک لک روپیه نقد تنخواه ، نصفی ازان بر خزانهٔ دولت آباد و نصفی از خزانهٔ برہانپور مقرر شده ، برای سرانجام بعض ضروریات ، مرحمت نموده ، بشاہزاده محمد معظم بالقابه حکم کردیم که او را از جای که بست بر آورده ، تا انقضای برشگال ، در قلعهٔ سہاکوت حویلی مناسبی ، بجهت او تعین کند و بایصال این منشور لامع النور و خلعت و جمدہر خاصه که ارسال داشته ایم ، سرافرازی بخشیده ، یکی از بند ہای روشناس را بر گمارد ، تا تهیهٔ ما یحتاج او بپردازد و ہرگاه خود یا دیگر ، در آرزوی برج سلطنت ، روانهٔ حضور پر نور گردد ، آن عمدهٔ خیر اندیشان را نیز ہمراه بیاورد و دقیقهٔ (ص : ۱۲۹ ل) از دقایق احترام او فرونگذارد ـ باید که قدر این تفضل و بنده نوازی دالسته بادای شکر مراحم شاہانه قیام نماید و خاطر ہمه جهت مطمئن داشته ، با جهان جهان امید واری ، عزیمت این صوب را ، مصمم سازد و مبلغ پنجاه ہزار روپیه دیگر ، از خزانهٔ دولت آباد تن شده ، بتصرف در آورده ، در وجه سرانجام ضروریات خویش صرف کند و بعد از رسیدن برہانپور ، پنجاه ہزار روپیه دیگر از خزانهٔ آنجا بگیرد و

از جملهٔ اجناسِ متعلقهٔ خود برچه تواند ، بیاورد و تتمه را که نقلِ این دست بهم ندهد ، بهرکس که خواهد سپرده ، از رفاقتِ آن نامدارِ والا تبار متخلف نگردد که انشاء الله تعالیٰ ، پس از دریافتِ سعادتِ ملازمت ، بگوناگون الطاف و اعطاف ، شرفِ امتیاز یافته ، بیش از پیش مشمولِ عنایات خواهد شد ۔ توجهاتِ بی دریغِ مارا دربارهٔ خویش روز افزون‌شناسد ۔

——:o:——

ج ۵۲

یہ خط اورنگ زیب کے بادشاہ بننے کے بعد کا ہے ۔ دارا شکوہ شکست کھا کر رہ نورد بادیۂ ناکامی ہو چکا ہے ۔

اورنگ زیب نے میر جملہ کو فرمان بھیجا ہے کہ وہ فوری طور پر رسم ڈاک چوکی سے آگرے کا رخ کرے ۔ رسم ڈاک چوکی جریدہ سفر کی خاص اصطلاحات میں سے ہے ۔ ساموگڑھ کی جنگ ۷ رمضان کو ہوئی تھی ۔ میر جملہ کا لڑکا محمد امین اورنگ زیب کی خدمت میں اسی روز باریاب ہوا ۔ اس مکتوب کے انداز سے معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب کارگزار امرا کے پاس خاطر کا کتنا خیال کرتا تھا ۔ آخری سطور میں اس نے میر جملہ سے بہت اچھے الفاظ میں معذرت خواہی کی ہے ۔

بخانِ عظیم الشان معظم خان : بعنایاتِ جلیهٔ و توجهاتِ سنیه ، مستبشر و بهجت اندوز گشته ، معلوم نماید که چون درین هنگامِ خجسته آغازِ فرخنده انجام ، از تائیداتِ ازلی و توفیقاتِ لم یزلی ، فتوحاتِ تازه و نصرت هایٔ بی اندازه ، نصیبِ اولیایٔ دولتِ ابد قرین گردیده و آفتابِ سلطنت و اقبال از مطلعِ عنایات و افضالِ ایزدِ متعال طلوع نموده ، عرصهٔ جهان را منور ساخته و مکنونِ ضمیرِ دولتخواهان و مذکورِ خاطرِ خیر اندیشان ، سمت ظهور یافته ، صبحِ مراد از افقِ الطافِ الٰهی دمیده و دشمنِ دینِ سید المرسلین مخذول و منکوب [1] ره نوردِ بادیهٔ ناکامی شده ، مطلبی که وجه قصد گردیده بود و حصولِ آن دربادی الرایٔ ، نظر باسبابِ ظاهری دشوار می نمود ، بمحضِ فضلِ ایزدِ منان عزت آلاوهٔ ، از پردهٔ غیب بمنصهٔ شهود آمده ، زمامِ مهامِ جهان بانی ، بقبضهٔ اختیار

---

۱ ۔ مکنوب

و اقتدارِ ما قرار گرفته ، روز بروز ، اخترِ طلوعِ سعادت مطالع ، فروزان و نجمِ دولت و عظمت درخشان ، است و مصلحتی که بجهت پاسِ آن ، ضرورتِ تجویزِ بعضِ امور نموده بودیم ، بر حسبِ خواهش ، صورت پزیر گشته ، وقتِ تلافی و عذر خواهی رسیده و از وجودِ چنان مخلصِ خیر اندیشِ کاردان ، در حضورِ پرلور گزیری نیست .

بنابران ، حکمِ اشرف اعلیٰ ، از مکمنِ فرطِ عاطفت و ذره پروری ، عزِ صدور می یابد که آن عمدهٔ خوانین زمان ، بمجردِ اطلاع برین مژدهٔ مسرت افزا ، ابوابِ نشاط و بساطِ انبساط ، برروی کارِ خویش مفتوح داشته ، وظایفِ شکرِ منعمِ حقیقی بجا آورد . بعد ازانکه سلطان محمد معظم بتمامِ القابه مطابقِ فرموده ، ضروریاتِ سفر را ، سرانجام دهد ، بی توقف و امهال ، عزیمتِ درگاه آسمان جاه را (ص : ۲۹ ب) تصمیم داده ، برسم ڈاکچوکی بجناحِ استعجال بشتابد که انشاء الله تعالیٰ ، پس از دریافتِ شرفِ زمین بوس ، نوعی که باید ، متوجهِ تدارک گردیده ، دقیقهٔ لطف و احسان ، درباره قدوهٔ آن قدوهٔ امرای دوران ، نامرعی نخواهد شد و بمراتبِ بلند فائز گشته ، بصنوفِ نوازش ، اختصاص خواهد یافت .

سیادت و نجابت مرتبت ، سزاوارِ صنوفِ مرحمت ، محمد امین خان ، فردای روزِ جنگ که هفتمِ شهرِ رمضان المبارک روی داده ، بسعادتِ ملازمت رسیده ، مشمولِ گونا گونِ تلطفات و تفقدات گردیده و عرض و ناموس بسلامت مانده و هیچی بدان راه نیافت ، باید که بدین نوید بر امید ، خاطرِ خود جمع نموده ، بآئینی که حکم شد ، جریده و شتاب ، ببارگاه والا ، روان شود و از هیچ رهگزر مکدر نبوده باقوافلِ رجای ، مشمولِ مراحم و ظهورِ عطایا ، بشتابد . اشتیاقِ ملاقات را مانند انفعال پایانی نیست و حصولِ این مامول و رفعِ خجالت ، مقصودِ مسئول ، توجهاتِ خاصِ مارا ، شاملِ حالِ خویش شناسد .

—:o:—

۱- سنگوپه

ج ۵۳

اس خط میں تاکید کی گئی ہے کہ میر جملہ بر سبیل استعجال دربار کے لیے روانہ ہو جائے۔ لیکن میر جملہ نے ایک خط جو محمد امین کو لکھا ہے ، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ارادہ علاقہ کرناٹک سے قطب الملک کے ملازمین کو نکالنا اور اس علاقے کا از سرِنو انتظام کرنا ہے۔ یہاں نسق کا لفظ محکمۂ دیوانی کی ایک مخصوص اصطلاح کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

اورنگ زیب نے اس علاقے کو میر جملہ کو انعام میں دے دیا ہے۔ وہ قطب الملک کو سخت قدغن کا ایک منشور بھیج رہا ہے۔ میر جملہ کو منصب عطا کیا گیا ہے اور اسے برہان پور کا صوبیدار مقرر کر دیا گیا ہے۔ اسے خاندیس کے صوبے میں جاگیر دی گئی ہے۔ انعام اور جاگیر بھی محکمۂ دیوان کی مخصوص اصطلاحیں ہیں۔

بادشاہ نے اجازت دے دی ہے کہ میر جملہ کرناٹک کے معاملات کا بندوبست کرے۔ اپنے تجارتی جہازوں کے اسباب و اموال کو فراہم کرے اور برہان پور سے کرناٹک تک ڈاک چوکی کا سلسلہ پرانے معمول کے مطابق دوبارہ قائم کر لے۔

بخانِ رفیع الشان معظم خان : بعنایتِ بیغایتِ پیشگاہ خلافت مستبشر گشتہ ، بداندکہ قبل ازین بمقتضای وفورِ شفقت و عاطفت ، حکم فرمودہ بودیم کہ آن خلاصۂ مخلصان ، باحمال و اثقال مقید نشدہ ، برسمِ استعجال ، عازمِ استیلامِ عتبۂ اقبال گردد و بداکچوکی بشتابد۔ لیکن چون درینولا از مطاویٔ مکتوبی کہ بموردِ مراحمِ بیکران ، قابل اللطف و الاحسان ، محمد امین خان فرستادہ بود ، بپرایۂ وضوح گرفت کہ خاطرِ مصلحت اندیشِ آن عمدۂ خوانینِ کاردان ، بپرداختِ ولایتِ کرناٹک متعلق است و می خواہد کہ دستِ تصرفِ گماشتہایٔ قطب الملک از قلاع و محالِ آنجا کوتاہ گردیدہ ، مہماتِ آن مرزو بوم ، نسقِ تازہ بیابد و تدابیرِ این مطلب بدون آنکہ او خود چندگاہ در دکن بسر بردہ ، دقایقِ حکمت و تدبیر مرعی دارد ، مستعبد می نمود۔

بنابران ، از رویٔ بندہ نوازی ، آن ولایت را ، بدستوریٔ سابق ،

بانعامِ آن سیادت و نجابت پناه ، مقرر داشته ، درین باب مناشیرِ قضا تاثیر ، مشتمل بر وعید و تهدید و قدغن بقطب الملک و عبدالمعبود صادر گردانیم و آن امارت و ایالت دستگاه را بعنایتِ منصبِ شش ہزاری ذات و سوار و صاحب صوبگیٔ برہانپور سرافرازی بخشیده ، جاگیرِ او را در محالِ صوبهٔ خاندیش ، چنانچه از افرادِ جداگانه معلوم خواہد نمود ، عطا فرمودیم تا چندگاه در آن حدود بوده ، نوعیکه داند و تواند ، بمشیتِ سهمِ کرناٹک پردازد و خود را جمع ساخته ، از پریشانی بر آید ۔

حکمِ جہان مطاعِ خورشید شعاع پرتوِ نفاذ می اندازد که آن نقاوهٔ (ص : ۱۳۰ الف) دودمانِ مرتضوی ، قدرِ الطاف و اعطافِ ما را دانسته ، شکرِ این مواہبِ مجدده بجا آورد و باطنِ اخلاص مواطن را ، از غبارِ کدورت و کلفت ، مصفیٰ داشته در بندوبستِ صوبهٔ مذکور ، مساعیٔ موفور ، بتقدیم رساند و مقدمهٔ کرناٹک را ، بآئینِ مستحسن و پسندیده صورت داده ، جهازات و اسباب و اموالی که در این فتور ، متفرق شده فراہم نموده ، داکچوکی از برہانپور تا کرناٹک ، موافقِ قدیم نصب کند و بزمینداران و نوکرانِ خود که در آن جا اند ، استمالت نامہا فرستاده ، ہمه را ، امیدوار گرداند ۔ مبلغی که از نقودِ اموالِ آن[۱] دولتخواهِ بی اشتباه ، بسرکارِ سپهر مدار ضبط شده بود ، از رویٔ تفضل باز باو مرحمت خواہیم فرمود که در وجهِ مصالحِ سپاه و جمعیت صرف نماید و اوضاعِ او بانتظام آمده ، افزون از گذشته رونق پذیرد ۔ عنایت و توجهِ خاصِ ما را ، دربارهٔ خویش ، بیش از پیش شناسد ۔

——:o:——

۱۔الد ۔

دستورِ وزرای دوران سعد اللہ خان کے نام

ح ۱

یہ خط قندہار کی دوسری مہم کے زمانے کا ہے ۔ سعداللہ خان اور اورنگ زیب دونوں عازم قندہار ہیں ۔ یہ خط سعداللہ خان کی اس عرضداشت کے جواب میں ہے جو اس نے دو شنبہ ۲۲ جمادی الاول کو قلات اور تکیہ توت کی درمیانی منزل سے لکھا ہے اور اورنگ زیب کو پنج شنبہ سلخ جمادی الاولیٰ کو ملا - اورنگ زیب امید کرتا ہے کہ سعداللہ خان سے ۳ جمادی الثانی کو ملاقات ہوگی ۔ اس کا خیال ہے کہ اگر محاصرہ شروع ہونے سے ایک دن پہلے ملاقات ہو جائے تو محاصرے کی صورحال اور مختلف فوجوں کی قیام گاہوں کے بارے میں بات چیت ہو سکے گی ۔

اورنگ زیب پہلے اطلاع دے چکا ہے کہ وہ ۲ جمادی الثانی کو قلعہٴ قندہار سے تین کوس کے فاصلے پر قیام کرے گا ۔ لکھتا ہے کہ اگر ۲ کو ملاقات ہو جائے تو بہتر ہوگا ۔ سعداللہ خان نے پہلی مہم قندہار کی نسبت اس مرتبہ رسد وغیرہ کا بہتر انتظام کیا ہے - یہ رسد بھکر اور ملتان کے صوبے سے حاصل کی جائے گی ۔

بخانِ دستورِ وزرایٔ دوران سعد اللہ خان : معتمد السلطنتہ الالہیہ ، معتمد الدولتہ العلیہ ، قابل المراحم الحفیہ ، لایق العنایات الجلیہ ، صاحب الکمالاتِ الصوریہ و الفضایل المعنویہ ، ناظمِ مناظمِ ملک و مال ، ناہجِ مناہجِ دولت و اقبال ، گنجورِ اسرارِ بادشاہی ، دانایٔ ضمیرِ منیرِ حضرتِ ظلِ الہی ، کاملِ مصالحِ جمہور و اعیان ، موردِ عواطف و احسان ۔ جملتہ الملکیٔ مدار المہامی ، علامیٔ فہامی ، سعداللہ خان ، ہمواره منظورِ عنایاتِ حضرتِ خلافت پناہی بوده ، معلوم نمایند ، عرضداشتی کہ آخری روزِ مبارکِ دو شنبہ ، بیست و ہفتم جمادی الاولیٰ از منزلِ مابین قلات

و تکیه توت در جواب نشان والا ، ارسال داشته بودند ، روز پنجشنبه سلخ شهر مذکور ، در حین فرود آمدن بمنزل ، مسرت وصول بخشیده ، چون از قرب حصول ملاقات سراسر بهجت ، مژده رسان بود ، موجب ازدیاد شوق گشت - امید که هر چه زود تر ، صحبت نشاط افزا دست دهد -

نگاشتهٔ قلم اخلاص رقم شده بود که سیوم جمادی الثانیه ، امیدوار است که با اعیان دولت بملازمت برسد - لیکن اگر پیش از محاصره ، بیک روز احراز این شرف نماید ، بهتر باشد - چه برین تقدیر مورچالها و جای فرود آمدن هر یکی ، بآئینی پسندیده مقرر خواهد گشت و این معنی در صورتی جلوهٔ ظهور می یابد که موکب عالی ، نزدیک بقندهار ، در مکانی نزول کند که ارکان سلطنت بآسانی ، بخدمت سامی توانند رسید - برآن انجمن افروز دانش و بینش ، پوشیده مباد که قبل ازین در مطاویٔ نشانی که شب بیست و نهم جمادی الاولیٰ ، در جواب عرضداشتی سابق ایشان زینت صدور یافته (ص : ۱۳۰ ب) ، مرقوم گشته که دویم جمادی الاخریٰ ، بسه کروهیٔ قلعهٔ قندهار ' اتفاق نزول ، خواهد افتاد - اگرچه پر ظاهر است که تقسیم مورچال و تعین محل فرود آمدن مردم ، بوجهی که باید ، بخاطر آن خان بی نظیر صایب تدبیر که بر جمیع خصوصیات آنجا مطلع اند ، پرتو افگنده باشد اما اگر بدانند که دوم ماه مسطور ، ساعت سعد است و بآسانی خود را ، با اعیان دولت می توانند رسانید ، البته همان روز بیایند که حصول ملاقات ایشان ، هر چند زود تر بهتر انشاء الله تعالیٰ ، بمقتضایٔ وقت در هر باب ، آنچه بخاطر برسد گفته خواهد شد -

نگارش یافته بود که شاید فکری در باب رسد فرموده باشند - این بار بسان پار نیست که دران مرتبه ، عذر عدم آلات و ادوات کار دست آویز بود - لله الحمد والمنته ، که درین دولت ابد مدت هیچ گاه از هیچ چیز کمی نبوده و نیست - در این ولا که آن کافل مصالح جمهور ، با سرانجام تمام آمده اند - امید بکرم ایزد متعال آنست که بسعیٔ بندهای جان سپار ، کارها بوجه دلخواه ، صورت گیرد و مکنون خاطر قدسی مآثر اعلیٰ حضرت ، بظهور پیوندد - برایٔ رسد بهکر و سیوستان ، حتی الامکان قدغن شده، بتیقن

که آن سعادت نشان نیز ، سرانجامِ رسد آن طرف که بمراتب آباد تر و نزدیک تر ، بمطلب است ، از قرارِ واقع نموده باشند ـ در بابِ ضبطِ غلاتِ نواحیٔ قندہار ، آنچه آن دستورِ وافی خبرت ، بفکرِ صایبِ خویش دریافته اند ، پاسِ آن داشتن لازم است ـ بتوفیقِ الٰہی ، فکرِ مناسب[1] و تدبیرِ ضبط و بندوبست بنہجی که باید ، باتفاقِ ایشان خواہد شد ـ بیت :

اے رفته و نقشِ خود بدل کرده نگار
چون رایحهٔ گلاب و چون گل به بہار

——:o:——

ح ۲

اس خط میں محض اشتیاقِ ملاقات کا اظہار ہے ـ اورنگ زیب اور سعداللہ خاں کے مابین رشتہ محبت ہمیشہ بہت استوار رہا ـ اورنگ زیب جن القابات سے سعداللہ خاں کو خطاب کرتا ہے ، اس سے اس کے دلی احترام کا اندازہ ہو سکتا ہے ـ

سعداللہ خاں کے جذبات کا اندازہ ''مکتوبات سعداللہ خاں'' کے ان خطوط سے بھی لگایا جاسکتا ہے جو اورنگ زیب کے نام ہیں ـ ملاحظہ ہوں ''مکتوبات سعداللہ خاں'' شائع کردہ ہسٹاریکل ریسرچ سوسائٹی ـ (لاہور)

به دستورِ وزرایٔ دوران سعدالله خان : خانِ سعادت نشان ، رفیع مکان ، منظورِ نظرِ اعلیٰ حضرت بوده دوستکام باشند ـ ازانجا که رابطهٔ قلبی و تناسبِ روحانی بآن مجموعهٔ دانش و فرہنگ ، بمرتبهٔ کمال است و خاطر را بصحبتِ مسرت افزایٔ آن وحیدِ زمان ، الفتی حاصل ـ درین چند روزه مفارقتِ اشتیاقِ ایشان ، نوعی مستولی گشته که شرحِ آن تحریر پذیر نیست ـ طریقهٔ اتحاد آن ست که بر کیفیتِ حالِ خیر مآل و آنچه

---

۱ ـ نسخے میں 'مخاطب' ہے ـ ممکن ہے 'مواظب' ہو ـ

بعد دریافت ملازمت باسعادت ، روی داده باشد ، اطلاع بخشند کہ ہر آئینہ این معنی ، موجب اطمینانِ خاطر خواہد بود ، والسلام ۔

—:o:—

ح ۳

شاہ نواز خان صفوی سلطنت کے عظیم اراکین میں سے تھا ۔ اس کی بیٹی دلرس بانو بیگم اورنگ زیب کے نکاح میں تھی اس نے اپنی ملاقات میں اورنگ زیب سے اس فرطِ عقیدت اور یک رنگی کا اظہار کیا ہے جو سعداللہ خاں کو اورنگ زیب سے تھی ۔

بسعداللہ خان بالقابہ : خانِ سعادت نشان ، رفیع مکان ، ہموارہ مشمولِ الطاف و عنایاتِ حضرت ظلِ الہی بودہ ، معلوم نمایند کہ پیش ازین ، بہ‌ندگاہ چیزی بآن دستور الوزرا نگارش یافتہ بود ، جوابِ آن تا حال نرسید ۔ اگرچہ بیقین (ص : ۱۳۱ ا) می دانم کہ باعثِ آن ، جز مراعاتِ جانبِ احتیاط کہ مقتضای دور اندیشیہا است ، امری دیگر نیست لیکن ازانجا کہ عنایتِ ما ، نسبت بآن ارسطوی زمان و اخلاصِ ایشان ، نسبت بجنابِ ما ، ہویدا تر ازان ست کہ باین قسم احتیاطہا ، مخفی توان داشت ، باید کہ من بعد ، ابوابِ مفاوضات ، بطریقِ معہود ، مفتوح باشد ۔ دراینولا عمدۃ الملک شاہ نواز خان ، شطری از فرطِ عقیدت و وفورِ یکرنگی آن انجمن افروزِ بزمِ دانش و فرہنگ کہ محتاجِ بیان نیست و بوجہِ اتم ، بر ساحتِ ضمیرِ حقایق پذیرِ عالی ، مکشوف است ، بر گزاردہ بودند ۔ ہرگاہ توجہ و مہربانی این جانب را نہایتی نباشد ، از آن طرف ہر چہ بگویند و بنویسند ، گنجایش دارد ۔ از شیخ قطب ، اخبارِ طرفہ مسموع می شود ۔ از کیفیتِ حال اعلام دہند تا حقیقت بواقعی مفہوم گردد ۔ حق تعالیٰ ہمگنان را ، توفیقِ پاسِ مراتبِ اخلاص کرامت فرمودہ ، بر جادۂ صدقِ عقیدت مستقیم داراد !

—:o:—

ح ۴

یہ خط اس زمانے کا ہے، جب اورنگ زیب برہان پور میں مقیم تھا۔ برہان پور میں اس کا قیام ۱۵ ربیع الاول ۱۰۶۳ھ سے ۱۳ ذی حج تک رہا۔ سورت سے آنے والے غیر ملکی مہمان جن کو آگرے پہنچنا ہوتا تھا، وہ برہان پور میں سے گزرتے تھے۔

اس خط میں اورنگ زیب، سید محمد جو سادات مدینہ میں سے ہیں، ان کا تعارف سعداللہ خاں سے کراتا ہے۔ حرمین کے رہنے والے مغلیہ دربار میں امداد و اعانت کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ سعداللہ خاں اس زمانے میں دیوانِ اعلیٰ اور دستور الوزرا تھا اور شاہ جہان کا معتمدِ خاص تھا۔

بسعد اللہ خان : خانِ رفیع مکان، سعادت نشان، مشمولِ الطاف و عنایاتِ ظلِ الہی بوده، معلوم نمایند کہ چون دربن ولا، سیادت مآب، سید محمد از سادات مدینۂ طیبہ، علی ساکنہا الصلواۃ والتحیۃ کہ مشہور اند بسادات شلرقم، از ملازمت متعالی کامیاب گشتہ، بقصدِ آستانبوس مقدس روانۂ درگاہِ جہان پناہ شده و اراده دارد کہ بوساطتِ ایشان، از نظرِ انورِ فیوضاتِ بیدریغِ بارگاہِ خلافت، بہره مند گردد۔ یقین کہ آن خانِ والا مکان کہ توفیقِ مراعاتِ این طایفۂ علیہ، بوجہ اتم یافتہ اند، در امداد و اعانتِ او، سعیٔ جمیل، مبذول خواہند داشت، تفقدات و تلطفات خاصِ ما را، شاملِ حالِ خیر مآلِ خویش دانستہ، مشتاقِ صحبتِ کثیر المسرت تصور فرمایند۔

شرح دستخط قدسی

بمقتضای، الدال علی الخیر کفاعلہ، نوشتہ شد۔ از اشتیاق چہ شرح دہد، والسلام۔

—:o:—

ح ۵

بادشاہ نے صوبۂ خاندیس میں اسیر کا قلعہ اورنگ زیب کو جاگیر میں دے دیا تھا ۔ اس خط میں وہ نرسنگھ داس قلعہ دار اسیر کی سفارش کرتا ہے ۔ منصب دار کی جب کسی دوسرے صوبے میں تبدیلی ہوتی تھی تو اس کو نئے صوبے میں جاگیر ملتی تھی ۔ اورنگ زیب سفارش کرتا ہے کہ قلعہ دار کو اس کے وطن موروثی میں جو پرگنہ روات ہے اسی میں جاگیر دی جائے ۔

اس خط میں ''جمعیت موافق ضابطہ در و بست'' کے الفاظ محکمۂ بخشی گری اور دیوانی کی اصطلاحیں ہیں ۔ 'در و بست' کے معنی ہیں کسی علاقے یا محال کو بغیر شرکت غیرے صرف ایک امیر کے نام کر دینا ۔ اورنگ زیب اس زمانے میں صوبہ ہائیں گھاٹ کا صوبیدار تھا ۔ اس صوبے میں خاندیس اور برار بھی شامل تھے ۔

بدستور الوزرا سعداللہ خان بالقابہ : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، مشمولِ الطاف و عنایاتِ اعلیٰ حضرتِ خلافت منزلتِ ظلِ الٰہی بودہ ، معلوم نمایند کہ چون نرسنگھ داس ، قلعہ دارِ آسیر ، خانہ زادِ کار آمدنیٔ درگاہِ جہان پناہ است و ہموارہ با جمعیتِ موافقِ ضابطہ ، بخدماتِ پادشاہی می پردازد و جاگیرہای کہ در وطن داشت ، تغیر شدہ و کیفیتِ حاصلِ جاگیرہایٔ دکن پوشیدہ نیست و وکیلِ او در دربارِ عالمیان مدار ، تلاش می کند کہ پرگنۂ روات ، کہ وطنِ موروثیٔ اوست ، عوضِ محالِ ہندستانِ فیض نشان کہ تغیر شدہ و محالی کہ در دکن بہ تیولِ او (ص : ۱۳۱ ب) مقرر است ، در و بست تنخواہ گردد ، تا از پریشانی برآمدہ ، بجمعیت خدمت می کردہ باشد ۔ یقین کہ آن دستورالوزرا نیز ، در پیش رفتِ مطلبِ او ، اگر ممکن باشد سعی و امداد دریغ نخواہند داشت ۔ مشتاقِ صحبتِ کثیر البہجت تصور نمایند ۔

——:o:——

ح ۶

سعداللہ خان نے ہادی داد خاں اور رشید خاں کے بیٹوں کی سفارش کی ہے ۔ اورنگ زیب وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان کے معاملے میں الطاف و مرحمت سے کام لے گا ۔

بسعدالله خان بالقابه : خانِ سعادت نشانِ بلند مکان ، همواره مشمولِ الطاف و عنایات نا متناهیٔ اعلیٰ حضرت ظلِ الهی بوده ، معلوم نمایند که عرضه داشتِ آن دستورِ وافی خبرت که بتقریبِ سفارشِ یادیداد خان و پسرانِ رشید خان ، ارسال داشته بودند ، از نظرِ خجسته اثر گذشت ۔ امرِ رفیع القدر ، زینتِ صدور می یابد که چون این جماعه را بنده و خانه زاد کارآمدنیٔ با اخلاص تصور فرموده ایم ، پرتوِ عنایت و تربیت از حالِ آنها دریغ نبوده و نیست ۔ بعد ازین روز بروز موادِ توجه و التفات ، دربارهٔ آنها سمتِ ازدیاد خواهد یافت ۔ دربابِ عبدالکریم که بالفعل با یادی داد خان می باشد چیزی بخانِ مذکور نوشته شده ۔ بعد وصولِ جواب آنچه مقرر شود بآن رفیع مکان نگاشته خواهد آمد ، والسلام ۔

—— :o: ——

۷ ح

یہ خط اس مکتوب کے جواب میں ہے جو سعداللہ خان نے اسداللہ خان مرحوم کے بیٹوں کی امداد کے لیے لکھا ہے ۔

بسعدالله خان بالقابه : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، المستغنی عن الالقاب ، مشمولِ الطف و عنایاتِ نامتناهیٔ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الهی بوده ، معلوم نمایند ۔ عرضداشتی که پس از مدتی ارسال داشته بودند ، مطالعهٔ آن ، گلشنِ همیشه بهارِ اختصاص را ، طراوتی تازه بخشید ۔ کلفتِ نایبه ، که در نشاءِ امکان ، از سنوحِ امثالِ آن گزیری نیست ، افزون تر از آنست که بتحریر و تقریر در آید ۔ بیت :

گر بگویم شرحِ آن بیحد شود   مثنوی هفتاد من کاغذ شود

حق تعالیٰ توفیقِ شکیباییٔ عطا کند ۔ در بابِ پسرانِ اسدالله مرحوم که خانه زادِ با اخلاص بود ، وفاتش موجبِ تاسفِ تمام شده ، آنچه از قوه بفعل آمده ، معلومِ آن خانِ بلندِ مکان خواهد گشت ۔ بعد ازین نیز ، تربیت و مرحمت ، از حالِ آنها دریغ نخواهد شد ۔ خاطرِ عزیزِ خود را ازین رهگذر جمع دارند ۔ باوجودِ کثرتِ مشاغل ، گاه گاهی ، بنگارشِ احوالِ

احوالِ خیر مآل می توان پرداخت ۔ اشتیاقِ صحبتِ کثیر البهجت را ، حدی و نهایتی نیست ۔ اسبابِ حصولِ آن باحسن وجهی دست دهاد ! والسلام ۔

——:o:——

ح ۸

عام طور پر دیوان کا کام دستور الوزرا کے سپرد ہوتا تھا ۔ سعداللہ خان نے اورنگ زیب کی تنخواہِ نقدی کی ادائیگی کے لیے جو کوشش کی ہے اس کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ بادشاہ نے ایک منشور کے ذریعے طلب نقدی کے دس کروڑ دام کی رقم خزانہ مالوہ سے ادا کرنے کا حکم صادر کر دیا ہے ۔ خزانہ مالوہ سے ادائیگی کی یہ وجہ تھی کہ صوبہ دکن کی آمدنی بہت کم تھی ۔

مغل منصب داروں کی تنخواہ کا کچھ حصہ جاگیر کی آمدنی سے ملتا تھا اور کچھ خزانے سے نقدی کی صورت میں ۔

بسعداللہ خان بالقابہ : خانِ سعادت نشانِ رفیع مکان ، المستغنی عن الالقاب ، بتوجہاتِ خاص ، اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ اگرچہ خاطرِ عاطر ، از خلوصِ محبت و صداقتِ آن دستورِ واقی خبرتِ تمام درایت جمع است و بیقین می دانیم کہ ایشان (ص : ۱۳۲ الف) زیادہ از انچہ بتصور در آید ، بہبودِ ما را می خواہند ۔ لیکن کیفیتِ حسنِ سعی کہ بتازگی در بابِ تنخواہِ نقدی ، ازان رفیع مکان بظہور رسیدہ ، از عرایضِ وکیلِ دربارِ جہان مدار ، سمتِ وضوح یافتہ ، موجبِ مزید وثوق و اعتماد ، بر صدقِ اخلاصِ صمیمی گردید ۔ 'جزاکم اللہ خیرا' ۔ پیداست کہ در ہر باب ، بمقتضای رسوخِ مودت و ولا ، بہمین وتیرہ ، سعیِ مشکور دریغ نخواہد شد ۔

در جوابِ منشورِ لامع النور ، مشتمل بر عنایتِ دہ کرور دام ، از جملہ طلبِ نقدی از خزانۂ عامرۂ صوبۂ مالوہ ، بدرگاہِ آسمان جاہ ، عرضداشت نمودہ ایم ۔ در وقتِ گذشتنِ آن از نظرِ اقدس ، آگاہ بودہ

سر رشتهٔ خیر اندیشی را از دست نخواهند داد ۔ اشتیاقِ صحبتِ کثیرالبہجت را حدی و نہایتی نیست ۔ اسبابِ حصولِ این امنیت ، بوجہِ مرغوب ، محصل و میسر باد !

شرحِ دستخطِ قدسی نمط

خانِ من جانِ من ! بمقتضای 'من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ' سعیٔ ایشان موجبِ امتنان گردید ۔ مصرع :

چنان کت دل ہمی خواہد ہمی خواہم چنان باشی

والسلام والاکرام ۔

—:O:—

ح ۹

اس خط میں مغل خان کو دکن میں تعینات کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔ تعاعد سے مراد ملازمت سے علیحدہ ہو کر گھر بیٹھنے کے ہیں ۔

بسعد اللہ خان بالقابہ : خانِ رفیع مکانِ سعادت نشان ، مشمولِ الطاف و عنایاتِ اعلیحضرتِ خلافت منزلتِ ظلِ الٰہی بودہ ، معلوم نمایند کہ چون درایںولا از عرضداشتِ امارت پناہ مغل خان ، بوضوح پیوست کہ ظاہرا جاگیرِ او از ممرِ تقاعد و اہمالی کہ بسببِ پریشانی و عدمِ رفاقت باپیشینان در رفتنِ سیاقِ قندہار نمودہ ، تغیر شدہ و احوالش بغایت مختل و ابتر است ، بنابران نظر بخالہ زادیٔ او و عقیدتی کہ با ما دارد نمودہ ، بوکیلِ دربارِجہان مدار ، امر کردیم کہ اگر موصی الیہ راضی باشد ، بوساطتِ آن خانِ والا مکان ، دربارۂ او ، بمسامعِ جاہ و جلال برساند تا بصوبۂ دکن تعین شدہ از حجاب برآید ۔ یقین کہ ایشان نیز ، اختلالِ احوالِ مشار'' الیہ را ملحوظِ نظر داشتہ ، در اصلاحِ کارِ او توجہ خواہند نمود ۔ مارا در یادِ خود دانستہ ، ہموارہ مترصدِ وصولِ اخبارِ بہجت آثار شناسند ۔ والسلام

—:O:—

ح ۱۰

یہ مکتوب بھی برہانپور کے قیام کے زمانے کا ہے۔ میر نصیر جو بادشاہ کی طرف سے برہان پور میں کارخانۂ شاہی کا داروغہ تھا۔ اس کا تذکرہ ان عرضداشتوں میں بھی ہو چکا ہے جو شاہجہان کے نام ہیں۔ اس نے شکایت کی ہے کہ اورنگ زیب جو اس زمانے میں صوبیدار دکن تھا، کارخانۂ شاہی کے لیے اچھا سوت مہیا کرنے میں تغافل کرتا ہے۔ قصبہ دھریکا جہاں اچھا سوت بنتا تھا اورنگ زیب کی جاگیر میں تھا اور میر نصیر کے کہنے کا مطلب یہ تھا کہ اس قصبے کا اچھا سوت اورنگ زیب کے اس ذاتی کارخانہ میں استعمال کیا جاتا ہے جو برہان پور میں قائم ہے۔ بادشاہ نے اس کے کہنے کا یقین کر لیا ہے۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس کا صحیح علاج یہ ہے کہ قصبہ دھریکا کو میری جاگیر سے نکال کر خالصہ شریف میں شامل کر دیا جائے تاکہ اس کا انصرام اورنگ زیب کے ذاتی ملازمین کے ذمے نہ ہو۔ وہ اس بات پر بھی تیار ہے کہ برہان پور میں اپنے ذاتی کارخانے کو بند کر دے۔ خالصہ شریف کی زمینوں کا انتظام صوبائی کی بجائے مرکزی حکومت کے دیوانِ خالصہ کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔

بدستورِ وزرایٔ دوران سعد اللہ خان : خانِ رفیع مکانِ سعادت نشان، المستغنی عن الالقاب، مشمولِ الطاف و عنایاتِ لامتناہیِ اعلیحضرت ظلِ الٰہی بوده، معلوم نمایند۔ عریضۂ الاخلاصی کہ بموجبِ حکمِ اشرفِ اقدسِ اعلیٰ بگرامی خدمتِ سلطانی، ارسال داشتہ بودند، مشتمل بود برآنکہ میر نصیر داروغۂ کارخانۂ برہانپور، بدرگاہ جہان پناہ معروض داشتہ کہ متصدیانِ سرکار عالی، در سرانجامِ ضروریاتِ کارخانۂ مزبور از ریسمان وغیره، مداہنہ و تغافل روا داشتہ اند۔ بر تقدیرِ صدقِ معروضِ او (ص ۱۳۳ ب) وقوعِ این معنی بسیار نازیبا و بد نما ست، تدارک و تلافی نموده چنان مقرر باید ساخت کہ دیگر در این باب تساہل نرود، رسیده، عزِ مطالعۂ قدسی دریافت۔

بران دستورِ واقف خبرت پوشیده نماند کہ تصدیقِ مقدماتِ معروضۂ موصول الیہ و تصورِ وقوعِ مداہنہ و تغافل، در تقدیمِ خدماتِ مرجوعۂ

پادشاہی ، از متصدیان سرکار نامدار ، بغایت مستبعد نمود - ہر گاہ در پیشگاہ خلافت چنین قرار یافتہ باشد کہ ہر کس ہرچہ بنویسد و بگوید ، در حق ملازمان ما باور شود ، و بدین عنوان ، باز خواست آن میرفتہ باشد - ازین جانب ، گفتن و نوشتن در این وادی لطف ندارد - ہمہ حال چون سوت اول در قصبۂ دہریکا ہم می رسد و تا آن قصبہ درتیول وکلای ماست ، این گفتگو آخر شدنی نیست و داروغۂ کارخانہ کہ در حضور پر نور ، مفتریات خود را رایج دانستہ ، ازین خبری درنگذشتہ ، ہمہ وقت مقدمۂ ریسمان را آب و تاب دادہ وبدان تقریب سزخرفات دیگر برہم بافتہ ، طبع مبارک پیر و مرشد حقیقی را مکدر خواہد ساخت -

بنا بران ، آن دستور کافی درایت ، بعرض مقدس برسانند کہ اگر حکم شود قصبۂ مذکورہ را داخل خالصۂ شریفہ نمودہ ، بدیوان پایان کہات بسپاریم و عوض آن جای دیگر بگیریم تا سرانجام ضروریات کارخانہ ، موافق خواہش داروغہ بفعل آمدہ ، راہ کذب وافترای او مسدود گردد - بلکہ اگر مرضی خاطر ملکوت ناظر بودہ باشد کارخانۂ سرکار خودرا نیز کہ محض برای آن برپاست کہ شاید چیزی قابل پذیرای نظر اقدس در آنجا تمام شود موقوف سازیم - یقین کہ آن رفیع مکان این معنی را بمسامع جلال خواہید رسانید ، والسلام

—:o:—

ح ۱۱

اس خط میں اضافے سے مراد منصب اور تنخواہ میں ترقی ہے -
منصب میں اضافہ ہوتا تھا تو اضافے کے مطابق منصب دار کو مزید جاگیر بھی عطا کی جاتی تھی - اکثر منصب داروں کی کوشش یہی ہوتی تھی کہ انھیں ان کے وطن میں ہی جاگیر ملے - اجمیری سنگھ کو جو حیات سنگھ کا چچا ہے اضافہ کے ملنے میں راجور کے علاقے میں ایک محال تپہ کاسل ملا ہے - اورنگ زیب کے خیال میں یہ محال ہمیشہ سے حیات سنگھ کی زمینداری میں رہی ہے اور موروثی یا غیر عملی ہے - اورنگ زیب کا مشورہ ہے کہ اجمیری سنگھ کو اس کا اضافہ کسی عملی محال کی صورت میں دیا جائے -

بدستورِ وزرایٔ دوران سعد الله خان : خانِ رفیع مکان ، سعادت نشان ، المستغنی عنِ الالقاب ، مشمولِ عنایاتِ نامتناهیٔ اعلیحضرتِ ظلِ الٰہی بوده معلوم نمایند ـ عریضهٔ الاخلاصی که از رویٔ نہایتِ اختصاص ، در جوابِ نشانِ عالی شان نگارش یافته بود ، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده ، بہجت افزایٔ خاطرِ عاطر گردید ـ پسرانِ میر رضی انصاری چون بتازگیٔ اضافهٔ خوب ، از درگاهِ جہان پناه یافته اند ، بعد از چندگاه ، توجهٔ والایٔ سلطانی بحالِ آنہا مبذول خواهد شد ـ حقیقتِ عنایتِ علم و نقاره به ہادی داد خان و اضافهٔ پانصد سوار بالہام الله ، حسب الالتماسِ عالی ، یقین که معلومِ آن دستورِ واقی خبرت شده خواهد بود ـ مقتضایٔ یگانگی و یکجہتی آن ست که بہمین وتیره بارسالِ عرایض و عرضِ مطالبِ حدیقهٔ (ص : ۱۳۳ ل) ہمیشه بہارِ اخلاص را طراوت می بخشیده باشند ـ

شرحِ دستخطِ قدسی نمط

بران خانِ رفیع مکان پوشیده نماند که چون درین ولا ، بعدِ تحریر این نشانِ والا شان ، از عرضداشتِ وکیلِ دربارِ جہان مدار معلوم شد که ظاہرا اجمیری سنیہها ، عمویٔ صلبی زبدة الاقران موءل الیه بدرگاهِ معلی آمده و خود را زمیندارِ قدیم آنجا وا نموده و تپه کابل وغیره از مضافاتِ راجہورکه عملی نیست و ہمیشه داخلِ زمینداریٔ حیات سنیہه بوده، در وجهِ اضافهٔ او مرحمت گشته ـ بنابران نگاشته می شود که چون زمینداریٔ آنجا موروثیٔ حیات سنیہه مزبور است و تقصیری ازو سرنزده ، اگر اورا باضافهٔ سرفراز فرموده آن تپه جات غیر عملی را ، به تنخواه مقرر سازند ، موجبِ انتظامِ احوالِ مشار الیه و توابعِ او خواهد بود ـ

———:o:———

۱ـ سیهٔه ـ یه لفظ اصل میں سنیہه (سنگھ) ہے ـ

۲ـ زمینداران

ح ۱۲

اس خط میں مرشد قلی خان کو دیوان صوبہ دکن بنانے کی سفارش کی گئی ہے - اروِن (Irvine) کی رائے میں جاگیر دہ ماہہ یا جاگیر پنج ماہہ سے یہ مراد ہے کہ منصب داروں کو پورے بارہ ماہ کی تنخواہ نہیں ملتی تھی بلکہ دس ماہ یا پانچ ماہ کی تنخواہ ملتی تھی اور اسے پورے سال کی تنخواہ شمار کر لیا جاتا تھا -

دیوانی اور محکمۂ بخشی گری کی ان اصطلاحات پر مزید تحقیق کی ضرورت ہے - سہ بندی سے مراد لگان جمع کرنے کے تین طریقے تھے جن کو مرشد قلی خان صوبائی دیوان نے رائج کیا تھا - اس نے بٹائی کے طریقے پر زیادہ زور دیا تھا - چونکہ اس طریقے سے اجناس کو جمع کرنے میں بہت خرچ ہو جاتا تھا ، اس لیے اس خرچ کو جاگیر کی آمدنی میں سے وضع کر لیا جاتا تھا - دکن کے لیے نیا ضابطہ تجویز کیا گیا تھا ، جس کے مطابق ہر منصب دار کو منصب کے مطابق سواروں کی جتنی تعداد رکھنی پڑتی تھی ، اس میں دس اور سترہ کی نسبت سے اضافہ کر دیا گیا تھا - یعنی اب اسے $\frac{۷}{۱۰}$ گنی تعداد رکھنا ہوگی -

بدستور وزرای دوران سعد الله خان : معلوم نمایند کہ حقیقتِ شایستگی و حسنِ خدمتِ وزارت مرتبتِ مرشد قلی خان ، بران دستور الوزرا پوشیدہ نیست - در آن ہنگام کہ در حضورِ پرنورِ سعادت پذیر بود و بمنصبِ ہزاری ذات و چہار صد سوار ، امتیاز داشت ، جاگیرِ او ، در ہندوستانِ فیض نشان از دہ ماہہ کمتر نبود و در این ولا کہ بخدمتِ دیوانیٔ ولایتِ بالای کہات ، فرقِ افتخار برافراختہ و اصلِ اضافہ بمنصبِ ہزار و پانصدی ذات و پانصد سوار گشتہ ، جاگیرِ او در دکن بعدِ وضعِ خرجِ سہ بندی ، پنجاہہ بیش نیست و ہر سال اورا مبلغی کلی زیادہ از یافت ، سا ان باید نمود تا دخل و خرج مساوی شود و مع ہذا ، بضابطۂ جدید ، جمعیت را

۱- 'و' زاید ہے -

ده هفده افزون تر از سابق نگاه باید داشت و سوای آن اخراجات دیگر نیز بتقریب پرداخت چنین خدمتی عمده روی می دہد ۔

ازانجا که مارا در باب این قسم بندہا ، بدرگاہ جہان پناہ معروض داشتن و التماس نمودن مصلحت نیست ، اگر آن بلند مکان ،کیفیت احوال موسیٰ الیہ را ، بمسامع جلال رسالیدہ در وادی پرداخت او کہ بندۂ کارآمدنی ست ، سعی نمایند ، گنجایش خواہد داشت و بسیار بموقع خواہد بود ۔ توجہات خاص را ، دربارۂ خویش روز افزون انگاشتہ ، مشتاق شناسند ۔

—:o:—

ح ۱۳

اس میں دھندیرہ کے زمیندار اندرمن کی سفارش کی گئی ہے ، جو عتاب شاہی میں آ گیا ہے اور پچھلے بیس سال سے محبوس ہے ۔ اس کا تذکرہ اورنگ زیب نے اس عرضداشت میں بھی کیا ہے ، جو اس نے شاہجہان کو بھیجی تھی ۔ اندرمن نے پچاس ہزار روپیہ سالانہ پیشکش دینا قبول کیا ہے لیکن بادشاہ نے اس کے ساتھ قبول اسلام کی شرط بھی لگا دی ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس صورت میں جب اس کا علاقہ دوسروں کو بطور وطن جاگیر میں عطا ہو چکا ہے ، مسلمان ہو کر وہ وطن واپس بھی نہیں جا سکتا ۔ اس لیے اس حالت میں اس کے لیے پیشکش کی ادائگی ممکن نہیں ۔

یہ خط ہندوؤں کے معاملے میں اس کی انصاف پسندی کی ایک اچھی مثال ہے ۔ کہتا ہے کہ اگر اس پر اسلام قبول کرنے کی پابندی نہ لگائی جائے تو وہ زر پیشکش بھی جمع کر سکتا ہے اور اس کے لیے ضامن بھی مہیا کر سکتا ہے ۔ لیکن بادشاہ نے اورنگ زیب کی تجویز کو قبول نہیں کیا اور اندرمن برابر محبوس رہا۔ جب اورنگ زیب جنگ برادران کے لیے روانہ ہوا ، تب اس نے اس کو رہا کرکے اعلیٰ منصب پر فائز کیا ۔

بدستور وزرای سعد اللہ خان : خان رفیع مکان سعادت نشان ،

المستغنی عن الالقاب ، مشمول الطاف و عنایات ناستناهی اعلیحضرت ظل الٰهی بوده ، مشتاق شناسند ـ عرضداشتی که حسب الحکم الاعلی در باب اندرمن زمیندار دهندهره ارسال داشته بودید ، بعز مطالعهٔ عالی رسیده ، مضمون آن بوضوح انجامید ـ بران دستور واقی خبرت پوشیده نماندکه آنچه دربارهٔ زمیندار مذکور بخاطر (ص : ۱۳۳ ب) ملکوت ناظر پیر و مرشد حقیقی پرتو انداخته ، هرچند صلاح و صواب است لیکن چون او از مدت بیست سال محبوس زندان مکافات بوده ، بقوت الیوم محتاج است و مبلغ پنجاه هزار روپیه پیشکش ، باعتماد برهمنان و مهاجنان قبول نموده ـ در صورتی که سعادت اسلام دریافته ، از کیش خود برگردد ، وجه پیشکش را چگونه سرانجام می تواند کرد ـ

و مع هذا هرگاه یکی از بندهای معتمد پادشاهی را ضامن داده ، تعهد می نموده باشد که بوطن مالوف خود که از مدتی دراز از دست او برآمده ، بجاگیر بندهای عمدهٔ درگاه جهان پناه درآمده و بطریق وطن عنایت شده رجوع نکند و داخل تعیناتیان صوبهٔ دکن گردیده ، همیشه حاضر باشد ، بازگشت او بموطن اصلی خویش چه احتمال دارد و چه قسم صورت توان بست ـ اگر رهای او مشروط بقبول اسلام نباشد ، خاطر از ضامن و سرانجام زرپیشکش جمع می توان کرد و الا بقیهٔ عمر را در حبس بسر خواهد برد ـ آن دستور الوزرا ، این مراتب را بطریق شایسته بعرض مقدس رسانیده ، نوعی که حکم ارفع اشرف صدور یابد برنگارند ، تا مطابق آن بعمل آید ـ والسلام ـ

شرح دستخط قدسی نمط

عریضهٔ که از روی فرط صداقت بتازگی مرقوم بود ، بعد تحریر این نشان ، بهجت بر بهجت افزود ـ خاطر عاطر نوعی که باید از محبت صمیمی آن والا مرتبت مطمئن است ـ جنس غریب و نفیس ، هرگاه برسد حصهٔ ما خواهند فرستاد ـ

—:o:—

ح ۱۴

محمد عاقل اورنگ زیب کی سرکار میں ملازم تھا مگر کسی وجہ سے بد دل ہو کر آگرے جا رہا ہے ۔ اس کے باوجود اورنگ زیب اس کی سپاہ گری کی تعریف کرتا ہے اور سعداللہ خان سے اس کی سفارش کرتا ہے ۔

بسعداللہ خان : معلوم نمایند کہ شجاعت شعار محمد عاقل ، چند گاہ در سلکِ ملازمانِ سرکارِ ما انتظام داشت و با آنکہ بمقتضای وقت ، پرتوِ رعایت ، بر حالِ او می تافت ، چون بعض توقعاتِ دورازکارِ او ، از قوہ بفعل نیامد ، رخصت گرفتہ ، روانۂ درگاہِ جہانَ پناہ گردیدہ ۔ ازانجا کہ سپاہ گریٔ او مشہور است اگر بسعیِ آن قدوۂ وزرای زمان ، از راہگزرِ بی روزگاری پریشانی نکشد ، گنجایش خواہد داشت ، والسلام ۔

—:o:—

ح ۱۵

اس خط میں وہ ایک منصب دار سعداللہ خان کی وفات پر سفارش کرتا ہے کہ اس کی جاگیر اس کے بھائی الہام اللہ کو منتقل کر دی جائے تاکہ اس خاندان کی جمعیت یعنی سواروں کی جماعت متفرق نہ ہو ۔

اورنگ زیب اصولی طور پر جاگیر کے عطا کرنے میں محال درو بست کا قائل ہے ۔ یعنی ایک محال میں کئی ایک شرکا کو پسند نہیں کرتا ۔ اس کا مشورہ ہے کہ یہ محال درو بست الہام اللہ کے نام مقرر کر دی جائے ۔ آدابِ عالمگیری میں منصب داروں کی امداد کی سفارش میں اور بھی بہت سے خطوط موجود ہیں ۔

بسعداللہ خان بالقابہ : خانِ رفیع مکانِ سعادت نشان ، المستغنی عنِ الالقاب ، مشمولِ مراحم و عنایتِ نامتناہیٔ اعلیحضرت ظلِ الٰہی بودہ معلوم نمایند کہ چون اسد اللہ ولد رشید خان درین ولا وفات یافتہ و

الهام الله برادر او که بخدمت قلعهٔ چانداور وغیره سرفرازی دارد و اختتام و سرانجام ذخیره و مرمت آن قلاع نیز بعهدهٔ اوست ـ خانه زاد کار طلب درگاه جهان پناه است و جمعیت اسد الله را که نوکران قدیم پدر او بودند ـ دلاسا نموده می خواهد که آنها متفرق نشوند ـ بنابران اگر بسعی جمیل آن دستور الوزرا ، حقیقت شایستگیٔ موهی الیه (ص : ۱۳۴ ا) بعرض مقدس رسیده ، از پیشگاه خلافت اضافه باو مرحمت گردد ، تا از عهدهٔ این مردم تواند برآمد و جمعیت برادرش پراگنده نشود بسیار بموقع خواهد بود ـ ازانجا که پرگنهٔ مهر آباد از مدتی برشید خان متوفی مقرر بوده و بعد وفات او بهمان دستور ، بتصرف اسدالله خان و الهام الله بود و در اینوقت یحتمل که حصهٔ اسدالله ازان پرگنه بدیگری تن شود و دربن صورت چون پرگنهٔ مذکور جنسی است شاید صحبت شرکاء برار لکند ـ در این باب اگر مناسب دانند سعی خواهند نمود ، تا پرگنهٔ مسطور دروبست بجاگیر الهام الله و پسران اسدالله مقرر گردد ـ یقین که این مقدمات ، بحسن سعیٔ آن والا مکان ، منبع الشان ، صورت شایسته خواهد یافت ـ توجهات خاص ما را ، شامل حال فرخنده مآل خویش شناسند ، والسلام ـ

—:o:—

ح ۱۶

اورنگ زیب اپنی سرکار میں دیوانی اور حساب کتاب کے معاملات میں ہندوؤں کو خاص طور پر ملازم رکھتا تھا ـ اس خط میں وہ مد سودن نام اپنے ایک ملازم کو سعداللہ خان کے پاس بھیج رہا ہے تاکہ اورنگ زیب کی طلب تنخواہ اور اس کے خلاف حکومت کی طرف سے مطالبات کی تحقیق کرے ـ طلب سے مراد وہ رقم ہے جو منصب دارکو حکومت سے لینا ہوتی تھی اور مطالبہ حکومت کی وہ رقم ہے جو منصب دار کے ذمہ نکلتی تھی ـ ان دونوں مدوں کا حساب کرنے کے بعد محکمۂ دیوان سے جس کا نگران سعداللہ خان تھا ـ دیوانی محکمے کے اس ماتحت دفتر کو جو صوبۂ دکن میں قائم تھا ؛

تنخواہ کی سند کا اجرا کیا جاتا تھا جس کی بنا پر منصب دار کو باقی رقم کی ادائیگی ہو جاتی تھی ۔

بدستور وزرای سعداللہ خان : معلوم نمایند کہ چون محرران دفاتر حضور پرنور ، مبلغی بصیغہ مطالبہ بنام وکلای سرکار نامدار برآوردہ ، ہمہ وقت گفتگوی آن را ، بمیان دارند ، بدین تقریب ، طلب حساب سرکار فیض آثار موقوف ماندہ ، بنابران درین ولا پرتو توجہ بر تفتیح این مطلب انداختہ ، مدسودن ملازم آستان عالی را تعین فرمودیم کہ نزد آن دستور الوزرا رسیدہ ، باتفاق محرران دفاتر ہمایون ، مطالبہ سرکار گردون مدار و طلب واجبی سرکار نامدار ما را فہمیدہ ، مشخص سازد ۔ یقین کہ آن عالی مکان در این باب جد موفورہ بظہور آوردہ ، نویسندہ ہا را تاکید خواہند نمود کہ بی تعلل و اسہال ، بتحقیق این مقدمہ پرداختہ بزودی صورت دہند و مطالبات حسابی را از جملہ طلب سرکار گرامی ما مجری داشتہ تتمہ کہ برآید ، سند تنخواہ آنرا بدیوانیان صوبہ دکن بفرستند ۔ مطابق آن وجہ طلب بوصول رسد ۔ پیداست کہ دراینوادی اہتمام تمام ، بعمل خواہد آمد ۔ مشتاق شناسند ، والسلام ۔

——:o:——

ح ۱۷

اس خط میں ایک خانہ زاد سیف الدین کی دکن میں تعیناتی کی سفارش کی گئی ہے ۔

بسعد اللہ خان : معلوم نمایند کہ چون سیف الدین ولد تربیت خان ، خانہ زاد کارآمدنی درگاہ جہان پناہ است و بمقتضای عقیدت و اخلاص کہ نسبت بجناب عالی دارد ، میخواہد کہ تعین این صوبہ بودہ در گرامی خدمت ما ، بسر برد و درین جا خدماتی کہ بامثال او توان فرمود ، بسیار رو می دہد ۔ بنابران اگر آن بلند مکان ، در ہنگام تنگ ، بعنوانی کہ مناسب دانند ، درین باب بمسامع جاہ و جلال رسانیدہ ، موسی الیہ را تعین این صوبہ نمایند ، گنجایش دارد ۔ یقین کہ در وقوع این مقدمہ ،

بطریق لایق سعی مبذول خواہد گشت ۔ اشتیاقِ صحبت را حدی و نہایتی (ص : ۱۳۴ ب) نیست ، بوجہِ احسن دست دہاد ، والسلام ۔

—:o:—

ح ۱۸

اس خط میں اورنگ زیب حافظ محمد امین کے وجہ یومیہ یا روزینہ کی سفارش کرتا ہے ۔ مغلیہ دور میں طلبا اور علما کو امداد اکثر روزینہ کی شکل میں دی جاتی تھی ۔ جو عام طور پر صوبے کے صدر یا ناظم اوقاف کی منظوری کے بعد دی جاتی تھی ۔

بدستورِ وزرای سعداللہ خان : خانِ بلند مکان ، رفیع الشان ، المستغنی عن الالقاب ، مشمولِ مراحم و عنایاتِ نامتناہی اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی معلوم نمایند کہ حافظ محمد امین از منسوبانِ درگاہ است و آن دستورالوزرا نیز ، احوالِ مومیٰ الیہ را بواجبی می دانند ۔ ظاہرا قبل ازین مبلغ یک روپیہ از خزانۂ عامرۂ کشمیرِ بی نظیر ، در وجہِ یومیۂ او مقرر بود و ثانی الحال کہ رایاتِ عالیاتِ خلافت ، سایۂ میمنت و کرامت ، بر ساحتِ آن خطۂ دلکشا انداخت ، از روزیانۂ حافظِ مذکور نصف بحال ماند ۔ ازانجا کہ نصف روپیہ ، بضروریاتِ امرِ معیشتِ او و توابعِ کثیر وافی نیست ، اگر آن خانِ والا مکان کہ توفیقِ خیرات یافتہ اند ، سعی نمایند کہ یومیۂ مشار" الیہ بدستورِ سابق مقرر شود و حافظ محمد علی برادرِ حافظ مذکور کہ با او ہمراہ است و کسبِ بعضِ مراتب علمی نمودہ ، موافقِ حالتِ خود ، در سلکِ بندہای درگاہِ خلایق پناہ ، شرفِ انسلاک حاصل کند ، بموقع خواہد بود ۔ یقین کہ در این باب سعیٔ جمیل مصروف خواہد گشت ۔ توجہاتِ خاصِ ما را ، شاملِ حالِ خویش تصور نمودہ مشتاق شناسند ، والسلام ۔

—:o:—

ح ۱۹

اس دور میں، اگر کسی علاقے میں چوری یا سینہ زوری کا واقعہ ہو جاتا تھا تو اگر یہ واقعہ خالصہ شریف یعنی سرکاری علاقے میں ہوتا تھا تو فوجدار سے ، اور اگر کسی کی جاگیر میں ہوتا تھا تو اس جاگیردار سے باز پرس کی جاتی تھی ۔ پرتاپ کراسیہ نے رات کو چند گاڑیوں کو لوٹ لیا تھا ۔ اس کے بارے میں ایک تو اس کے علاقے کے جاگیردار سے باز پرس کی گئی اور اس کے علاوہ 'برائے مزید احتیاط' ان پرگنوں کے فوجداروں سے بھی کی گئی ۔ اس کے بعد اس کا خاطر خواہ انتظام کر دیا گیا ۔

ایسے واقعہ کی اطلاع بالراست علاقے کے واقعہ نگار کی معرفت بھی دربار میں پہنچتی تھی ۔ اس واقعہ کے بارے میں بھی واقعہ نگار نے سعد اللہ خان کو اطلاع دی ہے ۔

بدستور وزرای سعداللہ خان : معلوم نمایند کہ ہژدہم شہر ذیقعدہ ضداشتی کہ در جواب نشان عالی ارسال داشتہ بودند ، بمطالعہ درآمدہ ، دمہ دست اندازی پرتاپ کراسیہ تپہ سندکھیر کہ از وقایع این وبہ ، بمسامع حقایق مجامع رسیدہ ، سمت وضوح گرفت ۔ بران دستور ی خبرت مستور نماند کہ این مقدمہ در عمل سزاوار خان ، جاگیردار لطانپور و ندربار بوقوع آمدہ بود و در ہمان ایام از خان موصی الیہ باز واست آن رفتہ ، و او چنین معروض داشتہ کہ شبی دو سہ ارابہ بموضع ول سیدانہ فرود آمدہ بود و چندی از دزدان بقصد دست انداز آمدہ بدند ، چوکیداران او خبردار شدہ با آن گروہ مخذول در آویختند و معی را از آنہا زخمی ساختند و دو کس ازین مردم نیز زخم برداشتہ ، لذاشتند کہ چیزی از متاع ازانہا ، بغارت رود ، و چون شب تاریک د ، آن طایفہ بی طاقت ، گریختہ بجنگل در آمدند ۔ تغیر او برای مزید تیاط ۔ روشن بیگ خواف ملازم سرکار نامدار را کہ فوجدار آن پرگنات ت امر شدہ بود کہ در استیصال پرتاب مذکور و بدست آوردن ذولانی کہ مرتکب این عمل نا شایستہ گردیدہ اند ، مساعی لیکو بظہور رد ۔ موصی الیہ بتلاش بسیار سرجن نام برادر (ص : ۱۳۵ ل) زن

پرتاب مزبور را با پنج راجپوت دیگر که با او بودند ، بجهنم واصل ساخته ، مادر او را با بردهایش که مدار علیه او بود، دستگیر نمود ـ چون پرتاب مخذول ، از واهمه ، خود را بکوه و جنگل قلب دور دست کشیده ، تنبیه او بروقت دیگر موقوف داشته ـ

در این ولا از خلاصهٔ مخلصان ، محمد طاہر بوضوح پیوست که او از افعال ذمیمهٔ خویش نادم گشته ، می خواہد بیاید ـ اگر آمد ، جانی خواہد برد و الا انشاء اللہ تعالیٰ ، مستاصل خواہد گردید ـ یقین که کیفیت این مقدمه را ، بتفصیلی که نگارش یافته ، بعرض مقدس خواہند رسانید ـ

—— ۱۰۱ ——

ح ۲۰

یہ خط اورنگ زیب کے وفادار خادم نصیری خان کے بارے میں ہے ـ اورنگ زیب نے سفارش کی ہے کہ اسے صوبہ دکن میں تعین کر دیا جائے ـ آگے چل کر نصیری خان نے مختلف جنگوں میں اورنگ زیب کے لیے بہت قابل قدر خدمات انجام دیں ـ سعد اللہ خان کو لکھنا ہے کہ اس کا معاملہ ایسے طریقے پر پیش کریں کہ سازش پر محمول نہ ہو ـ

بدستور وزرای سعد اللہ خان : خان رفیع مکان سعادت نشان ، مشمول الطاف و اعطاف نامتناہی اعلی حضرت ظل الہی بوده ، معلوم نمایند که حقیقت خاله زادی و کارطلبی سیادت و نجابت مرتبت نصیرخان و کیفیت اخلاص و عقیدت او که نسبت بجناب عالی دارد یقین که بران دستور الوزرا پوشیده نخواہد بود ـ ازانجا که بسبب تواتر یساق قندہار ، تفرقهٔ بسیار بحال او راه یافته و مع ہذا از التفات سردار لشکر اطمینانی ندارد ، خواہش آن نموده که بتقریب خدمتی این صوب تعین گردد ، تاہم از کشاکش یساق وارہد و ہم از آسیب معاندان ایمن شود ـ چنانچه این معنی از مکتوب او که بآن رفیع مکان نگاشته ، نیز سمت وضوح خواہد یافت ـ چون خانه زاد کارآمدنی با اخلاص است و بوسیلهٔ بعض خدمات ، از

حراستِ قلاع و غیر آن ، درین صوبه می تواند بود ، اگر آن دستورِ واف خبرت ، مناسب دانسته ، در انجاحِ مطلبِ او ، بعنوانی که موجبِ گرانیٔ طبعِ مقدس نگردد و محمول بر سازش نشود ، سعی نمایند ، گنجایش دارد - تلطفات و تفقدات خاصِ سلطانی را ، دربارهٔ خویش ، بمرتبهٔ اقصیٰ تصور نموده ، مشتاق شناسند ، والسلام -

شرحِ دستخط قدسی نمط

خانِ من، اگر مناسب دانند ، توجه در این دریغ ندارند - آمدیم براظهارِ اشتیاقِ صحبتِ وافی بهجت‌که تحصیلِ حاصل است - الله تعالیٰ بخوبترین وجهی ، در اسرعِ زمان و اقربِ آوان روزی کناد ، والسلام علیکم و علی من لدیکم -

—:o:—

ج ۲۱

سعد اللہ خان کے بچے کی وفات ہوگئی ہے - یہ خط اس کی تعزیت میں لکھا گیا ہے -

بدستورِ وزرایٔ دوران ، سعد الله خانْ : خانِ سعادت نشان - رفیع مکان ، همواره مشمول عنایاتِ نامتناهیٔ اعلیحضرتِ ظلِ الٰهی بوده ، معلوم نمایند که دراینولا ، از عرضداشتِ وکیلِ دربارِ معلیٰ ، خبرِ کلفت اثر سانحهٔ ناگزیرِ پسرِ دو سالهٔ ایشان بمسامعِ اقبال رسیده - خاطرِ دریا مقاطرِ سلطانی را ، بغایت متاثر ساخت و موجبِ افسوس گشت . ازانجا که در امثالِ این قضایا که محض تقدیرِ ایزد تعالیٰ است بجز صبر و شکیبای (ص : ۱۳۵ ب) چاره نیست - یقین که آن دستورِ وافی خبرت که این مراتب را بهتر از همگنان می دانند ، بقضایٔ حاکمِ علی الاطلاق راضی وخور سند بوده ، حزن و اندوه را بخاطرِ خود راه نخواهند داد - بیت

آفریده چه کند گر نکشد بارِ قضا کافرینش همه در سلسلهٔ قدرتِ اوست

حق جل شانهٗ ، اجرِ مصیبت ، کرامت کناد ، والسلام

—:o:—

ج ۲۲

یہ خط جھبلا قانونگو بلدۂ بہار کے بارے میں ہے۔ اس نے رسول کریم کی شان میں دریدہ دہنی سے کام لیا تھا اور اس کے بدلے میں اسے قتل کی سزا دی گئی۔ جھبلا کو میر عدل اور مفتی کے فیصلے پر سزا دی گئی تھی۔ اس فیصلے کے خلاف اس کے عزیزوں نے بادشاہ کی خدمت میں استغاثہ دائر کیا ہے۔ اس خط میں اورنگ زیب نے اپنے استاد ملا موہن کا ذکر کیا ہے جو بہار کے رہنے والے تھے۔ اس زمانے میں بہار کا میر عدل ان کا بھتیجا تھا اور ان کے پاس خاطر سے ہی اورنگ زیب نے میر عدل کے لیے سفارش کا یہ خط لکھا ہے۔

بسعد اللہ خان: معلوم نمایند کہ چھبیلا نام زنار دار قانونگوی سایر بلدۂ بہار کہ از شقاوت ابدی بجناب نبوت[1] مآب سرور کائنات، مفخر موجودات، علیہ و علی آلہ اکمل الصلوٰۃ و التسلیمات، نا سزا بزبان آوردہ بود و بعد از تحقیق و ثبوت این معنی، حسب الحکم الا قدس، ذوالفقار خان و دیگر متصدیان آنجا اورا بہ تیغ سیاست کہ مقتضای عدالت است، بدارالبوار فرستادہ، عرصہ آن دیار را، از لوث وجود ناپاک او پاک ساختہ اند۔ یقین کہ بتفصیل، معلوم آن دستور بلند مکان خواہد بود۔

چون درین ولا، فضایل و کمالات دستگاہ، استادی ملا موہن[2]، کہ رابطہ جلیلہ ایشان بخدمت عالی، برآن خان وافی خبرت پوشیدہ نیست، معروض داشتہ کہ جمعی از برادران آن بدکیش مردود، از روی تعصبی کہ شیمہ دوار اشرار است، برشیخ محمد عالی میر عدل، برادر زادۂ مشار" الیہ و شیخ عبدالمعین مفتی صوبہ، بدرگاہ معدلت بارگاہ، داد خواہ شدہ اند۔ بنابران مجدداً آن رفیع مکان را، ازین مقدمہ آگاہ ساختیم۔ ازانجا کہ سعی در اعلای مراسم دین متین افضل المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام،

۱۔ نبوت

۲۔ ملاموہن

بر جمیع مسلمین بقدرِ مقدر واجب است و حمایتِ علمای اسلام، در تنفیذِ احکامِ شرعیه بر سلاطین و اوامر لازم - پیداست که در این باب بیشتر از همگنان اہتمام نموده ، راهِ استغاثهٔ آن گروهِ ضلال را ، مسدود خواهند ساخت و همگی قصد ، بر حفظِ عرضِ متکفلانِ نوامیسِ دینیه خواهند گماشت وفقنا الله و ایاکم لما یحب و یرضی - والسلام علی من اتبع الهدیٰ -

——:o:——

ح ۲۳

سعد الله خان نے دو فرامین شاہی اپنے دو خاص ملازمین کے ہاتھ بھیجے ہیں جو اورنگ زیب کو ۲۰ جمادی الاول ۱۰۶۶ ھ کو حیدر آباد میں ملے - یہ وہ زمانہ ہے جب اورنگ زیب مہم گولکنڈہ کے دوران ، شہزادہ محمد سلطان کے عقب میں خود فوج لے کر وہاں پہنچا تھا -

بدستور وزرای دوران سعد الله خان : معلوم نمایند که خواجه محمد سعید و شیخ محمود، ملازمان آن دستورِ الوزرایٔ دوران ، با دو فرمان والاشان ، که یکی بنامِ سیادت و نجابت مرتبت میر محمد سعید میر جمله و دیگری بنامِ قاضی عارف صادر شده بود ، بیستم شهر جمادی الاولیٰ ، بحیدر آباد رسیده ، بعزِ ملازمتِ عالی فایز گردیدند - پوشیده نماند که چون فرامین مسطوره پانزدهمِ ربیع الثانی پیش از وصولِ عرضداشتی که دوازدهم آن ماه ، مشتمل بر مقدمهٔ تحصنِ قطب الملک، در قلعه و محاربهٔ لشکرِ نکبت افزای او، با افواجِ قاهره که در رکابِ فرزند عزیزِ سعادت مند ، محمد سلطان برسم منقلاتعین شده بودند، بدرگاه (ص:۱۳۶ الف) جهان پناه ارسال داشته ایم ،سمتِ تحریریافته و قبل ازین ، اعلیحضرت از رویٔ الهام و کرامات ، در منشورِ لامع النور سراسر نگاشتهٔ قدسی رقمِ خاص که مصحوبِ محمد میرک گرزبردار

——,——

با فرمانے کہ بنام قطب الملک بخط دبیران بارگاہ خلافت ، قلمی شدہ بوذ ، بصدور پیوستہ ، مارا در ایصال آن بقطب الملک مختار گردانیدہ بودند و ازانجا کہ دربنولا ، معاملات این حدود ، صورت دیگر گرفتہ بود ، چنانچہ کیفیت آن از عرایضی کہ متواتر بحضور اقدس مرسل گردیدہ ، معلوم نمودہ باشند ، اظہار آن مثال عظمت و جلال را ، منافی پیش آمد کار تصورکردہ اند ، در این باب عرضداشت نمودہ ایم ۔

بنابران ، باعتماد ہمان حکم لازم الاتباع ، این مناشیر را نیز ، کہ البتہ بعد اطلاع ، بر مطالب عرایض و ظہور حقیقت کار ، تجویز اصدار آن نمی رفت ، پیش خود نگاہ داشتہ آشکارا نساختیم تا این مہم عمدہ روبراہ شدہ ، ازین ممر مختل نگردد و نوعی کہ باید سرانجام بیابد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد ، از آمدن میر جملہ کہ در راہ است و عنقریب خواہد رسید ، مطابق حکم گیتی مطاع ، بعمل آوردہ و بازای جان بخشی و تسلیم ولایت مفتوحہ گلکندہ کہ مجدداً بقطب الملک خواہد شد ، پیشکشی گران از نقود و جواہر و افیال ازو گرفتہ ، درباب مملکت کرناٹک کہ بر چندین کان الماس و بنادر مشتمل است و تا حال گماشتگان میر جملہ آن را تصرف دارند و داخل ممالک محروسہ پادشاہی شدہ ، آنچہ مقتضای وقت و حال بودہ باشد مقرر خواہیم نمود ، خواجہ محمد سعید را کہ خالی از معقولیت و فہمیدگی نیست و خوب رسیدہ بود بارفیقش دستوری دادیم کہ معاودت نماید ، والسلام ۔

——:o:——

ج ۲۴

سعد اللہ خان بیمار ہے، اورنگ زیب نے مزاج پرسی کا خط لکھا ہے ۔

بسعد اللہ خان :

تنت بناز طبیبان نیاز مند مباد   وجود نافعت آزردۂ گزند مباد

خان عدیم المثال مغتنم الوجود ، عالی شان ، سعادت نشان ، مستغنی

الالقاب ، در حفظِ حافظِ حقیقی بوده ، قرینِ صحت و عافیت باشند ـ چه نوشته شود که از استماعِ خبرِ کوفتِ آن وحیدِ عصر چون گذشته و می گزرد اللهم لاتشمت لی عدوی ۱ ـ رجا بفضلِ الٰهی واثق است که بحرمتِ حبیبِ خدا علیه الصلواة والسلام آن وجودِ عزیز نافعِ خلایق را ، از آسیب و گزندِ حوادث محفوظ داشته بعمرِ طبعی برساند و ان تریدوا و ان تجدوا عوک (کذا) فان حسبک الله و ہو حسبی و نعم الوکیل و نعم المولی و نعم النصیر۲ والسلام علیکم اولاً و آخراً ـ ظاہرا و باطناً ـ

—:o:—

۱ـ فارسی ترجمه : ای بار خدا دوست مدار برای من دشمنان مرا
۲ـ فارسی ترجمه : اگر اراده کنید و اگر بیابید خواہش خود را بس کافیست شما را خدا و بهتر است وکیل ـ

خان عظیم الشان شایستہ خان کے نام

(۱)

شائستہ خان اورنگ زیب کے دوسری مرتبہ صوبیدار دکن ہونے سے پہلے دکن کا صوبیدار تھا ۔ اس کے بعد گجرات کا صوبیدار بنا دیا گیا ۔ شائستہ خان ارجمند بانو بیگم ، اورنگ زیب کی والدہ کا بھائی اور اس لحاظ سے رشتے میں ماموں تھا ۔ صوبیدار کی حیثیت سے کارکردگی اور مستعدی کے لحاظ سے کچھ زیادہ نیک نام نہیں تھا ۔

شایستہ خان کا مکتوب اورنگ زیب کو دوسرے محاصرۂ قندھار کے دوران ملا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک شائستہ خان کو اورنگ زیب کی صوبیداری دکن کے لیے تعیناتی کی اطلاع مل چکی تھی ۔ اس میں راجہ چاندا کے تیس ہزار روپے کے مطالبے کا ذکر ہے ۔ اس خط میں ان اصول و ضوابط کا بھی ذکر ہے جن کے مطابق کسی منصب دار کو اس کا مطالبہ ادا کیا جاتا تھا ۔ اس کے کاغذات دیوانیان دربار کی مہر لگنے کے بعد دیوان کے ان متصدیوں کو بھیجے جاتے تھے جو صوبے میں دیوانی کا کام کرتے تھے ۔ اس خط میں اورنگ زیب نے تقاوی کے اصول کو بھی وضاحت سے بیان کیا ہے اور حکم دے دیا ہے کہ ان کاشتکاروں کو جو تقاوی کے ادا کرنے سے معذور ہیں، اس کی ادائگی معاف کر دی جائے ۔ اورنگ زیب دوسری مہم قندھار سے واپس ہو کر ۱۲ رمضان ۱۰۶۲ ھ کو بادشاہ کی خدمت میں لاہور حاضر ہوا اور ۲۲ رمضان ۱۰۶۲ ھ کو دکن کی طرف روانہ ہو گیا ۔

بخانِ عظیم الشان شایستہ خان : رکن السلطنت العلیہ ، موتمن الدولتہ السنیہ ، نتیجۂ امرای عظام ، رفیع الدکن ، سلالۂ خوانینِ کرامِ عظیم الشان ، (ص : ۱۳۶ ب) موردِ الطافِ بیکران ، مہبطِ اعطافِ بی پایان

المخصوص بمزیدالطف والاحسان ، المختص بمواهب الملک المنان ،خان سعادت نشان ، عمدة الملک شایسته خان ، مشمول عنایات و تلطفات سلطانی بوده معلوم نمایند که عرضداشت آن عمدة الملک ، که در جواب نشان والا مرسل بود ، در حینی که بمحاصره قلعهٔ قندهار و تسخیر آن توجه داشتیم ، بعز مطالعه رسیده باعث ازدیاد التفات و اتحاد گشت و مضمون اخلاص مشحون آن بوضوح پیوست - در باب سی هزار روپیه مطالبهٔ زمیندار چانده ، حسب الصلاح ایشان ، نشان والا ، بنام وکیل دربار معلی ، زینت صدور یافت که فرمانی باسم متصدیان آن صوبه حاصل نموده بفرستد - یقین که بعد ورود حکم گیتی مطاع ، مبلغ مذکور ، بی علل واصل خواهد شد - حقیقت طابی که ترددی تامی است مکشوف گشت -

مخفی نماند که چون نسخهٔ مطالبات امرای تعین دکن ، در رکاب نصرت انتساب رسیده و او ظاهر می سازد که محمد شریف متصدیٔ آنجا ، معاملهٔ اورا بالمقطع مشخص کرده بود لایق آن ست که آن مورد مراحم بیکران نوشته ، متصدیٔ مزبور را که در این باب باو سپرده خواهد بود ، طلبیده و صحت آن را ملاحظه نموده ، نوعی که متناسب باشد فیصل دهند و اگر سندی معتبر ظاهر نکنند ، طلب حسابی را بموجب افراد مطالبه که بمهر دیوانیان رسیده ، بازیافت نمایند - در باب تقاوی که بزدمهٔ رعایا است ، امر می شود که چون دیس موکهان و میلان بضامنیٔ خود قرضه تقاوی را از سرکار گرفته ، برعایای ریزه قسمت کرده اند و تعهد وصول آن نموده ، درین صورت ، عوض آسامی فوتی قراری ، ازانها باز خواست باید کرد و جمعی که حی و قایم باشند - اگر بیک دفعه ادا نتواند نمود - بموجب قسط ازانها باید گرفت و بعضی که از غایت پریشانی و اختلال احوال ، از عهدهٔ بیرون نتوانند آمد، حقیقت آنها بواقعی دریافته ، متعرض نشوند ، که حصهٔ آن جماعه را بتصدق فرق اقدس ، معاف فرموده ایم - توجهات ملوا شامل حال فرخنده مآل خویش تصور نموده ، بهمین وتیره بر مجاریٔ حالات اطلاع می داده باشند -

ـــ:۵۱:ـــ

د ۲

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب قندھار کی دوسری مہم سے واپس آ رہا تھا ۔ وہ دریائے جناب کو عبور کرنے والا ہے ۔ اورنگزیب سے پہلے شائستہ خان دکن کا صوبیدار تھا۔ اس کے کچھ مطالبات قابل وصولی ہیں ۔ وہ گجرات سے اورنگ زیب کو لکھتا ہے کہ مجھے امید ہے آپ کی موجودگی میں میرے مطالبات آسانی سے وصول ہو سکیں گے ۔

شایستہ خان بالقابہ : بتوجہات و عنایتِ خاص ، عزِ اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند ۔ عرضداشتی کہ در اینولا از روی وفورِ اخلاص و یک رنگی ارسال داشتہ بودند ، بیست و نہمِ شوال بمطالعۂ عالی رسیدہ ، بہجت افزای خاطرِ عاطر گشت و حقیقتِ سعی کہ بمقتضای خلوصِ عقیدت ، در وصولِ مطالباتِ سرکارِ والا بعمل آوردہ اند ، بوضوح پیوست ۔ مرقوم بود کہ الحال کہ صوبجاتِ دکن ، بوکلای سرکارِ فیض آثار گرفتہ ، تمامی مطالبات بآسانی واصل خواہد شد۔ برآن رکن السلطنت پوشیدہ نماند کہ ما بیودنِ ایشان ، آن ولایت را از خود میدانستیم ۔ لیکن چون اعلیحضرت بعدِ مراجعت از یساق قندہار و ادراکِ ملازمت باسعادت ، بی اظہار و التماسِ ما ، محض بمقتضای مرید نوازی ، آن صوبجات را ، مرحمت فرمودند، امتثالِ حکمِ جہان مطاع لازم دانستہ ، از قبولِ این معنی ابا ننمودیم و مطمحِ نظرِ خجستہ اثر آن بود کہ شاید باین تقریب ملاقاتہا دست دہد ۔ اکنون کہ ایشان حسب الحکم الاقدس روانۂ صوبۂ گجرات گردیدہ اند ، معلوم نیست کہ این مطلب ، چسان از قوہ بفعل خواہد آمد ۔ رایاتِ سلطانی عنقریب از آبِ چناب عبور نمودہ ، بہ لاہور خواہد رسید و ازانجا کہ بر جناح استعجال طیِ مراحل کرد، بزودی پرتوِ ورود برآن حدود خواہد انداخت ۔ فدویِ با اخلاص محمد طاہر کہ نوز دہم رمضان المبارک ، از حضورِ سراسر سرور ، رخصتِ پیش شدہ ، محتمل کہ تا اواسطِ ذی حجہ بہ برہانپور برسد ۔ یقین کہ تا آن زمان بیشتر از پیشتر، متوجہ پرداختِ مہماتِ ملکی بودہ در رعایتِ مراسمِ عقیدت و لوازمِ اخلاص، جد بلیغ مصروف خواہند داشت ، والسلام ۔

——:o:——

د ۳

شائستہ خان نے عطر تازہ بھیجا ہے اس کا شکریہ ادا کیا ہے ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بتوجہات و تلطفات بی نہایت ، اختصاص یافتہ بدانند ۔ عریضۃ الاخلاصی کہ در اینولا ، از روی فرط محبت و وفور صداقت ، نگاشتۂ خامۂ بگانگی شدہ بود ، مطالعۂ آن بہجت بر بہجت افزود و گلشن موالات را طراوتی تازہ بخشید ۔ صفای جوہر اخلاص صادق ایشان کہ از قدیم با ما دارند ، ظاہر تر ازان ست کہ در اظہار آن تتبع مترسلان توان کردن ۔ تشاہد قلوب در تصدیق آن کافیست ۔ خاطر عاطر نوعی کہ باید ، از خلوص محبت آن خان بلند مرتبت ، مطمئن است و یقین میدانیم کہ کیفیت توجہ و التفات ما خاص تر بر ایشان ، ہویدا خواہد بود ۔ از جملۂ تکالیف آنچہ بالفعل جائز توان داشت ، ارسال عطر تازہ نفیس است ۔ چنانچہ قبل ازین نیز ، ایما رفتہ ۔ ہرگاہ برسد حصۂ ما را خواہند فرستاد ۔ مصرع :

مشتاق و صبوری از حد گذشت مارا

باحسن وجہی ، صحبت وافی مسرت آن خان عالی شان دست دہاد، والسلام ۔

—— :0: ——

د ۴

شائستہ خان ان منصب داروں کے حساب کتاب کے بارے میں لکھتا ہے جو صوبیداری دکن کے زمانے میں اس کے ماتحت کام کر چکے ہیں ۔ میر شمس پر حکومت کا کچھ زر مطالبہ ہے ۔ غالباً میر شمس شائستہ خان کے ہمراہ گجرات چلا گیا ہے ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ اس سے زر مطالبہ وصول کرکے اپنے پاس امانت کے طور پر رکھ لیں ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بگونا گون عنایت خاص اختصاص یافتہ بدانند کہ عرضداشت آن عضدالخلافتہ الکبری کہ بعد ورود نشان والا ، ارسال داشتہ بودند ، بعز مطالعہ گرامی رسیدہ ، صورت جوابی کہ میر شمس در باب ادای مطالبہ سرکار عالی بر گذاردہ ، معلوم گشت ۔ امر می شود کہ آن عمدۃ الملک (ص : ۱۳۷ ب) ، وجہ مطالبہ را کہ بر ذمہ اوست ، بوصول رسانیدہ ، بطریق امانت نگاہ دارند و حقیقت را عرضداشت نمایند تا بدرگاہ خلایق پناہ معروض داشتہ ، در این وادی التماس بکنیم ۔ یقین کہ ایشان لطایف الحیل مومی الیہ را اعتبار ننمودہ وزنی ننہادہ ، در تحصیل مطالبہ مذکور ، سعی موفور بظہور خواہند رسانید ۔

——:o:———

د ۵

شائستہ خان کو دربار کی طرف سے گجرات سے صوبۂ مالوہ آنے کی اجازت مل چکی ہے اور وہ روانہ ہو چکا ہے ۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ وہ اب تک اوجین پہنچ چکا ہو گا ۔ اوجین صوبہ مالوہ کا صدر مقام تھا ۔ شائستہ خان صوبیداری گجرات کے بعد ۳۰ سنہ جلوس میں دوبارہ مالوہ کا صوبیدار بنا دیا گیا ۔ وہ اس سے پہلے ۱۸ سنہ جلوس میں بھی مالوہ کا صوبیدار رہ چکا ہے ۔ وہ ۲۳ سنہ جلوس میں شہزادۂ مراد کے بعد دکن کا صوبیدار بنا دیا گیا تھا ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بتوجہات و عنایات خاص اختصاص یافتہ بدانند ۔ عریضۃ الاخلاصی کہ بعد وصول نشان والا ، مشتمل بر خبر مسرت اثر رخصت معاودت ، از پیشگاہ خلافت و عزیمت ، بصوب مالوہ ارسال داشتہ بودند ، در حینی کہ خاطر عاطر باستماع اینمعنی توجہ تمام داشت ، بعز مطالعہ گرامی رسیدہ ، نشاط افزا گشت ۔ یقین کہ تا حال داخل اوجین شدہ باشند ۔ اگرچہ اشتیاق صحبت وافی بہجت آن عمدۂ مخلصان صافی طویت درست عقیدت ، افزون بر ازان ست کہ بعبارت در آید و ہموارہ خواہش حصول آن ، بوجہی شایستہ ، مکنون ضمیر منیر عالی است ۔ لیکن ازانجا کہ در آوان دوری صوری وصول عرایض و مفاوضات ، مورث انبساط

و ابتہاجِ نصفِ ملاقات است و در عالمِ شوق بدان خرسند می توان بود ، پیداست کہ آن خانِ سعادت نشان ، بمقتضای صدقِ موالات در این وادی سعی نموده ، ہمین وتیره بلکہ بیشتر ازین ، بارسالِ صحایفِ محبت و اخلاص خواہند پرداخت و این معنی را موجبِ وفورِ طیبِ وقت و شگفتگیٔ خاطر خواہند انگاشت ، والسلام علیکم و علیٰ من لد یکم -

—:o:—

د ٦

شائستہ خان کے ایک منصب دار عمر ترین کے ذمے کچھ زر مطالبہ کی رقم ہے ، جس میں سے اس نے کچھ رقم ادا کر دی ہے اور بقایا کے لیے تمسک لکھ کر دے دیا ہے کہ اسے دو سال میں ادا کر دیا جائے گا - اورنگ زیب نے اپنا ایک خاص ملازم عمر ترین کے پاس وصولی کے لیے بھیجا ہے -

بشائستہ خان بالقابہ : بتلطفات و تفقداتِ خاص ، عزِ اختصاص یافتہ بدانند کہ چون از جملہ سی و ہفت ہزار روپیہ و کسری ، مطالبۂ سرکارِ نامدار کہ بر ذمۂ شجاعت شعار عمر ترین بود ، مبلغ بیست و پنج ہزار و کسری نزدِ او مانده و مومیٰ الیہ بوعدهٔ دو سال تعہدِ ادای آن نموده ، تمسک بدفترِ خانۂ عالی سپرده - چنانچہ نقلِ آن با این نشانِ والا شان مرسل گشتہ ، بنابران ملازمِ درگاہِ سلطانی تعین شده کہ وجہِ مطالبہ را تحصیل نموده بر گردد - یقین کہ آن عضدالخلافتہ الکبریٰ نیز ، در این باب سعیٔ جمیل مبذول داشتہ ، نوعی مقرر خواہند ساخت کہ وصولِ مبلغِ مسطور از موعد در نگذرد و ملازمِ سرکار فیض آثار ، بزودی ازان کار پرداختہ ، روانۂ حضورِ پرنور شود - توجہاتِ خاص ما را ، نسبت بخویش روز افزون تصور نموده ، مشتاق شناسند ، والسلام -

—:o:—

د ۷

شائستہ خان مالوہ کا صوبیدار بن کر آ گیا ہے - اس خط میں شکایت

کی گئی ہے کہ مالوے پہنچنے کے بارے میں اب تک مطلع نہیں کیا گیا ۔
لکھنا ہے کہ شائستہ خان مالوے کے جملہ کوائف کے بارے میں
بذریعہ خط اطلاع دے ۔ شائستہ خان ، تیس سنہ جلوس شاہ جہانی
میں دوبارہ صوبیداری مالوہ پر مقرر کیا گیا تھا ۔

بشائسته خان بالقابه : عمدة الملک ، رکن السلطنت العلیه ، موتمن الدولته البهیه ، نتیجهٔ امرای رفیع المکان ، سلالهٔ خوانین (ص : ۱۳۸ ل) عظیم الشان ، مورد الطاف بیکران ، مهبط اعطاف بی پایان ، المخصوص بمزید اللطف والاحسان ، المختص بمواهب الملک المنان ، شایسته خان ، بعنایات و تلطفات خاص اختصاص یافته ، بدانند ۔ دیریست که عرایض اخلاص آن عمدة الملک از نظر خجسته اثر نگذشته و بر کیفیت احوال آن رکن السطنته اطلاعی حاصل نگشته ۔ مقتضای حسن اخلاص آن بود که تا حال متواتر ، خبر وصول خود بمالوه و حقیقت عمل وکلای برادر نامدار کامگار و صورت بندوبست و پرداخت آن صوبه ، بنهجی که آن مورد مراحم بیکران ، قرار داده باشند ، عرضداشت می نمودند ۔ هرگاه درین ایام قرب جوار ، بیشتر از سابق باشد ، تاخیر در ارسال عرایض چرا ست ۔

یقین که بر خلاف گذشته ، از تاریخ رسیدن آنجا و کیفیت ضبط و ربط آن ولایت و رجوع زمینداران و سایر خصوصیات را ، معروض داشته ، پیوسته بدین طریق سلوک خواهند نمود ۔ ازانجا که خاطر دریا مقاطر ، متوجه آنست که چگونگی احوال خیر مآل ایشان ، همواره مذکور محفل گرامی شده باشد ، آن مهبط اعطاف بی پایان نیز ، اگر در این باب تاخیر جایز ندارند ، از قانون یکرنگی بیرون نخواهد بود ۔ توجهات و تفقدات بی اندازهٔ سلطانی را ، نسبت بخویش روز افزون دانسته ، مشتاق تصور نمایند ، والسلام من التبع الهدی ۔

—:o:—

د ۸

شائستہ خان نے اورنگ زیب کو عطر کی شیشی بھیجی ہے۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ چونکہ دکن میں گل سرخ بہت کم ہوتا ہے، اس لیے جب کبھی تازہ اور پاکیزہ قسم کا عطر دستیاب ہو ضرور ارسال کریں۔

بشائسته خان بالقابه : بعنایات بی اندازهٔ خاص، اختصاص یافته، بدانند که عرضداشت آن عمدة الملک که پس از رسیدن به اجین و اشتغال به بندوبست صوبه، از روی وفور اخلاص، ارسال داشته بودند، بایک حقهٔ عطر، از نظر خجسته اثرگذشته، اطلاع بر سلامت احوال خیر مآل آن رکن السلطنت، موجب مزید مسرت و ابتهاج گردید. نشانی که پیش از وصول این عرضداشت، بدوسه روز، مشتمل بر استشکاف سبب تاخیر در ارسال عرایض، بمقتضای فرط توجه و التفات، مصحوب جلو داران بآن موتمن الدوله زینت صدور یافته بود تا حال بر مضامین عنایت آگین آن آگاه شده باشند.

ازانجا که بحکم حسن اتفاق، با وجود قرب معنوی، بعد صوری نیز کمتر شد و اشتیاق صحبت افزونتر گشته، یقین که این معنی را مغتنم دانسته، تا حصول ملاقات، بهمین وتیره، کیفیت احوال بهجت اشتمال خود را، متواتر معروض خواهند داشت. بران مورد مراحم بیکران پوشیده نماند که چون در دکن، گل سرخ بغایت کمتر است، هرگاه ازان طرفها، عطری باین تازگی و پاکیزگی فرستاده بودند، به ایشان برسد. اگر بهمین روش تنها صرف نکنند گنجایش خواهد داشت. حالا که راه را وا کرده اند (ص : ۱۳۸ ب) علاج توجهات و تفقدات سلطانی مارا، دربارهٔ خویش روز افزون انگاشته، مشتاق تصور نمایند، والسلام.

—:o:—

د ۹

اس خط میں شائستہ خان کو دو دامی کپڑے کے تھان بھیجنے کی فرمائش کرتا ہے۔ دودامی مہرہ دار اس زمانے میں دو قسم کی

ہوتی تھی ایک تو قرق جس سے وہ قسم مراد ہے جو بادشاہ کے سوا کسی اور کے لیے نہیں بنائی جا سکتی تھی۔ دوسری رسمی یعنی عام قسم۔ دکن میں رسمی دو دامی بھی کم یاب تھی۔

شائستہ خان بالقابہ : بتوجہات خاص سلطانی ، اختصاص یافتہ ، بدانند کہ عرضداشت آن رکن السلطنت کہ از روی فرط عقیدت و اخلاص ، در جواب نشان عاطفت عنوان ، نگاشتہ بودند. بشرف مطالعہ گرامی رسیدہ ، مسرت افزای خاطر قدسی مآثر گردید و موجب تاخیری کہ در نوشتن خبر وصول بمالوہ و کیفیت حالات آنجا بوقوع آمدہ بود ، سمت وضوح گرفت ۔ یقین کہ بہمین نمط ، بارسال عرایض پرداختہ ، این معنی را ، سبب مزید طراوت حدیقہ ہمیشہ بہار اخلاص و یکرنگی ، تصور خواہند نمود۔ بران موتمن الدولہ پوشیدہ نماند کہ اگرچہ دو دامی بہرہ دار قرق است و کسی را حکم نیست کہ ازان جنس تواند ساخت لیکن چون در این ولا ، از قدغن متصدیان سرکار پادشاہی دودامی رسمی نیز کمتر می آید ۔ در تقدیری کہ کسی بیاورد بقیمت مناسب و خرج آن جنس در سرکار نامدار بسیار است ۔

بنا بران باید کہ آن عمدۃ الملک بمتصدیان سرکار خود تاکید نمایند کہ مبلغ پنج ہزار روپیہ را دو دامی رسمی ، از پانزدہ روپیہ تا پنج روپیہ ، بجہت سرکار عالی خریدہ بفریسند و بعد ازان نیز بحسب فرمایش ابتیاع نمودہ ، ارسال می داشتہ باشند و اگر بدانند کہ برای صرف خاصہ ، از قسم قرق ہم بدست خواہد آمد ، ہر قدر میسر شود ، خرید آن گنجایش دارد ۔ پیدا است کہ آن مورد مراحم بیکران اظہار این مراتب را ، بر وفور محبت محول خواہند داشت ۔ اشتیاق صحبت را ، زیادہ بر حوصلہ تحریر تصور نمودہ ، التفات ما را ، روز افزون شناسند ۔ بمقتضای افزونی عنایت ، خلعت خاصہ مرسل گشتہ ، والسلام ۔

——:o:——

د ۱۰

اس زمانے میں سیٹھ لوگ بیمے کا کاروبار کرتے تھے اور قیمتی اشیا کو بہ طریق بیمہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتے تھے۔ شائستہ خان نے ایک سو نو دانہ مروارید اورنگ زیب کو بھیجے

ہیں لیکن جوہریوں نے ان کی قیمت کا جو تخمینہ لگایا ہے ، وہ مالک
کے اندازہ قیمت سے بہت کم نکلا ، اس لیے اورنگ زیب نے ان کو
سیٹھو سنداس کے گماشتے کو واپس کر دیا ہے ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بتلطفات و تفقدات خاص ، عز اختصاص
، بدانند کہ عرضداشت آن خان سعادت نشان ، با یکصد ولہ دانہ
واریدکہ بطریق بیمہ ارسال داشتہ بودند ، از نظر خجستہ اثر گذشت ۔
جلیل القدر زینت صدور می باید کہ چون از قیمتی کہ خاوند مال
داده و در عرضداشت آن رکن السلطنت مندرج است با قیمتی کہ
ران حضور پرنور نموده اند ، تفاوت فاحش بود و سودا دست بہم نمی
۔ بنابران مرواریدہا را ، حوالہ گماشتہ ستیداس نمودیم کہ بصاحب مال
لد ۔ اگر تا بودن آن عمدة الملک درانجا چیزی ازین جنس میسر شود
ا مناسب باشد ، ارسال دارند ۔ عنایت خاص مارا ، شامل حال و کافل
خویش دانستہ ، مشتاق شناسند ۔

——:o:——

د ۱۱

یہ خط شائستہ خاں کے اس مکتوب کے جواب میں ہے جو ۲۸ ماہ
حال کو ملا۔ شائستہ خان نے مروارید کا ایک دانہ بھیجا ہے ۔
اورنگ زیب اس کی قیمت ارسال کر رہا ہے ۔

بشائستہ خان بالقابہ : ہمواره الطاف ایزدی ، شامل حال و کافل
خان عالی شان ، رفیع مکان باد۔ بعد از طی مراحل بی پایان اشتیاق ،
نہ می شود کہ صحیفتہ الاخلاص ، بیست و ہشتم ماه در عین انتظار
ت وصول بخشیده ، اطلاع بر سلامت احوال خیر مآل ، بہجت افزا
د و مرواریدی کہ مصحوب محمد قلی چیلہ مرسل بوده ، رسیده ، قیمت
نوعی کہ تشخیص یافتہ ، بوضوح انجامید ۔ متعاقب پروالہ ، تنخواه و
قیمت مروارید فرستاده خواہد شد ۔ جواہری کہ بہ برہانپور آورده اند ،
آن مشخص کرده حوالہ احمد بیگ نمایند کہ بحضور بفرستند ۔

اگر پسند افتد فبها و الا بملازم آن عمدة الخوانین خواہیم سپرد کہ نزد ایشان ارسال دارد ـ ازانجا کہ خاطر عاطر ، بیش از پیش بمطالعۂ مفاوضات محبت افزا ، متعلق است ، بہمین وتیرہ ، بنگارش کیفیت حالات ، ما را مسرور خواہند ساخت ، والسلام ـ

——:o:——

د ۱۲

شایستہ خان کی لڑکی کا انتقال ہو گیا ہے ـ یہ خط تعزیت نامے کے طور پر لکھا گیا ہے ـ

بشائستہ خان بالقابہ : بتفقدات و عنایات خاص اختصاص یافتہ، بدانندکہ درین ولا از وقوع سانحۂ نا گزیر[1] ، یعنی وفات صبیۂ مرحومۂ آن رکن لسلطنت العظمیٰ ، خاطر قدسی مآثر ، نہ چندان متاثر و متالم گشتہ کہ کیفیت آن در حوصلۂ بیان گنجد لیکن چون جزع در امثال این قضایا ، ستیزہ با قضا است ، بجز شیکبای چہ توان کرد ـ بہ یقین کہ آن موتمن الدولتہ البہیہ نیز بمقتضای دانش و فرہنگ عمل نمودہ ، در این واقعۂ ملال افزا کہ الحق جای تاسف است ، عروۃ الوثقیٰ صبر و تحمل را ، از دست نخواہند داد تا بفوت اجر مصیبت معنون لگردند ـ بیت :

آفریدہ چکند گرنکشد بار قضا
کافرینش ہمہ در سلسلۂ قدرت اوست

حق تعالیٰ آن خان رفیع مکان را ، موافق داشتہ ، از مکارہ برکنار داراد ! معلوم نمودہ باشند کہ از روی مرحمت ، چہ مقدار توجہ بمعالجۂ آن مغفورہ شدہ بود ، اما ازانجا کہ تقدیر حی قدیر ، بہیچ حیلہ و تدبیر تغیر پذیر نیست ، اثری بر معالجات مترتب نگشت و آن مرض مہلک روبہی نیاورد ـ حقیقت وصوت آن مرحو ہ ، از مکتوب سیادتمآب ابوالفضل کہ حسب الامر والا است مشروحاً بوضوح خواہد پیوست ـ عنایات و

---

۱ ـ گزیر ـ

تنطفات ما را دربارهٔ خویش روز افزون دانسته ، از حوادث ناگزیر مکدر نباشند و در جمیع احوال ، مشیت الهی را ، بر ذمهٔ عبودیت لازم شناسند ۔ خلعت خاصه بآن عمدة الملک ارسال نمودیم ، والسلام ۔

— — :o: —

د ۱۳

یہ اس زمانے کا خط ہے ، جب بادشاہ نے شہزادہ محمد سلطان کو دربار میں حاضری کا حکم دیا تھا ۔ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ وہ شہزادے کو ۱۲ ذی الحج کی رات کو رخصت کر دے گا اور وہ منڈسور اور اجمیر سے ہوتا ہوا آگرہ پہنچے گا ۔ نیز بادشاہ نے شایستہ خاں کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ منڈسور میں رکے اور شہزادہ محمد سلطان کے ساتھ دربار میں حاضر ہو ۔

بشالسته خان بالقابه : بعنایات و توجهات خاص ، اختصاص یافته ، بدانند که چون درینولا ، حسب الحکم الاقدس الاعلیٰ که در باب (ص : ۱۳۹ ب) طلب فرزند بجان پیوند ، محمد سلطان بدرگاه جهان پناه ، شرف صدور یافته ، رخصت نمودن آن متجملهٔ واجبات گردیده ۔ بنابران آن برخوردار را ، باهزار سوار ملازمان سرکار نامدار و مخلص خاص ، فدویٔ با اخلاص محمد طاهر که از بندهای عمدهٔ معتمد ما ست ، شب دوازدهم شهر ذی حجه ، رخصت خواهیم کرد که بموجب حکم اشرف از راه مندسور ، روانهٔ اجمیر گشته ، در آنجا بملازمت سراسر سعادت اعلیٰ حضرت فائز شود و چون از مطاویٔ منشور لامع النور هویدا بود که به آن رکن السلطنت حکم شده که با لشکر مالوه در مندسور توقف گزیده ، ازانجا همراه فرزند بجان پیولد ، بملازمت والا شتابند ، خاطر عاطر را ، جمعیت فراوان دست داد ، چه در این وقت که آن برخوردار سعادت مند را که همیشه با ما بوده ، از خود جدا می سازیم ، رفاقت مثل آن عمدة الملک مخلص بی ریا ، بغایت مغتنم است ۔ یقین که آن عضدالخلافت از اول تا آخر ، بمراسم خیر اندیشی پرداخته ، از فرزند بجان پیولد ما ، خبردار خواهند بود ۔ تفقدات بی نهایات سلطانی را ، دربارهٔ خویش روز

افزون تصور نموده ، مشتاق شناسند و کیفیتِ منازل را ، با خصوصیات مفصل بر نگارند ، والسلام ۔

——:o:——

د ۱۴

شہزادہ سلطان روانہ ہوکر مندسور پہنچ گیا ہے ۔ شائستہ خان کو لکھتا ہے کہ شہزادہ اب تک ہم سے جدا نہیں ہوا اور نہ اس نے کبھی اکیلے سفر کیا ہے ۔ چونکہ ابھی نا تجربہ کار ہے ، اس لیے اگر بعض امور میں ضرورت ہو تو اسے فہمائش کر دیں ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بعنایات و توجہاتِ خص اختصاص یافتہ بدانند کہ عرضداشت آن رکن السلطنت العظمی ، کہ بعدِ وصولِ فرزند سعادت مند کامکار والا تبار ، بمند سور و ملاقات با آن جان پیوند ، نگاشتۂ خامۂ اخلاص شدہ بود ، رسیدہ ، مسرت افزای خاطرِ مشتاق گردید ۔ یقین کہ تا حال باتفاقِ آن فرزند ، شرفِ ملازمت با سعادت اقدس دریافتہ باشند ۔ ازانجا کہ آن برخوردار ہیچ وقت از ما جدا نشدہ و تنہا سفر نکردہ ، بعضِ مراتب را ندیدہ و نیازمودہ ، اگر در برخی از امور ، بمقتضای صدقِ عقیدت و خیر اندیشی، بآن ثمرۂ دوحۂ دولت چیزی باید گفت و فہمانید ، البتہ بعمل خواہند آورد و کیفیتِ حالات را ، متواتر خواہند نگاشت ۔ توجہاتِ بیغایات ما را دربارۂ خویش روز افزون دانستہ ، مشتاقِ صحبت البہجت تصور نمایند ، والسلام ۔

——:o:——

د ۱۵

شہزادہ سلطان شائستہ خان کی رفاقت میں دربار پہنچ گیا ہے اور ۱۱ ربیع الثانی کو بادشاہ کی خدمت میں باریاب ہوگا ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بعنایات و تلطفاتِ خاص ، اختصاص یافتہ ، بدانند کہ عرایضِ آن رکن السلطنت متواتر ، بعزِ گرامی مطالعہ

رسیده ، مسرت افزای خاطر عاطر گردید ۔ آنچه بمقتضای صدق عقیدت و اخلاص ، در رفاقت فرزند بجان پیولد و پاس مراتب حفظ الغیب بعمل آمده ، از عرایض آن برخوردار سعادت مند و عرایض وکیل دربار جهان مدار ، مفصلاً (ص : ۱۰۳۰ الف) معلوم شده ۔ چون مطابق چشمداشت ما بود ، سبب مزید انبساط طبع و انشراح خاطر گشت ۔ از رسوخ محبت و یکرنگی ایشان ، توقع بیش ازین است ۔ فرزند کامگار ، انشاء الله تعالیٰ یازدهم ربیع الثانی ، ادراک سعادت ملازمت عالی خواهد نمود ۔ یقین که بهمین نمط ، گلشن همیشه بهار اخلاص و اختصاص را ، بارسال عرایض ، طراوت افزا نموده ، بر خصوصیات احوال خیر مآل ، مطلع خواهند ساخت ۔ اشتیاق را غایتی و نهایتی نیست ، والسلام ۔

---:o:---

د ۱۶

اس خط میں اشتیاق ملاقات کا ذکر ہے ۔ شائستہ خان کا بھجا ہوا دو دامی کپڑا اورنگ زیب کو مل گیا ہے ۔

بشائسته خان بالقابه : بتوجهات و تلطفات بی پایان ، مبتهج بوده ، بدانند ، عریضة الاخلاص آن رکن السلطنت العظمی که بعد وصول نشان والا ارسال داشته بودند بهترین وقت رسیده ، مطالعهٔ آن صحیفهٔ محبت و یکرنگی ، مسرت افزای خاطر عطوفت مآثر عالی گردید و گلشن مودت و موالات ، از نسایم اخلاص ایشان طراوتی تازه گرفت ۔ بهمین وتیره ، بارسال عرائض می پرداخته باشند ۔ اشتیاق صحبت وافی بهجت آن رفیع مکان ، بیش ازان است که خامه را ، مصدر اظهار آن توان ساخت ، تشاهد قلوب کافی ست ۔ انشاء الله تعالیٰ ، اسباب حصول ملاقات ، باحسن وجهی دست دهاد ۔ دو دامیها پیش ازین رسیده و آنچه دران باب بایستی نوشت در نشانی که قبل ازین در جواب دو عرضداشت سابق بصدور پیوسته ، نگارش یافته ۔ یقین که تا حال اطلاع بران حاصل شده باشد ، و السلام علیکم و علی من لدیکم ۔

---:o:---

د ۱۷

اس خط میں اورنگ زیب نے تقاضا کیا ہے کہ حسب وعدہ نقدی کے ارسال کرنے کا انتظام کریں۔ نقدی سے غالباً تنخواہ کا وہ حصہ مراد ہے جو خزانۂ شاہی سے نقد ادا کیا جاتا تھا۔ چونکہ صوبۂ دکن کے محاصل کم تھے اور سرحدی صوبہ ہونے کی وجہ سے اخراجات بہت زیادہ تھے، اس لیے اورنگ زیب کی تنخواہ کا کچھ حصہ دوسرے صوبوں مثلاً گجرات اور مالوہ کے محاصل سے بھی ادا کیا جاتا تھا - یہاں ارسال نقدی سے اسی جانب اشارہ ہے۔

بشائستہ خان بالقابہ : اعتمادِ خلافت و فرمان روایٔ، اعتضادِ سلطنت و کشور کشایٔ، عمدۂ قوانینِ زمان، زبدۂ امرایٔ دوران، شایستہ خان، از قیاس افزون مشتاق شناسند۔ عرضداشتی کہ سجلِ یگانگی و اتحاد بود، مصحوبِ میرِ اخلاص آئین رسید۔ چون محبت و مودتِ طرفین از رسمیات مستغنی است، پیشکشہا متواتر کہ از مقولۂ تکلفاتِ رسمی است، گنجایش نداشت۔ بتحفۂ یکرنگیٔ ایشان، کدام ہدیہ برابر می توان شد؟ انچہ حوالہ بتقریرِ معتمد مذکور ساختہ بودند، بسمعِ رضا اصغا شد۔ اخلاصِ بی شایبہ، ابوابِ بہجت و انبساط کشود و تدابیرِ صایبہ، بغایت پسندیدہ نمود۔ ازان عمدۂ عمدہا، چنین چشم داشت بود۔ از لوازمِ خیر اندیشی و دولت خواہی، ہر چہ لایق و مناسب دانند، بہمین وتیرہ معروض دارند و پیوستہ بر کماہیٔ حالاتِ خویش، مطلع سازند کہ ہموارہ مترصد و خواہانیم۔ خانِ من! اہتمام در ارسالِ نقدیٔ ما، چنانچہ پیشتر نوشتہ شدہ، باید کرد، والسلام۔

——:o:——

د ۱۸

یہ اس زمانے کا مکتوب ہے، جب اورنگ زیب گولکنڈہ پر حملے کی تیاریاں کر رہا تھا۔ شہزادہ محمد سلطان دربار شاہی سے رخصت ہوکر اول ماہ ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ کو حیدر آباد کے قریب پہنچ جانے کا۔ اورنگ زیب خود دو شنبہ ۳ ربیع الاول کو اورنگ آباد سے

حیدر آباد آ جائے گا ۔ اس موقع پر بادشاہ کا حکم تھا کہ مالوے سے شائستہ خاں بھی اپنی فوج کے ساتھ پہنچ جائے ۔ اورنگ زیب کی ہدایت ہے کہ شائستہ خاں نالدیڑ کا رخ کرے ۔ یہ شہر اورنگ آباد اور حیدر آباد کے مابین واقع ہے ۔ اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ شہزادہ محمد سلطان جو دربار میں مقیم تھا ، آگرے روانہ ہوکر مالدو پہنچ چکا ہے ۔

بشائسته خان بالقابه : : خان رفیع مکان ، مستغنی الالقاب من ، مشتاق شناسند ـ عرضداشتی که مصحوب (ص : ۱۴۰ ب) یساولِ پادشاهی که حاملِ فرمانِ عالی شان بود ، ارسال داشته بودند ، آخرِ روزِ سه شنبه رسید ـ از اشتیاق چه نوشته شود که ظاهر نباشد ـ روزی برابر ماهی می گذرد ـ امید که بزودی و خوبی ملاقات نصیب گردد ـ فرزندِ عزیز بتاریخِ مذکور ، از ماندو گذشته ، منزل نمود و شاید اولِ ماه ، بنواحیٔ حیدر آباد برسد یا سیومِ ربیع الثانی روز مبارکِ دو شنبه ، از اورنگ آباد ، بطریقِ یلغار ، بموجبِ حکمِ جهان مطاع ، انشاء الله تعالیٰ روانهٔ حیدر آباد خواهم شد ـ آن عمدة الملک از برهانپور بناندیر بیایند ـ قابویٔ تسخیرِ گلکنده به ازین بدست نخواهد آمد ، والسلام ـ

—— :o: ——

د ۱۹

اس خط میں وہ شائستہ خان کو مہم گولکنڈہ کے پروگرام کے بارے میں مطلع کرتا ہے کہ جوں ہی بادشاہ کا حکم صادر ہو ، آپ بھی پندرہ روز کے اندر اندر پہنچ جائیں ۔ یہ خط مکتوب (د - ۱۸) سے پہلے کا ہے ۔

بشائسته خان بالقابه : بتلطفات و تفقداتِ خاص ، اختصاص یافته ، بدانند ـ عرایضی که در این ولا ، بعد اطلاع بر مضمونِ نوشتهٔ دستور الوزرا که بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ نگارش یافته ، ارسال داشته بودند ، بمطالعهٔ گرامی رسیده ، مسرت افزا گشت ـ برآن رکن السلطنة العظمیٰ پوشیده نماند که قبل از وصولِ عرضداشتِ اخیر ، نشانی ، مشتمل

بر این مقدمہ و کیفیت تعین افواج بسرحد گلکنڈہ و رخصت نمودن محمد سلطان بالقابہ ہشتم شہر ربیع الاول بدان صوب ، بآن عمدۃ الملک نوشتہ شدہ ـ یقین کہ تا حال ، بر مضامین آن آگہی یافتہ باشند ـ ازانجا کہ نہضت رایات عالیات را ، بآن سمت مناسب دیدہ ، بموجب حکم یرلیغ عالم مطیع ، مقرر نمودہ ایم کہ انشاء اللہ تعالیٰ ، سیوم شہر ربیع الثانی ، برسم سیر و شکار ، متوجہ آن حدود گشتہ تا اندور تشریف بریم ـ بنابران باید کہ ایشان نیز ، مطابق حکم مقدس ، از سرانجام ضروریات وا پرداختہ ، با تمامی بندہای تعین آنجا ، مستعد باشند کہ ہمین از پیشگاہ خلافت اشارہ شود ، در عرض پانزدہ روز خود را بما رسانند ـ

—:o:—

د ۲۰

بادشاہ نے شائستہ خاں کو لشکر مالوہ کے ہمراہ گولکنڈہ جانے کا حکم دے دیا ہے ـ اورنگ زیب اطلاع دیتا ہے کہ شہزادہ محمد سلطان کو روانہ کر دیا گیا ہے - نیز دوسری فوج جو زمیندار دیوگڑھ کے خلاف بھیجی گئی تھی وہ بھی قلعۂ قندہار پہنچنے والی ہے ـ شائستہ خاں کو دوبارہ تاکید کرتا ہے کہ پندرہ روز کے اندر اندر پہنچ جائے ـ

بشائستہ خان بالقابہ : برآن رکن السلطنۃ العظمیٰ ، پوشیدہ نماند کہ چون در اینولا ، اعلیٰ حضرت ظل الہی ، پیر و مرشد حقیقی ، در منشور لامع النور ، سراسر بخط قدسی نمط خاص مبارک ثبت فرمودہ اند کہ حکم جہان مطاع بآن عضد الخلافت الکبریٰ شرف صدور یافتہ کہ با تمامیٔ افواج تعین مالوہ روانۂ این صوب شوند ، بنابران نگاشتہ می شود کہ اگر این حکم لازم الاذعان بآن زبدۂ خوانین زمان رسیدہ باشد ، حالت منتظرہ چیست ؟ و اگر حکم والا بدین عنوان نافذ گشتہ کہ ہرگاہ ما ایشان را بطلبیم ، عزیمت این طرف نمایند ـ در این صورت ، چون فرزند سعادت مند محمد سلطان را ، شب ہشتم شہر حال ، رخصت فرمودہ ایم کہ بسرحد ولایت گلکندہ (ص : ۱۴۱ ا) برود و متعاقب ،

قدوی با اخلاص ، محمد طاہر را نیز ، دستوری خواہیم داد کہ بآن فرزند عزیز ملحق شود و عساکر منصورہ کہ برسر زمیندار دیوگہر تعین شدہ بودند ، تا حال از ہمان راہ بقلعۂ قندہار رسیدہ خواہند بود ، باید کہ آن موتمن الدولتہ البہیہ این معنی را ، اتفاقات حسنہ تصور نمودہ ، جمیع بندہای درگاہ آسمان جاہ را کہ در آن صوبہ متعین اند ، فراہم آوردہ ، نوعی متعسد و آمادہ باشند کہ در عرض پانزدہ روز بما توانند رسید ۔ یقین کہ وفور اشتیاق ما را کہ بصحبت وافی مسرت ایشان داریم و در مدت دوریٔ صوریٔ ضروری ، جویایٔ حصول آن بودیم منظور داشتہ در این باب نہایت اہتمام بظہور خواہند آورد ۔ آرزومندی را حدی و نہایتی نیست ۔ مصرع :

”گر تو شکیب داری طاقت نماند ما را“

والسلام ۔

——:o:——

د ۲۱

شائستہ خان کا خط اورنگ زیب کو ناندیڑ میں چہار شنبہ ۱۲ ماہ ربیع الاول کو ملا ۔ شہزادۂ محمد سلطان نے حیدر آباد پہنچ کر تالاب حسین ساگر پر قیام کیا ہے اور ۶ ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ کو شہر پر قبضہ کر لیا ہے ۔ قطب الملک نے اپنے آدمیوں کے ذریعہ پیغام بھیجا ہے کہ وہ چالیس لاکھ روپیہ کی پیشکش دینے کو تیار ہے اور اس کے علاوہ وعدہ کرتا ہے کہ اپنی لڑکی شہزادۂ محمد سلطان کی زوجیت میں دے دے گا ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بتوجہات و تلطفات خاص ، اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند ۔ عریضۂ کہ روز پنجشنبہ ششم ، از یک کروہی مکن کالو ، مشتمل بر بعض مراتب خیر اندیشی و اخلاص ارسال داشتہ بودند ، روز چہار شنبہ دوازدہم ، در ناندیر بمطالعۂ گرامی رسیدہ ، مسرت افزا گردید و مطالب معروضہ کہ باعث بر اظہار آن ، محض صدق محبت و رسوخ صداقت بود ، بوضوح پیوست ۔

امر رفیع القدر زینت صدور می یابد که هرگاه آن عمدهٔ خوانین زمان را ، از مخلصان صاف طویت ، تصور می فرموده باشیم ، اگر بعرض مقدماتی که متضمن صلاح دولت بوده باشد مبادرت نمایند ، از قانون اخلاص بیرون نیست و موافق چشم داشت ماست - این معنی را که عین مصلحت است ترک ادب چرا تصور خواهیم کرد - آنچه در این ولا بعد وصول فرزند اقبالمند کامگار نامدار بسواد شهر حیدر آباد ، بکرم الهی روی داده ، از مطاوی نشانی که باز دهم شهر حال نگارش یافته ، معلوم خواهند نمود - برآن خان رفیع مکان پوشیده نماند ، در این مدت که رایات عالیات ، برساحت مملکت دکن پرتو انداخته ، نظر به مراتبی که آن رکن السلطنته ، معروض داشته اند نموده ، از قرار واقع بمراسم استمالت و تالیف قلوب قطب الملک ، پرداخته ، دقیقهٔ از دقایق آن نامرعی نگذاشته ایم و هر چند او مصدر خلاف لاف عقیدت و بندگی گردیده ، مرتکب حرکاتی که نه حد مثال او توان بود ، می شد ، بدان التفات نفرموده ، بر روئی او نمی آوردیم - لیکن چون ببعاقبت ، از کوته اندیشی و اغوای معاندان ، قدر الطاف ما را ندانسته ، در طریق نفاق و دو رنگی سلوک می نمود و اکنون (ص : ۱۳۱ ب) که از غرور و پندار ، مرتکب چنین جرأت و جسارت گردیده و آشتی را مجال نگذاشته و مدارا سود مند نیست - میخواهیم که قابو را ، از دست نداده ، بیش ازین در تنبیه او تساهل نورزیده ، آن محیل ناحق شناس را ، بتائید ایزدی بخاک تیره بنشانیم - مصرع :

مار بر سر گنج است ، سرش باید زد

و بر تقدیری که توفیق راستی و درستی یافته ، تعهد نماید که دیگر از جادهٔ یکرنگی و رسوخ بندگی ، انحراف نخواهد ورزید ، خاطر مبارک از جانب او جمع شود ، مقتضائی وقت و حال را پاس داشته ، بصلاح ایشان عامل خواهیم گشت - مارا در جمیع امور ، تکیه بر تفضلات نصرت بخش حقیقی است ، جل شانه ، و کثرت اعوان و انصار را ، بخاطر نیاورده ، بکرم عمیم او ، عز اسمه ، واثقیم - هرچه مشیت او ست تعالی شانه ، بظهور خواهد رسید - بیت :

تو کار دل بغمزهٔ معشوق وا گذار
بیطاقتی مکن کہ نکویان نکو کنند

"یفعل اللہ مایشاء و یحکم مایرید" ۔

آخر روز پنجشنبہ سیزدہم، از عرضداشت فدوی باالخلاص محمد طاہر، وضوح انجامید کہ فرزند عزیز سعادت مند، ششم شہر حال، از تالاب مسین ساگر[1] کوچ نمودہ بشہر در آمد و در محافظت سکنہ آن بلدہ، ز نہیب و غارت عساکر قاہرہ مساعی جمیلہ بظہور آوردہ، آنچنان شہری سیع معمور را بواقعی ضبط نمود و قطب الملک پیشوائی خود را با بشکشی بخدمت آن والا تبار فرستادہ، معروض داشتہ کہ چہل لک وپیہ پیشکش بدہد و صبیہ خود را داخل خدمہ حرم سرائی آن ند اقبال ساختہ، ہر سال موازی پیشکش مقرری پادشاہی، بملازمان سالد و اموال میر جملہ را کہ بعد از حبس پسر او متصرف شدہ، از ہر و قطمیر باز پس دادہ، میر مذکور را طلب نمودہ، بفرزند عزیز بسپارد ۔ از انجا کہ زوال ملک و دولت خود را برائی العین مشاہدہ ی نماید، بسیار عاجز و مضطر است ۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد از تشریف دن موکب ظفر قرین بحیدر آباد، آن مہم نوعی کہ باید، حسن انجام راہد یافت ۔

—:o:—

د ۲۲

شائستہ خان دریائے نربدا پار کر چکا ہے، گویا علاقہ مالوہ سے خاندیس کے صوبے میں داخل ہو چکا ہے ۔ قطب الملک نے میر جملہ کے لڑکے محمد امین اور اس کے متعلقین کو قلعے سے رہا کر دیا ہے ۔ اورنگ زیب خود ۱۰ ربیع الاول ۱۰۶۶ھ کو نالدیڑ پہنچ گیا ہے ۔ وہاں سیر و شکار میں وقت گذارے گا اور شائستہ خان کے آنے کا انتظار کرے گا ۔

۱- ساغر ۔

بشائستہ خان بالقابہ : بتوجہات و تلطفاتِ خاص ، اختصاص یافتہ، معلوم نمایند - عریضہ الاخلاصی، مشتمل بر خبرِ عبور از دریائی نربدہ و سرعت در طی مراحل کہ بعد ورودِ نشانِ عالی شان ، ارسال داشتہ بودند ، رسید - مسرت افزائی خاطرِ عاطر گردید و از قربِ وصولِ آن عمدۃ الخوانین و نویدِ حصول ملاقات ، شوق بر شوق افزود - برآن خانِ رفیع مکان بوشیدہ نماند کہ در این ولا ، قطب الملک از رسیدنِ فرزندِ عزیزِ نامدارِ کامگار ، بدو منزلِ حیدر آباد ، محمد امین ، پسرِ میر جملہ را با جمعی (ص : ۱۴۲ ل) ، کہ در قید او بودند ، نزدِ آن سعادت مند کامگار فرستاد و آن برخوردارِ حمیدہ اطوار ، چہار شنبہ پنجم ، سوادِ آن شہر ، مضربِ خیامِ خود ساخت و موکب اقبال قرین ، دیروز کہ دہمِ شہرِ حال بود ، بہ نادبر رسیدہ و از آبِ گنگ گذشتہ ، منزل نمود و مقتضائی رائی صواب نمای آن ست کہ تا وصولِ اخبارِ آن حدود و کیفیت حالاتی کہ بعد از رسیدنِ فرزندِ عزیز روی دادہ باشد و نفس راست کردنِ دوابِ لشکر ، در ہمین نواحی بودہ ، بسیر و شکار بپردازیم - یقین کہ آن رکن السلطنت العظمیٰ نیز ، عنقریب خود را بما ملحق خواہند ساخت و انشاء اللہ تعالیٰ پس ازانکہ ایشان بیایند ، ہر چہ صلاح باشد ، بعمل خواہد آمد - آن عضد الخلافتہ الکبریٰ بہر کدام از بندہای تعین مالوہ کہ تا حال خود را بایشان نرسانیدہ اند نوشتجات فرستادہ در بابِ زود روانہ شدن قدغن نمایند ، والسلام -

——:o:——

د ۲۳

اس خط کے ذریعہ مکتوب (د ۲۲) کے مندرج پروگرام میں جو تبدیلی کی گئی ہے ، اس کی اطلاع دیتا ہے - اورنگ زیب دوبارہ اطلاع دیتا ہے کہ وہ ناندیڑ پہنچ چکا ہے اور ۱۷ کو دو شنبہ کے روز حیدر آباد پہنچ جائے گا - یہ خط مکتوب (د ۲۱) سے پہلے کا ہے - مکتوب (د ۲۱) کے مطابق شہزادہ محمد سلطان کا حیدر آباد شہر پر قبضہ ہو گیا ہے - اس خط میں لکھا ہے کہ شہزادہ جمعہ ۷ کو حیدر آباد میں داخل ہو کر قلعہ کا محاصرہ شروع

کر دے گا۔ اورنگ زیب ۱۷ تاریخ کی بجائے ۲۰ ربیع الثانی ۱۰۶۶ھ کو حیدر آباد پہنچا تھا ۔

بشائستہ خان بالقابہ : خانِ رفیع مکان ، مستغنی الالقابِ من از حد افزون مشتاق دانند ۔ عریضۂ الاخلاصی کہ از مقامِ دیپال پور ارسال داشتہ بودند ' پنجشنبہ ششم رسیدہ ، ظہورِ کیفیتِ رہ نوردی و مرحلہ پیمائی آن عمدۂ خوانین زمان ، موجبِ مسرت و بہجتِ بی پایان گردید و بمقتضائی فرطِ اشتیاق ، زبانِ حال ، بدین مقال ترنم نمود ۔ رباعی :

بامژدہ گر از درم در آئی چہ شود ؟
یاتاختہ پیش از خبر آئی چہ شود ؟
زود آمدلت نظر بشوقم دیراست
از زود اگر زود تر آئی چہ شود ؟

خانمن ، جانمن ! ما بہ بدرقۂ تائید الہی ، دہمِ شہرِ حال ، بنادیر رسیدہ ، ازانجا بے توقف متوجہِ مقصدیم و روزِ مبارکِ دو شنبہ بقدوم ، انشاء اللہ تعالیٰ ، ساحتِ حیدر آباد از فرِ نزولِ راياتِ عاليات ، زينتِ تازہ خواہد یافت ۔ چون ایشان نیز ، کوچ بہ کوچ طیٔ منازل خواہند نمود ، شاید در حوالیٔ گلکندہ ، ملاقات دست دہد ۔ فرزندِ عزیزِ سعادت مند ، بعونِ ایزدی ، روز جمعہ ہفتم ، داخل حیدر آباد شدہ ، بہ محاصرۂ قلعہ خواہد پرداخت ۔ امید کہ عواقبِ امور ، مقرون بخیر و ظفر گردد ۔ قطب الملک ہنوز مستِ خوابِ غفلت و پندار است ۔ ترجمۂ عرضداشتِ میر جملہ کہ دو شنبہ سیوم رسیدہ بود فرستادیم ، تا از حقیقت مطلع شوند ۔

——:o:——

د ۲۴

بادشاہ نے شایستہ خان کے منصب میں اضافہ کر دیا ہے اور سے خان جہان کے خطاب سے نوازا گیا ہے ۔ اس کے بعد کے

تمام خطوط میں شایستہ خان کو خان جہان کے لقب سے مخاطب کیا گیا ہے۔

اورنگ زیب گولکنڈہ کی مہم سے فارغ ہو کر اورنگ آباد واپس آ گیا ہے اور میر جملہ دربار میں حاضری کے لیے روانہ ہوگیا ہے۔ اس خط میں اس پیش کش کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قطب الملک نے اورنگ زیب کی خدمت میں نذرانے کے طور پر بھیجی تھی اور جس پر بادشاہ کو اس کے بارے میں بد گمانی ہو گئی تھی۔ اورنگ زیب گولکنڈہ سے واپسی کے سفر پر ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۶۶ھ کو روانہ ہوا تھا۔

بشائستہ خان ملقب بہ خانجہان باالقاب جدید: حق جل شانہ، خان عالی شان رفیع مکان مارا پیوستہ مہبط ترقیات صوری و معنوی داراد! بعد از طی مراحل اشتیاق، نگاشتہ خامہ اتحاد می گردد کہ استماع مژدۂ عطایائی پیشگاہ خلافت کہ در اینولا نسبت بآن عمدة الخوانین پرتوی ظہور انداختہ، خاطر عاطر را، از گرد کلفت وکدورت بر آوردہ، بغایت مسرور ساخت۔ عنایت اضافہ منصب و خطاب تازہ، برآن خان جہان، مبارک و خجستہ باد۔ بیت:

للہ الحمد کہ ہر نقش کہ خاطر (ص: ۱۴۲)، می خواست
آمد آخر ز پس پردۂ تقدیر پدید

مایدوستکامی و مبارکی، شب سیوم شہر حال، داخل بلدۂ مبارک بنیاد اورنگ آباد شدیم۔ معظم خان بعد رسیدن فرمان والا شان و علم و نقارہ و خلعت، بیست ششم رجب، از اندور روانہ شدہ، در وادی سرعت طی مراحل، بمشار" الیہ تاکید نمودہ ایم۔ اخبار دربار جہان مدار، یقین کہ از نوشتجات وکیل معلوم ایشان می شدہ باشد مقدمہ پیشکش آن قدرہا، موجب طیش و اضطراب گردیدہ کہ بخلاف معہود، گفتگوہائی طرفہ می فرمایند۔ غریب صحبتی است۔ ماخود اصلاً باین مراتب ملتفت نیستیم و ہرچہ ہست ہمہ را چنانچہ مقرر نمودہ بودیم، بایشان وامی گذاریم، شاید باین وسیلہ از سرکوبی ماپگذرند۔

——:o:——

د ۲۵

شایستہ خان مہم گولکنڈہ سے واپس ہو چکا ہے۔ وہ اب تک صوبۂ مالوہ کے صدر مقام اوجین پہنچ گیا ہوگا۔ میر جملہ عازم دربار ہے ممکن ہے شروع رمضان ۱۰۶۶ھ میں آگرہ پہنچ جائے۔ اورنگ زیب کو بادشاہ کی بدگمانی کی وجہ سے پریشانی ہے۔ وہ ان تحائف کو جو اسے قطب الملک سے ملے ہیں، شاہجہان کے پاس بھیج رہا ہے لیکن اس پیشکش کی وجہ سے بادشاہ کے دل میں جو بد گمانی پیدا ہو چکی ہے اس میں کمی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔

خان جہان بالقابہ: بتوجہات و تلطفات خاص مسرور و مبتہج گشتہ، معلوم نمایند صحیفۂ الاخلاصی کہ بعد وصول بہ برہانپور، در جواب نشانِ والا نگاشتۂ خامۂ محبت شمامہ شدہ بود، مطالعۂ آن، مسرت فزود۔ یقین کہ تا حال باوجین رسیدہ باشند۔ موردِ مراحمِ بیکران، معظم خان نیز از برہانپور، روانۂ مقصد گردیدہ، شاید تا اوایلِ رمضان المبارک، ادراک ملازمتِ اقدس تواند بود۔ از اندازِ کار معلوم می شود کہ باز خواستِ پیشکش بامتداد انجامیدہ، رفعِ مظنہ ہیچ وجہ، صورت نخواہد بست۔ صد شکر کہ مثلِ آن خانِ رفیع مکان و خانِ موہی الیہ، بندہائی عمدہ درمیان بودند و الا تشخیصِ این مقدمہ دشوار تر ازین می شد۔ صفی خان را، ہژدہمِ شہرِ حال، رخصتِ درگاہِ معلیٰ نمودہ، انگشتریٔ یاقوت و دیگر مرصع آلات باو سپردیم کہ با خود ببرد۔ بعد ازانکہ آن اشیا بسلامت رسیدہ، از نظرِ انور بگذرد، آنچہ بمنصۂ ظہور آید، ہویدا خواہد گشت۔ انصاف و قدر دانی ازین نمی گذرد۔ مصرع:

در طریقت ہرچہ پیشِ سالک آید خیرِ اوست

حسب الالتماسِ ایشان، میر ابوالفضل را در حضور نگہداشتیم کہ صحایفِ محبت آن عمدۃ الخوانین، بوساطتِ او، بمطالعۂ گرامی می رسیدہ باشد۔ اشتیاقِ صحبتِ وافی بہجت از تحریر افزونست امید کہ بر وفق

خواہش ، اسباب حصول آن بزودی منظم گردد ـ در اعلام و اظہار بعض حقایق پیدا است کہ تساہل نخواہد رفت ، والسلام ـ

—— :o: ——

د ۲٦

اورنگ زیب نے اپنی اور شہزادۂ محمد سلطان کی پیشکش کی اشیاء دربار میں بھیج دی ہیں - بادشاہ نے اورنگ زیب کو اسیر کا قلعہ جاگیر میں دے دیا ہے اور قلعۂ خیبر کی جاگیر کا فرمان بھی نافذ کر دیا ہے ـ

خان جہان بالقابہ : بتوجہات موفورہ ، مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند ـ عریضۃ الاخلاصی کہ بعد اطلاع بر مضمون امثلۂ گرامی ، بمدتی ارسال داشتہ بودند ، در عین انتظار ، مطالعۂ آن بہجت افزای خاطر گردید ـ برآن عمدۃ الخوانین پوشیدہ نماند کہ چون دراینولا ظاہر شد کہ توجہ اقدس ، بتحقیق جواہر آوردۂ ما (ص : ۱۳۳ الف) از قطب الملک با قصی الغایات مبذول است و ازین راہگذر ، طیش بسیار می فرمایند ، بنابران توقف و تاخیر مناسب ندانستہ ، تمامی آن جواہر را ، ہر چہ بسرکار عالی تعلق داشت و آنچہ بفرزند سعادت مند برخوردار کامگار گزرانیدہ بود ، بدرگاہ جہان پناہ فرستادیم کہ از نظر انور گذشتہ ، اگر پسند نیفتد ازانجملہ چیزی کہ قطب الملک برای ما ارسال داشتہ ، حوالۂ وکیل او نمایند ـ بحمداللہ تعالیٰ کہ بخلاف ابنای زمان ، ہرگز در بند این مزخرفات نبودہ ایم و دل بستگی بآن نداریم ـ

مقدمہ کہ بدستور الوزرا نسبت نمودہ اند ، استماع آن موجب تعجب گشت ، چہ بغایت بعید می نماید کہ باوجود دانش و فہمیدگی و اطلاع بر روابط محبت و اتحادی کہ ایشان را در خدمت ما ثابت است ، زبان را بہ بد گفتن لیکان آشنا ساختہ باشند ـ اگرچہ این قسم گفتگوہا دربارۂ آن خان رفیع مکان ، کہ رکن این دولت اند ، باعث اثر چہ تواند شد و خاطرہا از رہگذر چنین امور جمع است لیکن از استفسار این معنی بعنوانی

مناسب از ایشان کرده خواهد شد و ہر چہ در جواب بنویسند آن موتمن الدولتہ العلیہ را ، ازان آگاه خواہیم ساخت ـ قلعہ آسیر راکہ بما می دادند ، چون چندان خرچی نداشت ، عدم قبول آن مصلحت نبود ـ در باب تفویض قلعہ خیبر ، بوکلای سرکار عالی ، فرمانی بہری سنگدیو قلعہ دار آنجا ، صادر شده بود ، منع عرایض دنیاداران اصلی ندارد ، و چگونہ تجویز وقوع آن توان نمود ، محض افترای عزیزان است کہ شب و روز بجز سخن سازی و روباه بازی کاری ندارند ـ وکیل دربار جہان مدار ، قبل ازین ، صورت مقدمہ را ، معروض داشتہ بود و در جواب آن آنچہ بایستی باو نوشتہ شد ـ جواب مکتوب عمدة الملک ، رکن السلطنت جعفر خان ، ہرگاه برسد ، ما را از مضمون آن آگہی بخشند ـ اشتیاق را حدی و نہایتی نیست ، والسلام ـ

——:o:——

د ۲۷

اورنگ زیب کے منصب میں اضافہ ہوا ہے اور دکن کے قلعوں میں سے احمد نگر کے دس قلعے بھی اسے تفویض کر دے گئے ہیں ـ مگر قلعوں کو جاگیر میں لینے سے فائدے کی بجائے الٹا نقصان تھا ـ کیونکہ ان کی آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہوتے تھے ـ اس لیے اورنگ زیب نے ان قلعوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے ـ

خان جہان بالقابہ : بتوجہات و تلطفات بیغایات ، مسرت اندوز گشتہ معلوم نمایند کہ از وصول دو عریضہ اخلاص ، اولین مشتمل بر تہنیت ظہور بعض عنایات پیشگاه خلافت و دومین مبنی بر شرح کیفیت حال سیادت مرتبت میر جعفر ، بہجت بر بہجت افزود و خبر فرحت اثر ورود فرمان والا شان کہ درباب اضافہ و خطاب بایشان ، شرف نفاذ یافتہ بود و رسیدن باوجین و از کلفت راه بر آسودن ، موجب انبساط گردید ـ مومیٰ الیہ را کہ بمجرد انتساب خاندان سیادت ، واجب الرعایت است ، فراخور حسن خدمت ، مشمول الطاف و مراحم ساختہ ، توجہ و التفات خاص را ، (ص : ۱۴۳ ب) از اصلاح حال او دریغ نخواہیم فرمود ـ حق تعالیٰ ، او را توفیق حق گزاری و نیکو خدمتی نصیب کند ـ

برآن عمدهٔ خوانینِ زمان ، پوشیده نماند که در این منشورِ لامع النور ، که بتقریبِ اضافهٔ پنج هزار سوارِ دو اسپه سه اسپه نگاشتهٔ خامهٔ اشرف شده ، مصحوبِ میر مذکور بود ، مرقوم گردید که از قلاعِ ولایتِ دکن ، ده قلعه مثلِ احمد نگر وغیره بوکلای سرکارِ عالی مفوض باشد و بندهای جنابِ سلطنت مآب ، بحراستِ آن قیام نمایند و ازانجا که اسرار و دقایقِ تجویزِ این مدعا ، و آنچه در ضمنِ آن اندیشیده اند ، بر ضمیرِ عاقبت بین مخفی نیست ، چه در این صورت ثمرهٔ اضافه نابود می شد بلکه سوای آن ، مبلغهای کلی بایستی خرج کرد ـ بنابران در مقامِ قبولِ تعهدِ قلاعِ مسطوره در نیامده ، بدرگاهِ معلی عرضداشت نمودیم که ازین تکلف بگذرند ـ اشتیاق بحدیست که شرحِ آن مقدورِ بیان و بنان نیست ـ هیچ وقت بی یادِ ایشان نمی گذرد و همواره خواهان می باشیم که بزودی اسبابِ حصولِ ملاقات ، سمتِ انتظام بیابد ، والسلام ـ

——:o:——

د ۲۸

اورنگ زیب کو خزانۂ مالوہ سے تنخواہ طلب نقدی ادا کی جاتی ہے ـ شائستہ خان نے اس کے کاغذات اورنگ زیب کو ارسال کر دیے ہیں ـ

بخانِ جهان بالقابه : بعنایات و توجهاتِ موفوره ، بهجت اندوز گشته ، معلوم نمایند ـ عریضه الاخلاصی که در این ولا نگاشتهٔ خامهٔ محبت و اتحاد بود ، بانوشتهٔ دیوانِ صوبهٔ مالوه و نقلِ فرمانِ لازم الاذعان که در بابِ تنخواه طلب نقدیٔ وکلای سرکارِ نامدار باو صادر شده و افرادِ حساب رسیده ، کیفیتِ آن مقدمه سمتِ وضوح گرفت و اطلاع بر مضمونِ مکتوبِ عمدة الملک ، رکن السلطنت جعفر خان که سواد آن را با نقلِ جواب ، ارسال داشته بودند ، شگفت افزود ـ برآن خلاصة الخوانین پوشیده نماند که تمامیٔ اشیای پیشکشِ قطب الملک را ، که برای ما و فرزندِ سعادت مند ، فرستاده بود ، در اینولا مصحوبِ جمعی از ملازمانِ

خود ، بدرگاهِ جهان پناه ارسال داشتیم که راهِ این گفتگوهای بی مزه[1] مسدود گردد ـ لیکن معلوم نیست که مظنهای شاخ در شاخ ، بدین تدبیر رفع شود ـ اگر می دانستیم که تقدیم این خدمت نتیجه بعکس داده ، موجبِ کدورتِ ما و شما خواهد گشت ، فهمیده در آن شروع میکردیم ـ اکنون که کار باین جا رسیده ، علاج جز تغافل نیست ، مکابره تا چند ؟ آن عمدهٔ امرایٔ دوران ، اصلا از رهگذرِ این قسم نوشتجات ، خاطرِ عزیز خود را نگران ساخته ، مکدر نباشند ـ مصرع :

"شاید شبِ ما هم سحری داشته باشد"

والسلام ـ

—o—

د ۲۹

یہ خط اس زمانے کا ہے ، جب میر جملہ دربار میں پہنچ چکا ہے ۔ لکھنا ہے کہ پیشکش کی حقیقت بادشاہ پر آخرکار کھل کر رہے گی ۔ مکتوب (د ـ ۲۵) میں مندرج ہے کہ میر جملہ رمضان ۱۰۶۶ھ میں دربار شاہی میں حاضر ہو جائے گا ۔

خانِ جهان بالقابه : بعنایات و توجهاتِ خاص ، مسرت اندوز گشته ، معلوم نمایند که وصولِ عریضته الاخلاص و اطلاع بر کیفیتِ آنچه بعمدة الخوانین رکن السلطنته العظمی ، خانِ رفیع مکان (ص : ۳۳۱ أ) جعفر خان نگاشته اند ، بهجت افزایٔ خاطرِ عاطر گردید ، جواب این قسم مقدمات را بهتر نمی توان نوشت ـ منشاء این همه مبالغه در تفحص و تحقیق ، قیاسِ حالِ این جانب است ، بر اوضاعِ دیگران له ، و الا اگر می دانستند که اظهارِ این مزخرفات و تجویزِ چنین امری رکیک ، شایان نیست و از تقدیمِ این خدمات ، مطلبی بجز تحصیلِ نیک نامی و بلند آوازگی نداریم ، این قسم مظنه های دور از کار نمی نمودند ـ شاید بحکمِ قضیه "الحق یعلو ولا یعلی"

---

۱ ـ با مزه ـ

حقیقت این مراتب، چنانچه ہست، رفتہ رفتہ بر ایشان مکشوف شود ۔ امسال در این ولایت، باران موافقِ خواہشِ مزارعان است و ہواہا بغایتِ خوب شدہ، پیش آمد کارِ خانِ سعادت نشان معظم خان، بعد ادراکِ ملازمتِ اقدس، اگرچہ تا حال ہویدا نگشتہ لیکن از آثاری کہ قبل از دریافتِ این موہبتِ کبریٰ، پرتوِ ظہور انداختہ، پیداست کہ عنایاتِ بادشاہانہ بوجہی کہ باید، شاملِ حالِ مشار''الیہ شدہ، بوجہ تمام نسبت باو دارند ۔ اشتیاقِ صحبت و شغف، بحصولِ این امنیت، بیش ازان ست کہ بتحریر درآید، والسلام ۔

—— :o: ——

۳۰ د

اورنگ زیب کی بھیجی ہوئی پیشکش کی اشیاء بادشاہ کی خدمت میں گزاری گئیں، جس سے حاسدین کے کذب و افترا کی حقیقت کھل گئی ۔ بادشاہ نے ان میں سے دو چیزیں رکھ لی ہیں اور باقی واپس کر دی گئیں ۔ قطب الملک نے دوبارہ کرناٹک میں شورش پیدا کر دی ہے ۔ بادشاہ نے گولکنڈہ کی مملکت کو تباہ کرنے کے احکام صادر کر دے ہیں ۔ بادشاہ عنقریب ہی میر جملہ کو شاہی لشکر کے ہمراہ بھیج رہا ہے ۔ لکھتا ہے کہ میر جملہ کے پہنچنے کے بعد گولکنڈہ کا رخ کیا جائے گا ۔ میر جملہ لشکر کے ہمراہ ۲۳ صفر ۱۰۶۷ھ کو روانہ ہوا اور ۱۰ ربیع الثانی ۱۰۶۷ھ کو اورنگ آباد پہنچا ۔

خانِ جہان بالقابہ : بتوجہات و عنایاتِ خاص، مسرت اندوز و بہجت قرین گشتہ، معلوم نمایند کہ صحیفتہ الاخلاص در بہترین وقتی رسیدہ ۔ مطالعۂ آن طبعِ گرامی را نشاط افزود و حدیقۂ موالات را طراوت بخشید ۔ جواہرِ پیشکشِ قطب الملک کہ بدرگاہِ آسمان جاہ ارسال داشتہ بودیم، از نظرِ انورِ اطہر گذشت و نفاست و شایستگیٔ آن ظاہر شدہ، کذبِ اقاویلِ باطلۂ حاسدان ہویدا گردید ۔ از جملۂ آن اشیاء یک انگشترِ الماس و یک انگشترِ یاقوت، درجۂ پذیرائی یافت و باقی مرصع آلات را بالماس طرہ،

باز عنایت فرمودند ۔ باوجود این اکراه مظنه مسدود شده باشد ، غنیمت است ۔

برآن عمدة الخوانین پوشیده نماند که قطب الملک کوته اندیش را ہر چند بموعظت و نصیحت از خواب غفلت بیدار ساختیم و قبح و رکاکت حرکات نا شایستهٔ او را که در این ایام مرتکب آن گردیده بود وا نمودیم اصلا متیقظ و پند پذیر نگشته ، پنبهٔ نخوت و غرور ، از گوش خویش بیرون نکرد و از فقدان خرد معامله دان ، جمعیت خود را بصوب کرناٹک فرستاده ، با عوامی زمینداران آنجا پرداخته ، کار بجای رسانید که درآن سرزمین غبار شورش برخاسته[1] و این اخبار بمسامع جاه و جلال رسیده ، حکم اقدس بتخریب بنیان مملکت او صادر شده ۔ چنانچه خان دستورالوزرا با برخی از افواج قاہره ، عنقریب دستوری خواہد یافت که بخدمت ما بیاید و موکب اقبال قرین عالی ، بعد وصول آن دستور (ص : ۴۴ ب) واق خیرت ، بدان حدود نہضت نماید ۔ خبر شدت بیماری عادل خان نیز شہرت کرده و فرو رفتن او در این مرتبه احتمال قوی دارد ۔ امید که عواقب امور ، بخیر مقرون گردد ۔ اگر درین سفر خیر اثر ، رفاقت آن زبدهٔ امرای زمان میسر شود ، نعمتی غیر مترقب ۔ یقین که ایشان نیز در نظم اسباب ملاقات صوری سعی خواہند نمود ، والسلام ۔

——:o:——

د ۳۱

اس خط میں اورنگ زیب قلعهٔ فتح آباد بیدر کی فتح کے کوائف بیان کرتا ہے ۔ اس خط میں جو تفصیلات دی گئی ہیں ، وہ تاریخی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتی ہیں ۔ دوسری ہم عصر تواریخ میں محاصرے کا بیان اس تفصیل سے نہیں دیا گیا ۔ اس محاصرے میں میر جملہ بھی اورنگ زیب کے ساتھ شریک تھا ۔ اس خط میں عنقریب ہی دوسری فتوحات کی امید ظاہر کی گئی ہے ۔ اس سے مراد قلعهٔ کلیانی وغیرہ کی فتح ہے ۔ قلعهٔ بیدر ۲۳ جمادی الثانی ۱۰۶۷ھ کو فتح ہوا ۔

---

۱ ۔ برخواسته ۔

بشائسته خان بالنابه : بعنایات و توجهات خاص ، مسرت اندو گشته ، معلوم نمایند که دو عریضه الاخلاص ایشان متواتر در احسن اوقات رسیده ، مطالعه آن بهجت افزای خاطر عاطر گردید و اطلاع بر عزیمت آن عمدة الخوانین بصوب دولت آباد که متضمن قرب حصول ملاقات است ، گلشن اشتیاق و آرزومندی را اطراف بخشید - امید که زمان بعد صوری بسر آمده ، اسباب تلافی بهم دهد -

در این ولا آنچه از تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی رهنما گردید فتح محمد آباد بیدرا است که روز یکشنبه بیست و سیوم جمادی الاخری اصیب اولیای دولت قاهره شده - مجملی ازین ماجرا آنکه چون موکب ظفر قرین ، بیست و پنجم جمادی الاولی ، بحوالی قلعه بیدر[1] رسیده ، عساکر نصرت مآثر ، بمحاصرهٔ آن حصن حصین اشتغال نموده بودند ، باوجود اشتعال نائرهٔ قتال و جدال ، درپیش بردن مورچالها اهتمام تمام میرفت و در اندک فرصتی سیبها از همه سو بکنار خندق منتهی گشته دو حصه برج کلانی از قلعه شهر که محاذی[3] مورچال عمده امرای کاردان دستور الوزرا بود ، با کنگرهای فصیل تمامی الضلع ، بضرب توپها ، آن وزیر بی نظیر خجسته رای شایسته تدبیر ، ریخته هموار گردید و خندق آن سمت نیز پر شده ، قابوی یورش پدید آمد - بنابران بتاریخ مذکور که شرف آفتاب عالمتاب و ساعت در نهایت سعادت بود ، سپاه فیروزی دستگاه ، از همان راه آغاز یورش نموده ببالای برج و فصیل برآمدند و متحصنان را ، پای ثبات از جای رفته ، رو بوادی فرار نهادند و در این اثنا ، بهادران لشکر ظفر اثر ، از هر جانب زینهها[4] گذاشته و کمندها افراخته بقلعه در آمدند و ازانجا که در هنگام یورش هم از دست متحصنان نهری که کنده بودند و بقصد

---

۱ - بدر -

۲ - بدر -

۳ - محازی -

۴ - زمینها -

عذر ، از باروت و بان و حقه پر ساخته آتش فتاده و جمعی کثیر از آنها بباد فنا بر رفتند و گروهی ایم مرده با مرجان قلعه دار که او نیز در آن آتش سوخته بود و پس از فتح قلعه بدو روز تصدق شده ، بارک پناه بردند و در اینوقت ما بمبارکی و فرخی داخل حصار گردیده بضبط آن همت برگماشتیم ـ بزبران بیشهٔ وغا انتهاز فرصت نموده (ص : ۱۴۵ ا) رو بقلعهٔ ارک نهادند ـ بزور بازوی صولت ، دروازهٔ آن را بدست آورده ، قایم ساختند و اہل قلعه از مشاہدهٔ این صورت که در متخیلهٔ آنها نمی گذشت ، بگرداب اضطرار و اضطراب افتاده ، امان خواستند و قلعه دار بعد حصول اطمینان ، ہفت پسر خود را بملازمت عالی فرستاده ، مکالید ارک را نیز بملازمان بارگاه والا سپرد و بعنایت الهی و اقبال لایزال پادشاہی در یک روز این قسم دو حصنین متین استوار که کیفیت حصانت و وسعت و رفعت و سایر خصوصیات آن از تحریر بیرون است و در تمامی قلاع دکن به بیمثلی طاق است و بی شبهه ، بر قلعهٔ دولت آباد ترجیح تمام دارد ، مفتوح شده ، چنین فتح نمایان نصیب اولیای دولت قاہره گردید ـ

پیداست که آن رکن السلطنت العظمیٰ بدین مژدهٔ مسرت افزا ، ابواب نشاط و شادمانی ، بر روی روزگار خویش کشوده ، مراسم شکر ایزد منان ، بجا خواہند آورد ـ گوش بر آواز فتوحات دیگر که انشاء الله تعالیٰ عنقریب روی خواہد داد ، بوده ، اشتیاق را ، از حد افزون شناسند و بر این منوال ، از اخبار بهجت آثار عرضداشت مینموده باشد ، والسلام ـ

—:o:—

د ۳۲

یہ خط بیدر سے لکھا گیا ہے اور اسی زمانے کا ہے جب شائستہ خان اورنگ زیب کی زیر نگرانی ان مفسدوں کے انسداد کے لیے مقرر کیا گیا تھا جو نظام شاہی مملکت کے علاقوں میں فتنہ و فساد پھیلا رہے تھے ـ ان میں زیادہ پیش پیش سیواجی اور دوسرے مرہٹے سردار تھے ـ نظام الملک کا خاندان احمد نگر میں حکومت کرتا رہا تھا اور یہی علاقہ ان مفسدین کی آماجگاہ بنا ہوا تھا ـ شائستہ خان کو احمد نگر میں نظام الملک کے محل میں ٹھہرا دیا

گیا ہے ۔ اس زمانے میں محمد معظم دولت آباد میں اورنگ زیب کی نیابت کر رہا تھا ۔

زنگیان تیرہ بخت سے مراد بیجا پور کی فوج ہے، جس میں زیادہ تر حبشی تھے ۔ اورنگ زیب کا ارادہ ہے کہ بیجا پور کے علاقے میں سب سے پہلے گلبرگہ کو تاخت و تاراج کیا جائے اس لیے وہ ۲۲ ماہ حال کو بیدر سے گلبرگہ روانہ ہو گیا ہے ۔

خان جهان بالقابه : بتوجهات و عنایات بی اندازه ، بهجت اندوز گشته ، معلوم نمایند ـ عریضة الاخلاصی که بعد وصول باورنگ آباد خجسته بنیاد ، نگاشتهٔ خامهٔ صدق عقیدت شده بود ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، مسرت افزای خاطر عاطر گردید ـ فرود آمدن در حویلی نظام الملک بسیار خوب واقع شد و موافق مرضی بود ـ برای دیدن فرزند عزیز برخوردار سلطان محمد معظم ، اگر بدولت آباد بروید ، مضایقه نیست ـ خانهٔ ایشان است ـ هرگاه خواهند رفت آن تازه نهال بوستان اقبال را به بینند ـ بمعتمد فدوی خواجه منظور قبل ازین امر شده که اگر آن رکن السلطنت بدین اراده به دولت آباد بیایند ، ایستادگی نموده ، حاضر باشد ـ پوشیده نماند اگرچه عمدهٔ خوانین زمان ، مهابت خان و افواج قاهره که باو تعین کرده بودند غنیم لئیم که بنهایت اجتماعی بالند آمده ، اظهار جرأت و جسارت می نمود ـ بعد از محاربه منهزم ساخته ، آوارهٔ دشت فرار گردانیده بودند ـ لیکن چون تنبیه و تادیب زنگیان تیره بخت بواقعی صورت نیافته ، تاخت آن ولایت نیز ، نوعی که بایست ، بوقوع نیامده بود ـ بنابران رای صواب نمای اقتضا فرموده که تا فصل برشگال نرسیده ، مجال تجسس و تلاش باقیست ـ موکب اقبال قرین بصوب گلبرگه نهضت نموده ، دمار از روزگار آن مدبران بر آورده ، هرچه از آن ولایت توان تاخت ، (ص : ۳۵ ، ب) بباد نهب و تاراج بر آورده و اگرقابو باشد بمحاصرهٔ قلعهٔ کلیان پرداخته ، بتوفیق الهی در استخلاص آن سعی مبذول داشته شود ، چنانچه بیست دویم این ماه ، تکیه بر تائیدات ایزد منان نموده ، از محمد آباد بیدر [1] که بقدر فرصت بندوبست مهات آنجا شده بود ، بسمت گلبرگه توجه فرمودیم ـ

---

۱ بندر

امیدکه ابواب نصرت و ظفر بر روی روزگار لشکر فیروزی اثر مفتوح گردیده مکنون ضمیر منیر عالی ، بر حسب خواہش خیر اندیشان ، بمنصه ظهور آید - در تنبیه جمعی از مخذولان که بحوالی احمد نگر آمده ، غبار شورش بر انگیخته اند، پیداست که مساعی جمیله بظهور خواهد رسید - اشتیاق صحبت وافی بهجت پایانی ندارد و حصول آن مامول ، والسلام -

---:o:---

د ۳۳

ملتفت خان نے اورنگ زیب کو اطلاع دی ہے کہ مرہٹوں کے ایک لشکر نے سیناجی کی سرکردگی میں احمد نگر کے علاقے پر حملہ کرکے رعایا کو پریشان کر دیا ہے - اورنگ زیب نے نصیری خان کو ان کی سرکوبی پر مقرر کیا ہے - سیواجی کو آخر میں نصیری خان نے ہی شکستوں پر شکستیں دے کر اطاعت پر مجبور کیا تھا - شائستہ خان بھی اسی علاقے میں ہے - اورنگ زیب نے ہدایت کی ہے کہ وہ اپنی فوج سے بھی ایک جمعیت کو ان شوریدہ سروں کے خلاف تعین کرے -

بشائسته خان بالقابه : بعنایات و توجهات موفوره ، بهجت اندوز گشته ، معلوم نمایند که چون در این ولا از نوشته مورد مراحم بیکران ، ملتفت خان بمسامع علیه رسید که جمعی از لشکر نکبت اثر غنیم لئیم ، بسمت احمد نگر آمده ، غبار شورش برانگیخته و از رفتن آن مدبران بدان طرف ، تفرقه بحال رعایای بعض محال آنجا راه یافته ، بنابران فوجی از بندهای پادشاهی را ، بسرکردگی شرافت و نجابت مرتبت ، قابل الرحمت والاحسان، نصیرخان ، تعین فرموده ایم که بسرعت هرچه تمامتر بدان صوب شتافته ، به تنبیه مخذولان بی عاقبت پردازند و گرد این فتنه را بآب تیغ آتش بار فرونشانده ، دمار از روزگار آن گروه ادبار شعار بر آورند - اگر آن رکن السلطنت العظمیٰ نیز که تا حال به دولت آباد رسیده خواهند بود - بمجرد اطلاع بر این معنی، جمعی را بآن حدود بفرستند که پیش از وصول خان مذکور ، خود را رسالیده ، بدفع فساد اہل عناد ، قیام نمالد ، نظر بصلاح کار

و مصلحت وقت اصوب خواہد بود ـ یقین کہ بی توقف جمعیتی گزیدہ با یکی از مردم کار آمدنی کار دیدہ ، بدان طرف تعین خواہند نمود ـ اشتیاق صحبت سراسر مسرت را ، نہایتی نیست ، والسلام ـ

—— :o: ——

د ۳۴

ملتفت خان نے جو قلعدار احمد نگر تھا ، میناجی مرہٹہ کو مغلیہ مملکت کی حدود سے نکال دیا ہے ـ تین ہزار سواروں کو سیواجی کے دو قلعوں پونا اور چاکنہ کے خلاف تعین کیا گیا ہے ـ میناجی شکست کھا کر بھاگنے پر مجبور ہو چکا ہے ـ اورنگ زیب لکھتا ہے ـ کہ ہمیں دشمن کے ان حالات سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہیے ـ برسات کا موسم شروع ہو چکا ہے ـ اورنگ زیب کی ہدایات ہیں کہ مختلف لشکر برسات ختم ہونے تک اپنی اپنی جگہ مقیم رہیں ـ وہ خود اس موسم میں بیدر میں مقیم رہے گا ـ آخر میں وہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ بیجاپور کے علاقےاور بالخصوص ان اضلاع کو جو سیواجی کے قبضے میں ہیں، مکمل طور پر تباہ و برباد کر دیا جائے ـ

بخان جہان بالقابہ : بتوجہات و تلطفات خاص مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند کہ چون در اینولا ، بمسامع والا رسید کہ سیوای مقہور ، بمجرد استماع خبر وصول افواج قاہرہ بحوالی جنیر ، دست از تعرض قصبہ و مواضع آنجا کوتاہ ساختہ ، آوارۂ دشت ادبار گردیدہ ، بمقام خویش مراجعت نمودہ و قبل ازین از عرایض سیادت و نجابت مرتبت ملتفت خان ، ظاہر شدہ بود کہ مینای تیرہ بخت نیز ، بحسن سعی او و پسر مرزا خان پای جرأت از ولایت پادشاہی واپس کشیدہ ، بسر حد رفتہ و عرصۂ پرگنۂ چار کوندہ وغیرہ محال آن طرف (ص : ۱۳۶ ل) از خاشاک وجود آن مردود و ہمراہانش پاک گشتہ و از نتیجتہ العظام نصرت خان و ایرج خان کہ با سہ ہزار سوار بہ تنبیہ و تادیب مخذولان و تاخت و تاراج پونا و چاکنہ[1] متعلقہ سیوای بی عاقبت تعین گردیدہ اند ، تا حال خبری

۱ـ چاکنہ

له رسیده که درچه کاراند و معلوم نیست که ارادهٔ آنها چیست ؟

بنابران امر می شود که رکن السلطنت العظمیٰ بعومیٰ الیها و زبدة الامثال والاعیان را وکرن که پیش از آنها خود را بنواحیٔ جنیر رسانیده، از رویٔ تدغن بنویسند که ،طابق فرمودهٔ عالی ، کاربند گردیده و احمال و اثقال را در جایٔ مناسب نگاه داشته جریده شده بقصدِ نهب[۱] و غارت ، بولایت آن شوره پشتِ لعین در آیند و خاک آن مرزوبوم را بباد فنا برداده ، دقیقهٔ از دقایق و اثر فرونگزارند و سزایٔ این جسارت و بی اندامی را ، در کنار روزگارِ او گذاشته اگر اندیشهٔ مقابله نموده ، بوادیٔ مجادله در آید، با خاطرِ جمع و دلِ قوی ، باستیصالِ آن سر حلقهٔ اربابِ نکال بپردازند ۔ چه ہرگاه آن مقہور ، باوجود کثرتِ جمعیتِ خویش ، از شنیدنِ آوازهٔ وصولِ فوجی ، از بندہایٔ پادشاہی تابِ مقاومت نیاورده فرار نموده و میتایٔ مخذول که جمعیتِ اورا از سه ہزار کمتر نشان نمی دادند ، از تابینانِ ملتفت خان و مرزا خان شلاق خورده ، روگردان شده باشد ، درین صورت توہماتِ باطله را بخاطر راه داده ، پاسِ چنین قابو نداشتن و در صددِ انتقام در نیامدن ، از نمک خوارگی و نعمت رسیدگی دور است ۔

و بعد فراغ از تنبیه و تادیبِ آن تیره بختان و بندوبستِ مہماتِ آن حدود مقرر نمایند که تا انقضایٔ برشکال ، جمعیت ایشان ، در جنیر بسر برد و راؤ کرن با آن سیادت مآبِ ہوشدار و عبد المنعم خلفِ میرزا خان و تاتار بیگ پسرِ اوزبک خان ۔ این روی آب بہیمره که بر سرحد واقع است ، باحتیاط تمام بگذرانند و اصیرخان با ہمراہان بپرگنه پیڑ تا فتح آباد آمده ، توقف گزینند تا غنیمِ لئیم در آن سمت غبارِ شورش نتواند برانگیخت ۔

برآن عمدة الخوانین پوشیده نماند که چون ایام بارندگی انشاء الله تعالیٰ در ظفر آباد بیدر[۲] بسر خواہد رفت و فرزندِ عزیز برخوردارِ کامگار مہد اعظم را[۱] با اہلِ محل ، طلب فرمودہ‌ایم و قابل المرحمت و الاحسان ،

۱- نہیب

۲- بندر

مرشد قلی خان مامور گردیده که در خدمت آن تازه نهال بوستان اقبال بوده ، آن والاتبار را ، بحضور پر نور بیاورد ، باید که آن عضد الخلافة الکبری ، پانصد سوار از جمعیت خود ، در رکاب فرزند عزیز ، همراه نمایند ۔ پس ازانکه برخوردار کامگار (ص : ۱۴۶ ب) بساعت مختار که غرهٔ رمضان المبارک است ، از اورنگ آباد خجسته بنیاد بر آمده ، روانه گردد و این خبر بعرض برسد ، فوجی گران از پیشگاه عالی ، تعین خواهد شد که تا سرحد استقبال نموده ، آن دوحهٔ حدیقهٔ سلطنت را ، بخدمت ما برساند ۔ پیداست که نام بردها را در باب نهب و غارت و تاخت و تاراج ولایت متعلقهٔ بیجا پور ، علی الخصوص آنچه بسیوای مقهور منسوب است ، تاکید بلیغ نموده ، در امور دیگر نیز ، موافق مرقوم بعمل خواهند آورد ۔ اشتیاق صحبت کثیر المسرت و آرزوی ملاقات بهجت افزا ، بیش ازان ست که بتحریر آید ، والسلام ۔

—:o:—

د ۳۵

احمد نگر کے علاقے میں ابھی تک سیواجی شورش برپا کر رہا ہے ۔ جوں جوں نئے علاقے فتح ہو رہے ہیں ، اورنگ زیب ان کے نظم و نسق پر بھی ساتھ ساتھ توجہ دے رہا ہے ۔ مرشد قلی خان کو اس مقصد کے لیے احمد نگر بھیج رہا ہے ۔ شائستہ خان کو ہدایت کی گئی ہے کہ مرشد قلی خان کے ساتھ ۵۰۰ آدمیوں کی جمعیت کر دی جائے ۔ مرشد قلی خان اس زمانے میں آبادانی رعایا اور بندوبست اراضی کا بہت بڑا ماہر ہو گزرا ہے ۔

بخان جهان بالقا به : بعنایات و توجهات خاص مبتهج گشته ، معلوم نمایند عریضهٔ الاخلاصی که در این ولا مرسل بود ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، مسرت افزای خاطر عاطر گردید ۔ جمعیتی که بصوب احمد نگر تعین نموده بودند ، اگرچه طلب داشتن آن روا نداشت چه از عرایض مورد مراحم بیکران نصیری خان و زبدة الاشباه والاعیان راؤ کرن و سیادت و نجابت مرتبت ملتفت خان و عمال فوجداران سرکار نامدار بمسامع علیه

سیدہکہ غبارِ شورش در آن طرف فرونشستہ و سیوای ؑ مقہور و دیگر مخذولان
نوز دست از تاخت و تاراج سرحدِ ولایتِ پادشاہی باز نداشتہ ، سرگرمِ
ساد اند ۔ لیکن چون آن رکن السلطنتہ العظمیٰ ، چنین صلاح دیدہ اند
ہ مضایقہ آن جاعہ را پیش خود طلب نمایند و ازانجا کہ وزارت و امارت
رتبت ، مرشد قلی خان را امر فرمودہایم کہ فرزندِ سعادت مندِ برخوردارِ
مگار را بقندہار رسانیدہ ، از ہمان راہ بصوبِ احمد نگر و جنیر شتافتہ ،
صلاحِ مہماتِ پرگناتِ برہم خوردۂ آن سمت بپردازد و پانصد سوار ایشان
کہ با فرزندِ عزیز ہمراہ خواہند نمود ، با خود ببرد ۔ بنابران باید کہ
، عمدۃ الملک ، سرگروہِ جمعیتِ مذکور را تاکید کنند کہ از قندہار
اقتِ مومیٰ الیہ مراجعت نمودہ تا وقتی کہ مشارٌ الیہ در آن سمت
راہد بود ، با او بسربردہ ، در خدمت مرجوعہ شریک باشند ۔

بنصیری خان و دیگر بندہای ؑ تعین آن ضلع ہرچہ بایستی فرمود ،
رات و مرات نوشتہایم و بایشان نیز اشارہ شدہ بود کہ از روی ؑ قدغن بآنہا
یسند تا بی تعلل و توقف مطابقِ فرمودہ بعمل آوردہ در تنبیہ و تادیب
بتہ اندیشان و اخراجِ آن گروہِ وخیم العاقبت از ولایتِ پادشاہی ،
قہ ؑ از دقایق جد و جہد فرونگذارند ۔ اشتیاقِ صحبتِ وافی بہجتِ آن
صہ ؑ مخلصانِ صافی طویتِ درست عقیدت ، از تحریر و تقریر (ص : ۱۴۷
افزون است و حصولِ آن در اسرعِ اوقات بوجہِ مرغوب ، مطلوب ،
سلام ۔

—:o:—

د ۳۶

میناجی بھونسلہ شکست کھا چکا ہے اور سیواجی کو نواحیؑ جنیر
سے نکال دیا گیا ہے ۔ اورنگ زیب کا خیال ہے کہ اب ان کا مستعدی
سے تعاقب ہونا چاہیے ۔ دکن کی مہمات میں بعض اوقات مغلیہ فوجوں
کی ناکامی کا ایک سبب کمانڈروں کی آپس میں ناچاقی تھا ۔ دیو گڑھ
کے خلاف جب شاہجہان نے پہلی مہم بھیجی تھی تو اس وقت
بھی کمانڈروں کی اختلاف رائے کی وجہ سے اورنگ زیب کو کمانڈار
بنانا پڑا تھا ۔ سیواجی اور میناجی بھونسلہ وغیرہ کے خلاف

مہم میں بھی کچھ اسی قسم کے حالات پیدا ہوگئے تھے ، اس لیے شائستہ خان نے اپنے دستوں کے کماندار محمد حسین کے لیے اورنگ زیب سے درخواست کی ہے کہ اسے واپس بھیج دیا جائے ۔ اورنگ زیب کا کہنا ہے کہ سرداران فوج کو آپس میں مل کر کام کرنا چاہیے اور سیواجی کو گرفتار کر لینا چاہیے ۔

خان جہان بالقابہ : بتوجہات علیہ و تفقدات سنیہ مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند که عرایض اخلاص متواتر ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، مسرت افزای خاطر عاطر گردید و مطالب معروضه بوضوح انجامید ـ مندرج بود که اگر مصلحت وقت را ، بکسی که کار فرموده می شود وا گذارند اولیٰ است و این همه فسادی که در سرحد احمد نگر بوقوع آمده ، از دولت فتح نامها و خلاف نویسیها است ـ مخفی نماند که هزیمت یافتن سینای بهوسله و آواره گردیدن سیوای مقهور از حوالی جنیر ، نوعی که سیادت و نجابت مرتبت ملتفت خان معروض داشته ، از مطاوی بعض عرایض آن رکن السلطنت العظمیٰ نیز پیرایهٔ ظهور گرفته بود بلکه همین مقدمه را ، باعث طلب محمد حسین ملازم خود و جمعیت همراه او قرار داده ، قلمی نموده بودند ـ

در باب رفع شورش و تدارک گذشته ، آنچه در آن هنگام ، رای خورشید ضیا اقتضا نموده ، مفصلاً بآن عمدة الملک و مورد المراحم نصیرخان نگاشته ـ چون اخبار آنجا ، دیر بمسامع علیه میرسد ، مرقوم نموده بودیم که هرچه بمقتضای مصلحت وقت مناسب دانند ، از قوه بفعل آورند ـ به تجویز شرکتی که در سرداران موجب اختلاف است ، از راست رفته و تناقضی که در اوامر واقع نشده ، اگر تعین شده ، توفیق یافته ، بی نزاع و نفاق ، خدمت پادشاهی را ، بتقدیم می رسانیدند و بمقتضای "قضیهٔ زمین بر سر زمین" پیش روی سیوای مقهور را می گرفتند ، ارادهٔ آمدن بصوب احمد نگر نمی کرد ـ چیزی که دلیل عدم اختیار بوده باشد ، بنصیرخان ننوشته ایم ـ اگر تعاقب بواقعی صورت می بست سیوای مقهور ، شاید چنین مفت بدر نمی رفت و تا حال غبار شورش آن تیره بخت در آن سرزمین بلند نمی بود ـ اکنون نیز ، هرچه لایق دانند ، بخان مومی الیه

بنویسند تا بزودی فساد برطرف شود ـ مارا انچه بایست باو و دیگران بتاکید قدغن نوشته‌ایم ـ انشاء الله تعالیٰ توفیق یابند ـ اشتیاق را ، حدی و نهایتی نیست ، والسلام ـ

——:o:——

د ۳۷

یہ خط مکتوب (د ـ ۳۶) سے پہلے کا ہے ـ اس میں اورنگ زیب سیوا جی کی تنبیہ و تادیب پر زور دے رہا ہے ـ کیونکہ ابھی تک وہ حوالیٔ قلعہ جنیر میں شورش برپا کر رہا ہے ـ اس میں کلیانی کے قلعے کے محاصرے کے حالات تفصیل سے دیے ہیں ـ

اس لیے یہ مکتوب تاریخی لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے ـ اگرچہ قلعہ تسخیر نہیں ہوا، لیکن بیجا پور کی فوج کو مکمل شکست ہوچکی ہے ـ

بخان رفیع الشان خان جہان بہادر : بتوجہات بیغایات مبتہج گشتہ، معلوم نمایند ـ عریضۂ الاخلاصی کہ در این ولا مرسل بود ، بعز مطالعۂ گرامی رسیدہ، مسرت افزایٔ خاطر گردید ـ در باب تنبیہ و تادیب سیوائی مقہور کہ باوجود رسیدن ایشان و زبدۃ الامثال راؤ کرن بحوالیٔ جنیر تنبیہ نیافتہ ، پایٔ واپس کشیدہ ، در خرابیٔ مواضع آنجا می کوشد و تاخت ولایت متعلقۂ او و اخراج دیگر مخذولان از سرحد پادشاہی ، یقین کہ مطابق مسطور نشانی کہ قبل ازین (ص : ۱۴۷ ب) ، ارسال داشتہ ایم بعمل آوردہ دقیقۂ از دقایق اہتمام فرو نخواہند گذاشت و نتیجہ العظام نصیرخان و زبدۃ اشباہ موسیٰ الیہ و مردم خود را ، تاکید بلیغ نمودہ ، ہمگی سعی وجہد ، مصروف آن خواہند داشت کہ بزودی غبار شورش و فساد ، در آن نواحی فرو نشستہ ، تدارک و تلافیٔ آنچہ ازان بی عاقبتان بظہور آمدہ ، با بلغ وجہی صورت یابد ـ

پوشیدہ نماند کہ اگرچہ مقصود در نہضت موکب اقبال قرین بصوب کلیان ، بجز تادیب بیجاپوریان برگشتہ بخت نبود لیکن چون ہائی

محاصرهٔ مذکور قلعهٔ مذکور بمیان آمد ، قرار داده بودیم که پس از فتح آن حصن حصین ، عزیمت مدافعهٔ غنیم لئیم را مصمم ساخته و آن تیره روزگاران را تنبیه بر اصل نموده بظفر آباد مراجعت خواهیم فرمود - ثانی الحال ، چون آن مقهوران ، شلاق خونی خورده و ضرب دست بهادران فیروزی قران را چنانچه باید ندیده ، دلیر و خیره شده بودند ، قدم جسارت و بیباکی پیش گذاشته ، بهیأت اجتماعی ، بشش کروهیٔ معسکر آمده ، بنگاه نمودند و از انجا جریده بدو کروهیٔ آردو رسیده بسر می بردند و نیز بدو روز جمعی کثیر ازانها در حوالیٔ لشکرگاه نمودار گشته - شبها بان اندازی می کردند و شوخی از حد برده ، باظهار آثار جرات می پرداختند -

بنابران بیش ازین اغماض مناسب ندیده ، روز جمعه بیست چهارم شهر حال که زنگیان ادبار شعار ، قریب سی هزار سوار باستظهار پسران بهلول ، بجنگ ، صف مبادرت جسته و هراول و غول و جرانغار و برانغار ، قصد محاربه داشته اند ، تکیه بر عنایت بیغایت الهی و اقبال لایزال پادشاهی نموده و خاطر از محافظت آردو و بندوبست محاصرهٔ قلعه جمع ساخته و افواج نصرت امتزاج را ، بآئین شایسته ترتیب داده ، بنفس نفیس خود بمت به تنبیه مخالفان ، بمفاصلهٔ یک کروه از آردو ، بجهت مقابله اختیار کرده، ایستاده بودند ، جنگ در پیوست و بندهای فوج هراول ، بحملهٔ اول ، پسران بهلول را که براول لشکر نکبت اثر بودند برداشته ، پایٔ ثبات خان محمد غول را که غول بود از جایٔ بردند و همچنین افواج میمنه و میسره غنیم ، مقابل خود را هزیمت داده ، رو گردان ساختند و مخذولان سه چهار مرتبه پا قایم کرده چپقلش نمودند و مجاهدان فیروزی نشان هربار آن گروه ادبار شعار را ، بضرب شمشیر آبدار آتش بار و زخم نیزهٔ اژدها کردار و تیر جان شکار منهدم گردانیده ، جمعی را از خانهٔ زین بر زمین می انداخته و طایفهٔ را مجروح ساخته داد نیروی (ص : ۱۳۸ ل) و مردانگی می دادند -

چون مخذولان تاب مقاومت نیاورده ، از صدمات دلاوران سپاه ظفر دستگاه ، پشت نموده ، رو بوادیٔ گریز نهادند ، عساکر نصرت مآثر

دست از تعاقبِ آنها باز نداشته ، مردودان را زده زده براندند و از بنگاهِ ایشان که شش کروه جریبی بود گزرانیده ، بنهب و غارتِ اسباب و اشیایٔ بازمانده پرداختند و آتش بخیمهایٔ آنها داده ، خاکِ آن سر زمین را بیادِ فنا بردادند و آن سیه بختان بنهِ خوش را بتاراج داده ، برسوائی و بے ناموسیٔ هرچه تمامتر ، آوارهٔ دشتِ ادبار گردیده ، بصد محنت و فلاکت ، رختِ حیات از دریایٔ بیجا[1] بساحلِ نجات کشیدند و اولیایٔ دولت سالم و غانم ، کوسِ ظفر و نصرت بلند آوازه ساخته ، شامگاه بمخیم اقبال رسیدند و بیجاپوریانِ نخوت کیش که چنین روزی هرگز بر آنها نگذشته ، بلکه تعقلِ آن نکرده بودند مخذول و منکوب شده، تنبیه بر اصل یافتند - این قسم فتحی نمایان ، نصیبِ دولتخواهان و بندهایٔ درگاه آسمان جاه گردید - آن رکن السلطنه‌ٔ العظمیٰ ، بدین مژدهٔ مسرت افزا ، ابوابِ بهجت و شادمانی بر رویٔ روزگارِ خویش کشوده، وظایفِ شکر و سپاسِ الٰهی بجا آورند ، والسلام -

——:o:——

د ۳۸

بادشاہ کی طرف سے برابر اصرار کے فرامین چلے آ رہے ہیں کہ بیجا پور سے مصالحت کر لی جائے - بادشاہ کا ایک فرمان ۲۹ رمضان ۱۰۶۷ھ کو ملا ہے - اس میں شایستہ خان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ صوبۂ مالوہ کو واپس چلا جائے - اورنگ زیب کا خیال ہے کہ مصلحت اسی میں ہے کہ پہلے کلیانی کے قلعے کو تسخیر کر لیا جائے ، اس کے بعد مصالحت کی گفت و شنید شروع کی جائے - اورنگ زیب کی رائے ہے کہ اس وقت شایستہ خان اورنگ آباد میں ہی قیام کرے اور عازم مالوہ نہ ہو -

بخانِ رفیع الشان خانجہان بالقابہ : بتوجہات و عنایاتِ موفوره ، بهجت اندوز و مسرت قرین گشته ، معلوم نمایند که عریضه‌ٔ الاخلاص بمطالعهٔ گرامی رسیده مضامینِ آن پیرایهٔ وضوح گرفت - مرقوم بود که چون در فرمانِ عالی شانِ که بیست نهمِ رمضان‌المبارک ، بآن

۱- سیجا -

رکن السلطنہ العظمیٰ رسیدہ ، مندرج است کہ پادشاہزادۂ دو جہان و جہانیان ، با عساکرِ منصورہ ، بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ ، ایام برشگال را در ظفر آباد بسر خواہند برد ، آن زبدۂ خوانین بلند مکان نیز ، بمجرد ورودِ این منشور لامع النور ، از اورنگ آباد[۱] معاودت نمودہ ، بصوبۂ مالوہ کہ حفظ و حراستِ آنجا ، بعہدۂ آن خانِ سعادت نشان است ، بیاید ۔

لہذا حسب الحکمِ عالم مطیع کہ خلافِ آن ہرگز نکردہ ، روانہ می شود ۔ برآن عمدۂ دولت خواہانِ کاردان پوشیدہ نماند کہ چون در این ولا ، مناشیر مطاعہ ، متواتر بنام نامیٔ ما صادر شدہ کہ مقدمۂ مصالح را بزودی صورت دادہ ، مشخص سازیم و پیش از تشخیصِ این معاملہ کہ درمیان است ، برخاستن از پای قلعۂ کلیان و ترکِ محاصرۂ آن و مراجعت بظفر آباد برای پیش رفتِ این مطلب مناسب نیست و از مصلحتِ وقت و صلاحِ کار دور می نماید ۔ بنابران روزی چند توقف (ص : ۱۴۸ ب) ، در این حدود لازم است ۔ بعد ازانکہ این مہم مطابق فرمودۂ پیر و مرشدِ حقیقی ، بانجام برسد ، عنانِ معاودت بصوبِ ظفر آباد منعطف خواہد گشت ۔ آن عضد الخلافۃ الکبریٰ نیز ، اگر تا آن زمان در اورنگ آباد بودہ ، پس از وصولِ موکبِ اقبال قرین عالی بدار الفتح ظفر آباد ، عزیمتِ مالوہ را ، تصمیم دہند ، از صلاحِ دولت بعید نخواہد بود ۔ دیگر ہرچہ مناسب دانند بعمل آورند ۔ از اشتیاق چہ نوشتہ شود کہ بشرحِ شمۂ ازان وفا تواند نمود ، والسلام ۔

— :o:— —

د ۳۹

شوال کی آخری تاریخ کو کلیانی کا قلعہ فتح ہو گیا ہے اور بیجاپوریوں نے احکام شاہی کی اطاعت پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے ۔

۱۔ یہاں نسخے میں 'بسر خواہند برد' کے الفاظ زاید ہیں ۔

بعنقریب مصالحت کی شرائط طے ہو جائیں گی۔ واقعات کے رخ سے اورنگ زیب کی سیاسی فراست اور ذہانت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس نے جو کچھ مکتوب (د ۳۸) میں لکھا تھا، بعد کے واقعات نے اس کی پوری تائید کی ہے۔

بخان جہان بالقابہ: بتوجہات و تلطفات خاص، مسرت اندوز و مبتہج گشتہ، معلوم نمایند کہ عریضۂ الاخلاص در احسن اوقات رسیدہ، نشاط افزای خاطر عاطر گردید۔ سلخ شہر شوال ختم بالاقبال، نسیم نصرت و ظفر، از مہب عنایت ایزد بی ہمال وزیدہ، قلعۂ کلیان کہ در متانت و استواری بی لظیر است، بتصرف اولیائی دولت قاہرہ درآمد و بمحض فضل الہی، این عقدۂ دشوارکشایش یافت۔ بیجاپوریان از خواب غرور و پندار بیدار شدہ، تن بقبول احکام مطاعہ در دادہ اند۔ فرستادۂ آنہا در راہ است۔ عنقریب مقدمۂ مصالحہ، موافق خواہش اقدس اعلیٰ صورت خواہد گرفت و بعد فراغ از این مہم عمدہ و سرانجام پیشکش از جواہر و افیال، عنان معاودت، بصوب اورنگ آباد خجستہ بنیاد، منعطف خواہد گشت۔ اشتیاق صحبت سراسر مسرت از حیز تحریر بیرون است۔ حق تعالیٰ بعنوان نیکو نصیب کند۔ مارا در جمیع احوال بیاد خود دانستہ، ہمین وتیرہ، بارسال مفاوضات گلشن موالات را، طراوت می افزودہ باشند۔ والسلام۔

---:o:---

د ۴۰

یہ خط تاریخی ترتیب کے لحاظ سے بہت پہلے کا ہے اور اس زمانے میں لکھا گیا ہے جب شہزادۂ محمد سلطان عازم دربار ہو رہا تھا اور شائستہ خان جو خود بھی آگرے جا رہا تھا۔ اس سے مندسور کی منزل پر ملاقات کرنے والا تھا۔

بشائستہ خان از جانب شاہزادۂ والا گہر سمی المکان سلطان محمد: رکن السلطنتہ العلیہ، موتمن الدولتہ الالہیہ، نتیجۂ الامرای عظام، رفیع المکان، سلالۂ خوالین کرام عظیم الشان، مورد الطاف بیکران،

مهبط الطاف بی پایان ، المخصوص بمزید اللطف والاحسان المختص بمواہب الملک المنان ، خان سعادت نشان عمدة الملک شایسته خان ، بتفقدات و تلطفات بلا نہایت اختصاص یافته ، معلوم نمایند که ما بخیریت ، شب دو شنبه ، دوازدہم شہر حال ، از خدمت سراسر سعادت قبله و کعبه دو جہانی ، مرخص شده ، روانه درگاه آسمان جاه گردیدیم و انشاء الله تعالیٰ بسرعت ہر چه تمامتر طی مراحل نموده ، براه مندسور باستیلام عتبه خلافت خواہیم شتافت و ازینکه آن رکن السلطنت الکبریٰ ، حسب الحکم الاعلیٰ ، از مندسور رفیق خواہند بود ، (ص : ۱۳۹ الف) انبساط تمام روی داده و این معنی را که از اتفاقات حسنه است ، مغتنم می دانیم و اشتیاق ملاقات آنعمدة الملک افزون تر از آنست که توان نگاشت ۔ امید که عنقریب صحبت ایشان میسر شود ۔ یقین که آن عضدالدولته العظمیٰ تا ہنگام حصول تلاقی ، کیفیت احوال خیر مآل خود را ، از برآمدن و روانه شدن و رسیدن بمندسور و دیگر مراتبی که ما را ازان اطلاع باید داد ، متواتر نگاشته خامه اخلاص و یکتا دلی ساخته در این وادی اہتمام خواہند نمود ، والسلام ۔

—:o:—

شاہ نواز خاں صفوی کے نام

ذ ۱

شاہ نواز خان اورنگ زیب کی سب سے چھوٹی بیوی دلرس بانو بیگم کا والد تھا ۔ شہزادۂ معظم ، اکبر ، زیب النسا ، زینت النسا وغیرہ اسی بیگم کے بطن سے تھے ۔ اس خط میں محض مزاج پرسی اور اشتیاق ملاقات کا تذکرہ ہے ۔

بشاہ نواز خان : نقاوۂ دودمان مصطفوی ، سلالۂ خاندان مرتضوی ، خانِ من ، دوست کام بودہ مشتاق دانند ۔ ازانجا کہ اتحاد و یکجہتی بآن عمدة الملک در مرتبۂ کمال است و خاطرِ عاطر را الفتی تمام بصحبتِ دلآویز مسرت انگیز ایشان بہم رسیدہ در این دو سہ روزۂ مفارقتِ ضروری آنچہ می گذرد ، شرحِ آن تحریر پذیر نیست و چون دل را بدل راہیست خاص ، یقین کہ ایشان نیز این معنی را دریافتہ باشند ۔ پوشیدہ نخواہد بود کہ برایِ رفاقتِ آن عمدۂ خوانین ، حتی الامکان ، چہ مقدار سعی بعمل آمدہ ہرگاہ تقدیر چنین باشد کہ یک چندی مہجوری ساختہ شود ، جز شکیبایی چہ چارہ ؟ طریقۂ یگانگی آنکہ بعدِ ظاہری را مانعِ قربِ باطنی نداشتہ در مراعاتِ لوازمِ اخلاص و یکجہتی نہایتِ اہتمام نمودہ باشند و ما را پیوستہ متوجہِ احوالِ خیر مآل و مشتاقِ صحبتِ خود دانند و بتغافل نگذرانیدہ متوجہ جواب شوند ۔

—:o:—

ذ ۲

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب دوسری مرتبہ صوبیداریٔ دکن پر فائز ہوا اور پشاور سے برہان پور کے سفر پر ہے ۔ شاہ نواز

خان نے کوئی عریضہ دارا شکوہ کو لکھا ہے ، وہ بھی اس زمانے میں کابل سے عازم لاہور تھا اور اورنگ زیب کے آگے آگے سفر کر رہا تھا - اورنگ زیب کی اس سے ملاقات نہیں ہو سکی - اس کے بارے میں مکتوب الیہ کو اطلاع دیتا ہے -

بخانِ عالی شان شاہ نواز خان : خلاصۂ خاندان مجد و علا ، نقاوۂ دودمانِ شرف و اعتلا ، خانِ رفیع مکان در حفظِ الہی بودہ معلوم نمایند - دو عریضۂ ایشان متواتر رسیدہ بمطالعۂ گرامی درآمد و از مضامینِ آن مسرت تمام حاصل گشت - مضمونِ جوابِ عرضداشتی کہ بخدمتِ دادا جیای جی فرستادہ اند بوضوح پیوست - ما نیز عریضۂ کہ بصلاحِ آن عمدۃ الملک مسودہ شدہ بود ، پیش ازین چند روز نوشتہ ارسال داشتیم ، شاید مثلِ گذشتہ جوابِ آن بتغافل ادا نشود - شوقِ صحبتِ بہجت افزای شما از ہمہ چیز افزون تر است - حق تعالیٰ سببی کہ متضمن ملاقاتہا باشد بوجہ احسن بظہور آورد - از احوالِ عافیت اشتمالِ خود ہمین وتیرہ می نوشتہ باشند - چون روزی کہ ما بنوشہرہ رسیدیم بادشاہزادۂ جہان از آب اٹک بر کشتی عبور فرمودند - ملاقاتہا بہ لاہور و آن طرف کشید - پس ازین آنچہ پیش آید اعلام دادہ خواہد شد - آنچہ در بابِ میرزا محمد قلی نمودہ بودند معلوم شد - ازانجا کہ (ص : ۱۴۹ الف) عرضداشت مومیٰ الیہ کہ مشعر ازین ارادہ باشد تا حال بما نرسیدہ - معلوم نیست کہ او باین معنی راضی ہست یا نہ - بنابران بالفعل در بابِ او بدرگاہِ خلافت معروض داشتن ، لطف ندارد - در این ولا کہ نشانِ والا باو صادر شدہ ہرگاہ جوابِ آن را عرضداشت نماید و ظاہر گردد کہ او بہمراہیٔ رکابِ ما راضی است ، نظر بآن کردہ بدرگاہِ سلاطین پناہ معروض خواہیم داشت -

—:o:—

ذ ۳

۱۲ شعبان کو اورنگ زیب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا - چونکہ شاہ نواز خان بچے کا نانا ہے ، اس لیے اسے مبارک باد کا خط بھیج رہا ہے - یہ خط غالباً شہزادہ اکبر کی ولادت کے بارے میں ہے -

دلرس بالو صبیہ شاہ نواز خان کا انتقال ۱۰ محرم ۱۰۶۸ھ کو دولت آباد میں ہوا ۔ اکبر اسی کے بطن سے تھا ۔

بعمدۃ الملک شاہ نواز خان : خلاصہ خاندان مصطفوی ، نقاوہ دودمان مرتضوی ، خان رفیع مکان ، سعادت نشان عمدۃ الملک شاہنواز خان ، بعنایات بی نہایات خاص ، اختصاص یافتہ بدانند کہ درین ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام ، ایزد واہب العطایا ، توالت نعاوہ ، محض فضل و کرم خویش نخل امید آرزومندان را بگلہای مراد بارور گردانید و کشت آمال کام جویان را تازہ و سرسبز ساخت ۔ مصداق این حال تولد مولودی مسعود است کہ دوازدہم شہر شعبان المعظم ، بطالع فرخندہ مطالع قدم بعرصہ وجود نہادہ گلشن مسرت و انبساط را طراوت بی اندازہ بخشید ۔ حق تعالی قدم سعادت توام آن والا گہر را ، بر ما و شما مبارک گردانیدہ ، آن نونہال حدیقہ ہمیشہ بہار اقبال را ، بکمال رساناد ! یقین کہ آن رکن السلطنتہ ، ازین مژدۂ نشاط افزا ، بہجت اندوز گشتہ ، مراسم شکر الہی ، بتقدیم خواہند رسانید ۔

——:o:——

ذ ۴

مغل توپ خانے میں اکثر فرنگیوں کو ملازم رکھا جاتا تھا ۔ مشہور اطالوی سیاح منوچی دارا شکوہ اور اس کے بعد راجہ جے سنگھ سوائی کے توپخانہ میں ملازم رہا تھا ۔ شاہ نواز خان نے اورنگ زیب سے دو ایسے فرنگیوں کو بھیجنے کی فرمائش کی ہے جو فرنگی زبان لکھ پڑھ سکتے ہوں ۔

بعمدۃ الملک شاہنواز خان : خلاصہ خاندان مصطفوی ، نقاوۂ دودمان مرتضوی ، رکن السلطنتہ القاہرہ ، عضدالخلافتہ الباہرہ ، خان رفیع مکان عالی شان ، عمدۃ الملک شاہ نواز خان ، بتوجہات و عنایات خاص اختصاص یافتہ معلوم نمایند کہ عرضداشت آن مورد مراحم بیکران پادشاہی در حینی کہ خاطر عاطر ، بوصول اخبار مسرت آثار ایشان

توجہی تمام داشت با اشیای مرسلہ مصحوب خواجہ عزت از نظر خجستہ اثر گذشتہ ، اطلاع بر سلامت احوال عافیت اشتمال آن عمدۂ خوانین زمان ، بہجت تازہ بخشید ۔ یقین کہ ہموارہ این شیوۂ پسندیدہ را مرعی داشتہ ، این معنی را ، موجب مزید اختصاص تصور خواہند ۔

حسب الالتماس آن فروغ دودمان نجابت و نقابت ، دو نفر فرنگی توپ انداز و صاحب سواد خط نصرانی ، با ملازم ایشان روانہ آن صوب شدہ اند ۔ بموجبی کہ قبل ازین نگارش یافتہ ، دربارۂ آنہا بعمل خواہند آورد ۔ بمقتضاء وفور عاطفت و رافت ، خلعت خاصہ با دو اسپ عربی یکی طرق کلان از جملۂ اسپان ، پیشکش عادل خان و آندیگری از بابت (ص : ۱۵۰ ل) ابتیاع سرکار ، بجہت آن عمدۃ الملک و دو خلعت برای ہر دو پسر کلان ایشان فرستادیم ۔ مطالبی کہ بتقریر خواجہ باز گذاشتہ بودند ، مفصلاً معروض داشت ۔ آنچہ در جواب آن مراتب بایستی فرمود ، مومی الیہ بمشافہہ[۱] خاطر نشان آن رفیع الشان خواہد ساخت ۔ اشتیاق صحبت را حدی و نہایتی نیست ۔ اسباب حصول آن باحسن وجہی دست دہاد ۔

—:o:—

ذ ۵

شاہجہان کے نام اورنگ زیب کی جو عرضداشتیں گزر چکی ہیں ، ان میں شاہجہان نے اپنے ایک ملازم کو ہاتھی خریدنے کے لیے مچھلی پٹن بھیجا تھا ۔ ایسے ہی شاہ نواز خان نے اپنے ملازم کو بندر پیلان بھیجا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مچھلی پٹن کا نام ہاتھیوں کی خرید و فروخت کی وجہ سے بندر پیلان پڑ گیا تھا ۔ چونکہ مچھلی پٹن کی بندرگاہ گولکنڈہ کی ریاست میں تھی اس لیے اورنگ زیب نے قطب الملک کو لکھا ہے کہ اس ملازم کو راہداری کی سہولتیں مہیا کی جائیں ۔

---

۱ ۔ بمشافہہ ۔

بعمدة الملک شاه نواز خان : بعنایات و تلطفات خاص اختصاص
نه ، بدانند که عرضداشت آن عضدالخلافت که مشتمل بود بر خبر
جت اثر ، شفا یافتن از عوارضی که طاری شده بود و مژدهٔ عنایاتی که
ین ایام از پیشگاه خلافت نسبت بایشان سمت ظهور یافته ، در عین
ظار وصول اخبار سلامت آثار آن خان رفیع مکان ، مصحوب امام قلی
زم[1] ایشان که برای[*] ابتیاع فیل به بندر پیلان میرود رسیده ، خاطر
نر را مسرت افزود -

حسب الالتماس آن رکن السلطنت ، او را بی توقف رخصت مقصد
بوده ، در باب امداد و اعانت او و رفع تعرض و مزاحمت ازو ، دو
ان عالی شان ، یکی بنام حاجب گلکندهٔ ما بموجب آن نوشته ، قطب الملک
لت و ایالت را ، بمتصدیان بندر مچهلی پٹن بگیرد و دیگر بعموم حکام و
جداران ما او را بهیچ باب مزاحم نگردند ، اصدار نمودیم - یقین که
ین وتیره ، ارسال عرایض و اطلاع بر خصوصیات احوال را ، باعث
سندی[*] خاطر گرامی تصور کرده ، درآن وادی تساهل نخواهند نمود ،
سلام -

---:o:---

ذ ۹

یہ خط اس زمانے کا معلوم ہوتا ہے ، جب اورنگ زیب قندہار سے
تازہ تازہ برہان پور میں وارد ہوا تھا - اس سفر کے دوران اس نے
آگرے میں دارا شکوہ سے بھی ملاقات کی تھی - ان خطوط میں بھی
اس ایک موقع کا ذکر کیا گیا ہے ، جب دونوں بھائیوں میں ایک
محبت آمیز ملاقات ہوئی تھی -

بعمدة الملک شاه نواز خان : بتوجهات و تلطفات بی پایان مسرور
شته بدانند - عریضهٔ الاخلاصی که در این ولا از روی یکجهتی ارسال
شته بودند در بهترین وقتی بگرامی مطالعه رسیده ، بهجت افزا گردید و

---

۱ - ملازم -

مضامینِ آن سمت وضوح گرفته ، اطلاع بر صحت و عافیتِ ایشان ، خاطرِ عاطر را مسرور ساخت ۔ یقین کہ بھمین نمط بنگارشِ کیفیتِ احوالِ خیر مآل و گذارشِ اخبارِ آن دیار پرداخته ، در این باب تجویزِ تاخیر نخواہند نمود ۔ فہمیدگیہا را از ہمین قیاس بایدکرد کہ بسرانجامِ قلاعِ آن سمت ، اہتمام مبذول می شود ۔ ازانجا کہ حقیقتِ اتحادی کہ ما را در خدمتِ پادشاہزادۂ جہانیان ، بتازگی در قصرِ خلافتِ اکبر آباد بہمرسیدہ ، برآن رکن السلطنۃ العلیا پوشیدہ نیست ۔ اگر ابوابِ عرایض ، بآن طرف نیز مفتوح باشد گنجائش دارد ۔ خواجہ عرب پیش ازین بچندی ، از پیشگاہِ عالی دستوری یافتہ روانۂ آن صوب گردیدہ ، بعد از وصول بمقصدِ مطالب ، کہ بتقریرِ او حوالہ شدہ ، خاطر نشانِ آن رفیع مکان (ص : ۱۵۰ ب) خواہد ساخت ۔ اشتیاق صحبت تمامی مسرت ، افزون تر ازانست کہ شرح آن بوساطت تجویز ، صورت پذیر باشد ۔ اسبابِ وصولِ آن بر وفقِ معمول دست دہاد ، والسلام ۔

—— :o: ——

ذ ے

یہ خط اس زمانے کا ہے ، جب شہزادہ محمد سلطان کی دربار میں طلبی ہوئی تھی اور وہ ۱۲ ذی الحج کو روانۂ دربار ہو گیا تھا ۔ شاہ نواز خان اس زمانے میں دربار میں تھا ۔ اورنگ زیب درخواست کرتا ہے کہ وہ دربار میں شہزادے کا خیال رکھے ۔

بشاہ نواز خان : خلاصۂ خاندانِ مصطفوی ، نقاوۂ دودمانِ مرتضوی ، عمدۂ خوانین ، بلند مکانِ رفیع الشان ، خانِ سعادت نشان ، عضد الخلافۃ الکبریٰ ، شاہ نواز خان بہ تلطفات و تفقداتِ خاص ، اختصاص یافتہ بدانند ۔ عرضداشتی کہ بعدِ وصولِ نشانِ عنایت عنوان ، نگاشتۂ خامۂ اخلاص شدہ بود ، بعزِ مطالعۂ گرامی رسید و ظہور کیفیتِ تکسری کہ طاری گشتہ ، ایشان را ناتوان ساختہ ، خاطر را نگرانی بخشید ۔ حکیمِ علی الاطلاق ، بشفای عاجل ، شیرین کام داراد ! اگرچہ در عین ضعفِ بیماری ،

این سفر خیر اثر کہ بموجب حکم اقدس پیش آمدہ ، خالی از تعبی نخواہد بود لیکن اگر در این باب استادگی میرفت معالدان را دست آویز گفتگو بہم می رسید ۔ بسیار خوب بجا آوردہ اند ۔ یقین کہ تا حال ، ضعف بقوت و کلفت براحت ، مبدل شدہ خواہد بود ۔

فرزند سعادت مند کامگار و نامدار والا تبار عالی مقدار سمی المکان محمد سلطان را ، شب دوازدہم شہر ذی حجہ ، با ہزار سوار خوب ، از ملازمان سرکار خود و جمعی از بندہای پادشاہی تعین این صوبہ و مخلص خاص ، فدوی با اخلاص ، محمد طاہر را رخصت درگاہ جہان پناہ نمودیم ۔ مقتضای صدق عقیدت و یکرنگی آنست کہ بعد وصول بپارگاہ خلافت ، احوال عافیت اشتمال را با پیش آمد کار ، متواتر در ضمن عرایض باز نمودہ ، از فرزند سعادت پیوند ما خبردار باشند ۔ یقین کہ در پاس مراسم یک رنگی و اختصاص نوعی کہ شاید ، اہتمام خواہند نمود ۔ توجہات بیغایات ما را دربارۂ خوش روز افزون دانستہ ، مشتاق صحبت کثیر البہجت خود شناسند ۔

—— :o: ——

ذ ۸

اس سے پہلے مکتوب (ذ ۳) میں شاہ نواز خان نے دو توپ اندازوں کے بھیجنے کی فرمائش کی تھی ۔ اورنگ زیب کہتا ہے کہ ان میں سے ایک تو سورت چلا گیا ہے اور دوسرے کو اس لیے نہیں بھیجا گیا کہ آپ بادشاہ کے جشن وزن مقدس میں حاضری دیں گے اور وہاں توپیں وغیرہ ساتھ لے جائیں گے ۔ اس موقع پر اگر بادشاہ نے اس توپچی کو دیکھ لیا تو وہ اسے اپنے ہاں ملازم رکھ لے گا اور اس کے ساتھ توپیں بھی سرکار میں داخل ہو جائیں گی ۔

اس لیے اورنگ زیب نے اس کو نہیں بھیجا ۔ لکھتا ہے کہ اگر دوسرا توپچی واپس آ گیا تو اسے بھجوا دیا جائے گا ۔ ماہ پروین ایک کپڑے کا نام ہے ، اورنگ زیب نے اس کی فرمائش کی ہے ۔

بعمدۃ الملک شاہ نواز خان بالقابہ : مشتاق شناسند ۔ عرضداشتی کہ پس از مدتی ، مصحوب محمد مراد ، ملازم سرکار نامدار ، مرسل بود ،

رسیده ، مسرت افزای خاطرِ دریا مقاطر گردید و مطالبِ معروضه بظهور انجامید ـ

امرِ رفیع القدر زینت صدور می یابد که ازان عمدة الخوانین , بغایت عجیب نمود که در ارسالِ صحایفِ مودت و اخلاص ، این مقدار تاخیر ، جایز دارند و تا از این جانب ، کسی بآن طرف نیاید ، بنگارشِ احوالِ خیر مآلِ خود پردازند ـ ازانجا که اطلاع بر کیفیتِ حالاتِ آن رکن السلطنته العظمیٰ ، مورثِ افزونیٔ بهجت و انبساط است ، اگر من بعد در این وادی ، امهال نرود و عرایض را جلودارانِ ایشان متواتر می رسانیده باشند ، گنجایش دارد ـ

بران خانِ رفیع مکان پوشیده نماند که از جمله (ص : ۱۵۱ ل) دونفر برقنداز که اسامیٔ آنها نوشته بودند ، یکی پیش ازین بچندگاه رخصت شده ، بسورت [1] رفته و یک کس داخلِ ملازمان سرکار است ـ چون در حضورِ اقدس قرار یافته که آن خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی نیز ، روزِ جشنِ وزنِ مقدس معلیٰ ، حاضر شوند و پیداست که ایشان توپها که حقیقتِ آن مذکورِ محفلِ والا گردیده ، همراه خواهند برد و بر تقدیری که توپ انداز مذکور بآنجا باشد ، شاید بتقریبِ توپها ، اورا با خود بدرگاهِ جهان پناه برند و با توپها داخلِ خالصهٔ شریفه شود ، بنابران اورا نفرستادیم لیکن بطلب توپ اندازی که بسورت رفته ، کس تعین فرمودیم ـ اگر بیاید نزدِ ایشان روانهٔ خواهیم ساخت ، ماه پروینِ خوب هرگاه بهم برسد ارسال خواهند داشت ـ نظر بر کیفیت است نه بر کمیت ـ چهار جمدهرِ منبت بنظرِ انور در آمد ـ ازانجا که در این ولا ، بیشتر سازِ منبت مستعمل می شود ، اگر چند قبضهٔ شمشیر بفریسند ، گنجایش دارد ـ حقیقتِ عقیدت محمد جعفر ، خویشِ اسلام خان مرحوم ، رایٔ عالی گردید ، اورا ، بعنایت و مرحمتِ سلطانی امیدوار سازند که بموجبِ التماسِ ایشان ، نشانِ مکرمت عنوان ، در جوابِ عرضه داشت او صادر شد ـ اشتیاقِ صحبتِ وافی بهجت خود را در مرتبهٔ اعلیٰ دانسته از یاد غافل نشاسند ، والسلام ـ

—:o:—

۱- بصورت

ذ ۹

اورنگ زیب نے شاہ نواز خان کو دو توپیں ڈھالنے کی فرمائش کی ہے کہتا ہے کہ اگر ان سے بڑی توپیں ڈھل سکیں تو اور بھی اچھا ہو گا۔ دو فرنگی توپ انداز جو صاحب سواد ہیں، انہیں حسب التماس بھیجا جا رہا ہے۔ اورنگ‌زیب دارالانشا کو کتاب خانے کے نام سے تعبیر کرتا ہے۔

فرنگی کتاب خوان سے مراد ایسا شخص ہے جو ایسے خطوط جو فرنگی زبان میں لکھے ہوں، پڑھ‌کر ان کا مفہوم بتا سکے۔

بعمدۃ الملک شاہ نواز خان بالقابہ: بتوجہات و تلطفات خاص اختصاص یافتہ، بدانند کہ عریضۂ الاخلاص آن صفوت و نقابت پناہ در حینی‌کہ خاطرِ عاطرِ گرامی را، بوصولِ اخبارِ بہجت آثارِ ایشان، توجہی تمام بود، بعزِ مطالعۂ عالی در آمدہ۔ اطلاع برکیفیتِ احوالِ خیر مآلِ آن رفیع الشان، مسرت افزا گشت۔ ہموارہ قرینِ صحبت باشند۔ سوانحی‌کہ بدان اشارہ رفتہ بود مذکورِ انجمنِ قدسی گردیدہ و صورتِ ظہور جلوۂ سراب معلوم شدہ۔ بدخواہ کیشان ہیچ بمقصد نرسند۔ م

"ہر کمالی را زوالی در پی است"

سرانجام مصالح توپ وریختنِ آن خوب بخاطر آوردہ‌اند۔ اگر بدستورِ این دو توپ کہ ساختہ شدہ، کلان تر ازاینہا نیز، توان ریخت گنجایش دارد۔ دو نفرِ فرنگی توپ انداز و کتاب خوان، حسب الالتماس ایشان، بدانصوب روانہ خواہند شد۔ اگر ارادۂ نوکری بکنند، تا وقتی کہ کاری بآنہا باشد، در انجا نگاہداشتہ رخصتِ این طرف نمایند۔ اشتیاقِ صحبت را حدی و نہایتی نیست، بوجہ احسن دست دہاد۔ مقتضای عقیدت و اخلاص آلست‌کہ بہمین نمط، در ارسالِ عرایض و شرحِ حالات، اہتمام نمودہ باشند و این معنی را موجب ازدیادِ موادِ نشاط و انبساطِ خاطرِ قدسی مآثر، تصور کنند، و السلام۔

—:o:—

ذ ۱۰

شاہ نواز خان نے اورنگ زیب کو جرہ اور باز بھیجے ہیں۔ اورنگ زیب نے اس خط میں جرہ کی تعریف کی ہے۔

بعمدۃ الملک شاہ نواز خان : خلاصہ خاندان مصطفوی ، نقاوۂ دودمان مرتضوی ، رکن السلطنۃ العظمی (ص : ۱۵۱ ب) عضدالخلافۃ الکبری، خان رفیع مکان ، سعادت نشان عمدۃ الملک شاہ نواز خان ، بتلطفات و تفقدات خاص ، عز اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ عرضداشت آن مورد مراحم بیکران کہ مشتمل بود بر شرح برخی از پرداخت محال جاگیر و تنبیہ و تادیب مفسدان آن سرزمین ، رسیدہ ، انبساط افزای خاطر عاطر گشت ـ ظہور این کارہای در جنب قدرت و استعداد آن عمدۂ خواتین والا قدر ، امریست حقیر ـ تمشیت مہمات بزرگ و تقدیم خدمات سترگ از ایشان متوقع است و باز و جرہ فرستادۂ آن رکن السلطنۃ رسیدہ درجہ پزیرای یافت ـ از تعریف جرہ آنچہ معروض داشتہ بودند بجاست ـ اشتیاق صحبت را حدی و نہایتی نیست و ہیچ وقت از یاد خان رفیع مکان خود غافل نیستم ـ ایشان نیز چگونہ بی یاد ما خواہند بود ـ پارۂ از اسباب دکن مرسل شدہ ، خواہد رسید ـ طریقہ اخلاص و یکرنگی آن کہ ہم بر این دستور ، احوال خیر مآل را ، با اخبار بہجت آثار ، معروض داشتہ ، خورسندی افزای خاطر دریا مقاطر می شدہ باشند ، والسلام ـ

—:o:—

ذ ۱۱

شاہ نواز کا ملازم مچھلی پٹن سے ہاتھی خرید کر واپس ہو رہا ہے ـ چونکہ اسے مالوے کو واپس جانا تھا ، اس لیے وہ اورنگ زیب کے مستقر سے ہو کر گزرا ہے ـ ان میں تین ہاتھی اورنگ زیب کے بچوں نے رکھ لیے ہیں ـ

بخان عالی شان شاہ نواز خان : سیادت و نقابت پناہ ، نجابت و صفوی دستگاہ ، عمدۂ امرای رفیع الشان ، شاہ نواز خان ، مشتاق دانند ـ امام قلی کہ اورا برای ابتیاع فیلان فرستادہ بودند ، در بندر ، خرید فیلان ، بقیمت بسیار مناسب کردہ ، روانہ شد ـ فرزندان عزیز ، زبدۃ النساء بیگم و سلطان محمد اعظم ، سہ فیل از روی خواہش دوی و جدائی ندانستہ ، نگاہ داشتہ

الد ـ چون ظاہر بود کہ آن عمدۂ خیر اندیشان را بد نخواہد آمد ، تجویز این معنی نمودہ شد و الا گنجایش نداشت ، والسلام ـ

——:c:——

ذ ۱۲

بادشاہ نے شاہ نواز خان کو دربار میں حاضر ہونے کا حکم دیا ہے ـ یہ خط غالباً اس زمانے کا ہے جب دربار کی طرف سے گولکنڈہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ ہو چکا تھا ـ بعد میں بادشاہ نے آگرے سے کئی ایک منصب داروں کو بھی اس مہم پر بھیجا تھا ـ ان میں شاہ نواز خان بھی شامل تھا ـ

بشاہ نواز خان : بالطاف بی نہایت و الطاف بیغایت مسرور گشتہ ، معلوم نمایند کہ دو عریضۂ الا خلاص ، بعمدۂ الملک متواتر بعزِ مطالعۂ گرامی رسیدہ ، بہجت افزا گردید و آنچہ از ورود فرمانِ لازم الاذعان ، مشتمل بر حکمِ طلبِ ایشان ، بدرگاہِ جہان پناہ و شروع در سرانجام و تہیاء این سفرِ خیر اثر ، مرقوم بود ، بوضوح انجامید ـ برآن زبدۂ الخوانینِ زمان ، پوشیدہ نماند کہ توجہاتِ خاصِ اعلیحضرت ظلِ الہی نسبت بایشان ، بیش ازانست کہ کید و عذرِ بداندیشان را در پیش آن رونقی تواند بود ـ ع

گرم تو دوستی از دشمنان ندارم باک

آمدن بحضورِ اقدس مبارک است و مناسب ـ منتہای سیرِ اردوی معلی بر تقدیر نہضتِ رایاتِ عالیات بدان طرف کامل است تا آنجا ملازمِ رکابِ سعادت انتساب باید بود ـ بعد ازان اگر فرستادنِ افواجِ قاہرہ ، یکی از دو سمت مقرر شود (ص : ۱۵۲) و ایشان را تکلیفِ رفاقت نمایند ـ چون بر اعلیحضرت حقیقتِ توجہِ عزیزان ظاہر است عذر می توان ساخت ، و این معنی را بعنوانِ پسندیدہ ، بمسامعِ جاہ و جلال میتوان رسانید ـ از این رہگذر ، خاطرِ عزیز جمع داشتہ ، توجہات مارا در جمیعِ اوقات شاملِ

حال خود ، تصور نمایند و بهمین وتیره ، بر احوالِ خیر مآل ، اطلاع می داده باشند ، والسلام ـ

—:0:—

ذ ۱۳

منصب دار ایک دوسرے کو خط لکھتے ہوئے تو اپنے صوبے کے انتظام و انصرام کے بارے میں بھی اطلاع دیتے تھے ـ شاہ نواز خان نے رتن پور بالسی کے سرکش زمیندار کا قلعہ تسخیر کر لیا ہے ـ اس پر اورنگ زیب اس کو تہنیت کا پیغام دیتا ہے ـ اس خط میں یہ بھی اطلاع دیتا ہے کہ شہزادۂ محمد سلطان سہم گولکنڈہ پر روانہ ہو چکا ہے ـ شہزادہ اس سہم پر ۸ ربیع الاول ۱۰۶۶ ھ کو روانہ ہوا تھا ـ

بخان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تفقداتِ خاص اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ درینولا ، حقیقتِ تسخیرِ قلعہ زمیندارِ رتن پور بانسی و آوارہ گردیدنِ آن مفسد تمرد کیش بدستِ ادبار و ناکامی ، از عرضداشت سیادت و نجابت دستگاہ میرزا محمد ، بموقفِ عرضِ عالی رسیدہ ، مسرت افزای خاطرِ عاطر گردید ـ م

اینہا تو کنی و از تو آید اینہا

بران رکن السلطنتہ العظمیٰ پوشیدہ نماند کہ درین ہنگامِ نصرت آغاز ظفر انجام ، بموجبِ حکمِ جہان مطاعِ گیتی مطیع ، رایاتِ عالیات ، با قرین حفظ و تائیدِ یزدانی ، سیومِ ربیع الثانی ، بقصدِ آوردنِ میر جملہ عمدۃ الملک کہ اعلیحضرت خلافت منزلت ظلِ الٰہی ، اورا در سلک بندہای سلاطین پناہ ، عز انسلاک بخشیدہ ، بعنایتِ منصبِ پنجہزاری ذات و پنجہزار سوار سرافراز فرمودہ اند و استخلاصِ پسر و متعلقانِ او از قید حاکم گلکندہ بصوبِ حیدر آباد توجہ خواہد نمود و فرزندِ عزیزِ سعادت مند کامگارِ نامدارِ والا گہرِ سمی المکان ، محمد سلطان ، کہ قبل ازین با افواج قاہرہ ، بآن طرف دستوری یافتہ ، بعنایتِ ایزدِ متعال ، بتاریخ مذکور ، بنواحی گولکندہ خواہد رسید ـ امید از کرمِ کارسازِ چنان است ، کہ در این وقت ،

دنیاداران دکن کہ بد مست بادۂ غرور و غفلت اند ، بسزای کفران نعمت ، گرفتار آمدہ ، نوعی کہ باید ، متنبہ گردند و این مہم عمدہ ، موافق خواہش خیر اندیشان و دولت خواہان ، صورت انجام یافتہ ، موجب بہجت و مسرت اولیاء و سبب ندامت و حسرت اعدا شود ۔ انہ علیٰ من یشاء قدیر ، والسلام ۔

——:o:——

ذ ۱۴

اس خط سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دربار سے شاہ نواز خان کو بھی مہم گولکنڈہ میں شامل ہونے کے احکامات پہنچ چکے ہیں ۔ شاہ نواز خان نے قلعۂ بانسی کی تسخیر کی تفصیلات بھی بھیجی ہیں ۔ اس میں قلعے کا ایک نقشہ بھی دیا ہے ۔ مغلیہ فوج میں قلعے کے محاصرے کے لیے سب سے پہلے اس کا نقشہ تیار کیا جاتا تھا ۔ شاہ نواز خان نے لکھا تھا کہ معلوم ہوا ہے آپ کی سرکار کے لوگ ملازمت چھوڑ کر جا رہے ہیں ۔ اورنگ زیب اس کی تردید کرتا ہے ۔ اس موضوع پر اورنگ زیب کا ایک خط عالی جاہ کے نام 'رقعات عالمگیری' میں بھی موجود ہے ۔

شائستہ خان صوبیدار مالوہ ، مہم گولکنڈہ میں شامل ہونے کے لیے ۶ جمادی الاول ۱۰۶۶ ھ کو اورنگ زیب کے پاس پہنچ گیا ہے ۔

خان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تلطفات خاص بینہایت اختصاص یافتہ معلوم نمایند ۔ دو عریضۃ الاخلاص آن عمدۂ خوانین زمان ، اولین در جواب نشان والا ، مشتمل بر اظہار خواہش آمدن بدین صوب کہ باعث برآن محض محبت و اتحاد است و دومین متضمن خبر تسخیر قلعۂ بانسی و آوارہ شدن زمیندار آنجا ، متواتر بعز مطالعۂ گرامی رسیدہ ، مسرت افزای خاطر عاطر گردیدہ ، کیفیت حسن سعی و تردد سیادت و نجابت مرتبت ، میر محمد معصوم و دیگر برادران سعادت مند او ، سمت وضوح گرفتہ و موجب تحسین (ص : ۱۵۲ ب) و آفرین گشت و طرح قلعۂ مذکور ، از نظر خجستہ اثر گذشت ۔

امر رفیع القدر ، زینت صدور می یابد که اگرچه قبل ازین ، حقیقت این فتح نمایان مجملاً از عرضداشت سیادت و نجابت پناه میرزا محمد بعرض عالی رسیده بود و نشان فرخنده عنوان ، در تهنیت آن بایشان مرسل گشته لیکن در این ولا مفصلاً معلوم گردید ، از وقوع این لطیفهٔ غیبی ، بهجت بی اندازه حاصل شد - حق تعالیٰ آن خان رفیع مکان مارا ، پیوسته مصدر فتوحات داشته ، دوست کام بداراد -

بران عضد الخلافته الکبریٰ پوشیده نماند که در حین مراجعت از سفر قندهار و عزیمت بصوب دکن ، بنا بر تعلق خاطری که بصحبت آن نقاوهٔ دودمان مرتضوی بهم رسیده بود ، نمی خواستیم که ایشان از ما جدا باشند - چون اعلیحضرت تجویز این معنی نفرمودند در آن هنگام ، اسباب حصول این مدعا دست بهم نداد - "الامور مرهونته باوقاتها" انشاء الله تعالیٰ ، بوقت خود این مطلب که مراد جانبین است ، صورت خواهد یافت - خبر جدای بعض ملازمان سرکار ذمدار ، فروغی از صدق ندارد بلکه بعکس انچه شنیده اند هرکس که ازان طرف می آید ، بملازمت سرفراز می گردد و همگی توجه مصروف فراهم آوردن جمعیت است . خاطر اخلاص مآثر ایشان ازین رهگذر مطمئن باشد - موجب رخصت نمودن محمد سلطان بالقابه بصوب حیدر آباد و باعث تصمیم عزم نهضت رایات عالیات بدان حدود ، قبل ازین برسم اجمال نگارش یافته بود - آنچه در این ولا ، بعد از رسیدن فرزند عزیز سعادت مند و تشریف آوردن موکب اقبال قرین ما روی داده ، بتفصیل از نقل عرایضی که بدرگاه جهان پناه نموده ایم و با این نشان والا شان مرسل گردیده ، معلوم ایشان خواهد شد - عمدة الملک شایسته خان بایندهای تعین صوبهٔ مالوه ، ششم جمادی الاولیٰ ، آمده بما ملحق شدند - انشاء الله تعالیٰ این مهم بر وفق خواهش خیر اندیشان سر انجام یافته ، سبب مسرت و بهجت اولیاء و موجب حسرت و ندامت اعدا خواهد گشت ، والسلام -

—:o:—

ذ ۱۵

اس خط میں اورنگ زیب مہم گولکنڈہ کے پورے واقعات بیان کرتا ہے ۔ کہتا ہے کہ اب میر جملہ اور اورنگ زیب دولت آباد کو واپس آ رہے ہیں ۔ اورنگ زیب گولکنڈہ سے ۱۰ جمادی الثانی ۱۰۶۶ ھ کو واپس ہوا ۔

به شاه نواز خان بالقابه : بتلطفات و تفقدات خاص اختصاص یافته ، معلوم نمایند که عرایض اخلاص ، متواتر رسیده مسرت افزا گردید ۔ حقیقت نهضت رایات عالیات ، بصوب حیدر آباد و آنچه بعد وصول موکب نصرت قرین ، بتائید ایزد جهان آفرین ، روی داده بود ، یقین که تا حال از مطاوی نشانی که قبل ازین با نقل و عرضداشت درگاهی مرسل شده ، مفصلاً هویدا گردیده باشد ۔

چون دراینولا قطب الملک از روی عجز و نیاز ، پیوزش و معذرت گرائیده ، والدهٔ خودرا بجهت استعفای (ص: ۱۵۳ الف) جرایم خویش فرستاده ، صبیهٔ خویش را داخل پردگیان حرم سرای فرزند سعادت مند برخوردار کامگار نامدار سمی المکان محمد سلطان ساخت و مبلغ بیست و پنج لک هون از نقد و جنس و تمامی افیال بصیغهٔ پیشکش قبول کرده ، قلعه را مکرراً که از قدیم ، تعلق بصوبه برار داشت ، با ولایت متعلقهٔ آن که محصولش از شش لک روپیه کمتر نیست ، بوکلای سرکار نامدار سپرده ، سوای آن ، شش لک روپیه نقد هر ساله بجهاز دختر عاید می ساخته باشد ۔

و میر جمله که توقف موکب عالی درین سر زمین محض بواسطهٔ او بود نیز ، چهارم شهر حال ، با جمعیت شش هزار سوار و پانزده هزار پیاده و یکصد و پنجاه زنجیر فیل و توپخانهٔ خوب آمده ، شرف ملازمت دریافت و مع هذا انتزاع ولایت قطب الملک و تسخیر قلعهٔ گلکنده برای پاس خاطرها مرضی طبع اقدس نبود ، بناءبران دست از محاصرهٔ حصار و ضبط مملکت مومی الیه باز داشته و از سر تقصیرات او گذشته ، مصالح نمودیم

و انشاء الله تعالیٰ عنقریب بعدِ انعقادِ نسبتِ فرزندِ عزیزِ سعادت مند و گرفتنِ صبیهٔ او و وصولِ پیشکش که بالفعل سرانجام خواهد نمود ، میر مشارٌ الیه را همراه گرفته و از سرحدِ ولایتِ بیجا پور عبور کرده ، براه قلعهٔ قندهار و اودگر عنانِ معاودت بجانبِ دولتاباد منعطف خواهیم ساخت ۔

اگرچه بتوفیقِ الٰهی این مهم نوعی که در متخیلهٔ مخالفان نبود ، صورت یافته ، باعثِ بلند آوارگیٔ اولیای این دولت شده ، لیکن چون اگر بعضِ موانع رویٔ نمی داد ، این قسم ولایتی وسیع آبادان که مشتمل است بر چندین معادن و بنادر با سهل و جهی بحوزهٔ تسخیر در آمده بیش ازین ، سببِ بهجتِ دولت خواهان و حسرت معاندان می شد ۔ آن رکن السلطنت العظمیٰ ، بنویدِ این فتوحاتِ تازه که بمحض تائیدِ ایزدی ، نصیبِ ما گردیده ، ابوابِ مسرت و شادکامی بر رویٔ روزگارِ خویش مفتوح ساخته ، شکرها بجا آورند و ما را بغایت مشتاق تصور نموده ، از یادِ خود غافل ندانند ، والسلام ۔

—:o:—

ذ ۱٦

شاہ نواز خان نے مہم گولکنڈہ کی کامیابی پر تہنیت کا خط لکھا ہے ۔
یہ مکتوب اس کے جواب میں ہے ۔

بخانِ عالی شان شاه نواز خان : بتوجهاتِ خاص مسرت اندوز گشته معلوم نمایند ۔ عریضته الاخلاصی که درینولا بتقریبِ تهنیتِ فتوحات و کارِ خیرِ فرزندِ سعادت مندِ برخوردارِ نامدار ارسال داشته بودند در بهترین وقتی ، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده ، بهجت افزای خاطرِ عاطر گردید ۔ بران رکن السلطنته العظمیٰ ، پوشیده نماند که اگرچه این امور بتائیداتِ ایزدی سمتِ ظهور یافته ، ابوابِ شادمانی و سرور ، بر رویٔ روزگارِ دولتخواهانِ صافی طویت مفتوح ساخته ، فی الواقع ازان قبیل هست که اگر اهلِ علم از مشاهده آن (ص : ۱۵۳ ب) زبان بتعریف و توصیف بکشایند ، گنجایش دارد ، لیکن ازانجا که همتِ علیایٔ برگزیدهای بارگاهِ احدیت و نظر

بالتهای آن حضرت ، باین جزئیات قناعت نموده ، متوجه اظهار دیگر کارنامهای سترگ و فتوحات بزرگ ، آنچه درین سفر نصرت اثر روی داده قابل آن نیست که سبب مفاخرت اولیای این دولت تواند شد ۔ ہرچه شده و می شود بمحض فضل الٰهیست ۔ حق تعالیٰ جمیع مخلصان خیراندیش را عموماً و آن عمدة الخوانین را ، که قدوۂ سعادت مندان اند خصوصاً ، از آثار فتوحات تازه ، بهره مند داراد ، والسلام ۔

—:o:—

ذ ۱۷

اورنگ زیب گولکنڈہ سے اورنگ آباد آ گیا ہے ۔ میر جملہ بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لیے عازم آگرہ ہوگیا ہے ۔ قطب الملک کی پیش کش کی رقم وغیرہ صفی خان ولد اسلام خان کے ہاتھ بادشاہ کی خدمت میں ارسال کی جا رہی ہے ۔ صفی خان اس زمانے میں دکن کا وقائع نگار اور بخشی تھا ۔ اس خط میں اس بدگمانی کی جانب بھی اشارہ ہے جو بادشاہ کو گولکنڈہ کے تحائف کے بارے میں اورنگ زیب سے پیدا ہوگئی ہے ۔

بخان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تلطفات خاص مسرور و مبتہج گشته ، معلوم نمایند ۔ صحیفه الاخلاصی که درینولا ارسال داشته بودند ، با نه قبضه منبت و پارۂ جدوار منتخب، از نظر اکسیر[1] اثر گذشته ۔ اشیای مرسوله بمعرض قبول در آمد ۔ خانه ایشان آبادان باد ۔ بر آن قدوۂ خوانین زمان مستور نماند که موکب ظفر قرین نصرت اقتران بمبارکی و دوست کامی ، از صوب حیدر آباد مراجعت نموده ، شب سیوم شعبان المکرم ، داخل بلدۂ خجسته بنیاد اورنگ آباد گردید ۔ حقیقت وقوع مصالحه و کمیت پیشکشی که بازای[2] آن ، بر قطب سمائی شوکت و

۱۔ اکثیر ۔

۲۔ باذای ۔

ابهت ،قرر گردیده و کیفیت وقوع نسبت صبیه محترمه او ، بافرزند کامگار نامدار و گرفتن قلعه رامگر ، باولایت متعلقه آن ، در جهاز آن عمده ، قبل ازین منصلاً نگارش یافته ، یقین که تا حال اطلاع برآن مقدمات موجب مسرت ایشان شده باشد - مورد مراحم بیکران معظم خان که اورا بموجب حکم اقدس ، از اندور رخصت نموده بودیم جریده به برهانپور رسیده ، بدرگاه جهان پناه شتافت و از جمله وجه پیشکش هرچه از نقد و جواهر و افیال بوصول انجامیده بود ، مصحوب صفی خان ولد اسلام خان مرحوم بحضور پر نور ارسال داشتیم و تتمه نیز عنقریب واصل خواهد گشت -

شمه از عنایات پیشگاه خلافت که در برابر چنین خدمتی نمایان پرتو ظهور یافته ، پیش ازین بخط مبارک در نشان عالی شان ، ثبت شده و آنچه در این ایام سبب کدورت خاطر گردیده باز خواست جواهر نفیسه است که باعتقاد ایشان ، در این مهم بدست آمده بود و از ایشان مخفی داشته ایم - همان قضیه است که خرمرده و خاوند ناخشنود - اگرچه بکرم الهی این مقدمه نوعی که بخاطرها خطور نمی کرد ، صورت گرفته ، موجب افزونی حسد حاسدان شده و مطمح نظر نیز جزاین نبود لیکن وقوع بعض اداهای ناخوش که از انصاف و قدردانی بغایت بعید می نمود و باعث افسردگی گشته بهر حال مصرع :

"در طریقت هرچه پیش سالک آید خیر اوست"

اگر از نوشتجات دربار گردون مدار ، ازین مقوله چیزی مسموع ایشان شود ، از رهگذر آن مکدر نباشند که ما اینها را بر خود هموار کرده ایم - اشتیاق صحبت وافی بهجت را پایانی نیست و نظم اسباب حصول آن ، بوجه احسن مطلوب - در ارسال صحایف اخلاص ، مشتمل بر شرح مجاری حالات ، بهمین وتیره اهتمام می نموده باشند ، والسلام -

——:o:——

ذ ۱۸

سعد اللہ خان کا انتقال ۱۰۶۶ھ میں ہوا اورنگ زیب کی خواہش ہے کہ اس کی جگہ میر جملہ کو مل جائے۔ شاہ نواز خان نے ایک شخص میر احمد کی سفارش کی ہے۔

اورنگ زیب اس خاص تلطف و مرحمت کا ذکر کرتا ہے جو اس نے میر احمد پر محض اس وجہ سے کی ہے کہ اس کی نسبت خاندان صفویہ سے ہے۔ شاہ نواز خان خود بھی صفوی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔

بخان عالی شان شاہ نواز خان: بتوجہات و عنایات خاص مسرت اندوز گشتہ، معلوم نمایند۔ صحیفۂ الاخلاصی کہ بعد اطلاع بر والا مضامین نشان عالی شان و نقل عرایض درگاہ معلیٰ ارسال داشتہ بودند، بعز مطالعۂ گرامی رسیدہ، بہجت افزای خاطر عاطر گردید و مطالب معروضہ بوضوح انجامید۔ کیفیت وقوع مصالحہ و سبب عدم التفات بہ تسخیر گلکندہ و تحقیق نسبت صبیۂ صلبیۂ قطب الملک، بافرزند سعادت مند کامگار نامدار و کمیت پیشکشی کہ مقرر شدہ صورت سرانجام آن باخصوصیات دیگر، از نشان فرخندہ عنوان کہ پس از تشریف آوردن مواکب نصرت قرین، بہ بلدۂ خجستہ بنیاد اورنگ آباد، نگاشتۂ خامۂ دبیران حضور پر نور شدہ، بر آن رکن السلطنۃ العظمیٰ ہویدا خواہد گشت۔

سنوح قصۂ سعد اللہ خان مرحوم، خاطر دریا مقاطر عالی را، لہ آنقدر متاثر ساختہ کہ باظہار آن توان پرداخت۔ درین وقت کہ آنچنان مخلص دولت خواہ از میان رفتہ، اگر کار معظم خان کہ خیر اندیش باعقیدت است، بر وفق خواہش صورت بیابد، از لطایف غیبی است۔ معاندان در برہم زدن نقش او تقصیر نمی کنند تاچہ روی دہد۔ سیادت و نقابت پناہ میر احمد، خویش قطب الملک، بمحض انتساب بسلسلۂ علیۂ صفویہ، مشمول مراحم و تلطفات گردیدہ، ازان مخمصہ نجات یافت و مراتبی کہ توقع آن نداشت، نسبت باو از قوہ بفعل آمد۔ مردی میانہ

بالائی حقیر الجثہ است و تولدِ او در مکہ٭ معظمہ شدہ ۔ از علومِ عربیہ٭ بقدر بہرہ دارد ۔ آثارِ نجابت و صلاح ، از ناصیہ٭ حالِ او ، ہویداست ۔ فارسی غریبانہ می گوید ۔ شش از چہل متجاوز نیست ۔ اشتیاقِ صحبتِ کثیر المسرت و خواہشِ حصولِ آن ، بیش ازان سمت کہ بتحریر در آید ۔ امید کہ بوجہ احسن دست دہد ، والسلام :

——:o:——

ذ ۱۹

اورنگ زیب نے اس تمام پیش کش کی جو قطب الملک نے اورنگ زیب اور شہزادہ محمد سلطان کی خدمت میں نذر کی تھی ، بادشاہ کو بھجوا دی ہے ۔ تاکہ بادشاہ کی بدظنی کا سد باب ہو سکے ۔

شاہ نواز خان نے اورنگ زیب کے لیے کچھ توپیں تیار کرانے کا انتظام کیا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ توپیں ڈھل نہیں سکیں ۔ توپ ڈھالنے کے لیے بڑے ماہرین کی ضرورت ہوتی تھی ۔ بابر نے بھی اپنی توزک میں توپ ڈھالنے کا ایک واقعہ بیان کیا ہے ، جس میں چند کاریگر ہلاک ہوگئے تھے ۔

بشاہ نواز خان : بتفقدات و تلطفاتِ خاص مختص بودہ ، معلوم نمایند کہ صحیفہ٭ الاخلاصی کہ درینولا مرسل بود ، در بہترین وقتی مطالعہ٭ آن بہجت افزا گردید ۔ کیفیتِ وصولِ راياتِ ظفر آیات بمستقرِ سلطنت و انچہ (ص : ۴۵ ب) ، در برابر چنین خدمتی نمایان کہ بمحضِ عنایت و تائیدِ الہی بتقدیم رسیدہ ، بمنصہ٭ ظہور آمدہ ، قبل ازین بآن عمدۃ الخوانین سمتِ نگارش یافتہ ۔ یقین کہ تا حال بر جمیع آن مراتب ، آگہی حاصل شدہ باشد ۔ درین ہنگام تمامی پیشکشِ قطب الملک را کہ برای٭ ما و فرزندِ سعادت مندِ برخوردار فرستادہ بودند بدرگاہِ معلی[۱]

۱- غریبہ ۔

ارسال داشتیم ، تا از نظرِ اطهرِ انورِ اعلی حضرت بگذرد و مظنهای غیر مکرر که ازین رهگذر بخاطرِ مبارکِ ایشان راه یافته ، برطرف شود ـ اگرچه ما در فراهم آوردنِ مزخرفاتِ فانی نیستیم و التفاتی چندان بآن نداریم و مطلبِ اصلی از تعهدِ این خدمات ، تحصیلِ بلند نامی و دوست کامی است و آن خود بکوریٔ چشمِ اعدا ، بوجهِ احسن صورت گرفته لیکن این قسمِ صحبتِ رنگین ، که از سعایتِ بداندیشانِ حسد پیشه ' بتقریبِ این مهمِ عاقبت محمود ، دست داده ، پیچکس یاد ندارد ـ

حقیقتِ توپها و سعیٔ توپها و سعی که از معاندان در وادیٔ برہم زدنِ آن بظهور آمده ، هویدا گردیده ملالت روی داد ـ اگرچه نقصانِ مالی و عدم مجریٔ خدمت سهل است اما ازینکه تعب و محنت ساله بعبث رفت ، خاطرِ عاطر ، بغایت مکدر گردیده ـ کاش ایشان بفکر ساختن توپها نمی افتادند تا این کلفت رویٔ نمی داد ـ 'الخیر فی ما وقع' بعد ازین فهمیده در این کارها خوض باید کرد ـ ازین رهگذر کدورت را بخاطرِ خویش راه ندهند و مارا زیاده از حد ، مشتاقِ صحبتِ کثیر البهجت شناسند ـ

——:o:——

ذ ۲۰

میر جمله کو بادشاہ نے قلمدان وزارت سپرد کر دیا ہے ۔
اورنگ زیب کہتا ہے کہ سعد اللہ خان جیسے مخلص کے بعد ایسے
دانا نے روزگار کی تعیناتی سے اسے نہایت مسرت ہوئی ہے ۔

بشاه نواز خان : بتوجهات و تلطفاتِ خاص مسرور و مبتهج گشته ، معلوم نمایند ـ عریضهٔ الاخلاصی که بعدِ وصولِ نشانِ مرسل بود ، در بهترین وقتی بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده ، مسرت افزایٔ خاطرِ عاطر گردید ـ اشتیاقِ صحبتِ وافی بهجت ، افزون تر از آنست که بتحریر در آید ـ وجدانِ ایشان در این باب کافی ست ـ اسبابِ حصولِ این امنیت باحسن وجهی دست دهاد ! و کیفیت پیش آمد کارِ خانِ رفیع مکان ، معظم خان و سر افرازی یافتنِ او بمنصبِ جلیل القدر وزارت قلمروِ پادشاهی و

عنایات و تلطفاتی کہ از خلافت ، شاملِ حال و کافلِ آمالِ موصیٰ الیہ شدہ ، یقین کہ مفصلاً از نوشتجاتِ وکیلِ دربار جہان مدار ، برآن عمدۃ الملک ہویدا گردیدہ باشد ۔ المنۃ للہ تعالیٰ کہ آنچہ دربارۂ مشار' الیہ ' مکنونِ ضمیرِ منیرِ ما بود ، بنمطی شایستہ بمنصہ ٔ ظہور جلوہ نمود و دربنوقت کہ مثلِ خانِ مخلصی ، عرصہ ٔ دنیا را پدرود کردہ بود ، این قسمِ مردی دانای ٔ کاردان ، بکوری ٔ چشمِ حاسدان ، بجای ٔ او متمکن گشت ، نشاط و انبساطی کہ ازین رہگذر روی دادہ ، شرحِ آن چنان توان نمود ۔ پیدا ست کہ ایشان نیز از استماعِ این خبرِ بہجت اثر (ص: ۱۵۵ ل) ابوابِ سرور ، بر روی ٔ روزگارِ خویش مفتوح داشتہ ، ظہورِ این امور را ، از آثارِ قوتِ اقبالِ ما ، تصور خواہند نمود ، والسلام ۔

——:o:——

ذ ۲۱

بادشاہ نے شاہ نواز خان کو دکن پہنچنے کا حکم صادر کیا ہے ۔ اس پر مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اس مرتبہ بادشاہ کے پیش نظر مہم بیجا پور ہے جس کے لیے میر جملہ بھی ۲۳ صفر ۱۰۶۰ھ کو آگرے سے روانہ ہوگیا ہے - وہ ۱۲ ربیع الثانی کو دکن پہنچ کر عازم بیجا پور ہو جائے گا ۔ بادشاہ کا حکم ہے کہ بیجا پور کو جو اس وقت ایک لا وارث مملکت ہے ، تسخیر کر لیا جائے ۔ یا کم ازکم وہ علاقے جو بیجا پور نے احمد نگر کی ریاست سے زبردستی قبضے میں کر لیے تھے ، انھیں واپس لے لیا جائے۔

اورنگ زیب شاہ نواز خان کو لکھتا ہے کہ وہ بھی مزید تاخیر کے بعد دکن روانہ ہو جائے۔

خان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تلطفات خاص ، مسرت اندوز و بہجت قرین بودہ ، معلوم نمایند کہ درین ہنگامِ سعادت فرجام کہ توجہ ٔ خاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی ، بمہمِ دکن مصروف ست و از روی ٔ مزید نوازی ، مجدداً ، چنین خدمتی نمایان بما فرمودہ اند ، استماعِ مژدۂ آمدنِ رکن السلطنتہ العظمیٰ بدین صوبِ صواب

که از لطایف اتفاقات است ، خاطر را آن قدر مبتهج ساخته که بشرح در نیاید ـ لله تعالیٰ که آنچه از دیرباز[1] ، آرزوی حصول آن بود ، با حسن وجوه از قوه بفعل آمده ـ اسباب ملاقات مسرت افزای بنمطی که در اندیشه نمی آمد منظم گردید ـ امید بکرم ایزدی واثق است که درین سفر خیر اثر ، کارها بر حسب خواهش اولیای دولت قاهره ، صورت بیابد ، تا ایشان بعد ازین درین طرف با ما توانند بود ـ

برآن عضدالخلافت الکبریٰ پوشیده نماند که خان رفیع مکان ، قدوه وزرای دوران ، بژدهم شهر صفر ختم بالخیر و الظفر ، از پیشگاه خلافت دستوری یافته ، بیست و سیوم از دارالخلافه روان شده اند و منزل بمنزل می آیند و موکب اقبال قرین ، انشاء الله تعالیٰ ، پس از رسیدن ایشان ، دوازدهم شهر ربیع الثانی ، قرین حفظ و تائید یزدانی ، متوجه سرحد بیجا پور خواهد شد و در منشور لامع النور که بخط مبارک ، بنام نامی ما صادر گردیده ، حکم اقدس چنان ست که اگر دست بهم دهد ، تمامی مملکت بیجا پور را ، که وارثی ندارد و بعد از وفات عادل خان ، جمعی از کوته اندیشان مجهول النسبی را که پسر خواندهٔ او بود ، جالشین ساخته نقش باطل بر آب زده اند ، بعنایت الٰهی بحوزهٔ تسخیر در آوریم و الا آنچه از ولایت نظام الملک به عادل خان متوفیٰ تعلق داشت ، با محال و قلاع مستخلص سازیم و بازای محال داشتن ولایت قدیمه ابراهیم عادل خان ، پیشکشهای گران از نقود و جواهر و افیال ، بجهت سرکار بادشاهی گرفته و خطبه و سکهٔ مبارک را بدستور ولایت گلکنده در آنجا مقرر گردانیم و پرداخت ولایت کرناٹک ، متعلقهٔ خان رفیع مکان و تهدید قطب الملک نیز مرضیٔ طبع هست ـ

آن رکن السلطنه العظمیٰ ، بر این مراتب اطلاع یافته ، بر چه بمقتضای صدق محبت و اخلاص ، در باب پیش رفت و تمشیت این مهم عمده ، بخاطر صواب اندیش ایشان برسد ، معروض دارند و در طیٔ مراحل

---

۱ ـ دیرباز ـ

و قطعِ منازل ، توقف و تانی جایز نداشته کیفیتِ احوالِ خیر مآل را ، متواتر بر نگارند و ما را مشتاقِ صحبتِ وافی بهجتِ خود تصور نموده تا (ص : ۱۵۵ ب) حصولِ ملاقات که بزودی دست دہاد ، وصولِ صحایف را ، موجبِ افزونیٔ شوق و مسرت انگاشته ، در ارسالِ آن بتاخیر راضی نشوند ، والسلام ۔

——:o:——

ذ ۲۲

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ وہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۷ھ کو میر جملہ کے ہمراہ اورنگ آباد سے بیجا پور کو روانہ ہو گیا ہے اور شاہ نواز خان کو تاکید کرتا ہے کہ ہمارے سرحد تک پہنچنے سے پہلے پہلے آپ بھی اپنی فوج کے ساتھ ہم سے آ ملیں ۔

بخانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و عنایاتِ خاص اختصاص یافته ، معلوم نمایند که چون درین ہنگامِ فرخنده فرجام ، رایاتِ فیروزی ، آیات ، در ضمانِ حفظ و تائیدِ ربانی ، دوازدہم شہرِ ربیع الثانی ، از بلدۂ خجسته بنیاد اورنگ آباد بصوبِ بیجا پور ، زینتِ ارتفاع یافته و خانِ رفیع مکانِ سعادت نشان عمدۂ خوانینِ زمان ، اسوۂ وزرایٔ دوران ، نیز با عساکرِ منصورۂ پیشگاہِ خلافت که بهمراہیٔ ایشان تعین گردیده اند ، در ہمین ساعتِ فیض اشاعت ، بملازمتِ والا رسیده ، عزیمتِ آن سمت مصمم شده ۔ بنابران باید که آن خلاصهٔ خاندانِ مصطفوی که خاطرِ عاطر ، بزود آمدنِ ایشان متعلق است ، نوعی طیٔ مراحل نمایند که پیش از وصولِ موکبِ نصرت قرینِ ظفر اقتران بسرحد ، ملاقاتِ ایشان مهم دہد ۔ یقین که درین بابِ سعیٔ موفور بظہور آورده ، بسرعتِ ہر چه تمامتر خواہند شتافت ۔ اشتیاقِ صحبتِ وافی بہجت را ، بیش از اندازۂ شرح و بیان تصور نمایند ، والسلام ۔

——:o:——

ذ ۲۳

اورنگ زیب شاہ نواز خان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ برہان پور سے سیدھا ناندیڑ پہنچ جائے اور وہاں سے جریدہ ایک دو دن کے لیے دولت آباد چلا جائے۔ کیونکہ اس کی دختر دلرس بانو بیگم جو اورنگ زیب کے حرم میں ہے اور اس کے نواسے اس سے ملنے کے مشتاق ہیں - اس کے بعد بسرعت تمام اورنگ زیب کے لشکر سے مل جائے۔

خانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تلطفاتِ خاصِ بی اندازہ مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند کہ اگرچہ در این وقت کہ ما بمبارکی و فرخندگی ، از مقرِ سلطنت برآمدہ ، عنقریب بسرحد خواہیم رسید ، راہِ اورنگ آباد پیش گرفتن از اصلِ مقصود کہ دریافتِ ملازمتِ گرامی تواند بود ، در افتادن است و بندہای پادشاہی را ، کہ تا حال برکابِ ظفر انتساب نہ پیوستہ اند ، امر شدہ کہ از برہان پور براہِ راست بصوبِ ناندیر شتافتہ ، در آن لواحی ، خود را بمعسکر اقبال قرین ، برسانند لیکن ازانجا کہ بیگم و شاہزادہای والا تبار ، از دیریاز[1] ، آرزوی دیدنِ ایشان دارند ، یقین کہ خاطرِ آن عضدالخلافت الکبریٰ نیز ، باین معنی متعلق خواہد بود - بنابران باید کہ آن عمدة الخوانین بعد از رسیدن بہ برہانپور جمعیت و احمال و اثقال را بہمان راہ کہ ازانجا بناندیر می رود ، روان ساختہ ، خود جریدہ و مخفف ، عزیمتِ دولتا باد نمایند و در انجا یک دو روز بجہتِ ملاقات بسر بردہ ، بسرعتِ ہر چہ تمامتر بما ملحق شوند - اشتیاقِ صحبتِ وافی بہجتِ آن خلاصۂ خاندانِ مصطفوی پایانی ندارد و حصولِ آن در اسرعِ اوقات ، مطلوب و مامول ، والسلام -

—:o:—

۱ - دیرباز ،

ذ ۲۴

اس خط میں اورنگ زیب نے مکتوب (ذ - ۲۳) کے مقرر کردہ پروگرام میں کچھ تبدیلی کر دی ہے - اورنگ زیب کا لشکر ۱۵ ماہ حال کو قلعہ قندہار جو سرحد پر واقع ہے، پہنچ گیا ہے - چونکہ احمد نگر کے علاقے پر بیجا پور کے حملے کا خطرہ موجود ہے اور اس محاذ پر کوئی فوج نہیں ، اس لیے شاہ نواز خان کو ہدایت کرتا ہے کہ دوسرے کمانداروں کے ساتھ دولت آباد سے سیدھے احمد نگر چلے جائیں -

خان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات موفورۂ خاطر قدسی مآثر مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند کہ دو عریضۃ الاخلاص آن رکن السلطنتہ العظمیٰ ، متواتر بہجت وصول بخشیدہ ، اطلاع بر مضامین آن صحایف محبت موجب مزید انبساط گردیدہ - پوشیدہ نماند کہ چون (ص : ۱۵۶ ا) قابوی وقت ، فرصتی بیش ازین توقعی زیادہ برین بر نمی تابد و موکب اقبال قرین پانزدہم شہر حال ، در ضمان تائیدات ایزد ذوالجلال ، بحوالی قندہار رسیدہ ، انشاء اللہ تعالیٰ از ہمان طرف ، افواج قاہرہ بتسخیر و استخلاص ولایت بیجا پور ، ماسور خواہند شد و نظر بآنکہ سمت قلعہ احمد نگر را خالی گذاشتن ، مقتضای حزم و احتیاط نبود و وجودیکی از عمدہای دولت با جمعیتی در آن جانب ، مناسب و مصلحت می نمود -

رای عالی چنین اقتضاد فرمودہ کہ آن نقاوۂ خوالین زمان با نتیجتہ العظام مرزا خان و عمدۃ الاعیان راؤ کرن و ہمراہان خویش ، بعد وصول بدولت آباد ، بسمت احمد نگر بشتابند و تا آنجا در طی مراحل سرعت بکار بردہ ، عنان باز کشند و منتظر اشارہ علیہ بودہ ، تا آن زمان در ہمان حدود بسر برند - اگرچہ وفور شوق و کثرت خواہش ملاقات ، مقتضی آن نبود کہ حصول این متمنی بتعویق انجامد ، لیکن چون پاس صلاح دولت ، اہم مطالب و مآرب است ، ناگزیر باین چند روزہ دوری صوری کہ

عنقریب بحضور و سرور مبدل خواہد گشت ، راضی شدہ ، خاطرِ عاطر شکیبا ساختیم دہر آئی[1] و درست ، والسلام ۔

—:o:—

ذ ۲۵

اورنگ زیب ۴ جمادی الاولیٰ کو بیدر کے قریب پہنچ گیا ہے اور ۲۵ ماہ حال سے قلعۂ بیدر کا محاصرہ شروع کر دیا گیا ہے ۔ مزید تاکید کرتا ہے کہ چونکہ احمد نگر کا محاذ بالکل خالی ہے ، اس لیے بہ سرعت تمام وہاں پہنچنے کی کوشش کریں ۔

خانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و عنایاتِ موفورہ ، مسرت اندوز گشتہ ، معلوم نمایند کہ ما بمبارکی و فرخندگی ، بیست و چہارمِ شہرِ جمادی الاولیٰ ، بحوالیٔ بیدر[2] نزولِ اجلال فرمودہ ، بیست و پنجم ، بصواب دیدِ دستورِ وزرایٔ دوران ، بمحاصرۂ قلعۂ آنجا پرداختیم و مطمحِ نظرِ دوربین آن ست کہ درین سال ، بتوفیقِ ایزدِ متعال ، بضبطِ آن ولایت و تسخیرِ قلعۂ بیدر[3] کہ بہمہ جہت از قلعۂ بیجا پورکم نیست و در زمانِ پیش ، حاکم نشینِ بہمنیان و ترمزیان بودہ ، ہمتِ علیا مبذول شود ۔ چہ بعد ازانکہ بعنایتِ الہی ، این مملکت بتصرفِ اولیایٔ قاہرہ درآمد ، بیجا پور نیز باحسن وجہی مفتوح خواہد گشت و ازانجا کہ بیجا پوریان ، از خوابِ غرور و پندار بیدار شدہ ، فوجی از لشکرِ نکبت اثرِ خود را ، بقصد مقابلہ جدا نمودہ اند و سمتِ احمد نگر خالی است ۔ بنابران باید کہ آن رکن السلطنتہ العظمیٰ ، توقف را مصلحت نہ دالستہ ، بسرعت بشتابند و پس از وصول بآن سرزمین ، بمراسمِ حزم و احتیاط پرداختہ ، از غنیمِ لئیم غافل نباشند ۔

---

۱ ۔ آئی ۔
۲ ۔ بندر ۔
۳ ۔ بندر ۔

بکرمِ کارسازِ بنده نواز چنانست که این تدبیر موافقِ تقدیر بر افتاده ، عنقریب نسیمِ نصرت و فیروزی ، از مهب تائیدات فتاحِ علی الاطلاق ، بر پرچمِ اعلامِ ظفر فرجامِ بندہای درگاہِ سلاطین پناہ وزیدہ ، مکنونِ ضمیرِ دولت خواہان ، بہترین صورتی از قوہ بفعل آید۔ اشتیاقِ صحبت را حدی نیست و انتظامِ اسبابِ حصول ، در اسرعِ اوقات مطلوب۔ بعضِ اخبارِ بیجا پور ، از نقلِ وقایعِ آنجا کہ با این نشانِ عالی شان مرسل شدہ ، سمتِ وضوح خواہد گرفت ، والسلام۔

—:o:—

ذ ۲۶

شاہ نواز خان کا وہ خط جو برہان پور سے ۲۴ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کو بھیجا گیا تھا ، ۴ ماہ حال یعنی جمادی الثانی کو اورنگ زیب کو مل گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اورنگ زیب نے شاہ نواز خان کے پروگرام میں ایک مرتبہ پھر تبدیلی کر دی ہے اور اسے احمد نگر جانے کی بجائے بیدر پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ تاکید کرتا ہے کہ توپوں کو ناندیڑ کے راستے جلد پہنچا دیا جائے۔

بشاہ نواز خان : بتوجہاتِ خاص اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند۔ عرضہ داشتی کہ بیست چہارم جمادی الاولی ، از دارالسرورِ برہانپور ، مرسل بود ، شبِ چہارمِ شہرِ حال ، بعز مطالعہ گرامی رسیدہ ، بہجت افزا گردید۔ مستور نماند کہ چون دریتولا قرار یافتہ کہ رکن السلطنتہ العظمیٰ عزیمتِ صوبِ احمد نگر را موقوف داشتہ ، از برہانپور ، بدولت آباد بیایند و تا رسیدنِ عمدۃ الملک خانِ جہان کہ درین زودی ، بموجبِ حکمِ گیتی مطاع ، از مالوہ بآنجا خواہند آمد ، در دولت آباد بسر بردہ ، بعدِ وصولِ آن سلالتہ العظام ، عازمِ حضورِ پرنور گردند و درین صورت اختیارِ راہِ ناندیر مناسب نیست۔ بنابران باید کہ آن رکن السلطنتہ العظمیٰ ، عزیمت بصوبِ ناندیر ننمودہ ، بی توقف از برہانپور روانہ دولت آباد شوند و مطابقِ آنچہ مقرر گشتہ ، بعمل آرند و بجہت آوردن توپہا کہ ہنوز دور است ، بمردمِ خود تاکید کنند کہ ہر چہ زود تر بہ برہانپور

رسانیده ، از راه لاالدبیر ، برکاب ظفر انتساب بیاورند ، موجب مجرای آنها ست ـ اشتیاق صحبت سراسر مسرت آن خلاصۂ خاندان مصطفوی پایانی ندارد ـ امید کہ در اسرع اوقات ' میسر شود ، والسلام ـ

—— :o:——

ذ ۲۷

یہ مکتوب (ذ ـ ۲٦) سے پہلے کا ہے ـ شاہ نواز خان نے اپنے سفر میں دریائے نربدا کو عبور کر لیا ہے ـ اس خط میں مکتوب (ذ ـ ۲٦) میں مندرج پروگرام کی تبدیلی کا ذکر ہے ـ مہات دکن میں مغلیہ سرداروں کی آپس کی ناچاقی کی وجہ سے اورنگ زیب کے لیے اکثر مشکل پیدا ہو جاتی تھی ـ اورنگ نے راؤ کرن اور مرزا خان کو احمد نگر روانہ کیا ہے ـ چونکہ ان کے دل آپس میں صاف نہیں ہیں ، اس لیے وہ شاہ نواز خان کو لکھتا ہے کہ آپ ان کو احمد نگر پہنچائیں اس کے بعد میرے لشکر سے مل جائیں ـ

بخان عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات عنایات موفورہ مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند ، عریضۂ کہ بعد عبور از دریای نربدہ ، در جواب نشان والا شان نگاشتۂ خامۂ اتحاد شدہ بود بعز مطالعۂ گرامی رسیدہ ، مضامین آن پیرایۂ وضوح گرفت ـ پوشیدہ نماند کہ اگرچہ نظر بوفور اشتیاق و فرط آرزومندی کہ بحصول واقی بہجت آن عمدۃ الخوانین بودہ و ہست ، ایشان را برفتن احمد نگر امر نمودہ و نظم اسباب ملاقات را ، بتاخیر انداختن سخت دشوار است و تجویز آن اصلا مرضی نیست لیکن چون درینولا بتواتر خبر رسیدہ کہ فوجی از لشکر نکبت اثر بیجا پور ، عزیمت آن طرف نمودہ ' قصد دست انداز دارند و درین وقت خالی گذاشتن آن سمت ، از قانون احتیاط دور است و میرزا خان و راؤ کرن بدون آن کہ مثل آن رکن السلطنتہ العظمیٰ عمدۂ سردار آنہا باشد ، تمکین یک دیگر نخواہند کرد و مردودان مخذول العاقبت نیز ، شاید از انہا حساب نگرفتہ ، قدم پیش بگذارند ـ چنانچہ این مراتب مکرراً ، در مطاوی امثلہ کہ پی ہم ، بآن عضدالخلافتہ الکبریٰ صادر شدہ ، مندرج

گردیده ـ بنابران باید کہ ایشان صلاحِ کار را ، منظور داشتہ ، رفتنِ صوبِ احمد نگر را ، موقوف داشتہ ، ارادۂ مقابلۂ عساکرِ قاہرہ ، کہ در موکبِ نصرت قرین مجتمع است (ص : ۱۵۷ ا) نموده اند و ایشان را ، بحضورِ پرنور ، طلب فرمائیم ـ خان مذکور و راؤ مذکور گذاشتہ ، با جمعیتِ خود بملازمتِ ما بیایند ـ یقین کہ انچہ مطابقِ صلاحِ دولت و مصلحتِ وقت مقرر شده عمل نموده ، بی توقف عزیمتِ صوبِ احمد نگر را ، تصمیم خواہند داد و در طیٔ مراحلِ سرعت ہر چہ تمامتر بکار برده ، بدان طرف خواہند شتافت ، والسلام ـ

ذ ۲۸

اس سے پہلے اورنگ زیب شاہ نواز خان کو لکھ چکا تھا کہ وہ شائستہ خان کے آنے تک دولت آباد میں قیام کرے ـ مگر چونکہ اس سے پہلے اہلِ بیجا پور کے ایک زبردست لشکر کا ارادہ احمد نگر پر حملہ کرنے کا تھا ، لیکن اب انہوں نے اس ارادے کو بدل کر بیدر کا رخ کیا ہے ـ اس لیے شاہ نواز خان کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ بھی عازم بیدر ہو کر اس کے لشکر سے مل جانے اور اپنے ساتھ راؤ کرن کو بھی لے آنے ـ خط کے آخری حصے میں وہ بیدر کے محاصرے کی تفصیلات بیان کرتا ہے ـ بیجا پور کا لشکر گلبرگہ پہنچ گیا ہے ـ

خانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات و تلطفاتِ موفورہ مختص بوده ، معلوم نمایند کہ قبل ازین بآن رکن السلطنت نگاشتہ بودیم کہ تا رسیدنِ عمدۃ الملک خان جہان بآن حوالی ، در دولت آباد بسر برند ـ چون درینولا ہویدا گشتہ کہ جمعی از بیجا پوریان کہ بارادۂ فاسد می خواستند ، بطرف احمد نگر و آن سمت بروند ، فسخِ این عزیمت نموده ، بہیئتِ اجتماعی ، با خان محمد ، سر حلقۂ زنگیانِ تیرہ روزگار روانۂ این جانب اند و مصلحتِ وقت مقتضیٔ آنست کہ ایشان بی توقف بحضورِ ما بیایند ـ بنابران نوشتہ میشود کہ آن عضد الخلافۃ الکبریٰ کہ تا حال بدولت آباد رسیده باشند ، بمجردِ وصولِ این مثالِ گرامی ، عزیمتِ این حدود را ، تصمیم

داده ، در طیّ مراحل ، سرعت پرچه تمامتر بکار برند و زبدة الاشباه راؤ کرن را ، که برفاقت ایشان مامور امت نیز ، با خود بیاورند و اصلا مکث و درنگ جایز نداشته ، قدم براه قصد گزارند ـ مراسم محاصره از قرار واقع بتقدیم رسیده ، مورچالها پیش رفته و بضرب توپهای خان دستور الوزرا ' نصفی از برج کلان قلعه رخته ، اکثر کنگرهای فصیل بریده و در باب پر ساختن خندق ، اهتمام بلیغ مصروف می گردد ـ همین که خندق پر شود انشاء الله تعالیٰ عساکر منصوره را ، یورش امر خواهیم نمود ـ

رجا بکرم ایزدی واثق است که تا آخر این ماه ، حصار این شهر بتصرف درآمده ، عنقریب قلعهٔ ارک نیز مفتوح شود ـ بیجا پوریان ادبار قرین ، سودای مجادله و مقابله بهم رسانیده ، لشکر نکبت اثر خود را ، در گلبرگه مجتمع می سازند و خان محمد سر حلقهٔ گروه نکبت شعار ، خودنیز از بیجا پور برآمده ، عزیمت این طرف دارد و آنها که همیشه تحریک این مدبران می نمودند ، در این وقت بیش از پیش ، باغوایٔ این بخت برگشتهٔ چند ، پرداخته اند ـ

امید که بتوفیقات ازلی و تائیدات لم یزلی ، صورت فتح و نصرت از پردهٔ غیب رخ نما گردیده ' اعدایٔ دین و دولت را ، اسباب مزید حسرت و خذلان فراهم آید و تقدیر ما به تدبیر موافق گشته ، درانچه متخیلهٔ حاسدان و بداندیشان نمیگذرد ، از الطاف ایزدی بظهور رسیده ، مسرت افزایٔ مخلصان و دولتخواهان شود ـ اشتیاق را حدی نیست و حصول (ص : ۱۵۷ ب) ملاقات در اسرع اوقات مامول ، والسلام ـ

—:o:—

ذ ۲۹

بیدر کا قلعہ تسخیر ہو چکا ہے ـ اورنگ زیب امید کرتا ہے کہ شاہ نواز خان دولت آباد سے روانہ ہو چکا ہوگا ـ بیدر کی فتح میں میر جملہ نے بھی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں ـ فتح قلعہ بیدر ۲۳ جمادی الاول ۱۰۶۷ ھ کو ہوئی ـ

بخان عالی شان شاه نواز خان : بتوجهات و عنایات موفوره ، مسرت اندوز گشته ، معلوم نمایند - عریضهٔ الاخلاصی که بعد وصول بدولت آباد مرسل بود ، در حینی، که عرائس [1] نصرت و ظفر ، از حجلهٔ غیب ، بمنصهٔ شهود جلوه گری آغاز نموده ، بعنایت بی منتهای الهی و اقبال کشور کشای پادشاهی ، قلعهٔ شهر بیدر [2] و ارک آن در یک روز مفتوح گردیده بود و خاطر عاطر بامید فتوحات دیگر ، جهان جهان انبساط و سرور قرین داشت ، بعز مطالعهٔ گرامی رسیده - مژده قرب حصول ملاقات بهجتی تازه بخشید - ازانجا که شوق دریافت صحبت استیلا یافته ، بیش ازین دل بجدائی ایشان نمی توانیم داد - یقین که آن عمدة الملک تا حال از دولت آباد روانه شده باشند - باید که اواسط رجب المرجب ، خود را بملازمت برسانند - در این وقت که بعون ایزدی چنین فتحی نمایان نصیب گشته ، زنگیان تیره روزگار را ، دست قوت و پشت استظهار شکسته ، یارای آن کجا دارند که از نگاهبانی ولایت خود باندیشهٔ دیگر توانند پرداخت - متانت و استواری این دو حصن حصین از تعریف مستغنی است و تا برای العین مشاهده نشود ، از عبارت و اشارت پی بخصوصیات آن نمی توان برد - انشاء الله تعالی در زمان حضور حقیقت ، فتح عظمی دست داده ، اسباب مزید دوست کامی آماده گردیده ، حسن مرافقت و معاضدت عمدهٔ امرای کاردان خان دستور الوزرا ، در افتتاح این حصن متین و کشایش این عقدهٔ دشوار که از آغاز بنا ، کمند تسخیر احدی از حکام وولاة [3] با اقتدار پیرامن کنگرهٔ آن نگشته ، دخلی تمام داشت و در باب مساعی جمیله که از دولتخواهان عقیدت نشان ، سزد و شاید ، ازان وزیر بی نظیر صاحب تدبیر بظهور آمد - پیداست که آن رکن السلطنهٔ القاهره نیز از این مژدهٔ بهجت پیرا ، ابواب شادمانی بر روی روزگار خویش کشوده ، مراسم شکر و الطاف الهی را ، که در سفر سعادت اثر ، شامل حال ما گردیده ، بآئینی که باید ، بجا خواهند آورد -

——:o:——

۱- عرائض

۲- بدر

۳- ولده

د ۳۰

شاہ نواز خان عازم پدر ہے ۔ اورنگ زیب نے اس کے پہنچنے کی
تاریخ کے لیے دو ساعت مقرر کی ہیں ، ایک ۱۵ اور دوسری ۱۶ ۔
۱۱ ۔ ماہ حال کو اورنگ زیب نے نجابت خان کو ایک فوج کے ساتھ
گلبرگہ کی تسخیر کے لیے بھیج دیا ہے ، اس کے ساتھ مہابت خان
بھی ہے ۔ بیجا پوری فوج کو شکست ہو چکی ہے ۔

خانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات بی نہایت خاص ، مسرت اندوز گشتہ معلوم نمایند کہ دو عریضۂ الاخلاص آن عضدالخلافت الکبریٰ متواتر، بعزِ مطالعۂ گرامی رسیده ، بہجت افزای خاطرِ عاطر گردید و از قربِ آوانِ حصولِ ملاقات ، نشاط و انبساطِ بی اندازه رویٔ داده ، موادِ اشتیاق صورتِ تزدید گرفت ۔ منجانِ حضورِ پرنور (ص : ۱۵۸ ل) دو ساعت برائی ملازمت اختیار نموده اند ۔ یکی روز مبارک دو شنبہ پانزدهم پس از انقضای چهار گهری از روز و یکی بیست و دوئم است بعد سه گهری از روز ۔ و اولین بطورِ فرس نیک است دویمین باتفاق آن رکن السلطنت العظمیٰ کہ تاریخ پانزدهم کہ نزدیک است توانند رسید فبها والا چون انتظار از حد گذشتہ ، شوق و آرزو مندی ، بنهایت انجامیده ، نظر بساعتِ دویم نموده ، مرحلہ پیمای شوند و ہمگیٔ جهد مصروفِ آن سازند کہ بیست و دویم ملاقاتِ مسرت افزا دست دہد ۔ بیست و یکم ، مختارِ منجانِ ایشان مثلِ این دو ساعت نیست ۔

یازدهمِ شهرِ حال ، موردِ مراحمِ بیکران ، نجابت خان را ، بافواج دہ ہزار سوار صوبِ گلبرگہ تعین فرمودیم کہ باتفاقِ زبدۂ خوانینِ زمان مهابت خان ، بہ تنبیہ لشکرِ نکبت اثر زنگیانِ تیرہ بخت کہ ہشتمِ شهرِ حال باعساکرِ منصوره مقابلہ نموده و از اولِ روز تا غروبِ آفتاب ، دادِ قتال و جدال داده ، ثانیاً حال باقبالِ لا یزال بادشاہی ہزیمت یافتہ ، پایٔ ادبار پس کشیده اند ، بپردازد ۔ بعد از فراغ از تادیبِ مقہوران ، تمامیٔ افواجِ فیروزی نصیب ، اطرافِ گلبرگہ را بتازند و آتشِ نهب و غارت بہ تر و

خشک آن مرز و بوم در زده خاک آن را ، بباد فنا بر داده ، مراجعت نمایند که عنقریب ، نسیم فتح و ظفر از مهب عنایت الهی ، بر اعلام اولیای دولت قاہرہ وزیدہ ، مخذولان بیعاقبت مردود و منکوب شوند ، والسلام ۔

--:o:--

ذ ۳۱

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے آگرے میں زمام مملکت اپنے ہاتھوں میں سنبھال لی ہے ۔ جنگ برادران کے زمانے میں اورنگ زیب نے احتیاطاً میر جملہ کو دولت آباد میں اور شاہ نواز خان کو برہانپور میں نظر بند کر دیا تھا ۔ اس خط میں اس نے حکم دے دیا ہے کہ شاہ نواز خان کو اس کا خزانہ اور اموال جو ضبط کرایے گئے تھے ، واپس دے جائیں ۔ نیز اس کے ساتھ ہی اس کو مالوے کا صوبہدار بھی مقرر کردیا ہے ۔ چونکہ دارا شکوہ کا شاہ ایران سے سلسلۂ مراسلت قائم تھا ، اس لیے شاہ نواز خان دل سے دارا شکوہ کا ہی طرف دار تھا اور جنگ اجمیر میں اسی کی طرف سے لڑتا ہوا مارا گیا ۔

خان عالی شان شاہ نواز خان : بتلطفات بیغایت و تفقدات بی نهایت پیشگاه سلطنت ، مستبشر گشته معلوم نمایند که چون درین هنگام سعادت فرجام بمحض تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، فتوحات بی اندازه ، نصیب اولیای دولت بلند آوازه گردیده ، ابواب بهجت و کامرانی ، بر روی روزگار فرخنده آثار ، مفتوح است و نیر عالم افروز سعادت و اقبال ، از مطلع مکرمت و افضال ایزد متعال طلوع نموده ، آنچه درین سفر نصرت اثر ظفر اثمر وجه قصد شده بود و حصول آن نظر به اسباب ظاهری ، دربادی الرای ، دشوار می نمود ، از الطاف و عنایات الهی بمنصۂ شهود آمده و مصلحتی که پاس آن ، باعث بر تجویز بعض امور گردیده بود ، بر حسب خواهش خیر اندیشان صورت یافته ، اعدای دین و دولت ، مخذول و منکوب آوارۂ بادیۂ ناکامی شده اند و زمام مهام جهان بانی ، بقبضۂ اقتدار ما (ص : ۱۵۸ ب) درآمده ، همگی همت والا نهمت ، متوجه آنست که بتدارک و تلاقی گزشته پرداخته ، غبار کدورت ، بآب رافت و عطوفت ، از لوح خاطر مخلصان شسته آید ۔

بنابران حکمِ اشرف اقدسِ اعلیٰ ، از ممکنِ وفورِ شفقت و مرحمت ، عزِ صدور می یابد که آن عمدهٔ خوانینِ زمان ، بمجردِ اطلاع ، براین مژدهٔ مسرت افزا بوظایف شکرِ ایزدِ بی ہمتا عمت آلاوه ، پرداخته ، انواعِ بهجت و شادمانی بظهور آورند و خزانه و اموالِ خود را که در بلدهٔ فاخرهٔ برہانپور موجود است ، بامارت و ایالت مرتبت ، خلاصهٔ مخلصان ، وزیر خان حکم شده که در تسلیمِ آن بگماشتهای ایشان مضایقه نه نمایند ، بتصرف در آورده و بی توقف سرانجامِ جمعیت و دیگر لوازم نموده ، عزیمت صوبِ مالوه را ، که صوبه داریٔ آن ولایت ، از رویٔ فرطِ عنایت فایشان مفوض گردیده ، مصمم سازند و ضبط و ربطِ مہماتِ آن مرزوبوم را ، بمصب العین داشته ، چنانچه سزد و شاید ، در آن وادی سعی نمایند ۔ انشاء الله تعالیٰ ، پس از صورت یافتن معاملاتِ آنجا و مقرر شدنِ جایٔ تمکنِ موکبِ سعادت قرین ، آن عضدالخلافت را ، بحضورِ پرلور طلب فرموده ، بتفقدات بیکران و تلطفاتِ بی پایان اختصاص خواہیم بخشید ، تاالیٰ که تصور بکیفیتِ آن ، راه نیابد و بعذر خواہی ، توجه مبذول خواہیم فرمود ۔ خاطرِ اخلاص مآثر را ، از ہیچ رہگزر نگران و مکدر ندارند و در جمیع اوقات و احوال ، مراحمِ خاص مارا ، کافلِ آمالِ خویش ، شناسند ، والسلام ۔

——:o:——

ذ ۳۲

شاہ نواز خان نے تہنیت و مبارک باد کا خط لکھا ہے ، یہ مکتوب اس کے جواب میں ہے ۔

بخانِ عالی شان شاہ نواز خان : بتوجہات بینہایات و تلطفاتِ بی نہایات ، مسرور مبتہج گشته ، معلوم نمایند ۔ عریضهٔ الاخلاصی که دراینولا ، بتقریب ادایٔ مراسمِ تہنیت و مبارکباد و جشنِ کتخدائی مرسل بود ، در بہترین وقتی مسرتِ وصول بخشیده ، موجبِ مزیدِ نشاط و انبساط گردید ۔ کیفیت فتوحاتِ تازه و فیوضاتِ بی اندازه که درین سفرِ نصرت اثر ، نصیبِ اولیایٔ دولتِ قبله و کعبهٔ دو جہانیٔ پیر و مرشدِ حقیقیٔ

شده ، یقین که از مطاوی ٔ امثله ٔ والا که از پیشگاه سلطنت ، متواتر بآن رسیده ،سمت وضوح یافته ، بهجت افزای ٔآن عمدهٔ خوانین دوران گردیده باشد ـ ازانجا که همگی خاطر این جانب ، مصروف بران ست که تا هنگام حصول ملاقات مسرت سمات ، حقیقت احوال خیر مآل ایشان ، بسمع گرامی رسیده باشد ـ اگر بعد از این ، در ارسال صحایف محبت و اخلاص ، همین وتیره اهتمام رود ، سبب ازدیاد (ص : ۱۵۹ ڶ) استحکام روابط اختصاص ، خواهد بود ، والسلام ـ

——:o:——

امیر الامرا علی مردان خان کے نام

(۱)

شاہجہان نے شاہزادہ محمد سلطان کو دربار میں طلب کیا تھا۔ اس طلبی کا ذکر ان عرضداشتوں میں آ چکا ہے جو اس زمانے میں اورنگ زیب کی طرف سے بادشاہ کی خدمت میں بھیجی گئی تھیں۔

جس زمانے میں شہزادہ محمد سلطان دربار میں تھا، اس زمانے میں علی مردان خان امیر الامرا بھی وہاں موجود تھا۔ شاہزادے نے واپسی پر اورنگ زیب سے علی مردان خان کے اخلاص و محبت کا تذکرہ کیا۔ اس خط میں اس کا شکریہ ادا کیا ہے۔

بامیر الامرا علی مردان خان: رکن السلطنة القاہرہ، عضد الخلافة الباہرہ عمدۂ خوانینِ دوران، اسوۂ امرای رفیع الشان، خانِ بلند مکان، موتمن الدولة العظمی، علی مردان خان امیر الامرا بتلطفات و توجہات بی نہایاتِ خاص، مسرور و خوش وقت گشتہ معلوم نمایند کہ درینولا، فرزندِ سعادت مند، بجان پیوند، نامدار کامگار، محمد سلطان بعزِ ملازمتِ ما فایز گردیده، کیفیتِ خلوص و اخلاص و اتحادِ آن عضد الدولة را بتفصیل باز نموده، خاطرِ عاطرِ مارا منشرح و مبتہج ساخت۔ یقین کہ آن قدوۂ امرای خیر اندیش، بہمین وتیرہ، بر جادۂ قویم صدقِ اعتقاد، مستقیم بوده، عنایت و مہربانی سلطانی را دربارۂ خویش، بدرجۂ علیا، تصور خواہند نمود۔ ازانجا کہ ہمواره، اطلاع بر خصوصیاتِ احوالِ خیر مآل آن عمدۂ خوانینِ زمان مطلوب است۔ اگر گاه گاه بوساطتِ عرایضِ اخلاص، بر مجاری حالات، آگاه می ساختہ باشند، از قانونِ رسوخِ عقیدت بیرون نخواہد بود۔ اشتیاق را حدی و نہایتی نیست۔ عنقریب بوجہِ احسن ملاقاتہا دست دہاد، والسلام۔

—:o:—

ر ۲

علی مردان خان آگرے سے عازمِ کشمیر ہے - یہ اس کا آخری سفر تھا - اس کا انتقال اسی سفر کے دوران میں ہوا اور وہ لاہور مدفون ہوا - اس خط میں اشتیاق ملاقات کا اظہار ہے -

بامیرالامرا علی مردان خان بالقابہ :رکن السلطنتہ العلیہ، موتمن الدولتہ الالٰہیۃ ،عمدۂ خوانینِ بلند مکان، موردِ مراحمِ بیکران، مہبطِ الطافِ بی پایان ، عضد الخلافتہ الکبریٰ علی مردان خانِ امیرالامرا ، بتفقدات و تلطفات بیغایات ، مسرور و مبتہج بودہ ، معلوم نمایند کہ عرضداشتی کہ درینولا از روی نہایت اخلاص ارسال داشتہ بودند ، مطالعۂ آن ، بہجت افزایٔ خاطرِ دریا ،مقاطر گردید و اطلاع بر سلامتِ احوالِ خیر مآل ، مسرتِ فراوان بخشید - ازانجا کہ باطنِ قدسی مواطن ہمواره ، متوجہِ استعلامِ اخبارِ فرحت آثارِ ایشان ست ، یقین کہ بہمین وتیره ' بارسالِ عرایضِ طراوت بخش ، حدیقۂ ہمیشہ بہارِ اخلاص و یک رنگی خواہند بود و مارا از حد افزون مشتاق تصور خواہند نمود -

شرحِ دستخطِ قدسی نمط

خانِ رفیع مکان محفوظ باشند - از اشتیاق چہ نویسیم کہ ظاہر نباشد - عزیمتِ کشمیر بی نظیر مبارک باد ! چنانچہ ما ہر جا ہستیم ، بی یادِ آن عضد الخلافہ نیستیم - یقین کہ ایشان نیز آن چنان خواہند بود ، والسلام -

—:o:—

ر ۳

حیات سنگھ زمیندار راجوڑ کا ذکر اس سے پہلے بھی سعد اللہ خان کے نام ایک خط میں آچکا ہے - نجیب اشرف نے راجوڑ کو راٹھور لکھا ہے جو دکن میں ہے۔ یہ دراصل راجوری کا علاقہ ہے جو کشمیر میں واقع ہے - اورنگ زیب نے سفارش کا یہ خط علی مردان کو اس لیے لکھا ہے کہ وہ صوبۂ لاہور اور کشمیر کا صوبیدار ہے -

با میر الامرا علی‌مردان خان :بتوجهات و تلطفات بی نهایت، مسرت الدوز گشته معلوم نمایندکه نسبت بندگی زبدة الاقران ، حیات سنیه[۱] زمیندار را جورکه در خدمت قدسی مرتبت سلطانی دارد ، پیداست‌که بران خلاصه خوانین (ص : ۱۵۹ ب) بلند مکان ، پوشیده نخواهد بود - تاوقتیکه پرگنه مذکور بوکلای سرکار نامدار تعلق داشت ، مومی الیه از روی استقلال ، بلوازم امر زمینداری می پرداخت اکنون که آن پرگنه داخل تیول آن عمدة الملک گردیده و مشار الیه برادران و متعلقان خود را ، درانجا گذاشته ، بحضور موفور السرور عالی آمده ، یقین که ایشان نیز خدمت زمینداری آنجا بدستور قدیم بعهدهٔ برادران او واگذاشته ، بهمه جهت ممد و معاون آنها خواهند بود ، تامرفه الحال بمراسم زمینداری قیام نموده در وطن مالوف خویش بفراغ خاطر بسرمی برده باشند - دربن باب زیاده برین چه نوشته شود، والسلام -

— :o: —

ر ۴

یہ خط بھی شوق ملاقات اور اظہار مودت کے مطالب پر مشتمل ہے -

بامیر الامرا علی مردان خان : اعتضاد سلطنت و فرمان روای ، اعتماد خلافت و کشور کشائی ، مورد الطاف بیکران پادشاہی ، مہبط الطاف بی پایان اعلی حضرت ظل آلہی ، عمدهٔ امرای رفیع الشان ، زبدهٔ خوانین بلند مکان ، خان سعادت نشان ، موتمن الدولته العظمی ، علی مردان خان امیر الامرا ، بتوجہات و تلطفات خاص ، مسرور گشته معلوم نمایند - عریضته الاخلاصی که از روی وفور مسرت و یکتادلی ، در جواب نشان والا ارسال داشته بودند ، مطالعه آن گلشن ہمیشه بہار خاطر قدسی ماثر را ، طراوتی تازه بخشید و ظہور صفای طویت آن عضدالخلافته الکبری ، مجدداً بہجت افزا گردید - ازانجا که بمقتضای فرط توجه و مہربانی ،

۱- سفیه یا سنگہه

همواره اطلاع بر احوالِ خیر مآلِ ایشان مطلوب است ـ اگر بهمین وتیره ، بارسالِ صحایف اخلاص که موجبِ مزیدِ اختصاص است ، اهتمام می رفته باشد ، از قانونِ صدقِ مودت بیرون نخواہد بود ـ اشتیاقِ صحبتِ کثیر المسرت را ، از حیطهٔ شرح و بیان ، افزون تصور نموده ، پیوسته خواہانِ حصولِ آن باشد ، والسلام علیکم اولاً و آخراً ـ

——:o:——

ر ۵

اس خط میں ایک مرتبہ پھر حیات سنگھ زمیندار راجور کی سفارش کی گئی ہے ـ چونکہ حیات سنگھ اورنگ زیب کی ملازمت میں تھا اس لیے اورنگ زیب کو اس سے خاص تعلق خاطر ہے ـ معلوم ہوتا ہے کہ راجور کا علاقہ ایک زمانے میں اورنگ زیب کی جاگیر میں تھا ـ اس کے بعد یہ جاگیر تبدیل ہو گئی تو حیات سنگھ کے چچا اجمیری سنگھ نے اس پر قبضہ کر لیا ـ

اورنگ زیب کی سفارش ہے کہ یہ علاقہ جو حیات سنگھ کا موروثی اور غیر عملی ہے ، اسے واپس دلایا جائے ـ غیر عملی غالباً اس علاقے کو کہا جاتا تھا ، جہاں دیوانی یا سرکاری محکمۂ لگان کا عمل دخل نہیں ہوتا تھا ـ

بامیر الامرا علی مردان خان : بتوجہاتِ بے نہایات و عنایات بیغایات مسرور گشته ، معلوم نمایند که نسبتِ بندگی و خانه زادیٔ زبدة الاشباہ والاعیان حیات سنیهه[1] زمیندارِ راجور که در خدمتِ عالی دارد ، بران رکن السلطنة الکبریٰ پوشیده نیست ـ در آن ایام که پرگنهٔ مذکور به تیولِ وکلائی سرکارِ نامدار مقرر بود ، موسیٰ الیه مرفه الحال در الجا بسر می برد و اهش ازین چند گاه ، از آسیبِ عنادِ حساد و بدسلوکیٔ عمال ، ترکِ وطن اختیار نموده ، بحضورِ موفور السرورِ ما آمده ، اکنون

۱ـ سیٹھ ـ

باز ، عنانِ معاودت بدان صوب منعطف ساختہ ، بمقتضای حمیت (ص : ٦٠ , ل) ارادہ دارد کہ شغلِ زمینداریٔ موروثی را ، از دست نداده ، بگردآوریٔ توابع و لواحقِ خویش کہ در الجا الہ پردازد ۔ چون عمدۂ خوانینِ دوران را ، از مخلصانِ صاف طویت تصور می فرمائیم و بہ یقین می دانیم کہ در رعایتِ جانبِ منتسبانِ این درگاه ، خود را معاف نخواہند داشت ، دربارۂ مومیٔ الیہ و نظمِ اسبابِ جمعیت و رفاہیتِ او نگاه داشتن ، تحصیل حاصل کہ در ہرباب زیادہ برآنچہ نوشتہ اند ، سعی مبذول خواہد شد و بعملۂ آن ہرگنہ تاکیدِ بلیغ خواہد رفت کہ سر رشتۂ حسنِ سلوک را ، بامشار'' الیہ از دست نداده ، در جمیع امورِ حسابی ممد و معاونِ او باشند ، والسلام ۔

——:o:——

ر ٦

یہ خط اس زمانے کا ہے جب علی مردان خان دربار میں حاضر ہوا ہے ۔ تاریخی ترتیب کے لحاظ سے یہ مکتوب (ر ۲) سے پہلے کا ہے ۔

بامیر الامرا علی مردان خان : بہ توجہات و تلطفاتِ بے غایات مختص بوده ، مشتاق شناسند ۔ مدتیست کہ بوساطتِ صحائفِ اخلاص ، از احوالِ خیر مآلِ عافیت اشتمالِ خود ، آگہی نبخشیده اند ۔ دریتولا از عرایضِ وکیلِ دربارِ جہان مدار ، خبرِ آمدنِ ایشان بدرگاهِ معلیٰ بوضوح انجامید ، موجبِ مسرتِ فراوان گردید ۔ از انجا کہ بمقتضای فرطِ محبت ، خاطرِ عاطر ہمواره مطالعۂ اخلاصِ رقیمہای آن عمدة الملک است ۔ اگر بقانونِ قدیم این شیوه را مرعی داشتہ باشند ، وفورِ ابتہاج و سرور خواہد بود ۔ اشتیاقِ ملاقات را ، حدی و نہایتی نیست ۔ اسبابِ حصولِ آن باحسن وجوه دست بہم دہاد !

——:o:——

ر ۷

علی مردان خان کو کوئی عارضہ لاحق ہوگیا ہے ۔ اس خط میں اورنگ زیب مزاج پرسی کرتا ہے اور صحائف اخلاص اور سلسلۂ مکاتبت کو برقرار رکھنے کی خواہش کا اظہار کرتا ہے ۔

بامیر الامرا علی مردان خان : بتوجہات علیہ و تلطفات سنیہ مسرور و مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند کہ آنچہ بمقتضای ولور رافت و عاطفت ، از استماع خبر عارضہ کہ در این ایام ، بمزاج آن مورد الطاف بیکران پادشاہی ، طاری شدہ بود ، بر خاطر قدسی مآثر گذشتہ ، کیفیت آن اگر بشرح در آید ، شاید کہ مترسمان ظاہر پرست بر اغراق و مبالغہ محمول دارند ۔ المنۃ للہ تعالیٰ ، کہ نوید صحت نیز بزودی رسیدہ ملال رخت بر بست و انواع بہجت روی نمود ، مصرع :

تنت بناز طبیبان نیاز مند مباد !

مدتیست کہ راہ ارسال صحایف اخلاص بر وتیرۂ سابقہ مفتوح نیست و وصول عرایض کہ پیش ازین سمت تواتر داشت ، بتاخیر انجامیدہ ۔ از انجا کہ مطالعۂ عرایض آن رکن السلطنۃ ، نشاط افزائی طبع گرامی است و ہموارہ خواہش آن داریم ، گر شیوۂ قدیم مرعی گردیدہ ، پاس این مراتب نیز ہرچند منظور نظر باطن بنیان عقیدت شناس نباشد ، بہتر ازین قوۃ بفعل آید گنجایش دارد کہ در طراوت افزای حدیقۂ اخلاص ، کہ وابستہ بآبیاری صفای باطن است ، بر نمط پیشین اہتمام خواہد رفت ۔ مارا از حد افزون مشتاق صحبت (ص : ۱۶۰ ب) ، واقف مسرت خویش تصور نمودہ ، ہمہ وقت بیاد خود دانند ، والسلام :

— — :o: — —

ر ۸

علی مردان کو صحت یابی ہوگئی ہے ۔ اس پر مسرت و انبساط کا اظہار کرتا ہے ۔ یہ خط اس زمانے کا ہے جب قلعہ پہدر تسخیر

ہوچکا تھا اور اورنگ زیب فوج کے دستوں کو گلبرگہ کی طرف بھیج چکا تھا ۔ بیدر کی فتح کو دو قلعوں کی تسخیر سے تعبیر کرتا ہے ۔ کیونکہ بیدر کے قلعے کے اندر ایک ارک یا گڑھی بھی تھی ۔ بیدر کا قلعہ ۲۳ جمادی الثانی ۱۰٦٧ھ کو فتح ہوا تھا ۔

بامیرالامرا علی مردان خان : بتوجہات خاص بیغایت ، مسرور و مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند کہ عریضۂ الاخلاص در حینی کہ ہمگی توجہ خاطر عاطر ، مصروف وصول اخبار صحت و عافیت آن عمدۂ خواتین نامدار بود رسید ، از مطالعۂ آن طبع گرامی را ، انبساط فراوان دست داد ۔ نوید خفت یافتن عارضہ کہ عود نمودہ بود ، باطن قدسی مواطن را کہ از استماع این معنی ، توزعی تمام داشت ، بقدر اطمینان بخشیدہ ۔ امید کہ عنقریب شفای کامل و تندرستی تام قرین گردیدہ ، این مژدۂ مسرت افزای ، خاطر عطوفت مآثر را ، از نگرانی بر آورد ۔ صدق عقیدت و اخلاص آن عضدالخلافت الکبریٰ نہ بدان مثابہ متین است کہ از ممر قلب مبالات ، بمراعات رسوم ظاہر پرستان ، غایلۂ شبہہ بدان راہ تواند یافت ۔ اظہار خواہش رعایت شیوۂ ارسال عرایض را باعث ، فرط توجہ و التفات بظہور کیفیت احوال خیر مآل ایشان است نہ اندیشۂ خطور در مراتب خلوص نیت و صفای طویت ۔

بران رکن السلطنت العظمیٰ پوشیدہ نماند کہ حقیقت نہضت موکب ظفر قرین عالی ، بحدود مملکت بیجاپور و محاصرۂ قلعۂ بیدر[1] یقین کہ معلوم ایشان شدہ باشد ۔ آنچہ در این ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام ، از مکمن تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی چہرہ نما گردیدہ ، اولاً فتح حصن مذکور است ۔ بعنایات بیغایات الہی و اقبال لایزال پادشاہی ، بیست و سیوم شہر جمادی الاخریٰ ، دست دادہ و ثانیاً ہزیمت یافتن لشکر نکبت اثر زنگیان تیرہ اختر است کہ بارادۂ مقابلہ ، قدم جرأت پیش گذاشتہ ، بگلبرگہ آمدہ بودند و عمدۃ الخواتین مہابت خان کہ با پانزدہ ہزار سوار جرار ، برائی تنبیہ و تادیب مقہوران تعین ساختہ ، دمار از

۱۔ بدر ۔

روزگار آن گروه ادبار شعار برآورده ، فحمداً لله ثم فحمد الله تعریف متانت و رفعت و استحکام و سایر خصوصیات قلعهٔ بیدر ، از ارک و حصار که در یک روز فتح آن هردو حصین استوار نصیب اولیای دولت قاهره گردید و در جمیع قلاع دکن نظیر ندارد و از آغاز بنائی آن تا این زمان ، هیچ کدام از ولاة و حکام وافرالاحتشام را ، تسخیر آن میسر نشده بود و فی الحقیقه کارد افتتاح تمامی ولایت بیجاپور است ، افزون تر ازانست که بتحریر در آید ـ المنة لله تعالی (ص : ۱۶۱ ل) ، که در عرض یک ماه ، این قسم کار عمده که بسالها مثل آن دست نتواند داد ، بمحض فضل ایزدی از پیش رفته ، چنین فتحی نمایان ، بدین مژدهٔ بهجت پیرا ، ابواب انبساط و سرور ، بر روی روزگار خویش کشوده ، شکر عطایای بارگاه کبریا را که شامل حال اولیای دولت ابد قرین شده ، بجا آورده وظایف سپاس گذاری را ، بآئین نیکو بتقدیم خواهند رسانید ـ

—:o:—

رکن السلطنۃ جعفر خان کے نام

ز ۱۰

جعفر خان سلطنت کے امرائے عظام میں سے تھا اور رشتے میں اورنگ زیب کا خالو تھا۔ آصف خان پسر اعتمادالدولہ کی ایک دختر اس کے نکاح میں تھی۔ جعفر خان دو مرتبہ دستور الوزرا اور دیوان کے عہدے پر فائز ہوا۔ یہ خط محض خلوص و مؤدت کے اظہار پر مشتمل ہے۔

برکن السلطنۃ جعفر خان: رکن السلطنت العلیہ موتمن الدولت الالہیہ، مورد مراحم بیکران پادشاہی، مہبط الطاف بی پایان اعلی حضرت ظل الہی، شایستۂ اعطاف و عنایات. خان رفیع مکان، عمدۃ الملک جعفر خان بتوجہات و تلطفات خاص، اختصاص یافتہ ما را، زیادہ از شرح و بیان، مشتاق صحبت وافی بہجت خود دانند۔ عریضۃ الاخلاصی کہ نہم جمادی الثانی مرسل بود در عین انتظار رسیدہ بمطالعہ درآمد۔ مصرع:

"اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی"

حسن اخلاص و خلوص مصادقت آن سزاوار صنوف مکرمت و عاطفت، از عرض و اظہار مستغنی است و کیفیت آن بوجہ اتم ہویدا۔ تعارف روحانی امریست وجدانی، شرح آن را با تحریر و تقریر چہ کار؟ در اثبات دعوی مودت و ولا تشاہد قلوب، حجتی است استوار:

ما برون را ننگریم و قال را　ما درون را بنگریم و حال را

یقین کہ آن خان معنی پژوہ، بہمین وتیرہ، در تجلیۂ مرآت ضمیر

اخلاص تصویر کوشیده رسومِ ظاہر پرستان را منظورِ نظرِ حقیقت گزین نخواہند انگاشت ۔ فرزندِ سعادت مند ، مراتبِ اخلاصِ ایشان را ، لوعی کہ متوقع بود ، مذکور ساخت ۔ حق تعالیٰ برین جادۂ قویم مستقیم داراد ! ازانجا کہ مدتِ اقامتِ آن عمدۃ الخوانین ، در پیشگاہِ خلافت متادی شدہ و خاطر خواہانِ اطلاع ، بر احوالِ خیر مآلِ ایشان ست ، اگر بنگارشِ اخبارِ مسرت آثارِ خویش بپردازند ، از قانونِ اختصاص بیرون نخواہد بود ۔

—:o:—

ز ۲

مہیش داس راٹھور بادشاہ کے حسب الحکم دربار جا رہا ہے ۔ اس کی ملازمت صوبۂ دکن سے تبدیل ہو گئی ہے ۔ اورنگ زیب اس کی سفارش کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ کار گزار آدمی ہے ۔ امید ہے اسے جاگیر عطا کی جائے گی ۔ اورنگ زیب ہر کار گزار ملازم کی قدر کرتا ہے ۔ اس معاملے میں منصب دار کا مذہب اس کے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا ۔ یہ خط غالباً اس زمانے کا ہے جب سعداللہ خان کی وفات کے بعد جعفر خان دیوان اعلی کے مرتبے پر فائز ہو گیا تھا ۔

برکن السلطنت جعفر خان : موردِ الطافِ بیکرانِ پادشاہی ، مہبطِ الطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، زبدۂ امرای رفیع‌الشان ، عمدۂ خوانینِ بلند مکان جعفر خان ، مشمولِ مراحمِ پیشگاہِ خلافت بودہ ، بداانند کہ آنچہ درینولا بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ ، در باب مہیش داس راٹھور ، معروض داشتہ بودند ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔ حسب الحکمِ جہانِ مطاع ، مومیٰ الیہ را دستوری دادہ شد کہ با جمعیتِ خویش بدرگاہِ آسمان جاہ شتافتہ ، از استیلامِ سدۂ سنیۂ خلافت سربلندی حاصل کند ۔ بندۂ خوب کارآمدنی است و (ص : ۱۶۱ ب) در تقدیمِ خدمتِ پادشاہی کوتاہی ننمودہ ، یقین کہ تیولِ خوب خواہد یافت ۔ این معنی را ، بمسامعِ جاہ و جلال رسانیدہ بہمین وتیرہ ، ہرگاہ تقریبی دست دہد ، بنگارشِ عرایض می پرداختہ باشند و ما را از حد افزون مشتاق شناسند ، والسلام ۔

—:o:—

ز ۳

ہر صوبے میں صوبائی حکومت کی ملازمت کی جگہوں کے علاوہ مرکزی حکومت کے ملازم بھی ہوتے تھے۔ بالخصوص دیوانی، وقائع نگاری، بخشی گری وغیرہ کا تعلق مرکزی حکومت سے ہوتا تھا۔ ملک حسین کو صوبۂ دکن بھیجا جا رہا ہے۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اسے صوبائی ملازمت یعنی اورنگ زیب کی سرکار میں ملازم رکھا جائے۔ یا اسے بادشاہ کی طرف سے منصب عطا کیا جائے اور اس کی تعیناتی اسی صوبے میں کر دی جائے۔ ملک حسین مرکزی حکومت کے منصب کو ترجیح دیتا ہے۔ ملک حسین اورنگ زیب کا رضاعی بھائی اور معتمدِ خاص تھا۔

برکن السلطنت جعفر خان بالقابہ: بتوجہاتِ بی نہایت، مسرت اندوز گشتہ، معلوم نمایند۔ دو عرضداشتِ ایشان کہ درین چندگاہ، بموجبِ حکمِ منیعِ ایشان نگارش یافتہ، متواتر رسیدہ، مطالبِ معروضہ سمتِ وضوح گرفت۔ نشانی کہ در جوابِ عریضۂ اولی قلمی شدہ بود و بنابرِ غفلتِ عملِ کتاب خانۂ سرکارِ عالی کہ در ہنگامِ نوشتنِ عنوان، از آنہا بوقوع آمدہ، وصولِ آن بتاخیر انجامیدہ۔ یقین کہ تا حال رسیدہ، مضامینِ آن مذکورِ محفلِ معلی شدہ باشد۔ در عریضۂ ثانیہ مندرج بود کہ ملک حسین، برادرِ مظفر حسین را، کہ از روی کارطلبی التماسِ رخصت نمودہ، روانۂ دکن گردیدہ۔ اگر خواستہ باشد بدستورِ سابق، داخلِ ملازمانِ سرکار خود سازند و اگر خواہند تعیناتِ آن صوبہ بودہ، منصب از سرکارِ گردون مدار پادشاہی داشتہ باشد نیز اختیار دارند۔ مستور نماند کہ چون موسی الیہ، بعد از سرفرازی یافتنِ سعادتِ بندگیٔ والا درگاہ کہ منتہای مراداتِ مقبلانست، بترکِ آن کہ متضمنِ تنزل از اعلی بہ ادنی است راضی نیست۔ درین باب بشقِ ثانی عمل نمودہ، او را در این جا نگاہ داشتیم کہ با ما بودہ، خدماتِ سرکارِ پادشاہی را، بتقدیم می رسانیدہ باشد، والسلام۔

—:o:—

ز ۴

چونکہ جعفر خان دیوانِ سلطنت تھا ، اس لیے جاگیروں کے احکامات اس کے دفتر سے ہی صادر کیے جاتے تھے ۔ اورنگ زیب ملک حسین اور ایک اور منصب دار میر جعفر کی جاگیروں کے بارے میں احکامات کے اصدار کی سفارش کرتا ہے ۔

برکن السلطنة جعفر خان : بتوجہاتِ بی نہایات مبتہج گشتہ ، معلوم نمایند کہ دو عریضۂ ایشان ، اولین در بابِ تنخواہ جاگیرِ ملک حسین از خریف نیمی ئیل[1] در صوبۂ دکن و دومین مشتمل بر سفارشِ میر جعفر کہ از پیشگاہِ خلافت ، بخدمت بخشی گری و واقعہ نویسیٔ این صوبہ سرافرازی یافتہ ، متواتر مسرتِ وصول بخشیدہ طراوت افزای حدیقۂ محبت و اخلاص گردیدہ ۔ جاگیرِ ملک حسین ، مطابقِ حکمِ اقدس از ابتدایٔ کہ مقرر شدہ ، در محالِ این ولایت تنخواہ خواہد گشت ۔ میر جعفر مذکور کہ بمجردِ انتساب بخاندانِ سیادت ، واجب الرعایت است ، فراخورِ حسنِ خدمت ، مشمولِ لطف و مرحمت خواہند بود و نظرِ عنایت و شفقت از حالِ او دریغ نخواہیم فرمود ۔ چون آن عمدة الخوانین در مقامِ صدادت[2] او در آمدہ اند ، یقین کہ توفیقِ حق گزاری و نیکو کرداری یافتہ ، جوہرِ فہمیدگی و کاردانیٔ خود را ، آشکارا خواہد ساخت ۔ پیوستہ بہمین وتیرہ ، بارسالِ مفاوضاتِ (ص : ۱۶۲ الف) نضارت افزایٔ گلشنِ موالات بودہ ، اشتیاقِ صحبت و خواہشِ حصولِ این امنیت را ، بیش از حد تصور نمایند ۔

—:o:—

---

۱ ۔ نیجی ئیل ۔

۲ ۔ صدارتِ ۔

ز ۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب جنگ برادرن کے دوران اورنگ زیب برہان پور سے روانہ ہو چکا ہے۔ حدود مالوہ میں مراد بخش کا لشکر بھی اس سے ملحق ہو گیا ہے۔ اس خط میں وہ جنگ اجین کا نقشہ بیان کرتا ہے جس میں دارا شکوہ کے دو ہوا خواہ راجہ جسونت سنگھ اور قاسم خان شکست کھا چکے ہیں۔ جنگ کے بعد اورنگ زیب عازمِ آگرہ ہے۔ جعفر خان کو لکھتا ہے کہ بادشاہ سے کہہ کر دارا شکوہ کو صوبہ لاہور کی جانب روانہ کر دیا جائے۔ تاکہ خلقت کا خون رائگاں نہ بہایا جائے۔ اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب خود مزید کشت و خون سے اپنا دامن پاک رکھنا چاہتا تھا اور اسے اس بات کا بھی پورا یقین تھا کہ دارا شکوہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

برکن السلطنت جعفر خان بالقابہ : رکن السلطنۃ العلیہ، موتمن الدولتہ الالہیہ، نتیجہٴ امرای عظام، رفیع المکان، سلالہٴ خوانینِ کرام عظیم الشانِ بیکران، مہبطِ اعطافِ بی پایان، المخصوص بمزیدِ الالطاف والاحسان، خانِ سعادت نشان جملتہ الملکی مدارالمہامی، جعفر خان، بتوجہاتِ خاص، عزِ اختصاص یافتہ، معلوم نمایند کہ چون مطمحِ نظرِ دوربینِ ما آنست کہ غبارِ شورش و آشوب، از ممالکِ محروسہٴ پادشاہی مرتفع شدہ و سپاہ و رعیت کہ از ظہورِ بعضِ امورِ تفرقہ و پریشانی، بحالِ آنہا راہ یافتہ، بائینِ پیشین، در سایہٴ مرحمتِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بیاسایند و ستیزہ و پرخاش بجایٴ نرسد کہ مملکتِ موروثی خرابِ مطلق گشتہ، پی سپرد حوادث شود۔

بنابران استعفایٴ جرایمِ اخوان را کہ بحسبِ بشریت، از ایشان سرزدہ بود، وجہِ قصد ساختہ، از برہانپور متوجہِ درگاہ جہان پناہ گردیدیم و برادرِ برخوردارِ نامدارِ کامگار را کہ از گجرات برآمدہ داخلِ حدودِ مالوہ شدہ بود، ہمراہ گرفتہ می خواستیم کہ بسرعتِ ہر چہ تمامتر، خود را بحضورِ پرنور رسانیدہ، از دریافتِ سعادتِ ملازمت کامیاب شویم۔ چون بعدِ وصولِ نہضتِ کروہیٴ اوجین، مہاراجہ جسونت سنگھ و قاسم خان،

نظر بصلاحِ دولتِ ابد مدت ننموده و بتخیلاتِ باطله قدمِ جرأت و بیباکی پیش گذاشته ، در دو گروهی لشکرِ ظفر اثر بنگاه قرار دادند و فوجها آراسته ، محاربه و مجادله را آماده گردیدند ، دفعِ صایل واجب دانسته و برای پاسِ مراسمِ مریدی اعلیٰ حضرت ، تنبیهِ آنها را ، بر ذمتِ همت ، لازم شناخته ، روزِ جمعه ، رجب المرجب ، باعتضادِ تائیداتِ ایزدی ، بعزم رزم سوار شده ، افواجِ نصرت امتزاج را ، مرتب داشته ، متوجه عرصهٔ نبرد گشتیم و پس از تلاقیٔ طرفین ، جنگِ سخت در پیوسته ، شیرانِ بیشهٔ وغا و نهنگانِ لجهٔ هیجا ، قریب به پنج شش هزار کس را ، با معظم سردارانِ راجپوتیه که بمناصبِ عمده سرفرازی داشتند ، بضربِ شمشیرِ آبدارِ آتش بار و زخمِ تیرِ خارا گزار ، بدار البوار فرستاده ، جمعی کثیر را خسته و مجروح بر خاکِ هلاک انداخته و موصیٰ الیهما را ، در مشاهدهٔ این حال ، پایٔ استقلال از جای رفته ، دودِ حیرت بسر آمد و عنانِ ثبات و قرار از کف داده ، زار و زخم دار ، با بقیة السیف روی ادبار ، بوادیٔ فرار نهادند و بهادرانِ فیروزی قران ، دستِ نهب و غارت به (ص : ۱۶۲ ب) بنگاه آنها دراز کرده ، غنیمتِ فراوان بر گرفتند ـ

المنة للهِ تعالیٰ و تقدس که نسیمِ ظفر و فیروزی ، از مهبِ عنایاتِ ازلی ، بر پرچمِ اعلامِ وافرالاحتشامِ لشکرِ اسلام وزیده ، این قسم فتحی عظیم روی نمود ـ اکنون بکوچِ متواتر ، روانهٔ صوبِ مقصد شده ، امید از کرمِ عمیمِ الٰهی چنان داریم که عنقریب سعادتِ پابوسِ اقدس ، روزی شود ـ لیکن از آنجا که بعدِ وصولِ موکبِ عالی بحوالیٔ دارالخلافهٔ اکبر آباد ، محتمل که بادشاهزادهٔ جهان و جهانیان دادا جیو ، اضطرابِ بیفایده بخود راه داده ، شورش افزا شوند و بدین تقریب جمعی دیگر نیز ، از بندهای عمده ضایع گردیده ، این معنی موجبِ ملالِ طبعِ مقدس شود ، ضرورتاً بپارگاهِ معلیٰ عرض داشته ایم که اگر در این وقت ، دادا بهایٔ را ، بصوبِ لاهور رخصت فرمایند بصلاحِ دولت و مقتضایٔ مصلحت اقرب و انسب خواهد بود ـ ازان رکن السلطنت العظمیٰ که عمدهٔ دولت خواهانِ بارگاهِ معلیٰ اند ، لایق چنان ست که پاسِ نمک

خوردگیٔ ولیِ نعمت را ، بر جمیعِ امور مقدم داشته ، بلا مداہنه ، برطبقِ معروضِ ما ، خاطر نشانِ اعلیٰ حضرت نموده ، ہمگی سعی مصروفِ آن سازند که این مقدمه صورت یافته ، موجبِ آرامشِ بلاد و آسایشِ عباد شود و الا آنچه قلمِ تقدیر بر آن رفته از پردهٔ غیب بمنصهٔ ظہور جلوه گر گردیده عبرت افزای ہمگنان خواہد شد ۔ مہربانیٔ ما را نسبت بخود روز افزون شناخته، مشتاقِ ملاقات دانند ، والسلام ۔

—:o:—

رکنِ رکینِ سلطنت مہابت خان کے نام

ژ ۱

مہابت خان کے ایک ملازم خواجہ برخوردار کا لڑکا صوبائی ملازمت کو چھوڑ کر بادشاہ کی خدمت میں جانا چاہتا ہے۔ اس کے لیے اس نے جو عذر پیش کیا ہے وہ اورنگ زیب کے خیال میں اتنا کمزور ہے کہ ایسے بادشاہ کی خدمت میں معروض نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا خیال ہے کہ اس کے لیے کوئی مناسب عذر تلاش کرنا چاہیے۔

ہرکنِ رکینِ سلطنت مہابت خان : موردِ مراحمِ بیکرانِ پادشاہی ، مہبطِ اعطافِ بی پایانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، خلاصۂ مخلصانِ وافی عقیدت ، عمدۂ خیر اندیشانِ صافی طویت ، شایستۂ صنوفِ مکرمت و عاطفت و احسان ، مہابت خان ، بعنایتِ بیغایتِ خاص اختصاص یافتہ ، بداند۔ عرضداشتی کہ درین ولا بعدِ وصولِ سعادت حصولِ اشانِ مرحمت عنوان ، ارسال داشتہ بود ، بعزِ مطالعۂ عالی رسیدہ ، موجبِ افزونیٔ نشاط و انبساطِ خاطرِ قدسی مآثر گردید ۔ ازانجا کہ بمقتضای وفورِ توجہ و عنایت ، اطلاع بر کیفیتِ احوالِ آن مخلصِ بی ریا مطلوب است ، باید کہ بہمین نمط ، بارسالِ عرایضِ اخلاص می پرداختہ باشد ۔ بشرافت و نجابت مرتبت خواجۂ برخوردار ، در بابِ فرستادنِ پسرِ خود بدربارِ گردون مدار ، نشانِ والا صادر شدہ بود ۔ حقیقت آنچہ در جواب این مقدمۂ معروض داشتہ ، از نقلِ عرضداشت او کہ نزدِ آن زبدۃ الخوالین مرسل گردیدہ بوضوح خواہد پیوست ، ازانجا کہ این قسم عذر سست را ، کہ (ص : ۱۶۳ ل) بخاطرِ موصیل الیہ آمدہ ،

بدرگاه جهان پناه ، معروض نمی توان داشت ـ اگر در این وادی ، چیزی که مناسب ولایق بوده باشد ، بخاطر آن خلاصهٔ عقیدت منشان برسد ، عرضه دارد تا مطابق آن ببارگاه خلافت بنویسیم ـ توجهات تلطفات خاص سلطانی را ، دربارهٔ خویش روز افزون دانسته ، بیشتر از پیشتر ، برجادهٔ اخلاص مستقیم باشد ، والسلام ـ

---:o:---

ژ ۲

مہابت خاں کو بادشاہ نے دربار سے مہم گولکنڈہ میں شریک ہونے کے لیے بھیجا تھا ـ مگر یہ مہم اس کے گولکنڈہ پہنچنے سے پہلے ہی کامیابی سے سرانجام پا گئی ـ اورنگ زیب کہتا ہے کہ اگرچہ تم موقع پر پہنچ نہیں سکے مگر تمہارے اخلاص اور یکرنگی کے خیال سے ہم تمہیں بھی حاضرین میں سے ہی تصور کرتے ہیں ـ اورنگ زیب نے ۲ رجب ۱۰۶۶ھ کو حیدر آباد سے دولت آباد کی طرف کوچ کر دیا ہے ـ اس سفر میں میر جملہ بھی اس کے ہمراہ ہے ـ

برکن رکین خلافت مہابت خان : بتوجهات خاص اختصاص یافته بداند که عرضداشت آن خلاصهٔ مخلصان که بعد وصول سعادت حصول نشان عالیشان ارسال داشته بود بمطالعهٔ گرامی رسیده ـ آنچه از اشتیاق دریافت ملازمت کثیر السعادت ما ، سیما در این هنگام نصرت انجام که تقریبی چنین دست داده بود ، معروض داشته ، جمال صدق آن ، در مرآت ضمیر منیر ، پرتو انداخت ـ امر والا از مکمن وفور عاطفت ، شرف صدور می یابد که اگرچه بحسب ظاهر ، آن زبدهٔ دولتخواهان ، درین مهم که بر وفق خواهش اولیای دولت سرانجام یافته رفیق نبود لیکن چون کیفیت اخلاص و یک رنگی ، نوعی که باید ، خاطر نشان عالی گردیده ، او را در این کار از حاضران تصور می فرمائیم ـ حق تعالی همگنان را ، توفیق استقامت برجادهٔ رسوخ عقیدت ، کرامت کند ـ ازانجا که قطب الملک والدهٔ خود را ، باستدعای جرائم خویش فرستاده ، عجز و

نیاز از حدگذرانیده ، بیست و پنجم جمادی الثانیہ ، مشار'' الیہ صبیہ محترمہ او را کہ داخل پردگیان حرم سرای محمد سلطان بالقابہ شده ، با خود آورد و پیشکش گرانی کہ بر قطب الملک مقرر فرموده بودیم ، صورتی گرفت ۔

- و مع ہذا از رہگذر بعض امور مرضی طبع اقدس اعلیٰ نبود کہ موموی الیہ مستاصل گردیده ، ولایت او بتصرف اولیای دولت قاہره در آید ، بنابران ضرورتاً دست از محاصرهٔ قلعہ کہ فتح آن قریب بود ، باز داشتہ و مہم را بر مصالحہ قرار داده ، دوم شہر رجب المرجب ، از حوالی شہر حیدر آباد کوچ نمودیم و میر جملہ را کہ با جمعیت شش ہزار سوار و پانزده ہزار پیاده و توپ خانہ خوب و یکصد و پنجاه زنجیر فیل آمده ، ملازمت نموده بود ، ہمراه گرفتہ ، انشاء اللہ تعالیٰ سالم و غانم بصوب دولت آباد متوجہ می شویم ۔ بعد از رسیدن باَنجا ، آن مخلص صافی طویت را ، بر تفاصیل احوال اطلاع خواہیم بخشید ۔ عنایات ما را شامل حال خویش شناسند ۔

—:o:—

ز ۳

اورنگ زیب گولکنڈہ سے واپسی پر ۳ شعبان ۱۰۶۶ ھ کو اورنگ آباد پہنچ جائے گا ۔

سعد اللہ خان کا انتقال ہو گیا ہے ۔ دربار میں ریشہ دوانیوں کا زور ہے ۔ دارا شکوہ اور اس کے ساتھی وزارت اور دیوان کی جگہ پر اپنا آدمی تعین کرنے کی کوشش میں لگے ہیں ۔ بادشاہ نے معظم خان میر جملہ کو خطاب سے سرفراز کرکے دربار میں طلب کیا ہے ۔ مہابت خان خود دربار میں موجود ہے ۔ اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اس معاملے میں وہ یہ کوشش کرے کہ میر جملہ کو خدمت دیوانی سپرد ہو جائے ۔

برکن رکین سلطنت مہابت خان : بتوجہات بی نہایات خاص ، اختصاص یافتہ بداند ۔ عریضہ آن عمدۂ مخلصان ، متواتر ، بعز مطالعہ والا رسیده ، اطلاع برمطالب معروضہ (ص ۶۳ ب) مسرت افزائی خاطر دریا مقاطر

حالی گردید ـ کیفیت و نوع مصالحه و تاریخ نهضت رایات ظفرآیات، بمستقر سلطنت اورنگ آباد ، قبل ازین مفصلاً نگاشته خامهٔ دبیران حضور پرنور شده ـ یقین که تا حال بوضوح انجامیده باشد ـ موکب نصرت قرین ، انشاء الله تعالی ، شب سیوم شعبان المکرم ، بمبارکی و فرخندگی ، داخل آن بلدهٔ خجسته بنیاد خواهد گشت ـ قضیهٔ ناگزیر خان سعادت نشان مرحوم ، نوعی موجب کدورت شده که اظهار آن مقدور نیست ـ حق تعالی آن مسافر ملک بقا را ، غریق رحمت خویش دارد ـ در این وقت باید که آن زبدهٔ خیر اندیشان ، بیشتر از پیشتر آگاه و خبردار بوده ، در هیچ باب غفلت نورزد ـ مستور نماند که اعلیحضرت میر جمله را ، که بخطاب معظم خان سرفرازی یافته ، بایلغار طلبیده اند ـ ظن غالب آنست که خدمت دیوانی را باو بفرمایند ـ هرچند اہل عناد در برہم زدن این منصوبه تقصیر ندارند ، لیکن چون موسی الیه بندهٔ دولت خواه است ، اگر این مقدمه از قوه بفعل آید ، بسیار بموقع خواهد بود ـ توجهات ما را شامل حال و کافل مآل خویش شناسند ـ

—:o:—

ژ ۴

یہ خط مہم بیجاپور کے بارے میں ہے ـ اس مرتبہ مہابت خان کو دوبارہ دکن بھیجا گیا ہے ـ وہ برہانپور پہنچ گیا ہے ـ اورنگ زیب کا حکم ہے کہ اس کے ہمراہ جو متعلقین اور سامان ہے اسے برہانپور چھوڑ کر سیدھا اورنگ آباد کو روانہ ہو جائے ـ عادل شاہ کا انتقال ۲۶ محرم ۱۰۶۷ ھ کو ہوا تھا ـ مہم بیجاپور کا آغاز اس تاریخ کے بعد ہوا ـ

بمہابت خان : بعنایت بی نہایت خاص ، مستبشر گشته ، بداند که چون درین ہنگام نصرت انجام ، رایات ظفر آیات ، محفوف بتائیدات آسمانی ، دوازدہم شہر ربیع الثانی ، متوجه سمت لاالدیر گردیده و افواج قاہره ازان طرف داخل سرحد خواہد شد ـ

بنابران امر جلیل القدر زینت صدور می یابد که آنخلاصهٔ دولتخوا
که خاطر دریا مقاطر حالی ، بزود آمدن او توجهی تمام دارد و بعد
رسیدن بلدهٔ فاخرهٔ برہانپور ، متعلقان و احمال و اثقال را در حویلیٔ خ
مرحوم که در این آباد است گذاشته و عزیمت مستقر سلطنت اورنگ آ
نموده ، براہ راست که از بلدهٔ مذکور بنادیر می رود ، عازم دریافت
ملازمت گرامی شود و در طی مراحل ، سرعت ہرچه تمامتر ، بکار برد
تا قبل از ورود موکب اقبال قرین بآن نواحی ، بخدمت قدسی مرتبت و
لوائد رسید - توجهات علیه مارا دربارهٔ خویش ، روز افزون دانسته ، مشتا
شناسند ، والسلام -

—:o:—

ژ ۵

اس خط کا مضمون بھی مکتوب (ر - ۴) سے ملتا جلتا ہے -
اورنگ زیب کا اصرار ہے کہ مہابت خان بہ سرعت تمام اورنگ زیب
کی خدمت میں حاضر ہو - بادشاہ نے میر جملہ کو جو اب وزارت
دیوان کا عہدہ سنبھالے ہوئے ہے ، مہم بیجا پور کے لیے روانگی کا
حکم دیا ہے - اورنگ زیب کہتا ہے کہ اگر تم میر جملہ سے پہلے
نہ آ سکو تو کم از کم اس کے ساتھ ساتھ ضرور پہنچو -

برکن رکین خلافت مہابت خان : بعنایت بی غایت خاص اختصاص
یافته ، بداند که دو عرضداشت آن خلاصهٔ مخلصان متواتر ، بعز مطالعهٔ
گرامی والا رسیده - مطلوب معروضه ، پیرایهٔ وضوح گرفت - امر رفیع
القدر زینت صدور می یابد که اگرچه نظر بوفور توجه خاطر عاطر که بزود
آمدن آن زبدة الخوانین مبذول است ، میخواستیم که آن عمدهٔ خیر اندیشان ،
بمقتضای آنچه خود نیز ، قبل ازین معروض داشته بود (ص : ۱۶۴ الف) بمجرد
ورود حکم جهان مطاع گیتی مطیع ، عزیمت این صوب را ، تصمیم داده ،
پیش از وصول عساکر پیشگاه خلافت ، بادراک ملازمت بشتابد لیکن چون
این معنی صورت نه بست ، درین ولا خان رفیع مکان ، سعادت نشان ،

دستورِ وزرای دوران ، بآن حوالی رسیده اند ، رفاقتِ ایشان را از دست نباید داد ـ ازانجا که اشتیاق از حد بیش است و آن خلاصهٔ مخلصان را ، اسبابِ دریافتِ فیضِ حضورِ عالی ، دست بهم داده ، یقین که در طیٔ مراحل درنگ روا نداشته ، اگر سبقت میسر نشود ، از همراهیٔ خانِ دستور الوزرا ، البته باز نخواهد ایستاد ـ مارا مشتاقِ خود دانسته ، مرحله پیما گردد و حصولِ عزِ ملازمتِ والا را ، مثمرِ گوناگونِ بهجت و مسرت تصور نموده ، در تحصیلِ آن سرعت بکار برد و کیفیتِ احوال ، باآنچه از راهِ دولتخواهی و اخلاص مندی ، بخاطرِ آن خیر اندیشِ عقیدت کیش برسد ، بهمین وتیره متواتر ، معروض دارد ، والسلام ـ

شرحِ خطِ قدسی نمط

هوالغالب ـ خانِ تمام اخلاصِ یکجهتِ من ! اشتیاق از حد گذشته ـ امید که زور از زود تر ، دیدارها روزی شود ـ

——:o:——

ژ ٦

لکھنا ہے کہ ہمارے لشکر کی روانگی کا وقت قریب آ پہنچا ہے ۔
سفر کی منازل طے کرنے میں سرعت سے کام لیا جائے ۔

رکنِ رکینِ خلافت مهابت خان : بتوجهاتِ سنیه شرفِ اختصاص ، یافته بداند ـ عریضهٔ الاخلاصی که بعدِ وصولِ کرامت حصولِ نشانِ والا شان بیست و ششم ربیع الاول ، از مقامِ سپری ، بدرگاهِ اقبال ارسال داشته بود ، در حینی که اشتیاقِ ملاقاتِ بهجت افزایٔ آن خلاصهٔ مخلصانِ وافی عقیدت از حد گذشته ، استیلایٔ تمام داشت ، بعزِ مطالعهٔ عالی رسیده ، مسرت افزود و از غایتِ شوق ، زبانِ حال بدین مقال ترنم نمود ـ بیت :

دیر می آید بمشتاقان نسیم پیراهن قاصدِ چابک تر از باد صبا می خواستم

ازانجا که انتظار بنهایت انجامیده و ساعتِ نهضتِ موکبِ نصرت قرین ، نزدیک رسیده ، اگر در طیٔ مراحل ، بیش ازین سرعت بکار رود و مکث و تانی ، زیاده برین واقع نشود ، انسب است ـ یقین که نظرِ وفورِ

آرزو مندیٔ ما کہ بصحبتِ آن زبدۃ الخوانینِ داریم ، در قطعِ منازل کوشش بظہور خواہد آورد و بزودی ، از دریافتِ فیضِ ملازمتِ گرامی ، کہ غایتِ متمنیاتِ اخلاق کیشان ہمان تواند بود ، بہرہ مند خواہد شد ۔ مارا از حد افزون مشتاق دانستہ ، در رہ نوردی کوتاہی نورزد ، والسلام ۔

—:o:—

ژ ۲

مہابت خان نے جو مکتوب ۲۱ ربیع الثانی ۱۰۶۲ ھ کو لکھا ہے وہ اورنگ زیب کو مل گیا ہے ۔ اس کا لشکر گولکنڈہ کی طرف روانہ ہو چکا ہے ۔ اور چند دنوں میں قلعۂ قندہار کی حدود میں پہنچ جائے گا اور وہاں سے فوج کو جس طرف مناسب ہوگا ، تعینات کیا جائے گا ۔ مہابت خان نے جگت سنگھ راٹھور کی سفارش کی ہے ۔ اورنگ زیب وعدہ کرتا ہے کہ اس کی گذارشات پر پوری توجہ دی جائے گی ۔

برکنِ رکینِ خلافت مہابت خان بالقابہ : بعنایتِ بیغایت مختص بودہ ، بداند ۔ عریضۃ الاخلاص کہ ، بیست و یکمِ شہر ربیع الثانی ، پس از وصول بہ بلدۂ فاخرۂ برہانپور ، مصحوبِ محمد رضا ، ملازمِ سرکارِ نامدار مرسل بود ، در ہنگامِ استیلایٔ شوق (ص : ۱۹۳ ب) بمطالعۂ عالی درآمدہ ، اطلاع بر مضامینِ آن گلزارِ ہمیشہ بہار ، خاطرِ عاطر را طراوتِ تازہ بخشید و از مژدۂ قربِ حصولِ ملاقاتِ بہجت افزا ، مسرتِ بی اندازہ ، روی نمود ۔ چون موکبِ اقبال قرین ، درین چند روز بحدودِ قلعۂ قندہار خواہد رسید و ازانجا کہ افواجِ قاہرہ ، بہر طرف کہ مناسب و مصلحت باشد ، تعین خواہد گشت و وقت درنگ بر نمی تابد ۔

یقین کہ آن خلاصۂ مخلصان ، بسرعت ہرچہ تمامتر ، خواہد شتافت ۔ حسب الالتماسِ آن زبدۃ الخوانین ، نشانِ والا ، بجگت سنگھ پسر پرتھی راج راٹھور ، زینتِ صدور گرفت کہ بحضورِ پراور بیاید ۔ ازانکہ بشرفِ ملازمتِ گرامی برسد ، ہر گونہ توجہی کہ دربارۂ او باید فرمود ، از

قوه بفعل خواہد آمد - اشتیاق را از حد افزون دانستہ ، در طیٔ مراحل ، کوتاہی روا ندارد ، والسلام -

—— :o: ——

ژ ۸

مہم بیجا پور میں مہابت خان کی طرح دربار سے راؤ ستر سال ، اخلاص خان ، دلیر خان وغیرہ بھی بھیجے گئے ہیں - امراء نے دشمن کے مقابل میں جو کارگزاریاں کی ہیں - اس کی رپورٹ مہابت خان نے اورنگ زیب کو بھیجی ہے - اورنگ زیب نے امراء کے بارے میں دربار کو مطلع کر دیا ہے - بادشاہ کی طرف سے فرمان آیا ہے کہ برسات سے پہلے پہلے بیجا پور کی زنگی افواج کی اچھی طرح گوشمالی کی جائے - یہاں وکیل اور ہرکارہ کے الفاظ کو سفارتی نظام کی خاص اصطلاحات کے طور پر استعمال کیا گیا ہے -

بنوکن رکین خلافت مہابت خان : بعنایت بیغایت ، عز اختصاص یافتہ ، بداند کہ شرافت و نجابت مرتبت ، خواجہ عنایت اللہ ، بخدمت سراسر سعادت رسیدہ ، کیفیت محاربہ کہ سپاہ نصرت دستگاہ را ، با لشکر غنیم لئیم دست دادہ ، ترددات نمایان کہ ازان عمدۃ الخوانین و سایر بندہای پادشاہی ، علی الخصوص زبدۃ الاماثل والاعیان راو ستر سال و شجاعت و شہامت دستگاہ اخلاص خان و دلیر خان کہ ہر یک از آنہا نشان جداگانہ صادر شدہ ، بظہور آمدہ و آن خلاصۂ مخلصان ، قبل ازین آن را بطریق اجمال معروض داشتہ بود ، مفصلاً بموقف عرض والا رسانیدہ و حقیقت حال از قرار واقعہ ، بپرایۂ وضوح گرفتہ ، موجب تحسین و آفرین گردید - ازان زبدۂ امرای نامدار کہ موافق آنچہ ازو متوقع بود ، جوہر خویش را ، آشکارا ساختہ ، بدان وسیلہ ، سرخروی دارین اندوختہ ، چشم داشت تقدیم خدمات عمدہ تر ازین ہست - حق سبحانہٗ و تعالیٰ ، جمیع بندہا را ، بوفق اظہار دولتخواہی و خدمتگذاری و پاس حقوق تربیت و نعمت رسیدگی کرامت فرمودہ ، میان خاص و عوام سربلند و نیک نام گرداناد ! صورت تردد و جان فشانیٔ بندہا را ، بعنوان پسندیدہ ، بدرگاہ جہان پناہ ،

عرض داشت نموده ایم و عنقریب نتایجِ حسنِ خدمت نیز ، بروزگارِ آنها عاید خواهد گشت -

چون درینولا از مطاوی منشورِ لامع النور که روزِ پنجشنبه بژدهم ؟ پرتوِ صدور انداخته بود ، سمتِ ظهور گرفت که توجه خاطرِ ملکوت ناظرِ اعلیحضرت (ص : ۱۹۵ آ) خلافت پناه ، ظل الله ، بر تنبیه و تادیبِ زنگیان وتیره بخت مبذول است و مرضیٔ طبعِ مبارک آنکه پیش از فصلِ برشکال ، در همین چندگاه نوعی‌گوشمال بیابند که تن بقبولِ احکام مطاعه در داده ، گردن از ربقهٔ فرمان برداری نتوانند کشید و الا همت باستیصالِ آنها مصروف داشته ، دمار از روزگار آن مخذولانِ ادبار شعار بر آورده شود -

بنابران امتثال الحکم الاقدس [1] ، نهضتِ رایاتِ فیروزی آیات بدان صوب لازم دانسته ، انشاء الله تعالیٰ درین چند روز ، باعساکرِ منصوره که ملازمِ رکابِ سعادت انتساب اند ، متوجه خواهیم گشت - آن عمدة الخوانین تا آن زمانِ میمنت اقتران ، در همان جا جریده بسر برده ، نگذارد که احمال و اثقالِ همراهانِ او ازانچه هست ، افزون شود - بعد ازانکه موکبِ اقبال قرین ، در ضمانِ حفظ و تائیدِ ایزدِ جهان بخشِ جان آفرین ، بآن نواحی برسد ، آمده از دریافتِ شرفِ ملازمتِ گرامی کامیاب گردد -

مستور نماند که چون خان محمد سر حلقهٔ زنگیانِ ظلمت سرشت راه مقصود از فرستادنِ کسِ خود نزدِ آن دولتخواهِ بلا اشتباه جز این نبود که بوساطتِ او اجازتِ فرستادنِ وکیل ، بدرگاهِ عالی و بازیافتِ او حاصل نماید و درین وقت محمد مومن فرستادهٔ آنها ببارگاهِ والا رسیده ، دستوری خواهد یافت که بعزِ آستان بوس فایز گردد و درین صورت بودنِ کسِ او درانجا ما حصلی ندارد - باید که امارت و ایالت دستگاه ، فرستادهٔ اورا رخصتِ انصراف داده ، هرکارهٔ خود را ، از پیشِ او بطلبد - از رویٔ وفورِ عاطفت ، اسپ

۱- الحکم اقدس

و خلعتِ خاصه ، بآن خلاصهٔ مخلصانِ عقیدت آئین ، عنایت فرموده ، ارسال داشتیم - بوصولِ آن خجسته عطایا ، سر بلندی خواہدیافت -

—:o:—

ژ ۹

اس خط میں اورنگ زیب مہابت خان کے ساتھ کچھ دستے اس مقصد کے لیے بھیج رہا ہے کہ بیجا پور کے علاقے کو تباہ و تاراج کر دیا جائے۔ اس فوج کی نگرانی مہابت خان کے سپرد کی گئی ہے۔ اس کا حتمی حکم یہ ہے کہ دشمن کے علاقے کے تاخت و تاراج اور تباہی و بربادی میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی جائے۔

برکنِ رکینِ خلافت مہابت خان : بعنایتِ بیغایتِ خاص اختصاص یافته ، بداند که درینولا ، موردِ مراحمِ بیکران ، مہبطِ مکارمِ بی پایان ، نجابت خان را ، باده ہزار سوار تعین فرمودیم که از قلعهٔ کلیان گذشته ، خود را بآن زبدة الخوانین برساند و محمد طاہر ، داروغهٔ توپخانه صوبهٔ دکهن را با چهار صد برق انداز ، نیز ہمراه نمودیم و از بان و باروت ، آنچه بایستی فرستادیم - آن عمدهٔ امرای نامدار که خاطر از حسنِ سلوک و کاردانی و وفورِ اخلاص و دولتخواہی او ، بواقعی جمع است ، به اتفاقِ خانِ مشارٌ الیه ، افغنان به تنبیهه و تادیبِ مقہورانِ تیره بخت پردازد که پایٔ ثباتِ آنها ، از جایٔ رفته دیگر نتوانند ، قدمِ جرأت ، در وادیٔ مقابله گذاشت و آن مخذولان را از جایٔ که درآن مجمعِ الد زده ، آوارهٔ (ص : ۱۶۵ ب) تیهِ ناکامی ساخته و گلبرگه را بدستِ راست داده ، ولایتِ زنگیان بی عاقبت را ، که جانبِ چپ خواہد ماند بآتش نہب و غارت بسوزاند و تر و خشک آن را بیادِ فنا بر داده و دقیقهٔ از دقایق تاخت و تاراجِ آن مرزوبوم فرونگذاشته ، باتفاقِ خانِ موماً الیه ، مراجعت نماید و در تقدیمِ این خدمتِ نمایان بجز برآمد کار پادشاہی و نیک نامیٔ اولیایٔ دولتِ قاہره ، ہیچ چیز منظور نداشته ، بجدِ ہرچه تمامتر بکوشد و

بندہای درگاہِ جہان را ، از حسنِ سلوک راضی داشتہ ، سرگرمِ خدمت و جان فشانی سازد ۔

—— :o: ——

ز ۱۰

اس خط میں اورنگ زیب مہابت خان کو دشمن کے علاقے کے حالات معلوم کرنے پر مامور کر رہا ہے ۔ اس نے دو شنبہ ۱۳ ماہ حال کو حکم بھیجا ہے کہ تیلنگہ کا قلعہ فتح کر لیا جائے۔ اس کے بعد اس کو نجابت خان کے ہمراہ حسب کوتہ جا کر اورنگ زیب کو وہاں کے حالات سے مطلع کرنے کا حکم دیا ہے ۔

بوکن رکینِ خلافت مہابت خان : بعنایتِ بیغایت مستظہر گشتہ ، بداند ۔ عرضداشتی کہ روزِ پنجشنبہ شہرِ حال ، ببارگاہ اقبال ارسال داشتہ بود ، بعزِ مطالعۂ عالی رسیدہ ، مطالبِ معروضہ ، پیرایۂ وضوح گرفت ۔

امرِ والا قدر ، شرف صدور می یابد کہ چون آن زبدۃ الخوانین رفاہیت و آسودگیٔ سپاہِ نصرت دستگاہ را منظور داشتہ ، بحوالیٔ تلنگہ آمدہ در نشانِ خجستہ عنوان کہ روز شنبہ سیز دہم ، بآن موردِ مراحمِ بیکران صادر شدہ ، امر فرمودہ ایم کہ قلعۂ تیلنگہ را بتصرف در آوردہ ، بنابران باید کہ بمجردِ وصولِ سعادت حصولِ این مثالِ لازم الامتثال ، اگر داند کہ قلعۂ مذکور بآسانی مفتوح خواہد شد و قابلِ آن ہست کہ توان نگہداشت ، درینصورت مطابقِ آنچہ سابق مامور گردیدہ ، بتسخیرِ آن پرداختہ و جمعی را کہ از عہدۂ ضبط و حراستِ آن بیرون توانند آمد ، در آنجا گذاشتہ ، خود با باقی جمعیت ، عنانِ معاودت منعطف ساختہ ، براہی کہ خلاصۂ خوانینِ زمان نجابت خان ، کہ بجہتِ کومک تعین شدہ بود و بدہ کروہی بیدر رسیدہ ، توقف نمودہ رفتہ ، عازم این حدود گردیدہ ، باتفاقِ خانِ مشار" الیہ ، حسب کوتہ و بعد وصول بآنجا ، حقیقت را معروض داشتہ ، نوعی کہ مامور شود بعمل آورد و الا مقید

باستخلاص قلعهٔ مذکور نگشته ، برگردد و از حسب کوته کیفیت را عرضداشت نماید ۔ توجه خاص مارا شامل حال خویش شناسد ۔

—:o:—

ژ ۱۱

اورنگ زیب جوں جوں علاقے فتح کرتا جاتا ہے اس کے انتظام کے احکامات بھی صادر کرتا جاتا ہے ۔ کہتا ہے کہ تمہاری فوج نجابت خان سے ملحق ہو گئی ہے تو تم حسب کوتہ پہنچ کر وہاں کا انتظام کرو ۔ اگر نجابت خان کسی اور طرف کو نکل گیا ہے تو اس کا پیچھا کرکے اس سے مل جاؤ اور اگر اس کی دشمن سے مڈبھیڑ ہو گئی ہے تو اس کی کمک کرو ۔

برکن رکین خلافت مهابت خان ۔ بعنایات بے غایات مباهی گشته ، بداند که چون درینولا ظاهر شد که آن مورد مراحم بے کران ، انتظار کومکی که حسب الالتماس او ، نوشته شده بود ، نکشیده بحوالیٔ بهالکی آمده ۔

بنابران امر جلیل القدر ، زینت صدور می یابد که اگر زبدة الخوانین نجابت خان و همراهان او ، بان امارت و ایالت دستگاه ، ملحق شده اند و این مراجعت باتفاق است ، درین صورت بموجب آن که سابقاً بآن خلاصهٔ مخلصان شرف نگارش گرفته ، در حسب کوته (ص : ۱۶۶ الف) ، توقف گزیده ، بضبط آنجا قیام نماید و منتظر طلب باشد و بر تقدیری که خان مذکور را گذار بآن راه نیفتاده ، پیش رفته و آن عمدة الامرا را ، خبری از پیش آمد کار او نباشد ، باید که بمجرد وصول این نشان والا شان از جایٔ که بوده باشد ، بسمتی که خان مذکور رفته بشتابد و بزودی خود را باو رساند ۔ اگر غنیم را باو سروکاری دست داده باشد ، باتفاق مخذولان را گوشمالی بسزا داده بتانی و استقلال مراجعت نموده بحسب کوته بیاید و توقف و امهال را مجال ندانسته گرم و گیرا بخان مشار" الیه پیوسته اورا باخود بیاورد ۔ توجهات خاص مارا شامل حال و کافل آمال

خویش شناختہ ، دقیقہ از دقایقِ دولت خواہی و حسنِ خدمت کہ منتج سعاداتِ دنیا و آخرت است ، لامرعی نہ گذارد ، والسلام ۔

—:o:—

ز ۱۲

یہ مکتوب مندرجہ بالا خطوط سے پہلے کا ہے ۔ اور اس وقت لکھا گیا ہے جب بادشاہ نے میر جملہ اور مہابت خان کو حکم دیا تھا کہ وہ مہم بیجا پور کے لیے آگرے سے روانہ ہو جائیں ۔ چونکہ اورنگ زیب نے اپنے لشکر کی روانگی کی تاریخ ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۷ھ رکھی ہے ۔ اس لیے اس کا اصرار ہے کہ مہابت خان بھی اس وقت تک پہنچ جائے ۔

بزبدۂ خوانینِ جہان مہابت خان : موردِ مراحمِ بے کران ، مہبطِ الطافِ بی پایان ، خلاصۂ مخلصانِ عقیدت نشان ، زبدۂ خوانینِ زمان ، نجابتخان بعنایتِ بیغایت و توجہِ بی نہایت ، مختص بودہ بداند کہ استماعِ دستوری یافتنِ آن سلالۂ اکارمِ عظام ، بدین صوبِ صواب انتما ، باتفاقِ خانِ رفیع مکانِ دستورِ الوزرا ، خاطرِ دریا مقاطر را ، مسرت افزود در اقربِ حصولِ ملاقاتِ آن سزاوار صنوفِ مکرمت و احسان ، بہجتِ بے اندازہ روی نمود ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ متمنیٔ آن عمدۂ مخلصانِ خیر اندیش کہ از دیر یازا مکنونِ ضمیرِ او بود ، صورت گرفتہ ، دریافتِ ملازمتِ لازم السعادت بوجہ احسن منتظم گردید و عنقریب صحبتِ نشاط افزا ، دست بہم خواہد داد ۔ امیدوارِ کرمِ کریمِ کارساز چنان ست کہ این خدمتِ کلانِ نمایان ، بحسنِ سعیٔ مخلصان ، وفقِ خواہش ، سمت انصرام یافتہ ، نتایجِ آن بروزگارِ اولیای دولت عاید گردد ۔ از انجا کہ ساعتِ نہضتِ راباتِ عالیات ، دواز دہم شہر ربیع الثانی ، مقرر شدہ و اشتیاق از حد متجاوز است ، باید کہ آن مہبطِ الطافِ بے پایان در طی

۱- دیر باز ۔

مراحل ، سرعت ہرچہ تمامتر ، بکار بردہ ، خود را برساند و توجہاتِ خاصِ مارا ، دربارۂ خویش ، روز افزون داند ۔

—:o:—

ز ۱۳

مہابت خان کو اطلاع دیتا ہے کہ میر جملہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۰۶۴ھ کو پہنچ گیا ہے اور لشکر کو آج ہی روانگی کا حکم دے دیا گیا ہے ۔ اس لیے مہابت خان کو پہنچنے میں زیادہ دیر نہیں لگانی چاہیے ۔

بزبدۂ خوانینِ زمان مہابت خان : بعنایتِ بے غایت مختص بودہ ، بداند کہ چون در اینِ ولا موکبِ ظفر آثارِ عالی ، قرینِ حفظ و حمایتِ یزدانی ، روزِ یکشنبہ دو از دہمِ ربیع الثانی ، بصوبِ بیجاپور توجہ نمودہ و خانِ رفیع مکان سعادت نشان ، عمدۂ خوانینِ زمان ، اسوۂ وزرای دوران ، جملۃ الممالک نیز با برخی از عساکرِ قاہرہ ، در ہمین روزِ میمنت افروز ، بملازمتِ والا فایز گردیدہ ، عزیمتِ آن سمت ، تصمیم یافتہ و توقف و تانی را مجال نماندہ ، بنابران امر (ص : ۱۶۶ ب) رفیع القدر ، زینتِ صدور می یابد کہ آن خلاصۂ مخلصانِ عقیدت نشان ، در قطعِ منازل ، سرعت ہرچہ تمامتر بکار بردہ ، نوعی مرحلہ پیما گردد کہ قبل از وصولِ راباتِ فیروزی آیات بسرحد ، بملازمتِ[1] گرامی تواند رسید ۔ یقین کہ بموجبِ فرمودہ عمل نمودہ ، گرم تر ازین خواہد شناخت ۔ و اشتیاقِ مارا از حد افزون دانستہ ، در طیِ منازل ، بیش ازین درنگ جایز نخواہد داشت ۔ عنایاتِ خاصِ مارا ، دربارۂ خویش بمرتبۂ علیا شناسند ، والسلام ۔

—:o:—

۱۔ ملازمت

ژ ۱۴

کسی خاص مہم کے موقعے پر منصب داروں کو جمعیت تیار کرنے کے لیے تنخواہ کے علاوہ زر مساعدہ بھی دیا جاتا تھا۔ اورنگ زیب نے مہابت خان کے اپنے خزانۂ برھان پور سے ۲۰ ہزار روپیہ زر مساعدہ کی منظوری دی ہے۔ اس کی وصول یابی صوبائی خزانے سے نہیں بلکہ شہر برھان پور کے محاصل سے ہوگی۔ معلوم ہوتا ہے کہ برھان پور کے محاصل سیر حاصل تھے۔ وہاں کی منڈی کی چنگی سے جو آمدنی ہوتی تھی اس میں سے جہان آرا بیگم کی تنخواہ کا بھی ایک حصہ ادا کیا جاتا تھا۔

بمہابت خان: بعنایت بے غایت، مختص بوده، بداند۔ عرضداشت آن موردِ مراحمِ بیکران کہ از روی وفورِ عقیدت و اخلاص، بعدِ ورودِ نشانِ خجستہ عنوان، نگاشتہ بود، بعزِ مطالعۂ گرامی رسیده، بہجت افزود و کیفیتِ جمعیتی کہ در این سفرِ ظفر اثر ہمراه گرفتہ بظہور انجامیده، خاطرِ عاطر را مسرور ساخت۔ انشاء الله تعالیٰ نتایجِ دولت خواہی و خیر اندیشی، عنقریب بوجہی کہ مکنونِ ضمیرِ منیر ما است، بروزگارِ آن خلاصۂ مخلصان عاید خواہد گشت۔ ہمگی سعی مصروفِ سرعتِ سیر نموده، بزودی خود را بخدمتِ گرامیٔ ما برساند و در طیٔ مراحل توقف روا نداشتہ، اشتیاق را از حدِ شرح و بیان افزون شناسد۔ مبلغ بیست ہزار روپیہ، از خزانۂ عامرۂ برہانپور بصیغۂ مساعدت مرحمت فرموده، بمخلصِ قابل اللطف والاحسان اسماعیل تاکید نمودیم کہ کس بآنجا فرستاده، بموجبِ نشانِ والا شان کہ بمتصدیانِ بلدۂ مذکور صادر شده، مبلغ مسطور از آنہا گرفتہ، نزدِ آن مہبطِ اعطافِ بی پایان، ارسال دارد۔ خاطرِ اخلاص مآثر را، از توجہاتِ خاصِ ما، بواقعی مطمئن داشتہ، با جہانِ جہان امیدواری بمالد، تا ہنگامِ ادراکِ ملازمتِ با سعادت، بہمین وتیره کیفیتِ احوالِ خیر مآلِ خود، عرضداشت می نموده باشد، والسلام۔

—:o:—

زبدۂ خوانینِ زمان نجابت خان کے نام

س ۱

نجابت خان کو بادشاہ نے مہم بیجا پور کے لیے دربار سے بھیجا ہے۔ آگرے سے شاہی راستہ برہانپور تک آتا تھا۔ یہاں سے دکن کے مختلف علاقوں کے لیے راستے علیحدہ علیحدہ ہو جاتے تھے۔ چونکہ اورنگ زیب کا لشکر اورنگ آباد سے ناندیڑ کی طرف کوچ کر چکا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ نجابت خان بہ سرعت تمام لشکر سے ملحق ہو جائے، اس لیے حکم دیتا ہے کہ وہ اپنے متعلقین اور مال و اسباب کو برہان پور میں چھوڑ کر جریدہ اپنی جمعیت کے ساتھ ناندیڑ کا رخ کرے۔

زبدۂ خوانینِ زمان نجابت خان : بتوجہ خاطرِ قدسی مآثر مسرت اندوز گشتہ، بداند کہ چون دریتولا نہضتِ موکبِ فیروزی آثارِ عالی بصوبِ ناندیر مقرر شدہ، عزیمت آن سمت، پیش نہادِ ہمت والا نہمت گردیدہ، بنابران امرِ رفیع القدر شرفِ نفاذ می یابد کہ آن زبدۂ مخلصان، پس از رسیدن ببلدۂ فاخرۂ برہانپور، ارادۂ آمدن بمقرِ سلطنتِ اورنگ آباد نمودہ و متعلقان و احمال و اثقال را در برہانپور گذاشتہ، براہِ راست کہ ازانجا بناندیر می رود، بقصدِ ادراکِ ملازمتِ عالی بشتابد و در طیِ مسافت کوتاہی روا نداشتہ، ہمگی سعی مصروفِ آن سازد کہ بزودی از شرفِ خدمت بہرہ‌ور تواند شد۔ عنایاتِ ما را، نسبتِ خویش در مرتبۂ قصویٰ شناسد (ص : ۱۶۷ ل)، والسلام۔

—:o:—

س ۲

اورنگ زیب ۲۴ جمادی الاولیٰ ۱۰۶۷ھ کو بیدر پہنچ گیا ہے اور ۲۵ سے قلعے کا محاصرہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد اس کا ارادہ بیجا پور کی تسخیر کرنے کا ہے۔

بزبدۂ خوالینِ زمان نجابت خان : بعنایتِ بی نہایت مبتہج گشتہ بداند کہ ما بمبارکی و فرخندگی ، بیست و چہارمِ جمادی الاولیٰ ، بحوالی بیدر رسیدہ ، بیست و پنجم ، افواجِ قاہرہ را ، بمحاصرۂ قلعہ آنجا امر فرمودیم و بیجا پوریانِ مغرور نیز ، از خوابِ غفلت بیدار شدہ ، جمعی بتصدیِ مقابلہ جدا نمودہ ، بدین صوب فرستادہ اند و ہمتِ حق طویتِ والا مصروف بر آنست کہ درین سالِ خجستہ فال ، ولایت و قلعۂ بیدر را ، بتوفیقِ الہی مستخلص ساختہ ، بعد ازان بہ تسخیرِ بیجا پور بپردازیم ۔ ازان خلاصۂ مخلصانِ بغایت مستبعد نمود کہ باوجودِ تاکید در برہان پور ماندہ ، تا حال ، عزیمتِ این حدود را ، تصمیم ندادہ ، ازانجا کہ درین وقت ، پیش ازین توقف ، ہیچ وجہ مناسب نیست و ہنگامِ کار می گذرد ۔ باید کہ از مصلحتِ وقت غافل نگردیدہ ، بسرعتِ ہرچہ تمامتر ، بشتابد و در طیٔ مراحل تعلل و تانی روا نداشتہ ، بزودی خود را برساند ، والسلام ۔

—— :o:— —

س ۳

بیجا پور کے بعض قلعے اورنگ زیب نے بیجا پوری قلعداروں سے مل کر بغیر جنگ کے اپنے تصرف میں لے لیے تھے ۔ قلعہ تیلنگہ کا معاملہ بھی اسی قسم کا تھا ۔ قلعدار کے بھائی جانا جی نے اطلاع دی ہے کہ اس کا بھائی قلعے کو مغلیہ فوج کے سپرد کرنے کو تیار ہے ۔

اورنگ زیب نے اس خط میں نجابت خان کو اس کے بارے میں ہدایات جاری کی ہیں ۔

بزبدۂ خوائین زمان نجابت خان : بعنایت بی غایت مستظهر گشته، بداند عرضداشتی که در این ولا ارسال داشته بود، بعز مطالعهٔ عالی در آمده، مطالب معروضه، معلوم رای مملکت آرا گردید. امر می شود که چون قبل ازین بچند روز جانا جی و دیس مکهه تیلنگه که برادر او اندرون قلعهٔ تیلنگه است، بدرگاه عالی آمده، بوساطت باریافتهای گرامی محفل، بمسامع والا رسانیده بود که اگر به برادر او قول عنایت شود، بآسانی بتصرف اولیای دولت قاهره در می آید و از عرضداشت آن زبدهٔ خوانین زمان، بپیرایهٔ وضوح گرفت که دهم شهر حال، از حوالیٔ کلیان بصوب تیلنگه عزیمت نمود. بنابران باید که آن عمدهٔ امرای نامدار بعد رسیدن مورد مراحم بیکران مهابت خان، مانا جی مذکور را، که با شجاعت و شهامت مرتبت عبدالرحمان که با فوج خان موهیٔ الیه تعین شده، رفیق است، بتوسط موهیٔ الیه، نزد خود طلبداشته، ما فی الضمیر او استفسار کند و بر تقدیر صدق وا نمود، باتفاق خان مزبور، خاطر آنها را، بهر گونه قولی که خواهند، مطمئن ساخته، آن قلعه را بتصرف در آورد و در این باب توقف و امهال آن ولایت، بتقصیر از خویش راضی نگشته، تر و خشک آن را بآتش نهب[1] و غارت بسوزاند و دقیقهٔ از دقایق جد و جهد فرانگذارد.

—:o:—

س ۴

قلعہ تیلنگہ پر مہابت خان نے قبضہ کر لیا ہے۔ نجابت خان کو اس خط میں مزید ہدایات دی جا رہی ہیں۔ اس وقت اورنگ زیب حسب کوتہ کے علاقے پر زیادہ توجہ دے رہا ہے۔

بزبدۂ خوالین زمان نجابت خان : بعنایت بی غایت مستبشر گشته، بداند. عرضداشتی که شب سه شنبه نهم شهر حال، بدرگاه اقبال ارسال

---

۱ - نهیب.

داشته بود ، بشرفِ مطالعهٔ والا رسیده ، مطالبِ معروضه پیرایهٔ وضوح گرفت و توقفی که بمقتضای وفورِ خبرت و کاردانی نموده مستحسن افتاد ـ (ص : ۱۶۷ ب)

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد که آن موردِ مراحمِ بی کران را ، قبل ازین مامور ساخته ایم که به تیلنگه رفته قلعهٔ آنجا را باتفاقِ عمدهٔ خوانینِ زمان مهابت خان ، بتصرف در آورد ـ چون درین ولا ، از عرضداشت خانِ مشار" الیه که پانزدهم فرستاده بود ، بظهور انجامیده که موسیٰ الیه بسوادِ تیلنگه رسیده ، بنابران ، اشاره علیه بر این موجب عزِ نفاذ می گیرد که آن مهبطِ الطافِ بی پایان ، اگر تا وصولِ این نشانِ خجسته عنوان ، عزیمتِ آن صوب ننموده باشد فیها و الا در هر جا این گرامی مثال باو برسد ، عنان باز کشیده توقف کند و تا آمدنِ خانِ مذکور که بمراجعت مامور است ، در همان مقام بسر برده ، ازانجا باتفاقِ مشار" الیه بحسب کوته[1] بیاید و حقیقت را معروض داشته ، بمطابقِ آنچه بفرمائیم ، بعمل آورد ـ توجه خاصِ ما را ، دربارهٔ خویش ، روز افزون شناسد ـ

— .o: —

---

۱ ـ محب کور ـ

عمدة الامرای زمان خلیل اللہ خان کے نام

ش ۱ ۔

خلیل اللہ خان دربار کے اہم امراء میں سے تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ خلیل اللہ خان کو اس زمانے میں پہرہ چوکی کی خدمت سپرد کی گئی تھی ۔ 'توفیق پاس مراسم حفظ الغیب' کا اشارہ اسی جانب معلوم ہوتا ہے ۔ اورنگ زیب اسے ترقی منصب پر مبارکباد پیش کرتا ہے ۔

عمدة الامرای زمان خلیل اللہ خان : مورد مراحم بیکران پادشاہی ، مہبط اعطاف بی پایان اعلیٰ حضرت ظل الہی ، شایستۂ صنوف مکرمت و احسان ، خلیل اللہ خان ، بتوجہات بی نہایات مسرور گشتہ ، بداند کہ اگرچہ حقیقت صدق عقیدت و یک رنگی آن مورد مراحم جلیہ ، قبل ازین در حضور پرنور ، خاطر نشان عالی شده ، ازان رہگذر اطمینان تمام حاصل است ۔ لیکن چون درین ولا ، بعرض رسید کہ آن مہبط الطاف سنیہ ، توفیق پاس مراسم حفظ الغیب یافتہ ، در اظہار جوہر محبت و اخلاص اہتمام می نماید ، این معنی موجب مزید بہجت و انبساط گردید ۔ عجب است کہ باوجود رسوخ اعتقاد ، در این مدت بارسال عرایض نپرداختہ ، گاہی خود را مذکور محفل گرامی نساختہ ۔ ازانجا کہ آن شایستۂ مکارم بی قیاس را ، از مخلصان خیر اندیش تصور می فرمائیم ، اگر بیش[1] ازین در این باب کوتاہی روا ندارد ، از قانون یک جہتی بیرون نخواہد بود ۔ باید کہ خاطر اخلاص مآثر خود را ، از توجہات خاص ما جمع داشتہ ، عاجلاً و آجلاً ، امیدوار ثمرات آن باشد و در جمیع احوال عنایات علیہ را ، شامل حال و کفیل آمال خویش شناسد ۔ از روی وفور شفقت ، خلعتی خاصہ بآن مورد مراحم بی کران

---

۱ ۔ پیش ۔

عطا شده ، بوصول آن تبرک خاص مبتہج خواہد گشت ـ سفارش معتمد دولت خواہ عیسیٰ بیگ تحصیل حاصل است ـ یقین کہ از تفقد احوال او غفلت نخواہد رفت ـ

——:o:——

ش ۲

خلیل اللہ خان نے اورنگ زیب کو فتح بیدر پر تہنیت نامہ بھیجا ہے ـ اورنگ زیب کے لکھنے کے مطابق اس کی تسخیر میں ایک مہینہ لگا ہے ـ یہ قلعہ مملکت بیجا پور کی تسخیر کے لیے کلیدی حیثیت رکھتا ہے ـ

بعمدۂ خوانین زمان خلیل اللہ خان : خلاصۂ خاندان مصطفوی ، نقاوۂ دودمان مرتضوی ، مورد مراحم بیکران پادشاہی ، مہبط مکارم بی پایان اعلیٰ حضرت ظل الٰہی ، عمدۂ امرای زمان ، خلیل اللہ خان ، بتوجہات موفورۂ خاص ، مختص بودہ معلوم نمانند (ص : ۱۶۸ ل) عریضۂ الاخلاصی کہ مشتمل بود بر مراسم تہنیت و مبارکباد فتح قلعۂ محمد آباد بیدر کہ بعنایت بیغایت الٰہی و اقبال لایزال پادشاہی ، نصیب اولیای دولت قاہرہ گردیدہ ، مصحوب جوشن بیگ گرز بردار رسیدہ ، مطالعۂ آن خاطر عاطر را ، مسرت افزود ـ المنۃ للہ تعالیٰ و تقدس کہ درین سفر نصرت اثر ، آغاز کارہا بر وفق خواہش مخلصان و خیر اندیشان شدہ ، در اندک زمانی ، چنین فتح نمایان روی دادہ ـ رجا بکرم کریم کارساز عمت آلاوہ واثق است کہ عنقریب فتوحات تازہ ، از پردۂ غیب رخ نما گردیدہ ، این مہم عمدہ حسن انجام بیابد ـ آن خلاصۂ اخلاص کیشان صاف طویت بہمین وتیرہ ، برین جادۂ قویم و منہج مستقیم ثابت قدم بود ، بیش از پیش ، بتصفیۂ جوہر عقیدت بیریا ، بپردازد و ما را ، بیاد خود دانستہ ، مشتاق شناسند و در ہیچ وقت ، از احوال خیر مآل خویش ، غافل نہ انگارند[1] ، والسلام ـ

——:o:——

۱ ـ نا انگارند ـ

نتیجۃ الامرا اعتقاد خان کے نام

ص ۱

اعتقاد خان بخشی الممالک ہے۔ منصب داروں کی تنخواہ کے کاغذات بادشاہ کی خدمت میں بخشی کے ذریعے پیش ہوتے تھے، اس کے بعد احکامات کا اجرا محکمۂ دیوان سے ہوتا تھا۔ اعتقاد خان کے نام جتنے خطوط ہیں، ان کا زیادہ تر موضوع یہی ہے - دیوان کا کام وزیر کے سپرد تھا اور جس زمانے کا یہ مکتوب ہے، اس وقت یہ کام سعد اللہ خان کے ذمے تھا۔ مغلیہ دور میں منصب داروں کو تنخواہ کا کچھ حصہ جاگیر کی آمدنی سے اور باقی نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا۔ چونکہ دکن کی جاگیروں کی آمدنی کم تھی، اس لیے اس صوبے میں منصب داروں کو خاص مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ اس خط سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اورنگ زیب کو محکمۂ دیوان کے ضوابط کی چھوٹی سے چھوٹی جزئیات پر بھی کتنا عبور تھا۔

نتیجۃ الامرای اعتقاد خان : موردِ مراحمِ بی کران ، مہبطِ اعطافِ بی پایان ، شایستۂ انواعِ لطف و احسان ، اعتقاد خان ، بعنایتِ خاص اختصاص یافتہ بداند کہ قبل ازین حسب الحکمِ اقدس خانِ سعادت نشانِ جملۃ الملکی ، متصدیانِ دکن نوشتہ بودند کہ ہرکس از منصب دارانِ ان صوبہ باضافہ یا بمنصبِ جدید سرافراز شود ، جاگیرِ نصف طلبِ او را تنخواہ دادہ ، بعد ازانکہ از درگاہ معلی سند درست کردہ بیاورد ، کل طلب را تن می نمودہ باشند۔ چنانچہ دیوانیانِ آنجا از ابتدای ورودِ حکمِ اشرف ، مطابق آن بعمل می آوردند و چون منصبدارانِ آن صوبہ ، بسبتِ قلتِ حاصلِ جاگیر و تفرقۂ احوال ، قدرتِ فرستادن وکیل بدرگاہِ جہان پناہ ، نداشتند و مکرر در پیشگاہِ عالی اظہار این معنی نمودند ، بموجبِ امرِ رفیع القدر ، این مقدمہ داخلِ واقعہ شدہ بود و بعرضِ مقدس

رسیده و ثانی الحال یرلیغِ گیتی مطاع بنفاذ پیوسته که تحصیلِ سند درگاهی درین باب لازم نیست ـ همین که صورتِ تجویز بمسامعِ جاه و جلال رسیده، منظور گردد، دیوانیانِ صوبه ازان آگاه شوند ـ نصفِ طلب را که موقوف است از تنخواه می داده باشند و اسناد همان جا درست شود ـ لیکن ازانجا که از آغازِ نزولِ موکب اقبال قرینِ سلطانی بدین صوبه تا حال، باوجود آنکه حقیقتِ اضافه و مناصب ابتدای، متواتر داخلِ واقعه شده و سیادت پناه صفی خان بخشیٔ صوبه، فهرستِ کل را مرتب ساخته، بد گاه فرستاده جواب نمی رسد و ازین رهگذر مردم بغایتِ عاجز و مضطر اند ـ بنابران بخانِ موصیٰ الیه امر شد که مجدداً اسامی جمعی، که در این مدت (ص: ۱۶۸ ب) باضافه و منصب سرافرازی یافته اند، بر افرادِ جداگانه ثبت نموده اند، پیشِ وکیلِ سرکارِ عالی ارسال دارد تا او به آن موردِ مراحمِ بی کران برساند و آن لنتیجة الامرا از دفتر ملاحظه کرده، بر افرادِ اسامیٔ طایفه، که حقیقتِ اضافه و منصبِ آنها، پیش ازین از روی واقعه بعرضِ ارفع رسیده، محتاج بتکرار عرض نیست ـ کیفیتِ صدورِ حکمِ والا قلمی نموده، بمهرِ خود حوالهٔ او کند که بزودی بفرستند و حقیقتِ دیگرانرا، درینولا بمسامعِ حقایق مجامع رسانیده، بر افرادِ اسامیٔ آنها نیز، صورتِ حکمِ اعلیٰ نوشته و مهر کرده، بسپارد تا سندِ متصدیانِ صوبه گردد و مردم از سرگردانی رهایٔ یابند و از آینده مقرر نموده ایم که ماه بماه، افرادِ تجویز بهمین دستور، نزد آن بخشی الممالک فرستاده آید تا بعرضِ مقدس رسانیده و تصدیقِ خود نموده، بوکیل حواله می کرده باشد ـ یقین که درین باب سعیٔ موفوره بظهور آورده، این معنی موجبِ استقامتِ حالِ سپاه و دولت خواهیِ درگاهِ سلاطین پناه، تصور خواهد نمود ـ عنایتِ خاصِ ما را شاملِ حالِ خویش دانسته، مشتاق شناسند ـ

——:o:——

ص ۲

اگر صوبیدار کسی منصب میں اضافہ کرتا یا نئی جاگیر عطا کرتا تھا تو اس کی منظوری بادشاہ سے لینی پڑتی تھی ـ اس سفارش کی اطلاع ایک تو خود صوبیدار مرکزی محکمۂ دیوان کو بھیجتا تھا ـ اس کے علاوہ مقامی واقعہ نویس جو مرکزی حکومت کے ماتحت ہوتا تھا،

وہ بھی اس کی رپورٹ بالراست دربار کو کرتا تھا - اضافے کی منظوری کے بعد دیوانِ اعلیٰ صوبے میں اپنے متصدیوں کو اس کی اطلاع بھیجتا تھا تو وہاں سے تنخواہ جاگیر کی سند کا اجرا ہوتا تھا ۔

بنتیجۃ الامرا اعتقاد خان : بعنایاتِ خاص اختصاص یافتہ ، بداند کہ خدمتِ تھانہ داری قصبہ لادسانکوی کہ معبرِ متردّدینِ خاندیس و برار است ، قبل ازین بعہدۂ سعید خاندیسی ونہ نفر منصبدار متفرق بود ۔ چون خدمتِ مسطورہ بواقعی ازانہا متمشی نمی شد ' بنابران بسیادت مآب ابوالفضل معموری کہ خانہ زادِ کارطلبِ باسلوک است ، مقرر ساختہ ، راہ داری شارعِ جالنہ را کہ بلا دسانکوی قریب بود نیز بدو تفویض نمودیم و پنجاہ سوار از منصب سعید [1] وغیرہ کہ بشرطِ خدمت بود ، کم کردہ بر منصب ابوالفضل [1] کہ سہ [2] صدی و ہفتاد سوار بود ، صدی ذات و سی سوار افزودیم کہ از اصل و اضافہ بمنصبِ چہار صدی ذات و یکصد سوار ، سرافراز باشد ۔ باید کہ آن خلف الاعاظم حقیقتِ خدمتِ خانہ زادی و اضافہ اورا اگر تا حال از روز نامچہ وقایعِ اینجا مذکور محفلِ معلیٰ نگردیدہ باشد ، بائیتی نیکو بعرضِ اشرفِ اقدس رسانیدہ ، کیفیتِ حکمِ معلی و منظور شدنِ اضافہ را ، بمتصدیانِ صوبہ بر نگارد کہ در دادنِ سندِ تنخواہِ جاگیرِ اضافہ تعلل نمایند ۔ عنایتِ بیغایتِ مارا شاملِ حال و کافلِ آمال خویش دانستہ ، مشتاق شناسند ۔

——:o:——

ص ۳

اورنگ زیب کا وکیل یا دوسرے معنوں میں اس کا نمائندہ دربار میں موجود ہے ۔ لیکن ضرورت کے لیے اس نے ایک ہرکارے کو بھی دربار کی بعض خبریں معلوم کرنے کے لیے بھیجا ہے ۔

۱- سعد

۲- سی

بنتیجة الامرا اعتقاد خان : بعنایت بیغایت سلطانی مختص بوده بداند که چون دربن ولا ، کرمان نام هرکاره را ، تعین نموده ایم که نزد وکیل دربار گردون مدار بسر برده ، در تحقیق بعض اخبار کوشش نماید و بنابر سابقه معرفت ، پیش آن مورد مراحم بیکران نیز آمد و شد (ص: ۱۶۹ ل) می کرده باشد ، یقین که آن خلاصه مخلصان صافی طویت ، اورا سرگرم خدمت مرجوعه داشته ، از احوال او غافل نخواهند بود ، تا بفراغ خاطر در انجا بوده ، حقایق را معروض می گردانیده باشد - اشتیاق صحبت آن مهبط الطاف بی پایان ، پایانی ندارد ، با حسن وجهی دست دهاد و توجه خاطر قدسی مآثر را دربارۀ خویش ، روز افزون شناسد - والسلام علی من اتبع الهدی -

——:o:——

ص ۴

اس خط میں محکمۂ دیوان سے مرشد قلی خان کی سفارش کی گئی ہے - اس مضمون کا خط اورنگ زیب نے سعد اللہ خان کو بھی بھیجا ہے جو اس سے پہلے آ چکا ہے -

بنتیجة الامرا اعتقاد خان : بعنایت بیغایت خاص ، عز اختصاص یافته ، بداند که حقیقت شایستگی و حسن خدمت وزارت مرتبت ، مرشد قلی خان برآن مورد مراحم بیکران پوشیده نخواهد بود - در آن هنگام که اختر طالع او ، از سعادت حضور پرنور ، برکیوان برتری می جست و بمنصب هزاری ذات و چهار صد سوار امتیاز داشت ، جاگیر او در هندوستان فیض نشان از ده ماهه کمتر نبود و درین ولا بخدمت دیوانی ولایت بالا گهاٹ فرق افتخار بر افراخته ، از اصل و اضافه ، بمنصب هزار و پانصدی ذات و پانصد سوار سربلند گشته ، جاگیرش در دکن ، بعد وضع خرج سه بندی ، پنج ماهه بیش نیست و هر سال اورا ، مبلغ کلی زیاده از یافت سامان باید نمود ، تا دخل با خرج مساوی شود و مع هذا ، بضابطۂ جدید، جمعیت ده بفده افزون تر از سابق ، نگاه باید داشت و سوای آن اخراجات دیگر نیز ، بتقریب پرداخت چنین خدمت عمده ، روی می دهد - ازانجا که بندۂ کارآمدنی درگاه جهان پناه است ، اگر آن سزاوار الطاف بی پایان ،

کیفیت احوال موسی الیه را ، بمسامع جاه و جلال رسانیده ، در وادی پرداخت او سعی نماید ، گنجایش خواهد داشت تا بسیار بموقع خواهد بود ۔ عنایت خاص مارا ، شامل حال خود تصور نماید ۔

—:o:—

ص ۵

اس میں حیات سنگھ زمیندار راجور کی سفارش ہے۔ اس کے بارے میں اورنگ سعد اللہ خان اور علی مردان خان کو بھی خطوط لکھا رہا ہے ۔ یہ خطوط پہلے آ چکے ہیں ۔

بنتیجة الأمرا اعتقاد خان : بتوجہات خاص اختصاص یافته بداند که زبدة الاشباه والاعیان ، حیات سنگھ[1] زمیندار راجورکه خانه زاد درگاه جهان پناه است و از منتسبان ماست ، در آن آوان که پرگنهٔ مسطور، بجاگیر وکلای سرکار نامدار تعلق داشت ، با برادران و توابع ، بفراغ بال درانجا بسر می برد و اکنون چون آن پرگنه بتیول داران دیگر انتقال یافته ، موسی الیه از بدسلوکی گماشتهای آنها که متضمن خفت و بیعزتی او بود ، ترک وطن مالوف نموده ، چندگاه در گرامی خدمت ما گذرانیده ، لیکن ازانجا که دست از زمینداری موروثی باز داشتن ، برو دشوار است ، بارادهٔ این که کامیاب بوطن خویش مراجعت کند از حضور عالی دستوری یافته ، عزیمت درگاه خلایق پناه نموده که اگر حسب الالتماس ما ، پرگنهٔ مزبور بدستور سابق ، بجاگیر وکلای (ص : ۶۹ ، ب) سرکار فیض آثار ، بتیول فرزند سعادت مند برخوردار کامگار ، مقرر گردد فهوالمطلوب و الا بسعی آن نتیجهٔ امرای عظام ، حقیقت قلت منصب او ، بعز مقدس رسیده ، باضافهٔ مناسب سرافرازی یابد و لوازم زمینداری آنجا ، بنمط اول ، بدو مسلم و مفوض شود ، تا از تصدق فرق مبارک اعلیحضرت ، باروی تازه ، بجای اصلی خویش ، مراجعت تواند نمود ۔ باید که در باب حصول یکی

---

[1] ۔ سنگھ

ازین دو مامول او ، حتی المقدور مراسم سعی بجا آورده ، این معنی را ، موجب مزید خورسندی خاطر عاطر تصور نماید و بزودی کیفیت احوال اورا ، با ملتمساتی که دارد ، بمسامع جاه و جلال رسانیده ، صورت دہد ، والسلام ۔

—o—

ص ٦

مغلیہ زمانے میں جب منصب دار کبرسنی یا علالت کی وجہ سے کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا تو اس کے نام مدد معاش یا روزینہ جاری کر دیا جاتا تھا ۔ اس خط میں حسن بیگ عرب کے لیے مدد معاش اور روزینہ کی تجویز کی گئی ہے ۔

بنتیجة الامرای عظام اعتقاد خان : مورد مراحم بیکران پادشاہی ، مہبط اعطاف بی پایان اعلیحضرت ظل الہی ، سزاوار گونا گون مکرمت و احسان ، اعتقاد خان ، بعنایت بیغایت اختصاص یافتہ ، بداند کہ چون حسن بیگ عرب کہ از بندہای قدیم خبری درگاہ جہان پناہ است ، بواسطۂ کبر سن و ضعف پیری ، طاقت نوکری نداشت و تجویز مدد معاش و روزیانہ ، بدون حکم اقدس در این جا نمی توان کرد ۔ بنابران او را دستوری دادیم کہ باستیلام عتبۂ خلافت بشتابد ۔ آن مورد مراحم بی کران ، مومی الیہ را ، از نظر انوار اطہر گذرانیدہ و حقیقت سبق بندگی و قدم خدمت اورا مفصلاً بعرض مقدس رسانیدہ ، نوعی سعی نماید کہ داخل لشکر دعا گردیدہ ، از فیوضات عامۂ بی دریغ پادشاہی ، بمدد معاش و یومیہ کہ بخرج وابستہای کثیر او ، وفا تواند کرد ، سرافراز شود ۔ یقین کہ آن شایستۂ الطاف بی پایان ، در این باب ، جد موفور بظہور آوردہ ، این معنی را ، موجب اجر جزیل ، خواہند انگاشت ۔ عنایات بی غایات ما را شامل حال خود تصور نماید ۔

—:o:—

ص ۷

دیوان کے کاغذات میں ایک منصب دار کی ولدیت غلط درج کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے اس کا اضافۂ منصب کا معاملہ خطرے میں پڑ گیا ہے۔ اس کی تصحیح کے لیے سفارش کر رہا ہے۔

بنتیجة الامرای عظام اعتقاد خان : بعنایاتِ بیغایات اختصاص یافته ، بداند که چون نصر الله ولد حسن که صد و پنجاهی ذات و ده سوار ، اضافهٔ او تجویز شده بود ، بواسطهٔ قرابت سببی ، همیشه با سزاوار خان بود ، در دفاتر ، بعنوانِ پسر خواندگیٔ سزاوار خان ثبت گردیده ، اسمِ پدرش مرقوم نمی شود ـ بنابران در هنگامی که یاد داشتِ اضافه ، بعرضِ اقدس می رسید ، بر زبانِ مبارکِ اعلیحضرت خلافت منزلت گذشته که غلامِ پسر خوانده را منصب چه درکار است ، امرِ والا قدر زینتِ صدور می یابد که چون نصر الله مزبور ، جوانِ کار طلبِ باشعور است و پیش ازین خدمتِ امینی پرگنه پاتهری را خوب (ص : ۱۰۷ a) بتقدیم رسانیده ، ثانی الحال از قبلِ خان مذکور بمحافظتِ قلعهٔ برسر متعلقه سنیر قیام می نمود و پدرِ او بالفعل داخلِ بندهای درگاهِ جهان پناه است و پدرِ کلانش نیز ، بدین سعادت مشرف بود ، باید آن شایستهٔ الطافِ بیکران ، حقیقتِ اورا بتفصیلی که نگارش یافته ، بمسامعِ جلال رسانیده ، نوعی سعی نماید که منصبِ او از اصل و اضافه ، بحال حکم شود ـ یقین که درین باب ، حتی المقدور کوتاهی نخواهد رفت ، والسلام ـ

—:o:—

ص ۸

اس خط میں خانِ رفیع مکان سے غالباً سعد الله خان مراد ہے ۔

بنتیجة الامرایٔ عظام اعتقاد خان : بتوجهاتِ خاص اختصاص یافته ، بداند که عریضة الاخلاص بمطالعهٔ گرامی درآمده ، وجهِ رخصتِ کرماجی پنڈت و نگاهداشتنِ او درانجا ، بوضوح انجامید و مطالب که از

تقریرِ موصی الیہ بعرض رسیدہ بود ، بپیرایۂ تصدیق گرفت ۔ در ہمہ حال صلاحِ عاقبت و حسنِ خاتمت مطلوب است ۔ حق تعالیٰ عواقبِ امور ، بخیر قرین گرداند ۔ برآن موردِ مراحمِ بیکران پوشیدہ نماند کہ درین سفرِ نصرت اثر کہ نتائجُ آن ، تخمِ حسد در اراضیٔ قلوبِ ناحق شناسان سبز ساختہ ، از دریافتِ ملاقات و موافقتِ صحبت و حسنِ مخالطتِ خانِ رفیع مکان ، آن مقدار مسرور و مبتہج گردیدیم کہ شرحِ آن مانندِ اظہارِ مفارقت ایشان ، پایانی ندارد ۔ اگر گفتہ شود کہ علتِ غائیۂ این نہضت و بہترین ثمراتِ آن ، جز این نبود ، مطابقِ واقع است ، حصولِ ملاقاتِ آن خلاصۂ مخلصانِ خیر اندیش نیز ، بوجہ مرغوب و مطلوب است بخوبی [دست[1]] دہاد ، والسلام ۔

——:o:——

ص ۹

اس خط میں فتح ولد زکریا اور اس کے بھائی حیات کے اضافۂ منصب کی سفارش کی ہے ۔ ان افغان بھائیوں نے مہمِ حیدر آباد کے موقع پر نمایاں خدمات سر انجام دی تھیں ۔ لیکن بادشاہ نے سفارش نا منظور کردی ہے ۔ وہ ان خدمات کو قدرے تفصیل سے بیان کرتا ہے اور ہدایت کرتا ہے کہ اس تجویز کو دوبارہ بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جائے ۔

باعتقاد خان : بعنایتِ بی غایتِ مختص گشتہ بداند ۔ عرض داشتی کہ در جوابِ نشانِ گرامی مرسل بود ، بعزِ مطالعۂ عالی درآمدہ ، صورتِ حکمی کہ از پیشگاہ خلافت ، دربارۂ اضافۂ منصبِ فتح ولد زکریا[2] و حیات ، برادرِ او ، شرفِ نفاذ گرفتہ ، ہویدا گردید ۔ بران موردِ مراحمِ بیکران پوشیدہ نماند کہ پذیرای نیافتنِ این قسمِ اضافہ کہ بازای[3] ترددانی کہ در سفرِ حیدر آباد از موصیٰ الیہما

۱۔ یہاں 'دست' کا لفظ رہ گیا ہے ۔
۲۔ ذکریا
۳۔ باذای

بظهور آمده بود ، بشرط فوجداری محالی که بهمه وقت بعهدهٔ بندهای پیش منصب مقرر بوده ، تجویز شده ، جای تعجب است - از مناصب عمدهٔ که بعض افغانان دارند ، پیداست که اضافهٔ ذات افغانان از ضابطه بیرون نیست - بحمدالله تعالیٰ که در این مدت ہرگز بتجویز ناماسب[۱] راضی نبوده ایم - نمی دانیم که موجب عدم قبول اضافهٔ آنها چیست ؟ ازانجا که مشارٌ الیہا خانه زادانِ کار آمدنی درگاه جہان پناه اند و مدتی پیش ازین ، تنخواه یافته ، جمعیت موافق ضابطه بداغ رسانیده اند و بند و بست خدمات مرجوعه نموده - درین ولا نیز با جمعیتِ لایق ، در رکاب عالی ، بمراسم خدمت گذاری ، می پردازند بر تقدیری که (ص : ۱۷۰ ب) اضافهٔ آنها مطابق آنچه تجویز شده ، منظور نگردد از رہگذر مطالبه باز گرداننـد[۲] و اخراجاتی که کشیده اند ، تفرقهٔ تمام بحال آنها راه خواهد یافت و قطع نظر ازان ، ہر گاه بر مردم ظاہر شود که تجویز ما در بارگاه اعلیٰ این رتبه دارد ، دیگر یکدام امیدواری جان فشانی خواہند نمود و ما نیز بچه عنوان بکسی خدمت توانیم فرمود - بنابران باید که آن مہبط مکارم بی پایان ، عمداً حقیقت اضافهٔ فتح و برادرش را ، با کیفیت مراتبی که مسطور است ، بعرض اقدس اعلیٰ رسانیده ، سند پذیرای منصب آنها را ، از ابتدای که تجویز رفته ، بزودی ارسال دارد تا این معنی بسبب ازدیاد سرگرمیٔ مومی الیہا و موجب امیدواری دیگران گردیده ، سررشتهٔ کارفرمای که مدار آن بر امید و بیم است ، از دست نرود -

——:o:——

ص ۱۰

منصب دار کو جو منصب عطا کیا جاتا تھا ، اس کی جاگیر اور نقد تنخواہ اسی کی بنا پر محسوب کی جاتی تھی - اس کے علاوہ جب کوئی اضافی خدمت تجویز کی جاتی تھی تو اس کی تنخواہ میں یہ شرط

۱- مناصب
۲- گردانید

خدمت یعنی اس مدت تک جب تک وہ اس خدمت پر فائز رہے ، منصب میں اضافہ بھی کیا جاتا تھا ۔ اس خط میں ایک منصب دار کے لیے اضافے کی تجویز کی گئی ہے ۔

بنتیجة الامرای اعتقاد خان : بتوجہات و تلطفات خاص اختصاص یافتہ ، بداند کہ چون سیادت مآب ابوالفضل معموری ، خالہ زاد قابل تربیت است و درین مدت برخدمتی کہ مامور گردیدہ ، از قرار واقع ، بسرانجام آن پرداختہ و درین سفر خیر اثر ، از روی کار طلبی ہمہ جا حاضر بودہ ، بنابران درینولا خدمت فوجداری اونکا پور از تغیر حیات ولد زکریا[1] کہ ذات پانصدی و شش صد سوار منصب داشت بمومی الیہ تفویض نمودہ ، بشرط خدمت مذکور ، یکصدی ذات یکصد سوار ، منصب او اضافہ تجویز فرمودیم تا از اصل و اضافہ ، بمنصب ششصدی ذات و ہفت صد[2] سوار سرافراز بودہ ، بخدمت قیام مینمودہ باشد ۔ آن نتیجہ امرای عظام ، حقیقت این مقدمہ را ، بمسامع جاہ و جلال رسانیدہ ، در باب حصول سند اضافہ مومی الیہ ، سعی جمیل دریغ ندارد ۔

---:o:---

۱۔ ذکریا

۲۔ دویست ۔ حساب سے یہ دو سو کی بجائے سات سو ہونا چاہیے ۔

جالینوسِ زمان تقرب خان کے نام

ض ۱

تقرب خان نے ایک تاجر محمد فیاض کی سفارش کی تھی۔ اسے گولکنڈہ میں مالِ تجارت خریدنا تھا۔ اورنگ زیب نے اسے وہاں بھجوا دیا تھا۔ اس نے کچھ بے سروپا شکایات تقرب خان سے کیں۔ اس خط میں اس کی شکایات کا تجزیہ کرکے انھیں بے بنیاد قرار دیا ہے۔

بجالینوسِ زمان تقرب خان : حکمت پناہ، فطانت دستگاہ، جالینوس الزمان، سزاوارِ مراحمِ بیکران، شایستۂ الطافِ بے پایان، تقرب خان، بتوجهاتِ خاص، عزِ اختصاص یافته، بداند۔ عرضداشتِ آن خانِ تقرب نشان، که پس از مدتی مرسل بود، بامکتوبِ عبدالصمد ملازمِ سرکارِ قطبِ فلکِ ابهت و شوکت که بآن جالینوس الزمان نوشته، از نظرِ فیض اثر گذشته، مطالبِ معروضه سمتِ وضوح گرفت۔

امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد که اگرچه خاطرِ دریا مقاطر از اخلاص و عقیدتِ آن حکمت و فطانت مرتبت، بواقعی جمع است و رسمیاتِ ظاهری منظور نیست لیکن چون همه وقت، اطلاع بر احوالِ خیر مآلِ سزاوارِ مراحم، مطلوب است اگر در ارسالِ عرایضِ اخلاص، این مقدار تاخیر نرود، از قانونِ رسوخِ اخلاص، بیرون نخواهد بود۔ بران شایستۂ الطافِ بیکران، پوشیده نماند که محمد فیاض را قبل ازین، بعض (ص : ۱۰۷ل)، بآشنای آن موردِ عنایات، کامیابِ خواهش ساخته، رخصت فرموده بودیم که بزودی در گلکنده کارسازی خود کرده، بمقصد شتابد و چون از عرضداشتِ او، بمسامع علیه رسیده که سر انجامِ موسیٰ الیه

در آنجا ، در تعویق افتاده و اجناسی که او در گلکنده ابتاع خواهد نمود ، در بعض محال تیول وکلائی سرکار نامدار نیز بهم می رسد۔ بنابران نشانی بنام او صادر شده بود که اگر در انجا بزودی خرید نتواند کرد ، مراجعت نموده بیاید و در همین جا هرچه خرید کرده از بندر سورت روانه مطلب شود ۔ ازین مقدمات که مکتوب عبدالصمد مذکور بران محتویست ، چیزی داخل عرضداشت او نبود و بر تقدیری که معروض می داشت ، از انجا که قطب سمای امارت و ایالت را ، از دولتخواهان و مخلصان درگاه معلیٰ تصور فرموده ، غایت عنایت و نهایت مرحمت ، دربارۂ ایشان مبذول می داریم ۔ بزخرفات او چگونه بسمع قبول اصغا می شد ۔ اگر چنین می بود بایستی درین باب بحاجب مقیمی ایشان که در حضور پر نور عالی است ، اظهاری می رفت ۔ غالباً چون محمد فیاض مذکور بکوتی نوکر قطب فلک رفعت بوده و درین ولا که از پیش گاه خلافت ، بسرانجام بعض فرمایشها مامور[1] گشته و نشان عالی شان ، بنام ایشان همراه داشت ، توقع زیاده احترامی نموده و ازین که بخلاف چشم داشت ، حسابی چندان ازو نگرفته اند ، بیحوصلگی ورزیده ، ازان اقاویل چیزی بر زبان آورده ، وکلای آن مرکز دایرۂ لیک اختری ، از گفتۂ او متوهم گشته ، بآن حکمت و فطانت منزلت ، حقیقت اورا نوشته اند ۔ یقین که آن خان تقرب نشان ، این معنی را در جواب مکتوب مسطور ، باو خواهد نگاشت ۔ عنایت خاص مارا شامل حال خویش دانسته ، مشتاق شناسند ۔

—:o:—

ض ۲

عرض اشتیاق ملاقات کا خط ہے ۔

بجالینوس زمان تقرب خان : مورد مراحم بیکران پادشاہی ، مهبط الطاف بی پایان اعلیٰ حضرت ظل الهی ، عمدۂ مقربان بارگاہ

۱- معمور

خلافت ، جالینوس الزمان تقرب لشان ، مشتاق شناسد ۔ چون یقین معلوم است که آن سزاوارِ صنوفِ عاطفت ، ہمہ وقت ، مراسمِ احتیاط را مرعی داشتہ ، این شیوه را ملزم اند و موجب اینکہ ، مطالعۂ صحایفِ اخلاصِ ایشان ، مسرت افزای خاطرِ عاطر نمی گردد جزاین ایست ۔ بنابران ما نیز ، عدمِ مراعاتِ رسمیاتِ ظاہر را ، منافیٔ محبت و اخلاصِ باطنی تصور نفرموده ، باصدارِ نشانہا کمتر می پردازیم ۔ پیداست کہ آن خانِ واقف خبرت ، باین معنی بے برده باشند ۔ اشتیاقِ صحبت را ، از شرح و بیان افزون انگاشتہ ، مارا ہمیشہ بیادِ خود دانند ، والسلام ۔

—:O:—

ض ۳

اس میں سلسلۂ مکاتبت کو قائم رکھنے پر زور دیا گیا ہے ۔

بتقرب خان : (ص - ۱۷۱ ب) ، موردِ مراحمِ بیکرانِ پادشاہی ، مہبطِ الطافِ بی پایان اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، خانِ تقرب لشان ، جالینوسِ الزمان ، بتوجہاتِ خاص ، اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند ۔ عریضۂ الاخلاصی کہ مصحوبِ خلاصۂ خاندانِ صفوتِ سیادت ، شایستۂ صنوفِ عاطفت و مرحمت ، میرزا سلطان ، مرسل بود ، بعزِ مطالعۂ گرامی رسیده ، مسرت افزود ۔ کیفیتِ صدقِ عقیدتِ آن سزاوارِ مکارمِ بیکران ، چہ از مطاوی آن صحیفہ و چہ از تقریر میرزای مشار الیہ ، پیرایۂ وضوح گرفتہ ، خاطرِ عاطر را ، قرینِ بہجتِ بی اندازه ساخت ۔ ازانجا کہ ایشان را ، از جملۂ خیر اندیشانِ صمیمی تصور نموده ، یقین می دانیم کہ مشربِ اخلاصِ آن زبدة الخوانین ، از غبارِ ریب و ریا مصفا ست ، اگر مراسمِ متعارفۂ اہلِ روزگار ، بنابرِ حزم و احتیاط ، مرعی نگردد ، تصوری نخواہد داشت ۔ چون اصلِ کار ، پاسِ مراتبِ عقیدت و اخلاصِ باطنی است ، ہمگی جد و جہد ، صرفِ آن باید نمود کہ اساسِ محبتِ قلبی ، روز بروز استحکام یافتہ ، دقیقۂ از دقایقِ آن مہمل نماند ، توجہاتِ خاصِ ما را ، دربارۂ خویش ، روز افزون دانستہ ، بہمین وتیره ،

برجادهٔ بهبود خوبی و خیر اندیشی مستقیم باشند و ہرگاه معتمدی عازم این صوب گردد ، بارسال صحایف اخلاص پرداخته ، این معنی را ، موجب مزید خرسندی و ابتهاج خاطر قدسی مظاہر شناسند و ما را از حد افزون مشتاق تصور نموده ، ہیچ وقت از احوال خیر مآل خود ، غافل ندانند ، والسلام .

— :o: —

ض ۴

اس خط میں فتح بیدر کی تفصیل دی گئی ہے ۔

عالیمنوس زمان اقرب خان : بتوجہات خاص اختصاص یافته ، معلوم نمایند که اگرچه وثوق صدق عقیدت و خلوص طویت آن مورد مراحم بی کران نه بدان مشابه است که خاطر عاطر را ، بہیچ وجه ، ترددی دران بوده باشد و رسوخ اخلاص ایشان یقینی است ، لیکن درین ولا ، سیادت و نجابت مرتبت ، میر باقی ، بعز ملازمت فایز گردیده ، آنچه از دقایق خیر اندیشی ، بر او مکشوف شده بود ، مفصلاً بعرض والا رسانیده ، طبع مبارک ما را ، ازین رہگذر بیش از پیش منبسط ساخت ۔ پیداست که بامید ظهور ثمرات نیکو ، در تربیت نخل عقیدت ، بہمین وتیره به جد فراوان مصروف خواہد گشت ۔

درینولا ، بعنایت بیغایت الہی و اقبال لایزال پادشاہی ، نسیم فتح بر پرچم اعلام ظفر فرجام بندہای درگاه جہان پناه وزیده ، روز یک شنبه بیست و سیوم شہر جمادی الاخری ، که شرف آفتاب عالم تاب و ساعت در نہایت سعادت بود ، قلعهٔ شہر بیدر که از زمان بہمنیان تا این زمان که قریب سه[۱] صد سال باشد ، دست تصرف (ص : ۴۲) احدی از حکام و ولات بدان نرسیده ، خطبهٔ سلاطین نامدار ہندوستان فیض نشان ، بر رؤس منابر آن خوانده نمی شد و در حصانت و متانت ، بی نظیر قلاع مملکت دکن است ، با قلعهٔ ارک که آن نیز حصنی است بس استوار و کشودن آن بمدتہای دراز دشوار می نمود ، از میامن توجہات ظاہری و

۱۔ سی

باطنیِ پیر و مرشدِ حقیقی ، باحسنِ وجهی حوزهٔ تسخیرِ اولیایِ دولتِ قاہره ، در آمده ، چنین فتح نمایان که مقدمهٔ فتوحاتِ دیگر است ، در فرصتی اندک نصیبِ بندهایِ درگاهِ آسمان جاه گردید ـ امید بکرمِ کریمِ کارساز واثق است که تمامیِ ولایتِ بیجا پور ، بآسانی داخلِ ممالکِ محروسه گشته ، عنقریب نویدِ نصرت و فیروزی ، متواتر مسرت افزایِ مخلصانِ خیر اندیش شود ـ آن جالینوس الزمان بدین مژدهٔ بهجت پیرا ، ابوابِ شادمانی بروزگارِ خویش کشوده ، توجهاتِ بی اندازه ما را دربارهٔ خود روز افزون شناسد ـ

ـــــ:o:ـــــ

جامع الفضائل میرک شیخ کے نام

ط ۱

چونکہ میرک شیخ کا منصب صدرالصدور کا تھا اور جملہ اوقاف کا انصرام اور علماء اور طلباء کو مددِ معاش اور روزینہ وغیرہ کی منظوری ان کے قلم سے ہوتی تھی ، اس لیے ان کے نام کے جو مکاتیب ہیں ، ان کا موضوع یہی ہے ۔ اس میں شیخ احمد وغیرہ کی سفارش کی ہے ۔ ان کو برہان پور کے خزانۂ عامرہ سے دو روپیہ روزینہ ملتا تھا ۔ اوقاف کا ضابطہ تھا کہ باپ کے مر جانے کے بعد روزینہ نصف ہو جاتا تھا ۔ ان کا روزینہ کسی وجہ سے بالکل بند ہو گیا ۔ اس خط میں اس کو دوبارہ جاری کرنے کی سفارش کی گئی ہے ۔

جامع الفضائل میرک شیخ قلمی رفت : سیادت مرتبت ، وزارت منزلت ، سزاوارِ صنوفِ لطف و مرحمت ، فضایل و کمالات دستگاہ ، میرک شیخ وفورِ توجہِ خاطرِ عاطر ، اختصاص یافتہ ، معلوم نمایند کہ در این ولا ، شیخ احمد وغیرہ اولادِ شیخ عبدالرحیم برادر زادۂ مخدوم شیخ وجیہ الدین مرحوم ، بوساطتِ باریافتہای قدسی انجمن ، بعرضِ عالی رسانیدند کہ موجبِ فرمانِ عالی شانِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الٰہی ، مبلغ دو عدد روپیہ از خزانۂ عامرۂ بلدۂ برہانپور ، در وجہِ یومیۂ پدرِ آنہا ، با فرزندان مقرر بود و بعدِ وفاتِ او بموجبِ نشانِ عالی ، از جملہ مبلغِ مسطور ، نصف بنامِ آنہا مسلم گشتہ و تا عملِ عمدۃ الملک شایستہ خان ، صوبہ دارانِ دیگر ، مطابقِ آن بحال داشتہ ، اسناد دادہ اند و چون در فہرستی کہ از درگاہِ جہان پناہ رسیدہ روزیانۂ آنہا بعنوانِ نشانی ثبت شدہ ، بر طرف نمودہ اند ، امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می‌یابد کہ چون یومیۂ شیخ عبدالرحیم متوفیٰ ، بحسبِ فرمانِ لازم الاذعان مقرر شدہ بود تجویزِ

نصف ، باولاد او موافقِ ضابطۀ مستمره است که در فرمانِ مددِ معاش و روزیانۀ هر کس که قید با فرزندان بوده باشد ، نصف باولاد ، بحال دارند ـ فی الحقیقت آن نیز فرمانی است ـ بنابران باید که آن سیادت مرتبت که توفیقِ عرضِ حوایجِ اہلِ استحقاق یافته ، این معنی را بمسامعِ جاه و جلال رسانیده ، در امضای یومیه آنها و جمعی دیگر که درین حکم شریک اند و روزیانه و مددِ معاشِ آنها که نشانی اعتبار شد ، ہمین صورت دارد ، سعیٔ مشکور بظهور آورند ـ یقین که تقدیمِ این امر را موجبِ (ص : ۱۷۲ ب) مثوبات اخروی تصور نموده ، حتی المقدور در اصلاح آن خواہند کوشند ، والسلام ـ

——:o:——

ط ۲

اس خط میں حافظ محمد امین کے یومیہ کا ذکر ہے جو خزانۂ عامرۂ کشمیر سے ادا کیا جاتا تھا ـ یہ یومیہ نصف کر دیا گیا ہے ـ اس کو بحال کرنے کی سفارش کی گئی ہے ـ

مجامع الفضایل میرک شیخ : بتوجہِ خاطرِ قدسی مآثر اختصاص یافته ، بدانند که اصلاحِ آثار حافظ محمد امین که داخلِ زمرۂ منتسبانِ این درگاه است ، از فیوضاتِ عامۂ اعلیٰ حضرت ، مبلغ یک عدد روپیه ، از خزانۂ عامرۂ کشمیر یومیه داشت و در ہنگامی که موکبِ معلیٰ زینت افزای آن مرز و بوم گردید و اہلِ وظایفِ آنجا از نظرِ انور اظہر گذشتند ، از جملۂ روزیانۂ مومیٰ الیه ، نیم روپیه بحال ماند ـ چون حافظِ مذکور مستحق و کثیر العیال و نیم روپیه بضروریاتِ امرِ معیشتِ او کفایت نمی کند ، اگر آن موردِ مراحمِ بیکران ، درین باب ، سعیٔ جمیل مبذول دارند ، بموقع خواہد بود ـ عنایاتِ خاصِ ما را ، دربارۂ خویش ، روز افزون شناسند ، والسلام ـ

——:o:——

ط ۳

شیخ میرک نے ایک شخص حافظ ترک کی سفارش کی ہے ۔
اورنگ زیب لکھتا ہے کہ اسے ہماری سرکار میں بھجوا دیا جائے ۔

مجامع الفضایل میرک شیخ : سیادت و نجابت پناہ ، وزارت و امارت دستگاہ ، فضایل و کمالات انتباہ ، مہبطِ الطافِ پادشاہی ، میرک شیخ ، بعنایتِ بیغایتِ پیشگاہ ، شرفِ اختصاص یافتہ ، بدانند کہ عرضداشتِ آن سیادت مرتبت کہ پس از مدتی ، بدرگاہِ فیض بارگاہ ارسال داشتہ بودلد ، بوساطتِ سعادت الدوزانِ حضورِ موفور السرور ، از نظرِ خجستہ اثر گذشتہ ، مطلبِ معروض ، بپیرایۂ وضوح گرفت ۔ معلوم آن موردِ مراحم باد کہ چون لایق الاحسان ، زین الحفاظ حافظ ترک ، از قدیم ، رابطۂ اخلاص ، بآن آستانِ والا شان دارد ، آن نجابت منزلت ، موصیٰ الیہ را مستمال ساختہ روانۂ درگاہِ عالی نمایند کہ بعدِ ادراکِ عزِ ملازمتِ لازم السعادت ، از فیوضاتِ بیدریغ پیشگاہِ جود و کرم ، بہرہ مند خواہد شد ۔ عنایت و توجہِ ما را ، شاملِ حالِ خویش دانستہ ، بہمین نمط خود را فرا یادِ خاطرِ دریا مقاطر میدادہ باشند ، والسلام ۔

—:o:—

نتیجۂ ابرار خواجہ عبدالغفار کے نام

ظ ۱

خواجہ عبدالغفار بلخ کے سادات میں سے تھے ، غالباً ان کا تعلق سلسلۂ نقشبندیہ سے تھا ۔ یہ بلخ چلے گئے ہیں ۔ ان سے دعائے خیر کا طالب ہے ۔

نتیجۂ ابرار خواجہ عبدالغفار : حامداً و مصلیاً و مسلماً ، سلالۂ دودمانِ سیادت و نجابت ، خلاصۂ خاندانِ ہدایت و کرامت ، نتیجة الابرار خواجہ عبدالغفار ، برجادۂ خدا پرستی و حق جوی مستقیم بوده ، بعافیت باشند ۔ از اشتیاقِ صحبتِ مسرت افزای آن سلالة الاولیا ، ہر چہ نوشتہ شود کم است ، مہربانی و توجہ خاصِ ما ، لسبت بآن حقایق آگاه ، محتاجِ بیان نیست ۔ بصفای ضمیرِ معارف پذیر ، دریافتہ باشند ۔ خاطرِ عاطر ہمواره ، خواہانِ اخبارِ بہجت آثارِ ایشان می باشد ۔ عجب است کہ باوجود محبت و یگانگی ، گاہی بارسالِ صحایفِ اخلاص ، گلشنِ آشنای را طراوت نبخشیدند ۔ یقین کہ جز کثرتِ شغلِ (ص : ۳ ۱۷ الف) باطنی ، امری دیگر ، مانع نخواہد بود ۔ چون درینولا از تقریر نتیجة العظام خواجہ حسن بوضوح پیوست کہ آن حقایق آگاه ، بقبة الاسلام بلخ رسیده اند ، ونورِ شوق بران داشت کہ از روی یکجہتی چیزی نوشتہ شود ۔ طریقۂ محبت آن است کہ این نیازمندِ درگاہِ بی نیاز را ، در اوقاتِ اجابتِ آیات ، بدعای خیر و فاتحہ ، یاد آوری نموده ، از احوالِ ستوده مآلِ خود ، آگاه می ساختہ باشند کہ ہر آینہ شیوۂ مرضیہ ، موجبِ ازدیادِ موادِ دوستی و استحکامِ روابطِ اخلاص خواہد بود ۔

—— :o: ——

ظ ۲

یہ اس زمانے کا خط ہے جب اورنگ زیب کے لیے دکن کی صوبیداری کا فرمان جاری ہو چکا تھا ، لیکن وہ ابھی روانہ نہیں ہوا تھا ۔ دوسری مہم قندہار کے زمانے میں بادشاہ کا قیام کابل میں تھا اور یہ حکم وہیں سے نافذ ہوا تھا ۔

بنتیجۃ الابرار خواجہ عبدالغفار : بر جادۂ قویم حق جوئی و حق نمائی مستقیم بوده ، بعافیت باشند ۔ بعد اظہارِ اشتیاقِ صحبتِ وافی برکت ، بر ضمیرِ حقایق پذیر ، مستور مباد ۔ رقیمۂ انیقہ کہ پس از تمادیٔ ایامِ مہاجرت ، مصحوبِ صوفی نظر مرسول بود ، در ہنگامِ وفورِ نشاط و شمولِ انبساط ، میمنتِ وصول بخشیده ، خاطرِ عاطر را ، مطمئن ساخت ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ بعافیت اند ، ہمواره چنین باشند ۔ قبل ازین چون از تقریرِ لتیجۃ العظام خواجہ حسن ، سمتِ وضوح یافتہ بود کہ آن معارف آگاه ، بقیۃ الاسلام ببلخ رسیده اند ، بنابران بمقتضای وفورِ شوق ، مراسلہ قلمی شده ۔ در این ولا ، اعلیٰ حضرت از روی فرطِ عنایت ، وسعت آباد دکن را ، بما مرحمت فرموده اند و انشاء اللہ تعالیٰ ، عنقریب متوجہ آن صوبِ با صواب ، خواہیم گشت ۔ ازانجا کہ توجہ و مہربانیٔ خاص ، نسبت بآن حقایق انتباه ، بدرجۂ کمال است ، طریقۂ محبت آنکہ بعدِ مسافتِ صوری را مانع ندانستہ ، در احیای سنتِ سنیۂ ارسالِ مراسلات ، اہتمامِ بلیغ می نموده باشند و بدعای خیرِ دارین یاد آورند ۔ ارمغانی کہ مرسل بود ، تبرکاً عزِ قبول یافت ۔ حقیقتِ یساقِ قندہار و سببِ تاخیرِ استیصالِ اعدای بدکیش کہ بتوفیقِ الہی قریب الوقوع بود ، از تقریرِ مترددین معلوم خواہد شد ۔ الامور مرہونۃ باوقاتہا ، والسلام ۔

—:o:—

ظ ۳

اورنگ زیب کا ملازم میرزا قلی ترکی گھوڑوں اور دوسری اشیاء کے لیے بلخ پہنچا ہے ۔ اس کی امداد و اعانت کی سفارش کرتا ہے ۔

بنتیجة الابرار خواجه عبدالغفار : شرافت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، نتیجة الاحرار ، سلالة الابرار ، خواجه عبدالغفار بمزید توجه خاطر قدسی مآثر ، مختص بوده معلوم نمایند که چون در این ولا ، شجاعت شعار میرزا قلی ، ملازم سرکار فیض آثار پیشگاه عالی تعین شده که بقیة الاسلام بلخ رسیده ، اسپان ترکی و بعض اشیاء دیگر ابتیاع نماید . یقین که از آن خلاصهٔ خالدان ہدایت و کرامت ، بمقتضای اخلاص در امداد و اعانت مومی الیه ، حتی المقدور سعیٔ جمیل بظهور خواهد رسید ۔ در مظان اجابت ، بدعای حصول مقاصد دراین یاد آوری می نموده باشند ، والسلام علیکم و علی (ص : ۴۳ ، ب) من لدیکم ۔

——:o:——

ظ ۴

اورنگ زیب نے اپنے ملازم ابراہیم بیگ کو گھوڑوں وغیرہ کی خریداری کے لیے بلخ بھیجا ہے ۔ استدعا کرتا ہے کہ اس کام میں اس کی امداد کی جائے ۔

بنتیجة الابرار خواجه عبدالغفار : بتوجه خاطر دریا مقاطر مختص گشته ، معلوم نمایند که شوق صحبت وافی کرامت آن نقاوهٔ دودمان معرفت و ہدایت ، زیاده ازانست که بتحریر در آید ۔ یقین که آن قدوة السالکین نیز ، ما را فراموش نساخته ، در اوقات جمعیت باطن ، بدعای خیر ، یاد می نموده باشند ۔ چون درینولا ، ابراہیم بیگ ملازم سرکار معدلت آثار ، تعین شده که بقیة الاسلام بلخ رسیده ، اسپان خوب و دیگر نوادر مرغوب ، بهجت سرکار ابتیاع نماید ، طریقهٔ اخلاص آنکه او را در این باب ممد و معاون باشند تا بمراسم خدمت مرجوعهٔ خویش پرداخته ، بزودی معاودت نماید ۔ از روی التفات خلعتی مصحوب مومی الیه مرسول شده ، والسلام ۔

——:o:——

ظ ۵

یہ خط اس مکتوب کے جواب میں ہے جو خواجہ عبدالغفار نے میر محمد امین کی سفارش کے لیے لکھا تھا۔

بنتیجة الابرار خواجه عبدالغفار : بتوجهاتِ خاطرِ قدسی مآثر، مختص بوده بدانند ـ اخلاص نامهٔ که مصحوبِ سیادت مآب، میر محمد امین، مشتمل بر سفارشِ موسیٰ الیه مرسل[۱] بود، مطالعهٔ آن مسرت افزود و اطلاع بر مراتبِ حالِ کرامت مآب، موجبِ خرسندی گشت ـ مقتضای روابطِ قدیمه آن که بهمین وتیره، پیوسته طراوت بخشِ گلشنِ همیشه بهارِ محبت و اختصاص بوده، کیفیتِ حالات را می نگاشته باشند ـ مراعاتِ این نتیجهٔ رضیه را، سببِ استحکامِ قواعدِ خلت و اخلاص تصور نموده، در اوقاتِ اجابتِ آیات، بدعای دارین یاد آورند، والسلام علیکم ـ

—:o:—

ظ ۶

ابراہیم بیگ کو دوبارہ گھوڑوں اور اونٹوں کی خریداری کے لیے بھیجا جا رہا ہے۔ اس کی امداد و اعانت کی درخواست ہے ۔

بخواجه عبدالغفار : شرافت و نجابت پناه، حقایق و معارف آگاه، نتیجة الابرار، سلالة الاحرار، خواجه عبدالغفار، همواره برجادهٔ خدا جوی و حق طلبی مستقیم باشند ـ شوقِ صحبتِ وافی برکت، افزون تر ازانست که بتحریر در آید ـ وجدان گواه این دعویٰ کافی است ـ تا زمانِ حصولِ ملاقاتِ بهجت آیات، سر رشتهٔ محبت و اخلاص را از دست نداده، این نیازمندِ درگاهِ الهی را، در اوقاتِ اجابت، بفاتحهٔ خیرِ دارین یاد می نموده باشند ـ شجاعت شعار ابراهیم بیگ ملازمِ سرکارِ والا که قبل ازین برای ابتیاعِ اسپ و شتر بآنجا تعین شده بود، درین ولا نیز، بجهتِ همین

---

۱ ـ مشتمل ـ

مطلب دستوری یافتہ ، بقیۃ الاسلام می رسد ۔ یقین کہ بدستورِ سابق امداد و اعانت در سرانجامِ فرمایش ، مبذول داشتہ ، از احوالِ او با خبر خواہند بود ۔ یکدست خلعت مصحوبِ او مرسل گشتہ خواہد رسید ، والسلام ۔

——:o:——

ظ ۷

صوفی نظر کے ہاتھ کچھ تحایف بھیجے گئے ہیں ، ان کی تفصیل جداگانہ طور پر اس کے سپرد کر دی گئی ہے ۔

بنتیجۃ الابرار خواجہ عبدالغفار : شرافت پناہ ، نجابت دستگاہ ، نتیجۃ الابرار سلالۃ الاخیار خواجہ عبدالغفار ، بتوجہِ خاطرِ دریا مقاطر عزِ اختصاص یافتہ ، معلوم نمایندکہ مفاوضۂ محبت افزا کہ پس از وصولِ کرامت موصول (ص: ۹۷ ا) نشانِ والا ، مرقومِ خامۂ اخلاص شمامہ شدہ بودہ ، مصحوبِ صوفی نظر رسیدہ ، از نظرِ کیمیا اثر گذشت و اطلاع بر سلامتِ احوالِ آن نیکو خصال ، موجبِ ازدیادِ بہجت و مسرت گشت و ارمغانی کہ فرستادہ بودند ، درجۂ پذیرائی یافت ۔ یقین کہ پیوستہ بہمین نمط ، ابوابِ مراسلات مفتوح داشتہ ، طراوت افزای گلشنِ موالات ، خواہند بود ۔ صوفی صافی طویت موصیٰ الیہ را رخصت نمودیم کہ بصوبِ مقصد شتافتہ ، پارۂ اسبابِ آنجا کہ بموجبِ تفصیل جداگانہ بدو حوالہ شدہ ، بآن سلالۃ الابرار برساند ۔ در اوقاتِ اجابت ، بدعای خیریت در این یادآوری نمودہ ، مشتاقِ ملاقاتِ خود شناسند والسلام علیکم و علیٰ من لدیکم ۔

——:o:——

ظ ۸

خواجہ عبدالغفار نے پانچ گھوڑے اور کچھ تحفے بھیجے ہیں ۔ یہاں سے اورنگ زیب نے خلعت فرخی اور چار ہزار روپیہ نقد صوفی نظر کے ہاتھ بھجوائے ہیں ۔

اس خط میں قلعۂ بیدر کی تسخیر کا بھی ذکر ہے ۔

بنتیجة الابرار خواجه عبدالغفار : شرافت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه نتیجة الابرار ، سلالهٔ الاحرار ، خواجه عبدالغفار ، پیوسته بر جادهٔ خلوص و صفای[1] طویت مستقیم بوده ، بعافیت باشند ـ صحیفة الاخلاصی که درینولا ارسال داشته بودند ، در حینی که خاطر عاطر از ظهور عنایت مجددهٔ الهی که قرین روزگار فرخنده آثار گردیده ، مورد هزارگونه نشاط و انبساط بود ، با پنج سراسپ و دیگر ارمغان رسیده ، مسرت افزا گردید و اطلاع بر سلامت احوال ایشان و رفع موجبات توزع[1] و تفرقهٔ خاطر ، بهجت بی غایت بخشید ـ الحمد لله علی ذلک ، بیقین که تا زمان حصول ملاقات که باحسن وجوه و اسرع اوقات مطلوب است ، بهمین وتیره ، طریق ارسال مفاوضات ، مسلوک داشته ، در اظهار کیفیت حالات ، سعی خواهند نمود و در مظان اجابت ، مارا بدعای انجاح مقاصد دارین و خیر و فلاح شاتین ، یاد آورده ، از رعایت این شیوهٔ پسندیده ، غفل نخواهد بود ـ یکدست ملبوس ما فرخی و مبلغ چهار هزار روپیه نقد مصحوب صوفی نظر که در تحصیل اجازت معاودت مستعجل بود ، مرسل شده ، انشاء الله تعالی بعد فراغ از مهم ولایت بیجا پور که حسب الحکم جهان مطاع گیتی مطیع پیر و مرشد حقیقی ، همت علیا مشیت ، بآن مصروف است ، این مراتب بائین نیکو ، از قوه بالفعل خواهد بود آمد ـ اکنون شطری از تاثیر تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی ، که در این هنگام ظفر آغاز نصرت انجام ، بر ساحت احوال اولیای دولت بیزوال پرتو افگنده می یابد تا سبب مزید ابتهاج آن شرافت و نجابت پناه شود ـ

مستور نماند که چون حاکم بیجا پور رخت اقامت از عالم فانی بسرای جاودانی کشیده آنجهانی شد و آن الکه بی وارث و والی بماند ، برای ترفیهٔ حال عباد ، موکب عالی در ضمان حفظ و اعانت لایزالی ، از مستقر سلطنت ، بعزم تسخیر بیجا پور نهضت نموده (ص : ۱۲۳ ب) بیست و پنجم شهر جمادی الاولی مختم[2] سال مبارک فال سی ام ، از جلوس معلی ،

---

۱. توضع

۲. مخیم

حوالیٔ قلعهٔ مهد آباد بیدر رسیده و ازانجا که در تمامیٔ آن مملکت هیچ قلعه بمتانت و استواریٔ حصن ! مذکور نبود ، فتح آن را متضمن فتح کل ولایت بیجا پور دانسته ، عساکر قاهره را ، بمحاصرهٔ آن امر نمودیم و بندهایٔ با نام و ننگ ، در اندک فرصتی ، دائرهٔ محاصره را تنگ ساخته ، باوجود اشتعال نایرهٔ قتال و جدال ، سیبهاپیش برده ، مورچالها را بکنار خندق رسانیدند و بضرب توپ و تفنگ ، برج و بارهٔ حصار را هموار کرده ، فصیل یک جانب را بینداختند و خندق را پر ساخته ، بیست و سیوم جمادی الاخری قابو دیده یورش نمودند و از راهی که واشده بود ، بالا برآمده ، کوس فتح فرو کوفتند و نسیم ظفر از مهب عنایت ایزدی ، بر پرچم اعلام وافرالاحتشام اولیایٔ دولت ابد اتصال و زبده ، قلعه دار باجمعی از متحصنان ، در آتشی که خود افروخته بود بسوخت و حصن مسطور با حصار و ارک در یک روز مفتوح شده ، بتصرف بندهایٔ این درگاه درآمد و چنین فتحی نمایان که دیگران را بسالهایٔ دراز دست نتوانند داد بمحض فضل منان قدیم الاحسان جل شانه ، بکمتر از یک ماه ، نصیب ما گردید ـ حصانت و استحکام و رفعت و وسعت و سایر خصوصیات این قلعه که از آغاز بنا تا این زمان ، احدی از ولات و حکام با مکنت و توان را ، اندیشهٔ تسخیر آن بخاطر خطور نکرده بود و حصنی بدین کیفیت ، در معمورهٔ ربع مسکون کمتر نشان می دهد ، از تعریف و توصیف مستغنی است و هرچه بتحریر در آمد ، باندکی از بسیار آن وفا نتواند نمود ـ

رجا بکرم کریم کار ساز بنده نواز عمت آلاوه ، واثق است که عنقریب فتوحات تازه و نصرتهای بی اندازهٔ دیگر ، روزی شود ـ پیداست که آن حقایق و معارف آگاه ، بدین مژدهٔ مسرت افزا ، ابواب شادمانی ، برویٔ روزگار خجسته آثار خویش کشوده ، بادایٔ شکر مواهب بارگاه کبریا و دعایٔ افزونیٔ دولت و اقبال ، اشتغال خواهند نمود ، والسلام ـ

—:o:—

۱ـ حصین

ظ ۹

اس خط میں جنگ برادران کی تفصیل دی گئی ہے اور اجین اور سموگڑھ کی جنگوں کے بارے میں قدرے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

خواجه عبد الغفار: شرافت و نجابت پناه، حقایق و معارف آگاه ـ نتیجة الابرار، سلالة الاحرار، خواجه عبدالغفار، توفیق آثار اخیار یافته، پیوسته بر جادهٔ قویم حق جوی حقیقت پژوهی مستقیم باشند ـ بعد تبلیغ سلام سعادت پیام، بهجت ابتهاج و استبشار آن نقاوهٔ اکارم عظام، شطری از مواهب مجدده ملک پیغام که درین هنگام خجسته آغاز فرخنده انجام، قرین حال نیکو مآل اولیای دولت گردون اعلام گردیده، زینت نگارش می یابد ـ

تبیین این (ص: ۱۷۵ ا) مقال و تفصیل این اجمال، برین منوال می رود که چون از ابتدای طلوع آفتاب شوکت و بختیاری و سطوع تباشیر صبح عظمت و کامگاری، همگی همت والا نهمت، بر تشئید قواعد شریعت غرا و تاسیس قوانین ملت بیضا و رعایات نصفت و عدالت و محو مآثر بدعت و ضلالت، مصروف است و تمامی خاطر فیض مظاهر آنکه کافهٔ رعایا و عامهٔ برایا که ودایع بدایع الهی اند، از آسیب حوادث و نوایب مصئون بوده، در مهاد امن و سلامت بیاسایند و آثار ظلم و اعتساف ناپدید شده، انوار عدل و انصاف جهان را بیاراید و صفحات دیار و بلاد، بآب تیغ جهان دار، از ظلام کفر و الحاد، شست و شو بیابد ـ

بنابران در این وقت که پادشاه زادهٔ بی شکوه، از ظهور بعضی امور، بخار پندار و غرور بکاخ دماغ راه داده، زمام مهام وسعت آباد هندوستان را بقبضهٔ اختیار و اقتدار خویش در آورده بود، بترویج آئین هنود و کفار و احیای رسوم ذمیمهٔ فجار و اشرار پرداخته، در تحریف دین متین و تزییف شرع رسول امین علیه من الصلوات اتمها و من التحیات اعمها، غایت جهد مبذول می داشت و ازین راهگذر، غبار شورش و فتور، در ساحت اکثر ممالک محروسه ارتفاع یافته، عموم سکنه و متوطنین را دامن

امنیت از دست رفته بود و اطراف و اکناف ولایت کثیر البسط ، از دود فتنه و آشوب تاریک گشته ، رنگ عافیت بر چهرهٔ اهالی و رعیت نمی نمود ـ

خاطر از بند و بست مملکت دکن و تنبیه و تادیب دنیاداران آن مرزوبوم که دو سال علیٰ التواتر و الاتصال ، بدان اشتغال داشتیم ، وا پرداخته و تکیه بر تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی نموده ، بقصد اجرای مثوبات اخروی و تحصیل سعادت دنیوی ، عنان یکران عزیمت را ، بصوب مقصود منعطف ساختیم و در ساعت فیض اشاعت ، از مصر سلطنت نهضت فرموده ، باغایت سفائن حفظ و حراست ایزدی ، از دریای نربده عبور نمودیم و پس از طی مراحل و قطع منازل ، در حوالی اوجین درالملک ولایت مالوه ، باتفاق برادر بجان برابر ، اعز ارشد ، کامگار گرامی تبار رفیع مقدار که از احمد آباد آمده ، در آن مکان مسرت پیرا ، از فیض ملاقات والا ، بهره مند و کامیاب گردیده بودند ، پرتو توجه بر مدافعه افواج نکبت آثار آن دشمن دین سید الابرار که بسرکردگی مهاراجه جسونت سنگه و دیگر امرای نامدار تعین شده ، در آن حدود به ارادهای باطل و اندیشهای لاطایل ، اسباب وبال و نکال خویش آماده می ساختند ، انداخته ، روز مبارک جمع بیست و دویم شهر رجب المرجب ، پای سعادت (ص : ۵ ـ ۱ ب) برکاب نصرت در آوردیم و عساکر قاهره که تربیت شایسته یافته بود ، بمقصد مقابله صف آرا گردیده ، هنگامه نبرد گرمی پزیرفت و از جانبین کوششهای مردانه و دست بردهای دلیرانه ، بظهور آمده ، تا حین استوا که هنگام زوال عمر اعدا بود ، نایرهٔ قتال و جدال ، نوعی اشتعال یافت که مزیدی بران متصور نباشد و آخرالامر ، دلیران لشکر و دلاوران صفدر ، در برابر آن گروه ابترکه دست از جان شسته و دل بر هلاک نهاده ، گرم پیکار بودند ، ثبات قدم ورزیده ، بحمله های ، دمار از روزگار آن بادپیمایان خاکسار ، برآوردند و بزخمهای جان ستان ، قریب هشت هزار سوار خونخوار با معظم سرداران از هندو و مسلمان بادیهٔ فنا فرستادند و از مهب عنایت ”الله یوئید من یشاء بنصره“ نسیم ظفر بر پرچم اعلام و افرالاحتشام مجاهدان اسلام وزیده ، عروس فتح جلوه نما گشت ـ

و از انجا که شاهباز بلند پرواز همت گیتی کشا ، صید دیگر در نظر

داشت ، رایاتِ نصرت آیات ، ازان نواحی بی توقف بسمتِ اکبر آباد سمتِ ارتفاع گرفت و چون بی شکوه ، از استماعِ طنطنهٔ نهضتِ موکب فیروزی قران ، از گران خوابِ غفلت و پندار بیدار شد ، با لشکری انبوه که عدد آن از هفتاد هزار سوارِ جرار متجاوز بود و توپخانهٔ بسیار و فیلانِ جنگیٔ ، بی شمار ، از اکبر آباد بر آمده و عزمِ رزم جزم نموده ، در هفت کروهیٔ آن بلدهٔ فاخره ، صف آرا گشت ـ

باستضاد و تاییدات فتاحِ علیِ الاطلاق تعالیٰ و تبارک ، هفتمِ شهرِ رمضان المبارک ، رویٔ اقبال بدفع و استیصالِ آن جنودِ ضلال نهادیم و بعد تصفیهٔ صفوف ، آتشِ پیکار بالا گرفته ، کارزاری بوقوع آمد که روزگار را از مشاهدهٔ آن ، کارنامهٔ رستم و اسفندیار از یاد رفت و مبارزانِ طرفین گرم ستیز و آویز گردیده با شدت و صلابتی که کوه گران سنگ ، تابِ صدمهٔ آن نیارد و زهرهٔ پیل دمان و هزبرِ ریان[1] از نهیبِ آن آب شود ، بهم در آویختند و کوششهای بهادرانه نموده ، دادِ جان‌ستانی و سرفشانی بدادند و ازانجا که طغرایٔ غرایٔ جهان بانی و فرمانروایٔ ممالکِ هندوستان ، از دیوانِ مواهبِ "توتی الملک من تشاء و تنزع الملک ممن تشاء ، بنام نامی و اسمِ سامیٔ ما ، زیب و زینت یافته بود ، بالاخره ، نیرِ فتح و ظفر ، از افقِ سعادتِ ازلی طلوع نموده ، اشعهٔ آن بروجناتِ احوالِ اولیایٔ دولتِ ابد اتصال بتافت و مجاهدانِ فیروزی نشان بزخمِ تیرِ آبدار و تیغِ آتش بار و نیزهٔ اژدها کردار ، جمعی کثیر را (ص : ۱۲۶ الف) از معاندان بدارالبوار فرستاده ، از کشتها پشتها ساختند و گروهی از سرانِ معتبر و سردارانِ نامور را ، مثلِ رستم خان بهادر خان و راؤ ستر سال با ده هزار سوار ره گرایٔ بادیهٔ نیستی گردانیده ، زمینِ معرکه را از خونِ آن سیاه درونانِ ظلمت سرشت ، گونهٔ یاقوتِ رمانی بخشیدند و تمامی از بنگاهِ غنیم با فیل خانه و توپخانه و خزانه ببادِ تاراج بر رفته ، غنایمِ موفوره ، لفتوحِ غازیانِ با مکنت و توان گردیده ـ

۱ـ ژیان

بی شکوه ، روی از میدان محاربه برتافته ، پشت ادبار پیموده ، باقیة السیف آوارهٔ تیه ناکامی شده بحالی که تخیل آن نکرده بود ، بصوب پنجاب شتافت و اعلیحضرت خلافت مرتبت ، سلیمان منزلت از غایت قدردانی و عاطفت ، قلعهٔ اکبر آباد را بتصرف ما گذاشته ، رتق و فتق مهمات سلطنت ، برای خورشید ضیای مملکت ارای ما مقرر فرمودند و دیار اسلام از خس و خاشاک ملاحدهٔ بد فرجام ، پاک گشته ، عالم و عالمیان را ، روز بازار نشاط و انبساط گرمی پذیرفت و بنیاد فتنه و فساد بر افتاده زمان و زمانیان را آئینی تازه و رفاهیتی بی اندازه پدید آمد ـ فحمداًالله ثم حمداًالله ـ

آن نتیجهٔ الابرار ، بدین مژدهٔ مسرت افزا و نوید بهجت پیرا ، ابواب شادمانی بروزگار خویش مفتوح داشته ، بادای سپاس و آلای بیقیاس ایزدی که این نیاز مند درگاه خود را بدان اختصاص بخشیده ، پردازند و ازانجا که درین چندگاه ، اخبار آن دیار ، کمتر بمسامع حقایق مجامع رسیده ، خاطر ملکوت ناظر ، بمقتضای عطوفت ، متوجه ظهور کیفیت احوال خیر مآل آن سلالة الاخیار است ، باید که در این وادی سعی نموده ، از حقایق و سوانح آن حدود ، آنچه قابل عرض و اظهار تواند بود ، می نگاشته باشند ـ در مظنان اجابت ، بدعای خیر دارین مواظبت نموده ، سررشتهٔ اخلاص قدیم را ، از دست ندهند ، والسلام و علی من لدیکم ـ

—:o:—

ظ ۱۰

اس مکتوب میں جنگ کھجوا کا بیان ہے جو شاہ شجاع کے خلاف ہوئی تھی ـ اس خط میں اورنگ زیب نے راجہ جسونت سنگھ کی اس عدیم المثال غداری کا ذکر نہیں کیا ـ جب وہ یوم جنگ سے ایک دن پہلے رات کو ہی کیمپ خالی کرکے واپس چلا گیا تھا ـ

بنتیجهٔ ابرار خواجه عبدالغفار : توفیق اقتنای[۱] آثار اخیار یافته ،

۱- اقفای

پیوسته برجادۀ قویم[1] حق جوی حقیقت پژوهی مستقیم باشند - بعد تبلیغ سلام سعادت پیام ، زینت نگارش می یابد که صحیفۀ الاخلاص آن نقاوۀ اکارم ، با اشیای که برسم ارمغان مرسل بود ، در هنگام خجستۀ فرجامی که موکب گیتی آرای جهان پیرا ، از مرکز خلافت ، بصوب ممالک شرقیه نهضت نمود و همت والا نهمت ، باطفای نایرۀ فساد که در آن دیار و بلاد سمت اشتعال یافته بود ، توجه تمام داشت رسیده ، ظهور کیفیت احوال لیکو مآل ، موجب مزید انبساط گردید و ازین جهت که بمقتضای حسن اتفاق ، مقارن وصول مکتوب کرامت اسلوب ، نسیم نصرت و ظفر از مهب عنایت (ص : ۱۷۶ ب) الهی وزیده ، گلزار همیشه بهار دولت خداداد ، از تنسیم ریاض فتح و فیروزی ، طراوتی تازه یافته بود ، خاطر دریا مقاطر را بهجت بی اندازه بحصول انجامید -

و تفصیل این اجمال بدین منوال است که چون شجاع ناحق شناس ، عذر موافقت و مصادقت که اعظم اسباب امن و سلامت جهان تواند بود ، بدانسته باآنکه از روی مروت و فتوت صوبۀ بهار بی استدعای خواهش ، ضمیمۀ ولایت بنگاله ساخته باو مفوض داشته بودیم ، قدم از حد خود فراتر گذاشته ، برهنمونی حسد و اغوای کوته اندیشان بیخبر ارادهای باطل نموده ، می خواست که به نیروی سعی و تدبیر ، باقضای ایزد قدیر جل شانه[2] بستیزد و در عرصۀ ممالک محروسه که مهام آن ، پس از وفور اختلال[3] بمساعی جمیلۀ اولیای دولت ابد تصال ، بانتظام آمده ، گرد فتنه و آشوب بر انگیزد و بدین قصد صواب ، در حینی که موکب نصرت از مهم بی شکوه و تعاقب او وا پرداخته ، بدارالخلافۀ شاهجهان آباد معاودت فرموده بودند ، از آب گنگ گذشته و حشری انبوه از زمیندار و سپاه بی روزگار فراهم آورده و اسباب مجادله را آماده و مهیا ساخته ، با توپخانۀ بسیار و فیلان بی شمار قریب سی هزار سوار ، مستعد رزم و پیکار گردید -

---

۱- قدیم

۲- یہاں 'و' زاید ہے

۳- یہاں 'اورا' زاید ہے

بناءبران تنبیهِ آن مدهوش غفلت و غرور را که غایت نخوت و استکبار ، گوش بنصایح و مواعظ نینداخته ، بپای ادبار ، قطع منازل می نمود ، نرذمت متحتم ساخته ، بهفدهم شهر صفر ، بساعت فیض اشاعت ، در ظل حمایت وهاب بی ضنت و بخشندهٔ بی منت ، عنان یک ران عزیمت را ، بسمت اله آباد و آن نواحی منعطف گردانیدیم و بیدرقهٔ جنود تائیدات ازلی و توفیقات لم یزلی که همواره مقدمة الجیش معارک کشور کشای و گیتی ستانی بوده و خواهد بود ، بطی مراحل پرداخته ، بهفدهم شهر ربیع الثانی ، ساحت موضع کوره که ازانجا تا بنگاه غنیم ، شش کروه مسافت بود ، مضرب خیام وافرالاحتشام گشت و نوزدهم ماه ، عزم مقابله جزم شده ، لشکر ظفر اثر ، در برابر اعدای تیره اختر فرود آمد و چون سپاه مخالف تاب و طاقت آن نداشت که مقابل افواج قاهره صف آرای توا ند نمود ، آن روز و شب باستظهار توپخانهٔ کلانی که با آنها بود ، متصل بنگاه خویش ایستاده ، مجال پیش آمدن نیافتند و روز سه شنبه بیستم ، عساکر نصرت مآثر ، مانند قضای مبرم که هرچه روی نهد در دفع آن تدبیر مفید نهفتد بحرکت آمده ، رزم طلب گردیدند و بضرب توپ و بان و بندوق ، ارکان جمعیت آن مدبران را متزلزل ساخته ، غریوی غریب در انداختند (ص : ۱۷۷ ل)

و غنیم مقهور از مشاهدهٔ تهور و جلادت سپاه منصور ، غریق دریای اضطراب گشته ، باضطرار ، از پناه توپخانه بیرون آمده و چهار پنج هزار سوار جرار ، همه دست از جان شسته و دل بر هلاک نهاده ، ازان میان ، رو بعرصهٔ کارزار آوردند آتش قتال وجدال بالا گرفته ، هنگامهٔ زد و خورد گرمی پزیرفت و از نهب کر و فر بهادران دلاور ، زلزله در زمین و زمان افتاده ، بوارق سیوف خرمن می سوخت و شعشعهٔ سنان جان ستان ، چشمها را خیره و لمعان پیکان جگر دوز ، دیدها را تیره می ساخت و آخرالامر ، دلیران لشکر و دلاوران صفدر ، داد مردی و مردانگی داده ، بزخم تیر آبدار و ضرب تیغ آتش بار و طعن نیزهٔ اژدها کردار ، دمار از روزگار آن واد پیمایان خاکسار بر آورده ، اکثری را ازآنها ، زهر جان گزای ممات ، در کام حیات ریختند و بقیة السیف ، خسته و مجروح در معرکه نالده ،

با چند[1] سری از سرداران معتبر اسیر و دستگیر گردیدند و آن مغرور بی عاقبت راکه سودای تمنای موهوم ، سبل[2] چشم بصیرت و پردهٔ دیدهٔ بینش او شد ، سر پرخاش با قدر داشت و از اسرار قضا غافل بود ، مشاهده این حال ، پای استقلال از جا برده ، دود حیرت بسر آورد و در کمال سراسیمگی ، روی ادبار بوادی فرار نهاده ، پشت هزیمت بنمود و مجاهدان فیروزی قران ، دست تسلط ، به نهب و غارت دراز کرده ، غنایم موفوره ، بر گرفتند و تمامی بنگاه بباد تاراج رفته ، توپخانه و فیل خانهٔ او بضبط در آمد -

و ازانجا که طغرای غرای فرمان روای سواد اعظم هندوستان ، از دیوان ارادت مالک الملک علی الاطلاق عزاسمه ، بحسب استحقاق بنام نامی و القاب سامی ما زینت یافته ، مشیت ایزدی بدان تعلق گرفته که عامهٔ رعایا و قاطبهٔ برایای این مملکت کثیرالبسطت ، در سایهٔ عواطف و مراحم ما ، قرین گونا گون امنیت و جمعیت بیاسایند و مصالح و ملک و ملت را انتظامی جدید پدید آمده ، حدایق آمال و امانی اقاصی و ادانی ، طراوتی تازه پذیرد -

با آنکه از منافقان نمک حرام در هنگام تسویهٔ صفوف ، خاک بیوفای بر فرق ناموس خود ریخته و نیل بدنامی بر رخسار اعتبار خویش کشیده ، حرکت بیجا کرده بودند ، بمحض فضل نامتناهی آلهی ، ابواب کامرانی و کامیابی مفتوح گردیده ، شاهد فتح روی نمود - بیت

فضل خدای را که تواند شمار کرد ؟
یا کیست آنکه شکر یکی از هزار کرد ؟

فالحمد لله تعالیٰ علیٰ تواتر آلائه و ترادف نعمائه -

و چون همت جهان پیرا متوجه آنست که اثری از آثار دشنمان نکوهیده اطوار ، در وسعت آباد ممالک (ص : ۱۷۷ ب) موروثی نمانده ، بنای فتنه

۱- چندی

۲- سیل

برانند ، لهذا فرزندِ عزیزِ سعادت مند نامدارِ کامگارِ گرامی تبارِ مقدارِ والا گهرِ سمی المکان محمد سلطان و عمدهٔ امرای عظیم الشان ، زبدهٔ خوانینِ بلند مکان ، معظم خان با چهل هزار سوار ، بتعاقبِ آن حق نشناس تعین فرمودیم که اورا امان ندادہ ، آورند و رایاتِ عالیات[که] محفوف ست، بانواعِ تائیدات ، برای سر انجامِ مهماتِ مملکت و تادیبِ بی حمیتان کافرِ نعمت ، بصوبِ مستقرِ خلافتِ اکبر آباد سمتِ ارتفاع گرفت ۔

آن سلالة الاخیار بدین مژدهٔ بهجت افزا و نویدِ مسرت پیرا فراوان استبشار اندوخته ، بدعای ترقی مدارجِ دولت و اقبال و تضاعفِ مدارجِ مراتبِ جاه و جلال و استدعای ازدیادِ توفیقِ خیرات و مبرات و اذخارِ حسنات و مثوبات اشتغال می نموده باشند و خاطرِ عاطرِ دریا مقاطر را بیش از پیش ، متوجه احوالِ خویش دانسته ، بهمین وتیره ، در رعایتِ شیوهٔ ارسالِ صحایفِ اخلاص ، تهاون جایز ندارند ، السلام علیکم اولاً و آخراً ظاهراً و باطناً ۔

—:o:—

نتیجۂ ابرار خواجہ عبدالوہاب کے نام

ع ۱

لکھتا ہے کہ ہمیشہ سلسلۂ مکاتبت کے ذریعے اپنی یاد کو ہمارے دربار میں تازہ رکھیں۔

نتیجۂ ابرار خواجہ عبدالوہاب : شرافت پناہ ، نجابت دستگاہ ، قابل المرحمت والاحسان ، خواجہ عبدالوہاب ، بعنایت بیغایت مباہی گشتہ بداند کہ عرضہ داشت عقیدت مضمون او ، بوساطت باریافتہای محفل اقبال تزئین ، از نظر خجستہ اثر گذشتہ ، حقیقت اخلاص و ارادت قدیم او ، مجدداً سمت وضوح گرفت و این معنی موجب ازدیاد مرحمت نسبت بآن لایق العنایت گشت۔ باید کہ بہمین وتیرہ ، بر جادۂ صدق بندگی این درگاہ والا ، مستقیم و ثابت قدم بودہ ، امیدوار نتایج باشد و خاطر را بہمہ جہت ، جمع داشتہ ، پیوستہ بوسیلۂ عرایض ، خود را مذکور انجمن اقبال سازد و عنایت سلطانی را شامل حال و کافل آمال خویش شناسند۔

——:o:——

ع ۲

اورنگ زیب کچھ اشیاء جو دکن کا خاص تحفہ ہیں اور ایک خورد سال خواجہ سرا خواجہ عبدالوہاب کو ارسال کر رہا ہے۔

نتیجۂ ابرار خواجہ عبدالوہاب : بوفور عنایت پیشگاہ سلطنت ، عز استبشار یافتہ ، بداند کہ عرضہ داشت آن شرافت مرتبت کہ بعد ورود کرامت آمود خجستہ عنوان ، بادو غلام قلماق و دو سر اسب بدرگاہ عالی ارسال داشتہ بود ، از نظر خورشید اثر گذشتہ ، موجب مزید توجہ

خاص درباره آن نجابت منزلت گشت ، امرِ رفیع القدر زینتِ صدور می یابد که چون آن سزاوارِ احسان را ، از مخلصانِ بی ریا متصور می فرمائیم ، باید که بهمین نمط ، در طریقِ ارادت ، ثباتِ قدم ورزیده ، خود را بوسیله عرایض ، مذکور محفلِ گرامی می ساخته باشند - از روی فرطِ مرحمت ، پارهٔ اجناس که در دکن بهم می رسد ، بموجبِ تفصیلِ جداگانه ، با یک نفر خواجه سرای خورد سال (ص : ۱۷۸ ا) بجهتِ آن شرافت پناه مرسل گشته ، بوصولِ آن ، معزز و مسرور خواهند شد - الطافِ سلطانی را ، شاملِ حالِ خویتر شناسند -

---:o:---

ع ۳

سلسلهٔ رسل و رسائل کو قائم رکھنے پر زور دیا ہے -

لتیجة الابرار خواجه عبدالوہاب : بعنایتِ بی نهایت مخصوص بوده ، بداند عرضه داشتی که بعدِ ورودِ لشانِ والا بدرگاه والا ارسال داشته بودند ، بتوسط بارپافتهای محفلِ فیضِ منزل ، از نظرِ خجسته اثر گذشت ، باید که عنایتِ بی اندازهٔ ما را ، شاملِ حالِ خویش دانسته ، بهمین وتیره ، بارسالِ عرایضِ اخلاص خود را ، فرایادِ خاطرِ دریا مقاطر می داده باشند و استقامت برجادهٔ عقیدت و بندگی را ، موجبِ بهبود نشاتین تصور کنند -

---:o:---

ع ۴

خواجه عبدالوہاب نے کچھ تحائف بھیجے ہیں - ان پر مسرت و انبساط کا اظہار کیا ہے -

لتیجة الابرار خواجه عبدالوہاب : شرافت و نجابت پناه ، حقایق و معارف آگاه ، لتیجة الابرار ، ولایت قباب ، خواجه عبدالوہاب ، همواره

---

۱ - داشته ؟

برجادهٔ صدقِ عقیدت مستقیم باشند و عریضته الاخلاص متواتر رسیده ، مسرت افزای خاطرِ عاطر گردید و آنچه برسمِ ارمغان مرسل بود ، بمعرض پذیرای درآمده ، طبع مبارک را انبساط افزود ۔ مقتضای رسوخِ عقیدت و اخلاص آنکه بهمین وتیره ، کیفیتِ احوالِ خیر مآلِ خود را ، بتواتر و توالی می نگاشته باشند ۔ بعض رسمیاتِ ظاهری را در این وقت احتیاطاً مرعی داشته ، بمعتمدِ خیر اندیش امیر بیگ امر نمودیم که درآن باب بایشان بنویسند ، تا نوعی که صلاح دانسته اعلام کنند ، بعمل آید ۔ توجهاتِ خاصِ ما را شاملِ حالِ خویش شناسند و هیچ گاه ، بی یادِ خود تصور ننمایند ۔

——:o:——

ع ۵

اس خط میں وعدہ کیا گیا ہے کہ آپ کے کہنے کے بموجب خواجہ رحمت اللہ جب ہماری خدمت میں باریاب ہو گا تو اس سے الطاف والا کو دریغ نہیں رکھا جائے گا ۔

بنتیجهٔ ابرار خواجه عبدالوہاب : همواره برجادهٔ صدق عقیدت مستقیم باشند ۔ عریضة الاخلاصی که بتقریبِ سفارش سلالة الاکرام ، خواجه رحمت اللہ مرسل شده بود ، بعزِ مطالعهٔ گرامی رسیده مسرت افزود ۔ بران خلاصهٔ راسخ الاعتقاد پوشیده نماند که عزیمتِ خواجه موصیٰ الیه بدین صوب ، دلیلِ صدقِ اخلاص و یک رنگیٔ آن عقیدت منش است ، مستحسن افتاد ۔ ازانجا که در حینِ نزولِ راياتِ عاليات ، بقية الاسلام ، سلالهٔ اکارمِ عظام ، نتیجة الاحرار ، خواجه عبدالغفار نیز دربارهٔ مشار" الیه معروض داشته بودند ، ان شاء اللہ تعالیٰ بعد ازانکه خواجهٔ مذکور بشرفِ ملازمتِ ما سعادت فایز شود ، آثارِ سفارشِ ایشان بوجهِ احسن ظاهر خواهد گشت و او را مشمولِ عنایات علیه ساخته ، بهمه جهت ، پرتوِ توجه از حالِ او دریغ نخواهیم فرمود ۔ خاطرِ اخلاص مآثر ،

ازین رہگذر جمع داشته ، بهمین وتیره ، بارسال صحایف عقیدت می پرداخته باشند و ما را بیاد خود دانسته مشتاق شناسند ، والسلام ـ

---:o:---

ع ۹

خواجه عبدالوہاب نے جنگ برادران میں اورنگ زیب کی نمایاں کامیابی پر تہنیت کا خط بھیجا تھا۔ یہ خط اس کا جواب ہے ۔

بنتیجهٔ ابرار خواجه عبدالوہاب : بتوجه خاطر قدسی مآثر ، مختص بوده بدانند ـ (ص : ۱۴۸ ب) عریضة الاخلاصی که مشتمل بود بر ادای مراسم تهنیت و مبارکباد فتح نمایانی که در اینولا از مکمن افضال مهیمن متعال ، نصیب اولیای دولت ابد اتصال گردیده ، در احسن اوقات بعز مطالعهٔ گرامی رسیده ، بهجت افزود ـ امید بکرم ایزد منان چنان است که درین سفر سعادت اثر ، از مکنون ضمیر جرید الشان ، بوجهی که باید ، صورت پذیر گشته ، عنقریب فتوحات تازهٔ دیگر روی نماید ـ آن شرافت و نجابت پناه یقین که بدین مژدهٔ مسرت افزا ، ابواب نشاط و شادمانی بر روی روزگار خویش مفتوح داشته ، بیش از پیش بدعای حصول مقاصد دارین اشتغال خواہند نمود ـ عنایت خاص ما را دربارهٔ خود ، روز بروز در ترقی دانسته ، بهمین نمط ، بارسال صحایف اخلاص می پرداخته باشند ، والسلام ـ

---:o:---

خان ذی شان فاضل خان کے نام

غ ۱

فاضل خان شاہ جہان کا میر سامان تھا ۔ کچھ عرصے کے لیے اسے وزارت اور دیوان کا کام بھی سپرد کیا گیا تھا ۔ اس خط میں دو معاملات کا ذکر کیا گیا ہے ۔ ایک تو سرکاری باغ کی عمارات کی مرمت دوسرے محمد نصیر داروغہ کارخانہ برہان پور کا معاملہ جس کا تذکرہ پہلے خطوط میں آ چکا ہے ۔

ان دونوں معاملات میں واضح طور پر نظر آتا ہے کہ بادشاہ کا دل اورنگ زیب کی طرف سے صاف نہیں ۔ ان حالات کے پیدا کرنے کی ذمہ داری محلاتی ریشہ دوانیوں پر تھی ۔

بخانِ ذیشان فاضل خان : موردِ مراحمِ پادشاہی ، مہبطِ الطافِ نامتناہی ، سزاوارِ اعطافِ بی پایان ، قابل المرحمة والاحسان ، فاضل خان مشمولِ عنایاتِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بوده بداند ۔ عرضه داشتی که بموجبِ حکمِ جهان مطاعِ آفتابِ شعاعِ اشرف ارسال داشته بود ، بمطالعهٔ گرامی رسیده ۔ مقدمهٔ عمارتِ باغِ سرکارِ عالی و توجه خاطرِ اقدس باتمامِ آن و مقدمهٔ موقوف داشتنِ سرانجام ریسمان که محمد نصیر داروغهٔ کارخانهٔ برہانپور داخلِ واقعه نموده بود و بر طبعِ مبارک گران آمده ، بوضوح پیوست ۔

امر می شود که چون عمارتِ مذکوره باوجودِ تاکید از رہگذرِ بدست نیامدنِ مصالح تمام نمی شد و وکیلِ دربارِ جهان مدار ، حسب الحکم الاعلیٰ ، معروض داشته بود که مرضیٔ خاطرِ ملکوت ناظر چنان ست که آن مکان را یکی از بندہای عمده مرحمت فرمایند و مبلغی که برای انصرامِ کارِ عمارت از خزانهٔ عامره باو عاید شده بود ، باز پس

سپرده ، بنابران تحصیل رضای اعلی حضرت را متضمن سعادات دو جهانی دانسته آنچه در این باب بایستی نوشت بوکیل مزبور نگارش یافته بود ، بعرض والا رسیده اگر بجرمانه این تقصیر که عمارت را پیشکش نموده ایم ، مبالغی دیگر نیز خرج باید کرد ، از اطاعت حکم ارفع گزیری نخواهد بود و الا بوگاه ما را بآن عمارت کاری نمانده باشد با اتمام آن بدین طریق چه لازم ـ بهمه حالت مطلب اقصی مریدان ، خشنودی پیر و مرشد حقیقی است ـ

موقوف داشتن سرانجام سوت ، بعنوانی که واقعه نویس معروض داشته ، فروغی از صدق ندارد و چگونه آن را باور توان کرد ـ ازانجا که ابتیاع ریسمان همه وقت بعهدهٔ داروغهای کارخانه بود و آنها از سرکار گردون مدار خرید می کردند ـ بفدوی با اخلاص محمد طاهر امر نموده بودیم که (ص : ۱۰۹ ل) بعمال محال تیول وکلای سرکار عالی که ریسمان مطلوب در آنجا بهم می رسد تاکید کنند که در سرانجام این کار امداد و اعانت داروغه نموده کوتاهی نورزند و موصی الیه مطابق آن بعمل آورده و فتوری درآن نرفته ـ باینکه ده هزار روپیه از وکیل واپس گرفته باشند ، منع سرانجام فرمایش چه گنجایش دارد و غالباً چون او میخواهد که بتقریب اسباب فرمایش درگاه معلی ، دستگاه سواد پیدا کند و ریسمان قرق را ، در اسباب فروختنی خود بکار برد و حسب الحکم سالی بقیمت پنج هزار روپیه سوت در کارخانه درکار است و سرانجام آن موقوف نیست بنابران عدم حصول غرض[2] ، او را بر نوشتن خلاف واقعه ، باعث گردیده باشد ـ

در این وقت که حکم سرانجام ریسمان ده هزار روپیه در دو سال صادر گشته ـ چون اندیشه آن هست که اکثر متصدیان سرکار عالی بوقوف خود ریسمان ابتیاع نمایند و اسباب فرمایش خاطر خواه تمام نشود مبادا که محمد نصیر بعذر زبونی سوت متمسک گردد و ثانی الحال این معنی ، سبب

---

۱ ـ ۹۲م ـ

۲ ـ عرض ـ

گرانیٔ خاطرِ مبارک شود ، اگر بفرمایند تا دو سال ، ہر سال پنجہزار روپیہ به دیوان پایان کہات میداده باشیم که باہتمامِ خود و وقوف داروغۂ ریسمان می خریده باشند ۔ ازنجا که کیفیتِ طینت آن داروغہ پوشیده نیست و محتمل که بعد ازین نیز این قسمِ مقدمات را ، داخلِ واقعه ساخته ، وحشت افزا گردد ، اگر دیگری از بندہای درگاہِ آسمان جاه که باوجود وقوف ، بہرۂ از راستی و درستی داشته باشد ، تعین شود ، شاید اسبابِ فرمایش بہتر ازین سرانجام یابد ۔ آن موردِ مراحمِ بیکران این مطالب مفصلاً ، بمسامعِ جاه و جلال رسانیده ، ہر چه در این ابواب بر زبانِ الہام بیان بگذرد ، وکیلِ سرکارِ عالی را ازان آگاه سازد ، والسلام ۔

——:o:——

غ ۲

اس خط میں چنار پری نام ایک دیش مکھ کے معاملے کا ذکر ہے جو اندور کے پرگنے کا دیش مکھ یا محصل تھا ۔ یہ علاقہ اورنگ زیب کی جاگیر میں دے دیا گیا ہے ۔ اس خط میں لگان کی وصولی اور دیگر مالیاتی پہلوؤں پر بڑی دلچسپ روشنی پڑتی ہے ۔ آبادانی کی ترقی کے ساتھ ساتھ لگان کس طرح بڑھایا جاتا ہے ، کسانوں کی آسانی کے لیے لگان مقامی سکے میں ادا کیا جاتا ہے اور سکے کے اتار چڑھاؤ کو کس طرح لگان کی ادائیگی میں محسوب کیا جاتا ہے ۔ اورنگ زیب نے اس خط میں دو سنہ جلوس شاہجہانی سے پرگنہ اندور کے محاصل کی پوری روداد قلم بند کر دی ہے ۔

خانِ ذیشان فاضل خان : مشمولِ عنایاتِ اعلیٰ حضرتِ ظلِ الہی بوده بداند ۔ عرضه داشتی که بموجبِ حکمِ اقدسِ اعلیٰ ، در تحقیقِ مقدمهٔ پیشکشِ چنار پری ، دیسمکھہ پرگنهٔ اندور که از تقریرِ میر صالح ، خویشِ اسلام خان مرحوم ، بمسامعِ جاه و جلال رسیده ، ارسال داشته بود بمطالعهٔ عالی در آمد ۔ بر مضمونِ حکمِ جہان مطاعِ عالم مطیع ، بوضوح پیوست ۔

امر می شود که پرگنهٔ مذکور ، بصوبهٔ تیلنگانه تعلق دارد ـ دو سال از جلوس میمنت مانوس که این مملکت ، بتصرف اولیای دولت قاهره در آمد ، چون دیسمکهه مذکور ، خدمات پسندیده بجا آورده بود ، خان دوران بهادر مغفور بعرض اقدس رسانید که در زمان ایالت بی نظام و غیره ، جمع این پرگنه از بیست و دو هزار هون (ص : ۱۲۹ ب) سی و هفت هزار روپیه رسیده و ادای آن بر رعایا دشوار است ـ بنابران بمعرفت خان موسی الیه ، جمع اندور در سال اول ، بیست هزار و پانصد هون و کسری و بعد ازان تا سال بسال ، سی هزار و دویست و هفتاد هون قرار یافت ـ چنانچه این مراتب مفصلاً از مطاویٔ فرمان عالی شان که بالتماس خان مشار'' الیه ، بچنار پری عنایت شده بود ، مستفاد می گردد ـ

بالجمله تا سال نهم از جلوس ابد قرین که آن پرگنه بخالصهٔ شریفه متعلق بود ، از همان قرار ، سی هزار و دو صد و هفتاد هون و کسری بخزانهٔ عامره واصل گشته و درین پنج سال ، یک مرتبه ، خان زمان مبرور ، بعلت تفاوت نرخ هون ، پنجاه و پنج هزار روپیه و یک دفعه خان دوران مرحوم ، در ایام محاصرهٔ قلعهٔ اودگر قلیلی که چهار هزار روپیه باشد ، برسم پیشکش ، سویٔ جمع مقرر از چنار پری گرفته بودند و از خریف سچقان ئیل سال دهم که آن پرگنه به تیول وکلایٔ ما مفوض کردند تا سال یازدهم ، همان مبلغ که در عمل خالصهٔ شریفه تحصیل شده بود میداد و پنجاه هزار روپیه در حین ملازمت ، بصیغهٔ نثار آورده بود ـ

در ابتدای سال دوازدهم چون چنار پری مذکور که پسر صلبی نداشت ، باجل طبعی در گذشت و خویش او جانشین او شده ، تمامیٔ اموال متوفیا که از زمان دکنیان فراهم آورده بود ، متصرف گردید ـ باز ازین عنایت و مقرر داشتن خدمت دیسمکهیٔ اندور به چنار پری ، گردانیدن او مبلغ دو لک و پنجاه هزار روپیه پیشکش سرکار عالی برو قرار یافت ـ چنانچه این معنی را ، در همان وقت ، بدرگاه آسمان جاه عرضداشت نموده ایم و در ایام دیسمکهیٔ او نیز ، تا سال دوازده و یکم ، جمع پرگنه همان بود ـ بعد ازان متصدیان سرکار والا ، از رویٔ وا رسیدگی و کاردانی ، هزار و پانصد هون و کسری بر جمع الدوز اضافه ، مقرر نمودند و ازانجا دیسمکهه

مزبور اضافهٔ جمعی را ، شکستگیٔ رعایا و مزارعان می دانست ، وجه اضافه را بعنوان پیشکش تمسک داد ، تا سال ہفدہم مدت چهار سال و ہر سال چهل ہزار ہون بسرکار عالی عاید می ساخت و در سال ہژدہم که خان دوران ، به ایالت دکن سر بلند گشت ، تخفیفی در جمع اندور تجویز کرده ، تصدیق بمستاجران پرگنه سپرد که در سال اول سی و سه ہزار و در سال دوم سی و پنج ہزار و پس ازان ہر سال سی و ہفت ہزار ہون می رسانیده باشند و بموجب ہمین قرار داد تا یک نیم سال ، در خالصهٔ شریفه و یک فصل در جاگیر داریٔ اسلام خان مغفور بعمل آمد و در سال سیوم ، خان مذکور از قرار داد خان دوران ، تجاوز نموده چهل ہزار ہون که جمع وکلایٔ سرکار فیض آثار سا بود ، منظور داشته ـ چون در ہمان ایام (ص : ۱۸۰ ل) چنار پری مسطور[۱]در گذشته[۲] بود و چنار پری که الحال قابض است، دیسمکهه شد ـ از رہگذر شقاوت[۳] بعض شرارت پیشها ، یک لک روپیه ، سوی جمع ازو نوشته گرفت و از جملهٔ آن بصد دشواری چهل ہزار روپیه تحصیل کرده ، تتمه را باق گذاشت و چون ازین تکلیف که رعایا طاقت تحمل آن نداشت ، فتور کلی بمهات پرگنه راه یافته بود و ثانی الحال که پرگنهٔ مذکور از انتقال اسلام خان ، بوکلای برادر نامدار کامگار متعلق گردید ، عمال ایشان نیز زیاده بر چهل ہزار ہون نگرفتند و بعد از ایشان دیانت خان و رایٔ رایان ، نظر بر بقای آبادی نموده ، سه سال ہمان جمع را بحال داشته بودند ، از تاریخی که آن پرگنه مجددا ، بوکلای سرکار عالی اضافه مفوض گشته ، مبلغی معتدبه نزد مستاجر آنجا باقی است ـ

اگر میر صالح مقرر ہمین نه ہزار و ہفت صد ہون را که در عمل سابق وکلایٔ سرکار عالی اضافه مقرر شده پیشکش نام می کرده باشد ، در تحصیل آن اغماضی نه رفته و چنانچه متصدیان سرکار باو و دیگر جاگیرداران گرفته بودند ، دیوانیان خالصهٔ شریفه نیز بازیافت نموده اند و

---

۱ ـ سطور ـ

۲ ـ در گزاشته ـ مخطوطہ میں 'سطور' کا لفظ محل نظر ہے ـ

۳ ـ شقایت ـ

اگر ورای آن چیزی دیگر تقریر میکند ، فروغی از صدق ندارد ۔ یقین کہ آن موردِ مراحمِ بیکران این مراتب را تفصیلی کہ نگارش یافتہ ، بعرضِ مقدس خواہد رسانید ۔

—:؛:—

غ ۳

یہ مکتوب اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب نے آگرے پر قبضہ کر لیا تھا اور زمامِ حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی تھی ۔ لیکن اس کے باوجود شاہجہان کے ادب و احترام میں کسی قسم کا فرق نہیں آنے دیا تھا ۔ فاضل خان اس زمانے میں شاہ جہان کا خان سامان اور معتمدِ خاص تھا اور اس زمانے میں باپ بیٹے کے مابین مراسلت کا واحد ذریعہ تھا ۔

اس خط میں کارخانوں سے مراد شاہی جواہرات اور ساز و سامان کے کمرے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک کارخانہ غسل خانے یعنی بادشاہ کے دیوانِ خاص میں بھی تھا ۔ اس کی نگرانی کے لیے تین افسر یعنی داروغہ ، مشرف اور تحویل دار مقرر تھے ۔ جب اورنگ زیب نے قلعے پر قبضہ کیا ہے تو کارخانوں کو بھی تحویل میں لے لیا گیا ۔ اورنگ زیب اس کارخانے سے بادشاہ کے استعمال کی اشیاء نکالنے کا پورا ضابطہ قلم بند کرتا ہے ۔

بخانِ ذیشان فاضل خان : موردِ مراحمِ بیکران ، مهبطِ الطافِ بی پایان ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان ، فاضل خان ، بعنایتِ پیشگاہِ خلافت ، سربلند گشتہ بداند کہ چون درینولا بجهت استرضایٔ خاطرِ مبارکِ اعلیٰ حضرت مقرر نمودہ ایم کہ اسبابِ کارخانجاتِ سرکارِ والا کہ سر بمهر است ، در وقتِ طلب از نظرِ انور گذشتہ باشد ، بنابران حکمِ لازم الاتباع بخواجہ معتمد خان صادر شدہ کہ ہر گاہ از کارخانہای اندرونِ غسل خانہ چیزی یاد کنند ، او باتفاقِ داروغہ و مشرف و تحویل دار ، کوتہہ را وا کردہ و جنسِ مطلوب را بحضورِ اشرف فرستادہ ، باز بمهرِ خود و داروغہ ، نگاہ می داشتہ باشند ۔

بآن عمدۂ دولت خواہان نیز حکم می شود کہ اگر اعلیٰ حضرت ، از اسباب کارخانجاتی کہ درون قلعہ و بیرون غسلخانہ است ، چیزی طلب فرمایند ، بی مضایقہ کارخانہ را در حضور خود ، وا کردہ و آنچہ باو نمودہ باشند ، بنظر انور در آوردہ ، کوٹھہ را مہر کند و در ہنگام وا شدن کارخانہا ، سر رشتۂ احتیاط را از دست ندادہ ، نوعی مقرر سازد کہ از این رہگذر ، ملالی بخاطر اشرف راہ نیافتہ ، موجب کدورت طبع مقدس نگردد۔ عنایت خاص ما را دربارۂ خویش روز افزون شناسند۔

—:o:—

غ ۴

اس مکتوب میں دارا شکوہ کے ساز و سامان کو ضبط کرنے کا ضابطہ دیا گیا ہے۔

مغلیہ دور میں منصب دار کی وفات کے بعد اس کی جاگیر اور مال و اسباب بحق سرکار ضبط ہو جاتا تھا اور اس کے لیے ایک خاص افسر مقرر کیا جاتا تھا۔ اس خط میں جہاں آرا بیگم اور پرہنر بالو بیگم وغیرہ کی تنخواہوں کے اجرا کے بارے میں بھی احکامات صادر کیے گئے ہیں۔ نیز روضۂ تاج محل کے اخراجات اور مجلس عرس کے لیے بھی ہدایات دی گئی ہیں۔ اگر شاہ جہان کو غسل خانے کے کارخانے کے سامان کے بارے میں کسی شے کی ضرورت ہے تو اس کے باہر نکالنے کے بارے میں تفصیلی ضوابط قلم بند کر دیے گئے ہیں۔ اورنگ زیب زر و جواہرات کو کارخانے سے نکالنے اور لوٹانے کے کام کی ذمہ داری فاضل خان کے سپرد کر رہا ہے۔

بخان ذیشان فاضل خان : (ص : ۱۸۰ ب) بعنایت پیشگاہ خلافت ، سربلند گشتہ بداند کہ دو عرضہ داشت آن دولت خواہ متواتر رسیدہ ، بتوسط ایستادہای پایۂ سریر اقبال مصیر ، از نظر انور خورشید اثر گذشت و آنچہ در ہر باب معروض داشتہ بود ، پیرایۂ وضوح گرفت۔

حکم آفتاب شعاع لازم الاتباع عز صدور می یابد کہ تعین تحویلدار و مشرف بجہت اسباب کارخانجات بی شکوہ و تجویز علوفۂ آنہا و

دستیار ، چنانچه نموده ، منظور گردید ـ درین باب ، همین والا منشور را سند معتبر انگاشته ، تصدیق بمهر خود بدهد و منتظر وصول تصدیق متصدیان حضور پرنور نباشد و در ضبط موجودات کارخانجات ، دقیقهٔ از دقایق احتیاط فروتگذاشته ، از قرار واقع بدان بپردازد ـ مبلغ یک لک و هفده هزار روپیه در وجه طلب محله آرای شبستان عفت هودج نشین بارگاه عصمت ، همشیرهٔ مکرمهٔ محترمه نواب پر هنر بانو بیگم و خادمان محفل تن نموده ، بخرج تحویلدار مجرا و محسوب خواهد شد ـ بعد ازین نیز طلب خدمهٔ محل را بضابطهٔ سابق تنخواه داده موقوف ندارد و هشتاد و یک هزار روپیه و کسری وجه قیمت اجناس ابتیاعی را که تا حال به بیوپاریان نرسیده و قبل ازین زبدة الاقران و الامثال ، رای رایان ، حسب الحکم گیتی مطاع ، در آن باب ، بآن وزارت پناه نوشته بود ، بی تعلل از خزانهٔ خرج تنخواه کند تا دوباره استغاثهٔ آن جماعه بعرض مقدس نرسیده ، سبب تشتت خاطر ملکوت ناظر اعلیٰ حضرت نگردد ـ

وجه طلب نقدی نواب تقدس احتجاب ، ناموس العالمین را ، هرگاه از حاصل پرگنات نواحی مستقرالخلافت اکبر آباد زر بخزانهٔ عامره برسد ، دیوان صوبه ، مطابق حکمی که باو صادر شده ، باو تنخواه نمود برای ارسال بوجههٔ شاگردپیشهٔ و جمعی که در انجا خواهند بود ، بدیوان بیوتات حضور پرنور قدغن بلیغ رفته متعاقب خواهد رسید تا انزمان نوعی که معروض داشته ، علوفهٔ مردمی که وجود آنها در آنجا ناگزیر است برسم علی الحساب تنخواه کند ـ

تفصیل اخراجات عرس روضهٔ منور بمسامع جلال رسید ـ حکم اشرف اعلیٰ پیرایهٔ ورود می گردد که وجه مزبور بهان دستور مقرر دانسته ، در تهیأ و سرانجام ضروریات آن امر خطیر صرف نماید و جهد پایانی بآن مبذول دارد ، تا مجلس عرس ، بائین نیکو صورت یافته ، بعنوان پسندیده بگذرد و باید که تمامیٔ اعیان صوبه از اکابر و موالی و بندهای عمدهٔ روشناس مثل امارت و ایالت دستگاه ، زبدهٔ مخلصان اسلام خان بهادر و سیادت و شرافت مرتبت (ص : ۱۸۱ ل) میرک شیخ وغیرآنها که شایستهٔ احضار

تواند بود حاضر باشند و مراسمِ معهوده، بقانون سنواتِ گذشته بعمل آید ـ

رفتنِ آن دونخواهِ بی اشتباه ، بغسل خانه بتقریبِ واشدنِ کارخانهٔ جواهرِ مرصع آلات درکار نیست ـ اعلیحضرت چیزی که ازان جنس بجهتِ دیدن یاد فرمایند ، گماشتهٔ معتبر خود را می فرستاده باشد خواجه معتمد خان ، چنانچه مامور است باتفاقِ او و داروغه و تحویلدار ، جنس مطلوب برآورده ، از نظرِ انور بگذراند و بازبجایٔ خود داشته ، در کارخانه را مهرِ آن وزارت مرتبت و مهر خود و داروغه مضبوط کند ـ کارخانجاتِ بیرون ، وقتی که بدین تقریب وا شود ، یقین که آن خیر اندیش ، در حضورِ خود ، اسبابِ طلب شده را جدا نموده ، خواهد فرستاد ـ توجهِ خاصِ مارا در بارهٔ خویش روز افزون شناسند ـ

—— :o: ——

غ ۵

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب صوبیدارِ دکن تھا اور فاضل خان وزارت کے اعلیٰ عہدے پرفائز تھا ـ اس میں روح اللہ ولد محمد یوسف خان کے اضافۂ منصب کو بر قرار رکھنے اور اسے کارگزار ملازمین کی بہت افزائی کی سفارش کی گئی ہے ـ

خانِ ذیشان فاضل خان : موردِ مراحمِ بیکرانِ بادشاهی ، مهبطِ الطافِ بی پایانِ اعلیحضرتِ ظلِ الٰهی ، سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان دانش مند خان بتوجهٔ خاص مختص بوده بداند که دریتولا ، شجاعت و شهامت مرتبت روح الله ولد محمد یوسف خان که تعین صوبهٔ دکن گردیده ، بعرضِ عالی رسانیده که او از پیشگاهِ خلافت ، بشرطِ خدمتِ فوجداریٔ مالدو ، باضافهٔ پانصدی ذات و چهار صد سوار سر افرازی یافته بود و ثانی الحال بتقریبِ ترددی که دراجا ازو بظهور رسیده ، دویست سوار دیگر اضافه شد ، منصبِ او از سابق و حال ، یک هزار و پانصدی ذات و یک هزار سوار مقرر گردیده و اکنون از جمله منصب او ، هزاری ذات و چهار صد سوار بحال مانده ـ اضافهٔ شرطی که باضافهٔ که بعد ازان مرحمت شده

بود ، برطرف گشته ـ چون ،ومی الیه سپاہی کارآمدنیست و کیفیتِ محصولِ جاگیرِ دکن ہویدا تر ازان است کہ بشرحِ آن توان پرداخت ـ باید کہ آن موردِ مراحمِ بیکران ، صورتِ این مقدمہ را ، در ہنگامِ مناسب بعرضِ اقدسِ اشرفِ اعلیٰ رسانیده ، نوعی سعی نمایند کہ رعایتی نسبت بحالِ او ظاہر شده ، بخاطرِ جمع بمراسمِ خدماتِ مرجوعہ پادشاہی ، پردازد و از تصدقِ فرقِ مبارک مقدس ، اوقات او برفاہیت بگزرد و سررشتہ جمعیت از دستِ او نرفتہ ، از پا در نیاید ـ دیگر انچہ بمقتضای ذره پروری و خانہ زاد نوازی ، بخاطرِ ملکوت ناظر پرتوالدازد صواب است ـ یقین کہ آن سزاوارِ الطافِ بی پایان ، بزودی این مطلب را ، معروضِ بارگاہِ خلافت ساختہ صورت خواہد داد ـ

—:o:—

غ ٦

مہیش داس راٹھور بادشاہی حکم کے مطابق صوبائی ملازمت سے فراغت پاکر حاضر دربار ہو رہا ہے ـ اورنگ‌زیب اس کی کارگزاری کی تعریف کرتا ہے اور سفارش کرتا ہے کہ اسے نیکو خدمتی کا صلہ دیا جائے ـ

خانِ ذیشان فاضل خان : مشمولِ پیشگاہ خلافت بوده ، بداند کہ در اینولا زبدة الاعیان مہیش داس راٹھور ، حسب الحکمِ جہان مطاع ، از خدمتِ عالی (ص : ١٨١ ب) دستوری یافتہ ، روانہ استیلام سدۂ سنیہ جلال گردیده ـ ازانجا کہ درین مہم ، ہمہ وقت ، با جمعیتِ خوب حاضر بوده ، در تقدیمِ مراسمِ تردد و جانفشانی کوتاہی ننموده ، آن مورد المراحم در حینی کہ ،ومی الیہ شرف اندوزِ ملازمت شود ، این مراتب را بمسامعِ والا برساند ، تا حقیقتِ نیکو خدمتی او آشکارا گردیده ، بعنایتِ بیدریغِ بارگاہ خلافت ، سرافرازی یابد ـ یقین کہ در این باب ، بقدرِ میسور سعی مبذول خواہد شد ، والسلام ـ

—:o:—

خان ذی شان الہ وردی خان کے نام

ف ۱

یہ خط سہم گولکنڈہ کے زمانے کا ہے۔ اورنگ زیب اس سہم کی پوری روداد بیان کرتا ہے۔ الہ وردی خان نے اورنگ زیب کو چار باز اور جرے بھیجے ہیں اور بکلانہ کی مومیائی کی فرمائش بھی کی ہے۔ بکلانہ کا علاقہ اورنگ زیب کی جاگیر میں شامل تھا۔ لکھا ہے آج کل یہ مومیائی مہیا نہیں ہے۔ البتہ کرناٹک کی مومیائی جو اسی قسم کی ہے، بھیجی جا رہی ہے۔

خانِ ذیشان الہ وردی خان : امارت پناہ، ایالت دستگاہ موردِ مراحمِ بیکران، مہبطِ الطافِ بی پایان، خلاصہٴ مخلصان، الہ وردیخان، بمزید عنایت و عاطفت اختصاص یافتہ، معلوم نمایند کہ عرضداشتِ آن امارت مرتبت، با چار دست باز و جرہ کہ مصحوبِ ملازمِ خود ارسال داشتہ بود، بوساطتِ حاضرانِ قدسی انجمن، از نظر گذشتہ، کیفیتِ صدقِ عقیدت و رسوخِ اخلاصِ آن ایالت منزلت، مجدداً سمتِ وضوح گرفت و جانورانِ پیشکش کہ ملازمِ آن موردِ مراحم، باوجود گرمیٴ ہوا بسیار آسودہ آوردہ بود، درجہٴ پزیرایٴ یافت۔

امرِ رفیع القدر پیرایہٴورود می‌گیرد کہ چون اعلیحضرت بمقتضایٴ ذرہ پروری، سیادت و نجابت پناہ، میر محمد سعید میر جملہ قطب الملک را، در سلکِ بندہای درگاہ آسمان جاہ شرفِ انتظام بخشیدہ، بعنایتِ منصبِ پنجہزاری ذات و پنجہزار سوار سر افراز فرمودہ بودند و قطب الملک از کوتہ اندیشی قصد ان داشت کہ اورا از ادراکِ این سعادت مانع آید و پسر و متعلقانِ مومیٰ الیہ را کہ در حیدر آباد بسر می بردند، در قلعہٴ گلکندہ محبوس ساختہ بود، بنابران بموجبِ حکمِ جہان مطاعِ گیتی مطیع،

فرزندِ سعادت مند، برخوردار کامگار، والاگهر سمی المکان، محمد سلطان را، بدان صوب دستوری داده، خود نیز در ضمانِ حفظِ الهی متوجه آن حدود گردیدیم و ازانجا که قطب الملک، از بدمستیِ بادهٔ نخوت و غرور، توفیقِ اطاعت و فرمان برداری، بوجهی که باید، نیافته، بمجرد رسیدنِ فرزندِ سعادت مند بنواحی حیدر آباد گریخته، در قلعهٔ گلکنده متحصن شد و لشکرِ نکبت اثرِ خود را، بمقابلهٔ افواجِ قاهره فرستاد، مانیز باستیصالِ سپاهِ او پرداخته، آنها را منهزم گردانیدیم و در جمیعِ محاربات، شکست بر شکست، دادیم و بهمت محاصرهٔ قلعه مصروف داشته و بلدهٔ حیدر آباد را بحیطهٔ ضبط در آورده، نوعی عرصه را برو تنگ ساختیم که فتحِ قلعه بغایتِ قریب شده بود.

لیکن چون ثانی الحال از راهِ عجز و الحاح در آمده، مادرِ خود را برای استعفایِ جرایم خویش فرستاده، درخواستِ جان بخشی نمود و صبیهٔ خود را (ص: ۱۸۲] داخلِ پردگیانِ حرم سرایِ فرزندِ عزیزِ ما ساخته، مبلغ یک کرور بیست پنج لک روپیه، از نقد و جنس و تمامی فیلانی که داشت، به صیغهٔ پیشکش، قبول کرد و قلعه را مکرراً که از قدیم بصوبهٔ برار متعلق بود، بولایتِ متعلقه که محصولش از شش لک روپیه کمتر نیست، بوکلایِ سرکارِ نامدار سپرده، سوایِ آن، شش لک روپیه نقد هر ساله جهازِ دختر خود مقرر گردانید و در این اثنا میر جمله نیز با جمعیت و توپخانهٔ خوبی آمده، بسعادتِ ملازمتِ ما رسید و مع هذا مرضیِ طبع مبارکِ اعلیحضرت نبود که قطب الملک مستاصلِ مطلق شده ولایتِ او بتصرفِ اولیایِ دولتِ ابدبقادر آید.

بنابران دست از محاصرهٔ قلعه و انتزاعِ مملکتِ موهیِ الیه باز داشته و از سرِ تقصیراتِ او در گذشته، مصالح نمودیم. انشاء الله تعالی بعدِ فراغ از مقدمه نسبت و وصولِ پیشکشی که بالفعل متعهدِ سرانجامِ آن گشته، میر مزبور را بهمراه گرفته، عنانِ معاودت بصوبِ دولت آباد[۱] معطوف

---

۱. 'دولتاد'

خواہیم ساخت ۔ اگر این مہم چنانچہ اندیشیدہ بودیم و محض دولت خواہی درگاہِ جہان پناہ بود ، قرار می یافت ، البتہ آنعمدۂ دولتخواہان نیز ، بعنوانی کہ معروض داشتہ ، بدین صوب طلب می فرمودیم ۔ خاطرِ عاطر از عقیدت و اخلاصِ آن خیر اندیش کاردان ، بواقعی مطمئن است اورا از مخلصانِ فدوی خود میدانیم ۔ عنایات خاصِ مارا شاملِ حال و کافلِ آمال خویش شناسد ۔ مومیای یکلانہ اگرچہ در رکابِ سعادت موجود نبود اما حسب الالتماس آن سزاوارِ الطاف ، از ہمان جنسِ مومیای کہ در ولایتِ کرناٹک بہم می رسید و میر جملہ با خود آوردہ ، ارسال داشتیم ، والسلام ۔

——:O:——

ف ۲

اللہ وردی خان نے اپنے ایک خانہ زاد ملازم مسمی موسیٰ کی سفارش کی ہے ۔ اورنگ زیب وعدہ کرتا ہے کہ عنقریب اسے اضافۂ منصب اور خدمت سے سرفراز کیا جائے گا ۔

باللہ وردی خان : بعنایتِ خاص شرفِ اختصاص یافتہ ، بداند عرضہ داشتی کہ بعد ورودِ لشانِ خجستہ عنوان و وصولِ خلعتِ سراپامکرمت مشتمل بر اظہارِ مراسمِ یک رنگی و عقیدت و تعہدِ جان فشانی و خدمت بدرگاہِ اقبال بارگاہ ارسال داشتہ بود ، از نظرِ خورشید اثرگذشتہ ، صورتِ اخلاص و ارادتِ قدیم آن عمدۂ دولت خواہان ، مجدداً در مراتِ [1] ضمیرِ منیر جلوہ گرگشت و آنچہ در بابِ قابل التربیتِ موسیٰ التماس نمودہ ، بوضوح پیوست ۔

امرِ والا قدر پیرایۂ صدور می گیرد کہ حسنِ اعتقاد و صفای طویتِ آن شایستۂ صنوفِ عنایت ، نسبت بجناب سلطانی ، امروزی نیست ۔ ہموارہ اورا از مخلصانِ خاص تصور فرمودہ ، توقع گوناگونِ خدمات داریم ۔

۱۔ مرایت

یقین کہ بموجبی کہ عرضداشتہ ، بر جادۂ عقیدتمندی مستقیم بودہ ، بہیچ وجہ ، انحراف ازان جایز نخواہد داشت و این معنی را ، وسیلۂ حصولِ سعادت دارین خواہند انگاشت ۔ (ص : ۱۸۲ ب) از جانب موسی کہ خانہ زادِ درگاہِ والاست خاطرِ خود جمع دارد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب باضافۂ منصب و خدمت سرافرازی خواہد یافت ۔ عنایاتِ مارا شاملِ حال و کافلِ آمالِ خویش تصور نمودہ ، امیدوارِ ظہورِ نتایج آن باشد ، والسلام ۔

—:o:—

ف ۳

یہ خط اس زمانے کا ہے جب اورنگ زیب آگرے پر قابض ہو گیا تھا اور شاہ شجاع کے مقابلے کے لیے کھجوا کی جنگ کے لیے تیاریاں کر رہا تھا ۔ اس زمانے میں اللہ وردی خان بنگال میں ملازم تھا اور جب شاہ شجاع نے علمِ سرکشی بلند کیا تو یہ بھی اس کے ساتھ ہو گیا ۔

اورنگ زیب لکھتا ہے کہ وہ خود الہ آباد پہنچ گیا ہے اور اس نے دریائے گنگا کے کنارے کیمپ لگا لیا ہے ۔ اللہ وردی خان کو چاہیے کہ موقع کی تلاش میں رہے اور موقع پاکر لشکر سے مل جائے ۔ خط کی آخری سطور میں وہ بہت واضح طور پر تنبیہہ کرتا ہے کہ اگر اس حکم کی خلاف ورزی کی گئی تو نہایت خجالت کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا ۔ ویسے اورنگ زیب کا مخالف امرا کے ساتھ بھی رویہ بہت نرم رہا ۔ اس کی سب سے نمایاں مثال راجہ جسونت سنگھ کی ہے ۔

باللہ وردی خان بالقابہ : بعنایتِ بی غایت پیشگاہِ خلافت ، مستظہر و مستبشر بودہ بداند کہ در این ہنگام خجستہ آغاز فرخندہ انجام کہ موکب ظفر قرینِ نصرت قران ، در ضمانِ حفظ و تائیدِ ملک دیان بصوب الہ[1] آباد نہضت نمودہ ، رایاتِ فیروزی آیات ، بمبارکی و فرخی ، پرتوِ وصول ، بر

۱۔ اصل 'احمد آباد'

ساحتِ ساحلِ دریای گنگ انداخته ، بموقفِ عرضِ اشرفِ اعلیٰ رسید که آن عمدهٔ دولتخواهان ، با لشکرِ نکبت اثرِ شرقی ، بارادهای باطل و اندیشهای لاطایل قدم از حدِ خرد فراتر گذاشته ، طریقِ مرافقت سپرده ، همراه آمده اگرچه وقوعِ این معنی ، از رسوخِ عقیدت و صدقِ ارادتِ او که از قدیم نسبت باین درگاهِ آسمان جاه دارد ، بغایتِ بعید و بدیع نمود ، لیکن چون بیقین معلوم است که این رفاقت اضطراری ست نه اختیاری ، بنابران بمقتضای وفورِ مرحمت و عاطفت که دربارهٔ آن سزاوارِ صنوفِ مکرمت و احسان مبذول است ـ

حکمِ جهان مطاعِ آفتاب شعاع ، پرتوِ صدور می اندازد که مهبطِ مکارمِ بی کران ، خاطرِ اخلاص ذخایر ، از الطاف و اشفاقِ عمیمهٔ والا مطمئن داشته و بجمیع جهات ، بعروة الوثقیِ مراحمِ بیدریغِ ما ، مستوثق بوده ، بمجرد اطلاع بر قدسی مضامین این منشور لامع النور ، عزیمتِ این حدود را تصمیم دهد و قابو دیده ، خود را با جمعیت برکابِ سعادت انتساب برساند ، تا بعدِ دریافتِ عزِ ملازمتِ اقدس ، بشمولِ تلطفات و تفقداتی که تخیلِ آن نکرده باشد ، گردیده ، پایه از اقران و همسران بگذرد و از رهگذرِ متعلقانِ خویش که درانجا مانده اند ، اصلا نگران و اندیشه مند نشود که انشاء الله تعالیٰ پس از وقوعِ فتحی که باعاناتِ بی نهایت الهی ، عنقریب نصیبِ اولیای دولتِ قاهره خواهد بود ، احدی را قدرت و یارای تعرض و مزاحمتِ بحالِ آن جماعه نخواهد ماند و آسیبی ازکسی بآنها نخواهدرسید ـ

اطاعتِ حکمِ لازم الاتباع را ، وسیلهٔ نجات و ذریعهٔ ترقی درجات دانسته ، هر چه زود تر ، از استیلام عتبهٔ رفیعهٔ خلافت ، ناصیهٔ سعادت بیاراید و از وخامتِ عاقبت ، اقدام بر محاربه با اهلِ اسلام ، که متضمنِ خسارتِ اخروی و موجبِ سخطِ الهی است ، غافل نبوده ، بهیچ تاویل ، از تحصیلِ این موهبت و ادراکِ چنین دولت ، باز نه ایستد و الا آنچه بیند از کردهٔ خود خواهد دید و از نهالِ نا فرمان برداری (ص : ۱۸۳ الف) جز گلِ ندامت و خجالت نخواهد چید ـ در این باب قدغنِ عظیم شناخته ، زیاده بر این مبالغه نطلبد و در عهده داند ـ

—:o:—

اغلاط نامہ

جلد اول

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶	۲۶	مخلوطہ	مخطوطہ
۲۱	۱۳	طالب اللہ	اطاب اللہ
٦۱	۱۸	سگ	سنگ
۷۱	۲۳	فرستاددہ	فرستادہ
۱۱۵	۲۳	سدود	مسدود
۱۱۹	۱۵	بوقش	بوقتش
۱۲۸	۱۸	بدن	بدان
۱۳۰	۷	معالب	معاتب
۱۳۹	۱۲	پرگنہ نیز	پرگنہ بیر
۱۷٦	۲٦	۲۔ بسعادت	حذف کیا جائے
۲۳۷	۲۱	اندولہ	رندولہ
۳۱۵	۱۸	یرونشستہ	فرونشستہ
۳۳۳	۱۲	نوبادہ	نوباوہ
۴۰۳	۲۸	چین	چنین
۵۸۸	۱۲	نجابت	مہابت
٦۰۳	۱۷	بفصیلی	بتفصیلی
٦۱۰	۱۰	مشابہ	مثابہ
٦۱۷	۲۰	بہجت	بجہت

صفحه	سطر	غلط	صحیح
٦١٩	١٧	درلین	دارین
٦٣٥	١١	طہر	طاہر
٦٢٨	٢٢	دشنان	دشمنان
٦٣٥	١٠	شد	شده
[illegible]	١٩	آسی	آسی